اعلان چونکہ مصنف آیات بینات نے اکثر کلمات جگر خراش بغرض توہین مذہب امامیہ لکھی ہیں لہذا اوسکا
جواب ترکی بہ ترکی برائی تسکین قلوب شیعہ تحریر کیا گیا ہی اہل سنت وجماعت اس کتاب کو ہرگز ہرگز ملاحظہ نفرمائیں

بحمد اللہ الخالق الارضین والسموات

کہ درین ایام سعادت آیات جلد ثانی دفع التحریفات و رفع التلبسات ملقب

Checked
-87

رمی الجمرات

جواب مبحث احادیث آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب

در مطبع مظہر العلوم بحسن سعی مظہر حسین طبع شد
خورشید رقم تحریر نمود

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ جاعل النجوم ھدی للمھتدین ✤ ورجوما للشیاطین ✤ وصلی اللہ
علی من ھو کالشمس بین النبیین ✤ وبہ انشق القمر حین ✤ اومی بسبابۃ
الیمین ✤ وعلی وصیہ الذی ھو کالقمر بین الوصیین ✤ وبایمائہ رجع الشمس
المبین ✤ وعلی الھما نجوم الدین ✤ الھداۃ المیامین ✤ من اقتدی بھم کان من الناجین ✤
ومن تخلف عن سفینتھم کان من المغرقین ✤ ورجم اللہ اعدائھم المشومین ✤
الشیاطین ✤ بشھاب مبین ✤ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ✤
اما بعد یہ مجلد ثانی ہی کتاب رمی الجمرات کا جو جواب ہی کتاب آیات بینات کا جسکے مصنف مولوی مہدی علی
صاحب نامے بڑے نامی وگرامی ہین اور بتبدیل رنگہای بوقلمونی ہفصد وہفتاد ملت کے حامی ہین کبھی شیعہ بنے
کبھی سنی اشعری کبھی کرسٹانی کبھی نیچری جو تحریفات مختلہ اور تصریفات معتلہ اُنکے متعلق بآیات
تھی اُسکا جواب جلد اول مین ہمنے لکھا اور جو تدلیسات اور تلبیسات متعلق باحادیث ہین جواب
اُسکا اس جلد مین ہم لکھتے ہین وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام اللھم اجعل لی من توفیقک القوام ومن تائیدک العصام

بحق محمد وآلہ الکرام علیہم السلام الی یوم القیام

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

ائمہ کرام کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی حدیث شیعون کی کتابون مین بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین سے جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور نیز حضرت نے فرمایا ہی کہ دعوا اصحابی کہ میرے اصحاب کو میرے لیے چھوڑو یعنے میرے حقوق صحبت کے اُنکے حق مین رعایت کرو اور اُنکی عیب جوئی نہ کرو اِن دونو حدیثون مین سے پچھلی حدیث کی صحت لفظاً و معناً علماء امامیہ کے نزدیک مسلّم ہے اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اِسکو قبول کیا ہی لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہی اِسلیے ہم پچھلی حدیث کی نسبت صرف یہی کہتے ہین کہ جب اُسکی صحت پر اقرار ہی تو کیا وجہ ہی کہ اُسپر عمل نہین کرتے اور جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اُسکو کیون نہین مانتے کیون حقوق صحبت پیغمبر کے اُنکے حق مین رعایت نہین کرتے اور کسلیے اُنکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اور کسواسطے باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اُنکی دشمنی ترک نہین کرتے اور پہلی حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت ہم اقوال ائمہ کرام کو امامیہ کی کتابون سے نقل کرکے اِسکی صحت ثابت کرتے ہین اور علماء امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات لفظی و معنوی کی ہین اُن کو ظاہر کرکے اُسکا بطلان ثابت کرتے ہین واضح ہو کہ عیون اخبار مین جو معتمد ین کتب امامیہ سے ہی لکھا ہی کہ حدثنا الحاکم ابو علی الحسن ابن احمد البیہقی قال حدثنا محمد بن یحیی الصولی قال حدثنا محمد بن موسی ابن نصر الرازی قال حدثنی ابی قال سئل الرضا علیہ السلام عن قول النبی صلی اللہ علیہ و سلم اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم وعن قولہ دعوا لی اصحابی فقال ھذا صحیح کہ

ایک شخص نے امام موسی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین انمین سی جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور یہ بھی فرمایا ہی کہ چھوڑو میرے واسطے میرے یارون کو تو امام موصوف نے جواب دیا کہ صحیح ہی اس روایت سے ثابت ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین منقول ہی انہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہی اور امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اُسکی صحت پر علماء امامیہ کو اقرار ہی اور نہ صرف اسی ایک روایت سے اسکا ثبوت ہوتا ہی بلکہ اور بھی بہت سی روایتین مؤید اسکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بعد ملاحظہ اُنکے کسی شیعہ کی یہ مجال نہین کہ اس حدیث کی صحت سے انکار کرسکے یا اُسکو موضوع کہہ سکے یا اُسکو خبر احاد کہکر اپنا پیچھا چھوڑا وے اسلئے کہ شیخ صدوق نے معانی الاخبار مین اور علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور ملا حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاسرار مین اس حدیث کے مضمون کی صحت پر اقرار کیا ہی پس تعجب ہی علماء متقدمین امامیہ پر کہ جبتک علماء اہلسنت نے اس حدیث کو خود اُنکی کتابون سی نکالکر نہ دکھلایا اور اُسکی صحت کو امام کے قول سے ثابت نہ کردیا تب تک اُنہون نے اس حدیث کی صحت پر کیا شور و غل مچایا اور اُسکی موضوعیت اور بطلان کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے یہانتک کہ قاضی نور اللہ شوستری نے کس شد و مد سے احقاق الحق مین فرمایا ہی اما ما رواہ من حدیث اصحابی کالنجوم ففیہ من آثار الوضع والبطلان مما لا یخفی ٭ کہ اس حدیث کی موضوعیت پر اتنی نشانیان ہین کہ بیان نہین ہوسکتین لیکن افسوس کہ قاضی صاحب نے یہ خیال نہ فرمایا کہ جس حدیث کی موضوعیت کا دعوی اس شد و مد کے ساتھ کرتے ہین وہ خود ہمارے حدیث کی کتابون مین منقول ہی اور جس کے بطلان کا الزام اہلسنت پر لگاتے ہین وہ بروایت ائمہ کرام ہمارے اصول کے موافق ثابت ہی ہان اتنا فرق ہی کہ سنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین اور خود بدولت کے بیان راوی ائمہ کرام ہین پس اگر سنیون کے طور پر روایت کی ہوئی حدیث کو غلط کہہ یا یا خود سنیون

نے اپنے طور پر راویان احادیث کو ضعیف تصور کیا تو کچھ ہرج نہین اگر قاضی صاحب نے یا کسی اور صاحب نے اس حدیث کو موضوع بتلایا اور باوجود تصدیق امام موسیٰ رضا کے اُس حدیث کو جھٹلایا تو اسنے اپنا دین ہی غارت کیا اور امام کی تکذیب کرکے اپنے آپکو دائرۂ ایمان سے خارج کیا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہر چند بکر فکر مخاطب عالیمقام نے رنگ برنگ کے جلوے دکھائے اور طرح طرح کے ناز و کرشمہ بر روئے کار آئے لیکن فحول علما کی نظر مین نہ سمائے اور عجوزہ شوہا سمجھکر روئے توجہ اُسکی طرف نہ لائے اور درحقیقت مخاطب نے فرتوتہ مضامین کہنہ بی اعتبار دست فرسودۂ علماء اعصار و امصار کو بلباس ہندی آراستہ کیا ہی اور عجائز کوزہ پشت کو جلوۂ نوعروسی دیا ہی غافل اس سے کہ اگر کوئی محرم کار کشف استار کریگا تو وہی اُم الولید مستورہ کابلی نابکار یا اُم العبید مسروقہ دہلوی مکار یا ضعیفہ چرمی ازار ٹاٹبافی کار بنکر ارباب نظر کے سامنے ظاہر و آشکار ہوجاویگی اور مشاطہ ماہرۃ التدلیس کی تلبیس کچھ مزہ نہ دکھلاویگی اُسوقت مین عامہ حضرات اہل سنت جو صورت زیبائے ظاہری پر شیفتہ اور لباسہائے پر تلمیع پر فریفتہ ہین اور خوشی کے مارے پھولے جاتے ہین اور جامہ مین نہین سماتے اُنکا تمام سرور مبدل بغم و حبور موفور مبدل بماتم ہوجائیگا اور اُنکے حق مین لطیفہ شیخ سعدی صادق آئیگا

بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد　　چون باز کنی مادر مادر باشد

حیف ہی کہ حضرت مخاطب باغیرت و حیا ایسے بضاعت مزجاۃ پر ناحق و ناروا مرد میدان وغا بنے اور اپنے اگلے پچھلون کی خیانتون پر قدم با قدم چلے جب تمکو اتنی بھی لیاقت نہین ہی کہ احاد اور متواتر کے معنون مین فرق کرو تو یہ زرق و برق دکھانا کیا تھا اور حوصلہ تصنیف و تالیف دل مین لانا کیا تھا دس پانچ قانون یاد کرلینے سے کوئی

علامہ نہ کہلائیگا چوہا ہلدی کی گرہ پاکر پنساری نہ بن جائیگا حضرت نے باین لیاقت معرکہ مرد
آزمائی آیات و روایات مین بابحاث قانونی و تقریرات کرسٹانی قدم مارا مگر بحمد اللہ کہ معرکہ
آیات مین تو حضرت مخاطب کو ایک ادنی ہیچمدان بے نام و نشان نے پچھاڑا اور ایسا اُٹھا
کے دھم سے دے مارا کہ ہر تماشائی بیساختہ پکارا کہ وہ مارا اب انشاء اللہ معرکہ احادیث
مین بھی پچھاڑتا ہون اور حق کا جھنڈا کارگاہ افلحی مین گاڑتا ہون قریب ہے کہ دوستان مخاطب
کے سر پر قیامت آئے اور اُنکی گھر گھر صف ماتم بچھ جائے اب مخفی کنندگان مثالب[1] ارانب[2] و
ثعالب[3] پیروان اسد اللہ الغالب کی جانب سے سنین کہ قبل اسکے یہ فقیر حقیر حال حدیث
نجوم کا معرض عرض مین لاوے اور تقریرات مختل النظام مخاطب عالیمقام کی دھجیان اُڑاوے
اور انکار کذب و خیانت در پیش اور اُسکے زیر و زبر کرنے سے دل اُنکے معتقدون کا
ریش کرے اجمالاً چند امور گزارش کرتا ہی اوّلاً یہ کہ ہمنے فرض کیا کہ بقول آپکے حدیث نجوم
نہایت معتبر اور سو متواتر سے بڑھ کر ہی اور کل کتب شیعہ مین حتی کتب اربعہ مین بھی موجود ہی
اور کچھ سابق اور لاحق بھی بقول آپ کے نہین رکھتے اور معنے بھی وہی ہین جو آپ
اپنے زعم باطل مین سمجھتے ہین کہ صحابہ کلا وطرا لائق اقتدا ہین اگرچہ فرض ان کل باتونکا مثل
فرض شریک الباری ہی مگر چونکہ آپ اسی پر راضی ہین ہمنے سب فرض کر لیا پھر بھی ہم
کہتے ہین کہ مذہب امامیہ کا اسمین کیا ضرر ہی سیکڑون حدیثین موافق سنیون کے ہماری
کتب مین تقیۃً وارد ہین لیکن چونکہ آیات اور روایات قطعیہ اور مجمع علیہ ہمارے اصحاب
کے خلاف ہین اور موافق مذہب عامہ ہین ہم اُنکو متروک اور محمول علی التقیہ کرتے ہین
بقولہ علیہ السلام خذ ما وافق کتاب اللہ وخذ بالمجمع علیہ بین اصحابک وخذ ما خالفہم
فان الرشد فی خلافہم یعنی نے اُس حدیث کو جو موافق کتاب خدا ہی اور جو مجمع علیہ
تیری اصحاب کے ہی اور جو مخالف اہل سنت ہی اسلیے کہ راستی اُنکے خلاف مین ہی پس اس
امر مین جبکہ ہم مطابق حکم محکم اہلبیت علیہم السلام چلتے ہین تو پھر ہمارے مذہب کا کیا ضرر ہی

[1] عیوب
[2] خرگوش
[3] روباہ

اور جو کچھ ہم کتب اہل سنت سے اُنپر استدلال کرتے ہین اِس طرح کا اُنکو جواب دینا نہین ہوسکتا
ہی اسلیے کہ تقیہ اُنکے مذہب مین بقیاس باطل اُنکے حنیفہ ناجائز اور ہر حدیث صحاح پر از اسقام
اور بالخصوص صحیحین کی بدرجہ صحت قطعی جائز ہی پس نہ عذر تقیہ چل سکتا ہی نہ عذر عدم صحت حدیث
سے کچھ مل سکتا ہی لاجرم حضرات کو اپنے کتب احادیث سے مجبوری پڑتی ہے اور شیعون
کے ہاتھ سے جو چوٹ پڑتی ہی وہ پوری پڑتی ہی کہ اُنکی سے اسفل تک در آتی ہی اور نمونہ
کار وابو لولو دکھاتی ہی سر کیف یہ جواب ہمارا ایسا عام اور تام ہی کہ کُل احادیث مخالفہ مذہب
ہمارے مین چلیگا پھر حضرات اہلسنت کو ہماری کتب کی نقل احادیث سے کیا ملیگا اسی وجہ
سے قدماے اہلسنت کبھی ہمارے [illegible] ہمپر استدلال نہ لاے اور ہمارے علما ہمیشہ کتب
مخالفین سے اُنپر استدلال کرتے رہے لیکن امثال خواجہ کابلی اور عبید اُنکے بمقتضاے
اینکہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے اِس نکتہ کو تو نہ سمجھے اور شیعون پر اُنکی کتب سے
استدلال کرنا شروع کیا غافل اِس سے کہ اُنکو جواب مین اِسی قدر کافی ہی کہ یہ حدیث ہمارے
نزدیک احاد سی ہی اور اسکی صحت ہمپر ثابت نہین ہی یا محمول بر تقیہ ہی اور اِس جواب
اجمالی مین جو کُل جگہون پر جاری اور ساری ہی ہمارے نزدیک کوئی نقص نہین ہی جز ایک
نقص کے کہ لفظ تقیہ ایسا دل دوز اور جگر سوز اہلسنت ہی کہ جسکو سنکر امثال حضرت مخاطب
کے تن بدن مین ایسی آگ لگ گئی کہ کسیکے بجھانے سے نہ بجھے گی از سر تا پا جل بھن کر خاک
ہو جائینگے اور جیتے جی ہی قعر دوزخ مین پہونچ جائینگے لیکن ہم اسکو کیا کرین آپ جلین یا
بھنین ہم تو سچی بات کہین گے اور مثل آپ کے راہ مکر و فریب پر نہ چلینگے ہان اگر آپ
آیات قرآنی کو نسبت عثمانی مثل الا ان تتقوا منهم تقاة او تقية کما فی البخاری اور
الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان و غیر ذلک اور [illegible] احادیث صحیح مسلم و بخاری کہ [illegible]
التقیه الی یوم القیامة ہو [illegible] کر دیا [illegible] تقیہ [illegible]
شیعون کے خاموش کر دینے کے لیے [illegible]

Presented by Ziaraat.Com

مین آوے وہی بہتر ہے ثانیاً بعد فرض اُن سب مدارج غیر ممکنہ کے یہ حدیث دلالت نہین
کرتی مگر حسن وخوبی صحابہ پر بالعموم نہ حسن وخوبی حضرات ثلثہ پر بالخصوص اور علم میزان سے
معلوم ہو کہ لا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلاث اور ہمارے آپ کے نزاع امر عام
مین نہین ہے بلکہ ایک امر خاص مین ہے اسلیے کہ ہم مطلق صحابہ کو بُرا نہین جانتے بلکہ فقط ثلثہ اور
اُنکے امثال کو بُرا جانتے ہین چنانچہ خود آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۷ مین فرماتے ہین کہ مابہ النزاع
درمیان ہمارے اور حضرات شیعہ کے صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سے تمامی مہاجر و انصار
ہین یا نہین بلکہ خلفاے ثلثہ اس مین داخل ہین یا نہین انتہی شیعہ کہتے ہین کہ اصحابی کالنجوم
مین تمام مہاجرین و انصار مراد نہین ہین اور بالخصوص خلفاے ثلثہ اس مین داخل نہین
ہین اور عموم لفظ اصحابی دخول ثلثہ کی دلیل نہین ہوسکتا اسلیے کہ ما من عام الا وقد خص
قضایاے مشہورہ بین الفریقین سے ہے اور سیکڑون عمومات آیات و احادیث پیغمبر
بآیات و احادیث دیگر مخصوص ہوجاتے ہین پھر یہ حدیث بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کیون
نہین مخصوص ہوسکتی ہے آپ خود قول مابعد مین اسکے قائل ہین کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ
پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئے وہ اس حدیث کے مصداق سے خارج ہین انتہی پس جسطرح سے اُن
اصحاب کو جنکے حق مین جناب رسولخدا حدیث حوض مین اصحابی اصحابی فرماتے ہین آپ نے
اصحابی کالنجوم سے خارج کردیا اور حقیقت مین شیعون پر بڑا احسان کیا اسلیے کہ مصداق
حدیث حوض اُنکے نزدیک حضرات ثلثہ ہی ہین اور اسی طرح پر مہربانی فرماکر منافقین صحابہ
کو بھی خواہ مخواہ مہاجرین سے ہون خواہ انصار سے مصداق سے اس حدیث کے
خارج کردیجیے بقولہ تعالے لا تطع الکافرین والمنافقین اور ظاہر ہے کہ جسکی اطاعت
کا حکم نہو اُسکی اقتدا کیونکر ہوسکتی ہے اور زیادہ تر عنایت آپکی یہ ہوگی کہ کافرین بکفر ایمانی
کو بھی جیسا کہ آیۂ وافی ہدایہ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا سے ثابت ہے خارج کردیجیے اور
اسی طرح بمقتضائے قولہ تعالے ولا تطع منہم اثما او کفورا فاسقین و فاجرین و

ظالمین کو بھی نکال دیجیے کہ یہ سب آثم ہین اور جب خود خدا فرماے اما الذین فسقوا
فماواھم النار اور فرمائے لعنۃ اللہ علی الظالمین پس جنکی جگہ جہنم ہو اور جنپر
خدا لعنت کرتا ہو کیونکر پیغمبر خدا انکی اقتدا کو فرمائینگے اب اصل بات سنیے مگر ہم بہت ڈرتے
ہین کہ کہین آپ خفا نہو جائین لیکن کیا کیجیے کہ بے کہے چارہ بھی نہین ہو حضرت سلامت
شیعون کا اعتقاد کہ وہ آپ کے اعتقاد کے نہایت خلاف ہو یہ ہو کہ آپ کے حضرات
ثلثہ ان سب صفات کے جامہ زیب ہین کافر منافق مرتد آثم فاسق ظالم الغرض مجموعہ
ان سب صفات مکمل الذات کے یہی حضرات ہین پس اس صورتمین ضرور ہو کہ پہلے
آپ حسن وخوبی حضرات ثلثہ کسی دلیل قطعی سے ثابت فرمائین تب ہوس انکے مصداق
حدیث نجوم ہونیکی دل مین لائین ورنہ بغیر اسکے شیعہ انکو ہمیشہ اصحاب کفر ونفاق مین داخل
کرتے رہینگے اور آپ بصد جد وجہد خارج کراتے رہین گے اور بیچارے ثلثہ اسی کشاکشی
دخول وخروج مین قیامت تک پڑے رہجائینگے حاصل کلام یہ ہو کہ اثبات دخول ثلثہ حدیث نجوم
مین موقوف ہو حسن وخوبی ثلثہ پر پس اگر حسن وخوبی کا اثبات موقوف حدیث نجوم پر
کیا جائیگا تو مرجع اسکا طرف دور صریح کے ہوجائیگا اور اگر فرمائیے کہ حسن وخوبی انکی ہم
اور کسی دلیل سے ثابت کرینگے اسوقت ہم کہین گے کہ پھر حدیث نجوم کا ذکر کرنا مقام
اثبات حسن وخوبی مین نہایت جھک مارنا ہو آگے کیا کہین ثالثاً اگر حدیث نجوم کو
حضرات اہل سنت مسلم کرلین تو شیعون پر چند طرح کا احسان فرمائین اور ہم لوگ بہت
ممنون وشکرگذار ہوجائین ایک یہ کہ جب اہل سنت اس حدیث کو مسلم کرلین گے
تو ایک بڑی دلیل خلافت شیخین کی جس پر کل سنیون کا بڑا وثوق اور اعتماد ہو اور
منصوص الخلافت ہونی شیخین کی اس پر بنیاد ہو از سر باطل اور مضمحل ہوجاویگی اور
وہ حدیث اقتدوا باللذین بعدی ابی بکر وعمر ہو یعنی اقتدا کرو ساتھ ان دونو کے
جو بعد میرے ہین کون کہ ابو بکر وعمر محدثین اہل سنت نے اس حدیث کا اخراج اپنے مخرج

Presented by Ziaraat.Com

معناد سے بڑے زور و شور سے کیا ہی اور ہوا ے تصحیح مین اسکی صدا ہاے ارغنون و
نوا ہاے پر فنون کو رنگ برنگ خارج از آہنگ دیا ہی اور شیعون کے نزدیک محض کذب
و افترا ہی اور سراسر پوچ و لچر مثل گوز شتر و ضرطہ خر پاذر ہوا ہی و دلیلین اسکے ابطال پر قائم
کرتے ہین لیکن بعد اسکے کہ حدیث نجوم کو اہلسنت مسلم کر لین پھر شیعون کو واسطے ابطال حدیث
اقتدوا کی حاجت کسی دلیل کی نہوگی بلکہ یہی حدیث نجوم واسطے ابطال خلافت شیخین کے کافی
ہو جائیگی اسلیے کہ جب کل صحابہ کی اقتدا کا حکم ہوا تو تخصیص اقتدا بشیخین لغو ہو گئی اور اگر حکم
اقتدا دلیل خلافت ہو تو چاہیے کہ کل صحابہ خلیفہ بن جائین یہی مقام ہی کہ جب اہل سنت
یہان آجاتے ہین تو بُرے پھنس جاتے ہین اور بقول عامہ چپڑ غٹو ہو جاتے ہین اور سواے
قین قین اور چین چین کے کچھ بن نہین پڑتا اُسوقت گھبرا کر چلاتے ہین کہ حدیث نجوم جھوٹی ہی
جھوٹی ہی جھوٹی ہی چنانچہ بڑا متکلم سنیون کا ابن تیمیہ کو جسکی تحقیقات اور تدقیقات پر اہلسنت
کو ناز ہی اور زبان صاحب منتہی الکلام سی ملقب شیخ الاسلام سرفراز ہی جب اُسکو دار و گیر علامہ
جمال الدین رح سے کوئی مفر نہ ملا تب بہ مجبوری و ناچاری منکر صحت حدیث نجوم ہوا
الغرض عوام اہلسنت تو اس حدیث پر بغلین بجاتے ہین اور متعصبین اُنکے جب شیعون کے
ہاتھ سے بہ مرض خناق و اختناق مبتلا ہو جاتے ہین اُسوقت اسکو جھٹلاتے ہین لیکن محققین
اور ناقدین احادیث اہلسنت پس اپنی تحقیق اور تنقید کی راہ سے اسکو کاذب اور باطل اور
پوچ اور مہمل سمجھتے ہین جیسا کہ بعد اسکے ہم بیان کرینگے فائدہ زائدۃ مفخمۃ للخصام و
مرغمۃ للیام واضح ہو کہ حدیث اقتدوا بالذین قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث مختص باہلسنت
ہی اور شیعون پر کسی طرح حجت نہین ہی اُنکے اصول موضوعہ ممہدہ کے بھی خلاف ہی اسلیے
کہ اہل سنت نے بغرض ابطال نص متواتر غدیر کیا کیا بات بنائی ہی اور آخر کار بجد و کد
بیشمار یہ بات ٹھہرائی ہی کہ خلافت بنص پیغمبر نہین ہوتی ہی گو بنص اول للثانی ہو بلکہ شاہ صاحب
دہلوی نے اس مقام پر نہایت تحقیق اور تدقیق سے فرمایا ہی کہ پیغمبر کا کام فقط اسی قدر ہی کہ

صفات خلیفہ کو بیان کر دے اور ضرور ہے کہ اُسکے تعیین کو امت پر چھوڑ دے نہ یہ کہ فرمائے
کہ فلان خلیفہ ہو جیسے کہ پیغمبر نے صفات منکوحہ بیان فرمائے اور یہ نہین فرمایا کہ فلان فلانے
سے نکاح کرے ہرچند تشبیہ خلفا بمنکوحات خنده سر نمارلاتی ہے اور خلافت عمر کی تقریر
اس مقام پر زعفران زار تحقیر دکھلاتی ہے کجا ریاست عامہ تامہ امور دنیا و دین و کجا تعیین
مواقع منکوحات بانا کحین تشتان ما بین السموات والارضین لیکن اگر اقتصار اس تشبیہ مین
فقط حضرت خلیفہ ثانی تک رہتا تو شاید شیعون کو بھی نظر بقول مشہور سیوطی اسکے
ایجاب و قبول مین چندان تامل نہوتا بہرکیف حضرات اہل سنت خلافت کے غیر منصوص
ہونے پر جان لڑاتے ہین اور کیا کیا نئے تال و سُر خلاف قانون عقل و نقل گاتے ہین اور
جھوٹی جھوٹی حدیثین بناتے ہین یہانتک کہ صحیح بخاری مین بان حی سرجان تالیق پیغمبر حضرت عمر سے
ناقل ہین کہ جب قرب وفات مین اُنسے لوگون نے درخواست خلیفہ بنانے جانیکی کی اُسوقت اُنہون نے فرمایا
ان لم استخلف فما استخلف رسول الله وان استخلف فقد استخلف من هو خير منی یعنے ابابکر
یعنی اگر کسی کو خلیفہ نہ کرون تو رسول خدا نے بھی کسی کو خلیفہ نہین کیا تھا اور اگر مین خلیفہ کرون
تو جو شخص کہ مجھسے بہتر تھا یعنے ابوبکر اُسنے خلیفہ کیا تھا یعنی مجھکو افسوس کہ کسی نے نہ پوچھا کہ جب
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کسی کو خلیفہ نہ کیا تو تمنے ابوبکر کو اور ابوبکر نے تمکو کیون خلیفہ بنایا
وہی مثل صادق ہے کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور اس مقام مخصوص مین کچھ دخلت
معاقدت اجماعی کو بھی نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ ہر واحد از اثنین اور کل فرد من الزوجین
کا ایک دوسرے کو خلیفہ بنانا قبل از انعقاد اجماع تھا اور نتیجہ صحت خلافت اگر عقد اجماع
سے فرض کیا جائے تو بعد از انعقاد اجماع من کل المجامعین ہوگا نہ قبل از انعقاد بنا بر اسکے
خلیفہ بنانا قبل از مواقعت اجماع نہ تھا مگر بتشہی نفس امارہ و اتباع ہوا و ہوس دنیائے نظر
مکارہ بغیر ما قام علیہ من برہان و بغیر ما انزل اللہ علیہ من سلطان لیکن اس مقام پر اہلسنت
یکشف عورات حنیفہ خلافت نارشیدہ خلیفہ یوم تقیفہ عض بصر کرتے ہین اور فقط نتیجہ کتیفہ

زائدہ ضعیفہ اجماع سخیفہ کو قرۃ العین اور نور نظر کرتے ہین یہ طرفہ لطیفہ اور لطیف طریفہ ہے جو ملحوظ
خواطر شریفہ و طبائع سخیفہ ہے الغرض جب پیغمبر خدا کا کسی کو خلیفہ نہ کرنا حضرات کے اصول مذہب
سے ٹھہرا تو جو حدیث خلافت شیخین کے لیے بنص اہمین شریعتین بنائی گئی ہے وہ خود ہی باطل
اور حلیہ صحت سے عاطل ہوگی جسطرح سے کہ حدیث نجوم بھی اُسکی مبطل ہے جیسا کہ پیشتر
اس سے ہمنے بیان کیا دوسری وجہ شیعون کی شکر گذاری کی یہ ہے کہ بعد اسکے کہ اہل سنت
حدیث نجوم کو مسلم کرلین تو مطابق بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے جس صحابی کی ہم
اقتدا کرینگے مہتدی ہونگے اور بالاتفاق اس مین شک نہین ہے کہ مثل عباس عم رسول اللہ
اور مثل علی ابن ابیطالب ابن عم رسول اللہ صحابہ کبار اور اصحاب اعتبار سے ہین اور
بنابر حدیث صحیح مسلم کے جسکی نقل پیشتر گذر چکی ہے دونو بزرگوار باقرار حضرت عمر شیخین کو کاذب
اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے پس اگر شیعہ بھی باقتدائے حضرت عباس علی
شیخین کو متصف باین صفات مکمل الذات سمجھے تو عین اہتدا پر ہوے پھر حضرت معاویہ کے
سگون کو چاہیے کہ مثل سگان عاویہ شیعون پر عوعو نہ کرین تیسری یہ ہے کہ امثال اسامہ کہ
جنہون نے ابوبکر سے کہا امرنی علیک رسول اللہ فمن امرک علی اور تا دم زیست بیعت
نہ کی اور قیس اور سعد عبادہ جو بشہادت صدیقہ سینان خیار صحابہ سے تھا اور رئیس ایک
قبیلہ انصار کا تھا اور لااقل بقول مصنف کے تمامی مہاجر و انصار اخیار ہین تمامی انصار
مین داخل ہے منکرین خلافت حضرت خلیفہ اول سے تھے اور اُنکی خلافت کو محض باطل
سمجھتے تھے اور ہرگز بیعت نہ کی بلکہ تواریخ و سیر مین موجود ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی اس
بیعت نہ کرنے پر سعد سے بخشونت پیش آئے اور اپنی فظاظت اور غلاظت کو بمقتضاے
انت افظ و اغلظ کما فی الصحیح البخاری عمل مین لائے اور بہت چیخے
اور چلائے اور دست بقبضہ ہوکر جھنجھلائے اور زبان بسب و شتم تیز و تند کی اور براد
آشتی بند کی یہانتک کہ صدائے نہیب زائے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی النہایۃ

Presented by Ziaraat.Com

بلندی گرد بھی مرد میدان وغا تھا ایسی گدڑ بھبکیون مین کب آتا تھا اُسکی بھی رگون مین
خون مردانگی نے جوش مارا اور دست بقبضہ ہوکر پکارا کہ او مکار ناہنجار نابکار محنت شعار
زن کردار ہر معرکہ سے فرار تیری مجال ہی کہ جوانمردون سے آنکھین چار کرے وہ روباہ بازی
شیرون کا قصد شکار کرے آخرکار جب حضرت خلیفہ صاحب نے اسکو سختی اور درشتی
مین اُستوار پایا تو ڈھیلے پڑے اور زیر ہوئے اور جس بات کے بھوکے تھے اُس سے
سیر ہوئے اور حسب عادت تحمل اور بردباری کو کام فرمایا اور ایسی ہی گرمی و نرمی سے
تم خلافت کو انجام فرمایا گروہ بیباک بہ سرد مہری اُٹھا اور گرما گرم چلا گیا اور تادم مرگ جام
بیعت خلیفہ نہ پیا چنانچہ ابن تیمیہ منہاج اور ابن اثیر اسد الغابہ مین اور امام رازی
نہایۃ العقول مین اور بحر العلوم مولوی عبد العلی شرح مسلم مین اس بات کا اقرار کرتے ہین پس اگر
شیعہ بمقتضاے بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے ایسے صحابہ کی اقتدا کرکے ابوبکر کی خلافت
باطل اور حقیت سے عاطل سمجھے تو عین اہتدا پر ہوئے اور شیعون کا اہتدا پر ہونا عین
ضلالت اُنکے مخالفین کی ہی پس حدیث نجوم نے مذہب اہلسنت کو بیخ و بن سے کندہ کردیا
اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ نہوا چاہیے کہ اب سُنی آہ آہ کرین اور شیعہ قاہ قاہ کرین
اور الحمد للہ ثم الحمد للہ کہین یہی حال اس حدیث کا بفرض معنی عموم جیسا کہ عامہ اہل سُنت
سمجھتے ہین اور امثال حضرت مخاطب اسی پر اصرار اور استبداد رکھتے ہین اور اگر
اس مین کوئی تخصیص جاری کرین تو بہ قاعدہ ما من عام الا وقد خص شیعون کے لیے تو
ہوسکتا ہی مگر حضرات اہلسنت کے لیے اس مین مقام سکتہ ہے اسلیے کہ چند قباحتین
درپیش ہوتی ہین ایک تو ننگ و عار اس کا کہ شیعیان طعان شعار سنان طعن سے
ہمیشہ اُنکے جگرون کو فگار کرینگے اور کہینگے کہ آخر جھک مار کے تمنے ہمارا ہی طریقہ
اختیار کیا اور مثل ہمارے عموم سے دست بردار ہوکر خصوص کا اقرار کیا
دوسرے اس حدیث مین کوئی تخصیص لگانا اپنے ہاتھون سے اپنے سر پر بلا لانا ہی

اور ایک خنجر آبدار بُرّان تر از کارد ابولولو اعجوبہ کار اپنے خصم ہاتھ مین دنیا ہے کہ جب
پلے تخصیص درمیان مین آیا تو تمہارا خصم بھی کوئی تخصیص لگا کے حضرات ثلثہ کو مقدوح
اور مجروح بلکہ مذبوح اور مسفوح کریگا تیسری تخصیص مین ایک ایسی بڑی خرابی و بردباری
لازم آتی ہے کہ جس سے حضرات اہل سنت کے سر پر قیامت آئیگی اور نمونۂ صور سرافیل
دکھائیگی اور صدہا سال کی عمارت بنائی ہوئی بڑی بڑی بناؤن کی ڈھجائیگی یعنی بعد
از تخصیص حدیث قاعدہ عدالت کل صحابہ جو اہل سنت نے بکوشش سالہا سال واسطے
حفظ جریم ثلثہ کے بنایا ہے الصحابہ کلھم عدول اپنے اجماعیات سے ٹھہرایا ہے
یکسر باطل ہو جائیگا اور جڑ سے اُکھڑ جائیگا اور جس فائدہ کے لیے تعمیم حدیث نجوم پر جان
دیتے تھے وہ ہاتھ نہ آئیگا اور حضرات اہلسنت کے لیے یہ بڑی مصیبت عظیم ہے اور
واہیہ کبری ہے حال انکا قابل رحم ہے کہ حدیث نجوم سے بڑے بڑے مخمصون مین پڑے
ہین اور پنجۂ شکنجۂ ضیق مین پھنسے ہین تعمیم حدیث کندہ کنندہ مذہب از بیخ ہے اور تخصیص
حدیث ایک آہنی خاردار میخ ہے کہ کسیطرف گزارا نہین اور کوئی راہ چارہ نہین بیچارے
جدہر سر جھکاتے ہین سر پر ایک ٹھوکر کھاتے ہین ادھر جھکے تو ہاے رے اُدھر
جھکے تو واے رے ای یارو ایسے مذہب سے اپنے تئین نکالو اور بیفائدہ
ہلاکت مین اپنے تئین نہ ڈالو ثلثہ سے ہاتھ اُٹھاؤ اور اہلبیت کیطرف آؤ دنیا مین ہر
مذہب والیکو چڑاؤ اور اتباع فرارین کو بھگاؤ اور آخرت مین علیؑ والے کہلاؤ اور
جب عوض کوثر پر جاؤ تو دست ساقی کوثر سے جام شرابا طہورا پاؤ ثلثہ سے تمکو کیا ملیگا
اور اُنسے کوئی کیا لیگا پیر خود درماندہ کرا شفاعت گری کند ؎ او خویشتن گم است کرا
رہبری کند ؎ حیف ہے اُن مسلمانون کی عقل و دانش اور فہم و بینش پر جو شیعون سے عبث عبث
جھگڑتے ہین اور اُنکی تیز زبانی سے نہین ڈرتے ہین سرود بہ مستان یاد دلاتے ہین اور بیفائدہ
سوتی بھڑون کو جگاتے ہین اور اپنی ڈاڑھی مونچھون کو نچواتے ہین پھر میجڑونکیطرح ہاے

واے کا غل مچاتے ہین اور واغوث واغوث پکارتے ہوئے عدالت کیطرف دوڑے
جاتے ہین ذرا اس غیرت اور حیا کو ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ شیعون کے سامنے ذکر حدیث
نجوم کا زبان پر لاتے ہین اور کچھ نہین شرماتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ حدیث تو سنیون کے
لیے سم قاتل تیز تر از سم الفار ہی اور راہ نجات اس سے بہت دشوار گزار ہی اور مشکل
تر از ہفت خوان بہمن و اسفندیار ہی اگر شیران وغا اور ہزبران ہیجا اعنی پیروان شیر خدا سے
لڑینگے خواہی نخواہی مارے پڑینگے ؎ صید را چون اجل آید سوی صیاد رود کیا ٹھیک بات ہے
کہ اپنی بلادت و غباوت سے بھیڑی بھیڑیے کے پاس جاتی ہی اور اپنا پیٹ پھڑواتی ہے
اگر شیعون کے سامنے اس حدیث کا ذکر نہ کرتے تو اس رسوائی فضیحتی سست مذہبی مین کیون
پڑتے المختصر گفتگو بسیار اور منظور نظر اختصار ہی تفریح خاطر دریا مقاطر مومنین کے لیے
انشاء اللہ اسیقدر کافی اور وافی ہی اور ابناے دار استسقای جہل کے لیے سقی مجامع
میاہ رجال ولو بالسجال الثقا غیر شافی ہی اب مناسب معلوم ہوا کہ پہلے کچھ حال حدیث نجوم کا
بنا بر مذہب اہلسنت اور بنا بر مذہب شیعہ کے ہم بیان کرین اسکے بعد فقرات شکنی حضرت
مخاطب سے فقرات پشت معاندین کو توڑین واضح ہو کہ مذہب اہلسنت مین یہ حدیث
عوام الناس مین بہت مشہور ہی اور ہمیشہ عامہ اہلسنت کو اسپر نازش و افتخار ہی اور سر مباحات
انکا بذروہ فلک دوار ہے بدین پندار کہ یہ نص قطعی ہے تعدیل کل صحابہ پر کہ یہی مذہب
جمہور اہلسنت ہی اور بامید حفظ جریم ثلثہ اسکو بن دندان سے پکڑتے ہین اور مثل مگس اسکی
عذوبت ظاہری پر گرتے ہین حالانکہ اس مین انکے لیے حنظل اور زہر ہلاہل بھرا ہوا ہے
جیسا کہ پیشتر اس سے ظاہر ہوا کہ مذہب اہلسنت اس سی از بیخ و بن کندہ ہوتا ہی اور شیعونکا ایک بال
بھی کسی جگہ نہین کندہ ہوتا ہی پس جو لوگ مسلم کرنیوالے اس حدیث کے ہین وہ پہلے اپنے مذہب کو
اسکے قباحات و اعتراضات سے بچالین بعد اسکے شیعونپر کسی اعتراض کی ہوس دل مین لائین اول
فکر خانہ خود باید ساخت بعد از ان بر دیگران باید تاخت ولا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ من الزجاجۃ

اور شیعون کو بحمد اللہ کوئی دشواری نہین ہی اس لیے کہ وہ تو اولاً اس طریقہ کو جس طریقہ سے
تم روایت کرتے ہو مسلّم ہی نہین کرتے بلکہ بموافقت محققین اہلسنت اسکو کذب و افترائے محض علی
رسول اللہ جانتے ہین اور ثانیاً علی التنزل محمول بر تقیہ کرینگے اور ثالثاً بر تنزل علی التنزل اسکے
مضمون مین اُس تعمیم کو جو تمنے بطمع دخول ثلثہ کے ہی غیر مسلّم کرکے کچھ تخصیصین ایسی لگائینگے
کہ جس سے ثلثہ خارج ہو جائینگے بعد اسکے تمہارے ہاتھ کیا لگے گا یہ گفتگو ہماری عوام
اہل سنت سے ہی لیکن خواص اہل سنت پس خود قائل ہین کہ حدیث نجوم نہایت ضعیف
اور نامعتبر ہی بلکہ موضوع اور مکذوب اور باطل و افتری بر پیغمبر ہی چنانچہ بزار کہ علماے
اہلسنت مین بڑا محقق اور ناقد احادیث ہی اور ائمہ احادیث مین ایسا رتبہ عالی رکھتا ہی
کہ شاہ صاحب دہلوی اپنے تحفہ مسروقہ مین اُسکو بلقب عمدۃ المحدثین یاد فرماتے ہین اُسنے
کہا ہی کہ گو عوام یہ حدیث جناب رسولخداؐ سے روایت کرتے ہین مگر صحیح نہین اور کہین
کتب معتمدۂ حدیث مین موجود نہین ہی اور اسکا راوی جو عبد الرحیم بن زید ہی اہل علم اُسکی
روایت کو نہین لیتے اور فی نفسہ مضمون حدیث بھی نہایت قبیح اور منکر ہے اور عقل
باور نہین کرتی کہ جناب رسولخداؐ اپنے اصحاب کے لیے جائز رکھین کہ بعد انکے احکام
دین مین باہم اختلاف کرین انتہی اور ابن سفیان نے کہا کہ عبد الرحیم راوی حدیث نجوم
بڑا کذاب اور خبیث ہی اور بخاری نے کہا ہی کہ متروک ہی اور علمانے کہا ہی کہ جسکو بخاری
متروک کہے اُسکی حدیث کو روایت کرنا جائز نہین ہی اور یحیی بن معین نے بھی کہا ہی کہ
کذاب ہی اور ابو حیان مفسر سنیان کہ جسکے محامد اور مناقب اور مدارج اور مراتب
الوافی بالوفیات سے ثابت ہین اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ حدیث نجوم ہرگز قول رسولخداؐ
نہین ہی اور بالکل جھوٹی ہی اور رسولؐ خدا سے کسی طریقہ سے اسکی روایت صحیح نہین ہی
پھر بہت اپنے علمای اعلام سے اسکی تکذیب نقل کی ہی اور بیہقی کہ علمائی اہلسنت مین بڑا
گرامی اور تنقید احادیث مین بڑا نامی ہی اُسنے کہا ہی کہ یہ حدیث ہرچند مشہور ہی مگر اسناد

Presented by Ziaraat.Com

اِسکے ضعیف اور کوئی سند اِسکی ثابت نہوئی اور امام احمد حنبل نے بھی اِسکے مکذوب اور موضوع اور باطل ہونیکی تصریح کی ہی اور ابن جوزی نے کہ مشہورین علمائی اہلسنت سے ہی کتاب علل متناہیہ فی الاحادیث الواہیہ مین اسکو احادیث واہیہ سے ٹھہرایا ہی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی اور ذہبی ناقد رجال اہل سنت نے جسکو شاہ جی دہلوی تحفہ مسروقہ مین امام اہل الحدیث فرماتے ہین کتاب میزان الاعتدال مین اس حدیث کی توہین کی ہی اور اسکو موضوعات اور اکاذیب جعفر بن الواحد سے شمار کیا ہی اور رجاے دیگر بھی اُسی کتاب مین بنص صریح کہا ہی کہ یہ حدیث باطل ہی اور علامہ لاثانی ابن حجر عسقلانی نے بھی کہا ہی کہ حدیث نجوم ضعیف اور واہیات سی ہی اور ابن حزم کہ بڑا امام جلیل القدر اہل سنت کا ہی اُسنے کہا ہی کہ یہ حدیث مکذوب اور موضوع اور باطل ہی اور ہرگز کسی طریق سے بھی صحیح نہین ہی یہانتک کہ متاخرین مین سی شیخ المشایخ فرنگی محل مولانا نظام الدین نے کتاب صبح صادق مین اور اُنکے صاحبزادہ متعصب مولوی عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت مین اور ماتن مسلم الثبوت ملا محب اللہ بہاری نے اِس حدیث کو ایسا ضعیف کہا ہی کہ قابل عمل نہین جانا ہی اور کُل سندین اسکی مجہول سمجھتے ہین اور دونو باپ بیٹے اپنے معتمدین اور موثقین سے اسکا مکذوب اور موضوع اور باطل ہونا بیان فرماتے ہین بلکہ اسکے ساتھ ایک دوسری حدیث کو بھی کہ وہ بھی مایہ افتخار اور متاع نازش و فخار اہل سنت کی ہی برباد کیے دیتے ہین یعنی حدیث خذوا شطر دینکم من الحمیرا یعنے ایک جزو دین اپنے کو حمیرا یعنے بے عائشہ صدیقہ مجتہدہ سے لو اس حدیث کو بھی مثل حدیث نجوم کے احادیث واہیہ سے جانتے ہین جسکی کوئی سند صحیح نہین ہی بلکہ اپنے بزرگوارون مثل سبکے اور حافظ ابو الحجاج سی ناقل ہین کہ جز ایک حدیث کے وہ کل حدیثین کہ جس مین لفظ حمیرا ہی سب واہیات اور بے اصل ہین اہل سنت کے لیے رونے پیٹنے اور غم و غصہ کھانے اور خاک اُڑانے کا مقام ہی کہ بحر العلوم نے بی للّو کی حدیثون

کو پایۂ اعتبار سے نکالا اور اُنکے رنگ سُرخ روے کو بالکل کالا کر ڈالا یہ ہی حال حدیث نجوم
کا محققین اہل سنت کے نزدیک اور جو کچھ اس حقیر نے اس مقام پر بالاجمال لکھا ہی سندین
اسکی بالتفصیل کتاب مستطاب استقصا مین بوجہ اتم بنقل عبارات کتب معتمدہ سنیان
موجود ہین کہ کسی شخص کو اُس مین جاے دم زدن نہین ہی باقی رہا حال اس حدیث کا
امامیہ کے نزدیک پس کتب معتمدہ امامیہ مین جسطرح سے اہل سنت نقل کرتے ہین اصلاً
مطلقاً موجود نہین ہی خصوصاً کتب اربعۂ امامیہ مین کہ جنپر مذہب شیعہ کا بعد جمع و توفیق
دار و مدار ہی کسی طرح موجود نہین ہی ہان بعض کتب دیگر مین بوجہ دیگر نہ بطور اہلسنت
بطریقہ اخبار احاد منقول ہی ایک تو عیون مین دوسرے معانی الاخبار مین اور علاوہ
اسکے جو اور بعض کتب دیگر مین ہی وہ اونہین سے منقول ہی لیکن نہ اُس طریق سے جو اہلسنت
روایت کرتے ہین اسلیے کہ جو عیون مین منقول ہی وہ ضمن سوال سائل مین ہی نہ قول معصوم
ہی نہ قول راوی ہی اور امام نے ہرگز اسکی تصحیح نہین کی ہی اور ہذا صحیح کا جو لفظ اُس مقام پر
واقع ہی متعلق بحدیث دیگر ہی و علی التنزل اگر فرض کرلین کہ اُس سے متعلق ہی تو امام کا ہذا
صحیح کہنا اولاً تو منقول بخبر احاد ہی کہ شیعون کا اُس پر اعتماد نہین اور اُنکے نزدیک قابل
اعتنا نہین اور ثانیاً محمول بر تقیہ ہی رغماً لانافکم فان غاظوا فقل موتوا بغیظکم
کما قال اللہ لا سلافکم ثالثاً اوس مین لم یغیر و لم یبدل ایسے غضب کی قید ہی کہ حضرات
ثلثہ کو بدر اور اُنکی ہستی کے لیے کار شر رستقر کرتی ہی اسلیے کہ شیعہ اُنکو اول مغیرین
اور مبدلین سے جانتے ہین اور جب ہمنے ثلثہ کو نکالکر اُنکے مقر مین ڈالکر فراغت کی
تو پھر سنیون کو کیا ملا جز اسکے کہ کف افسوس ملا اور شعلہ غم سے جگر جلا اور کچھ بس
نہ چلا اور اسی طرح معانی الاخبار مین بھی بطور اخبار احاد مذکور ہی لیکن اہلسنت کی آرزو
تمنا سے بہت دور ہی اسلیے کہ اُس مین لفظ اصحاب خود زبان رسول رب الارباب
سے مفسر باہلبیت جناب رسالتمآب ہی یعنے جسوقت آنحضرت نے اصحابی کالنجوم فرمایا

Presented by Ziaraat.Com

تھا اُسوقت یہ بھی فرمایا تھا کہ مراد میری لفظ اصحاب سے فقط میری اہلبیت ہین کاش اگر
یہ نہ فرماتے تو بظاہر اہل سنت کے تمناے دلی کے مطابق ہوتا ؎ قسمت کی نارسائی
سے ٹوٹی کہان کمند ٭ دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا - افسوس کہ بنی ہوئی بات بگڑ گئی اور
بیچارے سُنیون کی آرزو پر اوس پڑ گئی اور ہمنے ظاہر کا لفظ اسلیے کہا کہ حقیقت مین اگر بہ
تفسیر نہوتی جب بھی ضرور تھا کہ شیعہ اسکو مفسر ہمین تفسیر کرتے اسلیے کہ اقتدای کلی بغیر معصوم
بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ اُنکے نزدیک باطل ہی بہر کیف اگر شیعہ اس خبر واحد کو مسلم بھی کرلین تو
بغیر اس تفسیر کے مسلّم نہین کرسکتے اور اگر بفرض محال مسلّم بھی کرلین تو باقتدائے امثال
عباس و علیؑ و اسامہ و سعد عبادہ و قیس علی رغم اہل سنت خلافت ابوبکر کو باطل ہی سمجھینگے
پھر سنیون کو اس حدیث سے کیا ملیگا پس جو نامشخص اس حدیث کو مذہب شیعہ مین
متواتر کہتا ہی وہ ہنوز تشخیص معنی تواتر سے بے بہرہ ہی اور جو بے دانش تفسیر اصحاب
باہلبیت ناجائز سمجھتا ہی وہ دانش سے بے نصیب ہی جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا اس
مقام پر ایک اور بات کا بھی سمجھنا بہت ضرور ہی کہ ابتداءً خرکابلی نے حدیث نجوم
کو دلائل تحقیقیہ اور الزامیہ حقیت مذہب اہلسنت مین بہ طمطراق بیان کیا اور اثبات
دلیل تحقیقی مین خود اپنی کتب مین یہ خیانت کی کہ جن لوگون سے یہ روایت کی اونکی اول
عبارت تولی اور آخر عبارت جسمین تصریح بہ بطلان حدیث تھی حذف و اسقاط کردی اور
لاتقربوا الصلوۃ کی نقل سچی کی اور بعد اوسکی کرشائی خرکابلی نے وہی نہیق و شہیق اوٹھاے اور نقل گدھے
کے بھاگ گانے کی صادق آئی تب عمدۃ الاعیان جناب سبحان علیخان اعلی اللہ مقامہ نے
اپنی بعض تحریرات مین تعرض اسبات کا کیا کہ باوجود تصریح علماے اعلام اہلسنت بضعف و
بطلان حدیث نجوم تعجب ہی کہ حضرات دلائل تحقیقیہ سے کیونکر ٹھہراتے ہین اُسکے جواب مین
انٹائے کے کاریگر نے رسالہ مکاتیب مین کہ سراسر افترا ات اور اکاذیب ہین اور بھی
منتہی الکلام مین کہا کہ جسکا محصل یہ ہی کہ حدیث نجوم کے بعض طرق روایت ضعیف ہین مگر

اس سے مطلقاً حدیث کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بلکہ ہمارے پاس دیگر طرق صحیحہ اسکی موجود ہین پس دلیل تحقیقی ہماری اُن طرق صحیحہ کی راہ سے تمام ہی اور دلیل الزامی بسبب موجود ہونے اس حدیث کے کتب شیعہ مین تمام ہی عالیجناب مفاخر و معالی ایاب مرغم انا ف ذوی الاذناب صاحب استقصا ادام اللہ ظلالہ اسکے جواب مین کذب و بطلان حدیث نجوم کا زبان علماے اعلام اہلسنت سے اور نہ صحیح ہونا اسکے کسی طریقہ کا نصوص اور تصریحات اکابر و اعاظم محققین اُنکے سے ثابت کرکے فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ کل علماے محققین تمہارے از اولین تا آخرین اس مقام پر حواس باختہ اور سپر انداختہ ہوے اُنکو باوجود تفحص اور تجسس کمال درہ نوردی صحرای قیل و قال و کوچہ گردی سالہا سال اسکی مجال نہوئی کہ کوئی طریقہ اسکی صحت کا پاتے اور اُسکو صحیح ٹھہراتے لاجرم کذب و افترائے حدیث نجوم کی مقر اور اسکے بطلان اور موضوعیت پر مصر ہوے اب تم اپنے کابلی کو ادعاے دلیل تحقیقی مین صادق کرنے کے لیے اس حدیث کی صحت کے قائل ہوے اور مدعی طرق صحیحہ کے بہ زعم باطل ہوے غافل اس سے کہ کابلی صاحب تو بنا بر اسکے کذب سے بری ہوے مگر کل محققین تمہارے کاذب اور مفتری ہوئی کہ کل طرق کے غیر صحیح اور اس حدیث کے کذب صریح ہونے کی تصریح کر گئے ایک کاذب کے صادق کرنے کے لیے یہ کیسی بات تمنے بنائی کہ جس سے اہل سنت کے سر پر قیامت کبرا آئی کہ پیشتر تو دو ہی تین جھوٹے ہوتے تھے اب کل محققین جھوٹے ہوگئے وا مصیبتاہ جن لوگون کی تحقیق پر دار و مدار اور جنکی دانشمندی پر افتخار تھا وہی لوگ کاذب و بے اعتبار اور جہالت شعار بلکہ مرکب جہل مرکب پر سوار نکلے بیت نہ محقق شدہ نہ دانشمند ٭ چار پاے بر و کتابے چند اب چاہیے کہ حضرات اہلسنت اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور ایسے مذہب سے جسکے محققین کاذب و مفتری ہین نادم و پشیمان ہون یا شیعون کے مناظرہ و مباحثہ سے لاجواب ہوکر اپنے گریبانون کو پھاڑین اور دیوانے بنجائین اور سر بصحرا لائین اور بصد حسرت

فرماین بیت جنونے کو کہ از قید خرد بیرون کشم پا را ؎ کنم زنجیر اے خویشتن دامان صحرا را
لیکن ہم اپنے مخاطب سے جو مدعی اسکے ہین کہ ہمارے پاس طرق صحیحہ اس حدیث کی ہین کہتے
ہین کہ تمہارے متقدمین اور متاخرین کو تو کوئی طریقہ صحت اس حدیث کا نہ ملا تعجب ہے
کہ تمکو کہان سے طرق صحت ملی اور اگر ملی تھی تو انکو ظاہر کیون نہ کیا کس لیے چھپا رکھا اور
اور کس روز سیاہ کے لیے اٹھا رکھا اگر سچے تھے تو اُن طرق سے کوئی طریقہ تو بیان
فرماتے اور اُن مخفیات اور مستورات سے جنکی صورت زیبا تمہارے محققین نے
نہ دیکھی ایک کا بھی جلوہ تو ہمکو دکھاتے شیعہ اُنہین شاہدان نوخیز و نوخواستہ کے خواستگار
اور بقدجان خریدار ہین وگاہے بگاہے بنگاہے منتظر دیدار ہین ؎ از منتظران حجاب تا کے
این پردہ و این نقاب تا کے ؎ لازم ہے کہ خود مخاطب یا اولیاے مخاطب اُس نورسیدگان
عدیم المثال کو مثل مخدرات حجال کے نہ چھپاوین بلکہ مثل متبرجات علی الجمال والبغال
کے مواقع نزال مین لاوین اور مردون کو اُنکا جمال ہر دی مثال دکھلاوین اور پھر اُنکی
پردہ دری مین طاقت اور قوت فحول رجال کو ملاحظہ فرمائین اور انشاء اللہ کچھ دیر
نہ گذریگی کہ کلہا کو مجروحہ مقدوحہ حاملۃ الاوزار مولدۃ الاسقام والاضرار پاوین الحاصل بعد
ایسے الزامات و مواخذات کے جناب ممدوح نے تحقیق دلیل الزامی کو بھی بہ بیان
شافی و وافی باطل کر دیا ہے جیسا کہ بحث اُسکی اجمالاً و تفصیلاً آتی ہے لیکن جملہ سُنیان این
زمان کتاب مستطاب استقصا کو دیکھکر ہوش و حواس باختہ اور سراسیمہ و افتہ ہین و بحال زار ہزار
دستپ مین گرفتار شعلہ ہائے جہنم اونکی گلخن سینہ پرکینہ سے نکلتے ہین اور [illegible] اور جگر جلتے ہین مگر
کیا کرین کہ جواب اسکا نہیں دشوار بلکہ دور از کار و خارج از اختیار [illegible] مذہب آپ ہی موجب ننگ و عار
فاختاروا النار علی العار فما اصبرہم علی النار لیکن ہمارے مخاطب والامقام کے جگر سے تو ایسا
شرارہ نکلا کہ خرمن عقل و خرد اونکا سرتاسر جلا بالکل دیوانے اور بولے ہوے اور از
سرتا پا جنون کے پتلے بنے اور بمقتضائی للمجنون فنون یہ بھی دل مین آیا اور سودائی خام

Presented by Ziaraat.Com

خیالی سر پیٹ سمایا کہ پختہ سفران پختہ کار سے ہو کر بحث اُلجھئے اور کچھ بحث لغو بیکار کیجئے اور
مواخذات لاجواب صاحب استقصا کا کچھ ٹوٹا پھوٹا جواب دیجئے کہ جس سے ذلت و خواری
سکوتی و صموتی سے کہ دلیل مبہوتی ہو بچئے مہمات مہمات و لات حین مناص ایسی لغوبات
بکنا عین مبہوتی ہو اور مبہوت ہونیکی یہ دلیل ثبوتی ہو تمہارے بڑے گھاگھس تو چپ لگئے
دم نہین مارتے دم نہین ہلاتے کوئی ہانک نہین اُٹھاتے تم بیچارے کیا بولوگے اطرق
کری اطرق کری ان النعامہ فی القری شتر مرغ کی لمبی گردن تو پہاڑ کے نیچے آئی پھر اُسکی
گوہ کی کھی کیا بھنبھنائی بیت ای کس عرصہ سیمرغ نہ جولان گہ تست بغرض خود می بری
زحمت ما میخواہی متین لولیا تت یا سے تجھے کیا معین تم کسی بات کا جواب کیا دوگے ہر بات
تمہاری بے ٹھکانے بڑ دوانے کی ہو سوال از آسمان جواب از ریسمان جن مواخذات
سے اہلسنت پر مصیبت جانکاہ ہو اُسکے جواب سے جی چرایا جن اعتراضات کو پھر دنیا سیاہ ہو
اُسکو کان لم یکن ٹھہرایا بے صرفہ گاتے اور بڑبڑاتے ہین یہ نہین سوچتے کہ ہمارا خصم کیا
کہتا ہو اور ہم کیا کہتے ہین حضرت سلامت صاحب استقصا نے کب فرمایا اور کسی نے
کب کہا کہ حدیث نجوم مطلقاً ہماری کسی کتاب مین نہین ہو جسکے جواب مین آپ فرماتے
ہین کہ تمہاری فلان کتاب اور فلان کتاب مین ہو بلکہ وہ خود فرماتے ہین کہ ہو مگر مفسر و مقید
ہی عام نہین ہو اور اسی طرح قاضی علیہ الرحمہ منکر اور مبطل اسکے بحیثیت خصوص نہین ہین بلکہ
من حیث العموم ہین اور محققین اہل سنت بھی اس انکار اور ابطال مین اُنکے شریک ہین
اور اسی طرح صاحب استقصا نے کب فرمایا کہ جواب اہلسنت دلیل تحقیقی و الزامی سے یہ ہو
کہ یہ حدیث اُنکے مذہب مین باطل ہو جسکے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس حدیث کے
راوی گو ہمارے مذہب مین ضعیف مگر تمہارے مذہب مین تو قوی ہین اس لیے کہ اگر ہم فرض ہی کرین کہ ہمارے
مذہب مین قوی ہین تو تمہارے لیے دلیل تحقیقی ہو اعمال منزلی اور صاحب استقصا خود فرماتے ہین کہ
اقوال محققین اہلسنت سے اسکی دلیل تحقیقی ہونیکو باطل کرتے ہین اور دعوی دلیل تحقیقی سے طالب صحت

حدیث نجوم کتب معتمدہ اور اقوال معتبر محققین اہلسنت سے ہین اور جب محققین اہلسنت اسکو باطل سمجھتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ کتب معتمدہ مین نہین ہے جیسا پیشتر اس سے گزرا پھر کابلی اور خرکرہ کابلی نے دعوی اسکو دلیل تحقیقی ہونیکا کیونکر کیا پس آپ یا تو اسکی صحت کتب اہلسنت سے ثابت کرکے دلیل تحقیقی ہونا اسکا صحیح اور درست کیجیے یا فرمائیے کہ جن لوگون نے فریب دہی عوام کے لیے ایسا جھوٹا دعوی منھ سے نکالا انکا دونو جہان مین منھ کالا اور ہم کہین انشاء اللہ تعالے باقی رہا جواب دلیل الزامی کا پس الزام فرع تحقیق ہے اور جب اصل دلیل تحقیقی تمہارے پاس پائی ہی نہین گئی تو تم دوسرون کو الزام دینے کیا چلے ہو اور الزام اوپر مسلمات خصم کے ہوتا ہی اور جب خصم تمہارا اس حدیث کو جسطور پر تم روایت کرتے ہو اور جسطرح پر تم اسکے معنی سمجھتے ہو مسلم ہی نہین رکھتا ہی تو تم الزام کیونکر دے سکتے ہو ذرا منطق مین بحث قیاسات جدلی کو دیکھو تو معلوم ہو کہ بنائے دلیل الزامی تسلیم خصم پر ہے مستدل کی تسلیم اور عدم تسلیم کو اس مین دخل نہین ہی اور جب ہمنے تعمیم حدیث کو جس سے تمہارا مطلب نکلتا تھا مسلم ہی نہین کیا تو پھر الزام کے کیا معنی بالجملہ دلیل الزامی ہونا حدیث نجوم کا سراسر باطل ہی اور حلیہ صحت سے عاطل ہی اور مستدل عاقل یا جاہل ہی اسلیے کہ اولاً شیعہ اس حدیث کو اخبار احاد سے جانتے ہین کہ مقام اعتقاد مین جسپر اعتماد نہین رکھتے ثانیاً سلمنا اخبار احاد سے نہین ہی لیکن لانسلم کہ جسطرح سے تم روایت کرتے ہو اُسی طرح ہماری کتب مین بھی ہی بلکہ ہماری کتب مین بزیادتی تقیید و تفسیر باہلبیت علیہم السلام ہی پس بدون اس تفسیر و تقیید کے ہم مسلم نہین کرتے اور اگر کوئی مخالف اس تفسیر کو مسلم نہ کرے بجہنم اُسکی عدم تسلیم سے ہم پر الزام نہین عائد ہو سکتا ثالثاً یہ تفسیر نہین سہی لاکن لانسلم کہ مراد اوس سے صحابہ ہین بلکہ مراد اوس سے اہلبیت علیہم السلام ہین اور قول تمہارا کہ اطلاق لفظ اصحاب اہلبیتؑ پر مطلقاً جائز نہین ہی باطل ہی کما ستعرف رابعاً سلمنا کہ صحابہ ہی مراد ہین لاکن لانسلم کہ کل صحابہ مراد ہین بلکہ صحابہ اہلبیت مراد ہین

پس طبقہ صحابہ مین اقتدا بصحابہ اہلبیت مین حدیث واجب ہی اور طبقہ غیر صحابہ مین بھی اقتدا باہلبیت بدلائل دیگر و بنص سابق علی اللاحق واجب ہی اور کچھ ضرور نہین ہی کہ وجوب اقتدائے کل اہلبیت ایک ہی دلیل سے ثابت کیا جائے اگر صحابۂ اہلبیت کی اقتدا ایک دلیل سے اور اہلبیت غیر صحابہ کی اقتدا بدلیل دیگر ثابت ہوئی تو کیا ضرر ہی خامساً سلمنا کہ صحابۂ اہلبیت سے اعم مراد ہین لیکن لا نسلم کہ منافقین اور مرتدین اور ناصبین اور ظالمین اس مین داخل ہین بلکہ مومنین موقنین کاملین جو مصداق لم یغیر ولم یبدل مین مراد ہین کہ مرجع انکی اقتدا کا طرف اقتدائے اہلبیت علیہم السلام کے ہی اسلیے کہ اقتدا اس اقتدا کی جو اقتدائے معصوم ہی عین اقتدائے معصوم ہی اور اسلیے کہ کل انکے معتقد اسکے ہین کہ اقتدا مخصوص باہلبیت ہی یا اقتدا سے اقتدائے جزئی مراد ہے نہ اقتدائے کلی یعنے قولاً وفعلاً وتقریراً اس لیے کہ بدلائل قطعیہ ہمارے نزدیک یہ امر مخصوص معصومین علیہم السلام ہی الغرض اسوقت یہ پانچ جواب جانب سے پختیون کے واسطے چار یاریون کے مجملاً بطور فہرست کے ہمنے بیان کیے اور تفصیل اسکی مثل جوابات دیگر کے رد تفصیلی ہر ہر قول مردود مخاطب مین انشاء اللہ آتی ہی فانتظرہ وقد حان ان نشرع الآن فی الجواب التفصیلی وعلی اللہ التکلان وھو خیر مستعان **قولہ** صحابہ کی فضیلت مین **اقول** شیعون کی کتابون مین جہان مطلق صحابہ کے فضائل ہین وہان انکے رذائل بھی ہین اور شیعون کے لیے اسکے واسطے دو محمل ہین ایک تو یہ کہ فضائل کے مصداق بعض ہین یعنی صحابہ اخیار ہین اور رذائل کے مصداق بعض دیگر یعنی صحابۂ اشرار ہین دوسرے فضائل محمول بر تقیہ ہین لیکن اہلسنت کی کتابون مین جو رذائل ہین جیسے حدیث فتوخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی اور حدیث من الاصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی وامثال ذلک پس اہلسنت اسکو نہ محمول علی بعض دون بعض کر سکتے ہین کہ قاعدہ عدالت کل صحابہ کہ مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی

ہاتھہ سے جائیگا اور نہ محمول بر تقیہ کرسکتے ہین کہ قیاس باطل ابوحنیفہ مین عین نفاق ہے اب
کوئی تیسری راہ ہمکو حضرات اہلسنت بتلائین اور اگر کہین کہ صاحبان رذائل اصحاب سے
خارج ہین تو ہم کہین گے کہ اطلاق لفظ اصحابی اصحابی ومن الاصحاب من لایرانی دلالت اور اصحاب
ہونیکی کرتا ہے اور اگر کہین کہ اصحاب ہونا اونکا نظر بظاہر ہے نہ بحسب حقیقت تو ہم کہینگے کہ اسیطرح جن نالائقون سے
بیزاری کرتے ہین ہم اونکو اصحاب ظاہری کہتے ہین نہ بحسب حقیقت کے اور فضائل اصحاب
حقیقی کے کہے ہین نہ اعم اصحاب حقیقی اور ظاہری سے اور لا نسلم کہ تمہارے ثلثہ بعد اسکے کہ اونسے
افعال نفاقی وارتدادی ظاہر ہوگئے اصحاب حقیقی سے ہین پھر ایسے احادیث کے ذکر کرنے سے
جز عوام فریبی کیا حاصل ہے **قولہ** بہ روایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہے **اقول** اگر مراد
مخاطب یہ ہے کہ اسی قدر یعنی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کتب شیعہ مین بروایت
ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہے اور مابعد اسکا بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہے تو محض
کذب ودروغ بیفروغ ہے کتب شیعہ موجود ہین اُس مین جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ
مابعد اسکا بھی اوسی امام کی روایت سے منقول ہے جس سے امثال حضرت ثلثہ خارج
اور طبقہ ائمۃ النار مین داخل ہوجاتے ہین اور اگر مراد یہ ہے کہ یہ فقرہ ساتھہ فقرہ مابعد کے
بروایت ائمہ کرام کتب شیعہ مین منقول ہے لیکن چونکہ خلاف ہمارے مقصود کے ہے ہم
اُسکو نہین لیتے اور اس کل سے بمقتضائے مثل مشہور میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا
تھو فقط اس جزء کو ہم مانتے ہین تو یہ بات آپکو کذب سے تو بچاتی ہے لیکن خلاف دیانت
وخیانت فی النقل ہوئی جاتی ہے اسلیے کہ ظاہر اسکا یہی ہے کہ ائمہ سے اسی قدر منقول ہے
حالانکہ یہ خلاف واقع ہے آپکو لازم تھا کہ پہلے کل حدیث کو نقل کرتے بعد اسکے فرماتے
کہ ہم یہ فقرہ مسلم نہین کرتے کہ ہمارے مطلب کے خلاف ہے لیکن آپ یہ راہ مکر وفریب
چلے اور اس بات سے ڈرے کہ اوسوقت شیعہ کہینگے کہ کون کہتا ہے کہ تم مسلم کرو تمہاری
مسلم کرنے اور نہ کرنے کو دوسرون کے مسلمات مین کیا دخل ہے شیعہ بھی بغیر اس فقرہ کے

اس حدیث کو مسلم نہین کرتے پھر جس امر کو ہم مسلم نہین کرتے تم ہمکو الزام اوسپر کیونکر دے سکتے ہو حاصل
یہ ہے کہ اس مقام پر اہلسنت مستدل ہین حسن وخوبی ثلثہ پر بدلیل الزامی بعموم
حدیث نجوم شیعہ اسکے جواب مین کہتی ہین کہ عموم حدیث کو ہم مسلم نہین کرتے بلکہ ہم اُسکے خصوص کے
قائل ہین بسبب اُس زیادتی کے جو ہماری کتابون مین منقول ہو پس اگر تم اونکے جواب مین
اس خصوص کو غیر مسلم کروگے تو یہ جواب المنع بالمنع وجواب لانسلم بلا تسلیم ہوگا اور یہ عین
جہالت ہی واب آداب مناظرہ سے قولہ اور نیز حضرت نے فرمایا ہی کہ دعوا الی اصحابی
اقول جناب والا دعوا الی اصحابی تو کہین کتب شیعہ مین بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہی
اگر ضمن سوال سائل مین منقول ہی نہ قول معصوم ہی اور نہ قول راوی اور بعد اسکے
ہذا صحیح زبان معصوم سے منقول بخبر واحد ہوا ہی اور اخبار احاد مقام اعتقاد مین قابل اعتماد
نہین اور محمول علی التقیہ اور ماول بقول مدح صحابہ بھی ہوسکتا ہی جیسا کہ خود مخاطب بعد
اسکے اقرار کرتا ہی اور بعد اسکے فقرہ قارحہ مقرحہ حضرات ثلثہ یرید من لم یغیر ولم یبدل
بھی اُسی روایت سے منقول ہوا ہی اگر شیعہ ہذا صحیح کو مسلم بھی کرینگے تو بغیر اس قید لم یغیر
ولم یبدل کے مسلم نہ کرینگے بہرکیف ہذا صحیح کا روایت احاد معصومی سے ہونا مسلم ہی لیکن
اس سے لازم نہین آتا کہ دعوا الی اصحابی بھی روایت معصومی ہو علی الخصوص جسوقت مین
ہذا صحیح کو محمول کرین اس پر کہ یہ قول جو مدح صحابہ پر دلالت کرتا ہی البتہ صحیح ہی جسوقت
مراد لی قائل اسکا من لم یغیر ولم یبدل کو اگرچہ فرمودہ رسول لہذا ہو یا محمول بر تقیہ کرین تو
اُسوقت حدیث دعوا الی اصحابی بالکل بے سروپا ہوجائیگی پھر اسکو روایت ائمہ کرام
کہنا محض کذب ودروغ اور دعوائی بلا دلیل ہی قولہ یعنی میرے حقوق صحبت کے اُنکے
حق مین رعایت کرو اقول یہ یعنی آپ کا لایعنی ہی اور محض بیمعنی اور مہملیت کی نشانی
ہی دعوا الی اصحابی کے الفاظ کو اسپر دلالت نہین کیون نہین جائز ہی کہ بفرض صحت مراد
اسکی یہ ہو کہ میرا پاس ولحاظ کرو اور میرے موجود ہوتے سزائی قبائح افعال وفضائح

اعمال صحابہ زشت خصال کو میرے واسطے چھوڑ دو کہ جسمین مناسب جانونگا ویسی سزا دونگا اور یہ ادب
ہی امثال حضرت عمر کی کہ اکثر تھا کہ طیش جاہلیت مین اگر بعضے صحابہ کے قتل پر فوراً آمادہ ہوجاتے تھے
چنانچہ حاطب کے قتل پر آمادہ ہوگئے تھے اور اسیطرح ایک اور شخص کے قتل پر جو منافقین اصحاب سے
تھا اور اوسنے اعدل یا محمد کہا تھا مستعد ہوگئے تھے اور آنحضرت نے فرمایا دعہ لئلا
یقول الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی چھوڑ دے اسکو تاکہ لوگ نہ کہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین کما فی صحیح البخاری پس غرض آنحضرت کی یہ ہی کہ تم لوگ دخل دیعقولات
نہ کرو اور ایسے امور کو میرے لیئے چھوڑ دو چنانچہ لفظ لی کا دعوالی مین ان معنون پر نہایت
چسپان ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ منافقین اور مرتدین سے اور بیزاری نہ کرو اور انکو
دوست رکھو اور مثل اہلسنت کے پیشوا بناؤ سلمنا یہی مراد حضرت کی ہی کہ میرے بعد
میرے اصحاب کے حقوق صحبت کی رعایت کرو لیکن یہ تو ارشاد ہو کہ آپ کے خلفائے
راشدین نے کون سے حقوق صحبت پیغمبر کے اصحاب کے بارہ مین مراعات کی جو شیعونسے
آپ طالب مراعات ہوتے ہین آپ کے خلیفہ اول نے اُن صحابہ کو جنہون نے ادائے
زکوۃ مین بسبب باطل سمجھنے اُنکی خلافت کے تامل کیا اُنکو بنظر استحکام اپنی خلافت
کے اہل ردہ نام رکھ کے قتل کروا ڈالا اور اُنکے اموال اور زن و فرزند کو مال غنیمت
کفار سمجھکر مسلمانون کو تقسیم کر دیا حالانکہ اُنسے مقاتلہ کی رائے حضرت عمر اور عثمان اور جناب
امیر علیہم السلام بلکہ رائے کل اُن مہاجرین اور انصار کی جنہون نے آپ کو خلیفہ بنایا
تھا نہ تھی کما فی کنز العمال والملل والنحل بلکہ کنز العمال مین تصریح اسکی ہی کہ اجماع صحابہ
اوپر منع مقاتلہ کے تھا تعجب ہی کہ اس اجماع کو حضرت ابوبکر باطل اور ناحق سمجھے
اور اپنی خلافت پر انہین حضرات کے اجماع کو باطل اور ناحق نہ سمجھے اور حضرت عمر نے اس
بارہ مین اپنے خلیفہ خود ساختہ سے بہت گفتگو کی اور کہا کہ کیف تقاتل الناس وقد
قال رسول اللہ امرت ان اقاتل حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

لیکن خلیفہ صاحب کو اپنی رائے پر اصرار رہا یہانتک کہ بجواب خطاب عمر ابن خطاب فرمانے لگے جسکا محصل یہ ہے کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین پس مانعین زکواۃ مثل تارکین صلوٰۃ کے ہین واللہ لو منعونی عنا ماکانوا یؤدونہا الی رسول اللہ لقاتلتہم علی منعہا کما فی الصحیحین اور کتاب ملل ونحل مین بجاے عناقاً عقالاً ہے حاصل یہ ہے کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ کیونکر تو ان آدمیون سے یعنے مسلمانون سے مقاتلہ کریگا حالانکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ مین مامور ہوا ہون کہ لوگونسے مقاتلہ کرون یہانتک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین یعنے مسلمان ہون حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین قسم خدا کی اگر نہ دینگے مجھکو ایک گھونٹ یا ساق بند شتر یا بزغالہ کہ جو رسولخدا کو دیتے تھے تو مین انسے قتال کرونگا اور قاموس مین ہے کہ حدیث ابوبکر مین ہے لو منعونی عناقاً وفی روایۃ عقالاً یعنی زکوٰۃ دو سالہ یا یک سالہ تفسیر کبیر رازی مین ہے کہ جب صحابہ قتال پر راضی نہوے تب حضرت ابوبکر غصہ مین آکر تنہا واسطے قتال کے اٹھکھڑے ہوے گویا نازکیا تھا جب لوگون کو اپنا خریدار پایا تھا ورنہ بہادری آپ کی تو احد و خیبر و حنین سے معلوم ہے بہرکیف ابوبکر نے بسرکردگی خالد ولید لشکر واسطے تحصیل زر زکواۃ کے بھیجا اور حکم کیا کہ جو تامل کرے اسکو قتل کرو پس خالد نے منکرین خلافت سے مقاتلہ کیا اور از جملہ صحابہ مقتولین مالک بن نویرہ اور قوم اسکی تھی کہ خالد شقی نے بہ مکر و خدع بندگی خدا و رسول و ابوبکر انکو اپنے قابو مین کیا کما فی مراۃ الزمان لسبط ابن الجوزی اور ناحق خون ان مسلمانون کا کیا اور زوجہ مالک کو اسی شب مین اپنے تصرف مین لایا جیسا کہ صواعق ابن حجر مین ہے و انکارہ ای عمر علی ابی بکر لکونہ لم یقتل خالد بن ولید لقتلہ مالک ابن نویرۃ وہو مسلم ولتزوجہ امرأتہ من لیلتہ ودخل بہا فلا یستلزم ذمالہ ولا الحاق

نقص به لان ذلك انما هو من انكار بعض المجتهدين
على بعضهم في الفروع الاجتهادية یعنے انکار کیا عمر نے فعل ابوبکر
پر کہ اُسنے خالد سے قصاص نہین لیا جبکہ اُسنے قتل کیا مالک نویرہ کو کہ وہ مسلمان تھا اور
اُسکی زوجہ سے اُسی شبکو نکاح کیا اور بلا استبرا دخول کیا پس اس امر مین ابوبکر کے لیئے
کوئی مقام ذم اور نقص نہین ہو اسلیے کہ یہ انکار اُس قبیل سے ہو کہ آپس مین مجتہدین ایک
دوسرے پر مسائل فروعیہ اجتہادیہ مین انکار کیا کرتے ہین یعنے اختلاف رائے خلیفتین کا
اختلاف اجتہادی تھا اور قریب اسکے تقریر علامہ قوشجی کی ہو کہ اُنہون نے بھی تزوج
من لیلته وضاجعها فرمایا ہی اور جواب مین تزوج بامرأته
في دار الحرب لانه من المسائل المجتهد فيها بين اهل العلم
کہا ہی اور جب خبر قتل مالک حضرت عمر ابن الخطاب کو پہونچی تو اونہون نے ابوبکر سے اس بارہ مین بہت
گفتگو کی جیسا کہ تاریخ کبیر طبری مین ہو فضرب ای خالد عنقه واعناق اصحابه
فلما بلغ قتلهم عمر ابن الخطاب تكلم فيه عند ابي بكر فاكثر
فقال عدو الله غدا على امرء مسلم فقتله ثم نزا على امرأته
یعنی خالد نے مالک بن نویرہ اور اُسکے اصحاب کی گردن ماری اور جب یہ خبر عمر ابن خطاب کو
پہونچی تو ابوبکر سے اس بارہ مین بہت گفتگو کی اور کہا کہ دشمن خدا یعنے خالد نے ایک
ایک مسلمان کی گردن ماری اور اُسکی زوجہ پر متصرف ہوا یہانتک کہ جب خالد آیا تو حضرت
عمر نے اُس سے بخطاب سراپا عتاب فرمایا قتلت امرءا مسلما ثم نزوت
على امرأته والله لارجمنك باحجارك یعنے قتل کیا تو نے ایک مرد مسلمان کو
اور اُسکی زن کا متصرف ہوا قسم خدا کی ہر آئینہ سنگسار کرونگا مین تیرے تئین لیکن
حضرت عمر اپنی اس قسم مین حانث اور دروغ گو ہوئے زمانہ ابوبکر مین بدین عذر
کہ ابوبکر حامی خالد ہوا مگر اپنے زمانہ خلافت مین بھی اس قسم کو سچا نہ کیا اور نہ کفارہ دیا

یہانتک کہ خدا سے جھوٹے ہی دنیا سے گذر گئے اور علی متقی نے کنز العمال مین نقل
کیا ہی عن ابن عون وغیرہ ان خالد بن ولید ادعی ان مالک
ابن نویرۃ ارتد بکلام بلغہ عنہ فانکر مالک ذلک وقال
انا علی الاسلام ما غیرت وما بدلت وشہد لہ ابو قتادۃ وعبد اللہ
ابن عمر فقدمہ خالد وامر ضرار بن ازور الاسدی فضرب
عنقہ وقبض خالد امرأتہ ام متمم فبلغ عمر ابن الخطاب قتلہ
مالک بن نویرۃ وتزوجہ امراتہ فقال لابی بکر انہ قد زنی فارجمہ
فقال ابو بکر ما کنت لارجمہ تاول فاخطا وقال انہ قد قتل
مسلما فاقتلہ قال ما کنت لاقتلہ تاول فاخطا قال فاعزلہ قال
ما کنت لاشیم سیفا سلہ اللہ علیہم ابدا اور ابن خلکان نے بھی لکھا ہی
لما بلغ الخبر ای خبر خالد مع مالک وامرأتہ ابا بکر وعمر فقال عمر لابی بکر
ان خالدا زنی فارجمہ قال ما کنت لارجمہ فانہ تاول فاخطاء
الی اخر ما نقلنا من کنز العمال محصل یہ ہی کہ روایت ہی ابن عون وغیرہ سے کہ خالد بن ولید
نے دعوی کیا اس بات کا کہ مالک نویرہ مرتد ہو گیا ہی بسبب ایک کلام مالک کے کہ خبر اسکی
خالد کو پہونچی پس مالک نے انکار کیا اُس کلام کا یعنے کہا کہ تجھکو خبر غلط پہونچی ہی مین نے ہرگز
وہ کلام نہین کہا ہی اور کہا مالک نے کہ مین دین اسلام پر قائم اور ثابت قدم ہون اور
کسی طرح کا تغیر اور تبدل مینے اپنے دین مین نہین کیا اور اسکے اسلام پر گواہی دی
شہود عدول اور موثق نے مثل ابو قتادہ انصاری اور خلیفہ زادے عبد اللہ ابن عمر نے
بلکہ تاریخ طبری مین ہی کہ اور بھی لشکر والون نے شہادت دی لیکن خالد خلدہ اللہ فی النار
نے کسی کی نہ سُنی اور حکم کیا ضرار بن ازور الاسدی کو پس اُس لعین نے اُس بیگناہ کی گردن
ماری اور اپنے قبضہ مین لایا خالد اُسکی زوجہ کو پس پہونچی یہ خبر عمر بن الخطاب کو کہا اُسنے

ابوبکر سے کہ خالد نے زنا کیا ہی اوسکو رجم کر پس کہا ابوبکر نے کہ مین اُسکو رجم نہ کرونگا
اسلیے کہ اُسنے کسی تاویل سے یہ کام کیا ہی گو خطا کی یعنے ہمارے لشکر کا سپاہی بھی مجتہد
ہی اور یہ خطائی اجتہادی اوس سے ہوئی اسپر کوئی مواخذہ نہین ہو سکتا پس حضرت عمر نے
کہا کہ اُس شقی نے ایک مسلمان بیگناہ کو قتل کیا ہے پس اوسکو قصاص مین قتل
کر ابوبکر نے کہا کہ مین قتل نہ کرونگا اسلیے کہ اُسنے تاویل کی اور خطا کی حضرت عمر نے کہا کہ اگر
کچھ نہین کرتا ہی تو اُسکو معزول کر دے کہا ابوبکر نے کہ جس تلوار کو خدا نے کافر کشی کیواسطے
کھینچا ہی مین اُسکو ہرگز غلاف مین نہ کرونگا اور کتاب مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی سے کہ
اکابر و اعاظم اہلسنت سے ہی اور فضائل عالیہ اور مناقب غالیہ اُسکے ناظرین وفیات
الاعیان و مرآۃ الجنان و اعلام الاخبار پر پوشیدہ نہین ہین یون ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت عمر علی
اور طلحہ اور سعد وقاص کو اپنے ساتھ لیکر آئے اور بالاتفاق سب نے کہا کہ خالد سے
اسکا مواخذہ کرنا ضرور ہی مگر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین کسی کی بات پر عمل نہ کرونگا در بارہ
اُس تلوار کے جسکو خدا نے کھینچا ہی یعنے خالد بن ولید سے کچھ مواخذہ مین نہ کرونگا طرفہ یہ ہی کہ
حضرت ابوبکر خود اقرار فرماتے ہین افعال ناشایستہ خالد مین کہ تاول یا خطا اور باوجود اقرار
خطا پھر اموال مسلمین کو مثل غنیمت کفار باہم تقسیم کرکے کھا جانا اور اُنکے عورتون اور
لڑکون کو کنیزی و غلامی مسلمانون کو دینا کیونکر حلال ہو گیا اور بالفرض اگر مالک کافر ہو گیا
تھا تو قوم مالک نے کیا خطا کی تھی اور اگر کل قوم کافر ہو گئی تھی تو عورتون اور لڑکون نے
کیا خطا کی تھی اور لڑکے حالت کفر مین پیدا نہین ہوے تھے جو تبعیت ابوین کافر کہلاتے
بلکہ حالت اسلام مین مسلمان زادے تھے اونکو غلام بنانا کب ہو سکتا تھا اسی باعث سے
جناب امیر علیہ السلام نے جنگ جمل و نہروان وغیرہ مین کسی کے لڑکون بالون سے تعرض
نہ کیا اور کسیکا گھر نہین لوٹا اور جو عورتین قوم مالک نویرہ کی ابوبکر نے تقسیم کین اونسے کتنے
حلال زادے پیدا ہوے اور ان حرام کاریون اور حرام خوریون کا مواخذہ سوائے

حضرت ابوبکر کے کسی کردن پر تا قیامت رہا اور چونکہ حضرت عمر اس تقسیم کو ناجائز سمجھتے تھے
اسلیے اپنے حصہ کے متصرف نہوے اور اپنی عہد خلافت مین جہانتک لوگون سے ملا چھین کر
واپس کردیا چنانچہ ملل ونحل مین ہے وقد ادی اجتہادہ فی ایام خلافتہ الی
رد السبایا والاموال الیہم واطلاق المحبوسین یعنی زمانہ خلافت عمر مین
اجتہاد عمر مقتضی اسکا ہوا کہ سبایاے قوم مالک اور انکے اموال کو پھیرا اور بندیون کو چھوڑا
اور روضۃ الصفا مین بحث مقولہ عمر ابن عبد العزیز مذکور ہے کہ ابوبکر بہ فلان قبیلہ محاربہ نمودہ
مردان ایشان را بقتل آوردہ وعیال واطفال آنجماعت را اسیر کردہ چون خلافت بہ عمر
رسید اسیران را باوطان ومساکن ایشان فرستادہ انتہی الحاصل نہ حضرت ابوبکر کے نزدیک
مرتد ہونا مالک نویرہ کا ثابت ہوا ورنہ تاول فاخطا کیونکر فرماتے اور نہ حضرت عمر کے
نزدیک ورنہ سبایا اور اموال کیونکر واپس فرماتے اور انہ قد قتل مسلما کیون کہتے
اور کیونکر وہ مرتد ہوا حالانکہ وہ منکر زکوۃ نہ تھا غایۃ الامر کہ زکوۃ دینے مین ابوبکر کو طالب حجت و
دلیل تھا اور کہتا تھا ان الرسول لم یامرنا بدفع ذلک الیک ولا امرک
بیطالبتنا بہ فعلی ما تطالبتنا بما لم یامر اللہ بہ ولا رسولہ
کما فی کتاب الاستغاثۃ محصل یہ ہے وہ کہتا تھا کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
نے خلیفہ نہین کیا بلکہ عمر نے بنایا ہے اور جناب رسولخدا نے ہمسے یہ نہین فرمایا کہ میرے بعد
جسکو عمر خلیفہ بناوین اسکو تم زکوۃ دینا اور نہ ابوبکر کو حکم فرمایا کہ ہمسے زکوۃ لیا کرے پس
کسوجہ سے ابوبکر ہمسے طالب زکوۃ بدون حکم خدا ورسول ہوتا ہے اور اس سے حیلہ
اجماع بھی نہین چل سکتا تھا اسلیے کہ وہ خود صحابی موثق رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تھا کہ حضرت
نے اسکو تھیلدار زکوۃ ارض بطاح مقرر فرمایا تھا جیسا کہ مدارج النبوۃ مین ہے پس جب
ایسے صحابی اور امثال سعد عبادہ واسامہ وقیس وابناعہم مثل سادات بنی ہاشم کے
کما فی ازالۃ الخفا وصحیح مسلم وکذلک فی صحیح البخاری عن لسان عمر وخالفنا علی والزبیر وابناعہم

شریک بیعت اجماعی منافقین صحابہ نہ تھے تو اجماع امت کہانسے ہوا اور خود خلیفہ خلیفہ ساز
علی ما فی التفسیر الدرر المنثور للسیوطی فرماتے تھے لان کنت سالت النبی عن ثلث کان احب
الیّ من حُمُر النعم عن الخلیفہ بعدہ وعن قوم قالوا نقر بالزکوۃ من
اموالنا ولا نودیھا الیک ایحل قتالھم وعن الکلالۃ یعنے اگر جناب رسولخدا
سے مین تین باتون کا سوال کرلیتا تو میرے نزدیک محبوب تر تھا شتران سُرخ مو سے
اوّل یہ کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہو غرض آپ کی یہہ ہوگی کہ جب آپ کے خلیفہ
کئی ہوے گو مین خلیفہ نہونے دون تو مین خود خلیفہ نہون یا ابوبکر کو بناؤن اس سے ثابت
ہوا کہ ابوبکر کو خلیفہ بنانا فقط بتشہی نفس تھا من غیر حجۃ و دلیل دوسرے حال اُس قوم کا کہ جنہون
نے کہا کہ ہم اقرار بوجوب زکوۃ اپنے اموال مین کرتے ہین لیکن تجھکو نہ دینگے آیا قتال اُنسے
حلال ہی یا نہین تیسرے معنی کلالہ سے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نہ دینے والے
زکوۃ کے منکر زکوۃ نہ تھے اور ثبوت کفر و ارتداد مقرین احکام شرعیہ غیر عاملین علیہا کا بنا بر
کسی مذہب کے مذاہب اربعہ اہل سنت سے نہین ہو سکتا ہی چونکہ اس حدیث مین امام
رضا علیہ السلام نے ذکر حدیث حوض کیا ہی اور اہل سنت نے مالک نویرہ اور اُسکے قوم کو
مرتدین سے ٹھہرایا ہی اور حدیث حوض کو اُنہین پر منطبق کیا ہی ہمنے اونکے احادیث اور
کتب معتبرہ سے عدم ارتداد اُسکا ثابت کردیا اور شاہ جی نے تحفہ مسروقہ مین جو جوابات
بحوالہ سیر و تواریخ مجہول الاسم مثل کہانیون شاہنامہ کے دیئے ہین وہ مقابلہ مین احادیث
اور کتب معتبرہ کے چل نہین سکتے ہین اور شیعون کو پتا مرتدین منذ ما فارقتہم کا ملگیا ہی
اب سنیون کو چاہیے کہ اُنکا پتا لگاوین اور حقیقت یہ ہی کہ چاہین زمین چھوڑکے آسمان پر
جاوین مگر سواے ثلثہ اور اخرایہم کے کسی کو نہ پاوینگے الغرض مسلمانان صحابہ کو ابوبکر نے
قتل کرا دیا اور عمر نے گو اونکے سبایا کو مسترد کرایا مگر قصاص اُن بیگناہون کا قاتلین سے نہ لیا
بلکہ باآنکہ خالد سے بہت ناخوش تھے جیسا کہ تاریخ طبری مین ہی ولم یزل عمر علیہ

ای علی خالد ساخطا ولاھمرہ کارھا فی زمان ابی بکر کلہ لوقعتہ بابن نویرۃ وما کان یعمل فی حربہ فلما استخلف عمر اول ما تکلم بہ عزلہ یعنی حضرت عمر خالد سے تا زمانۂ خلافت بہت ناخوش اور ناراض رہے اور جب خود خلیفہ ہوے تو پہلا حکم اُسکی معزولی کا دیا و با این ہمہ جب وہ سعد عبادہ ایسے صحابی جلیل القدر کو نشانۂ تیر ستم کرکے آیا تو آپ اُس سے راضی ہو گئے اور کیونکر راضی نہوتے حالانکہ حکم قتل سعد عبادہ روز سقیفہ خود ہی دے چکے تھے اور فرما چکے تھے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی النہایہ پس خلیفہ ثانی نے بھی کچھ مراعات حقوق صحبت رسول اللہ نہ کی اور حکم قتل سعد عبادہ دیا اور اُنپر لعنت کی اسلیے کہ قتل اللہ بمعنی لعن اللہ کے ہے کما فی القاموس اور مراعات حقوق صحبت کس شمار مین ہے حضرت عمر نے تو مراعات حقوق قرابت رسول اللہ بھی نہ کی جو نص آیہ قل لا اسئلکم و نص حدیث روز غدیر خم اذکرکم اللہ فی اھل بیتی ثلثا کما فی الصحیح المسلم سے ثابت ہے اور بعد وفات رسول اللہ اہلبیت نبوی کو صف ماتم پر بیٹھنے نہ دیا اور خانہ فاطمہ زہرا پر آتش غیظ و غضب مین جلتے ہوے گئے اور اُس گھر مین علی اور حسنین کہ عمدہ اصحاب سے تھے اور خود بضعۃ الرسول جناب فاطمہ بتول کہ عمدہ صحابیات سے تھین اور عباس اور زبیر اور سعد اور ایک جماعت بنی ہاشم سے کہ سب اخیار اصحاب رسول اللہ تھے موجود تھے مگر حضرت عمر نے نہ رعایت حقوق صحبت نہ رعایت حقوق قرابت نہ رعایت حرمت بیت الشرف کی اور بیباکانہ فض اللہ فاہ نے کہا واللہ لاحرقن علیکم البیت جیسا کہ طبری نے اور واقدی نے اور ابن عبد ربہ نے اور ابن ابی الحدید نے اور سیوطی نے جمع الجوامع مین اور علی متقی نے کنز العمال اور ولی اللہ نے ازالۃ الخفا اور قرۃ العین مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور علاوہ اُنکے بہت سے اکابر اہل سنت نے لکھا ہے اور ہمنے اُسی قدر ذکر کیا ہے جو ایسے کتب معتبرہ اہل سنت مین ہے جسکا کوئی سُنی انکار نہین کرسکتا باقی دیگر حالات ظلم و جور کہ جسکی سُنی کے تاب دلونکو نہین ہے

جیسے دروازہ مین ناریون کا آگ لگانا اور در کو پہلوے جناب سیدہ پر گرانا اور
شقی کا تبت یداہ اُس معصومہ پر ہاتھ اُٹھانا اور بازو پر دُرّہ لگانا یہانتک کہ روایت اہلبیت
مین ہی کہ ماتت وکان اثرہ فی عضدھا کالدملج یعنے تادم مرگ نشان دُرّہ بازو پر
مثل بازو بند کے رہا اور صدمہ پہلو پر اُس معصومہ کے ایسا گذرا کہ جس سے محسن کا شہید
ہونا جسکے نظام وغیرہ محدثین اور مورخین مخالفین سے معترف ہین اور ابن ابی الحدید نے
اپنے استاد سے بھی اُسکا ذکر کیا ہی ان سب کا ذکر ہمنے نہین کیا کہ متعصبین اُسکے رُوات کو
ضعیف ٹھہرا کر انکار کرینگے اور جو کچھ کہ ثالث بالخیر نے رعایت حقوق صحبت اصحاب کی
اُس سے تو کتب سیر و احادیث بھرے ہوے ہین ابن مسعود جنکی شان مین صحاح اہلسنت
مین اکثر احادیث وارد ہین یہانتک کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ قرآن کو ابن اُم عبد سے سیکھو
اور فرمایا کہ وھو من اقربھم الی اللہ زلفی کما فی صحیح الترمذی اور جب آیہ لیس علی الذین
آمنوا وعملوا الصالحات جناح نازل ہوا تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
ابن مسعود سے فرمایا انت منھم کما فی جامع الاصول ایسی بیگناہ اخص اصحاب رسالت پناہ کو خلافت
دستگاہ نے بجرم نماز پڑھنے کے جنازۂ ابوذر پر چالیس دُرّے مارے کما فی بیاض الابراہیمی
اور بعد اُسکے بجرم نہ دینے کلام اللہ کے واسطے جلانے کے اسقدر مارا کہ اُستخوان پہلو اُنکو
شکستہ ہوگئے کما فی الملل والنحل وروضۃ الاحباب ونہایۃ العقول للامام الرازی ونجات المومنین للکشمیری
فقیہ کسر ضلعین من اضلاعہ واحرق مصحفہ اور ابن قتیبہ کی معارف مین ہی فضربہ
الی ان دق لہ ضلعین اور علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نے بھی اسکا اقرار کیا ہی اور صاحب
استیعاب نے لکھا ہی کہ ابن مسعود کو حکم اخراج از مدینہ بھی دیا اور حضرت ابوذر غفاری کہ معظم
صحابہ سے تھے کما فی تاریخ الطبری اور مخبر صادق نے انکو اصدق اللہجہ اور ادنی اور مشابہ یعنی ابن
مریم فرمایا تھا کما فی جامع الاصول عن صحیح الترمذی حضرت عثمان نے اونکی نہایت تذلیل
وتوہین کی اور گالیان دین کما رواہ الواقدی الی ان قال فغضب عثمان

وقال لمن حضر اشیروا علی هذا الشیخ الکذاب امّا ان اضربه او
احبسه او اقتله او انفیه من الارض فتکلم علی فقال اشیر علیك بما قال
مومن آل فرعون فان یك کاذبا فعلیه کذبه وان یك صادقا
یصبکم بعض الذی یعدکم ان الله لا یهدی من هو مسرف
کذاب فاجابه عثمان بجواب غلیظ واجابه علی علیه السلام بمثله
یعنی غضب مین آ یا عثمان اور حاضرین مجلس سے کہا کہ مشورہ دو مجھکو دربارہ اس پیر کذاب کے
کہ آیا مین اسکو مارون یا قید کرون یا قتل کرون یا مدینہ سے جلائے وطن کردون پس
کسی نے کچھ نہ کہا مگر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین وہ مشورہ دیتا ہون جو مومن آل
فرعون نے فرعون کو مشورہ دیا تھا جب اُسنے پوچھا اپنی قوم سے دربارہ سزا دہی حضرت موسیٰ
کہا مومن آل فرعون نے ان یک کاذبا یعنے اگر یہ شخص جھوٹا ہی تو وبال اسکے جھوٹ کا اسی پر
ہی اور اگر سچا ہی تو جو کچھ کہتا ہی اوسمین سی کچھ تو تمکو پہونچیگا بتحقیق کہ خدا ہدایت نہین کرتا مسرف
کذاب کو چونکہ پیشتر اسکے اسی جلسہ مین جناب امیر علیہ السلام نے حدیث ما اظلت الخضراء
پڑھی تھی یعنی آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین اُٹھایا کسی کو جو صادق اللہجہ ہو
ابی ذر سے اور کُل صحابہ حاضرین نے شہادت دی کہ ہان یہ حدیث ہمنے رسولخدا سے
سُنی ہی اور پھر بھی عثمان نے ابوذر کو کذاب کہا تو حقیقت مین یہ تکذیب رسول خدا ہوئی اسی
باعث سے جناب امیر علیہ السلام نے آیہ مسرف کذاب اوس کذاب کے سامنے پڑھا لیکن
اُس شقی نے قطع اللہ لسانہ بمقاریض النار جناب امیرؑ کو اسکے جواب مین ایک کلمہ سخت
کہا اور اُن حضرت نے بھی جواب سخت دیا واقدی نے دونو جوابونکی تفصیل کو
مستکرہ جانکر چھوڑ دیا مگر صاحب بیاض ابراہیمی فرماتے ہین کہ تاریخ الفی مین ہی کہ
عثمان نے جناب امیر علیہ السلام کو کہا کہ تمہارے مُنھ مین خاک اور جناب امیرؑ نے
فرمایا کہ تیرے مُنھ مین خاک کہ تو پیغمبر خدا کی تکذیب کرتا ہی نقلنا عن بیاض الابراہیمی ملخصاً

بعد اسکے حضرت ابی ذر کو کوڑے سے مارا اور جلائے وطن کر دیا اور مدینہ سے طرف
ربذہ کے نکلوا دیا جیساکہ شرح تجرید مین علامہ قوشجی نے اور اوسکی حاشیہ مین علامہ قطب الدین
شیرازی نے اور تاج الدین نے طبقات شافعیہ مین اور ملا محسن کشمیری نے نجات المومنین
مین اسکا اقرار اور اعتراف کیا ہو اور قصہ اخراج از مدینہ روضۃ الاحباب مین اور
نہایۃ العقول رازی مین اور رجال مشکوۃ شیخ عبدالحق دہلوی مین اور ازالۃ الخفا ولی اللہ
مین اور کوکب منیر شرح جامع صغیر مین اور علامہ ابن عثمان کے وفیات شعبان مین اور
تاریخ خمیس مین اور حیوۃ الحیوان دمیری مین اور شرح مشکوۃ طیبی وغیر ذلک مین ہو اور
عمار یاسر جنکی شان مین رسول خدا نے فرمایا من عاد عمارا عاداہ اللہ ومن ابغض عمارا
ابغضہ اللہ کما فی المشکوۃ اور اھتدوا بھدی عمار کما فی الصواعق اور علی
عمارا یمانا الی اخمص قدمیہ کما فی الاستیعاب وان عمارا ملی ایمانا من
قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ کما فی السنان العیون والبیضاوی
ومن یحقر عمارا یحقرہ اللہ ومن یسب عمارا یسبہ اللہ کما فی کنز العمال حضرت عثمان نے اسیر
بزرگ کی تحقیر و تذلیل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گالیان دین اور تازیانہ لگائے
جیساکہ تاج الدین سبکی نے طبقات مین تصریح اسکی کی ہو لیکن اوس سے کچھ اتنا غیظ
غضب خلیفہ صاحب فرو نہوئی اور واسطے شفائے غیظ کے خود متوجہ ہوئے اور غلامون
سے فرمایا کہ ہاتھ پاؤن پکڑ کر زمین پر لٹا دو اور پائے چکردار پا ال لکدکوب نعال کیا
اور زیر ناف اسقدر لاتین ماریں کہ نوبت بیہوشی پہنچی چنانچہ سیوطی نے رسالہ تاخیر الطلاع
الی یوم القیامہ مین تصریح لکھا ہو فقام الیہ فوطیہ برجلہ حتی غشی علیہ [illegible] نے
نجات المومنین مین لکھا ہو کہ حتی اصابہ الفتق یعنے عثمان نے اسقدر پیرون سے کچلا
کہ عمار غش ہو گئے اور عارضہ فتق پیدا ہوا اور غشی ایسی طویل ہوئی کہ ظہر و عصر و مغرب و عشا
کی نمازین قضا ہو گئین کما فی بعض الروایات عن کتاب لطائف المعارف رنیمضربہ حتی فتق

ضلع من اضلاعہ یعنی یہانتک مارا کہ ایک پسلی چور ہوگئی بالکل ضرب شدید عمار جو قریب بہلاکت تھی
کتب معتبرہ اہل سنت مین موجود ہی علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ابن اثیر نی نہایہ مین
اور ابراہیم نے تاریخ مظفری مین اسکو لکھا ہی اور یہی عثمان اور یہی عمار ہین جنکے
بارہ مین سید نور الدین سمہودی نے کتاب وفاء الوفی فی اخبار دار المصطفی مین ذکر بناء مسجد رسولخدا
مین ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ محصل یہ ہی کہ عمار دو دو اینٹین اپنی عبا مین اٹھالاتے تھے
اور عثمان ایک اینٹ اپنے ہاتھون سے اٹھاتے تھے اور کپڑے کو نظافت بچاتے
تھے اور بعد ہر اینٹ اٹھانے کے اپنے دامن اور آستینون کو جھاڑتے تھے جناب امیرؑ
نے اس حال کو دیکھکر فی البدیہہ ایک شعر پڑھا کہ جسکا مضمون صداقت مشحون یہ تھا کہ
جو لوگ مسجد خدا بناتے ہین خاک پر اوٹھتے بیٹھتے ہین اور جو لوگ اپنے دامن کو گرد و غبار سے مرتبہ
جھاڑتے ہین برابر نہین ہوسکتے حضرت عثمان کو یہ مجال تو نہوئی کہ جناب امیر علیہ السلام کو
کچھ جواب دے سکین مگر عمار نے جب وہ شعر سنا تو بسبب عذوبت لفظ و جزالت معنی
کے انکو بہت پسند آیا تو اینٹین اٹھائے جاتے تھے اور اس شعر کو مکرر زبان پر لاتے تھے
بیخبر اس سے کہ جناب امیرؑ نے کس پر تعریض کی ہے حضرت عثمان سے تحمل نہوسکا اور
بکمال طیش و غضب وہ چھڑی جو انکے ہاتھ مین تھی عمار کو دکھا کر کہنے لگے کہ اگر چپ رہیگا
تو یہ چھڑی تیرے منہ پر مارونگا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے اس بات کو سنا
درحالیکہ ایک دیوار کے سایہ مین آپ بیٹھے تھے پس حضرت غضب مین آئے اور
فرمانے لگے ان عمارا جلدۃ ما بین عینی و انفی یعنے عمار پوست ہی میری آنکھون اور
ناک کے درمیان کا پس جسنے عمار کو صدمہ پہونچایا اسنے میرے اس مقام کو صدمہ پہونچایا
اور اپنے انگشت مبارک کو درمیان دونو آنکھون کے رکھا پس مقام غور ہی کہ اگر جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ موجود ہوتے تو اس ظلم و ستم کو دیکھکر کیا فرماتے اور روح مقدس و
مطہر نبوی کو عمار کی ایسی مار کا کیا صدمہ پہونچا ہوگا اب حضرات اہل سنت کی خدمت مین گذارش

ہے کہ آپ کے ثلثہ نے کونسی رعایت حقوقِ صحبت رسول دربارۂ اصحاب کی اُنکو کچھ غیرت
اور حیا ہوتی تو شیعون کے سامنے مُنھ سے لفظ رعایت صحبت کو نہ نکالتے اور شیعہ کہتے
ہین کہ ہم عدم مراعات حقوق صحبت مین اقتدائے اصحاب ثلثہ کرتے ہین وبایھم اقتدیتم اھتدیتم
آرے اسقدر فرق ہی کہ حضرات نے دربارۂ اصحاب اخیار کوئی رعایت نہ کی اور ہم دربارۂ
منافقین اشرار ہین رعایت کرتے ہین **قولہ** اور عیب جوئی نہ کرو **اقول** جسطرح سے دعوائے اصحابی
کو رعایت حقوق صحبت پر کوئی دلالت نہین ہی اُسی طرح عیب جوئی نہ کرنے پر بھی کوئی دلالت
نہین ہی بلکہ اگر عیب جوئی نہ کرنا مراد ہو تو دعوائے کے معنی یہ ہونگے کہ انکی عیب جوئی میرے
ہی لیے چھوڑ دو کہ مین عیب جوئی کرونگا اور تم نہ کرو پس یہ مضمون خلاف آیۂ وافی ہدایہ
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے ہوگا اور یہ ایک دلیل دیگر اوپر کذب اس حدیث کے
ہوگی علاوہ اُن دلائل کے جو مسلسل حسن وخوبی کل صحابہ ہین وکیف ما کان یہ حدیث
بفرض وتسلیم دلالت اوپر حسن وخوبی کل صحابہ کے نہ کریگی بلکہ دلالت کریگی اوپر اُنکے
معائب اور فضائح اور شنائع اعمال کے غایۃ الامر حکم ہوگا سبکو کہ جناب رسولخدا کے
موجود ہوتے ہوئے کوئی اونکی سزادہی کا قصد نہ کری ولا عائبۃ فیہ **قولہ** پچھلی حدیث کی صحت
لفظاً ومعنیً علمائے امامیہ کے نزدیک مسلم ہی **اقول** یہ عبارت دلالت کرتی ہی اس پر کہ
واقع مین مسلم ہی اور علماے امامیہ اسکے قطعی الصدور ہونیکے قائل ہین اور یہ محض
غلط ہی اگر کسی نے تسلیم بھی کیا ہوگا تو بر سبیل تنزل بفرض صحت ہذا صحیح کی اور ظاہر ہی
کہ روایت ہذا صحیح خود اخبار احاد سے ہی اور قطعی الصدور نہین ہی پس جس خبر کی صحت
اسکی صحت پر موقوف ہی وہ کیونکر صحیح اور قطعی ہوسکتی ہی علاوہ اسکے سابق مین تونے
معلوم کیا کہ صحت ہذا صحیح مستلزم صحت دعوائے اصحابی نہین ہی پس کس عالم کے نزدیک
علماے امامیہ سے بلا تنزل اسکا مسلم ہونا غیر مسلم ہی اگر آپ سچے تھے تو کُل علما کے
قول کی سند تو آپ سے کہان ہوسکتی تھی مگر دو ہی چار کا قول اونکی کتابون سے بیان

Presented by Ziaraat.Com

کر دیا ہو تا کہ اُنہون نے تصریح اسکی کی ہوتی کہ ہم من دون التنزل تصحیح اسکی لفظاً و معنیً کرتے ہین تب بھی ہم آپکو
فی الجملہ سچا کہتے قولہ اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہے اقول قبول کرنا
صاحب استقصاء خلد اللہ ظلالہ علی المومنین و امدہ لنصرۃ دین آبائہ الطاہرین کا دعوالی اصحابی
کو مبتنی بر دو تنزل ہے ایک یہ کہ خبر واحد ہذا صحیح کی صحت کو ہم مسلم کرلین دوسرے اسکی
صحت کو مستلزم صحت دعوالی اصحابی بھی ہم مسلم جانین حالانکہ یہ دونو مقام بحث ہین لیکن
قطع نظر اس سے بر سبیل تنزل وہ فرماتے ہین کہ اس سے ثبوت دعوائے کاذب صاحب
منتہی الکلام صحت حدیث نجوم کا نہین ہوتا تفصیل اسکی یہ ہے کہ صاحب منتہی کہ انتہی کے سچے
ہین صحت حدیث نجوم پر استدلال کرتے ہین کتاب عیون اخبار الرضا سے اس طرح پر کہ شخصے
از امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سوال کرد کہ آیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرمود کہ
اصحاب من مثل ستارگانند ہر کہ اقتدا کنید راہ خواہید یافت و ہم فرمود کہ بگزارید از برای
من اصحاب مرا و صحبت مرا در حق ایشان رعایت کنید امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو
حدیث نمود و گفت مراد حضرت پیغمبر از من اصحاب آن بزرگانند کہ تغیر و تبدل از ایشان
صدور نیافتہ انتہی بلفظہ جناب صاحب استقصا ایدہ اللہ نے اول اصل حدیث کو عیون
سے نقل فرمایا ہے جسکی آدھی حدیث ہمارے مخاطب نے اس قول مین نقل کی ہے اور آدھی
کو قول آئندہ کے واسطے فریب دہی عوام کے لیے اُٹھا رکھا ہے بعد اسکے جناب ممدوح
فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہے کہ اس حدیث مین تو ہذا صحیح کا لفظ ہے کہ جسکا ترجمہ ہے
کہ یہ صحیح ہے پس صاحب منتہی جو ترجمہ مین کہتے ہین کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو حدیث
نمودہ ہر دو حدیث کس لفظ کا ترجمہ ہے اور کہان سے نکالا ہے کیون نہین جائز ہے کہ
ہذا صحیح اشارہ طرف دعوالی اصحابی کے ہو اور حدیث نجوم بالکل مسکوت عنہ ہو اور امام
نے بمصلحت اوسکا کچھ جواب نہ دیا ہو جیسا کہ ابن حجر نے توضیح شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ جناب
[illegible] نے بظاہر ایک جواب

اُسکا دیا کہ حقیقت مین وہ جواب اُسکی بات کا نہ تھا اُس مقام پر شارح لکھتا ہو کہ اِس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عالم کو واجب نہین ہو کہ ہر سوال سائل کا جواب دے بلکہ جائز ہو کہ اعراض کرے
اور اُسکے سوال کے جواب حقیقی سے جب سوال ایسا ہو کہ قابل جواب نہو یا آدمیون کو اُسکے جاننے
کی کچھ حاجت نہو یا اُسکے جواب مین خوف فتنہ و فساد اور تاویل بد کا ہو انتہی محصلہ پس اسطرح
امام رضا علیہ السلام نے جائز ہی کہ حدیث نجوم سی مصلحت سکوت فرمایا ہو اور دعوالی اصحابی
کو فرمایا ہو کہ جن لوگون نے تغیر و تبدل اپنے دین و ایمان مین نہین کیا اونکے حق مین صحیح ہی
اور جب یہ احتمال صحیح ہذا صحیح مین نکلا تو باعتبار قضیہ مسلمہ علم میزان اذا جاء الاحتمال بطل
الاستدلال کی دلیل صاحب منتہی بالکل باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہو گئی بعد اس کے
اس سے بھی تنزل کرکے اور بھی جواب دئے ہین من شاء فلیرجع الیہ العرض قبول کرنا
دعوالی اصحابی کا مبنی بر تنزل علی التنزل ہی نہ من حیث الواقع پس یہ قبول ہونا دلیل صحت
واقعی کی نہین ہو سکتا ہی **قولہ** لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہی **اقول** کچھ کلام نہین ہی بلکہ بہت
کلام ہی کہ آپ نے بھی اپنے نامۂ اعمال کا ایک جزو سیاہ کیا ہی **قولہ** کیا وجہ ہی کہ اس پر عمل
نہین کرتے **اقول** وجہ ظاہر ہی کہ عمل کرنا محتاج ثبوت صحت قطعی ہی ولم یثبت علاوہ اسکے
بخوبی عمل کرتے ہین لیکن اسکے ساتھ ہی حدیث اصحابی اصحابی اور حدیث قرطاس اور حدیث
جہز و جیش اسامہ و حدیث غصب فدک اور غضبیت فاطمہ و حدیث کاذبین غادرین خائنین
آثمین پر بھی عمل کرتے ہین اور تمہاری طرح یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض
نہین ہین **قولہ** جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اوسکو نہین مانتے **اقول**
بفرمودۂ امام رضا علیہ السلام غیر مغیرین و مبدلین کے حق مین بخوبی مانتے ہین مثل سلمان
و ابوذر و مقداد و عمار یاسر و غیرہم کہ انکو بہترین امت سے جانتے ہین **قولہ** کیون
حقوق صحبت پیغمبر کے اونکے حق مین رعایت نہین کرتے **اقول** بخوبی رعایت کرتے ہین اگرچہ
اس حدیث مین حقوق صحبت کا ذکر نہین ہی لیکن جن لوگون نے خود حقوق صحبت پیغمبر

کی رعایت نہ کی اور پیغمبر کو ہمیشہ تنہا نرغہ کفار مین چھوڑ کر رو بفرار لایا کیے ہم بھی اون کو رنگون کر
حقوق صحبت کی رعایت نہین کرتے فلما اصبح الشر و امسی وھو عریان ؛ ولم یبق
سوی العدوان دناھم کما دانوا قولہ اور کس لیئے اونکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اقول بی عیبونکے
عیب جوئی کون کرسکتا ہے اور عیبیون کے عیب خود ہی ظاہر ہین کون چھپا سکتا ہے اور کسیکو عیب جوئی کی کیا
حاجت ہے اور سنیون کی عیب پوشی نے اونکو کیا نفع پہونچایا اور جب دنیا ہی مین کچھ نفع نہوا تو آخرت مین
کیا خاک نفع ہوگا قولہ باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے انکی دشمنی ترک نہین کرتے اقول جنکے حق مین پیغمبر نے
سفارش فرمائی وہ وہی من لم یغیر ولم یبدل ہین اونکے حق مین سفارش مانتے ہین اور اونکو دوست
رکھتے ہین اور وہ اتقیا ہین نہ اشقیا کہ اشقیا کے حق مین سفارش پیغمبر صاحب نے کی ہی نہین اور
اگر تم کہتے ہو کہ نہین خواہی نخواہی سفارش اشقیا ہی کی ہے تو ہم کہینگے کہ ہو سکتا ہے کہ بمقتضائی
خوش طینتی اور خوش خلقی کے کہ جس سے مخاطب بہ انک لعلی خلق عظیم ہوئے اون
حضرت نے سفارش اونکی بھی کی ہو جس طرح روز قیامت بھی بلفظ اصحابی اصحابی اون کی
سفارش ملائکہ ذات الشمال سے کرینگے اسلیئے کہ مودائی دعوالی اور اصحابی اصحابی
کا ایک ہے لیکن ملائکہ اونکے حق مین کچھ سفارش کو نہ مانین گے اور اونحضرت کا جواب
بقول خود انک لا تدری ما احدثوا بعدک وانھم ما زالوا مرتدین
منذ ما فارقتھم وانھم رجعوا علی اعقابھم القھقری
دینگے اوسیطرح شیعہ بھی اونکے حق مین سفارش اون حضرت کی نہین مانتے اور اگر وہ حضرت
پوچھینگے تو یہ لوگ بھی جواب مین کہینگے یا رسول اللہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک الخ
اور بالخصوص سادات مظلوم اور ذریات عترت معصوم جنکے حق مین وہ حضرت اکرموا
اولادی الصالحین للہ والطالحین لی فرما گئے تھے وہ تو قیامت مین قیامت برپا کرینگے
اور کہینگے یا جداہ یا رسول اللہ اما تری ما فعلوا بنا وما احدثوا بعدک خذلونا
یا جداہ غصبوا حقنا یا جداہ وترکونا علی حالۃ قتلنا تحت کل حجر ومدر فالی اللہ

المشتکی والیک یا جدا اُسوقت ہمارے خیال مین یہ بات نہین آتی کہ پیغمبر صاحب اپنی اولاد
اور اخلاف اکابر کو نکلوا دین اور فرمائین کہ تم دور ہو پیاسے مرو جہنم مین جلو کہ تمنے میرے اصحاب
کو برا کہا تھا اور اون سارے سُرون سے کہینگے کہ آؤ میری پاس بیٹھو اور حوض کوثر
سے پیو لا واللہ لا واللہ کبھی ایسا نہوگا بلکہ وہ حضرت جیسے ملائکہ کے جواب مین
اُن اشقیا کے حق مین سُحقًا سحقًا یعنے دور ہو رحمت خدا سے کہ یہی معنی لعنت کے ہین
فرمائینگے اُسی طرح اولاد اور شیعیان اولاد کے جواب مین اُن اشقیا کے لیے سحقًا سحقًا
فرمائینگے پس اگر شیعہ غارتی پیغمبر کی نہین مانتے ہین قصوروار ہین تو ملائکہ خدا جنکی شان مین
لایعصون ہے وہ بھی قصوروار ہین بلکہ بالاتر یہ ہے کہ حضرت رب الملائکہ ورب الشیعہ بھی
اُنکا شریک ہے کہ فرماتا ہے ان تستغفر لھم ام لم تستغفر لھم اور ان تستغفر لھم
سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم یعنے اے پیغمبر اگر تو استغفار کرے اُنکے لیے یا نہ کرے
اور اگر تو ستر مرتبہ اُنکے واسطے طلب مغفرت کرے جب بھی خدا نہ بخشیگا اور تیرا کہنا
نہ مانیگا پس جب پیغمبر کی ستر مرتبہ کی سفارش ارحم الراحمین نہ مانے تو اگر شیعون نے ایک
مرتبہ کی سفارش نہ مانی تو کیا مضائقہ قولہ امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات
لفظی ومعنوی کی ہین اقول ہم حضرت مخاطب کی کہانتک تکذیب کرین ہمکو شرم آتی
ہو مگر اُنکو جھوٹھ بولنے مین کچھ شرم نہین ہے کوئی تو بات سچی مُنھ سے نکلتی جو بات ہے از
قبیل خرافات ہے واہیات ہے دعاوے بلا دلیل دلیل خرافت وسفاہت مخاطب جلیل
ہین آپ فرماتے ہین کہ علماے امامیہ نے تاویلات اور تحریفات کیے ہین اس دعوی
پر کوئی حجت کوئی دلیل کوئی برہان قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین امامیہ کہتے ہین کہ
آپ جھوٹے ہین مفتری ہین کذاب ہین ہمارے علمانے کوئی تاویل اور تحریف نہین کی
بلکہ جسطرح سے اُنکے رواۃ ثقات نے معصومین سے روایت کی ہے اُسپر عمل کرتے ہین
اور محرفین کے حق مین لعن اللہ المحرفین الکلم عن مواضعہا پڑھتے ہین اور تاویل مقام تاویل

Presented by Ziaraat.Com

مین کوئی امر قبیح نہین ہی متشابہات کی تاویل طرف محکمات کے کرنا شایع و ذایع بین الفریقین
ہی جن آیات قرانی کو بظاہر دلالت اوپر تشبیہ اور تجسیم کی ہی اونمین تاویل کیجاتی ہی سیکڑون احادیث صحاح
اور غیر صحاح کی تاویل کرتے ہو کبھی اللہ کو ہنساتے ہو بلکہ ہنستے ہنستے اُنکا گرانے ہو کبھی
اُسکو رولاتے ہو اور اُسکے رونے سے طوفان نوح لاتے ہو کبھی اُسکی رویت کا لقمر
فی لیلۃ البدر بناتے ہو کبھی اُسکے عرش پر چار زانو بیٹھنے سے عرش کو چرچراتے ہو کبھی
اُسکے ہاتھ کو بین کتفی الرسول رکھواتے ہو اور اُسکی بردوست تا ندین پہونچاتے ہو کبھی اُسکو
امرد بناتے ہو کبھی معشوق بناکر نقاب اُسکے مُنھ پر چھوڑواتے ہو کبھی قیامت کے دن اُسکی
ساق کھلواتے ہو کبھی اُسکا قدم جہنم مین رکھواتے ہو اور اُس سے جہنم کو بھروواتے ہو اور
اپنے امسال کو جہنم بھرنے کے لیے کافی نہین جانتے ہو العرض اس قبیل کے سیکڑون
خرافات کی تاویلین کرتے ہو اور باتین بناتے ہو پس اگر علماے امامیہ نے بھی مقتضائے
ان فی اخبارنا محکم کمحکم القران ومتشابہ کمتشابہ القرآن
بعض متشابہات کی طرف محکمات کے تاویل کی تو کون برا کام کیا جس پر کوئی جاہل طعنہ زن
ہو یہ گفتگو ہماری نسبت مطلق تاویل کی تھی لیکن اس مقام خاص پر کوئی تاویل و تحریف
کسی عالم امامیہ نے نہین کی بلکہ جو الفاظ حدیث کے راوی نے روایت کیے ہین اونکو اوسیطرح
رکھا ہی اور ان الفاظ کے معنی بھی جو اُسکے موضوع لہ اور اصلی حقیقی تھے وہی مراد لیگئی
اور کسی لفظ کے معنی مجازی بھی نہین لیے کہ تم کہو کہ تاویل کی بلکہ اس جگہ تمہارے انٹائے
کے کاریگر نے ہذا صحیح کے مقام مین اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ امام رضا حکم بصحت ہر دو
حدیث نمود حالانکہ امام رضا علیہ السلام کے قول مین ہر دو حدیث کا لفظ ہی نہین ہی
ہان اسکو اگر ہم تحریف لفظی کہین تو یقین ہی کہ جہلا بھی مسلم کرین فضلا عن الفضلا اس لیے
کہ ہر دو حدیث کا لفظ انٹائے کے کاریگر کا ہی نہ فرمودہ امام رضا علیہ السلام اور اسی طرح
ہذا صحیح مین لفظ ہذا کو واضع نے وضع کیا ہی واسطے اشارہ کرنے کے طرف مشار الیہ واحد

Presented by Ziaraat.Com

کے اور یہی معنی اسکے اصلی اور حقیقی ہین پس معنی حقیقی اصل سے تجاوز کرکے مشار الیہ اُسکا ہر دو
حدیث قرار دینا اسی کو تحریف معنوی کہتے ہین اور اسی طرح اصل یہ ہو کہ مشار الیہ کوئی
امر صریح ہو امر ضمنی نہو پس مشار الیہ ہذا کا اس مقام پر ایک امر ضمنی ٹھہرانا یعنے مدح صحابہ
جو ضمن مین ان دو نو حدیثون کے نکلی جیسا کہ ہمارے مخاطب عالیمقام نے بصد تدقیق
نکالا ہو اسی کو تاویل کہتے ہین پس یار وخدا کے واسطے انصاف سے کہو اور تمکو اپنے عمر
ہی کی قسم ہو سچ سچ کہو کہ تمنے اور تمہارے علمانے تحریف لفظی و معنوی اور تاویل کی
کہ علمائے امامیہ نے کہ جنہون نے ہر دو حدیث بجاے ہذا کے نہ رکھا اور ہذا کا مشار الیہ
امر واحد صریحی قرار دیا ان دونون باتون مین کون تحریف اور تاویل ہو اور کون اصل
اصیل ہو افسوس ہو کہ دنیا مین ہمیشہ سے انصاف نہین ہو ہمارے مخاطب بیچارے
کیا کرین کہ ہر خلف طریقہ پر اپنے سلف کے ہو لیکن ہمارے مخاطب تو اس سے بھی
باہر ہین اور زبان حال اُنکی مترنم باین مقال ہو سہ در جہان جملہ ناخلف پسر اند و من
بیچارہ ناخلف پدرم۔ **قولہ** حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین
منقول ہو اُنہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہو **اقول** جو الفاظ کہ کتب اہلسنت
مین مذکور ہین اور محققین علمائے اہلسنت اوسکی تکذیب کرتی ہین اور امامیہ بھی اوسکی تکذیب کرتے ہین
وہ فقط اہتدیتم تک ہین لیکن ساتھ الفاظ دیگر کے جس سے تخصیص اہلبیت نکلتی ہو پس کتب شیعہ مین منقول ہو
اگرچہ اخبار احاد سے ہو اور شیعہ اُسکی تکذیب نہین کرتے اور کتب اہل سنت مین
وہ الفاظ نہین ہین اور جو عیونمین اہتدیتم تک مذکور ہو وہ سوال سائل کی عبارت ہو
حدیث نہین ہو کوئی مجنون اور دیوانہ ہوگا جو سوال سائل کو حدیث نام رکھیگا ہان
ھذا صحیح یرید من لم یغیر ولم یبدل کو کہ امام علیہ السلام سے منقول ہو ہم حدیث کہتے ہین
گو اخبار احاد سے ہو لیکن دلالت اس حدیث کی اوپر صحت حدیث نجوم کے غیر مسلم ہو
اسلیے کہ وہ متعلق بسوال ثانی سائل ہو نہ بسوال اول اور لفظ ما تقدم کہ جس سے یہ حدیث

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نہ رہی بلکہ داخل سوال سائل ہوئی اور الفاظ ماتا خرکہ جس سے حضرات ثلثہ حکم اصحاب
سے خارج ہوتے ہین کتب اہل سنت مین موجود نہین پھر فرمانا مخاطب کا کہ الفاظ کتب سنی
وشیعہ ایک ہی ہین غلط ہوگیا اور یہ فقرہ اونہون نے فقط فریب دہی عوام کے لیے لکھا ہی ورنہ
ظاہر ہی کہ کتب شیعہ مین بالفاظ مخصوصہ ہے کہ جس سے ثلثہ نکلجاتے ہین اور شیعہ بھی ان الفاظ اس
حدیث کو مسلم رکھتے ہین اور جو سنیون نے بطور عام کے بدون الفاظ مخصوصہ کے روایت
کی ہی شیعہ اُسکی تکذیب کرتے ہین اور اُسکو مسلم نہین رکھتے اور طرفہ یہ ہی کہ محققین علمائے
اہل سنت بھی شیعون کے ساتھ اُسکی تکذیب مین بہ دلائل عقلیہ ونقلیہ شریک ہین **قولہ**
امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے **اقول** امام موسی رضا تو بارہ امامون سے کسیکا
نام نہین ہی تم ایسے ہی جاہل بیدین شیعہ تھے جسکو اپنے امامون کا نام تک نہین معلوم
تھا جبھی تو سنی بنے اور پھر سنی سے کرسٹان ہوئے پھر ہندی ہوئے اب دیکھین گرگٹ
کون رنگ بدلتا ہی **قولہ** اسکی صحت پر علمائے امامیہ کو اقرار ہی **اقول** جناب والا معلوم
نہین کہ آپ کس نشہ مین چور اور کس بیخودی مین مخمور ہین کہ ایسی بیغیرتی اور بیباکی اور
بیشرمی اور بیحجابی کی گفتگو کرتے ہین سہ جان من پردہ برانداختہ یعنے چہ ہوست
از خانہ برون تاختہ یعنی چہ۔ آپ نے کتاب مستطاب استقصا کو اس مقام مین دیکھا
کہ آپ کے کیسے کیسے مدعیان صحت حدیث نجوم خرافاتی اور بڑے بڑے پیر مغان
خراباتی نکلے پھر بھی کچھ نہ شرمائے اور ذکر اُسکی صحت کا لب پر لائے اور بعد اسکے
بیحیائی اور بیغیرتی کو انتہا تک پہونچایا اور کہا کہ علمائے امامیہ کو بھی اسکی صحت پر
اقرار ہے حضرت سلامت نہ علمائے امامیہ کو اسکی صحت پر اقرار ہی نہ علمائے محققین
اہلسنت کو اقرار ہی بلکہ جنون اور دیوانگی پر آپ کی باتون کا مدار ہی خود اپنے قول مین
بعد چار سطر کے آپ فرماتے ہین کہ علمائے امامیہ نے اسکی موضوعیت اور بطلان
کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے اور صفحہ ساٹھ سطر ستائیس مین فرماتے ہین تب

Presented by Ziaraat.Com

مجبور ہو کر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اُسکی عدم صحت کا دعوی کرکے
اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا پھر آپ کیونکر کہتے ہین کہ علماے امامیہ کو زبان امام سے اسکی
صحت پر اقرار ہی اگر اقرار ہی ہوتا تو حدیث امام رضا علیہ السلام مین ہذا صحیح کے متعلق
بحدیث نجوم ہونے سے انکار کیون کرتے اور تمہارے زردوزی ساز کی تکذیب اُسکے
اس قول مین کہ امام رضا حکم بصحت این ہر دو حدیث نمودہ کیون کرتے معلوم نہین کہ
حضور والا کتنی بوتلون کے نشہ مین ہین جو متناقض باتین کرتے ہین اور متہافت کلام
بکتے ہین اور فقرات یکذب بعضہا بعضاً منھ سے نکلتے ہین صاحب استقصا ایدہ اللہ
نے اس مقام پر کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کو دعوائے دلیل تحقیقی حدیث نجوم مین
اور زردوزی ساز دغاباز کو دعوائے طرق صحیحہ حدیث نجوم مین از سرتاپا ایسا جھوٹا
بنایا کہ سر سے پانک گوہ مین نہلایا اور کتنی توون کی سیاہی اُنکے منھ مین لگائی اگر
ہمارے مخاطب کو کچھ بھی غیرت ہوتی تو کوئی طریقہ اسکی صحت کا نکالکر ایک تھوڑی
سی سیاہی تو سیہ رویون کے منھ سے چھوڑا دیتے اس مقام کو دیکھکر پھر اُسکے
جواب سے بالکلیہ اعراض کرنا نہایت درجہ کی بیحیائی ہی لیکن جناب ممدوح نے
سینون کی جان ایسے مخمصہ مین نہین ڈالی ہی کہ جس سے کوئی صورت جانبری ہو اگر
کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہین نکالتے ہین تو کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی تا بہ زردوزی
کار مکار سب جھوٹے ہوتے ہین اور اگر کوئی صحت کا طریقہ نکالا تو جتنے محققین علما
کہ تصریح صریح اسکی کرتے ہین کہ کوئی طریقہ اسکا صحیح نہین اور یہ حدیث بالکل جھوٹی
ہی یہ سب جھوٹے ہوتے ہین اور شیعہ ہر طرح پر راضی اور اختیار احد الشقین کے لیے
متقاضی ہین کہ ہر کافرے کہ کشتہ شود سود اسلام است قولہ روایتین موید اسکی کتب
امامیہ مین موجود ہین اقول معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے حضرت کیا فرماتے ہین اور کس
غفلت اور بیخودی مین گاتے ہین روایات کتب شیعہ کو موید حدیث نجوم اہل سنت فرماتے ہین

حالانکہ وہ مکذب اُسکے ہین اِس لیے کہ روایات شیعہ بتقیید تفسیر باہلبیت ہین جس سے
مضمون عموم کل صحابہ باطل ہوجاتا ہی اور اہل سنت اِسی عموم کے ناقل ہین باین غرض کہ
عموم سے تعدیل کل صحابہ ہوگی اور جب تعدیل کل صحابہ ہوگی تو حضرات ثلثہ کی بھی جان شیعونکی
دار وگیر سے بچیگی شیعہ اس عموم کو جسکی راوی فقط اہلسنت ہین موضوع اور باطل سمجھتی ہین اور محققین اہلسنت
بھی اوسکو باطل سمجھتے ہین پس شیعہ بھی وہی کے منکر ہین جسکے محققین اہل سنت منکر ہین نہ یہ کہ
مطلق حدیث نجوم کے منکر ہین لیکن بالہام شیطانی مخاطب لاثانی کے خیال شریف مین یہ گزرا ہی کہ شیعہ مطلقا
حدیث نجوم کے منکر ہین یہانتک کہ اپنی کتابون کی حدیثونکو جس مین تفسیر باہلبیت وارد ہے
اوسکا بھی انکار کرتے ہین حاشا وکلا کہ کسی شیعہ نے اپنی احادیث کا انکار کیا ہو **قولہ** صحت سے انکار کرکے
یا اُسکو موضوع کہہ سکے **اقول** روایت سنیہ جو بمفہوم عام ہی شیعہ اور محققین اہلسنت سب اُسکا
انکار کرتے ہین جز کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کہ وہ بنیق وشہیق اِسکی صحت کے اُٹھاتے ہین
اور دلائل تحقیقیہ سے ٹھہراتے ہین اور ہم اِسکو بنقل اقوال محققین باطل کرچکے **قولہ** یا اُسکو خبر
احاد سے کہکر اپنا پیچھا چھوڑاوے **اقول** حدیث نجوم بلا سینون کے سر پر لاوے اور
مذہب شیعہ کو باقتدائی امثال علی وعباس وسعد عبادہ واسامہ سچا ٹھہراوے
اور شیخین کے غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن اور آثم سمجھنے مین اُنکو معذور
کرے پھر اہل سنت اوس سے پیچھا چھڑانیکے محتاج نہون اور شیعہ محتاج ہون یہ طرفہ لطیفہ ہی
ہم بہت حیران ہین اُلٹی سمجھ پر مخاطب خوش فہم کی کہ جو حدیث نجوم بمفہوم عام کتب غیر معتمدہ
اہل سنت مین باقرار محققین اُنکے علما کے موجود ہی وہ تو کتب شیعہ مین نہین موجود ہی نہین
ہی پھر شیعہ اُسکو اخبار احاد سے کیونکر کہینگے اِسلیے کہ اخبار احاد وہ ہین جو موجود ہون
لیکن منقول بطور احاد ہون اور جو موجود ہی نہین ہی وہ خبر ہی نہین ہی پھر خبر واحد کیونکر
ہو بلکہ شیعہ اُسکو خبر اہلسنت اور موضوع اور باطل اور مکذوب کہتے ہین اور اُسی کا انکار
کرتے ہین اور جو منقول کتب شیعہ مین ہی ہرچند من حیث الواقع منقول بہ خبر واحد ہی لیکن

Presented by Ziaraat.Com

شیعہ اُسکا انکار نہین کرتے اسلیے کہ شیعون کے لیے وہ مفید ہو اور کسی طرح مضر نہین ہے بلکہ
سنّیون کو اُسکی تخصیص ضرر پہونچاتی ہین اور ثلثۂ اہلسنت کو خارج اور غاصبین اور ظالمین
مین داخل کرتے ہین پھر شیعون کیا غرض ہے جو اوس سے انکار کرین اور جو عیون اخبار
مین مذکور ہو وہ سوال سائل ہو نہ حدیث اور اگر باعتبار ہذا صحیح کے اُسکو خبر کہین تو اولاً لانسلم
کہ ہذا صحیح اُس سے بھی متعلق ہو اور ثانیاً علی التنزل سلمنا لیکن لانسلم کہ عام ہو بلکہ مخصوص بمن
لم یغیر ولم یبدل ہو کہ جس سے ثلثہ واخراہم نکلجاتے ہین پھر شیعون کو کیا غرض ہو جو اُس سے
انکار کرین بہرکیف جہالت حضرت مخاطب اس مقام سے بالکل ہویدا ہو اور اجنبیت اُنکی
علوم رسمیہ سے پیدا ہو کہ معنی متواتر اور احاد کو نہین سمجھتے حالانکہ طلبۂ تہذیب خوان بھی
جانتے ہین کہ مدار تواتر اوپر حصول علم و یقین کے ہو بسبب کثرت رواۃ کے کہ تواطؤ اُنکا
کذب پر عقل محال جانے نہ اوپر اس بات کے کہ ایک خبر واحد کو دو چار کتابون مین
مندرج کرین اگر دو چار کتابون مین ہونے سے متواتر ہو جاے تو بھی حدیث نجوم سنیون
کی دس پانچ کتابون مین مندرج ہو پس چاہیے کہ کل محققین علماے اہلسنت جو اس
خبر کو موضوع و باطل و کاذب و مفتری کہتے ہین اور انکار کرتے ہین منکر خبر متواتر ہون
اور اس سے قبیح تر اور منکر تر کون امر ہوگا اور یقین ہو کہ حضرت مخاطب اپنے علما کی
حق مین ایسے منکر کے منکر ہون اور اگر نظر تحقیق و تدقیق خود اسپر راضی ہو جائین تو
ہم کہینگے شعر شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتے ؛ گو مشت خاک ما ہم برباد
رفتہ باشد یا للعجب حدیث غدیر کہ جسکی زیادہ از دو صد صحابی راوی ہین اور اکثر صحاح مین
مین موجود ہو اور اُسکی طرق روایت مین پچیس پچیس مجلدات تصنیف ہوے اخبار احاد
مین شمار کیجاے اور حدیث نجوم کہ جس سے کل شیعہ منکر اور محققین اہلسنت بھی منکر ہین وہ
متواترات سے ہو جاے اس بے انصافی پر جزا اسکے کہ احکم الحاکمین درمیان ہمارے
اور تمہارے حکم کرے اور ہم کیا کہین قولہ معانی الاخبار مین اقول معانی الاخبار

وبحار الانوار اور احتجاج مین جہان کہین ہو شیعون نے مضمون خاص کا اقرار کیا ہی کہ
جس مین گنجایش حضرات ثلثہ نہین ہی نہ اُس مفہوم عام کا جسکے حضرات اہلسنت بغرض حفظ
جریم ثلثہ راوی ہین شیعہ از متقدمین تا متاخرین اُسکے منکر ہین نہ منکر اُس مضمون خاص
کے جنکے مصداق اہلبیت نبوت ہین قولہ نکالکر نہ دکھلا دیا اقول جسکو شیعہ خود دیکھتے
ہین کسی کے دکھانیکی حاجت نہین ہی بلکہ وہ خود اُسی کو روایت کرتے ہین اور سُنیون کو
ہمیشہ نکال نکال کر دکھلاتے ہین کہ دیکھو یہ صحیح ہی نہ وہ جو تم گول بات یعنے بمفہوم عام
روایت کرتے ہو اور تمہارے محققین بہی اوسکی تکذیب کرتے ہین مگر تمکو تو خدا نے چشم بینا ہی
نہین دی ہے شیعہ ہزار نکالکر کھڑا کر بٹھالکر دکھلا دین تمکو کب دکھائی دیگا تم جب اندھون
کی طرح ٹٹولوگے تو وہی گول گول مضمون تمہارے ہاتھ لگیگا لیکن وہ گول گول تمہارے
کچھ کام نہ آئیگا اور جب کبھی شیعون کے لبنے مضمون پر ہاتھ پڑ جائیگا تو چلاؤگے کہ ہائے
ہائے شیعون نے داخل کر دیا بہت اچھا شیعون ہی نے داخل کیا سہی پھر تمکو اسقدر
بیکلی کیون ہی شیعون نے بمقتضای دلائل عقلیہ ونقلیہ ایک مضمون عام کی تخصیص کر دی
ہی اہل سنت بھی سیکڑون آیات و روایات کو مخصوص جانتے ہین اسپر اسقدر شور و
غل مچانا کیا ہی قولہ کیا شور و غل مچانا ہی اقول تعجب ہی کہ شور و غل مچانا محققین اہلسنت
کا اس حدیث کی موضوعیت اور بطلان مین آپ کے گوش مبارک تک نہین پہونچا پھر
شیعون کا غل مچانا آپ نے کیونکر سُن لیا قولہ دفتر کے دفتر سیاہ کیے اقول محققین
اہلسنت نے بھی اپنے نامۂ اعمال کیطرح سیاہ کیا ہی قولہ جس حدیث کی موضوعیت کا
دعوی اس شد و مد کے ساتھ کیا ہی اقول جسکی موضوعیت کے دعوی پر دلائل
عقلیہ قائم کیے ہین اور شرح شفائی قاضی عیاض سے بہت سے دلائل نقلیہ علمائے اہلسنت
کی زبان سے بیان فرمائے ہین وہ وہی حدیث نجوم بمفہوم عام ہے کہ جس مین مقتدا
اور مقتدی کا پتا نہین ملتا اس لیے کہ مخاطب بحکم اقتدائے صحابہ خود حضرات صحابہ

ہین اور سوای صحابہ کی کون وہان موجود تھا جس سے خطاب بحکم اقتدا ے صحابہ کیا گیا
بہرکیف جو آثار وضع و بطلان ہین اسی حکم عام مین ہین اور اگر صحابہ کو مفسر بصحابۂ خاص یعنی
اہلبیت علیہم السلام کیجیے جیساکہ ہمارے احادیث مین ہی اُس مین مقتدی اور مقتدا صاف
صاف جدا ہین اور اقتدا ے اہل عصمت مین کوئی قباحت عقلی و نقلی نہین لازم آتی
اور یہ عین مذہب شیعہ ہی پھر کوئی شیعہ اسکا انکار کیون کرتا **قولہ** وہ بروایت ائمہ کرام
ہمارے اُصول کے موافق ثابت ہی **اقول** یہ محض غلط اور دروغ بیفروغ ہی جو بروایت
ائمہ کرامؑ ہی وہ مخصوص ہی اُسکے ہم منکر نہین اور جو بروایت اہل سنت ہی وہ مفہوم عام
ہی اُسکے شیعہ منکر ہین اور محققین اہل سنت بھی منکر ہین آپ اُنہین محققین کو اپنی کفش دوز
کی زردوزی جوتیون سے ماریئے کہ جو چیز مطابق اصول حق اُسکے منکر کیون ہوے
اور چرمی سے نہ ماریئے گا ورنہ بزرگونکی عزت جائیگی آئندہ آپ کو اختیار ہی **قولہ** ہان
اتنا فرق ہی کہ سُنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین **اقول** شیعو آؤ اور سجدۂ
شکر خدا بجا لاؤ کہ سنی بیچارے بے مارے مرے اور خود مارے پڑے کہ اپنی زبان سے
اپنے راویون کے ضعفا اور مجاہیل ہونے کے قائل ہوگئے شیعون کے نزدیک تو
کل رواۃ اُنکے ایسے ہی ہین بلکہ کذاب و مفتری اور دین و ایمان سے بری ہین لیکن
اِس مقام پر حضرات اہلسنت نے کیا کیا رنگ بدلے ہین اور کیا کیا مضمون تراشے
ہین ذرا دیکھو بڑے کھیل اور بڑی تماشی ہین کہان وہ دعوی کہ یہ حدیث ہر طریقہ سے صحیح
اور دلیل تحقیقی ہی جیساکہ کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی نے کیا جب اِس مین جھوٹے پڑے
تو دوسرا رنگ بدلا اور کہا کہ نہین بعض طرق صحیح اور بعض غیر صحیح ہین جیساکہ زردوزی کار
سکار نے کیا جب اِس مین بھی بتصریح محققین علما کہ کل طریقہ اسکے غیر صحیح ہین جھوٹے
ہوئے تو تیسرا رنگ بدلا کہ ہمارے رواۃ تو ضعفا اور مجاہیل ہین مگر شیعونکے رواۃ سچے ہین
ابھی تک کسی جھوٹے منھ سے یہ نہین نکلتا کہ راوۃ اسکے کذابین وضاعین مصداق

لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہین اور یہ حدیث کذب وافتری رسولخدا پر ہی اور رواۃ شیعہ بیشک سچے ہین مگر حضرات ثلثہ اہلسنت کے لیے ایک میخ آہنی بھی بتقیید و تفسیر لمبی چوڑی رکھتے ہین کہ اُس سے سینون کے اسفل سے اعلی تک پارہ پارہ ہوجاتے ہین **قولہ** راوی ائمہ کرام ہین **اقول** جسکی روایت بطور احاد کے ائمہ کرامؑ سے ہی اُس سے بتقیید و تفسیر صحابہ لئام خارج ہین پس خارجیون کو اُس سے سواے ضرر کے کوئی نفع نہین ہی **قولہ** ضعیف تصور کیا **اقول** فقط ضعیف نہین تصور کیا بلکہ کذب وافتری بر رسول خدا تصور کیا **قولہ** ہرج نہین **اقول** بڑا ہرج ہوا کہ اہلسنت دعواے دلیل تحقیقی مین کذاب اور بطال اور تلبیس بیچارہ عوام مین ابلیس خصال ٹھہر گئے کہ جھوٹی حدیث کو دلیل تحقیقی ٹھہرایا اور کاذبین اور غادرین اور خائنین آثمین کا کما فی صحیح المسلم نمونہ دکھلایا اور بیحیائی اور بیغیرتی کا اپنے اوپر خاتمہ کردیا ہم نہین سمجھتے کہ اِس سے بڑھکر اور کیا ہرج ہوسکتا ہی کہ مکار تدلیس کار کا مکر و فریب کھل جاے اور نظر صغار و کبار مین خوار و زار و بی اعتبار ہوجائے **قولہ** تصدیق امام موسیٰ رضا کی **اقول** تصدیق امام رضا علیہ السلام کی محتاج بہ دلیل ہی ابھی کوئی دلیل حضور والا نے اِسپر قائم نہین کی کہ ہذا صحیح متعلق بہ حدیث نجوم ہی ممکن ہی کہ متعلق بدعوالی اصحابی ہو بلکہ من حیث اللفظ والمعنی بھی احتمال متعین ہی پس قبل ابطال اِس احتمال کے یہ شور و شغب مچانا اور بہ زبان تند و تیز فرمانا کہ جو منکر حدیث نجوم ہی وہ منکر قول امام رضا علیہ السلام ہی سواے جہالت و حماقت کے کس امر پر محمول ہوسکتا ہی کہ ثبت العرش ثم النقش پہلے تصدیق امام رضا علیہ السلام ثابت کرلیتے بعد اسکے کچھ فرماتے تو بظاہر اُسکی گنجائش ہوتی اور اُسوقت ہم اندھون کو ٹٹولواتے کہ بیان تقیید من لم یغیر و لم یبدل بھی اُنہین امام رضا علیہ السلام کے قول سے اوسی راوی کی روایت سے موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو تمہارے ثلثہ کا کہان ٹھکانا ہی اور تمکو اس حدیث سے کیا پانا ہی اور اس صورت مین غرض آنحضرت کی الزام اہلسنت ہی

کہ ہمنے فرض کیا کہ جو معنی اہل سنت سمجھے ہین کہ اصحاب سے اہل بیت نہین مراد ہین وہے
سہی مگر بنا بر تمہاری ہی حدیث اصحابی اصحابی کے تخصیص مین لم یبدل و لم یغیر ضرور ہی پس
ثلثہ تمہارے جو اول مغیرین اور مبدلین سے ہین خارج ہو گئے پھر تمکو حدیث نجوم سے
کیا ہاتھ آیا اور اگر تمہارے ٹٹولنے مین یہ عبارت موجود نہین ہی تو ہم تمکو اگر اس بات
مین معذور بھی رکھین پھر بھی تمہاری جان نہین بچتی اس لیے کہ اس لفظ عام کو معنی عام پر محمول
کرنیمین تم معذور نہین ہو سکتے اسلیے کہ مخالف حدیث متواتر اصحابی ہی اور شیعہ تکذیب
حدیث نجوم باعتبار معنی عام ہی کے کرتے ہین نہ باعتبار معنی خاص کے کہ وہ خود تقیید
و تفسیر اہلبیت کے راوی ہین اور اس معنی خاص کی تصدیق کرتے ہین پس جبتک اہلسنت
کسی دلیل قطعی سے یہ نہ ثابت کرین کہ مراد امام رضا علیہ السلام معنے عام ہین اسوقت تک
مخالفت قول شیعہ باقوال امام رضا علیہ السلام نہین ثابت ہو سکتی اور اثبات اس بات کا کلہ اہلسنت
سے باہر ہی و با این ہمہ اگر ہم مفہوم عام ہی فرض کرین جب بھی تمہاری جان بریکی کوئی صورت
نہین ہی اسلیے کہ شیعہ بنا بر مفہوم عام صحابہ کے باقتداے علی و عباس و سعد عبادہ تمہارے
ثلثہ کو غاصب و کاذب اور غادر و خائن و آثم سمجھینگے اور خلافت شیخین کو ببطلان اقتدوا
بالذین بعدی ابی بکر و عمر باطل جانینگے اور اگر کوئی تخصیص لگاؤ گے تو قاعدہ
عدالت کل صحابہ جو مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی باطل ہو جائیگا الغرض تمہارے مدخل و مخرج
کی کل راہین شیعون نے ماری ہین اور تمپر راہ آمد و شد نفس تنگ کر ڈالی ہی سواے
اسکے کہ سر جھکائے پڑے رہو تمکو کوئی چارہ نہین آرے محیط بیغیرتی اور بیحیائی کا کنارہ
نہین اذا لقیت جلباب الحیاء فقل ما شئت **قولہ** امام کی تکذیب کر کے اپنے آپ کو
دائرہ ایمان سے خارج کیا **اقول** وہ خود بدولت حضرت مخاطب ہین کہ باوجود تصریح
صریح ابن اثیر کے جامع الاصول مین کہ مجدد مذہب امامیہ مائۃ ثانیہ مین علی ابن موسی الرضا
علیہ السلام مین امام رضا کی تکذیب کر کے آپ کو سنی بنایا اور بقول آپکے آپ اپنیکو دائرہ ایمان سے

خارج کیا فقیل لخرج منها فانک رجیم وادخل النار مع الداخلین فبعدا لاصحاب الجحیم وبعدا للقوم الظالمین والحمد للہ علی تمام الحجہ ووضوح المحجۃ

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

اب ہم اون تحریفات کو بیان کرتے ہین جو علمائی امامیہ نے اس حدیث کی نسبت کی ہین عیون اخبار مین جو حدیث ہمنے اصحابی کالنجوم نقل کی ہی اوسمین بعد اون الفاظ کے یہ عبارت بڑھائی ہی یرید من لم یغیر ولم یبدل الخ کہ مراد اون اصحاب سے جو حدیث مین مذکور ہین وہ ہین جنھون نے کچھ تغیر و تبدیل نہین کی تب پوچھنے والے نی امام سی پوچھا کہ یا حضرت ہم کیونکر جانین کہ اصحاب نے کچھ تغیر و تبدیل کی ہی امام نی جواب دیا کہ خود پیغمبر صاحب کی حدیث موجود ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کچھ لوگ میرے اصحاب سی قیامت کے دن حوض سی علحدہ کر لیے جاوینگی تب مین کہونگا کہ خدایا یہ میرے اصحاب ہین تب اللہ جلشانہ فرمائیگا کہ تو نہین جانتا کہ اونہون نے تیرے پیچھے کیا کیا اور وہ دوزخ کیطرف کھینچ لیے جاوینگے تب مین کہونگا کہ دور ہو دفع ہو ان الفاظ کے بڑھانی سی غرض یہ ہی کہ بعض اصحاب بسبب ارتداد کے حدیث کے مصداق سی خارج ہو جائین لیکن تب بھی ہمارا کچھ نقصان نہین اس لیئی کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئی وہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہین اور اصحاب مقبولین نے نہ تغیر و تبدیل کیا نہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہوئی اور خود حضرات امامیہ کا اقرار ہے کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کی مصداق سی مستثنی ہین جیسا کہ صاحب استقصاء الافحام نی بجواب منتہی الکلام کی مسلک ثانی کی ایک مقام پر اسکا اقرار کیا ہی وہ عبارت کہ ہرگز حدیث حوض در حق مقبولین اصحاب کرام جناب خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد نیست و ہرگز این حدیث بر آنہا منطبق نمیتواند شد اور اس امر کو کہ خلفائی راشدین اور انصار و مہاجرین اصحاب مقبولین تھے ہم اسی حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے ولو فرضنا کہ بعض اصحاب مقبولین مغیرین و مبدلین مین ہون لیکن تاہم اکثر اصحاب کے نسبت اس

حدیث کا مضمون صادق آتا ہی اسلیے کہ افصح الفصحا ابلغ البلغا علیہ التحیۃ والثنا نے ایسا لفظ تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا ہی کہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہی اُسی طرح پر کثرت پر یعنی لفظ نجوم پس حضرت کا یہ فرمانا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنکے بیشمار ہونیپر دلالت کرتا ہی اور سوائے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کے مثال کو معدودے چند کے حق مین وارد نہین سمجھ سکتا ولو سلمنا کہ بہت ہی تھوڑے بلکہ دو تین ہی اصحاب پر جو ارتداد سے بچگئے یہ حدیث منطبق ہوئی جب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کے واجب ہی اور دوسرے کی ناجائز باطل ہوتا ہی اور اقتدا جو مخصوص اہلبیت کے لیے ہی اُس مین دوچار کا شریک ہونا ثابت ہوتا ہی ولم یقل بہ احد منہم غرض کہ جب حضرات امامیہ نے دیکھا کہ یہ عبارت زائد بھی بیکار ہوئی اور اسنے بھی دار وگیر اہلسنت سے نہ بچایا تب اسکو چھوڑا اور دوسرے طور پر تاویل کو کام فرمایا اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین جیسا کہ صاحب استقصاء الافحام نے بجواب منتہی الکلام کے فرمایا ہی مراد از اصحاب در حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اہلبیت علیہم السلام اند لیکن ہم اس دعوی کو چند دلیلون سی باطل کرتی ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

حضرت مخاطب باشور وشغب بغیر کسی دلیل اور برہان کے مدعی ہین کہ شیعون نے عبارت یرید من لم یغیر ولم یبدل بڑھائی ہی اور اُنکے راوی نے یہ عبارت نہین روایت کی ہی ہم اسی قدر پوچھتے ہین کہ آپ کو بڑھانا شیعون کا کہان سے معلوم ہوا علم اسکا بوحی من الملک العلام ہی یا بکشف والہام یا از قبیل اضغاث احلام ہی یا مثل شیطانی احتلام ہی آپ کے منھ مین کسی نے لگام نہین دی ہی جو جی چاہتا ہی بکتے ہین لیکن عقلاء سخن نے حجت کو مجنونون کی جھک دیوانون کی بک مجذوبون کی بڑ خشک دماغون کی رٹ سمجھتے ہین اگر کچھ بھی سچے تھے تو کوئی جھوٹی سی بھی دلیل اپنے دعوے پر بیان فرمائی ہوتی کہ جس سے معلوم ہو جاتا کہ قید

Presented by Ziaraat.Com

من لم یغیر ولم یبدل ایسی باطل ہی کہ امام رضا علیہ السلام سے ایسی قید لگانا محال ہی یا
دلیل لانا امام علیہ السلام کا حدیث اصحابی اصحابی سے اس قید کے ہونے پر باطل ہی یا حدیث
اصحابی خود صحیح نہین یا انضمام حدیث نجوم ساتھ حدیث اصحابی کے منتج اس قید کا نہین
ہوسکتا اور جب ان باتون سے کوئی بات حضور والا نے بیان نہ فرمائی تو پھر شیعون کا
اس قید کو بڑھانا اور راویان شیعہ کا روایت نہ کرنا اور امام رضا علیہ السلام کا نہ فرمانا
آپ نے کہان سے ثابت کیا اب ہم آپکو سنیون کے بڑھانے کا اور جھوٹھ بنانیکا تماشا
دکھائین حدیث متفق علیہ ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ انا مدینۃ
العلم وعلی بابھا حضرات اہلسنت کہ شیفتہ فضیلت بخش ہین اور تفضیل الشیخین کالمسح
علی الخفین اپنے اجماعیات سے ٹھہرا چکے ہین اس فضیلت کو در باب باب مدینہ علم مخصوص
پاکر آتش حسد سے جلے اور نار موقدۃ تطلع علی الافئدہ سے جلے آخر کار جب اس آگ کو
بجھانے کے لیے کچھ نہ پایا اسوقت آب دروغ اسکو بجھایا اور دل ٹھنڈا کرنیکے لیے
گویا آب دروغ ٹھہرایا اور خوب گرما گرم فقرہ جمایا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ انا مدینۃ
العلم وعلی بابھا وابوبکر سقفھا وعمر جدرانھا اور کسی ظریف الطبع نے
فرمایا کہ ایک فقرہ اور تھا کہ راوی بھول گیا یعنے عثمان میزابھا یعنے جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اسکے ہین اور ابوبکر چھت اسکی اور عمر تنہا
دیوارین اسکی اور عثمان ناودان و مورہری اسکی ہین اب اسمین کوئی نادان سے نادان تر
ہوگا وہ بھی سمجھ لیگا کہ بے شبہ یہ فقرہ بڑھایا ہوا ہی اسلیے کہ شہر کے لیے دروازہ
مشہور و معروف ہی اور شہر کے لیے چھت اور دیوارین اور پرنالے نہین ہوتے بلکہ
سب لوازمات بیت سے ہین اور با این ہمہ اگر غور کیا جاے تو اس مین بھی کوئی فضیلت
تو کی نہ ثابت ہوئی اسلیے کہ جو شہر مین دیوار اور چھت اور ناودان کی ذریعہ سے داخل ہوگا
وہ چور کہا جائیگا اور جو دروازہ سے آئیگا وہ عیب سارقیت سے بری کہلائیگا

فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر کچھ جی چاہتا ہو تو اور بھی سنیئے حدیث صحیح ہے
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ یعنی حسنین علیہما السلام
سردار جوانان اہل بہشت ہین حضرات اہل سنت کو اس حدیث پر حسد ہوا اور
شابین کے ساتھ شیخین کا منضم کرنا منظور بجد وکد ہوا یہ عبارت بڑھائی اسوقت دلکو کل
آئی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ابوبکر وعمر سیدا کھول اھل الجنۃ
یعنے ابوبکر وعمر سردار بڈھون بہشت کے ہین حالانکہ معلوم ہے کہ بہشت بڈھون کی جگہ
نہین ہے اور خود جناب رسولخدا کی حدیث ہے کہ اھل الجنۃ جرد مرد یعنی اہل بہشت بصورت
نوجوانان امرد ہین ایسی عبارتون کو ایزاد اور ایجاد طبع زاد کہنا بجا اور درست ہے
نہ یہ کہ کسی حدیث عام مین امام علیہ السلام بمقتضاے دلائل عقلیہ ونقلیہ کوئی تخصیص بیان
فرماوین اور آپ بے حجت ودلیل غل مچاوین کہ شیعون نے بڑھایا **اقول** تب بھی ہمارا
کچھ نقصان نہین ہے **اقول** پتھر پڑے اس سمجھ پر جب تمنے صحابہ مرتدین کو خارج کیا پھر
الصحابۃ کلھم عدول کا کلیہ کہان رہا بلکہ مثل گوز شتر اڑا اور پادر ہوا ہوا دیکھو صد سال
کی عمارت بیکار رخنہ دار بالو کی دیوار ہوئی جاتی ہے ذرا ہوش مین آیئے اور اپنے
ثلثہ کی خبر لیجئے کہ شیعون نے انکو داخل مرتدین کرکے حدیث نجوم سے خارج کردیا
آپ پہلے انکو کسی تدبیر سے مرتدین سے نکالیے تب ہوس انکے مصداق حدیث
نجوم ہونیکی کیجیے اور اب نکالنا انکا مرتدین سے قضیہ باطلہ الصحابۃ کلھم عدول کو
نہین ہوسکتا اسلیے کہ اس کلیہ کو آپ نے خود باطل کردیا **قولہ** اسلیے کہ ہم خود قائل
ہین **اقول** جب آپ خود قائل ہین کہ مرتدین خارج ہین تو باقرار آپ کے قیود
لم یغیروا ولم یبدل کے حقیت ضرور ہوئی پس شیعون نے جو امام سے روایت کی ہے
وہ تو وہی بات ہے کہ جسکا آپ نے خود اقرار کیا پھر یہ کیون کہا تھا کہ شیعون نے ان قیود
کو بڑھایا ہے مگر یہ کہ فرمایئے کہ ہم خود ان قیود کو مانتے ہین مگر شیعون کے کہنے سے نہ مانینگے

Presented by Ziaraat.Com

تو وہی مثل ٹھیک ہوگی کہ دھوبی خود گدھے پر چڑھتا ہو مگر کسی کے کہنے سے نہین چڑھتا ہی لیکن یہ گدھا وہ ٹھوکر آپ کو دیگا کہ زیارت ثلثہ جہنم مین قبول ہو جائیگی اسلیے کہ جب ارتداد صحابہ کے آپ قائل ہو گئے تو الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ جہنم مین لگیا اور شیعون نے فوراً ثلثہ کو مرتدین منذ فارقتہم مین داخل کر کے جہنم تک پہونچا دیا قولہ اور خود حضرات امامیہ کا اقرار ہی کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کے مصداق سے مستثنی ہین اقول نعوذ باللہ من شر کل غبی غوی حضور والا کو احتیاج فصد کی ہی کچھ تھوڑا سا بہی خون فاسد نکلجاتا تو کسیقدر خلل دماغ مین شاید افاقہ ہو جاتا اور کوئی بات تو سمجھ مین آتی شیعہ اپنے مقبولین اصحاب کے مستثنی ہونیکا اقرار کرتے ہین یا مقبولین اہلسنت کو بھی مستثنی سمجھتے ہین یہ بات تو بلہ وصبیان اور نادان سے نادان پر بہی مخفی نہین ہی کہ شیعہ مقبولین خاص اہلسنت کو مردودین اولین و آخرین سے سمجھتے ہین خصوصاً حضرات ثلثہ کو کہ سرگروہ منافقین اور مرتدین اور ظالمین اور غاصبین اور خائنین اور غادرین اور آثمین سے کما فی صحیح المسلم شمار کرتے ہین اور علاوہ اور دلیلون کے بالخصوص اس حدیث اصحابی اصحابی کو بھی انکے دلائل ارتداد سے جانتے ہین اور فقرہ مازالو مرتدین منذ فارقتہم کو کہ صحاح مین موجود ہی نص قطعی ارتداد حضرات ثلثہ سمجھتے ہین اس لیے کہ منذ واسطے ابتدائی مدت کے ہی پس ابتدائے مدت ظہور ارتداد کی روز مفارقت جناب رسولخدا تھا اور مصداق اس ارتداد کے سوائے غاصبین خلافت کے کوئی دوسرا نہین ہو سکتا کہ کلاب دنیا بطلب جیفہ دنیا ثقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئی اور صدائی بی سر دہای منکم امیر و منا امیر اور غوغائے ضلالت زائے نحن الامراء و انتم الوزراء کما فی صحیح البخاری لبون پر لائے بالجملہ بیعت غدیری کو توڑا اور جناب رسولخدا کو بے غسل و کفن چھوڑا اور راہ دین و ایمان سے منہ موڑا یہی لوگ مصداق مازالو مرتدین منذ مافارقتہم کے ہین اور اہلسنت نے جنکا نام اہل ردہ رکھا ہی شیعون کے نزدیک مانع زکواۃ ہونا انکا فقط غاصب خلافت سے تھا نہ بطور مطلق انکار از زکوۃ تھا کما قد حققناہ من کتب المخالفین فکن من ثمۃ الناظرین

پس وہ لوگ بشبہہ مصداق مرتدین سے خارج ہین وعلی التنزل ظہور ارتداد اُنکا بعد حولان حول وقت طلب زکوۃ تھا نہ بمجرد مفارقت از جناب رسول خدا پس ہر طرح سے مصداق منذ ما فارقتہم سے خارج ہین اور جز ثلثہ واحزابہم کے کوئی مصداق اسکا نہ ٹھہرا پس جب شیعہ اسی حدیث حوض سے ثلثہ کو مصداق حدیث حوض ٹھہراتے ہین پھر اُنکے حدیث حوض سے خارج ہونیکا اقرار اُنسے ممکن نہین الغرض جہان شیعون نے صحابہ کا ذکر کسی مدح کے ساتھ کیا ہی مراد اُنکی وہان اپنے مقبولین ہین نہ تمہارے مقبولین یا مراد مقبولین سے وہ ہین کہ جنکی مقبولیت متفق علیہ بین الفریقین ہی جیسے سلمان وبوذر وعمار وغیرہم وھذا ظاہر لاستترۃ فیہ لکن عبادت وغوایت مرض لاعلاج ہے **قولہ** خلفاے راشدین اور انصار ومہاجرین اصحاب مقبولین تھے **اقول** مقبولیت خلفاء راشدین شیعہ کے نزدیک مسلم نہین اور شیعہ اسی پر ہمیشہ طالب دلیل ہین پس بغیر اثبات مقبولیت حدیث نجوم مین اُنکا داخل کرنا جھک مارنا ہی یہ طرفہ ماجری ہی اور عجب تماشا ہی کہ ہمارے مخاطب عالیمقام اثبات فضیلت ثلثہ کے لیئے حدیث نجوم کو باین طمطراق ذکر فرماتے ہین اور جب دیکھتے ہین کہ فضیلت موقوف بر مقبولیت ہی اور مقبولیت کا ثبوت ہی نہین ہی تو کچھ نہین بن پڑتی ہی اور بمجبوری آخر فرماتے ہین کہ ہم مقبولیت آگے چلکر ثابت کرینگے جو خوش پہلے حضور نے مقبولیت ہی ثابت کرلی ہوتی بعد اُسکے قصد کسی فضیلت کا کرتے اب اگر قضا وقدر سے آپ کو مہلت اثبات مقبولیت نہ ملی تو سب محنت آپکی رائگان ہوئے اسلیے کہ موقوف کا اثبات بدون اثبات موقوف علیہ محض بیوقوفی ہی اور حقیقت یہ ہی کہ یہ ہوس محال ہی اور مآل کار اسکا فقط احتیال وفریب وہی عوام وجہال ہی **قولہ** ہم اس حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین **اقول** جو بحث اس حدیث سے آپ نے اس مقام مین کی ہی اوس مین تو کوئی فصل ارتداد صحابہ نہین ہی باقی رہی کوئی بحث دیگر جو حضور کے خیال مین مثل ارباب اغوال ہی وہ درحقیقت شیخ چلی کا خیال اور منصۂ ظہور مین آنا اسکا محال ہی پھر لوگ

کہانتک اُسکے انتظار مین رہین گے آخر کار یہی کہین گے **بیت** آدمی را بچشم حال نگر
از خیال پری و دی بگزر **قولہ** ثابت کرینگے **اقول** تم بیچارے کیا ثابت کروگے اور تمہاری
کیا مجال ہی اسی خیال محال مین تمہارے بڑے اکمل الکمال اور بڑے گرو گھنٹال ہاتھ پاؤن ٹپک
ٹپک کر اور راہ راستی سے بھٹک بھٹک کر مر گئے اور سڑ گئے اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ
نہ کر گئے قریب تیرہ سو برس کے گزر گئے کہ یہ میدان شیعون کے ہاتھ رہا اور اہلسنت ہمیشہ ملزم اور
بلجام الزام ملجم رہے یہانتک کہ آج بہی استقصاء الافحام سے مفحم ہین اور منھ اونکے کالفحم المفحم ہین
مقبولیت ثلثہ ثابت کر لینا کیا سہل اور دلگی سمجھتے ہین پہلی امثال تشئید المطاعن کے جلائل
فضائل و شرائف خصائل اور الفین کے دو ہزار دلائل کا جواب مہیا کر لیجیے بعد اسکے
ہوس اثبات مقبولیت ثلثہ کیجیے و انّی لک ہذا **قولہ** بعض اصحاب مقبولین مغیّرین و مبدّلین
مین ہون **اقول** خاص تمہارے کل مقبولین شیعون کے نزدیک مغیّرین و مبدّلین سے
ہین بعض کے کیا معنی **قولہ** اکثر اصحاب کے نسبت اس حدیث کا مضمون صادق آتا ہی
اقول محض غلط اس اکثریت پر کسی لفظ کو باحدی الدلالات الثلث دلالت نہین بلکہ خصم آپکا
کہہ سکتا ہی کہ اصحاب اوزان جمع قلت سے ہی پس بالاصالت دلالت اسکی بر قلت ہی
و استعمال جمع قلت مقام کثرت مین خلاف اصل ہی اور ہر خلاف اصل محتاج بدلیل ہی
قولہ ایسا لفظ تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا **اقول** سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا خوب دلیل
کثرت پر آپ نے ارشاد فرمائی یہ بالخصوص آپ ہی کا ایجاد طبع زاد ہی یہ بات تو انٹا
کے کاریگر کو بھی نہ سوجھی تھی بلکہ اُنکے بزرگوارون مین سے بھی کسی کو نہ سوجھی تھی اور کیونکر
اونکو سوجھتے کسیقدر علم و ادراک سی بہرہ ور تھے اور اس امر سے باخبر تھے کہ ہر تشبیہ مین دال پر وجہ تشبیہ کا
ہونا ضرور ہی اور بے وجہ کسی امر کو وجہ تشبیہ ٹھہرا لینا عقل و دانش سے دور ہی چنانچہ
اسی حدیث نجوم مین لفظ اہتدیتم بعد اقتدیتم کو دلیل اسکی ٹھہرایا ہی کہ وجہ تشبیہ اس مقام پر
استدا ہے تفصیل اس اجمال اور توضیح اس مقال کی یہ ہی کہ جب تصریحات محققین اعلام اہلسنت

کوئی طریقۂ صحت حدیث نجوم کا نہ نکلا اور کسی کتاب معتمد مین اسکا پتہ نہ ملا تو انکے بعض علما کے
دل مین یہ خیال خام آیا اور یہ سودا سر مین سمایا کہ ایک حدیث صحیح مسلم سے کسی قدر اسکے
مضمون کی تصحیح کیجیے کہ اُس مین جناب رسولخدا سے اس مضمون کی روایت ہی الصحابۃ
امنۃ اھل الارض کما ان النجوم امنۃ السماء اور جب اس حدیث مین تشبیہ صحابہ
بنجوم وارد ہی تو اس تشبیہ مین تلمیح ہی طرف اسکے کہ اقتدا انکی موجب اہتدا بھی ہوگی لیکن محققین
علمائے اہلسنت نے خود اس پر مواخذہ کیا اور اس تقریر کو لغو سمجھا اور فرمایا کہ یہ تلمیح صحیح نہین ہو سکتی
اس لیے کہ اہتدا فرع اقتدا ہی اور جب اس حدیث مین حکم اقتدا موجود ہی نہین ہی تو پھر وجہ تشبیہ اہتدا
ٹھہرانا محض لغو اور باطل ہی بلکہ یہ اشارہ ہی طرف اُن فتن اور حوادث کے جو بعد انقراض عہد
صحابہ اسلام مین حادث ہوے اور امن و امان نہ رہا پس بنا بر اسکے وجہ تشبیہ فقط امن و امان
ہی بندہ کہتا ہی کہ وجہ تشبیہ امن و امان ہونا تو ٹھیک ہی مگر امن و امان فتن و حوادث سی درست
نہین ہی اسلیے کہ ابتداے حوادث و فتن تو ابتداے روز مفارقت جناب رسولخدا ہی
بدلیل لا تدری ما احدثوا بعدک وما زالوا مرتدین منذ ما فارقتھم
جیسا کہ ہمنے پیشتر اس سے بیان کیا کہ منذ واسطے ابتداے مدت کے ہی اور قطع نظر اس سے
فتن اور حوادث اصغر و اکبر کا عہد صحابہ مین ہونا تو اجلاے بدیہیات سے ہی فتنہ اہل ردہ
فتنہ قتل حضرت عمر فتنہ قتل حضرت عثمان کہ بڑا فتنہ جانکاہ سنیان و حادثہ عظیم الشان ہی
کہ جس مین کل صحابہ نجوم اہتدا راہ ہدی سے بسبب مخذول کرنے خلیفۃ اللہ کے یکسر گمراہ
ہوے پھر فتنہ جنگ جمل اور فتن محاربات صفین کہ جس مین ہزارہا بلکہ لکوک کی نوبت
قتل کی پہونچی یہانتک کہ بطور مثل کہتے ہین العرب من الحرب خرب یہ سب فتن قبل از
انقراض عہد صحابہ تھے بلکہ تا وقوع حادثہ جگر سوز عالم و خاتمہ خاندان حضرت خاتم عہد
صحابہ کا کلیۃ انقراض نہوا تھا بنا بر اسکے وجود صحابہ کو موجب امن از حوادث کہنا محض بیجا ہی
پس ضرور ہی کہ حدیث صحیح مسلم کو بھی بفرض صحت مثل حدیث نجوم کے مفسر باہلبیت کرین

اور وجہ تشبیہ امن و امان از زوال و فنا کہین جیسا کہ مسند احمد بن حنبل مین اور دیگر کتب
اہلسنت مین بطرق متعددہ منقول ہے قال رسول اللہ النجوم امان لاھل السماء
اذا ذھبت النجوم ذھبوا واھلبیتی امان لاھل الارض فاذا ذھب
اھلبیتی ذھب اھل الارض اور قریب اسی کے کتب شیعہ مین بھی بچند طرق منقول
ہے کہ فرمایا اون حضرت نے اھلبیتی امان لاھل الارض کما ان النجوم امان لاھل السماء
حاصل سبکا یہی ہے کہ میرے اہلبیت امان اہل زمین ہین جیسا کہ ستارے امان اہل آسمان ہین
اور موید اسکا اور بھی کتب شیعہ مین مثل بوجودھم ثبتت الارض والسماء وبیمنھم رزق الوری
موجود ہے پس ہر چند حدیث صحیح مسلم مین تفسیر صحابہ باہلبیت منقول نہین ہے مگر بمقتضاے
قضیہ مقبولۃ الطرفین الاحادیث یفسر بعضھا بعضا ضرور ہے کہ حدیث صحیح مسلم مین بھی صحابہ سے
اہلبیت ہی مراد ہون ورنہ جسطرح مقتدا ہونا صحابہ کا بدلائل عقلیہ و نقلیہ باطل ہے اوسیطرح
موجب امن و امان ہونا صحابہ کا بھی بالبداہت باطل ہے اسلئے کہ فتن اور حوادث زمانہ صحابہ تو درایت
ہین نہ روایت والحمد للہ علی وضوح الحجۃ تماشاے قدرت خدا کرنا چاہیے کہ مخالف ہمارا
حدیث صحیح مسلم کو واسطے اثبات صحت مضمون حدیث نجوم کے لایا تھا وہ تو باعتراف
اُنہین کے علما کے نہوا مگر شیعون کو ایک شاہد حدیث صحیح اہلسنت سے لفظ اصحاب کے
مفسر باہلبیت ہونیکا ملگیا بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؛ خمیر مایہ دکان شیشہ گر
سنگ است - اور جب حدیث صحیح مسلم مین اصحاب سے فقط اہلبیت مراد ہوے کہ اُنہین پر
تشبیہ نجوم صادق آتی ہے اور وہ معدودے چند ہین پس تشبیہ نجوم من حیث الکثرۃ جو آپکا
افادہ جدیدہ غیر دین ہے باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہوگیا علاوہ اسکے جب
آپ کے علماے حدیث مسلم مین وجہ تشبیہ کو اہتدا ٹھہرانا بسبب عدم دلیل کے
قبول نہ کیا پھر آپ جو وجہ تشبیہ کثرت نجوم کو حدیث نجوم مین بلا دلیل ٹھہراتے ہین اسکو
کیونکر کوئی قبول کر سکتا ہے مگر یہ ارشاد فرمائیے کہ اس جگہ ہمارا طریقہ وراء طریق العقول

ہی ہم کام کشف و الہام سے لیتے ہین پابند دلیل معقول و منقول نہین ہین جیسا کہ آپ کے مولانا
روم فرماتے ہین ؎ پائی استدلالیان چوبین بود ٭ پاے چوبین سخت بے تمکین بود
از دلائل گر یقین حاصل شدے ٭ فخر رازی رازدار دین بدے لیکن اس صورت مین
بحث اصحاب عقول سے نامعقول ہی لان طورھم لیس وراء طور العقول
قولہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہی اسی طرح پر کثرت پر یعنے لفظ نجوم اقول آپکو
علم معنی بیان مین مداخلت تام ہی تشبیہ مین علمانے وجہ تشبیہ کو فقط من بعض الوجوہ ہونا ضرور
جانا ہی کسی نے یہ نہین کہا ہی کہ تشبیہ من کل الوجوہ لازم ہی تاکہ لازم آوے زید کالاسد مین زید کے
لیئے دم بھی ہو پس بیان تشبیہ کے لیئے ذکر اہتدا بعد اقتدا کے کافی ہی جیسا کہ کل علمانے
سمجھا ہی پس آپ نے تشبیہ فی الکثرۃ کہان سی نکالی اور کونسا قرینہ اسپر قرار دیا ہی اور اگر فرمایئے
کہ تشبیہ مین جسقدر تکمیل ہو سکتی ہے تو ہم کہینگے بہت اچھا ایک تھوڑی سی تکمیل فی التشبیہ
ظرفاے شیعہ کی طرف سے بھی قبول فرمایئے اور اپنی عنایات سے اپنے صحابہ خاص کو اسکا
مصداق ٹھرای اور وہ یہ ہی بیت صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند ٭ ولے بعضے کواکب نحس و شوم اند
قولہ سواے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کی مثال کو اقول جہالت اور نادانی
ہی کا باعث ہی کہ وجہ تشبیہ بر دلیل کثرت ٹھرائی ہی حالانکہ اوس زمانہ مین کثرت کفار کے
سامنے مسلمانونکی مع منافقین و مرتدین مثل دال مین نمک کے تھے آپ اتنا نہین سمجھتے
کہ قلت و کثرت امر اعتباری ہی ہر ایک بہ نسبت اپنے مخالف کے ہی پس اگر وجہ تشبیہ
کثرت صحابہ ہوتی تو یہ بہ نسبت غیر صحابہ کے ہوتی اور غیر صحابہ مین ساری دنیا کے کفار ہین
پس سواے مجنون کے کوئی عاقل بھی کہہ سکتا ہی کہ آج کے زمانہ مین مسلمان کفار سے زیادہ
ہین چہ جاے زمانہ جناب رسولخدا مین مگر خلل دماغ کا کچھ علاج نہین قولہ معدودی چند کے
حق مین وارد نہین سمجھ سکتا اقول آپ بجا اور درست فرماتے ہین لیکن یہ تو ارشاد
فرمایئے کہ یہ حکم عام ہی کہ جہان کہین ستارون کے مثال ہو ہم ممثل کو بیشمار سمجھین یا مخصوص تشبیہ صحابہ

بہ نجوم ہی اگر مخصوص ہی تو کوئی وجہ خصوصیت ارشاد فرمائیے اور اگر حکم عام ہی تو جہان کہین تشبیہ
باہلبیت علیہم السلام بنجوم وارد ہی جیسا کہ حدیث اہلبیتی امان لاہل الارض
کما ان النجوم امان لاہل السماء پس اس حدیث مین جو تشبیہ اہلبیت بہ نجوم ہی
تو آپ اہلبیت کو بیشمار سمجھینگے یا معدودے چند سمجھینگے لیکن معدودے چند سمجھنا بقول آپکے
تو جہالت اور نادانی ہی پس ضرور ہی کہ اہلبیت کے بھی بیشمار ہونے کے قائل ہو جیئے
وکفی بذالک جہلا باہل البیت علیہم السلام عقلا اس مقام پر خود سمجھلینگے
کہ کون عاقل اور دانا اور کون مجنون اور دیوانہ ہی اور البتہ قابل پاگلخانہ کلکتہ ہی **قولہ**
تب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کی واجب ہی **اقول** یہ اعتراض لغو انٹاے
کے کاریگر کا ہی اور اُسکے جوابات شافی تصریحاً وضمناً کتاب مستطاب استقصا مین چند طرح سے
مذکور ہین اور عبارت مابعد مین ایک جواب پر آپ نے کسیقدر گفتگوی لاطائل بھی کی ہی
حالانکہ جواب اُسکا بھی بطور دفع دخل اُسی جگہ مذکور ہی لیکن اُس سے بھی اور جوابات دیگر سے
بھی اپنی غض بصر اور قطع نظر کرکے وہی اعتراض بتعرض جواب وجواب الجواب جوابات دیگر
کے جو آپ بیان فرماتے ہین اسکی کیا وجہ ہی یہ بات آپ کے کمال غیرت اور حیا کی دلیل
بیعدیل اور تخدیع اور تضلیل جہال پر حجت بے بدیل ہی اگر منظور نظر افاضت اثر فریب عوام کالانعام
نہوتا اور احقاق حق ہوتا تو کل جوابون کا جواب دیتے اسلیے کہ بفرض محال مثل شریک الباری
اگر ایک جواب باطل بھی ہو تو اُس سے کل جوابات کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بہرکیف
ہم اس مقام پر اشارہ طرف چند جوابون کے کرتے ہین حاصل اعتراض زردوزی کار
مکار کہ سجاوٹ اُسکی سر معتقدین کے لیے طرہ دستار ہی یہ ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
نے حدیث عیون مین دونو حدیث یعنی اصحابی کالنجوم اور دعوا الی اصحابی کو صحیح فرمایا ہی لیکن
اُسمین قید من لم یغیر ولم یبدل کو لگایا ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ من لم یغیر ولم یبدل صحابہ
مین سے قابل اقتدا ہین حالانکہ شیعہ سواے اصحاب عصمت کے کسی کو قابل اقتدا بھی نہین جانتے

جواب اوّل حدیث عیون مین ہذا صحیح فرمانا امام رضا علیہ السلام کا شیعون کے نزدیک منقول بطور خبر واحد کے ہی کہ مقام اعتقاد مین قابل اعتماد نہین پس اخبار احاد سے اعتقاد شیعون کا جو بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ سوائے اصحاب عصمت کے کوئی قابل اقتدا نہین ہی اُٹھ نہین سکتا جواب دوم سلمنا کہ منقول بہ خبر واحد نہین ہی لیکن امام رضا علیہ السلام نے ہذا صحیح تقیۃً فرمایا ہی مگر تاہم تمہاری ہی حدیث اصحابی اصحابی سے ایک قید ایسی لگائی ہی کہ جس سے تمہارے ثلثہ نکلجاتے ہین اس لیے کہ شیعون کے نزدیک اوّل مغیرین و مبدلین وہی لوگ ہین جواب سوم امام رضا علیہ السلام نے تصحیح دو نو حدیثون کی نہین کی ہی اور نہ حدیث عیون اخبار مین دو نو حدیثون کا لفظ ہی بلکہ فقط ہذا صحیح ہی اور مشار الیہ ہذا کا حدیث قریب دعوالی اصحابی ہی اور اُسی مین قید لم یغیر و لم یبدل ہی نہ حدیث نجوم مین اور حدیث نجوم اس مقام پر مسکوت عنہ ہی اگرچہ دوسری مقام مین خود قول جناب رسولخدا سے مفسر باہلبیت ہی اور اس جواب مین ہمارے مخاطب والا مقام نے کچھ گفتگوے لغو عبارت مابعد مین کی ہی انشاء اللہ وہین اُسکا جواب بھی آئیگا جواب چہارم مشار الیہ ہذا صحیح مین قول بعموم مدح صحابہ ہی جیسا کہ ہمارے مخاطب والا مقام اسی پر راضی ہین نہ خصوص مدح باقتدا پس غرض اُن حضرت کی یہ ہی کہ مطلق مدح اُنہین صحابہ کی جائز ہی جو غیرین و مبدلین ہین بدلیل حدیث اصحابی اصحابی اور چونکہ اسی قدر مین مذہب اہل سُنت کا ابطال در باب تعدیل کُل صحابہ تھا اُن حضرت نے اسی پر اکتفا کی اور مضمون جواز اقتدا و عدم جواز اقتدا اس مقام پر لمصلحۃ مسکوت عنہ ہی جیسا کہ حدیث جناب رسولخدا مین تصریح ابن ملفن جواب سوال متی الساعۃ مسکوت عنہ ہی لخوف فتنۃ و فساد و سوء التاویل کما مر جواب پنجم مقصود امام علیہ السلام کا اس مقام پر فقط ابطال مذہب اہلسنت ہی بدلیل الزامی یعنی حسب مزعوم اہلسنت ہمنے اصحابی سے صحابہ ہی مراد لیے جب بھی بحدیث اصحابی اصحابی کہ مسلم خصام ہی کُل اصحاب لئام و کرام قابل اقتدا نہین ہین پس ضرور ہی کہ قید

من لم یغیر ولم یبدل لگائی جاوے اور بعد اس قید کے جبتلک حضرات اہلسنت کسی دلیل قطعی سے
ثلثہ کو من یغیر و یبدل سے خارج نہ کرینگے اُنکا قابل اقتدا ہونا حدیث نجوم سے ثابت نہوگا
اور اسکا اثبات کہ ثلثہ غیر مبدلین و مغیرین سے تھے سنیون سے محال ہے اور مخاطب نے جو
فریقین کے لیے وعدہ فرمایا ہے کہ ہم آگے چلکر ثابت کرینگے شیخ چلی کا خیال ہے آج صدہا
سال گذر گئے کہ ثابت نہوا اور شیعون نے اُنکو مبدلین و مغیرین مین داخل ہی رکھا تو اب تمہاری
کیا مجال ہے کہ ثابت کروگے اس جواب کو صاحب استقصا نے بتصریح تمام بیان فرمایا ہے لیکن
ہمارے مخاطب نے چونکہ جواب اسکا اپنے کلّہ سے باہر سمجھا اسلیے کچھ تعرض اسکا نہ کیا
جواب ششم سلّمنا کہ قول امام رضا علیہ السلام عام ہے اصحاب عصمت اور بعض اصحاب غیر عصمت
سے لیکن لانسلّم کہ یہ عام اپنے عموم پر باقی ہے بلکہ بمقتضاے ما من عامٍ الا وقد خُصّ مخصوص ہے بسبب
اُن دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ کے جو اوپر انحصار اقتدا کے اصحاب عصمت مین دلالت کرتے ہین
پس جبتلک اہلسنت اُن دلائل قطعیہ کو باطل نہ کرلین دعواے بقاے قول امام رضا علیہ السلام
بر عموم خود نہین کرسکتے ہین **جواب ہفتم** مراد امام علیہ السلام کی من لم یغیر ولم یبدل سے وہ
لوگ ہین جو مغیر و مبدل نہ بالفعل ہون نہ بالقوۃ اور وہ لوگ سواے اصحاب عصمت کے
کوئی نہین ہوسکتا ہے اور قرینہ قطعیہ اس مراد پر وہی دلائل قطعیہ ہین جو دلالت کرتے ہین اوپر
عدم جواز اقتدائی غیر معصومین کے **جواب ہشتم** صحابہ من لم یغیر ولم یبدل وہی صحابہ
ہین جنھون نے اقتدا باصحاب عصمت کی ہے مثل سلمان و مقداد و ابوذر وغیرہم کے اور جن
لوگون نے منصوص غدیر خم کی اقتدا چھوڑکر اصحاب ثلثہ کی اقتدا کی وہ سب مغیرین و مبدلین
حکم خدا و رسول ہین پس جن لوگون نے اقتدا المعصوم کی اُنکی اقتدا عین اقتداے معصوم ہے و
تقریر آخر مقتدین معصومین چونکہ معتقد اسکے ہین کہ اقتدا الغیر معصوم جائز نہین ہے پس اُن مقتدین
کی اقتدا مستلزم اعتقاد عدم جواز اقتدا الغیر معصومین ہے اور غرض شیعون کی اس قول سے
کہ اقتدا الغیر معصومین جائز نہین ہے یہ ہے کہ انتہاے اقتدا المعصومین ہونا ضرور ہے خواہ بلا واسطہ خواہ

بواسطہ اُن لوگون کے کہ جنکی اقتدا عین اقتداے معصوم یا مستلزم اقتداے معصوم ہو
جواب نہم قول امام علیہم السلام مین جائز ہی کہ مراد اقتداے اعم از اقتداے جزئی و کلی
ہو مغیرین و مبدلین کی اقتداے کلی و جزئی دونو جائز نہین ہی اور غیر مغیرین و مبدلین مین
معصومین کی اقتداے کلی و جزئی سب جائز ہی اور غیر معصومین کی اقتداے جزئی جائز ہی
نہ اقتداے کلی اور مراد اقتداے کلی سے اقتدا قولاً و فعلاً و تقریراً ہی کہ یہی مخصوص
باصحاب عصمت ہی اور ایسی اقتدا اُنکی غیر کے بدلائل قطعیہ جائز نہین ہی جواب دہم غایۃ الامر
یہ ہی کہ اس مقام پر امام علیہ السلام کو ذکر ایک قید اخص کا فرمانا تھا یعنی مراد اصحاب سی اصحاب عصمت
ہین لیکن امام علیہ السلام نے بجائی اوسکے ذکر ایک قید اعم کا فرمایا یعنی من لم یغیر ولم یبدل اور اعم
اور اخص باہم متنافیین فی الصدق نہین ہین اس لیے کہ جائز ہی کہ مقام جاءنی زید مین جاءنی انسان
کہین اور وجہ اختیار اعم کی یہ ہی کہ ابطال مزعوم مخالف کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین اسی قدر مین بوجہ اسہل حاصل
تھا اور وہ حدیث مسلم مخالف ہی یعنی حدیث اصحابی اصحابی پس امام نے اسی پر اکتفا کی کہ سکوت
سائل حاصل ہو گیا اور اگر سائل زیادہ تر اس سی طالب تحقیق ہوتا تو البتہ وہ حضرت فرماتی کہ جسطرح سے
اصحابی سی کل اصحاب مراد نہین ہین اوسیطرح سے من لم یغیر ولم یبدل سی کل من لم یغیر ولم یبدل مراد نہین
ہین بلکہ اوسمین بھی مخصوصین مراد ہین یعنی اصحاب عصمت دلیل اس پر وہی دلائل ہین جو عدم جواز
اقتداے غیر معصومین پر قائم ہین فتلك عشرة كاملة **قوله ولم يقل به احد منهم**
اقول ولم یقل به احد منکم پس یہ قول بخرق اجماع مرکب خود باطل ہوگا یعنی ہمارے اور
تمہاری درمیان مین دو قول ہین یا یہ کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین یا اہلبیت قابل اقتدا ہین
پس جب کل صحابہ کا قابل اقتدا ہونا بدلیل اصحابی اصحابی باطل ہو گیا تو اہلبیت کا قابل اقتدا
ہونا ثابت ہو گیا اور یہ قول کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض قابل اقتدا نہون بخرق
اجماع مرکب باطل ہی اسی سبب سے امام رضا علیہ السلام نے اسکا ابطال نفرمایا اور
ابطال اقتدائی کل صحابہ پر اکتفا کی **قوله** غرض کہ جب امامیہ نے دیکھا کہ یہ عبارت بیکار ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

اقول کب کہا امامیہ نے کہ یہ عبارت بیکار ہوئی آپ اپنی نافہمی سی یون فرماتے ہین اسوجہ سی کہ
اعتراض زردوزی کار مکار کو لاجواب سمجھتے تھے ابتو آپ نے دیکھا کہ تلک عشرہ کاملہ سی
تڑاتڑ دس اُنکے سر مبارک پر پڑی یقین ہی کہ اب تو بیکار نہ فرمائیگا اور تعجب ہی کہ کیونکر آپ
بیکار کہہ سکتے ہین کیا دعواے عدالت کل صحابہ اس سے خاک مین نہین ملا کیا دعوی آپ کا کہ
کل صحابہ قابل اقتدا ہین اس سے باطل نہین ہوا کیا حضرات ثلثہ من یغیر و یبدل سے نکلگئے
کیا مرتدین منذ ما فارقتہم سے خارج ہوگئے و با این ہمہ دعواے بیکاری بیکار کہ جسکا
بدحواسی اور مدہوشی پر مدار ہی یہ قید ایک تیر سہ پہلو جگر فگار ہی کہ نشانہ سے وار پار ہی
جولاہے کے چوتڑ کا تیر نہین ہی کہ خدا کرے جھوٹھ ہو جاے قولہ اسنے بھی دار و گیر اہلسنت
سے نہ بچایا اقول اہلسنت خود مبتلاے دار و گیر شیعہ بحدیث نجوم ہین کہ جب کچھ نہین بن پڑتی
تو حدیث نجوم کی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ ابن تیمیہ وغیرہ کی عبارت سے پیشتر اس سے
آپ نے سُنا شیعون پر دار و گیر حدیث نجوم سی خام خیالی ہی اور دار و گیر کنندۂ حیا و غیرت سے
خالی ہی جو جو گرفت تم شیعون پر کروگے وہ ثلثہ ہی کو پیش کرینگے اور اُنہین کے زیر و زبر
کرنے سے تمہارے جگرون کو ریش کرینگے قولہ تب اُسکو چھوڑا اور دوسرے طور پر تاویل
اقول کہان اُسکو چھوڑا کب چھوڑا کسنے کہا کہ چھوڑا بلکہ ثلثہ کو خارج کرکے چھوڑا اور بفرض اسکے
کہ قید لم یغیر و لم یبدل حدیث نجوم مین بھی ہی تو بعد اس قید کی تفسیر باہلبیت کب منافی اسکی ہے
بلکہ حقیقت مین مصداق لم یغیر و لم یبدل بروجہ کمال یعنی لا بالفعل و لا بالقوۃ القریبۃ و البعیدۃ اہلبیت ہی
ہین پس جب قید من لم یغیر و لم یبدل لگائی تو ثلثہ کو مصداق نجوم سی خارج کرنا منظور نظر تھا اور جب تفسیر باہلبیت
کی تو اہلبیت کو متعین کر دینا واسطی مصداق نجوم ہونیکے منظور نظر ہوا اور یہ امر عین مطلوب شیعہ ہی
کہ ثلثہ مصداق نہین ہین اور اہلبیت مصداق ہین پس اسکو ایک دعوی چھوڑنا اور دوسرا دعوی لینا نام رکھنا
داد خوش فہمی دینا ہی سلمنا دو دعوی ہین پہلا دعوی قید من لم یغیر و لم یبدل کا جو بدلیل حدیث اصحابے
اصحابی ثابت ہی اور اس سے ابطال دعوائی اہل سنت کہ الصحابۃ کلہم عدول و کلہم قابل للاقتداء

ہوگیا اور بعد اسکے دوسرا دعوی کہ صحابہ نجوم اہتدا فقط اہلبیت ہین ثبوت اسکا تحقیقاً والزاماً
بہ لزوم خرق اجماع مرکب ہوا اسلیے کہ ہم اور آپ متفق ہین اس پر کہ یا کل صحابہ لائق اقتدا ہین یا
اہلبیت اور جب کل صحابہ بدلیل اصحابی قابل اقتدا نہین ہین تو ضرور ہے کہ اہلبیت قابل اقتدا ہون
اور اسکا قائل ہونا کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض نہون خرق اجماع مرکب ہے اور دلیل
تحقیقی شیعون کی روایت انکی ہے جناب رسولخدا سے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت میرے
ہین اور غرض شیعون کی چند راہون سے یہ ہے کہ ہر راہ اہلسنت کی ماری پڑے اور کسی طرح
سر نہ اٹھائین اور بڑے بڑے چوٹین کھائین الغرض تبدیل طرق بمجبوری و ناچاری کار اہلسنت
ہے چنانچہ اولاً خرکابلی نے حدیث نجوم کو دلیل تحقیقی والزامی ہونیکا دعوی کیا جب وہ انجام
کو نہ پہونچا تب آپ کے بزرگوار زردوزی کارمکار نے بعض طرق سے دلیل تحقیقی ہونے کا
دعوی کیا جب وہ بھی انجام کو نہ پہونچا تو حضرت مخاطب نے فقط دلیل الزامی ہونیکا دعوی کیا
غافل ہیں سے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے اور خصم آپکا عموم حدیث مسلم نہین رکھتا ہے اسکو
تبدیل رہنمائی بوقلمونی کہتے ہین جیسے خود بدولت کبھی شیعہ کبھی کرسٹانی کبھی نیچری بنتے ہین
قولہ اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین **اقول** یہ دعوی شیعون نے نہین
کیا بلکہ ہمیشہ سے انکا دعوی یہ ہے کہ اصحاب اقتدا اصحاب عصمت ہین اور وہ منحصر ہین
اہلبیت طہارت مین اور اقتدائے غیر معصومین موجب ہتدا نہین اور غیر معصومین خود
قابل اسکے ہین کہ ہدایت کیے جاوین وہ دوسرون کو کیا ہدایت کرینگے **مصرع**
او خود گم است باز کرا رہبری کند **أفمن یهدی الی الحق احق ان یتبع ام**
من لا یهدی الا ان یهدی **قولہ** ہم اسکو چند دلیلون سے باطل کرتے
ہین **اقول** دعواے شیعہ بہت قوی اور آپکی دلیلین بہت ضعیف ان
بیچاریون مین کہان اتنی طاقت کہ بار قوی کو برداشت کرسکین اور انتظار ثاقبہ فحول کی

پردہ دریون سے بچین

قال المخاطب القسقام هداه الله سبل السلام

دلیل اوّل اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد لینا داد تحریف دینا ہی اس لیے کہ عرفاً اصحاب کا اطلاق یار دوستون پر اور اہلبیت کا گھر والون پر ہوتا ہی شرعاً اصحاب سے مراد پیغمبر پر ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین بلکہ احادیث نبویؐ اور اقوال ائمہ اطہار سے یہ ظاہر ہی کہ دونون لفظون کے مصداق دو فرد علحدہ علحدہ ہین جہان یاران پیغمبر کی شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اور جہان خاندان نبویؐ اور ائمہ اطہار کا ذکر ہی وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا چنانچہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی یا مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح یا امام زین العابدین نے اپنی دعا مین جو صحیفہ کاملہ مین مذکور ہی فرمایا ہی اللھم واصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ الخ اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص نہ ہوتا اور اوسکا استعمال اہلبیت اور عترت کی نسبت بھی ہوتا تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت اور عترت کی تخصیص کیجاتی اور کس لیے پیغمبر خدا حدیث انی تارک فیکم الثقلین مین بجاے کتاب اللہ وعترتی کے کتاب اللہ واصحابی نفرماتے اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح مین مثل اصحابی کسفینۃ نوح ارشاد نہ کرتے اور کسواسطے پیغمبر خدا جب حضرت فاطمہؑ کے گھر جاتے تھے تو سلام علیکم اہل البیت فرماتے تھے اور سلام علیکم یا اصحابی نہ کہتے غرضکہ احادیث نبویؐ اور اقوال ائمہ اطہار سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اصحاب اور اہلبیت کے لفظ محاورہ مین دونو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور دونونکے مصداق دو فریق ہو گئے اصحاب کا اطلاق یارون دوستون پر اور اہلبیت کا استعمال گھر والون پر ہوتا رہا اور ابتک خواص اور عوام دونو فریق کے ویسا ہی استعمال

Presented by Ziaraat.Com

کرتے ہین پس نہایت تعجب کی بات ہی کہ صدہا احادیث ہزارہا اقوال مین تو اصحاب کا لفظ یارانِ
پیغمبر پر اور اہلبیت کا لفظ گھر والون پر استعمال کیا جاوے اور کسی حدیث کسی قول مین کوئی
اصحاب کے لفظ سے اہلبیت اور اہلبیت کے لفظ سے اصحاب مراد نہ لی اور صرف ایک
حدیث اصحابی کالنجوم مین خلاف تبادر اذہان اور مخالف محاورہ وعادت کے اصحاب کے
معنی اہلبیت کے لیے جائین اور پھر بھی ایسے معنی بنانیوالے اپنے آپکو مصداق یحرفون
الکلم عن مواضعہ کا نہ سمجھین ای حضرات ذرا تو انصاف کرو کہ اگر کوئی سُنی بیچارہ اپنی
زبان سے نکالے کہ اہلبیت مین ازواج مطہرات بھی داخل ہین اور مثل اہلبیتی کسفینہ نوح
کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین اور آیۂ تطہیر مین جو لفظ اہلبیت مذکور ہی اُس سی پیغمبر کے
ازواج مطہرات مراد ہین بلکہ مراد لینا ایک طرف وہ بھی شامل ہین تو دیکھو کہ تمہارے
علما کیسا شور وغل مچاتی ہین قیامت برپا کرتے ہین آسمان وزمین کو ہلاتے ہین نوحہ وفریاد
کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین کہنے والے کو خارجی اور ناصبی اور دشمن اہل بیت
کا بتلاتے ہین اور باآنکہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے
موافق ہے تسپر تحریف کا الزام لگاتے ہین اور خود جب اصحاب سے مراد اہلبیت اور یار
اور رفیق کی لفظ کو بھائی اور آل اولاد کی نسبت استعمال کرتے ہین تو کچھ بھی نہین شرماتے
شرمانا کیسا ایسی سمجھ پر ناز کرتے ہین ایسی جو ابلون پر سر افتخار بلند کرتے ہین پس ایسی سمجھ کا کیا علاج
اور ایسے جواب کا کیا جواب **بیت** این سبز و این چشمہ و این لالہ و این گل ؛ آن
شرح ندارد کہ بگفتار در آید۔ پس ہر شخص جو ذرا بھی انصاف اور سمجھکو دخل دے یقین کریگا
کہ اگر پیغمبر صاحب اس حدیث کو اہلبیت کی شان مین فرماتے تو صاف لفظ اہلبیت کا ارشاد
کرتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم فرماتے ہان شاید حضرات شیعہ یہ جواب دین
کہ پیغمبر صاحب نے معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا اور اصحاب کے خوش کرنیکو لفظ اصحابی فرمایا
اور جب گھر مین آئے اور اہلبیت نے شکایت کی تب آپنے اُنسے یہ فرما دیا ہو کہ مراد اصحاب سے تم ہو

Presented by Ziaraat.Com

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

واہ کیا دلیل ہی کہ ہر بات جسکی علیل مرض دلیل ہی ہر تحقیق بے سند ہی اپنی محاورہ دانی پر جدو کد
ہی حاصل دلیل علیل اسی قدر ہی کہ مصداق اہلبیت سے کلیۃً اصحاب خارج ہین اور اصحاب سے
کلیۃً اہلبیت خارج ہین اور کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے پھر سب مستبعد
ہی کہ حدیث نجوم مین مراد لیے جائین حضرت سلامت آپ کے سب دعوی بے دلیل اور محض
غلط ہین پہلا دعوی آپ کا کہ مصداق اہلبیت سے مطلقاً اصحاب خارج ہین لانسلم کہ مطلق
اصحاب خارج ہون لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت اہلبیت سے ہرگز خارج نہین
بلکہ اصحاب جائز الخطا البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس اصحاب عصمت بھی داخل
اہلبیت ہین خصوصاً بنا بر اُن لوگون کے جو تفسیر اہلبیت بہ من یحرم علیہم الصدقۃ
کرتے ہین یا تفسیر اُسکی ساتھ مطلق گھر والون کے کرتے ہین اور حمزہ اور عباس اور
ابن عباس و جعفر و عقیل وغیرہم کو داخل اہلبیت جانتے ہین یہانتک کہ صحابیات کا اہلبیت
ہونا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین اور دوسرا دعوی آپکا کہ اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لانسلم
کہ مطلق اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت سے ہرگز اہلبیت
خارج نہین ہین ہان اصحاب جائز الخطا سے البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس
اصحاب قرابت سے اگرچہ برشتۂ ازار بندی ہون کب اہلبیت خارج ہین اور کیونکر
اصحاب سے مطلقاً اہلبیت خارج ہو سکتے ہین حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ کسی معنون مین
اصحاب کے خواہ لغوی ہون خواہ عرفی خواہ اصطلاحی کوئی قید ایسی نہین ہی کہ جس سے
اہلبیت خارج ہو جائین اور اگر فرمائیے کہ ہمنے قید بیکار کی لفظ اصحاب مین بڑھائی ہی تو
ہم کہینگے کہ یہ ایجاد طبع زاد حضور والا کا ہی کسی عالم شیعہ و سنی نے یہ قید نہین لگائی ہی ذرا
رجوع کیجیے طرف اپنی کتابون کے اور اقوال علما کے کہ کتب رجال مین کل قرابت مندان

Presented by Ziaraat.Com

مومنین کو عمدہ اصحاب مین شمار کیا ہی حضرت حمزہ و عبیدہ و جعفر و عقیل و عباس و ابن عباس و
جناب امیر و حسنین علیہم السلام کو بہترین اصحاب اخیار مین جانتے ہین اور جناب سیدۃ النسا
اور ازواج کو صحابیات مین لکھتے ہین اور سالے سسرون کا ہم ذکر نہین کرتے
گو ایک قسم کی قرابت رکھتے تھے اور حدیث محدثہ سہ دہ یار بہشتی اند قطعی - سے اور اسی طرح
کتابت جناب امیر علیہ السلام سے معاویہ کو کہ اگر صحابت موجب خلافت ہی تو صحابت مع القرابت
بدرجہ اولی موجب خلافت ہی اور اسی طرح حدیث ابو ذر بجواب سوال از رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ من احب اصحابک الیک قال ھذا علی اقدمکم سلما
واسلاما کما نقلہ العلامہ عن المناقب ولم ینکرہ المجیب الناصب جناب امیر علیہ السلام کا صحابۂ اخیار
سے ہونا ثابت ہی امر بدیہی کو کہانتک واضح کیا جائی یہ ہی حال اصل استعمال کا لیکن بشواہد
عقلی و نقلی و بقرائن حالی و مقالی کبھی اصحاب سے اصحاب جائز الخطا ہی مراد ہوتے ہین تو
بیشک اہلبیت معصومین اُنسے خارج ہو جاتے ہین جیسے حدیث اصحابی اصحابی مین اور
کبھی اصحاب سے اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد ہوتے ہین کہ بنا بر مذہب شیعہ وہی اہلبیت
ہین یہ امر جداگانہ ہی کہ ایک لفظ بقرائن مخصوص ساتھ بعض معانی کے ہو جاے جو دو ایک
مثالین مصداق جداگانہ ہونیکی آپ بیان فرمائینگے ہم کہینگے کہ یہ اُسی قبیل سے ہین کہ بشواہد و
قرائن مصداق جدا ہو گئے ہین لیکن دو ایک مثال جزئی سے اثبات دعواے کلی
سراسر جہالت اور غباوت کی نشانی ہی یا ضلالت و غوایت نیچری و کرسٹانی ہی باقی رہا
تیسرا دعوی آپ کا جسکو بڑے شد و مد سے آپ نے بیان فرمایا اور اُسکے مخالفین
کو آپ نے محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہرایا ہی حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ آپ کے
بعض علما اور آپ کے بہت بڑے پیر صاحب آپ کے مخالف ہین اُسوقت حضور
کو بہت ندامت ہوگی کہ ایسا بیہودہ کلمہ کیون زبان سے نکالا ہر کیف آپ دعوی کرتے
ہین کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے ہین یہ بھی دعوی بلا دلیل ہی

غایۃ الامر یہ کہ آپ کو اپنی جہالت سے کوئی ایسا مقام نہ ملا اور قضایائی مقررہ میزانیہ سے ہر
کہ عدم الوجدان لا یدل علی عدم الوجود و بفرض محال اگر نہ بھی ہوتا تو کون مقام استبعاد کا ہے
علم لغت میں سیکڑوں لفظ ایسے ہیں کہ کہتے ہیں کہ قاعدہ کلی ہے فلاں لفظ مخصوص ہے اور فلاں مقام
مستثنیٰ ہے علاوہ اسکے جو ہیں تقریر کے سامنے استبعادات وہمیہ کو کیا دخل ہے ہم پھر بیان
قطعی بیان کرتے ہیں کہ اتقیا اور فساق و فجار بلکہ جائز الخطا بھی نہیں ہیں کہ اصحاب
سے اصحاب عصمت مراد لیے جائیں اگر دوسری جگہ اطلاق اصحاب اصحاب عصمت پر آیا ہو
تو یہی بجا ایک مقام خاص پر ایک دلیل قائم ہوئی کہ وہاں ایک معنی خاص مراد لیے
گئے دوسری جگہ پر وہ دلیل قائم نہ ہوئی وہ معنی نہ مراد لیے گئے مثلاً ہر جگہ ذکر کے معنی یاد
اور بندگی کے ہیں اور سورۂ جمعہ میں بقرینہ مقام باتفاق علماء اسلام نماز جمعہ مراد ہے اور
یہ معنی بحسب لغوی ہیں نہ عرفی ہیں نہ شرعی ہیں مگر ایک فرد ہے بعض معانی کا کہ بقرینہ مقام متعین
ہوا تو اب آپ فرمائیں کہ سیکڑوں حدیثوں اور آیات میں اور اقوال میں کہیں نماز جمعہ نہیں
مراد ہے پھر بیان کرنے ہوں گے جب ہم آپکو ایک قاعدہ کلیہ بتائے دیتے ہیں کہ جس سے
بہت مقامات کا پتا آپکو مل سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ کل ان احادیث اور اقوال
میں کہ جہاں لفظ اصحاب سے کسی دلیل سے اصحاب جائز الخطا مراد نہ ہو سکتے ہوں ضرور ہے
کہ وہاں اصحاب عصمت مراد ہوں اور اگر آپ کی تسکین نہ ہوئی اس پر بھی ہوئی تو یہ
فرمائیے کہ آپ نے یہ جو کہا کہ کسی حدیث میں مراد اصحاب سے اہلبیت نہیں ہیں
اس سے کیا مقصود ہے اگر غرض آپکی یہ ہے کہ سوائے اس حدیث کے اور کسی حدیث میں
اہلسنت نے اصحاب سے اہلبیت کو مراد نہیں لیا ہے تو اہلسنت نے تو اس حدیث میں بھی
مراد نہیں لیا ہے اور شیعوں کو عندیات اہلسنت سے کیا ضرر اس لیے کہ حضرت مخاطب
ہمارے احادیث و مسلمات سے فضیلت اپنے ثلاثہ کی ثابت کرنا چاہتے ہیں نہ اپنے مفتریات
و موضوعات سے اور امر واقعی یہ ہے کہ حضرات اہلسنت بمفاد حب الشیٔ یعمی ویصم

محبت اصحاب ثلثہ مین اسلیے از خود رفتہ ہین کہ کسی حدیث فضیلت صحابہ مین جو ثلثہ اقبال علمان
ہو بھی انکے ذہن مین نہین گزرتے ہین تو پھر اصحاب سے کونسا طائفہ مراد لیتے ہین اور
اگر آپ کی غرض یہ ہے کہ امامیہ نے اصحاب سے اہلبیت کو کیون نہین مراد لیا ہی تو یہ محض آپکا
خیال خام ہی اور باعث اسکا عدم علم اور عمارت کتب علمای اعلام سے ہے امامیہ خلفاً
عن سلف اسی قاعدہ پر عمل کرتے ہین چونکہ پیشتر بیان کیا کہ لفظ اصحاب حضرت عصمت جہان
ہو وہان اہلبیت ہی مراد ہین اور علاوہ اسکے بہت سے مقامات مین بقرینہ سیاق و
سباق و بقرائن خارجی فقط اہلبیت مراد لیتے ہین جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم اہتدیتم
مین کہ جو سابق مین مذکور ہوا بیان کیا کہ یہان لفظ اصحاب سے فقط اہلبیت ہی مراد لیے جاتے ہین
موید اسکی وہ حدیث ہی جو آپ ہی کی کتب مین موجود ہے الصحابی امان لاهل الارض
کما فی مسند احمد بن حنبل و الاحادیث یفسر بعضها بعضا پس ظاہر ہوا کہ لفظ اصحاب سے اہلبیت
مراد ہون اور اسی طرح سے حدیث لاتسبوا الصحابة مین بقرینہ صحت اہلبیت ہی مراد ہین اسلیے
کہ یہ امر ظاہر ہے کہ عہد جناب رسالتمآب مین کوئی شخص کسی کو گالیان نہین دیتا تھا اور بعد وفات سرور
کائنات کے بنی امیہ نے اس امر شنیع کو شروع کیا یہانتک کہ ہر شہر و ہر قریہ مین بر سر منابر اہلبیت علیہم السلام
و بالخصوص جناب امیر علیہ السلام و حسنین کو تا زمانہ عمر بن عبد العزیز سب ہوتا تھا اور بیاض
ابراہیمی مین کتب مخالفین سے منقول ہے کہ معاویہ دخلہ فی المادیہ پانچ شخصون پر قنوت
مین لعنت کرتا تھا انجملہ اونکی جناب امیر اور حسنین علیہم السلام تھے بلکہ یہ امر عبادت اور سنت
قرار دیا تھا کہ احاد ناس کو بھی اس مین کچھ تردد و تکلف نہ ہوتا تھا جیسا کہ یہ امر کل تواریخ و سیر
مین موجود ہی پس بقرینہ سے ثابت ہوا کہ جناب رسالتمآب نے اس حدیث مین
اصحاب سے اہلبیت علیہم السلام کو مراد لیا ہی اور موید اسکی وہ حدیث ہی کہ جو ابن حجر نے
صواعق مین نقل کی ہی من سب علیا فقد سبنی اور اسی طرح سے آخر حدیث
ستفترق امتی بین الذین هم معا انا علیه و اصحابی بفرض صحت مراد اصحاب سے

اہلبیت علیہم السلام ہین اس امر کو علامہ شوستری علیہ الرحمہ نی ابتدای احقاق الحق مین بدلیل قطعی بیان
فرمایا ہو اور حدیث ثقلین اور سفینہ ۔ وامثالہما بھی اسپر شاہد عادل ہو اور اسیطرح اصحابی
لاتتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی ومن ابغضھم
فببغضی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
یعنی میرے اصحاب کو ہدف سہام ملام نہ کرو پس جو شخص دوست رکھی اونکو پس میری دوستی
سے دوست رکھا اُنکو اور جس شخص نے دشمن رکھا اُنکو پس میری دشمنی سے دشمن رکھا اُنکو
اور جسنے اُنکو ایذا دی اُسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی اُسنے خدا کو ایذا دی
پس پچھلا فقرہ اسکا مطابق لاتسبوا اصحابی کے ہو بلکہ لفظ بعدی نص صریح ہو اُپر اسکے کہ بعد
اُنحضرت کے اشقیای اُمت نی اونکی اہلبیت پر زبان طعن کو دراز کیا اور اصحاب ثلثہ پر زبان
طعن دراز کرنے والے تو اہلسنت کے نزدیک بعد ایک مدت کے زمانہ خلفاء سے
مستحدث ہوے لیکن اہلبیت کو برا کہنے اور اُنکے گھر پر آگ لیجانیوالے تو فوراً بعد جناب
رسولخدا کے پیدا ہوے اور اہل دنیا کل محبت کرنے والے اُسوقت مین خلفاء جور سے
تھے نہ اُنسے بغض رکھنے والے اور اظہر من الشمس ہو کہ بعد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دست اُمت جفا کار سے کون لوگ بجز اہلبیت کے ایذا پانے والے تھے آیا وہ لوگ جو
سریر سلطنت مسمی بخلافت پر حکمران تھے یا وہ لوگ کہ جنکے گھر جلانیکی فکر کی گئی اور حقوق
اُنکے تا بہ فدک غصب کیے گئے اور وہ نان شبینہ کو محتاج کر دیے گئے یہانتک کہ نوبت
انتہای ظلم تا بہ مقتول روز سقیفہ یعنی شہید کربلا پہونچی اللھم العن من اسس اساس الظلم والجور
اور موید اسکے وہ احادیث ہین کہ جس مین جناب رسولخدا نے فرمایا کہ یا علی حربک حربی
وسلمک سلمی ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن اطاع علیا فقد اطاعنی
ومن عصی علیا فقد عصانی کما اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ وابصر النبی علیا وحسنا
وحسینا وفاطمۃ فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم

Presented by Ziaraat.Com

والفاطمة بضعة منی من اذاها فقد اذانی ومن اذانی فقد
اذی الله ومن اغضبها فقد اغضبنی کما اخرجه البخاری
واحبونی لحب الله تعالی واحبوا اهلبیتی لحبی کما فی
الجمع بین الصحاح اور اسی طرح سے بحار مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک
حدیث طولانی مین مذکور ہی قال ان المومن اذا حضرته الوفات حضر رسول الله
وجمیع الائمة الی ان قال فاذا دخل قبره وجد جماعتنا هناك واذا جاء منکر
ونکیر قال احدهما للآخر هذا محمد وعلی والحسن والحسین
وخیار صحابتهم فیاتیان فیسلمان علی محمد الی ان
قال فیسلمان علی سائر من معنی من اصحابنا الحدیث خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب مومن کا وقت
وفات ہوتا ہی تو جناب رسول خدا اور ائمہ ہدا تشریف لاتے ہین پس جب منکر ونکیر قبر
مین ان بزرگوارون کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ محمد اور خیار صحابہ انکے ہین پس منکر ونکیر
جناب رسول خدا پر سلام کرتے ہین پھر ساتھ کے سب اصحاب پر سلام کرتے ہین الحدیث
کیون حضرت اس حدیث مین تو صحابہ اور اصحاب سی اہلبیت ہی مراد ہین بقرینہ صدر حدیث حضرت
رسول الله وجمیع الائمہ اور علاوہ اسکی کوئی شخص امت جناب سے لہذا اسی اسکا قائل نہین ہی کہ وقت
وفات حضرت ابوبکر وعمر یا سلمان وابو ذر حاضر ہوتی ہون ہر چند یہ سب احادیث مثل حدیث نجوم
کے جو شیعون نی روایت کی ہی احاد ہین مگر ہماری علما بفرض صحت کل ان حدیثون مین اصحاب سی
اہلبیت مراد لیتی ہین پس یہ جو آپ نی فرمایا کہ کسی حدیث مین اصحاب سی اہلبیت مراد نہین لیئے گئے
محض غلط ٹھہرا باعث اس غلطی کا بجز آپ کے جہالت کے اور کیا ہو سکتا ہی کاش احقاق الحق ہی
آپ نے دیکھ لیا ہوتا تو یہ نفرمائے کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد
لیئے گئے یہ تھا جواب اجمالی آپ کا اب ہم آپ کے فقرات شکنی کرتے ہین قولہ اصحاب
کی لفظ سی اہلبیت مراد لینا داد تحریف دینا ہی اقول لفظ اصحاب عام ہی اصحاب العصمۃ اور اصحاب

عدم العصمۃ سے کما سیتضح اور عام سے خاص مراد لینا کسی دلیل سے ہرگز تحریف نہین ہو
وکم لہ نظائر ہان آل مین اصحاب کو اور اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا جیسا کہ اہلسنت
کرتے ہین البتہ داد تحریف دینا ہو قولہ اسلیے کہ عرفاً اصحاب کا اطلاق اقول یہ عرف مخصوص
واسطے آپ کے امثال کے ہو کہ جہان لفظ اصحاب سنتے ہین جز چند منافقین اور مرتدین
بلکہ جز اصحاب ثلثہ کے اور کوئی اُنکے ذہن شریف مین نہین گزرتا ہو شعر بسکہ در جان فگار
وچشم بیدارم توئی ٭ ہر کہ پیدا می شود از دور پندارم توئی جسطرح سے عرف شیعہ مین اصحاب النار
واصحاب الشمال سے بھی یہی لوگ ذہن مین گزرتے ہین آپ کو اپنے عمر ہی کی قسم ہی سچ فرمائیگا
کہ آیا لفظ اصحاب سے کبھی آپ کے ذہن مبارک مین سلمان اور بوذر بھی گزرتی ہین اور جب
یہ لوگ نہ گزرین تو ظاہر ہو کہ اہلبیت کب گزرینگے الغرض آپ کے عرف سے ہمکو کچھ غرض نہین
ہو مطلوب ہمارا عرف شرع اور عرف لغت ہو قولہ یار دوستون پر اقول یاری دوستی اور
برخلافی اور دشمنی کچھ اپنے پرائے پر موقوف نہین ہو جناب امیر علیہ السلام اور حمزہ اور
عباس کی یاری دوستی اور ابوجہل اور ابولہب کی برخلافی اور دشمنی اجلائے بدیہیات سے
ہو اگر اہلبیت علیہم السلام کے یار دوست ہونیکا کوئی انکار کرے تو وہ خارجی البتہ خارج از
دائرہ اسلام ہوگا ہر چند لفظ مساعد نہین ہو مگر مقصود اصلی اور مطلوب دلی حضور کا یہ ہو کہ
یاران و دوستان بیگانہ کو اصحاب کہتے ہین نہین معلوم کہ یہ محاورہ اپنے گھر کا آپ فرماتے
ہین یا زبان عرب کا اول سے تو ہمکو کچھ بحث نہین ہو لیکن دوسرے کے واسطے کوئی سند
ضرور ہو معنی ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے: بابا جان اور امان جان سے کتب
لغت عرب کھولیے کہ تحقیق لغت اور عرف لغت کا اوسی پر مدار ہو اور سوا اسکے خارج از
اعتبار ہو جناب والا اصحاب جمع صاحب کی ہو جیسا کہ عامۃ الناس گمان کرتے ہین یا جمع صحب کی ہو
جیسا کہ محققین فرماتے ہین مثل فرخ و افراخ اور صحب یا مخفف صاحب کا ہو یا صفت مشبہ
کصعب ہو اور جمع صاحب کی بھی ہو اور مشتق ہو صحبہ صحابۃ و صحبۃ سے بمعنی عاشرہ یعنی معاشر ہوا

اوسکو کمانی القاموس و لازمہ یعنی ملازم ہوا اوسکو کمانی المجمع اور اکثر استعمال اسکا ملازمت
بدنی مین ہی اور کبھی بتوسع ملازمت بتوجہ و عنایت پر استعمال کیا جاتا ہی کما مر جوابہ اب آئیے
تتبع محاورات اور تفحص استعمالات پر پس انہین کتابون سے ظاہر ہی کہ اطلاق اسکا معاشر
اور ملازم اور رفیق اور حافظ اور تابع اور مطیع اور متبع اور مطاع اور متوجہ اور
مالک وغیر ذلک پر آتا ہی اور یہ سب معنی محاورات عرب مین شایع و ذایع ہین و صاحب
الزمان و صاحب المکان و اصحاب الکسار و اصحاب الولاء و صاحب الحمار و صاحب القمار و
صاحب الفتنہ و صاحب الفتوح و صاحب المال و صاحب الرجال و اصحاب النار و اصحاب
الجنۃ و اصحاب الفیل و اصحاب الیمین و اصحاب الشمال سب مستعمل ہی اور کسی معنون مین یہ قید
نہین کہ صاحب الامر و صاحب الامور و بیگانہ ہو یگانہ نہو قولہ اہلبیت کا گھر والون پر ہوتا ہی
اقول حضرت علامہ نے عربی جواب ارشاد فرمایا ہین یہ آپکا خوف خاص ہی یا عرف
لغت ہی اول تو یہ سے کہ آخر اپنے گھر والون سے کیا ہی اس مین ہمکو کچھ بحث نہین ہی اور
ثانی کونسی لغت سے ثابت کرنا ضرور ہی اور بعد اسکی کلام اسکے اطلاق اور تقیید مین
ہے اگر کوئی قید ہو تو ارشاد فرمائیے اور اگر نہین ہی تو انسان اور حیوان اور دوست
اور دشمن و بیگانہ و یگانہ سب داخل ہین یہانتک کہ بقول مشہور الحرۃ من اہل البیت
چوست بلکہ لونڈیان اور باندیان رکھیلیان سہیلیان بی للونی کلوب داخل ہین اس صورت مین
اور داخل اہلبیت کرنے مین شیعون کو کیا عذر ہی بلکہ آپ کی خوشی کیواسطے ابوجہل
اور ابولہب مین بھی کچھ تامل نہوگا آئندہ جو مرضی مبارک ہو سبحان اللہ کیا تحقیق انیق ہی
عجیب کہ یہ کتب ہمین ہی است بکار طفلان خراب خواہد شد۔ قولہ سنی
اصحاب سے مراد اقول لا نسلم کہ یہ معنے شرعی ہین کوئی سند شرعیت دکھلائیے
ہان یہ معنی آپکے علما نے بقیہ ماتہ اعلی الایمان کے گڑھے ہین مگر الحمد للہ کہ اہل بیت
بھی اس مین شامل ہین اور نہ بقیہ ایمان کی تصدیق جانی اس مین شرط ہی آپکے علما ہمارے

نزدیک خارج ہین اور اسیطرح بقید اتو علی الایمان مرتدین متذملنوا رقتم بھی خارج ہوگئے قولہ
مراد ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اقول کیون حضرت اہلبیت علیہم السلام ایمان
لانیوالے مثل امن الرسول بما انزل علیہ کے اور شفیق اور رفیق نہ تھے جو اس تعریف سے
خارج ہوجائین اور اگر فرمائیے کہ مراد ہماری وہ لوگ ہین کہ جو بعد چالیس برس سور کھانے
اور شراب پینے کے ایمان لاے تو ہزارون صحابی جو عہد اسلام مین پیدا ہوے مثل
عبداللہ عمر و عبداللہ عباس وغیرہ سب خارج ہوجائینگے اور مصیبت عظمی اہلسنت پر آجاویگی الغرض
کوئی لفظ اس تعریف مین ایسا نہین ہے کہ جس سے اہلبیت علیہم السلام خارج ہوجائین اس لیے کہ
گمان یہ قید اس مین ہے کانوا من الاعیار ولم یکونوا من الاقرباء الاخیار
سلمنا کہ یہ معنی اصطلاحی آپ کے شرعی سہی لیکن کیا ضرور ہے کہ ہر جگہ لفظ شرعی ہی معنون مین
مستعمل ہو بلکہ لغوی و عرفی و حقیقی و مجازی اور مجاز بالعموم علی حسب القرائن سب محتمل ہے
چنانچہ لفظ صلوۃ سے کلام اللہ اور احادیث مین سیکڑون جگہ معنی شرعی مراد ہین بخلاف
یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما
اور اسی طرح سیکڑون جگہ معنی زکوۃ شرعی مراد ہین بخلاف خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا
الغرض خدا اور رسول کو ہر جگہ پابندی اُن معنون کی جسکو آپ نے شرعی ٹھرایا ہے
کیا ضرور ہے قولہ اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین اقول
یہ معنی جو آپ نے شرعی فرمائے اسکی بھی شرعیت پر کوئی دلیل قائم نہ کی اس مین گھر
والے کا لفظ تو وہی ہے کہ جسکو آپ نے معنی عرفی فرمایا تھا ایک زیادہ امر اسقدر ہے
کہ بنی فاطمہ کے اوپر آپ نے البتہ احسان کیا کہ باوجودیکہ گھر والون مین داخل نہ تھے
مگر آپ نے اپنی عنایات بیغایات سے انکو داخل کرلیا ہمکو شکر گزار ہونا اسکا ضرور ہے
اور گھر والے کا لفظ فقط ازواج کے داخل کرنے کے واسطے آپ نے بڑھایا
ہے بدین نظر ہمارے خیال مین یہ آیا ہے کہ ہم والی کو بکسرہ معروف پڑھین کہ اردو کے

محاورہ مین خاص جورو ہی کو کہتے ہین اور مراد اُس سے حضرت صدیقہ ہونگی جیساکہ
آپ کے بعض علمانے تفسیر آیہ تطہیر مین فرمایا ہی بہرکیف ہمکو تردد اس امر مین ہی کہ جب
گھر والے ازواج ہوے اور بنی فاطمہ حسنین علیہم السلام اور اولاد اُنکی تو خود جناب
فاطمہ اور جناب امیر علیہ السلام ملکہ جناب رسولخدا بھی مصداق اہلبیت شرعی سے خارج
ہوگئے اور اگر فرمائیے کہ نہین گھر والون مین داخل ہین تو ہم کہینگے کہ پھر حسنین نے
کیا قصور کیا تھا جو محتاج آپ کے احسان کے ہوے کہ جب آپ نے داخل کرلیا تو وہ
داخل ہوے اور اگر فرمائیے کہ نہین وہ بھی پہلے ہی سے داخل ہین تو اس صورت مین
دو معنی عرفی اور شرعی جو آپ نے بیان فرمائی اُس مین کیا فرق ہوا اور خاص کل بنی
فاطمہ کا الی یوم القیامہ اہلبیت ہونا خلاف مجمع علیہ امت ہی آپ نے شاید بنظر اسکے
کہ خود مدعی سیادت ہین اس تعمیم کو اسلیے رکھا ہی کہ اپنے نفس نفیس کو بھی داخل اہلبیت
کرین ہیہات ہیہات سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کجا گھو اور پیشاب اور کجا
آب کوثر و تسنیم و کجا فضلہ خنازیر و کلاب و کجا فواکہ لطیفہ جنات النعیم مومنین ہاتھ پاؤن
مارنا اہلسنت کا مثل ناقہ عشوا کے تشخیص معنی اہلبیت مین قابل تماشا ہی یہ لوگ اسقدر
اہلبیت علیہم السلام سے بیگانہ ہین کہ ابھی تک ٹٹولتے پھرتے ہین کہ اہلبیت کن لوگون کو
کہتے ہین اور آپس مین خرفشار عظیم رکھتے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ اہلبیت
فقط ازواج ہین جیساکہ حضرت مخاطب کی بھی یہی راے معلوم ہوتی ہی کہ بعد چند سطر
کے فرماتے ہین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہی انتہی تو جب
ٹھیک یہ ٹھہرا تو اُسکے سوا کوئی معنی ٹھیک نہ ٹھہرے دوسرے صاحب فرماتے ہین
کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین بلکہ جب زوجہ طلاق دیگئی تو اپنے گھر پہونچی بلکہ مراد
اہلبیت سے وہ لوگ ہین جو قرابت مندان رسول خدا ہین جن پر صدقہ حرام ہی پس عباس و
حمزہ و ابی طالب اور اُنکی اولاد الی یوم القیامہ اہلبیت ہین تیسرے صاحب فرماتے ہین

کہ اہلبیت ازواج اور بنی فاطمہ ہین چوتھی صاحب فرماتی ہین کہ یہ کچھ نہین بلکہ مراد اصحاب کسا یعنی
پنجتن پاک علیہم السلام ہین اور بس اور پانچوین صاحب غضب ڈھاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہلبیت سے
مراد کلام خدا مین حضرت عائشہ صدیقہ ہین اور مراد لیذھب عنکم الرجس مین رجس سے
فحشا یعنی زنا ہے اور یہ آیہ قصۂ افک عائشہ مین نازل ہوا شیعہ کہتے ہین کہ ہم مصداق اہلبیت
انہین کو جانتے ہین جنکو ہمارے خدا نے مورد طہارت من کل رجس ازل سے ابد تک ہمیشہ
کیا ہے مختصر بیان اسکا یہ ہے کہ باتفاق اکابر مفسرین مراد رجس سے معصیت و ذنب ہے اور فعل قبیح ہے
چنانچہ فخر رازی اور بیضاوی اور نیشاپوری اور علامہ ابو السعود اور زمخشری نے بذنوب
اور معصیت تفسیر کی ہے اعم من کونہ صغیرا او کبیرا اور اسیطرح علامہ نووی اور صاحب محلی اللغۃ
اور ابن حجر صاحب صواعق اور راغب اصفہانی نے باثم و قبیح اخلاق و افعال تعبیر کیا ہے
اب یہ امر قابل ملاحظہ ہے کہ الف لام الرجس یا جنس کا ہے کما ہو الاصل یا استغراق کا ہے یا عہد خارجی
یا عہد ذہنی کا پس ظاہر ہے کہ نفی جنس نفی کل افراد ہوتے ہی اور استغراق مین کل افراد مراد ہوتے
ہین اور نفی کل بطور سلب کلی و سلب جزئی دونو ہو سکتی ہے لیکن سلب جزئی موجب کسی فضیلت
کا نہین حالانکہ مقام بیان فضیلت اہلبیت کا ہے بلکہ بقول ابن حجر منع فضائل ہے اور اسی طرح سے
عہد ذہنی و خارجی مین بعض معین یا بعض غیر معین مراد ہوتے ہین اور نفی بعض الرجس کل مومنین
مین پائے جاتی ہے اس لیے کہ کوئی مومن دنیا مین ایسا نہین کہ کل الذنوب کا فاعل ہو پس
ذہاب بعض ذنوب مین کوئی فضیلت اہلبیت کی نہ نکلیگی پس ثابت ہوا کہ مراد سلب کلی ارجاس ہے
اور اسپر احادیث بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ فردوس الاخبار دیلمی مین کہ معتبر کتاب اہلسنت
کی ہے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے قال قال النبی انا اھلبیت قد اذھب
اللہ عنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن یعنی ہم اہلبیت سے حق سبحانہ تعالی نے
کل گناہان ظاہری و باطنی کو دور کیا ہے اور در منثور سیوطی مین ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ
انا و اھلبیتی مطھرون من الذنوب یعنی مین اور اہلبیت میرے جمیع ذنوب سے پاک و پاکیزہ

ہین اور نفائس العرائس مین ثعلبی سے منقول ہے قال قال رسول اللہ سباق ھذہ الامۃ
یوم القیمۃ اربعۃ لا یعصون اللہ طرفۃ عین علی بن ابیطالب و فاطمۃ والحسن والحسین
یعنی حضرت نے فرمایا کہ پیشرو اس امت کے جمیع مدارج مین بروز قیامت چار شخص ہونگے
کہ اُنہون نے گاہے طرفۃ العین بھی معصیت خدا نہین کی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
پس بدلالت عقل و نقل معلوم ہوا کہ مراد سلب کلی جمیع ذنوب و اثام و کل القبائح فی الاخلاق
والافعال ہے و علی ہذا القیاس ارادہ تشریعی ہر مومن و کافر سے متعلق ہوتا ہے اسمین
بھی کوئی فضیلت بخصوصیت اہلبیت نہین ہے علاوہ اسکے متعلق ارادہ تشریعی افعال عباد ہوتے
ہین اور یہ فعل خود جناب باری ہے اور ظاہر ہے کہ جو نفی لیذہب مضارع سے سمجھی جاتی ہے وہ
استمراری تجددی ہے کما ثبت فی علم البلاغۃ پس جن لوگون سے خدا نے بارادہ تکوینی ازلی
جمیع اقسام رجس کو ہمیشہ سے دور رکھا اور رکھیگا وہی اہلبیت عصمت و طہارت و نبوت ہین
پس مراد اہلبیت سے سوائے چاردہ معصوم کے کوئی نہین ہو سکتا لاتفاق الامۃ علی عدم
عصمۃ غیرہم اور اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ مراد بیت سے نہ بیت السکنی ہے کہ بی للو اور بی کلو
اور چوہے بلیان اسمین داخل ہو سکین نہ بیت القرابۃ ہے کہ کل من یحرم علیہم الصدقۃ الی یوم
القیامۃ اُس مین داخل ہو سکین لعدم العصمۃ فیہم باتفاق الامۃ بلکہ مراد بیت سے بیت الشرف
والعزۃ والفضل ہے اعنی العصمۃ والطہارۃ والنبوۃ اور مراد اہل سے آل ہے لاتحادہما لفظا و
معنی فی الاصل باتفاق اللغویین والنحویین وسیجئ زیادۃ توضیح بادلہ اُخر عنقریب
ان شاء اللہ تعالی فکن من المنتظرین حتی یاتیک الیقین **قولہ** کہ دونون لفظونکی مصداق دو فرقے
علیحدہ علیحدہ ہین **اقول** اہلبیت کے مصداق تو بنا بر آپ کے زعم باطل کے ازواج ہین سالے
سُسرے بھی ہو سکتے ہین اسلیے کہ ٹھیک محاورہ ہے کہ گھر والیون کے عزیز اور اقربا بھی
گھر والے کہلاتے ہین محض بیگانے اور بیرونی نہین ہین پس مصداق اہلبیت جسطرح صحابیات
کو آپ نے ٹھہرایا ہے اُسی طرح اصحاب کو بھی ٹھہرا سکتے ہین پس مصداق جداگانہ کہان سے

Presented by Ziaraat.Com

نکالیے گا لیکن بنا بر رائے امامیہ پس اہلبیت سے جز اصحاب عصمت و طہارت کوئی مراد نہین
ہو سکتا ہی یہ ہی حال لفظ اہلبیت کا جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا لیکن لفظ اصحاب پس بنا بر ہر معنی
لغوی و عرفی و شرعی کی اعم ہی اہلبیت سے جیسا کہ ہمنے پیشتر تحقیق اسکی کی پس غرض علحدہ ہونے
مصداق سے اگر کلیۃً ہی تو لا نسلم یہ دعوے بلا دلیل ہی ایک دو جگہ کے مصداق علحدہ
ہونیسے کلیۃً علحدگی کا ثبوت نہین ہوتا اور اگر غرض علحدہ ہونے مصداق سے جزئیۃً ہی
تو یہ بات مسلم ہی کہ کہین مصداق علحدہ بھی ہوتے ہین مگر بشرط قرائن جیسے حدیث اصحابی
اصحابی مین کہ اصحاب عصمت کا داخل ہونا محال ہی اور از جملہ قرائن تقابل بین اللفظین ہی
مثلاً یوم کہ ہزارون جگہ استعمال اُسکا روز مع شب پر آیا ہی جیسا کہ کہتے ہین الشہر ثلثون
یوماً والسنۃ ثلثمائۃ وستون یوماً پس بدیہی ہی کہ مراد یوم سے نہار مع اللیل ہی بخلاف قول خدا
سیروا فیہا لیالی وایاما آمنین کہ یہان یوم سے بقرینہ تقابل لیالی فقط نہار مراد ہی
اسیطرح جب اہلبیت اور اصحاب کا ذکر متقابل ہوگا تو مصداق جدا جدا ہونگے مثلاً
صلوات اللہ علی الحسین وعلی اولاد الحسین وعلی اصحاب الحسین
پس اس مقام پر البتہ بقرینہ تقابل مصداق اولاد و اصحاب دو ہین برخلاف دوسری
دعا کے جس مین صلوات اللہ علی الحسین واصحابہ ولعنۃ اللہ علی قتلۃ
الحسین واصحابہ ہی پس کوئی بیدین ہی مثل حضرت مخاطب کے کہیگا کہ اولاد اصحاب
سے خارج ہین اور اہلبیت حسین کو ہمنے صلوات سے خارج کیا اور فقط بیگانون پر ہمنے
صلوات بھیجی ہی اور قاتلان اصحاب حسینؑ پر تو لعنت ہی اور قاتلان اولاد حسین علیہ السلام پر
لعنت نہین ہی اسیطرح اطلاق لفظ یار و دوست مین بیگانگی شرط نہین ہی مگر وقت تقابل
جیسے کہین کہ فلان عزیز قریب ہی اور فلان دوست و یار ہی پس اس جگہ البتہ یار و
دوست سے بیگانہ مراد ہوگا بقرینہ تقابل و اگر یہ نہوگا تو یگانہ سے بڑھکر بیگانہ کب
دوست و یار ہو سکتا ہی اور کاشف اسکا ہی یہ قول کہ کہہ سکتے ہین کہ جناب رسولخدا کے

Presented by Ziaraat.Com

دو عزیز قرابت مند تھے ایک حمزہ ایک ابولہب لیکن پہلا دوست و یار تھا اور دوسرا دشمن شقاوت شعار تھا اس جگہ پر دوست و یار کا اطلاق یگانہ پر ہوا بالجملہ بعضے مقامات کے تفارق سے تفارق کلی نہین لازم آتا ہی بلکہ جہان کہین کسی فضیلت کا بہ نسبت اصحاب کے مذکور ہوگا اور کوئی امر خلاف عصمت نہوگا تو اس وریس صحابہ اہلبیت علیہم السلام ہونگے دلیل اسپر وہی ہی کہ ہر معنی صحابت مین اہلبیت داخل ہین لیکن بقرینہ مقام جدا ہو جائینگے اور بنظر اسی عموم کے ہمنے کہا ہی کہ اگر لفظ اصحاب کا ذکر یا مقتضیات و لوازمات عصمت ہو تو وہان ضرور ہوگا کہ اصحاب خاص یعنی اہلبیت علیہم السلام ہم مراد لین لعدم العصمۃ فی غیرہم باتفاق الامۃ کما عرفت مرارا اور ایسے مقام پر سنیونکا زرق برق و بق بق قابل اصغا نہوگا قولہ جہان یاران پیغمبر کے شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اقول اگر وہ حدیث یا قول مثل فاقول اصحابی اصحابی کے ہی تو وہان لفظ اصحاب یاران مکاران دغاشعاران کو مبارک ہم بھی کہتی ہین کہ اصحاب عصمت و طہارت کو اس سے کچھ واسطہ نہین اور اگر وہ حدیث یا قول مقترن بمقتضیات عصمت و طہارت ہی تو ضرور ہی کہ اصحاب عصمت ہی مراد ہون اور اگر محض مدح و ثنا اور دعا ہی جیسے اللّٰھم واصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ پس مراد اس سے مومنین موقنین ہین کہ جنکی راس وریس اہلبیت طاہرین ہین نہ منافقین و مرتدین اسلیے کہ اس کلام بلاغت نظام مین پہلے ہی قید یعنی احسنو الصحابۃ کے جسکے معنی یہ ہین کہ حقوق صحبت کو بحسن و خوبی ادا کیا ان دغابازون نمکحرامون کو خارج کرتی ہی جو رسول خدا کو نرغہ کفار مین چھوڑ کر ہمیشہ رو بفرار لاتے تھے اور مثل مادہ بز کوہی پہاڑون پر اچکتے تھے اور کامی چور نوالے حاضر تھے وہ اشقیا مصداق احسنوا الصحابۃ نہین ہو سکتے اور آپکے حضرات ثلثہ اطلاق اولین مین ہمارے نزدیک داخل ہین اور ثانی اور ثالث سے انکو کچھ علاقہ نہین ہے قولہ وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا اقول لفظ اہلبیت اور عترت کا یکجا کرنا لعطف

تفسیری منادی ہی باعلای ندا کہ مصداق دونو کا ایک ہی یعنی اصحاب عصمت اور بدیہی ہی
کہ عترت مین ازواج کسیطرح سے خواہ بقول آپ کے سب طیّبات ہون یا بقول ہمارے
بعضے خبیثات داخل نہین ہو سکتے پس اہلبیت مین بھی داخل نہین ہو سکتے ورنہ مصداق
واحد ہونا باطل ہو جائیگا پھر کس منہ سے فرمائیگا کہ اہلبیت مین ازواج داخل ہونا ٹھیک
محاورہ ہی قولہ اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص ہوتا اقول کلام بلاغت نظام
بلغا کا مطابق مقتضاے حال و مقتضاے مقام ہوتا ہی جسوقت اور جس مقام پر عترتی
و اہلبیتی فرمایا وہان ضرورت ابہام و ابہام نہ تھی اور جہان اصحابی مفسر باہلبیتی فرمایا
وہان کا حال و مقام مقتضی تفسیر بعد الابہام کا تھا اور جو فوائد تفسیر بعد الابہام مین
بلغا کو مدنظر ہوتی ہین یہ ضرور نہین کہ ہر جگہ پر ضرورت اُسکی ہو پس بلا ضرورت اُن
فوائد کو ملحوظ رکھنا خلاف بلاغت ہوگا مثلاً تاکید مخصوص بمقام شک و انکار ہی بغیر اسکی
تاکید لغو اور بیکار اور خلاف بلاغت ہوگی وسیجئی زیادۃ توضیح ان شاء اللہ تعالی
قولہ تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت اور عترت کی تخصیص کیجاتی اقول یہ تخصیص
واسطے تنصیص کے ہی اس بات پر کہ قابل اقتدا وہی لوگ ہین جنکی عصمت بآیۂ تطہیر
ثابت ہوئی ہی اور ایسے ہی نصوص باعث اسکے ہین کہ اگر کہین اقتدا باصحاب کا
ذکر ہو تو اصحاب عصمت ہی مراد لیے جائین پس اگر یہان بھی لفظ اصحاب بجاے
اہلبیت و عترت فرماتے تو یہ تنصیص نہوتی اور ہواخواہان ثلثہ اسکو بھی طرف ثلثہ ہی کے
کھینچتے اور ہر چند تفسیر باہلبیت کرتے مگر اہل سنت اُسکو بڑھائی ہوئی بات کہتے پس
ان احادیث تنصیص اہلبیت کو بجاے آیات محکمات سمجھنا چاہیے اور جہان ذکر اصحاب
ہو اُسکو مثل آیات متشابہات کے سمجھنا چاہیے فاما الذین فی قلوبھم زیغ
فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ یہ تقریر واسطے اُن لوگون کے
ہی جو تفسیر باہلبیت مسلّم نہین کرتے جیسا کہ آپنے کیا ہی لیکن مسلّمین تفسیر باہلبیت پس اُنکے

نزدیک لطف اسکا موقوف ہو اور علم بلاغت کے کہ آپکو اس سے بہرہ نہین ہو بالجملہ جو فوائد
کہ تخصیص بعد التعمیم اور تفصیل بعد الاجمال و تفسیر بعد الابہام مین علماے بلاغت نے ذکر کیے
ہین وہی فوائد یہان بھی مترتب ہین کلام خدا مین ہو وناديناه ان يا ابراهيم وما
ادريك ما القارعة يوم يكون الناس الآية فامه هاوية وما ادريك
ما هية نار حامية اور حدیث مین ہی لاعطين الراية غدا رجلا كرارا غير فرار
جو وجہین ایسے مقامات مین تعمیم و تخصیص کی ہین وہی وجہ تعمیم بصحابہ اور بعد اُسکے تفسیر
باہلبیت کی ہی بلکہ جو تخصیص بعد التعمیم کہ نوری ہو الشف ہی اوس تخصیص سی کہ بعد ایک دن کے
ہو جیسا کہ لاعطين الراية مین ہی کما لا یخفی **قولہ** اور جب حضرت فاطمہ کے گھر جاتی الی قولہ فرماتی
اقول اگر اس مقام پر یا اصحابی فرماتے تو اصحاب کسا کی تخصیص و تنصیص باہلبیت نبوت ہونیکی
نہوتے اور اہلسنت کہتے کہ اہلبیت ازواج ہین کیون حضرت ٹھیک محاورہ تو اہلبیت کا
بقول آپکے ازواج کے لیے ہو تو پھر نبی عائشہ اور بی حفصہ کے گھر جاکر ایک دن بھی
سلام علیک اہل البیت نفرمایا اور اصحاب کساء کے لیے مہینون فرمایا اسکی کوئی وجہ ارشاد
فرمائیے **قولہ** اور دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے **اقول** سخن مکرر ہی فالجواب
الجواب **قولہ** اتبلک خواص و عوام دونو فریق کے **اقول** کذب محض ہو اسلیے کہ شیعہ لفظ
اصحاب سے کبھی بمقتضاے قرائن و دلائل کے اصحاب عصمت و طہارت بھی مراد لیتے ہین اور
کبھی اصحاب الشمال اور کبھی اعم اصحاب عصمت و غیر اصحاب عصمت سے اور اہلبیت سے فقط
اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد لیتے ہین اور اہلسنت جہان کہین لفظ اصحاب جب بالخصوص ساتھ
کسی مدح کے سنتے ہین تو اصحاب ثلثہ ہی مراد لیتے ہین اور لفظ اہلبیت مین جو لوگ تفسیر اُسکی
بمن یحرم علیہ الصدقہ کرتے ہین بعض اصحاب کو بھی داخل کرتے ہین اور امثال مخاطب صحابیات
ازواج کو مراد لینا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین پس اتفاق خواص و عوام فریقین ایک بات پر
ہوا اور نہ تمہاری بات پر ہوا جھوٹھ جھوٹھ باتین فریب عوام کے لیے بنانے سے کیا فائدہ

Presented by Ziaraat.Com

قولہ اور کسی حدیث کسی قول مین اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد نہین لیے گئے اقول الحمد للہ
کہ ہمنے آپ کے مزعوم کا بطلان باحادیث کثیرہ ثابت کر دیا اور بہت مثالین ایسی دین کہ شیعون نے
وہان لفظ اصحاب سے اہلبیت ہی سمجھا ہے آپ جائیے کوئی دوسرا راگ گائیے قولہ صرف ایک
حدیث اصحابی کالنجوم مین اقول اتبو صرف ایک حدیث نفرمائیگا بلکہ غیرت ہوگی تو کچھ شرمائیگا
کہ ہمنے بہت سے احادیث کا پتا آپ کو دیا لیکن غیرت کہان وہ تو ہمارے حضرت مین خصوصًا
اور سُنیون مین عمومًا چھو نہین گئی ہے قولہ خلاف تبادر اذہان اقول سچ ہے کہ تبادر اذہان
سنیہ تو ابوبکر و عمر ہی ہوا کرتے ہین اسکا کیا علاج ہے لان حب الشئ یعمی ویصم
اگر چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے تو راہ راستی پر چلتے اور ذہن طرف کجی کے نہ جاتا قولہ اصحاب کے
معنی اہلبیت کے لیے جائین اقول ابھی تک حضور والا بحث مصداق مین کرتے تھے جیساکہ
آپ نے چار سطر پیشتر فرمایا کہ دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے انتہی اب بحث معنی و مفہوم
مین کرنے لگے یہ کسنے کہا کہ معنے اصحاب و اہلبیت کے ایک ہین اور یہ دونو لفظین مترادف
ہین ارے حضرت کچھ تو خدا سے ڈرو اور فریب دہی اور اضلال عوام کے لیے اسقدر
بہتان تو شیعون پر نہ کرو کہ شیعہ دونو لفظون کے معنی ایک کہتے ہین شیعہ ان دونو لفظون
کے دو معنی کہتے ہین مگر مصداق انکا کبھی ایک ہوتا ہے کبھی دو ہوتے ہین حسب قرائن مقام
جیسے حیوان و ابیض کبھی متحد المصداق ہے کبھی مختلف المصداق ہے بہرکیف یا تو آپ ایسے جاہل
ہین کہ مصداق و مفہوم مین کچھ فرق نہین جانتے یا جان بوجھ کر فقط شیعون کے ہرا دینکی
ایسی تقریرین مختل النظام کرتے ہین الغرض ہر ہر سطر مین ہمارا گرگٹ نیا رنگ بدلنا
ہے قولہ مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ اقول ذرا انصاف فرمائیے کہ
محرفین کلم عن مواضعہا وہ لوگ ہین جو ہر جگہ لفظ اصحاب سے اصحاب ثلثہ کو سمجھتے ہین یا وہ لوگ
کہ بحسب مقتضاے مقام بعض مواضع مین اصحاب الجنۃ اور بعض مواضع مین اصحاب النار
اور بعض مواضع مین بحسب قرائن و دلائل عقلیہ و نقلیہ اہلبیت علیہم السلام کو سمجھتے ہین ؎

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد ؛ **قولہ** اور مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین **اقول** آجتک تیرہ سو برس کا زمانہ ہوا کسی سنی کی زبان سے یہ نہ نکلا کہ حدیث سفینہ مین ازواج داخل ہین تعجب ہے کہ کیونکر آپ کے مُنھ سے ایسی بات نکلتی ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواھہم ان یقولون الا کذبا اور کیونکر آپ فرمائین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا بقول آپکے ٹھیک محاورہ ہے پس حدیث سفینہ مین بھی ازواج ہی مراد ہونگے کیون حضرت مثل آپکے ہم پوچھتے ہین کہ بجائے مثل اہلبیتی کے حضرت نے صاف صاف کیون نہ فرمایا کہ مثل ازواجی کسفینۃ من رکبہا کہ پھر شیعون کو کچھ مقام کلام نہ رہتا **قولہ** آیۂ تطہیر مین لفظ اہلبیت مذکور ہے **اقول** البتہ اس آیہ مین خلاف عقل و نقل بعضون نے ازواج منفردًا اور شاملاً للغیر بقرینۂ ترتیب عثمانی کہ خلاف تنزیل یزدانی ہے اور سابق و لاحق مین ترتیب عثمانی مین ذکر ازواج ہی ازواج کو مراد لیا ہے حالانکہ یہ مراد لینا بدلائل عقلیہ و نصوص نقلیہ باطل ہے کما ستسمع عنقریب ان شاء اللہ لکن حدیث مثل اہلبیتی مین بجز آپ کے کسی نے احتمالاً بھی ذکر ازواج نہین کیا اور اسیطرح حدیث ثقلین مین کہ بعض طرق مین عترتی اہلبیتی کا لفظ ہے اور عنقریب معلوم ہوگا کہ بدلائل قطعیہ ثابت ہے کہ ہرگز ازواج کو ایسی احادیث مین مداخلت نہین ہوسکتی **قولہ** اور نوحہ و فریاد کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین **اقول** نسبت نوحہ و فریاد کے شیعون کی طرف دینا بہت بجا و درست ہے کہ ابتدای ظہور ارتداد سے کہ روز مندنا فارقتہم تھا تا ظہور موفور السرور قائم آل محمد ہمیشہ مظلوم ہین لکن کچھ پروا نہین بقول جناب امیر علیہ السلام لاغضاضۃ للمرء المسلم ان یکون مظلوما ما لم یکن شاکا فی دینہ اور ہرچند مظلومیت و مغلوبیت انکی ہر امر مین ہے مگر معرکۂ بحث و کلام و افحام خصام لئام و اقامت حجج قاہرہ اور براہین باہرہ مین ہمیشہ یہی غالب ہین ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا فسرہ المفسرون بالغلبۃ بالحجۃ پس ایسے مقام مین تو شیعہ ایسے جوابات دندان شکن دیتے ہین کہ اہل سنت دیوانہ

اور مبہوت ہو جاتے ہین اور مصداق فبہت الذی کفر کانہ التقم الحجر بن جاتی ہین اور ایسی
بھگو بھگو کر جوتیان مخالفین کے سر پر مارتے ہین کہ کچھ دنون حاجت حلاق باذن ایزد خلاق
ساقط ہو جاتی ہی اور حضرات اہل سنت فریاد کرتے ہوے اور واغوثاہ واغوثاہ پکارتی
ہوے عدالتون مین دوڑتے ہین اور حکام وقت کو اپنا غوث الاعظم قرار دیتے ہین کہو
کبھی کوئی شیعہ بھی نالش کرینگیا ہی حضرات کو کیا غیرت اور حیا ہی جامۂ حیا خدا نے انہین قدون پر
راست کیا ہی **قولہ** کہنے والیکو خارجی و ناصبی اور دشمن اہلبیت کا بتلاتے ہین **اقول** اس مین
کیا شک ہی وجہ موجہ اسکی یہ ہی کہ ہوا خواہی ثلثہ مین اپنی احادیث پر بھی کچھ نظر نہین کرتے
اور جسکو محققین علما کاذب اور موضوع کہتے ہین اُسکی تصدیق پر کمر باندھتے ہین کما فی
حدیث النجوم اور بمفاد احادیث صحیحہ جو لوگ اہلبیت نہین ہین اُنکو زبردستی اہلبیت بناتے ہین کما
ستسمع عنقریب پھر ہم ان امور کو بجز عداوت اہلبیت کے کس چیز پر محمول کرین **قولہ** اور باآنکہ
اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے موافق ہی **اقول** بخدا اے لایزال کہ ہرگز
جی نہین چاہتا ہی کہ ایسے سفہا سے گفتگو کیجیے کہ جنکے منھ مین لگام نہین ہی جو جی چاہتا ہی بکتے ہین
دعویہاے بے سر و پا پر مٹکتے ہین اس مرد عزیز نے معنی اصحاب بیان کیے کوئی دلیل اسپر
قائم نہ کی معنی اہلبیت بیان کیے اُسپر بھی سند ندارد اب فرماتے ہین کہ ٹھیک محاورہ ازواج
مراد لینا ہی سوا اونکی اور کسی کو مراد لینا ٹھیک نہین ہی کوئی دلیل کوئی برہان کوئی حجت آپکا کہنا
کوئی کیونکر مان لے ہم ہر چند غور کرتے ہین ہمارے خیال مین کوئی وجہ اسکی نہین آتی بجز اسکے
کہ محاورات اُردو مین اہلخانہ اور گھر کے لوگ جورو کو کہتے ہین اُسکو آپ ترجمہ لفظ اہلبیت کا
قرار دیکر یہ سمجھے کہ زبان عرب مین بھی اہلبیت جورو ہی کو کہتے ہین حضرت سلامت لاقیاس
فی اللغۃ محاورہ ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے کیون حضرت زید ابن ارقم قح عرب
اور محاورہ دان عرب تھے کہ نہین جو تقسیم کہتے ہین کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین ہین
جیسا کہ صحیح مسلم مین ہی فقلنا من اہل بیتہ نساءہ قال لا ایم اللہ ان المرأۃ یکون

مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیہا وقومہا
یعنے پوچھا ہمنے کہ ازواج داخل اہلبیت ہین کہا نہین قسم خدا کی بدرستیکہ عورت ساتھ مرد کے
ایک زمانہ تک رہتی ہو پھر مرد اسکو طلاق دیتا ہو پس وہ رجوع کرتی ہو طرف اپنے باپ و قوم
کے پس جو بات کو آپ کے بزرگوار بحلف بیان کرین انکو کیونکر آپ صادق نہ سمجھینگے اور سنیے
کہ آپ کے بڑے خالو صاحب ابن خالویہ لغوی علی ما نقل من کتابہ المسمی بکتاب الآل فرماتے ہین کہ ہرگز
ازواج داخل اہلبیت نہین ہین اور آپکے چھوٹے خالو صاحب کمال الدین بن طلحہ شافعی فرماتے ہین
کہ معنی آل و اہلبیت کے ایک ہین اور استدلال کرتے ہین ساتھ حدیث لغوی کے جسکے آخر مین
ہے نقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم اہل البیت فقال قولوا اللھم صل
علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم الخ
اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی موجود ہو بعد اسکے فرماتے ہین کہ جب پیغمبر نے تفسیر احدہما بالاخر
فرمایا والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون بہ آلہ اہلبیتہ واہلبیتہ آلہ
فیتحدان فی المعنی اور مؤید اسکا ہو اتحاد لفظ آل اور اہل کا جیسا کہ کتاب الآل سے منقول
ہے فان قلت ما الفرق بین الآل والاہل قلت ہما سواء لان الھمزۃ فی آل
مبدلۃ من الھاء فی الاہل ثم لینت کما قیل ھیاک وایاک وھیہات
وایہات ودلیل ذلک اجماع النحویین علی ان تصغیر آل اہیل بردہ الی اصلہ
لاخلاف فیہ الی آخر ما قال محصل اسکا یہ ہو کہ آل اور اہل متحد المعنی ہین اور بھی مؤید
اسکی وہ حدیث ہو جو ابن صباغ مالکی نے کتاب الفصول مین بجاے اہلبیتی کے آل بیتی روایت
کی ہو اور اسیطرح سے بعض طرق حدیث ثقلین مین عترتی اہلبیتی وارد ہو اور بھی موید اسکی وہ حدیث
ہی جو مسند احمد بن حنبل مین ام سلمہ سے منقول ہو کہ جناب رسالتمآب نے علی و فاطمہ اور حسنین کو ردا
فدکی اوڑھایا اور ان حضرت پر ہاتھ رکھکر فرمایا اللھم ان ھؤلاء آل محمد فاجعل
صلواتک وبرکاتک علی محمد وآل محمد انک حمید مجید اور اسی مسند حنبلی مین

چند روایتین ایسی بھی ہین کہ جس مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ان حضرات کو چادر اُڑھا کر اہلبیتی
فرمانا مذکور ہو تو جمع سے روایات مسند حنبلی کے بھی معلوم ہوتا ہو کہ اہلبیت اور آل ایک ہی ہین
پس جب آل محمدؐ اور عترت محمدؐ اور اہلبیت محمدؐ کا مصداق ایک ہوا تو اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا آل و
عترت مین داخل کرنا ہی اور منکوحات کو آل و عترت مین داخل کرنا عین مجوسیت ہی پس اگر مجوس ہذہ الامۃ
بھی اس کی قائل ہون تو ہو سکتا ہی فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر حضرت مخاطب کو اپنی محاورہ دانی پر اصرار
ہی اور اپنی بزرگون کی تحقیق اور استدلال اونکی نزدیک غلط اور قابل اعتبار نہین تو یہ ارشاد فرمائین
کہ اون احادیث صحاح کا جس مین ازواج کا اہلبیت سی خارج ہونا اور انحصار لفظ اہلبیت کا موجودین
مین سی فقط اصحاب کساء پر منصوص ہی اوسکا کیا جواب ہی اور وہ احادیث اتنی ہین کہ فقط اونکی نقل مین
ایک کتاب ضخیم ہو جائی چنانچہ برخی از خرواری و اندکے از بسیارے و یکے از ہزاری ان
احادیث سے بیان مذکور ہوتے ہین روی الترمذی لما نزلت ھذہ الآیۃ علی
النبی انما یرید اللہ الآیۃ فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم
بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللھم ھولاء اھلبیتی
فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی
اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر محصل ترجمہ یہ ہو کہ صحیح ترمذی مین ہو کہ جب آیہ تطہیر
بشیر و نذیر پر خانہ ام سلمہ مین نازل ہوا تو جناب رسالتمآب نے فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علیؑ پر
ایک چادر اُڑھائی اور فرمایا کہ خدایا یہ اہلبیت میرے ہین پس دور رکھ انسے ہر رجس کو اور
طاہر کر انکو طاہر کرنی ام سلمہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ آیا مین بھی ان سب کے ساتھ ہون حضرت
نے فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھی ہو تم خیر پر ہو مقام غور ہو کہ حضرت نے ام سلمہ سی بجائے انک
علی خیر انک من اھل البیت نفرمایا اس سے ظاہر ہوا کہ ازواج داخل اہلبیت نہین ہین
اور ترمذی نے اس حدیث کو مکرات و مرات مقامات متعددہ مین بیان کیا ہو اولاً سورہ
احزاب مین اور ثانیاً مناقب اہل بیت مین اور ثالثاً فضائل فاطمہ مین اور اسی طرح سے

صحیح مسلم مین عائشہ سے اور مسند ابن حنبل مین اُم سلمہ سے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور مولوی ولی اللہ نے کتاب مرأۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین اور شاہ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین مسند حنبلی سے اور ابن حجر نے مسلم سے صواعق مین بتفاوت بعض الفاظ نقل کیا ہی اور اس سی بھی اصرح وہ روایت ہی جو جامع الاصول مین ابن اثیر نے اور سنن ابی داؤد مین اُم سلمہ سے روایت کی ہی قالت ھذہ الآیۃ نزلت فی بیتھا انما یرید اللہ الخ قالت وانا جالسۃ عند الباب فقلت یا رسول اللہ الست من اھل البیت فقال انک علی خیر انک من ازواج رسول اللہ اور سنن ابی داؤد مین اتنی عبارت اور بھی ہی وفی البیت رسول اللہ وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھولاء اھلبیتی محصل یہ ہی کہ اُم سلمہ در خانہ پر تھین اور گھر مین بجز خمسۂ نجباء اور کوئی نہ تھا پس حضرت نے اُنکو ایک چادر مین لیا اور فرمایا کہ ہولاء اہلبیتی اُم سلمہ نے حضرت سے عرض کی کہ کیا ہم اہلبیت سے نہین ہین حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے اور تو ازواج رسولؐ سے ہی پس اگر ازواج اہل بیت مین ہوتے تو حضرت جواب اُم سلمہ بہ بلی ونعم فرماتے لکن جب یہ نفرمایا اور فرمایا کہ تم ازواج رسول سے ہو تو معلوم ہوا کہ ازواج غیر اہل بیت ہین اور مسند امام احمد بن حنبل مین بھی روایت اُم سلمہ بانحاء شتی مسطور ہی چنانچہ بعض طرق کا حاصل یہ ہی کہ جب جناب رسول خدا نے خبر تشریف لانے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کی سنی تو اُم سلمہ سے فرمایا قومی فتنحی عن اھل بیتی قالت فقمت فتنحیت فی البیت قریبا فدخل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وھما صغیران قالت واخذ الصبیین فوضعھما فی حجرہ فقبلھما واعتنق علیا باحدی یدیہ وفاطمۃ بالید الاخری وقبل فاطمۃ واغدف علیھم خمیصۃ سوداء وقال اللھم الیک لا الی النار انا واھلبیتی قالت قلت وانا یا رسول اللہ قال وانت علی خیر یعنے تم اُٹھ جاؤ اور علحدہ ہو جاؤ میرے اہل بیت سے اُم سلمہ کہتی ہین کہ مین اُٹھکر ایک گوشہ

خانہ مین علحدہ گئی پس جب علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنین داخل خانہ ہوئی پس حضرت نے حسنینؑ کو اپنی گود مین لیکر دونو کو بوسہ دیا اور ایک ہاتھ سے علیؑ اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہؑ کو گلے لگایا اور ایک سیاہ گلیم کو سب پر اُڑھایا اور فرمایا خدایا مین اور اہل بیت میرے تیری طرف آئے ہین نہ طرف آتش کے کہا اُم سلمہ نے اور مین یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو خیر پر ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا انك علی خیر واما اهلبیتی هولاء یعنی تو خیر پر ہے لیکن اہل بیت میرے یہی ہین اور اسیطرح ثعلبی نے مجمع سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب مین نے خدمت رسول مین عرض کیا وانا من اهلك حضرت نے فرمایا تو نہ تھے اور اسی طرح ثعلبی نے روایت دیگر زینب سے کی ہے کہ بعد اسکے کہ جناب رسولؐ خدا نے کسا خیبری کو اُن بزرگوارون پر اُڑھایا اور فرمایا ان لکل نبی اهلا وهولاء اهلبیتی فانزل الله عزوجل انما یرید الله الخ فقالت زینب یا رسول الله ادخل معکم فقال رسول الله مکانك انك علی خیر کیون حضرت ذرا انصاف فرمائیے اور اعتساف کو چھوڑیے اور غور کیجیے کہ جناب رسالتمآب کا اپنی زوجہ کو اُٹھا دینا اور اُنسے ارشاد فرمانا کہ میرے اہلبیت سے علحدہ ہو اور بعض کا پوچھنا کہ یا حضرت میرا کیا حال ہے اور حضرت کا فرمانا کہ تو اچھا ہے مگر میرے اہلبیت یہی لوگ ہین اور بھی جناب رسولخداؐ کا بعد نزول آیہ تطہیر چھ مہینہ تک وقت صبح خانہ جناب فاطمہ پر تشریف لاکر الصلوٰۃ یا اهل البیت انما یرید الله الخ فرمانا کما فی صحیح الترمذی وسنن ابی داؤد وموطای بن مالک اور ازواج کو ایک دن بھی اس خطاب سے مخاطب نفرمانا ہر ایک انمین سے کیا کیا نص قاطع اور برہان ساطع اس بات پر ہے کہ ازواج اہل بیت نہین ہین و بالعکس اب تو فرمائیگا کہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہے کیا آپ نے اپنے بڑے پیر میان شاہ عبدالحق دہلوی کی تقریر شرح فارسی مشکوۃ مین نہین دیکھی ہے اُنہون نے اقرار کیا ہے کہ اطلاق لفظ اہلبیت انہین چار بزرگوارون پر بالخصوص وارد

Presented by Ziaraat.Com

ہوا ہی اور سند مین روایت مسند حنبلی کو ذکر کیا ہی کہ جسکے ترجمہ مین کہا ہی کہ پیچید بر آنا گلیم سیاہ کہ
پوشیدہ بود و گفت خداوندا اینہا اہلبیت من اند آمدہ اند بسوئی تو نہ بسوئے آتش من و اہلبیت
من انتہی اور مولوی ولی اللہ لکھنوی نے کتاب مرأۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین کہا ہی کہ چون
آیۂ تطہیر نازل شد آن حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ را جمع فرمود و نص فرمود کہ ایشان
اہلبیت من اند و در آخر کلام اینمعنی را از متواترات دانستہ اور ابن حجر سنگدل نے صواعق
مین لکھا ہی کہ اخرج احمد انہا نزلت فی خمسۃ النبیؐ و علی و فاطمۃ والحسن والحسین واخرجہ
ابن جریر مرفوعا بلفظ انزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی وفی علی وحسن وحسین و
اخرجہ الطبرانی ایضاً محصل ان سب کا یہ ہی کہ آیۂ تطہیر خمسہ نجباء اصحاب کسا کے حق مین
نازل ہوی اور اسی طرح ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور ابو الحسن واحدی نے کہ اکابر علماے
اہلسنت سے ہی تفسیر وسیط مین روایت کی ہی دیکھئے اقوال اپنے علما کے کہ وہ کس صراحت
سے ازواج کو مصداق آیۂ تطہیر ہونے سے نکالتے ہین اور انحصار آیۂ خمسہ نجبا پر کرتے
ہین اور حقیقت یہ ہی کہ جملہ احادیث مذکورہ ہذا المقام سی چند طرحکا حصر مستفاد ہوتا ہی ایک حصر
بحسب العدد اور دوسری لفظ ہؤلاء سی جو فقرۂ ہؤلاء اہلبیتی مین ہی اس لئی کہ اسم اشارہ موضوع
ہی واسطے مشار الیہ محسوس معین کے تیسرا حصر تقدیم مسند سے جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم
بلاغت مین مذکور ہی چوتھی حصر بخطاب تنحی وسطی ازواج کی وقت ارادۂ دخول تحت الکسا پانچوین حصر
تعبیر ازواج بزوجیت سوال انت من اہل البیت مین اور تخصیص اہل بیت ہونے کی
مشار الیہم مین بقولہ واما اہلبیتی فہؤلاء بعد ان حصرون کے آیا ممکن ہی کہ کوئی کہے
کہ ازواج اہلبیت ہین اور جسطرحسے ان احادیث کو دلالت حصر پر ہی اسی طرحسے کل ان
احادیث کو دلالت ہی اوپر اس امر کے کہ آیۂ تطہیر شان اہلبیت مین منفرداً نازل ہوا اسلیے
کہ سب مین نزلت ہذہ الآیۃ ہی نہ نزلت الآیات پس جو آیت کہ تنزیلاً منفرد ہی اس مین سیاق و
وسباق ترتیب عثمانی کا کہ بالاتفاق خلاف ترتیب تنزیلی ہی لحاظ کرنا محض امر لغو ہی اسلیے کہ

ترتیب عثمانی بادنی مناسبت کردیگئی ہی پس ذکر متعلقات مین ذکر متعلقین مناسب تھا
کہ معلوم ہو کہ متعلقین مثل متعلقات کے نہین ہین پس مورد اُن عتاب وخطاب کے کہ
ازواج ہین یہ لوگ نہین ہین پس اگر آپ بتکذیب اِن احادیث صحاح اور اقوال اپنے
بزرگوارون کے پھر بھی فرماتے جائین کہ ٹھیک محاورہ ازواج کے لیے ہے تو ہم
بجز اسکے کہ آپ کے خدمت بابرکت مین عرض کرین کہ ؎ در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن
اور کیا عرض کرین واضح ہو کہ حصر اہل بیت کا موجودین مین آل عبا پر دلالت نہین کرتا
ہی کہ معدومین بھی کوئی مصداق لفظ اہلبیت نہو اسلیے کہ ظاہر ہی کہ یہ حصر اضافی ہے
بنسبت موجودین کے اور بدلالت آیۂ تطہیر ثابت ہی کہ کل معصومین آل رسول اہلبیت
ہین نہ کل اقربا اور نہ ازواج لعدم العصمۃ باتفاق الامۃ فہیم کما مر پس قطع نظر ان سب نقلیات کے
پیشتر اس سے بدلیل عقل معاضد نقل ہم ثابت کرچکے ہین کہ آیۂ تطہیر کو دلالت قطعیہ
اور پر عصمت کے ہی پس سواے معصومین کے کوئی کیونکر داخل اہلبیت ہو سکتا ہی اور
اسی طرح جن جن احادیث مین کہ امر باقتدا ہی جیسے حدیث تمسک بالثقلین اور حدیث سفینہ
کہ مراد رکوب سفینہ سی اقتدا باہلبیت ہی پس چونکہ بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ اقتدائی غیر معصومین جائز
نہین ہی پس کوئی اصحاب غیر معصوم مین سی داخل نہین ہو سکتی چہ جائی صحابیات طیبات ہون کہ خبیثات
اگرچہ اس مقام مین تطویل ہوئی لکن خالی از تحصیل نہین **قولہ** اور یار اور رفیق کی لفظ کو
اقول یار اور رفیق کی لفظ سے کہین بحث نہین اگرچہ اُسکا حال بھی ہم بیان کرچکے آری
لفظ اصحاب سے بحث ہی اور ہمنے ثابت کیا کہ ہر معنی اصحاب مین اہلبیت داخل ہین
پس لفظ عام سے معنی خاص مراد لینے مین کوئی قباحت نہین ہی شرمانا تمکو چاہیی کہ
اہلبیت مین اصحاب وصحابیات کو داخل کرتے ہو **قولہ** ایسے جواب کا کیا جواب **اقول**
اور اسکا کیا جواب کہ جب اصحاب سے جو تمہارے نزدیک کثرت مین مثل نجوم کے ہین سب
اصحاب مراد لو اور اُن سب کی اقتدا کرو تو باقتداے بعض صحابہ شراب بھی پیو کہ اتبو خوف

نفس رسول اللہ بھی نہین ہی اور اگر کہو گے کہ ہان ہم تو بالخصوص ایسا کرتے ہین تو ہم کہینگے کہ بہت اچھا پھر باقتدای بعض صحابہ کہ بسبب انہین کے حضرت صدیق مصداق آیۂ الوالفضل ہوے معاذ اللہ حضرت صدیقہ کو متہم بزنا بھی کرو اور حضرت عثمان کو باقتداے بعض صحابہ وصحابیات قابل قتل بھی سمجھو اور معاذ اللہ جناب امیرؑ کو باقتداے بعض صحابہ قابل سب اور قابل حرب بھی سمجھو اور بمقتضاے یا علی حربک حربی محارب من اللہ ہو کر کافر بھی ہو جاؤ الغرض قباحتین اس قول مانند بول کی کہانتک تحریر ہون **بیت** این سبزہ و این چشمہ و این لالہ و این گل ٭ آن شرح ندارد کہ بگفتار در آید۔ **قولہ** اور بجاے اصحابی کالنجوم الخ **اقول** سخن مکرر ہی فالجواب الجواب **قولہ** معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا **اقول** البتہ سواد اعظم سے جنکے قلوب کسواد اللیل المظلم ہین تقیہ ضرور ہی دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری قبل کتاب البادی ہی لولا قومک حدیث العہد بالجاہلیۃ لہدمت البیت ذرا یہ تو ارشاد ہو کہ وہ قوم سراپا لوم حضرت عائشہ کے کون تھے جس سے جناب رسولخداؐ ڈرتے تھے اور بنابر قول اہل سنت جو تفسیر لم یخش الا اللہ واللہ احق ان تخشوہ مین کتمان مین عمل نہ کرتے تھے اور حضرت عمر و ابوبکر کو قوم عائشہ مین نہ کہنا بڑی قباحت عظیم لاتا ہی کہ نسب شریف بی عائشہ مین بٹا لگاتا ہی مقام معاذ اللہ یہ ہی نہ وہ جو آپ نے تقیہ کے بارہ مین کہا **قولہ** اور جب گھر مین آئے **اقول** گھر مین آنیکا مضمون تو حدیث شیعہ مین نہین ہی اسلیے کہ مفاد حدیث یہی ہی کہ جس مجمع عام مین سرور انام نے اصحابی کالنجوم فرمایا اُسی مجمع مین حضرت نے تفسیر اُسکی باہلبیت کی پس گھر مین آکے یہ آپکی حدیث مین ہوگا یا آپ کا مسخراپن ہے

وانا نسخر منکم کما تسخرون

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل اگر ہم لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی مراد لینے پر کچھ دار وگیر امامیہ کی نہ کرین اور اُنکی اس تحریف معنوی کو تسلیم بھی کرلین تب بھی موافق اُنکے عقیدہ کے

یہ حدیث شان مین اہل بیت کے صادق نہین آتی اسلیے کہ اہل بیت کا اطلاق دوازدہ امام پر ہوتا ہی اور اصحاب کا اطلاق صرف انہین لوگون پر جو حضرت کی صحبت مین رہی اور سوائے حضرت علیؑ اور حسنین علیہم السلام کے اور نو امام پیغمبر صاحب کے پیچھے پیدا ہوے پس یہ ظاہر ہی کہ نو امامون پر لفظ اصحاب کا صادق نہوگا تو حدیث اصحابی کالنجوم مین سے سواے حضرت علیؑ اور حسنین علیہم السلام اور سب ائمہ کرام خارج ہوجائینگے اور وہ نجوم کی تشبیہ سی مستثنے کردیی جائینگے اور انکی اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی ونعوذ باللہ من ذلک کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لاویگا اور ائمہ کرام کی نسبت ایسا خیال کریگا پس ثابت ہوا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین ورنہ پیغمبر صاحب ضرور لفظ اہلبیت کا فرماتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تاکہ کوئی امام اسکے مصداق سے خارج نہوتا ہان ممکن ہی کہ حضرات شیعہ یہ جواب دین کہ نو امام جو پیغمبر صاحب کے روبرو پیدا نہین ہوے اگرچہ باعتبار عالم اجسام کے اصحاب کی مصداق سی خارج ہین مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

عجب خلط ہی عجب خبط ہی مقدمتین کا اقرار نتیجہ سے انکار اسکو کس قسم کا جنون کہیے اور اگر حضرت مخاطب کو مجنون نہ کہین تو پھر کیا کہین مقدمہ اولی کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین شیعون کیجانب سے مسلم کرتے ہین مقدمہ ثانی کہ اہلبیت سے مراد دوازدہ امام ہین خود بدولت فرماتے ہین ترتیب بشکل اول یہ ہی کہ اصحاب اہلبیت ہین اور اہلبیت دوازدہ امام ہین پس اصحاب دوازدہ امام ہین اب یہ کیا لغو بات ہی کہ جو آپ فرماتے ہین کہ دوازدہ امام مین سی نو امام نکلگئے اگر یہ اعتراض جواب کرتے ہین کرنا منظور تہا تو مقدمہ اولی کو کیون تسلیم کیا اور اگر کہیے کہ بسبب عدم سلیقہ بیان کے عبارت مودی

نہین ہی مگر مقصود مستدل تحجیج بیان یہ ہی کہ لفظ اصحاب بمعنی من ادرک الصحبۃ فقط بعض اہلبیت پر صادق آتا ہی نہ کل پس کل اہلبیت کو شیعہ کیونکر مصداق نجوم اور مقتدا جانین گے تو جواب اسکا یہ ہی کہ بنا بر تمہاری تسلیم کے اصحاب سے مراد اہلبیت ہین جیسا کہ بنا اس تقریر کی فرض تسلیم پر رکھی ہی اور کہا ہی کہ اسپر ہم دار و گیر نہین کرتے اور مسلم فرض کرتے ہین کہ تفسیر اصحاب باہلبیت صحیح ہی پس مسلم کرنا اسکا مستلزم اس بات کا ہی کہ اصحاب سے معنی اصطلاحی مراد نہین ہی پس اگر بعض ائمہ پر صدق معنی اصطلاحی کا ہو یا نہو تو کیا قباحت ہے اس لیے کہ اصحاب اصطلاحی مخاطب تو نجوم ٹھہرے ہی نہین بلکہ نجوم اہلبیت ٹھہرے خواہ وہ اصحاب اصطلاحی بھی ہون یا نہون بنا بر اسکے اعتراض سراسر لغو ہو گیا اب کچھ اور راگ گائیے مگر اپنے تئین الزام جنون و دیوانگی سے بچائیے **قولہ** جو حضرت کی صحبت مین رہے **اقول** نہین معلوم کہ صحبت مین رہنے کا مضمون کہان سے نکالا ہی جہان معنی شرعی و عرفی بیان کیے ہین وہان کہین صحبت مین رہنے کا ذکر نہین ہی اگر بنظر اسکے ہی کہ تمہارے علمانے رویت یا ملاقات کو شرط صحابت کیا ہی جیسا کہ حاشیہ پر قول علامہ شوستری کو بخیانت نقل کیا ہی حالانکہ علامہ مذکور بھی قول اہل سنت ہی کے ناقل ہین کما یدل علیہ قولہ اظہر الاقوال بہر کیف انہون نے معنی اصطلاحی اہلسنت بیان کیے ہین نہ معنی لغوی و عرفی اور حقیقی اور مجازی اور ہمنے سابق مین بیان کیا کہ معنی اصطلاحی اہلسنت کیا ضرور ہی کہ کلام خدا و رسول مین ہر جگہ مراد لیے جائین کیون نہین معنی لغوی اور عرفی مراد ہون اور لغت و عرف مین حقیقت اور مجاز اور عموم المجاز سب جاری ہو سکتے ہین اور بھی ہمنے بیان کیا ہی کہ صحابت کے معنون مین مطیع اور تابع اور متوجہ اور معتنی سب ہی حالانکہ ان معنون مین صحبت مین رہنے کو دخل نہین ہی اور بہت شائع و ذایع ہی کہ تابعین اور مطیعین پر لفظ اصحاب کا اطلاق کیا جاتا ہی جیسے مبحث جزء لایتجزی مین جو لوگ تابع قول نظام ہین وہ اصحاب النظام کہلاتے ہین اور حکمت اشراق مین جو لوگ تابع افلاطون ہین وہ اصحاب افلاطون کہلاتے ہین اور ہر مذہب والے اپنے ہم مذہبون

کو تعبیر باصحابنا کرتے ہین خواہ اُنکی صحبت مین رہی ہون یا نہ رہی ہون پس اگر کل ائمہ علیہم السلام
کو باعتبار کمال اطاعت و انقیاد و تبعیت کے اصحاب رسول اللہ کہین تو اِس مین کیا قباحت
لازم آتی ہی بنا برا سکے نواماون کو صدق لفظ اصحاب سے نکالنا کمال حماقت و
جہالت ہی قولہ اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی اقول بنا بر قول آپ کے مصداق اصحاب
کلیۃً مصداق اہلبیت سے جداگانہ ہین ہم بعینہ مثل آپ کی تقریر کے گزارش خدمت
شریف کرتے ہین کہ ہرگاہ نجوم ہدایت اور قابل اقتدا بنا بر حدیث نجوم کے
آپ کے زعم باطل مین صحابہ بلکہ ثلثہ ہی ٹھہرے تو کیا اہلبیت رسولخدا قابل اقتدا نہونگے
اور نجوم کی تشبیہ سے خارج کر دیے جائینگے اور اُنکی اقتدا باعث ضلالت ہو جائیگی
کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اور اہلبیت خصوصًا جناب امیر و حسنین کی نسبت
ایسا خیال کریگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمائیے کہ ہان اِس حدیث سے تو مقتدا
ہونا اہلبیت کا نہین ثابت ہوتا مگر بدلائل آخر ثابت ہوتا ہی تو شیعہ کہینگے کہ ہم بھی تو
مقتدا ہونا اہلبیت کا کلًا بتفسیر لفظ اصحاب باہلبیت اسی حدیث سے اور حدیث تمسک
اور حدیث سفینہ اور امثال اُسکے سے و بآیات قرآنی جیسے فاسئلوا اھل الذکر
وکونوا مع الصادقین واطیعوا اللہ و امثالہا سے بلکہ بنص من رسول اللہ باسمائہم
و باشخاصہم و بنص السابق علی اللاحق ثابت کرتے ہین پس نواماون کا بھی مقتدا ہونا
ثابت ہو جائیگا اور یہ کیا ضرور ہی کہ کل مقتداؤن کا مقتدا ہونا ایک ہی دلیل سے
ثابت کیا جائے پس بحسب تسلیم تمہارے کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین تین کا اہلبیت
سے مقتدا ہونا ثابت ہو گیا اب یہ فرمائیے کہ جب جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
نے اِن تین کو اہلبیت سے مقتدا کیا ہم بحدیث تمسک و ہم بحدیث سفینہ و ہم بحدیث نجوم
باقرار تمہارے تو آپ کے ثلثہ کا مقتدا ہونا تو خاک مین ملگیا بلکہ بکذب و دروغ
مقتدا بن جانے سے وہ فاجر و کافر ہو گئے آپ اپنے ثلثہ کی خبر لیجیے کہ وہ جہنم

Presented by Ziaraat.Com

ہین گئے ہمارے نو امامون کی آپ فکر نہ کیجیے کہ ہم انکو اپنے ان تینون مقتداؤن کے
حکم سے مقتدا بنا لینگے قولہ کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اقول جو مسلمان
بے ایمان ایسا ہی کہ اصحاب ثلثہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا ہی اور اہلبیت کو اُسکے مصداق
سے خارج جانتا ہی وہی نالائق قائل اس کفر و زندقہ کا ہی علاوہ اسکی گستاخی معاف حضرات
اہلسنت تو کل ائمہ کرام کو قابل اقتدا نہین سمجھتی ہین آپ کے علمائی تصریح کی ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام خرگوش کو حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ حلال اب آپ خرگوش
نوش فرماتے ہین اور قول امام جعفر صادق علیہ السلام فراموش تو کیجیے کسکو مقتدا ٹھہراتے
ہین صاحب منہاج نے تصریح کی ہی امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام قیاس کو مسائل
دینیہ مین حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ کی فقہ مبتنی اوپر اسی قیاسات خرصیہ کے ہی
آپ نے ہی امامون کی بہ نسبت اتنا تعجب ظاہر کرتی تھی اور نعوذ باللہ کہتے تھے حالانکہ کل حضرات
اہلسنت اقتدا اے کل ائمہ کے منکر ہین گو فریب دہی عوام کے واسطے زبانی مدعی اطاعت
اہلبیت ہین ولکن یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم وقد مر بحثہ مستوفا فی الجلد الاول
قولہ لفظ اہلبیت کا الی قولہ ارشاد کرتے اقول چونکہ اس بات کو جناب والا مکرر وسہ کرر
ارشاد فرماتے ہین گویا کہ علق نفیس اور مرۃ الغراب تصور کرتے ہین پس ہر چند ہم جواب
اسکا دیچکے ہین مگر پھر بھی بہ خفش کے سامنے مکرر کہتے ہین کہ کبھی تو سر ہلائیے اور
کان نہ بیت پھٹ پھٹائیے اور کچھ ہی سمجھجائیے یہ جواب فرماتے ہین کہ ضرور
لفظ اہلبیت کا فرماتے اور اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تو جب اصحاب کی تفسیر باہلبیت
کی تو اہلبیتی کالنجوم فرمادیا پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ لفظ اہلبیت کا نہین فرمایا غایۃ الامر
یہ ہی کہ لفظ اہلبیت کا بعد لفظ اصحاب فرمایا پس اگر آپ فرمائیے کہ بعد اصحاب کیون
کہا پہلے ہی کیون نہ کہدیا تو اس اعتراض کا جواب شیعون سے نہین ہو سکتا اس لیے
کہ آپ فن بلاغت سے بہرہ نہین رکھتے کاش دس پانچ سبق مختصر معانی کے آپ نے

پڑھ لیے ہوتے تو ایسے خدشات بیہودہ دلمین نہ آتے آپ کے نزدیک باب تفسیر و
مفسر جن وجوہ بلاغت کے لیے مقرر کیا گیا ہی وہ محض لغو اور بیکار ہی اور تفصیل بعد الاجمال
اور تخصیص بعد تعمیم یہ سب لغو ہی حالانکہ اسکے لیے بڑے بڑے فوائد ہین جسکے ذکر سے
کتب علم بلاغت مشحون ہین بالاجمال اس مقام خاص کے ہم بعض فوائد کو ذکر کرتے ہین پس
جانیئے کہ علماے معانی نے بیان کیا ہی کہ ذکر شئی کا باجمال و ابہام کبھی غرض اُس سے متوجہ
کرنا مخاطب کا ہوتا ہی طرف اپنے کلام کے تاکہ وہ لفظ مبہم کو سنکر متوجہ ہو کہ غرض متکلم
کیا ہی پس جب بعد توجہ القاے غرض اپنے متکلم کرے تو اُسکا ذہن غافل نہ رہے اگر
آپنے نحو میر پڑھی ہوگی تو اوستاد نے بحث بدل الکل من الکل مین بتلایا ہوگا کہ مبدل منہ
مقصود اصلی نہین ہوتا بلکہ فقط توطیۃً و تمہیداً ہوتا ہے لئلا یفوت المخاطب
غرض المتکلم بسبب غفلتہ وعدم التفات ذہنہ اور کبھی غرض ذکر مبہم و
مجمل سے وقعت اُسکی بیچ قلوب کے ہوتی ہی جیسے القارعۃ ما القارعۃ
وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش الخ پس ولا قیامت
کا ذکر بلفظ مبہم کیا بعد اُسکے اوسکی تفصیل مین یوم یکون الناس فرمایا اس طرح پر ذکر
کرنا دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ روز قیامت کوئی بڑا امر بزرگ ہی الغرض
ان فوائد کے سمجھانے مین تقریر کو طول ہوتا ہے اور مقصود اصلی رہا جاتا ہے پس
اسکی وجہ بلاغت افصح العرب نے پہلے لفظ اصحاب کا ذکر کیا اور یہ لفظ نہایت مجمل
تھا اسلیے اطلاق اسکا کبھی اوپر معانی لغویہ اور کبھی اوپر معانی عرفیہ اور کبھی اوپر معانی اصطلاحیہ
کے آتا ہی اور کبھی اصحاب سے مثل الذین امنوا کے وہ لوگ مراد ہوتے ہین جو
ظاہری ایمان رکھتے تھے پس منافقین اور فساق و فجار صحابہ کہ جنکو بوجہ
شراب خواری حضرتؐ جوتیون سے مارتے تھے اور حدود شرعیہ اُنپر جاری کرتے
تھے یہ سب بھی اصحاب رسول کہلاتے تھے اور کبھی اصحاب سے خلص مومنین اور اصحاب

Presented by Ziaraat.Com

حقیقی مراد ہوتے تھے اُس مین بھی علی مراتبہم کاملین اور اکملین اور ناقصین اور انقصین ہوتے
تھے پس جو لوگ حاضرین خدمت مین سی فہمیدہ لوگ تھی اونکو ایسے لفظ کی استعمال
سے تحیر ہوا یہانتک کہ متوجہ ہو کر پوچھا کہ آپ کی کیا غرض ہی اسلیے کہ منافقین اور
فساق و فجار صحابہ اسکی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ انکی اقتدا کیجاوے پس اُنکے متوجہ ہونیکے
بعد جناب رسولخدا نے اپنی لقاے غرض اصلی فرمای کہ مراد میرے اصحاب سے وہ
اصحاب خاص ہین جو اکملین مین سی ہین اور بحد عصمت پہونچے ہوے ہین اور وہ سواے
اہلبیت کے اور کوئی نہین ہی ایک فائدہ دوسرا فائدہ اسی کے ضمن مین بدلالت صریحی
عدم لیاقت دیگر اصحاب کے واسطے مقتدا ہونے کے ثابت ہوئی اس لیئی کہ جب
تفسیر صحابہ باہلبیت کی تو اس سے بدلالت صریحی ظاہر ہوا کہ سواے اہلبیت کے صحابہ کو
اسکی لیاقت نہین ہی کہ مقتدی بناے جاوین ورنہ یہ تفسیر جائز نہوتی تو درحقیقت مرجع
اس عبارت کا طرف اسکے ہوا کہ اہلبیت کو اہلیت مقتدا ہونیکی ہی اور دیگر صحابہ کو خصوصًا
آپ کے ثلاثہ کو جنکے ایمان ہی مین کلام ہی اسکی اہلیت نہین ہی پس اگر پہلے ہی سے فرما دیتے
کہ اہلبیت قابل اقتدا ہین تو یہ فائدہ نہ حاصل ہوتا کہ غیر انکا قابل اقتدا نہین ہی تو جو امثال آپکے
بیمغز ہین وہ بھی سمجھتے کہ اہلبیت اور اصحاب دونو قابل اقتدا ہین وھو خلاف مقصود اللہ
ورسولہ الغرض آپ کو لیاقت اسکی نہین ہی کہ فصاحت و بلاغت کلام خدا و رسول کے
لطائف کو سمجھے آپ ابوہریرہ کی حدیث من اکل بصل العلکۃ فقد حج المکۃ
کو جانیے گا قولہ مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین اقول صحابت عالم اجساد
گو بحسب رتبت کے نہوگی لیکن بحسب تبعیت و اطاعت کاملہ کے قابل انکار نہین ہو سکتی اور
بجز نواصب و خوارج کے کوئی مسلمان اُسکا منکر نہین ہو سکتا اور عالم ازواج کا ذکر ہر چند
آپ نے بہ تمسخر کیا ہی مگر صحابت عالم انوار اہلبیت اطہار کے لیے مخصوص ہی کہ کسی کو اخیار
و ابرار سے میسر نہوے چہ جائے بت پرستان شراب خوار اگر اس مین کسیکو شک ہو تو

عبقات الانوار کی مجلد حدیث نور کو ملاحظہ کرے شاید ظلمات سیاہ قلبی سے نجات پاوے

قال المخاطب القسقا هداہ اللہ سبل السلام

تیسری دلیل جو عبارت من لم یغیر بعدہ کے اس حدیث کے آگے زیادہ لکھی ہے اُسنے اس تاویل کا دروازہ بند کردیا اور لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی لینے کو منع کردیا اسلیے کہ حضرات نے تو یہ خیال کیا کہ اگر اور کچھ الفاظ اس حدیث کے آگے نہ بڑھاے جاوینگے اور فقط ہذا صحیح کہکر یہ حدیث ختم کردیجاویگی تو سنیون کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی اور حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سنکر وہ جان آفت مین ڈال دینگے اسلیے یہ الفاظ امام صاحب کی طرف سے بڑھادیے کہ مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین جنہون نے کچھ تغیر و تبدیل دین مین نہین کی اور جو مرتد نہین ہوے اور جو دوزخ کیطرف نہ کھینچے جائینگے اور جن سے پیغمبر خدا بیزاری اپنی ظاہر نہ کرینگے پس ان الفاظ سے ہمارا نقصان تو کچھ نہوا اسلیے کہ ہم بھی ایسے تغیر و تبدیل کرنیوالون کو اور مرتد ہوجانیوالون کو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اور خلفاء راشدین اور انصار و مہاجرین کو گو ہزار طرح پر امامیہ مرتدین مین شامل کرنا چاہین وہ شامل نہین ہوسکتے کہ اسکا بیان تفصیلی بحث ارتداد صحابہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی لیکن ان الفاظ سے ہمکو بہت ہی فائدہ ہوا اور حضرات امامیہ کی تاویل و تحریف کا حال اس سے کھلگیا اس لیے کہ اگر یہ الفاظ نہوتے تو خیر کسی نہ کسی طرح پر وہ اپنا دل خوش کرسکتے تھے اور اصحاب سے مراد اہلبیت لے سکتے تھے لیکن ان لفظون نے مجبور کردیا کہ وہ کسی طور سے اصحاب سی اہلبیت مراد نہین لے سکتے اس لیئی کہ اگر حدیث اصحابی کالنجوم مین مراد اصحاب سے اہلبیت ہون تو جو الفاظ من لم یغیر بعدہ کے آگے بیان کیے گئے ہین وہ بھی انکی شان مین وارد ہونگے تو معاذ اللہ معنی اُسکے مطابق قول شیعون کے یہ ہونگے کہ وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین جنہون نے دین مین تغیر و تبدیل نہین کی و نقل کفر کفر نباشد جو مرتد نہین ہوے پس کس منہ سی

اس حدیث کو شان مین اہلبیت کی کہین گے اور کس طرح اہلبیت نبوی پر تہمت تغیر وارتداد کی لگاوینگے
غرض کہ ان الفاظ نے امامیہ کی تحریف کو ثابت کر دیا اور انکی تاویل کا دروازہ بند کر دیا
سبحان اللہ کیا قدرت خدا کی ہے کہ جن الفاظ سے ہمپر الزام دینا چاہتے تھے اُنسے خود ہی
مُلزم ہو گئے اور جو عبارت ہمارے قائل کرنیکی لیے بڑھاتے تھے اُس سے خود قائل ہو گئے
بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ کلام مختل النظام مبنی اوپر چند خطاؤن بلکہ گیارہ دیون کی ہی ایک یہ کہ منقول عیون الاخبار کو حدیث قرار دیا ہی
حالانکہ وہ کلام سائل ہی قول معصوم نہ قول راوی آری ہذا صحیح حدیث منقول بخبر احاد ہی کما اشرنا الیہ
دوسری یہ کہ ہذا صحیح متعلق بسوال اول سائل ہی وقد قلنا ہذا غیر صحیح عندنا کیون نہین جائز ہی کہ متعلق
بسوال ثانی ہو بلکہ ضرور ہی کہ ایسا ہو کما ستیضح چنانچہ بعد اسکی آپ کچھ بحث لغو ولاطائل کرینگی اور وہین جواب
بھی سُنین گی تیسری لم یغیر ولم یبدل متعلق بقول اول ہی ہی کیون نہین جائز ہی کہ جیسی ہذا صحیح متعلق بسوال
ثانی ہے لم یغیر ولم یبدل بھی متعلق اوسی سوال کے ہو پس یہ کہنا کہ بعد اسکے کہ قید
لم یغیر حدیث بجوم مین لگائی گئی اب تفسیر اوسکے باہلبیت نہین ہو سکتی ہے محض لغو
ہوا اس لیئی کہ حدیث بجوم مین یہ قید لگا ہی نہین گئی بلکہ ہذا صحیح مین لگائی گئی ہے
ہو لہ وہ متعلق بسوال ثانی ہی پھر حدیث بجوم کی تفسیر باہلبیت مین کیا نقص واقع ہوا اور چوتھی
بفرض تنزل بلکہ تنزلات ہم کہتے ہین کہ بعد قید لم یغیر ولم یبدل کی تفسیر باہلبیت کی تو اس مین
کیا قباحت ہوا اسلیے کہ اصحاب غیر مبدلین لا بالفعل ولا بالقوہ بجز اہلبیت کے کوئی دنیا مین
نہین ہو سکتا آرے اگر قبل ان قیود کے تفسیر باہلبیت کرتے تو بظاہر آپکا اعتراض ہو سکتا
اگرچہ ممکن تھا کہ ہم کہین کہ مراد حضرت کی یہ ہو سکتی ہی کہ نجوم اہلبیت ہین کہ وہ مصداق لم یغیر ولم
یبدل ہین نہ غیر اُنکے کہ مصداق مغیرین ومبدلین ولو بالقوۃ ہین پس مآل اسکا طرف صفت کاشفہ
کے ہو گا نہ طرف احترازیہ کے جیسے آپ ازواج مطہرات وطیبات کہتے ہین نہ باین معنی کہ

Presented by Ziaraat.Com

کہ ازواج رسولؐ سے بعض کو منجسات و خبیثات بھی کہتے ہین ہر کیف تقدم تفسیر علی التقیید کس
دلیل سے آپ نے ثابت کیا کہ جسپر گمان معاویہ سقدر عو عو کرین اور کہین کہ بعض اہلبیت معاذ اللہ
متغیرین و مبدلین سے ہوگئے بلکہ ہم کہتے ہین کہ اصحاب نجوم مین چونکہ یہ قیدین ملحوظ نظر جناب
رسولخدا تھین اسی سبب سے تفسیر باہلبیت کی اور اگر تم اپنی ہمغزی سے کہو کہ جس حدیث مین تفسیر اہلبیت
ہو اُس مین ان قیود کا ذکر نہین ہی تو ہم کہینگے کہ جس مین ان قیود کا ذکر ہو اُس مین تفسیر باہلبیت بھی نہین ہے
علاوہ اسکے گو ذکر قیود کا نہو مگر ملحوظ نظر جناب رسولؐ خدا تھین جیسے حدیث من قال لا الہ
الا اللہ دخل الجنۃ جس پر بیچارے ابوہریرہ کو خلیفہ ثانی نے وہ گھونسا مارا کہ چوتڑ
کے بل گرے کما ھو فی صحاحکم پس جس طرح سے قول امام رضا علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ یہ
حدیث بشروطہا ہی یہانتک کہ فرمایا وانا من شروطہا یعنی ہماری امامت کا اقرار بھی اسکے
شروط سے ہی اسیطرح سے ہم کہتے ہین کہ جناب رسولخدا کو مرکوز خاطر تفسیر باہلبیت بعد ان قیود کے
تھی اور کاشف اُسکا فرمانا امام رضا علیہ السلام کا ہی اسلیے کہ ہمارے عقیدہ مین ائمہ علیہم السلام
بجز قول جناب رسول خدا کے کچھ فرماتے ہی نہین تھے اور جب اونحضرت سی کسی نی پوچھا کہ آپکی رائے
اس مسئلہ مین کیا ہی جواب مین فرمایا کہ ہمارے نزدیک رائے کسی مسئلہ مین نہین ہی بلکہ جو کچھ ہم
کہتے ہین قول رسولؐ خدا سے کہتے ہین الحاصل نہین معلوم کہ آپ کے موچی صاحب نے یہ تفسیر
قبل التقیید کہان سے نکالی احمق من الہبنقہ اتنا بھی نہ سمجھا کہ اگر کوئی سنی ہی ہمسے پوچھے گا کہ شیعہ تفسیر
بعد التقیید کہتے ہین تو ہم کیا جواب دینگے آپ کا کوئی قصور بجز حماقت اور غباوت کے نہین ہی
یہ سب کیا دیان اُسی اٹیاے کے کاریگر کی ہین جو ادھوڑی استر کو نری استر بناتے ہین
اور نری استر مین ٹرپ جھڑپ ٹاٹ بافی کی لاتے ہین اور بعد اس سب کے صفت کاشفہ کا
کون مانع ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے معصومین کو غیر معصومین سے جدا کرنیکے لیے
اصحابی اصحابی پڑھا ہو نہ یہ کہ معصومین مین مبدلین و غیر مبدلین فرمایا ہو اور چونکہ سائل سنی المذہب
کل صحابہ کو عدول سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے قول کو بدلیل اصحابی باطل کر دیا قولہ زیادہ لکھی ہی

اِسنے اس تاویل کے دروازہ کو بند کردیا **اقول** دعوائے زیادتی بیدلیل و تفسیر کو تاویل کہنا
حماقت کی دلیل ہی اور بظاہر بند ہونا دروازہ کا جب ہوتا کہ جب اِس حدیث مین قبل تقیید کے
تفسیر بالمثبت ہوتی واذلیس فلیس **قولہ** ہذا صحیح لکہ یہ حدیث ختم کردیجائے **اقول** یہ حدیث
ہرگز ختم نہین کی گئی بلکہ حدیث دعوالی اصحابی ختم کی گئی آپ کے موچی صاحب نے محض بکذب و
دروغ ہذا صحیح کے ترجمہ مین دونو حدیث کے صحیح ہونیکو ذکر کیا ہی **قولہ** سُنیون کی دار وگیر سے
نجات نہ ملیگی **اقول** سُنیون کی جان خود دار وگیر حدیث نجوم مین پڑی ہی اگر سچی کہتے ہین
تو حدیث اقتدوا بالذین باطل ہوتی ہی اور باقتدائے امثال علی و عباس کہ شیخین
کو کاذبین غادرین خائنین آثمین جانتے تھے کمافی صحیح المسلم اور باقتدائے سعد عبادہ و اسامہ
خلافت شیخین باطل ہوئی جاتی ہی اور جتنے علمائی محققین نے اس حدیث کو مکذوب اور موضوع
اور باطل و دروا ہی کہا ہی وہ خود واہی ہوے جاتے ہین اور اگر جھوٹی کہتے ہین یا کوئی
قید لگاتے ہین تو عدالت کل صحابہ ہاتھ سے جاتی ہی اسیکو دار وگیر کہتے ہین **قولہ** صحت منکم
الخ **اقول** تمہاری کتابون سے تو صحت نہوئی اور ہماری کتابون کی صحت تمہارے
کسی کام نہ آویگی اسلیے کہ الزام فرع تحقیق ہی علاوہ اسکے تقیید و تفسیر سے اُس مین ایک
ایسی آنچ لگی ہوئی ہی کہ تمہارے اسفل سے اعلی تک فگار کردیتی ہی **قولہ** مراد اصحاب سے
وہ لوگ ہین **اقول** مکرر بیان ہوا کہ یہ مراد حدیث دعوالی اصحابی سے ہی نہ حدیث نجوم سے
مگر بے حجت و دلیل زق زق بق بق کرنا کام تمہارا ہی اور اگر ہم فرض بھی کرلین کہ ان حدیث
نجوم ہی سے متعلق ہی تو ہم کہہ سکتے ہین کہ غرض امام کی الزام خصم ہی کہ وہ کل صحابہ کو مصداق
حدیث نجوم سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے مزعوم باطل کو بحدیث اصحابی باطل کردیا کہ پھر وہ سائل
سُنی کچھ نہ کہہ سکا دلیل اسکی سنیت پر قول اُن حضرت کا اِس حدیث مین ہی لما یرووہ
یعنی اہلسنت روایت کرتے ہین پس چونکہ سائل سُنی تھا لیاقت اسکی نہ رکھتا تھا کہ اُسکے
سامنے تفسیر بالمثبت کیجاوے **قولہ** کچھ نقصان نہوا **اقول** بہت بڑا نقصان ہوا اسلیے کہ

ثلاثہ آپ کے جنکا ارتداد ہمارے نزدیک اجلاے بدیہیات سے ہے وہ اس قید کی وجہ سی مصداق
حدیث سے خارج ہو گئے **قولہ** خارج سمجھتے ہین **اقول** کہان خارج سمجھتی ہین اگر خارج ہی سمجھتی
تو شیعون سے کیون مستدعی ہوتے کہ وہ دخول ثلثہ کرین اور کیون اس قید کو بار بار زائد و تحریف
شیعہ کہتے ہان تم تو اکملین غیر مبدلین یعنی اہل بیت طاہرین کو البتہ خارج سمجھتے ہو اور مصداق
یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم مین داخل ہوتے ہو **قولہ** ہزار طرح پر شامل کرنا چاہین شامل
نہین ہو سکتے **اقول** ہزار ہی طرح پر نہین بلکہ ہزارون طرح سے ارتداد ثلثہ ہم ثابت کرتے ہین
چنانچہ ایک کتاب الفین ہی کہ اوس مین دو ہزار دلیلین اثبات خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام
کے مذکور ہین اور ہر ایک دلیل سے بمفاد الاشیاء تعرف باضدادہا ارتداد ثلاثہ ثابت ہوتا ہی اور
آپ ایک طرح سے بھی نہین خارج کر سکتے اور اگر مثل جہالت ابوجہل کہ باوجود دیکھنی ہزارہا معجزات نبوی
کے اپنی جہالت پر مصر رہا آپ کے امثال بھی نہ مانین تو اس مین ہمارا کیا ضرر ہی **بیت**
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** ارتداد صحابہ مین ہوگا **اقول** ابھی تو
آپ کے شکم مبارک مین ہی ہم کہان سے ابولؤلؤ کو بلوائین کہ مافی البطون عمریون کے باہر آوین
جناب والا یہ جو ہر جگہ پر آپ فرماتے ہین کہ عدم ارتداد صحابہ و ثلثہ ہم بعد اسکے ثابت کرینگے
حالانکہ نجوم مین داخل ہونا انکا موقوف اوپر عدم ارتداد کے ہی اور موقوف علیہ مقدم ہوتا
ہی موقوف پر پس یہ کیا جہالت ہی کہ مقدم ندارد موخر پر اسقدر اوچکتی ہین اور بے سر و پا بکتے ہین
اور مٹکتے ہین اگر آپ عدم ارتداد صحابہ بلکہ ثلثہ ثابت کر دیتے تو شاید نجوم مین کوئی پھر آپ سے
اسقدر بحث بھی نکرتا بہرکیف اگر آگے کچھ لکھئیگا تو جواب بھی سن لیجیگا بالفعل تو آپ کی دلیل اقطع
اور ابتر اور خر بریدہ سے دم بریدہ تر رہی عقلا ایسے حوالات کو حیلہ و حوالہ سمجھتے ہین اور **بیت**
آدمی را بچشم حال نگر ٭ از خیال پری و دی بگزر۔ کہتے ہین **قولہ** بہت ہی فائدہ ہوا **اقول**
کچھ بھی فائدہ نہین ہوا بلکہ بہت نقصان ہوا اسلیے کہ آپ نے تسلیم کر لیا کہ ہم تغیر و تبدل کرنیوالونکو
اور مرتد ہو جانیوالونکو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اس تسلیم سے آپکی

ایک نقصان یہ ہوا کہ جسکو آپ تحریف شیعہ کہتے تھے وہ تحریف نہ ٹھہری دوسرے آپ کے
ثلاثہ مغیرین ومبدلین سے نہ نکلے اسلیے کہ آپ نے بیان دعوی فرمایا کہ خلفاے راشدین
اور انصار ومہاجرین اس مین شامل نہین ہوسکتے اور اسپر کوئی دلیل ارشاد نفرمائی اور دعوائے
بلا دلیل پیش عقلا مقبول نہین ہان جان بچانیکے واسطے ایک وعدہ آپ نے کیا ہے کہ ہم اسکو بحث
ارتداد صحابہ مین لکھین گے ولعل ھذا وعد مکذوب اور بالفرض اگر ملک الموت نے مہلت
دی اور شیطان نے اعانت بھی کی تو جو کچھ جھک مارئیے گا آگے چلکر دیکھا جائیگا اور آگے
چلکر فائدہ ہو یا نہو بالفعل تو آپ کی جان نہین بچتی پس نہین معلوم کہ کونسا فائدہ ہوا اسلیے کہ جسکو
آپ تحریف کہتے تھے وہ تحریف نہین ٹھہری بلکہ وہ معنی مقبولہ آپ کے ٹھہر گئے اور جنکو آپ
مغیرین ومبدلین سے نکالنا چاہتے تھے وہ ابھی تک داخل ہی ہین آئندہ کا خدا مالک تمنے
دعوای عدالت کل صحابہ خاک مین ملگیا یہ نقصان ہوا یا فائدہ ہوا **قولہ** مجبور کردیا **اقول** ہرگز
نہین مجبور کیا بلکہ آپکے موچی صاحب کو اور آپکو عقل وشعور سے دور کیا ہے کہ ملا یہ مدعی
قبلیت تفسیر از تقلید ہوئی اور ہم تفسیر بعد التقلید کرکے آیا اور موچی صاحب کا منہ جھلسا
چکے اور لحیہ نعثلی کو جلا چکے اور الیہ عمری کو پارہ پارہ کرچکے **قولہ** وہ بھی انکی شان مین ہوگی **اقول**
ہرگز انکی شان مین نہین ہے بلکہ مخالف کی شان مین ہے لتقدم التقلید علی التفسیر وعلی التنزل
صفت کاشفہ ہے نہ احترازیہ کما مر **قولہ** وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین **اقول** یہ سب بنائے
فاسد علی الفاسد ہے جیسا کہ سابق مین ہمنے کہا کہ یہ متعلق بدعوای اصحابی ہے نہ بحدیث
نجوم وعلی التنزل مطلب امام کا یہ ہے کہ جو اصحاب نجوم ہدایت ہین وہ وہی لوگ ہین جو
مغیرین اور مبدلین سے نہین ہین لا بالقوۃ ولا بالفعل اور وہ اہل بیت ہین یہ معنی تمنے کس لفظ
سے نکالے کہ اہلبیت مین مغیرین اور مبدلین ہین یہ تمنے نقل کفر نہین کیا ہے بلکہ عین کفر کیا ہے
جو ایسے معنی گھڑائے ہین اور بکذب وافترا شیعون کی طرف نسبت کی ہے شیعون نے کہان
تفسیر اہلبیت کرکے یہ قیدین لگائی ہین بلکہ یہ قیود انکو موجب تفسیر اہلبیت ہوئی ہین اور یہ تفسیر اپنے

دل سے نہین گڑھی ہی بلکہ اُنکے ثقات رواۃ نے اسی حدیث مین جناب رسولخدا سے نقل کی ہی پس اگر اس حدیث مین نہوتے تب بھی موید اے احادیث دیگر مثل حدیث سفینہ و حدیث تمسک وغیرہا بھی تفسیر کرتے چہ جائے اینکہ خود اسی حدیث نجوم مین مذکور ہی کما سیجئی عن قریب ان شاء اللہ **قولہ** امامیہ کی تحریف کو ثابت کردیا **اقول** امامیہ کی تحریف تو ثابت نہوئی اسلیے کہ تم خود اسکے مقر ہوگئے مگر تمہاری تحریف معنی حدیث مین اور بکیادی و مکاری الزام دینا شیعون کو بخوبی ثابت ہوگیا اور علاوہ اسکے یہ بھی تمہاری اقرار سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت مورد حدیث نہین ہین اور وہ نہ نجوم اہتدا ہین اور نہ قابل اقتدا بلکہ جو کچھ ہین صحابہ ہین بلکہ ثلثہ ہین پس تم حدیث سفینہ اور حدیث تمسک کے منکر ہوے اور کیونکر نہ منکر ہو کہ تمہارے خلیفہ ثانی حسبنا کتاب اللہ کہکر تمسک باہلبیت کے منکر ہوگئے تھے لیکن حضرت عمر کے بیان سے تو تمسک باصحاب بھی باطل ہوا جاتا ہی آپ کے قیل و قال نے ہماری ذہن پر اسوقت یہ بات حالی کی کہ حضرت عمر بھی منکر حدیث نجوم کے ہونگے ورنہ حسبنا کتاب اللہ کیون فرماتے بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قال المخاطب المقام ھداہ اللہ سبل السلام

جب علمائی امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا اور اس حدیث مین اصحاب کی لفظ سے اہلبیت کے معنی نہین بنتے تب مجبور ہوکر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اُسکی عدم صحت کا دعوی کرکے اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا مگر ہزار شکر اسپر ہی کہ الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا اور اس عبارت کو جو اوپر ہمنے نقل کی ہی نہین جھٹلایا بلکہ صرف تاویل اور تحریف معنوی کو کام فرمایا ہی اور فقط شبہات اور احتمالات سے اسکی صحت سے انکار کیا ہی چنانچہ صاحب اسقصار الافحام نے جواب مین منتہی الکلام کے لکھا ہی کہ اس روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ دو حدیثون کی نسبت سائل نے سوال کیا ایک حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت دوسرے

Presented by Ziaraat.Com

حدیث دغوالی کی نسبت اور امام موسی رضا علیہ السلام نے ہذا صحیح اُسکی جواب مین فرمایا پس جواب
صرف حدیث اخیر کی نسبت ہی نہ حدیث اوّل کی نسبت کما قال از ملاحظہ این حدیث شریف ظاہر است
کہ انچہ مخاطب در ترجمہ آن گفتہ کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت این ہر دو حدیث نمود غیر صحیح است
زیرا کہ ہرگز تصریح بصحت ہر دو حدیث درین روایت صراحۃً کہ مدلول کلام اوست مذکور نیست
بلکہ لفظ ہذا صحیح مذکور است و جائز است کہ آن متعلق بہ ہر دو حدیث نباشد بلکہ محتمل است کہ گو سائل
در سوال از دو حدیث استفسار کردہ بود مگر آن جناب در جواب یکے از ان کہ حدیث اخیر است
بیان فرمودہ اس جواب یا صواب مین تین خطائین ہین اوّل خود مجیب اس جواب کو یقیناً بیان نہین
فرماتا اور جائز است اور محتمل است بجاے واجب است و یقین است کے استعمال کرتا ہی اور
احتمال و شک سے اس حدیث کے جسکی صحت مین بقول امام کچھ شک نہین تکذیب فرماتا ہی
دوسرے یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہے اسلیے کہ جب سائل نے دو حدیثون کی
نسبت استفسار کیا اور امام نے ہذا صحیح کہکر جواب دیا تو یقیناً یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت امام نے
سائل کے قول کی تصدیق کی اور اُسکا قول دو حدیثون کی نسبت تھا اس سے دونون حدیثونکی
صحت ثابت ہوئی رہا یہ احتمال کہ اگر امام دونو حدیثون کی صحت تسلیم کرتے تو ہذان صحیحان
فرماتے یہ قابل لحاظ کے نہین ہی اس لیے کہ مقصود سائل کا واحد تھا یعنی قول بنسبت مح
صحابہ کے تو حرف اشارہ واحد کا مقصود واحد کے نسبت استعمال کرنا خلاف محاورہ نہین
ہی تیسرے سائل نے دو حدیثون کی نسبت استفسار کیا اور امام نے فقط ہذا صحیح فرمایا
پس اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ یہ جواب دوسری ہی حدیث کی نسبت ہی تو پہلی حدیث کا جواب
کیا ہی کیا یہ کسی کے خیال مین آتا ہی کہ سائل دو حدیثون کی نسبت سوال کرے اور امام ایک
حدیث کے نسبت جواب دین اور دوسری کی نسبت لا و نعم کچھ نہ فرماوین اور اُسکی صحت اور
عدم صحت کی نسبت کچھ بھی زبان مبارک سی ارشاد نہ کرین اور ایک مجمل لفظ کہکر سائل کو حیرت مین
ڈالین شاید حضرت امامیہ یہ جوابدین کہ ائمہ کی شان یہی ہی کہ کسیکو کبھی جواب صاف ندین اور تقیہ کو

کسی حالت مین نہ چھوڑین اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ نہ ارشاد فرماوین خدا کے واسطے
ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ جس سائل نے امام سے سوال نسبت دو حدیثون کے کیا تھا جب
اُسکے جواب مین امام نے ہذا صحیح فرمایا تو وہ کیا سمجھا ہوگا دونو حدیثون کی نسبت یا ایک ہی کی
نسبت اگر وہ ایک ہی حدیث کی نسبت سمجھا تو ضرور دوسری حدیث کی نسبت مکرر استفسار کرتا اور اگر وہ دونو حدیثون کی
نسبت سمجھا تو یا امام کے ان لفظون کا یہی مطلب ہوگا یا معاذ اللہ امام نے اُسکو جان بوجھ کر
مجمل لفظ کہکر دھوکہ مین ڈالا ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

لڑکپن مین بعض کتب حکمیہ مین ہمنے پڑھا تھا کہ عدالت وسط ہی بین الافراط والتفریط جیسے درمیان
فجور اور جمود کے عفت ہی اور درمیان جبن اور تہور کے شجاعت ہی اور درمیان بلاہت
وجربزہ کے حکمت ہی تو مضمون جربزہ خیال مین نہ آتا تھا لیکن جب امثال حضرت مخاطب
کے کلام کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دنیا مین ایسی حدت ذہن والے لوگ بھی ہین کہ جنکا ذہن
کسی بات پر قرار نہین لیتا اور ہر دم مثل بوزینہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اُچکتے کودتے
ہین ابتدا یہ فرمایا کہ کل امامیہ کو صحت حدیث نجوم کا زبان امام رضا علیہ السلام سے اقرار ہی
اب یہ کس منہ سے نکلتا ہی کہ صاحب استقصا نے انکار کیا ہی پھر فرمایا تھا کہ جب تلک سنیون نے
کتب شیعہ سے یہ حدیث نہ دکھلائی تب تلک امثال علامہ شوستری نے کیا شور و غل
اسکی تکذیب کا مچایا اس سے ثابت ہوا کہ بعد اسکے علماء امامیہ نے اقرار کر لیا کاش ایک
عالم کا بھی نام تبلایا ہوتا کہ جسنے اقرار اسکی صحت کا کیا ہوتا اب پھر فرماتے ہین کہ جب علماء
امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا تب اسکی صحت کا انکار کیا حضرت سلامت شیعہ
جسکا ہمیشہ سے آجتک انکار کرتے ہین وہ وہی تمہاری حدیث نجوم ہی کہ جسکا تمہارے کل
علماء محققین و ناقدین نے انکار کیا ہی اور موضوع اور باطل و مکذوب و رواہی کہا ہی اور اُنمین

کہین مقتدی اور مقتدا کا پتا نہین لگتا ہو نہ اپنی حدیث کا جو مفسر باہلبیت ہو اسکا شیعہ کیون انکار
کرینگے اور اگر انکار کرے تو اپنی کتابون مین کیون مندرج کرے اور انکے مذہب کے لیے
تو نہایت مفید ہو کہ اہلبیت کو قابل اقتدا بناتے ہے اور امثال ثلثہ کو کناری جہنم کی لیجاتی ہی پھر شیعہ
اسکا انکار کیون کرین اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ شکر ہو کہ الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا
بلکہ تحریف معنوی کی سبحان اللہ کیا عقل ہی ہم نہین سمجھتے ہین کہ آپ کیا فرماتے ہین ہم تو اسکو
نہ لفظاً نہ معنی کبھی حدیث کہتے ہی نہین بلکہ قول سائل کہتے ہین ہذا صحیح کو البتہ حدیث کہتے
ہین اور اسکو متعلق بقول ثانی کرتے ہین پس قول اول کو نہ حدیث لفظاً کہتی ہین اور نہ معنی کہتی ہین
مختصر بیان اسکا یہ ہی کہ امام رضا علیہ السلام سی ایک شخص نی پوچھا کہ آپ کیا فرماتی ہین اس قول کی بارہ مین
اور اس قول کی بارہ مین حضرت نی ارشاد فرمایا کہ یہ صحیح ہی بدین قیود و شروط حضرت مخاطب کے موچی صاحب نے
بکذب و دروغ ہذا صحیح کا ترجمہ کیا کہ حضرت نی فرمایا کہ دونو حدیثین صحیح ہین جناب صاحب استقصا اسپر مواخذہ
کرتی ہین کہ کسی لفظ کا ترجمہ یہ نہین ہی کہ دونو حدیثین صحیح ہین بلکہ ترجمہ ہذا صحیح کا یہ ہی کہ یہ صحیح ہی پس ہو سکتا
ہی کہ مراد امام کی تصحیح قول ثانی ہو بآن قیود و شروط پس صحت قول اول تمنی کہان سی ثابت کی اور بعد
اسکی فرمایا ہی کہ بلکہ ہم کہتی ہین کہ ضرور ہی کہ اسکو ہم متعلق بقول ثانی کرین اور اسپر دلیل قائم کی ہی ہماری
حضرت مخاطب کچھ بات تو سمجھتی نہین اور کہتی ہین کہ اسکی صحت تو یقینی ہی نہین معلوم کیونکر یقینی ہو گئی کوئی ٹوٹی
پھوٹی بھی دلیل اسکی صحت پر قائم نہین کرتی زبردستی غل مچاتی ہین کہ صحیح ہی صحیح ہی ہم کہتی ہین غلط ہے
غلط ہی مناسب مقام یہ معلوم ہوتا ہی کہ دینداروں کی ذہن مین آنی کی لیے ہم یہان ایک مثال
بیان کرین اور اگر جہالت شعار لوگ مثل ابوجہل اور ابولہب کے نہ سمجھین تو بجہنم مثال اسکی یہ
ہی کہ ایک شخص ایک طبیب حاذق کے پاس جاے اور کہے کہ کیا فرماتے ہین آپ اس
بارہ مین کہ زید مدقوق و مسلول ہی اور عمر کبود و مطحول ہی طبیب جواب مین کہے کہ یہ اچھا
ہو جائیگا بشرطیکہ دوا اور پرہیز کرے عقلا تو یہی سمجھینگے کہ طبیب نے بہ نسبت عمر کے
بیان کیا ہی مگر امثال مخاطب اور جد فاسد انکے اس مقام پر کہینگے کہ نہین طبیب نے دونو کا

حال بیان کیا ہی یا مطلق مریض کا حال بیان کیا ہی پس اگر ایسے لوگون کے جواب مین کوئی شخص کہے
کہ یہ تم کیونکر کہتے ہو سیلیے کہ جائز ہی کہ طبیب نے آخر والی کا حال بیان کیا ہو پھر دونو کا حال کہانسے نکلا
تو اُسکے جواب مین امثال مخاطب فرمائین کہ تمہارے احتمالی سخن سے یقینی بات کہ اچھا ہوجانا زید کا
ہی رفع نہین ہوسکتا اور اگر پوچھنے والا قول طبیب کو عمر ہی کے بارہ مین سمجھتا تو پھر طبیب سے
کیون نہ پوچھتا کہ آپ نے تو عمر کا حال بیان کیا پھر زید کا کیا حال ہی اور اگر وہ دونو کا حال سمجھا
تو طبیب نے اُسکو گمراہی مین ڈالا اور حقیقت یہ ہی کہ طبیب نے کسیکو گمراہی مین نہین ڈالا مگر امثال
مخاطب کی بدعقلی نے اُنکو گمراہی مین ڈالا ہے وتلك الامثال نضربها
لقوم يعقلون وان لم يعقلها السفهاء الحمقاء الجاهلون و
سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون **قولہ** اس جواب باصواب
مین تین خطائین ہین **اقول** جواب حقیقت مین بہت باصواب ہی اور آپکی خطائین محض ناصواب اگر آپکو
ہم عاقل اور دانا جانتے تو اس مقام پر ہمکو بہت غصہ آتا لیکن چونکہ آپ کو جاہل اور دیوانہ سمجھتے ہین
اس لیے ہمکو بہت ہنسی آتی ہی صاحب استقصاء تو یقین بصحت حدیث کو بابداع احتمال غیر صحت باطل
کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ہمارے حضرت مخاطب فرماتے ہین
کہ امر محتمل سی امر یقینی نہین باطل ہوتا آخر یہ نہین سمجھتی کہ احتمال عدم صحت یقین صحت کو باطل کرتا ہی پھر صحت یقینی
کہانسی ٹھہرا جو آپ فرماتی ہین کہ امر یقینی احتمال سی نہین باطل ہوتا آجتک کسی صاحب عقل نی خواہ مسلم ہو خواہ
کافر خواہ ملحد ہو خواہ دہری قضیہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کو باطل نہین
سمجھا مگر ہمارے حضرت مخاطب ایسے جاہل ہین کہ ایسی بدیہیات کا انکار کرتے ہین اور جو کچھ
منھ مین آتا ہی مثل دیوانون کے بکتے ہین ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ کیونکر کچھ سفہا ان حضرت کو عقلا
مین سے گنتے ہین لیکن اگر ایسا نہو تو خدا اپنے گدھون کو موہن بھوگ کیونکر کھلائے **قولہ** اس
جواب کو یقیناً بیان نہین فرمایا **اقول** مجیب اپنے جواب کو یقیناً بیان فرماتے ہین چنانچہ متصل
اسی قول کی جسکو آپ نے نقل کیا ہی فرماتے ہین حدیث بلاشبہ احتمال دارد کہ جواب آنحضرت متعلق

بمحض حدیث ثانی باشد نہتی آپ نے اس عبارت کو جو یقینیت جواب پر دلالت رکھتی ہی مضر اپنے
مطلوب کا سمجھکر بخیانت نقل نہ کیا اس لیے کہ ظاہر ہی کہ احتمال یقینی ہونے سے جواب یقینی ہو جائیگا پھر
آپ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ جواب یقینی نہین ہی بلکہ مشکوک ہی اور یہ احتمال یقینی بشبہہ صحت حدیث کو
باطل کرتا ہی پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ صحت حدیث یقینی ہی خلاصہ کلام اس مقام پر یہ ہی کہ موچی
صاحب مدعی دعوی صحت حدیث نجوم کا کرتے ہین دلیل اُس پر یہ لاتے ہین کہ حدیث نجوم کو امام
رضا علیہ السلام نے صحیح کہا ہی اور جسکو امام رضا علیہ السلام صحیح کہین وہ صحیح ہی نتیجہ حدیث نجوم صحیح ہے
صاحب استقصا مانع ہین اور منع کرتے ہین صغرای دلیل کو اور چونکہ منع ایک مقدمہ خاص کی ہی
سند منع کی ضرورت نہین ہی مدعی کو چاہیے کہ اپنی صغری کو ثابت کرے لیکن صاحب استقصا نے
منع صغری پر تبرعًا و احسانًا ایک سند بھی بیان کی کہ قول امام رضا علیہ السلام مین لفظ صحیح متعلق
بقول ثانی ہی نہ بقول اوّل اور جب اسکا احتمال ہوا تو تمہارا صغری باطل ہوا پھر فرمایا کہ
ہرچند ابطال استدلال کے لیے بھی احتمال کافی ہی لانہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
لیکن ہم اسپر ترقی کرکے اس احتمال کو حتمًا و جزمًا ثابت کرتے ہین اور بعد اقامت برہان
کے فرماتے ہین کہ بالبداہۃ قطعًا ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام بہر دو حدیث متعلق
نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوا الی آخر بیان فرمودہ الی اخر ما قال پس تعجب ہے کہ
ہمارے مخاطب خوش فہم کیونکر فرماتے ہین کہ واجب است و یقین است نہین بیان کیا جسکو
انسان کہے کہ قطعًا ثابت شد اسکو کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ یقینًا نہین بیان کیا **قولہ** تیسرے
یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہی **اقول** اس فقرۂ مہملہ کے معنی نہین سمجھ مین آتے کہ مراد
اس سے آپ کی کیا ہی اگر یہ مراد ہی کہ یہ احتمال ضعیف ہی تو یہ اوّل بحث ہی ضعف و قوت کا کیا ذکر
ہی صاحب استقصا نے دلیل اوپر قطعیت اس احتمال کے قائم کی ہی ہرچند احتمال ضعیف بھی
واسطے بطلان قطعیت دلیل کے کافی ہی کما مر چہ جاے اسکے کہ احتمال قطعی ہو **قولہ** سائل
کے قول کی تصدیق کی **اقول** قول سائل تو فقط سوال تھا دو قولون سے پیغمبر کے پس اگر حضرت

نے تصدیق قول سائل کی تو تصدیق سوال کی اور تصدیق سوال کے معنی یہ ہین کہ سوال بجا
نہین ہے گو جس چیز سے سوال کیا ہو وہ بجا ہو یہ کیا آپ لغو کہتے ہین یہ کیون نہین کہتے ہین کہ سائل
نے دو قولون سے سوال کیا ہم دونو قولونکو ایک قول کیے دیتے ہین تو ہم کہینگے کہ نہایت
دانشمندی آپ کی ہے کہ جو عبارت حدیث آپ نے نقل کی ہے اس مین صاف ہے کہ
عن قول النبی وعن قولہ فلان اثنینیت کی صاف صراحت ہے اور یہ اثنینیت فقط لفظاً نہین ہے
بلکہ معنی بھی ہے پس دو قول کو کہ نہ متحد اللفظ ہون نہ متحد المعنی ایک کہنا یہ آپ ہی کا کام ہے اور جب
دو قول ٹھہرے تو پھر نہ اگر ہو واحد کے لیے ہے دو مشار الیہ سے کیونکر متعلق ہو سکتا ہے اگر
حضرت کو دونو کی تصدیق منظور ہوتی تو ہذان صحیحان فرماتے قولہ بنسبت مدح صحابہ کے
اقول ہرگز سوال سائل مدح و ذم صحابہ سے نہ تھا بلکہ وہ دو حدیثون کی صحت کو پوچھتا تھا حضرت
نے ایک کو فرمایا کہ صحیح ہے اور اگر دونو کی صحت بیان کرنی منظور ہوتی تو ضرور ہذان صحیحان فرماتی
اور جب یہ فرمایا تو کس دلیل سے ثابت ہوا کہ مراد حضرت کی تصحیح قول بمدح ہے نہ تصحیح احد الحدیثین
حالانکہ قول بمدح کا بیان کہین ذکر نہین اور اگر ہم اسکو مسلم بھی کر لین تو ہمارا کوئی ضرر نہین ہے
بلکہ آپ کا ضرر دوچند ہو جاتا ہے اسلیے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول بمدح کی
تصحیح کی نہ دونو حدیثون کی پس آپ کی عنایت سے ایک نہ شد تو تھا ہی اب ہر دو نہ شد
ہو جائیگا علاوہ اسکے قول بمدح بھی ایک قول نہین ہے بلکہ باعتبار دو مدحون کے دو قول ہین
پس تاویل بقول مدح سے کچھ فائدہ نہوا اور اگر فرمائیے کہ مطلق مدح مراد ہے تو علاوہ اس سے
کہ صحت دونو حدیثون کی ہاتھ سے جاتی ہے وجود مطلق نہین ہے مگر امر ذہنی اور امور ذہنیہ محسوسات
مین نہین ہین پھر مشار الیہ ہذا کیونکر ہو سکتے ہین یون باتین جو چاہے بنائیے مگر ہین خود و خدا
انصاف کیجیے کہ ہذا موضوع ہے واسطے مشار الیہ واحد محسوس معین کے اور اس مین کچھ
شک نہین کہ جب لفظ اپنے معنی موضوع لہ مین مستعمل نہوگی تو مجاز ہوگی اور قول بمدح
صحابہ اس مقام پر صراحۃً مذکور نہین ہے گو اسکے مضمون سے ذہن مین لازم آجاتا ہو پس موجود

مصرح کو چھوڑ کر غیر موجود کو مرجع ہذا ٹھہرانا گو بضرورت ممکن ہی مگر یہ معنی مجازی اور تاویلی کہی جائینگے
پس کون ضرورت داعی ہی کہ معنی حقیقی کو چھوڑ کر آپ یہ معنی مجازی تاویلی بیان مراد لیتے ہین اور
ہذان صحیحان کی جگہ پر مار پیٹ کر ہذا صحیح کو بمعنی مجازی قائم کرتے ہین حالانکہ کوئی قرینہ صارفہ
عن الظاہر موجود نہین ہی پس قطع نظر اسکے کہ شیعہ ایسی تاویلون کو مسلّم نہ کرینگے یہ تو فرمائیے کہ
ہذان صحیحان مین کیا نقص تھا جو اسکی جگہ پر ہذا صحیح کہا گیا اور اس تاویل کی کونسی ضرورت
داعی ہی اور اگر فرمائیے کہ ہمکو ضرورت اسکی داعی ہی کہ شیعون کو ہرا دینا اور ثلثہ کو مقتدا بنا دینا
اس پر موقوف ہی تو دنیا مین ایسی باتین بنانا کچھ دشوار نہین ہی مشکل یہی ہی کہ جب مالک روز
جزا پوچھیگا کہ ایہا الشقی ما حملک علی ہذا التاویل تو کیا جواب دیجیگا بجز اسکے کہ ملائکہ سے پوچھیے
کہ ہل الی مرد من سبیل **قولہ** تو پہلی حدیث کا کیا جواب ہی **اقول** سائل نے حضرت کا مطلب سمجھا
اور اپنے سوال کا جواب پایا آپ کی سمجھ مین آوی یا نہ آوی آپ جب ہذا و ہذان مین
فرق نہین سمجھتے اور دو قول کو ایک قول کہتے ہین تو آپ کیا سمجھیگا لیکن ہم اپنی بزاخفش
کو سمجھائے دیتے ہین پس جانیے کہ سوال سائل متضمن تھا اوپر دو قول کی ایک قول بطور
اُسکے بیان کے صحیح نہ تھا اور ایک قول صحیح تھا حضرت نے جب قول آخر کو فرمادیا کہ یہ صحیح ہی تو
اسی سے نکلا کہ وہ صحیح نہین ہی اور جواب اُسکا ہو گیا تو پھر ضرورت سوال و جواب کی باقی نہ رہی
ہم آپ کو ایسی مثال دین کہ آپ خوب سمجھ لیجیے اور پھر کلام نہ کیجیے مثلاً بازار مین آپ جائیے
اور جوتے والے سے کہیے کہ ہمکو جوتے دکھلائے اور وہ دو جوڑے جوتے آپ کے
قابل پسند کرے آپ ایک کو اُس مین سے کہیے کہ یہ اچھا ہے تو وہ بمجرد آپ کے اس
کہنے کے دوسرا جوتہ اُٹھا لیگا اور پھر آپ سے نہ پوچھیگا کہ دوسرے جوتے کی نسبت
آپ نے کچھ نہ فرمایا جناب من ایسی باتین تو دن رات کے معاملات مین جاری اور ساری
ہین لیکن تعصب اور کج فہمی مرض لاعلاج ہی **قولہ** لاؤ نعم کچھ نہ فرمائین **اقول** اگر کسی وجہ
سے مقام مقتضی عدم جواب ہو تو جواب نہ دینے مین کیا قباحت ہی دیکھیے حدیث صحیح مسلم

قال سئل سلمة بن یزید الجعفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا نبی اللہ
ارایت ان قامت علینا امراء یسئلوننا حقھم ویمنعوننا حقنا فما تامرنا فاعرض
عنہ ثم سئلہ فاعرض عنہ یعنی جناب رسول خدا سے ایک بات مکرر پوچھی اور حضرت
نے ہر دفعہ جواب سے اعراض کیا پس جب نبی بمصلحۃ جواب نہ دین فالوصی اولی قولہ
اور ایک مجمل لفظ کہکر سائل کو حیرت مین ڈالین اقول نہ تو آنحضرت نے مجمل لفظ کہا اور نہ سائل
حیرت مین پڑا اسلیئے کہ حضرت نے صاف صاف فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہی اور سائل سمجھگیا کہ وہ غلط
ہی اسی باعث سے پھر سوال بھی نہین کیا اگر مثل آپ کے نافہم ہوتا تو ضرور پوچھتا لیکن اگر آپ کی
تسکین اس پر نہین ہوتی اور خواہی نخواہی آپ کو اس پر اصرار ہی کہ ایک حدیث کا جواب نہین ہوا تو
ہم اگر آپ کی خاطر سے اسکو مان بھی لین تو کوئی قباحت اس مین لازم نہین آتی اسلیئے کہ ممکن ہی کہ
کسی وقت مین کسی مصلحت سی جواب مطابق سوال نہ دیا جاے بلکہ جواب سوال سے اعراض کیا
جائے اور جب جناب رسول خدا نے بمصلحۃ ایسا کیا ہو تو اگر امام نے بھی ایسا کیا ہو تو کیا قباحت
ہی اگر آپ کو باور نہو تو سنیئے ابن ملقن نے توضیح شرح بخاری مین ایک حدیث کی شرح مین
لکھا ہی کہ جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک مرد نے جناب ختمی مآب سے پوچھا کہ متی الساعۃ یعنی کب ہے
روز قیامت حضرت نے اُسکے جواب مین ارشاد فرمایا ما اعددت لھا یعنی تو نے اسکا ساز
وسامان نہین کیا ہی وفیہ دلیل علی جواز تنکب العالم بالفتیا عن نفس
ما سئل عنہ اذا کانت المسألۃ لا تعرف او کانت مما لا حاجۃ لہ بالناس
الی معرفتھا او کانت مما تخشی منھا الفتنۃ وسوء التاویل انتھی
یعنی اس سوال در جواب مین دلیل ہی اوپر اس بات کے کہ جائز ہے واسطے عالم کے کہ اعراض
کرے فتوی سے نفس مسئلہ کے جسوقت کہ مسئلہ قابل جواب نہو یا ایسی بات ہو کہ آدمیون کو
اُسکے جاننے کی حاجت نہو یا اُسکے جواب سے خوف فتنہ وفساد وسوء تاویل ہو اور اسی
قبیل سے ہی اعراض کرنا حضرت موسیٰ کا جواب فرعون سے جب اُسنے سوال کیا ما ھی

خداوند عزوجل سے اور کہا کہ وما رب العالمین یہانتک کہ جب اوسنے جواب مطابق
سوال نہ پایا تو کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون اور اسی قبیل سے
ہے یسئلونک عن الاھلہ قل ھی مواقیت للناس اور اسی قبیل سے ہے
یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اور امثال اسکی کلام خداو
رسول مین بہت ہین پس اگر امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث کا جواب دیا اور ایک کا
لمصلحۃ نہ دیا تو کیا قباحت ہے آپ کے مفتیون نے تو ہر مفتی کیواسطے یہ امر جائز رکھا ہے **قولہ**
شاید حضرات امامیہ یہ جواب دین کہ ائمہ کی شان ہی ہے **اقول** امامیہ نے نہ کبھی یہ جواب دیا ہے
نہ دینگے یہ سوء ظن نسبت ائمہ علیہم السلام کی رکھنے والے وہی لوگ ہین جو ایسے احتمالات بی
سروپا اپنے دل سے گڑھتے ہین ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار امامیہ تو ائمہ کو حجت خدا سمجھتے ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کہین کہ ائمہ علیہم السلام کبھی کسی کو
جواب صاف نہین دیتے بلکہ شیعون کا یہ عقیدہ ہے کہ جو جواب ائمہ دیتے ہین وہ ایسا دیتے
ہین کہ سائل کو پھر حاجت بسوال نہین رہتی گو ایسے کودن جو کالہ اور آبا کو نہ سمجھین نہ سمجھین **قولہ**
اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرماوین **اقول** علم فصاحت و بلاغت
مین ثابت ہوا ہے کہ کلام مطابق مقتضاے مقام ہونا عین بلاغت ہے پس جس مقام پر کہ
مقام مقتضی ہوگا گول بات کہنے کا واجب ہے بلغا کے لیے کہ گول بات کہین اور جو مقام مقتضی
صاف بات کہنے کا ہوگا وہان ضرور ہے کہ صاف بات کہین پس آپکا یہ کہنا کہ ہمیشہ گول بات کے
سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرماوین یہ محض جھوٹھ و دعوائی بلا دلیل ہے اور ظن غالب ہے کہ اہلسنت
آپکو ایسی دعاوی کاذبہ مین بسبب تو مذہبی کے معذور فرماوین اور اگر اس لحاظ کو پیش نظر نہ رکھینگے
تو اپنی احادیث صحیحہ کا کہ جس مین صاف صاف مبہم اور مجمل اور گول بات کہنا جناب رسولخدا
کا بروقت اسکے مصرح ہے کیا جواب دینگے چنانچہ اکابر و اعاظم اہلسنت نے کہا ہے کہ جب کوئی
اعرابی جناب رسولخدا سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت جواب صاف دینمین وقوع فتنہ و

فساد اور سائل کے مضطرب الایمان ہوجانے سے ڈرتے تھے تو جواب بطور توریہ وایہام کے
دیتے تھے چنانچہ حدیث ابن ملقن اسی قبیل سے گزر چکی ہے اور جلال الدین سیوطی نے رسالہ فوائد
کامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ مین لکھا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سأله اعرابیٌّ
وخاف من افصاح الجواب الفتنة واضطراب قلبه اجابه بجواب فیه توریة وایهام کالحدیث الذی اخرجه البخاری انه سئله رجل
عن الساعة فنظر الی احدث القوم سنا فقال ان یستنفذ هذا عمره لم
یمت حتی تقوم الساعة قال العلماء کان الاعراب یسئلونه کثیرًا
عن السّاعة فخشی صلی اللہ علیه وسلم من قوله لهم لا اعلمها فتنتهم
وشکهم فی نبوته فاجابه بجواب فیه توریة وایهام ومراده ان بلغ الغلام
اقصی العمر لم یمت حتی یقوم علی الحاضرین ساعتهم بان یموتوا
کلهم وقیام ساعة کل احد موته محصل اسکا یہ ہے کہ جسوقت کوئی اعرابی حضرت
سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت بخوف فتنہ واضطراب قلب اُسکی جواب صاف نہ دے سکتے
تھے تو جواب بتوریہ وایہام دیتے تھے چنانچہ بخاری نے یہ حدیث لکھی ہے کہ ایک شخص نے
سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی پس حضرت نے نظر کی طرف ایک نوجوان کے کہ سب سے سن مین
کم تھا اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر تمام پاوے تو نہین مریگا تا اینکہ ساعت قائم ہو پس علمانے توجیہ
مین اس حدیث کی کہا ہے کہ اعراب اکثر حضرت سے روز قیامت کو پوچھتے تھے اور حضرت
ڈرتے تھے اُنکے فتنہ مین پڑنے سے اور شک کرنے سے نبوت مین اگر صاف فرماتے کہ
مین نہین جانتا پس جواب دیا ساتھ توریہ اور ایہام کے اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ اگر یہ نوجوان اپنی
عمر پاوے تو نہ مریگا یہانتک کہ قائم ہو اوپر حاضرین کے ساعت اُنکے ساتھ اسطرح کہ مرین
کل اُنکے اور قیام ساعت ہر شخص کا موت اُسکی ہے انتہی اور پھر اُسی کتاب مین مسند بزار اور معجم کبیر
طبرانی سے ساتھ اُس سند کے کہ رجال اُسکے رجال صحیح کے ہین سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہے

ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار قال
فاین ابوك قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشره بالنار هذا حدیث
صحیح وفیه فوائد منها بیان ان السائل کان اعرابیا وهو فی مظنة
خشیة الفتنة والردة ومنها بیان ان الجواب فیها ایهام وتوریة
اذ لم یصرح فیه بان الاب الشریف فی النار انما قال حیث ما مررت
بقبر کافر فبشره بالنار وهذه جملة لا تدل علی ذلك انما قد یفهم
منها بحسب السیاق والقرائن وهذا شان التوریة والایهام
فکره صلی اللہ علیه وسلم ان یفصح له بحقیقة الحال ومخالفة ابیه
فی المحل الذی هو فیه خشیة ارتداده لما جبلت علیه الانفس
من کراهة الاستیثار علیها ولما کانت عادة الاعراب من غلظ
الکذب والجفا فاورد له جوابا موهما مطیبا لقلبه الی آخر ما قال

محصل اسکا یہ ہی کہ ایک اعرابی نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کہان ہی باپ میرا
فرمایا کہ جہنم مین اُسنے پوچھا کہ کہان ہین باپ آپ کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس کافر کی
قبر پر تو گزر کرے اُسکو بشارت دے جہنم کی اور یہ حدیث صحیح ہی اور اس مین چند فائدے
ہین از انجملہ یہ ہی کہ سائل اعرابی تھا اور اُس سے مظنہ فتنہ وارتداد تھا اور از انجملہ یہ ہی کہ جواب
اس حدیث مین بطور توریہ وایہام کے ہے اسلیے کہ حضرت نے تصریح نفرمائی کہ آپکے
والد ماجد کہان ہین بلکہ فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزر کرے اُسکو بشارت آتش کی دے
اور یہ ایسا جملہ ہی کہ دلالت نہین کرتا مطابقت اِس معنی پر کہ حضرت کے باپ بھی آتش مین
ہین ہان بحسب سباق وقرائن یہی ظاہر ہوتا ہی اور یہی ہی شان توریہ وایہام کی کہ ظاہر اوسکا اور
اور باطن اُسکا اور ہوتا ہی پس مکروہ جانا آنحضرت نے اظہار حقیقت حال کو بخوف اُسکے
ارتداد کے اور ایک جواب موہم خوش کرنیوالا اُسکے دل کا دیا پس اگرچہ علماء اہلسنت اسکا

توریہ نام رکھین مگر اخفائی حق بعبارت تحمل الباطل عمل مین آیا اور شیعہ اسکو قسم من التقیہ کہتے ہین
پس مآل واحد ہوا اگرچہ نام جو چاہے رکھ لیجیے اور قول بات بھی ترجمہ لفظ ایہام اور موہم کا ہی
پس اگر ائمہ علیہم السلام نے بھی نظر بمقتضائی مقام کسی جگہ پر گول بات کہی تو کیا قباحت لازم آئی
اور باقی یہ جو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ گول بات کہین یہ محض کذب و دروغ بیفروغ ہے
ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کتب اربعہ وغیرہ مین ہزارو ہزار احادیث ائمہ علیہم السلام
سے اصول و فروع مین کہ جس سے صاف صاف کذب مذہب شیعہ اور تصدیق مذہب
شیعہ منصوص ہی موجود ہین پھر کل گول بات کہان سے ہو سکتی ہی قولہ مکرر استفسار کرنا
اقول مکرر جب استفسار کرنا کہ حدیث اول کو غلط نہ سمجھا استفسار نکرنا بھی ایک دلیل ہے
کافی اور وافی کذب حدیث نجوم پر بطور المسنت قولہ دھوکہ مین ڈالنا ہوگا اقول نہ سائل
دھوکے مین پڑا نہ شیعہ بحمد اللہ دھوکے مین پڑے مگر اشال آپ کے اور آپ کے
موحی صاحب کے البتہ دھوکے مین پڑے لیکن کیا قباحت ہی جب قرآن کی شان مین ہے
یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین
پس اگر کلام ائمہ بھی مثالی قرآن ہی شان وضلال گمراہ ہون تو ہو سکتا ہی قولہ ہم نے سکوتہم یعمہون

قال المخاطب المتمم ھذا اللہ جمیل السلام

لیکن اگر ہم اس روایت مین امام کی تصدیق کو بنسبت نہ صرف بی حدیث کے تجیین تو بھی
حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی اس لیے کہ قطع نظر اس روایت اور اس کتاب کے اور
روایتون سے بھی صحت مضمون حدیث اصحابی کالنجوم کی ہوتی ہی پس اگر علماء امامیہ اس
روایت مین اس حدیث کی تکذیب کرین تو اور احادیث کو کیا کرینگے اور کہان تک ائمہ
کرام کے قولونکو جھٹلا دینگے چنانچہ اب ہم اس حدیث کی صحت دوسرے طریق سے
ثابت کرتے ہین ملا حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاستفسار مین لکھا ہی کہ بتعیب خدا

نے فرمایا کہ انا کالشمس وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم
مین مثل سورج کے ہون اور علی مثل چاند کے اور میرے اصحاب مثل ستارون کے
جنکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے معلوم نہین کہ اس حدیث کو دیکھکر کیسا شعلہ جانسوز
علماء امامیہ کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ شرارہ اونکے خرمن عقل وخرد کو کیسا جلاویگا
ہان اسکی بھی تاویل کرینگے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین اسکا جواب ہم اوپر بیان کرچکے
اور اب بھی بیان کرتے ہین لیکن قبل جواب دینیکے ہم یہ عرض کرتے ہین کہ جب اس حدیث
کی صحت ثابت ہوگئی تو عیون اخبار مین جو امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ہوتی
ہی اوسکا کس منھ سے انکار کرینگے اور جو عبارت زاید من لم یغیر یعنی اس روایت
مین ہی اوسکو شان مین اہلبیت کے کیونکر صادق سمجھینگے اب اس تاویل کو جو اس کی نسبت
ہی غور سے سنیے کہ جو تقریر اس علامہ اثنا عشری نے کی ہی وہ اس امر پر دال ہی کہ مراد
اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اسلیے کہ اوپر اس حدیث کے یہ بیان ہی کہ نبوت مثال
نور آفتاب کے ہے اور امامت مانند چاند کے روشنی کے اور علم علما کا مانند
چمک ستارون کے وہذہ عبارتہ بلفظہ وردی اصطلاح القوم تسمیۃ الولایۃ
بالشمسیۃ والقمریۃ والمراد بھما ولایۃ النبی وولایۃ الولی ونسبۃ العلماء
الیھما کنسبۃ النجوم الی القمر والشمس الی قولہ فکذلک لا یکون العلماء الیھما
قدرۃ ولا ظھور مع وجود الاوصیاء وانوارھم من حیث الولایۃ ویرید
ذلک کلہ ما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقولہ انا کالشمس
وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم پس ظاہر ہی کہ ائمہ کرام اوصیا
مین داخل ہین نہ علماء مین اور تمثیل نجوم کی علماء پر صادق ہی نہ اوصیا پر تو اس علامہ کی تقریر
سے ظاہر ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب سے مراد اہلبیت نہین ہین بلکہ علما ہین اور
اس سے ہمارے دونو مطلب ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

مکرر گزارش خدمت شریف ہوا کہ علماء امامیہ تمہارے علماء محققین کیطرح اُس حدیث نجوم کے منکر ہین جو تمہاری کتابون مین بلا تقیید و بلا تفسیر منقول ہی لیکن جو اُنکی کتابون مین بہ تفسیر موجود ہی اُسکا انکار نہین کرتے ایسی احادیث مفسر و مقید کا ذکر کرنا محض لغو ہی اور یہ حدیث بھی مفسر بعلما ہی اور مراد علما سے علماء آل محمدؐ ہین کہ وہی اہلبیت علیہم السلام ہین اور عنقریب ثابت ہوگا کہ غیر آل محمدؐ مراد لینا آپ کا محض لغو اور باطل ہی بہرکیف آپ کو لازم تھا کہ توثیق اس حدیث کی پہلے سنداً و متناً و دلالۃً ثابت کرتے تب اِس سے استدلال کرتے خود ملا حیدر آملی کہ متصوفین سے ہی اور تابعین ابن اعرابی محیت الدین سے اُسکو شیعہ کب معتبر کہتے ہین اور اُسکی کوئی کتاب جامع الاستفسار بھی نہین ہی مگر آپ کے طغیان قلم نے اسرار کو استفسار کیا ہی بہرکیف مصنف اور مصنف سب غیر معتمد حدیث بھی مرسل کسی راوی کا نام و ذکر تک نہین پھر شیعون پر استدلال ایسی حدیث سے کرنا کیونکر ہو سکتا ہی پس ضرور تھا کہ توثیق مصنف اور مصنف اور حدیث کی ہمارے علماء مقبولین سے ثابت کر لیتے تب کچھ گفتگو کرتے یہ کلام بحسب سند تھا لکن بحسب متن پس ان الفاظ سے کہین ہماری کتب معتبرہ مین موجود نہین ہی لکن بحسب دلالت پس اگر آپ کی نافہمی سی مطابق مقصود ہمارے نہین ہی تو مطابق آپ کے مقصود کے بھی نہین ہی اسلئے کہ مقصود آپ کا تو صحابہ بلکہ ثلثہ کو مقتدا بنانا ہی حالانکہ اسمین تفسیر بعلما ہی عام اس سے کہ صحابہ ہون یا غیر صحابہ اور بہت ظاہر ہی کہ جہال معنی اباً و کلالۃ اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتے المخدرات فی الحجال علما کے شمار مین کب آسکتے ہین پس یہ حدیث تو آپ کے لیئے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہی اور مستدل جاہل اور غافل و لا یعقل ہی علاوہ اس سے عبارت مین حذف و اسقاط کرکے خلط و خبط کیا کہ کسی طرح اپنا مطلب ثابت کرے غافل اس سی کہ

فقرۂ لایکون للعلماء قدرہ ولاظہور مع وجود الاوصیاء فی حق ثلثہ کارکارد ابولولو کیا اسلیئے کہ باوجود
وصی برحق اور ولی مطلق جناب امیر علیہ السلام اور اُنکے اوصیاء کے ثلثہ کے لیے کوئی قدرت اور
ظہور نرہا پس اگر بفرض محال وہ علما یہی ہون تو باوجود آفتاب اور ماہتاب کے مثل ستارونکے
بیکار ہوے پس قابل اقتدا نہونگے اور اہتدا فرع اقتدا ہی پس بایہم اقتدیتم اہتدیتم بنظر اونکی باطل
ہوگیا ؎ حفظت شیئاً وغابت تلک اشیاء برخلاف اسکے کہ جب علما سے علماء آل محمد مراد ہون
کہ بعد وصی ہونے کے مصداق بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے ہونگے کما سیجئی عنقریب فانتظرہ **قولہ**
بہ نسبت دوسری حدیث کے سمجھین **اقول** آخر جھک مار کر پھوٹے منھ سے یہ تو نکلا کہ تصدیق
دو حدیثون کی امام کے قول سے نہین ہوتی اب کوئی حدیث بلا تقئید و تفسیر دکھلاو تو ہم جانین کہ
تم سچی ہو تمہارے خر کابلی سے تو ہو ہی نہین سگا خر کرہ ہاے کابلی سے کیا ہوگا **قولہ** تو بھی
حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی **اقول** حضرات اہلسنت اپنی جان بچانیکی فکر کرین کہ اس حدیث
سے حدیث اقتدوا بالذین بعدی باطل ہوئی جاتی ہی اور شیعونکو باقتدای علی و عباس و
سعد عبادہ شیوخ ثلثہ کو غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن کہنیکی جگہ ملتی ہی و باقتدای
حضرت عثمان بلکہ حضرات ثلثہ توہین و تذلیل صحابہ کبار کی گنجائش ہوتی ہی ہان اتنا فرق ہوتا ہی
کہ حضرت عثمان اور اُنکے اخوان نے کرام کی تذلیل اور توہین کی اور شیعہ لئام کی کرتے ہین
کما مر **قولہ** صحت دوسری طریق سے ثابت کرتے ہین **اقول** جس حدیث سے آپ صحت ثابت
کرتے ہین اُسکی صحت خود غیر مسلم ہی اور قطع نظر اسکے اُسکا فقرہ اول تو آپ کا جگر سوز اور
سینہ دوز ہی اس لیے کہ اُس مین مذکور ہی کہ انا کالشمس وعلی کالقمر اور ظاہر ہی کہ ؎
خور چو نماید غروب ماہ نماید طلوع۔ پس آپ کے ثلثہ کس ظلمات ضلالت مین گئے کہ فاضل خلافت
بلافصل ہوے جب یہ فقرہ آپ کو وادی ہلاکت ابدی مین بھیج چکا تو فقرہ اصحابی
کالنجوم کس کام آویگا **قولہ** اُسکا جواب ہم اوپر بیان کر چکے **اقول** ہم آپ کے اوپر کے نیچے
کو مدخول کر چکے **قولہ** امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ثابت ہوئی **اقول** ابھی تمنے

چار سطر پیشتر اقرار کیا ہو کہ ہمنے فرض کر لیا کہ امام رضا کے قول سے صحت نہین ثابت ہوئی پھر کس منھ سے نکلتا ہو کہ امام رضا علیہ السلام کے جواب سے صحت ثابت ہوئی فانت کالتی نقضت غزلھا انکاثا یہ بار بار باز گرانا اور پلٹ پلٹ جانا آپ کی تیزی کے سبب سے ہے قولہ اسکو شان مین اہلبیت کی کیونکر صادق سمجھینگے اقول سابق مین گزر چکا کہ اوسکو متعلق دعوالی اصحابی کا کرکے شان اصحاب ثلثہ مین سمجھتے ہین نہ شان اہلبیت مین و علی التنزل تقیید مقدم بر تفسیر ہو کما مر قولہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اقول فہم تمہارا محض غلط ہو مراد اہلبیت ہی ہین جیسا کہ بعد اسکے بشہادت ملک العلما بھی ثابت کیا جائیگا کہ تقریر اس علامہ اور اس علامہ کی ایک ہی قبیل سے ہو قولہ اور ظاہر ہو کہ ائمہ کرام اوصیا مین داخل ہین نہ علما مین اقول یہ سارا گرجنا اور تڑپنا فقط اس بات پر تھا کہ اوصیا علما نہین ہین سبحان اللہ کیا جہالت ہو اتنا نہین سمجھتے کہ اوصیا کیا جہلا ہوتے ہین بلکہ بالضرورۃ اوصیا وہی لوگ کئی جاتے ہین جو علما ہوتے ہین بلکہ اعلم العلما ہوتے ہین تاکہ ترجیح ملا مرجح اور ترجیح مرجوح اور تفضیل مفضول کہ عقلاً و نقلاً باطل ہو نہ لازم آوے لا یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون حضرت مخاطب عجب کودن ہو کہ عبارت علما کو نہین سمجھتا پھر کلام خدا و رسول کو کیا سمجھیگا مطلب عبارت ملا حیدر آملی ظاہر ہو مگر ہمارے حضرت کو لیاقت فہم کہان ہو وہ نبوت کو تعبیر بشمسیت اور ولایت کو تعبیر بقمریت کرتے ہین اور مراد انکی ولایت سے نیابت حقیقی رسول ہو کہ اسی کو تعبیر بوصایت بھی کیا ہو پس غرض انکی یہ ہو کہ اوصیا جبتلک درجہ وصایت و نیابت کو نہین پہونچتے ہین علما ہوتے ہین اور بعد اس درجہ پر فائز ہونے کے وہی علما اوصیا ہوتے ہین پس جس زمانہ تک کہ جناب امیر علیہ السلام موجود تھی حسنین علیہما السلام کیلئے عہدہ ولایت و وصایت نہ تھا پس یہ دونو بزرگوار اسوقت تک امام ناطق نہ تھے بلکہ امام صامت تھے اور بعد جناب امیر علیہ السلام تعلق ولایت و وصایت بامام حسن علیہ السلام تھا امام حسین علیہ السلام اسوقت امام صامت تھے اور اسی طرح ہر مالب اپنے منوب عنہ کے سامنے امام صامت تھا پس

امام صامت کو تعبیر بعلما کرتے ہین اور امام ناطق کو تعبیر باوصیا اور کہتے ہین کہ جسطرح پیغمبر کے سامنے
قدرت اجراے احکام اور ظہور آثار نیابت علی وجہ الاستقلال والاتمام جناب امیر علیہ السلام کو بھی
اُسی طرح سے ہر نائب کو تا زمانہ منوب عنہ کوئی قدرت اور ظہور نہ تھا بالجملہ ہر وصی بعد وصی ہونگی
اوصیا مین ہوگا اور قبل وصی ہونے کے ضرور ہے کہ اعلم العلما مین سے ہو ورنہ کیا وجہ کہ اوسکو
وصایت پہونچی اور غیرون کو نہ پہونچی اگر ایسا ہو تو وہی ترجیح مرجوح لازم آوے پس اب آپ
فرمائیے کہ علما اہلبیت ہوے یا اصحاب ثلثہ کہ جو جہل الجہلا شیعون کے نزدیک تھے اور جسکو
آپ نے علامہ اثنا عشری کہا تھا اُسنے ثلثہ کو نجوم بنایا یا علماے آل محمد کو قولہ ہمارے دونو
مطلب ثابت ہوگئے اقول ایک بھی ثابت نہوا اسلیے کہ صحت حدیث مفسر بعلما آل محمد ثابت
ہوے نہ صحت حدیث مطلق جسکے راوی اہلسنت ہین اور محققین اُنکے مثل ہمارے اسکو کاذب
اور موضوع اور باطل کہتے ہین اور نجوم علماے آل محمد ہین کہ وہی اہلبیت ہین اور آپکا تیسرا
مطلب جو اصلی تھا یعنی ثلثہ نجوم ہین وہ بھی نہ ثابت ہوا پس مناسب یہ کہ کہا جائے کہ تینون غا
ہوگئے تعجب ہے کہ دو کا ذکر کیا اور تیسرے کو جو سب سے بڑا تھا اب دغب کر گئے قولہ
اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اقول بنا بر تحقیق علامہ اثنا عشری جسکو تمنے اپنا
ظہیر سمجھا تھا اصحاب سے مراد علما ہین پس ہم آپ کے علما سے ایک بڑے عالم کا نشان
دیتے ہین جو ملقب بملک العلما ہے اور وہ علامہ شہاب الدین دولت آبادی ہین کہ فاضل شیخ
نے اونکو علمائے اہلسنت سے شمار کیا ہے اور صاحب منتہی الکلام بھی اُنکو اپنا مقتدا ہی کامل جانتے
ہین اور اُنکے افادات سے متمسک ہوتے ہین وہ تفسیر اصحاب اہلبیت کرتے ہین آپ کو ضرور ہے
کہ اپنے ایسے مقتدا کی اقتدا کیجیے اور پھر منھ سے نہ نکالیے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت
نہین ہین اس لیے کہ علامہ مذکور اپنی کتاب ہدایۃ السعدا مین فرماتے ہین وچون زمانہ آخر آید و
مانند شب تار شود ظہر الفساد فی البر والبحر فساد القلوب علی قدر فساد الزمان ثم یفشوا الکذب و
در آن وقت کہ ماہتاب ولایت علی ولی غروب کند بسیار گان ولایت کہ خلفای علی ولی اند

اذن واجازت باقی وپائندہ باشد وبالنجم تہتدون باہیم اقتدیتم اہتدیتم چون مصطفے مانند آفتاب و
علی مانند ماہتاب وخلیفہ گان علی ولی مانند ستارگان اند باوجود آفتاب ہمہ نگرند وباوجود ماہ
ستارگان نشمرند انتہی اس روایت کو کہ جس مین تفسیر باہلبیت بڑے علامہ اہلسنت نے بتنصیص بیان
کردی ہی دیکھکر نہین معلوم کہ کیسا شعلہ جانسوز علمای اہلسنت کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ
شرارہ اونکی خرمن عقل وخرد کو کیسا جلائیگا اور جیتے جی کنار جہنم پہونچائیگا اب دیکھا چاہیے کہ
اپنے ایسے بڑے پیر اور عالم کو محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہراتے ہین یا نہین اور پھر بھی
صدوق علیہ الرحمہ پر تہمت زیادہ کرنیکی لگائے جاتے ہین یا نہین اور چونکہ قول اس علامہ شعرانی
اور اس علامہ اثنا عشری کا در باب تسمیہ نبوت وامامت شمس وقمر ایک ہی تو ضرور ہی کہ تفسیر نجوم
باہلبیت مین بھی ایک ہی ہو اور مراد اونکی علماے علماے آل محمد ہون کہ کسی زمانہ مین وہی
اوصیا بھی ہوتے ہین اور علاوہ برین آپ کے علما سی اور بھی قائل ہین کہ نجوم اہتدا عترت
طاہرہ یعنی اہلبیت علیہم السلام ہین جیسے شیخ احمد بن الفضل وسیلۃ المآل فی مناقب الآل مین فرماتی
ہین اخرج الدارقطنی عن مغفل بن یسار رضی اللہ عنہ قال سمعت ابابکر
رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ ای الذین حث النبی
علی التمسک والاخذ بہدیہم فانہم نجوم الہدی من اقتدا بہم اہتدا
یعنی فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ علی عترۃ رسول ہین یعنی اُن لوگون سے ہین کہ رسولخدا نے جنسے
متمسک ہونیکا حکم کیا اور اُنکی ہدی پر چلنے کو کہا اسلیے کہ وہی لوگ نجوم ہدایت ہین جو شخص کہ
اُنکی اقتدا کرے ہدایت پاوے انتہی پس جب اہلبیت ہی نجوم اہتدا ہوے تو آپکے ثلثہ کہان گئے
اب تو یقین ہی کہ اہلسنت اگر کچھ بھی حیا رکھتے ہون تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرین اور تخصیص اہلبیت
بتقدیم مسند الیہ ہی کما ثبت فی بحث ما انا قلت فی علم البیان وبتقدیم ذکر التمسک المختص بہم فی حدیث
الثقلین معلوم نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی تفسیر باہلبیت صدوق کے تصدیق کرکے سنیون کو کیسا
جلا دیگی اور جیتے جی جہنم مین پہونچا دیگی

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

اگر اس روایت پر سیری نہوئی اور حضرات امامیہ کو اپنے بزرگون کی تصدیق سننے کی خواہش ہو تو اور بھی سنین اور تیسری طریق سے اس کے مضمون کی صحت پر سنلین شیخ صدوق نے معانی الاخبار مین لکھا ہو کہ حدثنا محمد بن الحسن احمد الولید رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن الحسن بن موسی الخشاب عن غیاث ابن کلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر بن محمد عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما وجدتم فی کتاب اللہ عز وجل فالعمل لکم بہ لا عذر لکم فی ترکہ وما لم یکن فی کتاب اللہ عز وجل وکانت فیہ السنۃ منی فلا عذر لکم فی ترک سنتی وما لم یکن فیہ سنۃ منی فما قال اصحابی فقولوا بہ انما مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایہا اخذ اہتدی بای اقاویل اصحابی اخذتم اہتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنی امام جعفر صادق نے فرمایا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ جو پاؤ تم خدا کی کتاب مین اُسپر عمل کرو کوئی عذر تمکو اسکے ترک پر نہین ہو سکتا اور جو کچھ کتاب خدا مین نپاؤ اُس مین میری سنت پر عمل کرو کوئی عذر تمکو میری سُنّت کے ترک پر نہین ہو سکتا اور جس مین میری سنّت نہ ملے اُس مین عمل کرو اُس پر کہ جو کچھ میرے اصحاب نے کہا ہو کیونکہ میرے اصحاب تمہارے بیچ مین ایسے ہین جیسے کہ ستارے جسطرح پر جس کسی ستارہ کو کوئی لے لے راہ پر پہونچ جائیگا اوسی طرح پر میرے اصحاب ہین کہ جس کسی قول کو میرے اصحاب کے تم لے لوگے ہدایت پاوگے اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہاری واسطی رحمت ہی اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اسلیے کہ علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اسکی تصدیق کی ہی پس یہ حدیث معناً مطابق حدیث سابق کے ہے بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کا فقرہ اور زیادہ ہی پس انکار حدیث سابق سے جو عیون

Presented by Ziaraat.Com

اخبار مین مذکور ہی کان لم یکن سمجھین ہی اسی حدیث کو جو معانی الاخبار سے ہمنے نقل کی صحیح جانین تب بھی مطلب ہمارا فوت نہین ہوتا اسلیے کہ جو الفاظ اس حدیث کے ہین وہ بھی موید ہماری قول کے ہین باقی رہی تاویل و تحریف علماء امامیہ کی اوسکی نسبت بھی ہم بحث کرتے ہین اور جو کچھ تاویلات انھون نے کیے ہین اوسکو ظاہر کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ حدیث جو ہماری کتاب کی ہی گو اخبار احاد سے ہی مگر شیعون کو اسکا انکار نہین ہی اسلیے کہ زبان جناب رسول خدا سے مفسر باہلبیت ہی اور اہلبیت کا مقتدا ہونا اور ثلثہ کا مکذب و دروغ مقتدا بجانا اس سے ثابت ہوتا ہی پس شیعہ اسکا انکار کیون کرینگے چنانچہ خود مخاطب فرماتے ہین کہ اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اور بیشتر اسکے فرما چکے ہین کہ علمائی امامیہ نے حدیث نجوم کے انکار مین کسقدر شور و غل مچایا ہی اب تو یہ فرمائیے کہ ابتدا مین آپنے خبر انکار علمائی شیعہ سے دی اب خبر اقرار علمای شیعہ سے دیتے ہین ان دونو خبرون مین کس خبر مین آپ صادق ہین اور کس خبر مین آپ کاذب ہین اور اگر کہی کہ ہم دونو خبرین متناقضین مین صادق ہین اور علمائی امامیہ مقر اور منکر دونو ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ مابہ الاقرار عین مابہ الانکار ہی یا کچھ فرق ہی درمیان اُسکے کہ جسکا اقرار ہی اور درمیان اُسکے کہ جسکا انکار ہے درصورت اول عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی کہ علمائی امامیہ کہ مثل مخاطب کے جاہل نہین ہین ایک ہی امر کا اقرار و انکار معاً کرین بلکہ اگر کسی ہندو اور یہودی اور نصرانی کے سامنے بھی آپ اسکا ذکر کرینگے تو ہرگز ہرگز آپ کے اس قول کو باور نہ کریگا اور آپ ہی کو دیوانہ و مجنون و کاذب و مفتری کہیگا اور درصورت ثانی مابہ الفرق کو اس حدیث سے آپ نے علحدہ کیون کر دیا اور فقرہ قارحۃ قلوب سیئۃ فقیل یا رسول اللہ من اصحابک قال اہلبیتی کیون جدا کر دیا کہ شیعہ بغیر اس فقرہ کے اس حدیث کا اقرار ہی نہین کرتے اور اسکا جدا کرنا

بعینہ مثل اسکے سمجھتے ہین کہ کوئی نمازی دوسری نماز پڑھ کے کہے کہ قرآن مین حکم نماز نہ پڑھنے کا آیا
لاتقربوا الصلوٰۃ ہین ہم اور انتم سکاری کا فقرہ جاتا ہوا مسلمانونکا ہو اسکو ہم نہین
مانتے اور شراب پینے اور نہ پینے سے کا حکم ہمکا ہم خدا ہین ہو کلام اوسکی تعریف مین
فیہما منافع للناس ہو وما اثمہما اکبر من نفعہما مسلمانونکا جمایا ہوا فقرہ
ہو تو جو جواب اس کافر اور ملحد کا آپ دینگے وہی جو جواب شیعون کی طرف سے اپنے واسطے
تصور کر لیجیے تو لم اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اقول اس حدیث کی صحت مین من حیث
بالکل کچھ کلام نہین مگر آپ کے کلام مین بڑا کلام ہو اسلیئے کہ اگر مراد آپ کی یہ ہو کہ یہ ایک
جزو غیر تام ہی اوس کلام تام کا کہ جسکا تمام تفسیر اہلبیت ہوا ہو تو اس بات کی ہم تصدیق کرتے ہین
اور اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ فقط اسی قدر جسکو ہمنے نقل کیا ہی یہی کلام تام ہو اور پوری حدیث
اسی قدر ہو تو آپ محض کذاب و مفتری اور دروغ گو ہین اس لیے کہ جن جن کتابون کا آپ
پتا دیتے ہین ان سب مین تفسیر اہلبیت ہو پس بدون اس تفسیر کے ہم ہرگز اسکو قبول نہین
کرتے اور تمہارے متقدمین علما بھی نہین قبول کرتے اور کذوب اور موضوع اور باطل کہتے
ہین اور بعینہ مثال اسکی وہی ہی کہ اگر آپ فقط لاتقربوا الصلوٰۃ کو آیت تام کہتے ہین تو آپ
کافر ہوتے ہین اور ہم کو اس مین کچھ شک نہین ہی بوجوہ کثیرہ منجملہ اسکے یہ ہی کہ آپ تارک الصلوٰۃ
ہین اور نماز خدا کو تعبیر ساتھ بدن توڑنے کے کرتے ہین جیسا کہ بعض پرچہائی تہذیب الاخلاق
مین موجود ہی بہرکیف اگر آپ لاتقربوا الصلوٰۃ کو جزو ناقص آیت کا سمجھتے ہین اور تمام انتم
سکاریٰ پر کرتے ہین تو اسی پر ہماری حدیث نجوم کو بھی قیاس کر لیجیے کہ ہم بھی مصدق اسکے
کل کے ہین نہ جزو کے من حیث انہ ہو الکل قولہ پس یہ حدیث معنی مطابق حدیث سابق
کے ہی اقول کذب و دروغ کا آپ پر خاتمہ ہی یہ حدیث اور وہ حدیث ہرگز ہرگز نہ لفظاً
ایک ہی جیسا کہ ظاہر ہی نہ معنی ایک ہی اسلیے کہ اسکے معنی تو یہ ہین کہ مقتدا اہلبیت اطہار
اور انکے سوا کل مقتدایان باطل ائمہ یدعون الی النار ہین اور اوسکے معنی یہ ہین

کہ ثلثہ اور اُنکے اخراب اور اذناب تا معاویہ و دیگر کلاب سب مقتدا ہین خدا کیواسطے ذرا
تو انصاف فرمیئے کہ دونو کلام متحد المعنی کیونکر ہوسکے قولہ بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ اقول یہ
فقرہ بھی دلالت کرتا ہی اسی پر کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین اسلیے کہ کلام اہلبیت مین تقیہ
اختلاف ممکن ہو نہ کلام دیگر صحابہ مین کہ اہلسنت تو تقیہ کو بقیاس ابی حنیفہ نفاق جانتی ہین پس یا اپنی
صحابہ کے نفاق کے قائل ہوجائین تو چشم ما روشن دل ما شاد لیکن اختلاف نفاقی کو رحمت سمجھنا کیونکر
ہوگا یا کوئی وجہ دیگر واسطے اختلاف کے معرض بیان مین لائین کتاب ایک پیغمبر ایک خدا ایک تابعین
ایک متبوعین ایک پھر اختلاف کیون ہوگا یہ بات ہم اپنے جی سے نہین کہتے ہین بلکہ تمہارے
یہان بھی بعض طرق حدیث نجوم مین یہ فقرہ موجود ہی اور اس فقرہ کو بھی تمہارے علمانے دلیل
کذب حدیث نجوم علاوہ اور دلیلون کے ٹھہرایا ہی چنانچہ نقل اُسکی مطابق اصل کے کتاب مستطاب
استقصا مین موجود ہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ قولہ تکذیب امام موسیٰ رضا کی اقول فض
اللہ فاک وجعل النار مثواک تکذیب امام تم ایسے نابکار مکار کر سکتے ہین ہم تو تکذیب حدیث
نجوم بروایت اہلسنت کرتے ہین اور امام علیہ السلام نے بھی اُسکی تکذیب ہی کی ہی کوئی وجہ موجہ
ترک ہذان صحیحان کی اور اختیار ہذا صحیح کے بجاے اُسکے تمہارے کسی جد امجد سے بھی نہین نکلسکتی
وقد ھو مستوفا قولہ کان لم یکن سمجھین اقول الحمد للہ کہ ہمنے اُسکو ھباءً منثورا
اور کان لم یکن شیئاً مذکورا کردیا تم سمجھو یا نہ سمجھو تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے ہین تم خاک سمجھوگے
قولہ مؤید ہمارے قول کے ہین اقول تائید بخبر ناقص ناقص ہی جیسے تارک الصلوۃ کے لیے تائید
بلا تقریر الصلوۃ اور تائید بحدیث کامل کہ جسکا اختتام بر اہلبیتی ہی عین دعوای شیعہ ہی پس اسکو مؤید اپنا
کہنا محض جہالت ہی قولہ باقی رہی تاویل و تحریف اقول خود تحریف کرتے ہین کہ خبر حدیث کو
ساقط کرتے ہین اور دوسرون پر الزام تحریف لگاتے ہین اور تاویل تو اسکو کہتے ہین کہ لفظین
وہی ہون اور معنی خلاف ظاہر لیے جائین یہان تو حدیث مین تنصیص بلفظ اہلبیت مروی ہوئی
ہی اسکو تاویل کہنا سراسر جہالت ہی حدیث مین لفظ اہلبیت نبوی اور معنی اصحاب مین اہلبیت کوئی کہتا

تو البتہ تاویل کہ سکتے تھے گو بدلائل عقل نقل بعض مقامات مین تاویل واجب ہوتی ہی جیسے آیات اور روایات تشبیہ و تجسیم ہین پس اگر تفسیر باہلبیت مفوض نہوتی تو بوجہ عدم جواز اقتدای غیر معصوم بدلائل عقلیہ و نقلیہ خواہی نخواہی ضرور ہم بھی تاویل کرتے لیکن جب ہماری حدیث مین منصوص ہی تو ہمکو تاویل کی کیا حاجت ہی اور تحریف اسکو کہتے ہین کہ صورت کلام بگاڑ دیجاوے جیسے حضرت عثمان نے کنتم خیر ائمۃ کو حذف کرکے خیر امۃ رکھ لیا یہ تحریف ہی لعن اللہ محرفین الکلم عن موضعہا کیون حضرت ہمارے علمانے اس حدیث مین کس لفظ کی صورت بگاڑی ہی بیان تو جو صاف صاف ہمارے راوی نے روایت اہلبیتی کی ہی وہی علمای امامیہ کہتے ہین اور شیعہ اُسی کو تسلیم کرتے ہین اگر کوئی دوسرا مذہب والا نہ تسلیم کرے بجہنم ہم کب کہتے ہین کہ خواہی نخواہی اوسکو اہلسنت بھی تسلیم کرلین قل یا ایہا الکافرون لکم دینکم ولی دین

قال المحاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

واضح ہو کہ شیخ صدوق نے اس حدیث کو جسطرح اوپر ہم نے نقل کیا لکھکر یہ الفاظ اور بڑھا دیئے ہین فقل یا رسول اللہ من اصحابک قال اہلبیتی کہ جب حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین اور اُنکا اختلاف رحمت ہی تب پوچھنے والے نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کے اصحاب کون ہین حضرت نے جواب دیا میرے اہلبیت ہین انہین الفاظ پر صاحب مستقصلے نے اپنے جواب کو جو حدیث سابق کی نسبت ہی استدلال کیا ہی اور حدیث سابق کا ان لفظون سے جواب دیا ہی پس اگر در حدیث عیون جواب آنحضرت متعلق بہر دو حدیث باشد و معنایش آن باشد کہ ازین حدیث نجوم ہم مراد اصحاب اند مخالفت و مناقصت با حدیث معانی الاخبار و امثال آن لازم می آید لہذا بالبداہت قطعاً ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام متعلق بہر دو حدیث نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوالی اصحابی بیان فرمودہ و تفسیر آن باصحابیکہ مغیر و مبدل نہ شدند نمودہ زنگ شبہ از خواطر اہل ایمان زدودہ لیکن اس جواب مین بھی چند

نقص ہین اوّل ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے اور اُسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین کہ حضرت
نے اپنے مذہب کے موافق یہ الفاظ بڑھا دیئے ہین اور یہ صرف ہم اپنی بدظنی سے نہین کہتے اور
شیخ صدوق پر تہمت نہین لگاتے بلکہ خود انہین کے علما اُنکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین اور اونکو
تحریف کے فن مین اُستاد جانتے ہین اگر کسی کو شک ہو تو وہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھے کہ
ملائی موصوف نے شیخ صدوق کی نسبت کیا فرمایا ہی ایک حدیث مین جو ابی بصیر سے الفاظ شاء ما شاء کے
معنے مین منقول ہی صدوق صاحب نے تحریف کی اور الفاظ حدیث کو کم زیادہ کر دیا اور جن لفظون
سی کافی مین منقول تہی نقل نہ کیا اوسپر ملا باقر مجلسی نے یہ الفاظ شان مین حضرت کے لکھے ہین
هذا الخبر ماخوذ من الكافي وفيه تغيرات عجيبة تورث سوء الظن بالصدوق
وانه انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل وفي الكافي هكذا الخ
کہ یہ خبر کافی سے لیگئی ہی اور اس مین عجیب تغیر و تبدیل کیا گیا ہی کہ جس سے صدوق کی نسبت بدظنی
ہوتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اُنہون نے اس حدیث مین تغیر و تبدیل اسلیے کی ہی کہ اہل عدل کے مذہب
کے موافق ہو جائی اور الفاظ حدیث کافی کے اس طرح پر ہین فقط کہ اسکو لکھکر ملا مجلسی نے الفاظ حدیث
کافی کے نقل کیے ہین پس باقرار ملا باقر مجلسی ثابت ہوا کہ حضرت شیخ صدوق ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث
کے بدل دیتے تھے اور واسطے موافق کرنے ساتھ اپنے مذہب کے امامون کی احادیث مین تغیر و
تبدیل کر دیا کرتے تھے پس اگر اس حدیث مین جس سے صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہی اور جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہی کچھ الفاظ زائد کر دیئے ہون تو کیا عجب ہے بلکہ یقین کرنا
چاہیے کہ ضرور اُنہون نے اخیر فقرہ بڑھا دیا ہی اور کیون نہ بڑھاتے اسلیے کہ اگر حدیث کو اُنہین
لفظون پر ختم کر دیتے اور اصحاب کا پیغمبر صاحب کی زبان سے مثل ستارون کے ہونا اور اُنکی
اقتدا کرنا تسلیم کر لیتے تو پھر اپنے مذہب کو کسطرح بچاتے اسلیے ہم بھی ملا باقر مجلسی صاحب کے ساتھ
اتفاق کرتے ہین اور حضرت شیخ صدوق کے حق مین اس حدیث مین الفاظ زائد کرنیکی نسبت وہی
الفاظ کہتے ہین انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل لیکن اگر کسیکو اسپر اطمینان نہو

اور ماوجود

اور باوجود اقرار ملّا باقر مجلسی کے صدوق کے تحریف و تغیر پر یقین نہ آوے تو ہم چند دلیلوں سے ثابت کرتے ہین کہ الفاظ فقیل یارسول اللہ من اصحابک فقال اھلبیتی بڑھائے ہوے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السّلام

عجب خلط اور عجب خبط ہی کہ کبھی حضرت مخاطب مدعی بنتے ہین اور مستدل ہوتے ہین اور کبھی مانع بنجاتے ہین اور لانسلم کہنے لگتے ہین اور بھول جاتے ہین کہ ہم مدعی تھے کہ مانع تھے حضرت سلامت جسوقت کوئی گلاس زیادہ ہوجاے یا کوئی بوتل کڑی چل جائے تو اسوقت قلم خرافت رقم کو روک لیا کیجیے شیعون نے اسمقام پر کوئی دعوی نہین کیا آپ نے خود دعوی کیا کہ ہم حدیث شیعہ سے نجوم ہونا صحابہ کا یعنی ثلاثہ کا ثابت کرتے ہین اور استدلال کیا ساتھ اُس حدیث کے جس مین ساتھ لفظ اصحاب کے لفظ اہلبیت مفسر اُسکا موجود ہی شیعہ منع کرتے ہین اس استدلال کو اور کہتے ہین کہ لانسلم کہ بغیر لفظ اہلبیت ہماری حدیث ہو آپ اُسکے جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم کہ مع لفظ اہلبیت ہو کوئی دنیا مین جاہل سے جاہل بھی ہوگا تب بھی لانسلم پر لانسلم وارد نہ کریگا مگر آپ ایسے اجہل الجہلا ہین کہ لانسلم پر لانسلم وارد کرتے ہین ہم کہتے ہین کہ اگر آپ لانسلم کہتے ہین اپنے گھر خوش رہیے آپ کا دعوی بھی نہ ثابت ہوا اسلیے کہ دعوی دلیل سے ثابت ہوتا ہی نہ لانسلم سے لانسلم واسطے منع دعوی کے ہی نہ واسطے اثبات دعوی کے پھر معلوم نہین کہ کس مُنھ سے نکلا تھا کہ ہم شیعون کی کتاب سے ثابت کرتے ہین ہان اگر کسی کتاب شیعہ سے حدیث نجوم بغیر تفسیر اہلبیت نکالتے تو بظاہر دعوی آپ کا کسیقدر ثابت ہوتا ہر چند شیعہ کہتے کہ چون بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی کہ اقتداے غیر معصوم جائز نہین ہی پس ضرور ہی کہ مراد اہلبیت ہون آرے اگر کسی کتاب سے یہ ثابت کرتے کہ اہلبیت مراد لینا باطل ہی اور صحابہ بلکہ ثلثہ مراد لینا صحیح ہی تو بیشک آپکا دعوی ثابت ہوتا اذ لیس فلیس قولہ یہ الفاظ اور بڑھا دیئے ہین **اقول** ہان بڑھا دیے ہین اپنی کتاب مین اپنی حدیث مین اپنے راوی کی زبان سے بڑھا دیے پھر تمہارے باپ کا کیا اجارہ تمہاری کتاب مین تمہارے راویان کذاب کی زبان

Presented by Ziaraat.Com

سی تو نہین بڑھایا شیعون کا اعتقاد اونکے راویان صادقین کی زبان سے انہین بڑھے ہوے
الفاظ پر ہی اور بغیر ان الفاظ کے تمہارے راویان کذاب کی بنائی ہوئی بات ہی کہ واسطی خوش آمد
ثلثہ اور کلب الکلب معاویہ کے نقل کیا ہی اور ظاہر ہی کہ اہلبیت علیہم السلام کے لیے کون ثروت
دنیا مین تھی اور کہان خزائن کسریٰ وقیصری پر اُنکو دسترس تھا کہ اُنکی خوش آمد مین لوگ اہلبیت کا
لفظ بڑھا دیتے ہان خوش آمد خلفای جور مین البتہ اس لفظ اہلبیت کو لوگون نے نکالڈالا ہے
عقل عقلا تو یہی حکم کرتی ہی تم ایسے جاہل جو چاہین بکین قولہ صاحب استقصا نے اپنے جواب کو
جو حدیث سابق کی نسبت ہی استدلال کیا ہی اقول یہ عبارت مختل ومخبط قابل تماشائی اہل علم
ہی مخاطب فرماتے ہین کہ انہین الفاظ پر جواب کو استدلال کیا ہی نہین معلوم کہ یہ محاورہ کسی اردو
کا ہی یا کسی دیہاتی زبان کا ہی یا جناتی زبان کا بہرکیف لفظ استدلال کا اس مقام پر استعمال کرنا
دلالت اوپر کمال جہالت کے کرتا ہی اسلیے کہ استدلال کار مدعی ہی اور مانع جو سند منع لاوے
اُسکو موجہ کہتے ہین نہ مستدل اور اس مقام پر مدعی صحت حدیث نجوم موچی صاحب ہین اور
استدلال کیا ہی اپنے دعوی پر بقول امام رضا علیہ السلام کہ حضرت نے حدیث نجوم کو ہذا صحیح
فرمایا ہی صاحب استقصا اس پر منع کرتے ہین کہ لانسلم کہ امام علیہ السلام نے ہذا صحیح حدیث نجوم کو
فرمایا ہو بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ دعوالی اصحابی کو فرمایا ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
پھر اس سے ترقی کرکے فرماتے ہین کہ ضرور ہی کہ ہم ہذا صحیح کو اسی پر محمول کرین کہ یہ نسبت دعوالی
اصحابی کی ہی اسواسطے کہ اگر اسکو ہم متعلق بحدیث نجوم سمجھین تو ہماری دوسری حدیث سے
یہ متناقض ہو جاتی ہی پھر ہمکو کیا غرض ہی کہ ہم اسکو متعلق بحدیث نجوم کرکے اپنی دوسری حدیث
سے متناقض بنائین لہذا ضرور ہی کہ متعلق بدعوالی اصحابی کہین اور اس صورت مین موچی
صاحب کا استدلال باطل ہو گیا جبتلک کسی دلیل سے نہ ثابت کرین کہ خواہی نخواہی ہذا صحیح
متعلق حدیث نجوم سے ہے اسکے جواب مین مخاطب اجہل کوئی فکر دلیل اوپر ثبوت تعلق ہذا صحیح
بحدیث نجوم تو نہین کرتے مگر جواب مین یہ فرماتے ہین کہ جس حدیث کی نسبت تم متناقض ہونا اس حدیث

کا بیان کرتے ہو وہ حدیث ہم مسلم نہین کرتے تمہارے اُس حدیث کے مسلم نہ کرنے سے دعوای
صحت حدیث نجوم نہین ثابت ہوتا ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ ہمنے تمہاری حدیث نجوم کو غیر مسلم کیا تمنے ہماری
حدیث کو غیر مسلم کیا اس تمہاری عدم تسلیم سے تمہارا دعوای صحت حدیث نہین ثابت ہوا **قولہ**
اس جواب مین چند نقص ہین **اقول** اس مقام مین قلم آپ کا بہت لغزش کرتا ہی کہ بے ٹھکانے
باتین اُس سے نکلتی ہین شاید دور از حال کچھ خلل دماغ مین آگیا ہی یا کوئی گلاس کسی کے اصرار سے
بڑھگیا ہی آپ فرماتے ہین چند نقص ہین اور تفصیل مین جز ایک اول کے جسکا ثانی ندارد ہی اور کچھ
نہین بیان فرماتے اولاً اول کا اطلاق بغیر ثانی کے نہین ہوتا ثانیاً چند کا لفظ ایک پر نہین بولا جاتا
ہی کچھ اسکی توجیہ بھی ارشاد فرمائیے کہیے کہ لانسلم گو بیمحل ہو مثل اُس شارک کے جو ہر بات کے جواب مین
درین چہ شک سکھایا گیا تھا **قولہ** اول ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے **اقول** آپ کا نہ صحیح
سمجھنا کسی بات کو نقص اوس بات کا نہین ہی اگر کسی کے نہ صحیح سمجھنے سے کوئی بات ناقص ہو جاے
تو آپ کے صحاح ستہ ناقص ہو جائین اسلیے کہ ہزارون آدمی اوسکو صحیح نہین سمجھتے ہان کوئی
دلیل نقص پر قائم کرتے تو دعوی نقص کا بجا تھا اور فقط اسوجہ سے کہ ہم اوسکو نہین مانتے کوئی شئی
ناقص نہین ہوتی یہ سب نقص آپ کے فہم کا ہی کہ عدم تسلیم کو دلیل نقص ٹھرایا ہی بنا بر آپ کی تقریر کے
لازم آتا ہی کہ ابوجہل اور ابولہب کا تسلیم نہ کرنا دین رسول خدا کو موجب نقص دین نبوی ہو وھذا
مما تضحک علیہ الثکلی علاوہ اسکے یہ کلام آپ کا لانسلم والے کی سند منع پر ہی اور بطلان
سند منع سے مطلقاً اثبات دعوی نہین ہوتا چہ جاے اسکے کہ کوئی شخص اُسکا بطلان بھی نہ کرے
بلکہ اوسپر لانسلم کہے تو یہ وہی وارد کرنا لانسلم کا لانسلم پر ہی کہ دلالت کمال جہالت پر کرتا ہے
وقد مر مثلہ مراراً **قولہ** اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین **اقول** اسی طرح سے
ہم بھی حذف لفظ اہلبیتی تحریف راویان کذاب اہلسنت سے جانتے ہین جیسا کہ کذابیت پر اُن راویونکے
تمہارے علمای محققین مقر ہین **قولہ** اُنہین کے علما اونکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین **اقول** اتہام بحث
ہی عموماً علما پر حالانکہ کسی نی علما سی مثل تمہاری خیال باطل کے خیال نہین کیا ہی کاش دو ہی چار

عالم کی عبارت سے یہ مضمون ثابت کیا ہوتا تو لفظ علما کا مصداق پیدا ہوتا جھوٹے کو کہانتک جھٹلائیے
قولہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھیے اقول یہ اتہام ہے بالخصوص مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ پر بسبب
اپنی سوء فہم کے مطلب اونکی عبارت کا نہین سمجھے اور جو جی چاہا بکے کیا سچی قولہ صدوق نے تحریف کی
اور الفاظ حدیث کو کم و زیادہ کر دیا اقول نہ مجلسی نے تحریف کی نسبت طرف صدوق کے دی
اور نہ الفاظ کے زیادہ و کم کرنیکو اونکی طرف منسوب کیا یہ محض کذب و دروغ آپ کا ہے اور باعث
اسکا یہ ہے کہ جس طرح آپ سوء ظن صدوق علیہ الرحمہ سے رکھتے ہین اوسی طرح خیال مبارک مین یہ آتا ہے کہ
سبھی لوگ اُنسے سوء ظن رکھتے ہین ؎ کافر ہمہ را بکیش خود می داند۔ حاشا ثم حاشا کہ جناب مجلسی صدوق
علیہ الرحمہ سے سوء ظن رکھتے ہون بلکہ کمال حسن اعتقاد اونکے ثقہ اور امین ہونیکا رکھتے ہین اسی وجہ سے
اونکے حق مین جلد رابع بحار الانوار مین فرماتے ہین من عظماء القدماء التابعین
لآثار الائمۃ النجباء الذین لا یتبعون الآراء ولا الاھواء ولذا ینزل اصحابنا کلامہ
وکلام ابیہ رضی اللہ عنہما منزلۃ النص المنقول والخبر الماثور انتہی یعنے
صدوق علیہ الرحمہ عظماء قدما سے ہین جو تابعین آثار ائمہ معصومین سے تھے اور کبھی مثل مخالفین
رای و قیاس پر عمل نہ کرتے تھے اور اسی سبب سے کل امامیہ اونکے قول کو اور اونکے پدر بزرگوار
کے قول کو بجائے نص منقول اور خبر ماثور جانتے ہین انتہی پس جو شخص کہ ایسا حسن اعتقاد صدوق علیہ الرحمہ
سے رکھے بلکہ کہے کہ کل امامیہ اونکے قول کو بمنزلہ حدیث منقول جانتے ہین اور فی الواقع کوئی کتاب
مجلسی علیہ الرحمہ کی ذکر احادیث صدوق علیہ الرحمہ سے خالی نہین ہے پس عقل محال جانتی ہے کہ
باوجود سوء ظن رکھنے کے پھر اپنی کتب دین و ایمان مین کوئی شخص اوسکی احادیث کا اعتبار کرے
ہان آپ اپنی سوء فہم سے اونکی عبارت مین جو معنی چاہیے بنا لیجیے اور اس مقام پر ایک امر عجیب
قابل تماشائی احباب اولے الالباب ہے کہ صاحب منتہی الکلام کہ انتہا کے صادق ہین اپنی کتاب منتہی
مین اسی عبارت کو جو ہمنے جلد رابع سے ابھی نقل کی ہے نقل کرتے ہین اور اوسکے درمیان مین یہ
عبارت بڑھاتے ہین مثل المتاخرین الذین سلکوا طریق الشیاطین اور اوسکی نسبت

طرف مجلسی کے دیتے ہین کہ اونہین نے کہا ہی حالانکہ سیکڑون نسخہ جلد رابع بحار کے مطبوع وغیر مطبوع
موجود ہین کسی مین یہ عبارت نہین ہی مگر امثال مخاطب بڑھانیکی نسبت بسوءظن طرف صدوق کے
دینگے اور اپنے جد امجد کیطرف بحسن ظن کبھی نہ دینگے لکن اگر اونکے اس داغ کذب و دروغ کو
اونکی اولاد و احفاد مٹانیکو چاہین تو کوئی نسخہ کہین سے بحار الانوار کا لاکر ہمکو دکھائین کہ جس مین یہ عبارت
ہو کیون حضرت اسکو تحریف کہتے ہین یا جو آپ صدوق علیہ الرحمہ کیطرف بکذب و دروغ نسبت
دیتے ہین کتب کلامیہ مخالفین اور اُسکے جوابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ امثال خر کابلی اور
فضلہ روزبہان اور بساطی دہلوی اور کفش دوز فیض آبادی نے کسقدر تحریف و تغیر نقل
عبارات کتب اور احادیث مین کی ہی ان حضرات کی شکایت کوئی کیا کرے کہ باعث انکی خیانتون
کا مجبوری و ناچاری ہوئی ہی کہ جب کوئی جواب نہ ملا تو تحریف عبارت جوابدیا لیکن ہمکو تعجب ہی
کہ اس زمانے کے علمای اہل سنت بلا ضرورت بھی تغیر و تحریف اور زیادتی اور کمی عبارات کتب
شیعہ مین کرتے ہین اور کچھ فضیحتی اور رسوائی دنیا سے بھی نہین ڈرتے ہین چنانچہ بالفعل چھاپہ مصر کی
کتاب مکارم الاخلاق حسن طبرسی علیہ الرحمہ کی نظر سے گذری ہی کہ جس مین انتہائی تحریف تغیر و تبدیل
ہی اور فہرست شیخ الطائفہ چھاپہ کلکتہ وہ بھی خالی از تحریف و تغیر نہین ہی پس ظاہر ہوا کہ سلف سے
عادت حضرات اہلسنت ہی کہ اپنے نفع مذہبی کے لیے تحریف و تغیر کرتے آئے اور اب بھی
کرتے ہین پس باوجود اسکے صدوق کیطرف نسبت تحریف دینا اور اونسے سوءظن رکھنا
اپنی تئین رسوا کرنا اور اپنے ہم مذہبون کی خیانتونکو یاد دلانا ہی قولہ جن لفظون سی کافی مین
منقول ہی نقل نہ کیا اقول صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب توحید مین کافی سی نقل نہین کیا بلکہ بواسطہ
ایک راوی کے کہ علی ابن احمد الدقاق ہین کلینی سی نقل فرمایا ہی اور ہمنے حدیث کتاب التوحید
اور حدیث کافی کو ملایا تو ان دونون مین بحسب المعنی کچھ فرق نہین ہی آرے بعض الفاظ مین کہ مترادف
المعنی ہین کچھ فرق ہی پس جائز ہی کہ راوی صدوق علیہ الرحمہ نے کلینی سی نقل بالمعنی کیا ہو اور اسمین
کوئی نقص نہین ہی ہزارون راویون نے احادیث کو نقل بالمعنی کیا ہی لیکن جس نسخہ کتاب توحید صدوق

سے مجلسی علیہ الرحمہ نے وقت تصنیف بحار یہ حدیث نقل کی ہے وہ نسخہ بہت سقیم تھا کہ اُس مین ایک
سطر عبارت بالکل غائب تھی اور نظر ناسخ کی لفظ قوت علی الطاعۃ سے لفظ قوۃ علی المعصیۃ پر جاتی
رہی اور اسمین ان دونو لفظون کے ایک سطر عبارت ساقط ہوگئی کہ جس سے معنی حدیث مین
بالکلیہ تخلل آگیا اور کچھ تقدیم و تاخیر الفاظ بھی ہوگئی ان تغیرات کیطرف جو ناسخ سے ہوئی مجلسی
علیہ الرحمہ اشارہ فرماتے ہین کہ فیہ تغیرات عجیبۃ یعنی من الناسخ لا من الصدوق پس
آپ نے یہ کمان سے نکالا کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے نسبت تحریف اور زیادہ اور کم کرنے کے
طرف صدوق کے دی ہے بعد اسکے فرماتے ہین کہ تورث سوء الظن بالصدوق
یعنی ناسخ نے ایسے تغیرات کیے ہین کہ جو لوگ صدوق سے سوء ظن رکھتے ہین یعنے
اشاعرہ جبریہ کہ جنکا جبریہ ہونا اقرار صاحب مسلم الثبوت سے ثابت ہے کہ فرماتے ہین کہ
الحق اللہ کفو للجبر وہ فرقہ جبریہ ان تغیرات کی نسبت نا آئین کیطرف نہ دینگے بلکہ خود صدوق
کیطرف دینگے اور بسوء ظن کہینگے کہ صدوق علیہ الرحمہ نے خود یہ تغیرات اس لئی کیے کہ
حدیث کو موافق مذہب عدلیہ بنائین حالانکہ یہ ظن اونکا از قبیل سوء الظن و از قبیل بعض الظن اثم کے
ہے اور تعبیر اس ظن کی بسوء ظن اس لیے کی کہ یہ حدیث جسطرح کتاب کافی مین اور نسخہ ہائے
صحیح کتاب التوحید مین منقول ہے کچھ مخالف مذہب عدل نہین ہے چنانچہ شراح نے بوجہ احسن اپنے
شرح مین توجیہ اور توضیح اسکی کی ہے پس صدوق علیہ الرحمہ کو کون امر داعی تھا کہ ایسے تغیرات
عمل مین لاوین کہ جس سے حدیث مختل المعنی ہوجائے اور بالفرض اگر بظاہر جبر پر بھی دلالت
کرتے تو چونکہ موافق مذہب عامہ ہوتے مثل احادیث دیگر اسکو محمول علی التقیہ کر دیتے علاوہ
اسکے جب باب تاویلات آیات قرآنی تشبیہ و تجسیم مین کھلا ہوا ہے تو احادیث مین بدرجہ اولی
تاویل ہوسکتی ہے خصوصاً نظر باینکہ خود ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے ان فی اخبارنا محکم
کمحکم القرآن و متشابہ کمتشابہ القرآن پس فرمانا آپ کا کہ خود مجلسی کو اُن سے
سوء ظن ہے آپ نے کہان سے نکالا کہان مجلسی نے فرمایا ہے کہ تغیرات من الصدوق تورث سوء الظن

لی من الصدوق کیا بیحیای اور بیغیرتی ہی کہ اپنی طرف سے ایک سخن پوچ و لچر ایجاد کرنا اور دوسرون
کی عبارت کا مصداق اوسکو قرار دینا بغیر اسکے کہ اوسکے الفاظ سے کوئی شہادت اوسپر قائم ہو
الحاصل ہماری بیان سے کالصبح المسفر ظاہر ہو گیا کہ آپ نے کل علما پر عموماً اور مجلسی علیہ الرحمہ
پر خصوصاً محض کذب اور افتری اور بہتان کیا فجزاہ ربہ عنہم وقد فعل
قولہ باقرار ملا باقر مجلسی کے ثابت ہوا اقول ہرگز اقرار مجلسی نہین ہوا کہ صدوق نے بڑھایا
ہی اور اسکا بھی اقرار نہین ہی کہ مجھکو مورث سوء ظن ہوا بلکہ وہ یہ فرماتے ہین کہ ناسخین نے
تغیر کیا اور اونکا تغیر کرنا جبریہ کے لیے مورث اس گمان بد کا ہوگا کہ واسطے موافقت مذہب
عدلیہ کے صدوق نے خود ایسا کہا ہوگا قولہ ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث کے بدل دیتے
ہین اقول یہ دوسرا اتہام ہی مجلسی پر کہ اونہون نے کہا ہی کہ ذرا ذرا بات پر بدل دیتے تھے
حقیقت یہ ہی کہ صدوق علیہ الرحمہ نہ ذرا ذرا بات مین نہ بڑا بڑا بات مین بدلتے تھے
بلکہ سچی سچی بات بکمال صدق و راستی نقل کرتے تھے بلکہ کذب و دروغ کلا و جلا تمہارے
علما از سابقین تا لاحقین اور تمہارے روات کا کام ہی پیشتر کا ذکر جانے دیجیے کہ کہانتک
کوئی کہیگا بالفعل تمہارے موچی صاحب کے کذب و دروغ کا اور بڑھا دینا اونکا عبارت
مجلسی مین ہمنے ابھی اوسکا نشان دیا ہی اور جس شخص نے اونکے منتہی اور اوسکے جواب
استقصا کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ کتنے ہزار جھوٹ اس کفش دوز بجہنم سوز نے بنائی ہین
اور اسیطرح جسنے تحفہ مسروقہ عبد العزیز اور اُسکے جوابات صوارم اور صمصام اور حسام
کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ اوس مرد عزیز بے تمیز نے بھی کتنے دروغ بیفروغ کو فروغ
دیا ہی اور تمہارے روات بھی سب جھوٹے ہین ایک اسی حدیث نجوم کے روات کو دیکھو
کہ تمہارے علمای محققین اور ناقدین نے سبکو کذاب اور وضاع اور واہی تباہی کہا ہی
اور اگر اس سے زیادہ سننے کی ہوس ہو تو دو چار آپ کے اگلون کا بھی ہم نشان دیتے ہین
منجملہ اونکے بڑے ناہنجار شتر گربہ کا حضرت ابو ہریرہ ہین کہ احادیث موضوع بنانے مین

اوستاد ہین اور اونکی بدولت صحاح ستہ موضوعات سے مملو و مشحون ہین ذری ذری بات پر
حدیث تیار کر دیتے تھے فقط ایک عشر قیمت پیاز پر حدیث بصل البکہ بنادی جیساکہ مشہور ہی ہم
فقط یہ نسبت اونکی طرف نہین دیتے ہین بلکہ صحابہ جناب رسول خدا بھی اونکو جھوٹی حدیث
بنانے مین یکتاے دھر سمجھتے تھے اگر اس مین آپکو شک ہو تو جمع بین الصحیحین کو دیکھیے حدیث ۱۶۶
قال خرج الینا ابوھریرۃ فضرب یدہ علی جبھتہ قال الا انکم تحدثون علی
انی اکذب علی رسول اللہ یعنی نکلا ہماری طرف ابوہریرہ پس سر پر ہاتھ مار کر کہا
کہ تم لوگ کہتے ہو کہ مین جناب رسولخدا پر جھوٹ باندھتا ہون بہرکیف یا ابوہریرہ جھوٹے تھے
یا صحابہ جو اونکو جھوٹا کہتے تھے اور سنیے اوسی کتاب مین حدیث ۱۲۴ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر تقبل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او
ماشبہ فقیل لابن عمر ان اباھریرۃ یقول او کلب زرع فقال ابن عمر
ان لابی ھریرۃ زرعا یعنی جناب رسولخدا نے حکم فرمایا کتون کے مارنیکا مگر سگ شکاری
یا سگ گلہ غنم پس لوگون نے کہا ابن عمر سے کہ ابوہریرہ فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے کلب
زرع کو بھی منع کیا ہی پس کہا ابن عمر نے کہ ابوہریرہ زراعت رکھتا ہی یعنے یہ اپنے فائدہ کے
لیے بنایا ہی اور سنیے اوسی کتاب مین حدیث ۱۶۰ یروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من تبع جنازۃ فلہ قیراط من الاجر فقال ابن عمر لقد اکثر علینا ابوھریرۃ
یعنی جو کوئی مشایعت جنازہ کرے اوسکو ایک قیراط اجر ہی پس کہا ابن عمر نے کہ اکثار کر دیا ہمپر
ابوہریرہ نے اب یا اوستادی ابوہریرہ مجہول کیجیے یا کذب ابن عمر پر ہمارا الو کسطرح ہاتھ سے
نہ جائیگا ہر کافر کہ کشتہ شود سود اسلام است اور سنیے کہ طبرانی نے کتاب اوسط مین روایت
کی ہی کہ ابوہریرہ نے کہا ان رسول اللہ قال من لم یوتر فلا صلوۃ لہ فبلغ ذلک
عائشہ فقالت ومن سمع ھذا من ابی القاسم وما بعد العھد وما نسینا
انما قال ابوالقاسم الحدیث یعنی جو شخص وتر نہ پڑھے پس اوسکی کوئی نماز نہین ہی پس یہ خبر عائشہ کو

پہونچی پس کہا اوسنے کہ کسنے سنا ہی اس حدیث کو جناب رسول خدا سے بہت زمانہ نہین گزرا اور
اونکے اقوال کو ہم بھول نہین گئے فرمایا نہین اونحضرت نے مگر اسیطرح اور سُیوطی نی رسالہ عین
الاصابہ مین روایت کیا ہی ابو ہریرہ سے من غسل میتا اغتسل ومن حملہ
توضأ فبلغ ذلك عائشة فقالت او ینجس موتی المسلمین ما
علی الرجل لو حمل عودا یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو غسل دے میت کو غسل
کرے اور جو اُٹھاوے میت کو وضو کرے جب عائشہ نے سنا کہا کیا نجس ہین اموات مسلمانون کے
اور نہین ہی کسی پر کچھ جو اُٹھاوے ایک لکڑی کو اور بھی سُنیے کہ آپ کے بڑے خلیفہ راوی
حضرت ابن عمر بھی اس داد العضال مین گرفتار اور فن احادیث تراشی مین بڑے ماہر و پرکار
ہین اور ہم اپنی بدظنی سے یہ نہین کہتے اور ابن عمر پر تہمت نہین لگاتے بلکہ حضرت اُم المومنین اُنکی
نسبت ایسا خیال فرماتے ہین چنانچہ دار قطنی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے
انہ بلغها قول ابن عمر فی القبلة الوضوء فقالت کان رسول الله تقبل وهو
صائم ثم لا یتوضؤ یعنی حضرت عائشہ نے سنا کہ ابن عمر فرماتے ہین کہ بوسہ لینے مین وضو ضرور
ہی پس فرمایا ام المومنین نے کہ جناب رسول خدا بوسہ لیتے تھے حالت صوم مین اور وضو نہین
کرتے تھے اور اس سے بدیع تر سُنیے کہ محمد بن عمر واقدی علمای رواۃ اہلسنت مین کیسی نامی و گرامی
ہین کہ محمد بن سلام اونکو عالم دہر اور ابراہیم حربی اونکو امین الناس فی الاسلام کہتے ہین اور مصعب زبیری
بقسم شرعی گواہی دیتے ہین کہ مین نے مثل اوسکے نہین دیکھا اور دراوردی نے اونکو
ملقب بامیر المومنین فی الحدیث کیا ہی ایسے جلیل المنزلت کی شان مین شیخ رحمت اللہ مختصر سنہ مین صاف
لکھتی ہین کہ محمد بن عمر الواقدی قال النسائی یضع الحدیث اور یحیی بن معین تصریح کرتے ہین کہ واقدی
نے بیس ہزار حدیث مکذوبہ بنائی تھی اور شافعی نے کتب واقدی کو لاشی محض و کذب بحت
جانا ہی چنانچہ خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ مین لکھا ہی کہ فقد ذکر الواقدی کذلك
فی المغازی وقد طعنوا فیه فقال یحیی بن معین وضع الواقدی علی رسول الله

عشرین الف حدیث وقال احمد بن حنبل الواقدی یرکب الاسانید
وقال ابن المدینی لا یکتب حدیثه وقال الشافعی کتب الواقدی کذب
اور میزان ذہبی مین ابن المدینی سے منقول ہو کہ الواقدی یضع الحدیث پس جب حال واقدی کا
جو اہلسنت کے نزدیک امیر المومنین فی الحدیث ہین یہ ہو کہ بیس بیس ہزار حدیثین جھوٹی بنائین ہون
تو اور محدثین کے حال کو بھی اسی پر خیال کر لینا چاہیے ؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۔ ہر چند
سخن کو طول ہوا مگر ایک دو فقرہ اور سن لیجیے چونکہ ہندوستان مین سوائی حنفی المذہب کے اور
فرق اہل سنت مفقود ہین اس لئے ظن غالب ہی کہ بعد سنی ہونیکے آپ حنفی المذہب بھی ہون پس کچھ
حال حجۃ آل النبی امام ابو حنیفہ کا بھی سن لینا آپ کو بہت ضرور ہو چنانچہ فیض القدیر شرح جامع صغیر مین
مذکور ہو النعمان بن ثابت الامام ابو حنیفہ الذہبی فی الضعفاء وقال
قال ابن عدی عامۃ ما یرویہ غلط وتصحیف وزیادات یعنی نعمان ابن
ثابت کہ امام اعظم ابو حنیفہ ہین ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے اونکا شمار ضعفا مین کیا
ہو اور کہا ہو کہ کہا ابن عدی نے کہ تمام روایتین اونکی خالی غلط اور تصحیف اور زیادات سے نہین
ہین اسی طرح شیخ کو اور ستاد کو کذب وغلط اور تصحیف وتحریف اور نقصانات اور زیادات مین
صدوق علیہ خسرہ ہین یا اور ستاد کو اسی طرح کی اکل حضرت امام اعظم کوفی ہین اور یہ سوء ظن ہمارا اونکی نسبت
ہی یا آپ کے علماء کرام کا اور یہ عبارت فیض القدیر کی نص ہو اوپر اوستادی امام اعظم کے
اسی عبارت بیجا کے ہے کہ جسکا مطلب تو آپ خاک نہین سمجھے اور اپنے جی سے بے سر و پا
باتین بنائین اور اسپر اسقدر ناز و تکبر کیے شیعہ سنت عمری سے حضور اور نفور ہین البتہ خریدار
ایسے ناز و تکبر کے افغانان رام پور ہین ؎ ناز بر آن کن کہ خریدار تست ۔ قولہ جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہو اقول آپ نے آیات فضائل صحابہ لکھے اوس سے تو
اونکا مذہب باطل ہی نہوا بلکہ آپ ہی نے منھ کی کھائی اور اپنے اگلے پچھلون کی رسوائی
اور فضیحتی کرائی اب اس حدیث نجوم سے شیعون کا کیا کندہ ہوتا ہو بلکہ تمہارا ہی مذہب بیخ و بن سے

کندہ ہوتا ہی ہر چند سابق مین ہم بتفصیل تمام اسکو بیان کر چکے ہین ولکن کلما عدت عدنا وکلما کدت کدنا
پس سنیی کہ اگر حدیث نجوم مفسر باہلبیت نہوتے تو چونکہ ہمارے عقائد قطعیہ کے مخالف تھے اور
عامہ کے موافق ہم اسکو حملاً علی التقیہ مطروح کر دیتے یا مثل آیات تجسیم و تشبیہ کے ماول بتاویلات
کرتے اور جملہ تاویلات سے یہ بہی ہوتا کہ مراد یہان اصحاب سے اہلبیت ہین کیونکہ اقتدای
غیر معصوم باطل ہی اور سوائی اہل بیت کے کوئی معصوم نہین کیون حضرت شیعونکا کیا ضرر ہوا
آپ اپنی خبر لیجیے کہ اگر حدیث کو اپنی عموم پر باقی رکھیے گا تو خلافت شیخین باطل ہو جائیگی اور اقتدا
بالذین صاف اڑ جائیگا اور شیعہ باقتدای علی و عباس شیخین کو کاذبین غادرین خائنین آثمین کما فی
الصحیح المسلم سمجھینگے اور اگر کوئی تخصیص لگائے گا تو عدالت کل صحابہ مین بٹا لگ جائیگا اب فرمائیے کہ
مذہب شیعون کا اس حدیث نے باطل کیا یا سنیون کا وقد مر تفصیلا قولہ تو پھر اپنے
مذہب کو کسطرح بچاتے اقول اوسی طرح جسطرح ابھی ہمنے بیان کیا اب تم بتلاؤ کہ تم اپنے مذہب کو
کسطرح بچاتے ہو اسی بات سے کہ ہمارے مذہب کو بچانیکی حاجت نہین ہی بلکہ وہ ہر طرح سے
بچا ہوا ہی ثابت ہو گیا کہ ہرگز صدوق علیہ الرحمہ نے اس لفظ کو نہین بڑھایا ہی بلکہ اونکے ثقات
روات نے رسول اللہ سے نقل کی ہی اگر آپ سچے ہین تو اس حدیث کو کسی کتاب معتبر
شیعہ سے بلا اس تفسیر کے دکھا دیجیے وانی لک ھذا قولہ اس لیے ہم بھی ملا باقر مجلسی
کے ساتھ اتفاق کرتے ہین اقول حضور والا بہت جھک مارتے ہین جو یہ آپ کہتے ہین وہ
ہرگز مجلسی نے نہین کہا ہی کما اوضحناہ قولہ تو ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین اقول
کوئی دلیل آپ کے مطابق دعوی کے نہین ہے جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہی ضرور تھا کہ
کچھ اپنے خلل دماغ کا علاج کرتے تب کچھ دلیلین لکھتے مگر افسوس ہی کہ آپ نے نہ کیا

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

پہلی دلیل مولوی علی بخش خانصاحب بہادر اپنی ایک رسالہ مین فرماتے ہین کہ اصحابی کا لفظ معما تہا یا

پہیلی اور چیستان تھی کہ جسکے بوجھنے کی ضرورت ہوتی اور سُننے والا نہ سمجھتا اور بالفاظ من اصحابک
استفسار کرتا پس یہ سوال خود اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اپنی طرف سے بڑھایا ہی دوسری دلیل اس
حدیث سے اختلاف اصحاب کا ثابت ہوتا ہی اور موافق اصول شیعون کے اہل بیت باہم مختلف
نہین ہوتے پس کیونکر اصحاب سے اہلبیت مراد لینا جائز ہوگا اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کی
فقرہ کے کیا معنی ہونگے چنانچہ خود اسی حدیث مین بعد اُن الفاظ کی جو ہمنی نقل کیی شیخ صدوق
یہ فرماتے ہین کہ قال محمد بن علی مولف ھذا الکتاب ان اھل البیت علیھم السلام لا
یختلفون ولکن یفتون للشیعۃ بمر الحق وانما افتوھم بالتقیۃ فما یختلف من قولھم فھو
للتقیۃ والتقیۃ رحمۃ للشیعۃ کہ مولف اس کتاب کا کہتا ہی کہ اہلبیت علیہم السلام تو کچھ اختلاف
نہین کرتے بلکہ اپنے شیعون کو صحیح فتوی دیتے ہین البتہ کبھی کبھی کوئی فتوی تقیہ سی بھی کر دیتے ہین
پس اختلاف سے مراد تقیہ ہی اور تقیہ شیعون کے حق مین رحمت ہی اگرچہ صدوق اور اُنکی
پیرو اس جواب پر ناز کرین مگر کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اس لیے کہ تقیہ کے معنی ہین
سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو ظاہر کرنا پس سواے حضرات امامیہ کے
دوسرا کون ہی کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھے گا اور اختلاف اصحابی لکم رحمہ کی حدیث کو
تقیہ پر محمول کریگا لیکن اگر ہم اختلاف کو تقیہ پر منحصر سمجھین تو گویا حدیث کے یہ معنی ہوے کہ میرے
اہل بیت کے جس قول پر کوئی عمل کریگا وہ ہدایت پاویگا اگرچہ وہ قول باہم مختلف ہون اور
ایک دوسرے سے مخالف ہون اسلیے کہ اختلاف میرے اہلبیت کا رحمت ہی فقط اور
یہ ظاہر ہی کہ ہزارہا احادیث اور اقوال امامون کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین
اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین لیکن جب تقیہ رحمت مین شمار کیا گیا تو سنیون کا
اون اقوال پر عمل کرنا جو امامون نے براہ تقیہ کے فرمائے عین ہدایت ٹھہرا ورنہ اگر تقیہ کے
قولون پر عمل کرنیوالے خطا پر ہون اور گمراہ ٹھہرائے جائین تو پھر معنی اون الفاظ کے
کہ بای اقاویل اصحابی اخذتم اھتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے کیا معنی ہونگے اور کوئی یہ

نہ خیال کرے کہ ائمہ کرام نے جو اقوال اور احکام براہ تقیہ کے فرمائے ہین وہ مجمل و مشترک المعنی نہین ہین بلکہ نہایت صاف اور صریح ہین اور یہ بھی کوئی نہ سمجھے کہ اونہون نے وقت کہنے اون اقوال اور دینے اون احکام کے اسکا خیال نہین کیا کہ پوچھنے والا اور سننے والا اوسپر یقین کرے اور کسی طرح پر اوسکو اس قول کی صداقت مین شبہ نہ رہے جیسا کہ علماء امامیہ نے اسکو خود بیان کیا ہی چنانچہ میر باقر داماد نیر اس الضیا مین فرماتے ہین کہ جو فتوی ائمہ کرام نے موافق قاعدہ تقیہ کے دیے ہین اون مین سے بعض ایسے ہین کہ اونسے غرض تعلیم ہی تاکہ اوسکا جواز بیان کیا جائے کہ وقت ضرورت کے اسپر عمل کیا جائے اور بامید اسکے کہ مومنون کو حقیقت تبلا ہی دیگئی ہی اور اونمین سے بعض فتوی ایسے ہین کہ جو ایسے پوچھنے والے نے پوچھے کہ اپنے باطل مذہب پر فریفتہ تھا اور اپنے دین کج پر اعلی درجہ کا غلو رکھتا تھا تو ایسے شخص کو ائمہ کرام نے اوسکے دین و مذہب کے موافق فتوی دے دیئے اسلیے کہ نہ اوسکے ہدایت پانے کی امید تھی نہ راہ راست پر آنیکا یقین تھا پس جب امامون نی خود دیدہ و دانستہ پوچھنے والیکو فتوے اوسکے دین و مذہب کے موافق تبلا دیا تو گو وہ فتوی مخالف اور روایتون کے ہو لیکن بہ نسبت اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے پوچھنے والے کے حق مین رحمت ہو گیا اور بمقتضاے بای اقتدیتم اصحابی اخذتم اہتدیتم کے اوسپر عمل کرنیوالا ہدایت پانے والون مین محسوب ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

کل قضایا آپکی دلیلون کے باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہین کاش ایک مقدمہ بھی سچ ہوتا تب بھی ہم آپ کے شکر گزار ہوتے ایک دعوی آپ کا کہ جس چیز سے سوال اور استفسار متعلق ہوتا ہی وہ ضرور ہی کہ از قسم معما اور لغز اور چیستان ہو لانسلم یہ محض غلط ہی سیکڑون مسائل غیر معلومہ سے سوال متعلق ہوتا ہی اور اوسکو کوئی لغز اور چیستان اور معما نہین کہتا کیون حضرت ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ حضرت عمر خانہ جناب فاطمہ کے جلانیکو آگ لیگئے تھے

یا نہین اور متخلفین جیش اسامہ سے تھے یا نہین اور احد و خیبر مین مولین الدبر سے تھے یا نہین اور سیوطی
نے اونکے بارہ مین کیا لکھا ہے اور افلح اونکا کون تھا یقین ہی کہ جواب مین آپ فرمائینگے تم تو
معمّا اور پہیلی اور چیستان ہم سے پوچھتے ہو نہین حضرت معما نہین پوچھتے بلکہ جو باتین ہمکو معلوم
نہین ہین وہ پوچھتے ہین دوسرا دعوی آپکا کہ ائمہ مین اختلاف ظاہر عبارت اور ظاہر احکام
مین نہین ہوتا لا نسلّم بلکہ اختلاف احکام حقیقیہ واقعیہ مین نہین ہوتا دیکھیے ظاہر عبارات آیات تنزیہ
و تجسیم و تشبیہ مین کیسا اختلاف ہی پس جب خدا کے قول مین اختلاف ہی تو ایسا ہی اختلاف اقوال
ائمہ مین بھی ہو سکتا ہی اور اختلاف تقیہ کو جو آپ باطل سمجھتے ہین آپ کے سمجھنے سے کیا ہوتا ہی
ہم تو بدلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ اوسکو حق سمجھتے ہین پھر ہمارے دین و مذہب مین آپ کا کیا اجارہ
ہی ذرا یہ تو فرمایئے کہ اختلاف تقیہ کو تو آپ باطل سمجھتے ہین اور آپکے احادیث مین جو
اختلاف اصحابی ہی جیسا کہ صواعق مین جمع بین الصحیحین و دیگر کتب معتمدہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا
جناب رسولخدا نے سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد
انّ اصحابک عندی کالنجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض فمن اخذ شیٔ
مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی علی ہدی پس یہ اختلاف اصحاب جو جب ہدایت ہی اور
اتفاق اونکا موجب ضلالت ہی اور جناب رسولخدا کے بعد ہوا یہ بوجہ تقیہ ہو نہین سکتا اسلیے کہ
تقیہ تو آپ کے زعم باطل مین باطل ہی پس یہ اختلاف کسطرح کا تھا اور بعد جناب رسولخدا کے
جو مہاجرین و انصار مین روز سقیفہ اختلاف ہوا کہ کوئی کہتا تھا منکم امیر و منا امیر اور
کوئی کہتا تھا منا الامراء و منکم الوزراء کما فی صحیح البخاری یہ اختلاف تو عین ہدایت تھا
اور بعد اسکے اتفاق منافقین صحابہ خلافت ابوبکر پر عین ضلالت تو ایسے اختلاف و اتفاق
کیواسطے بجز دنیا طلبی کے کہ بمقتضائی تریدون عرض الدنیا ثابت ہی کوئی اور وجہ و جیہ
بیان فرمایئے آپ بیچارے کیا بیان کرینگے جب آپ کے بڑے بڑے علما سے توجیہ اسکی
نہو سکی تب اسکو قول منکر ٹھہرا کر آپ کے محققین نے اس حدیث کو موضوع و مکذوب و باطل

ٹھہرایا ہی بزاز فرماتے ہین کہ الکلام منکر لم یثبت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یبح
الاختلاف بعدہ من اصحابہ یعنی قول باختلاف صحابہ نہایت امر منکر اور قبیح ہی کہ ثابت
نہین ہوا ہی اور ہرگز جناب رسول خدا نے جائز و مباح نہین کیا ہی اپنے اصحاب کیواسطے
کہ بعد اونکے باہم اختلاف کرین انتہی تیسرا دعوی آپ کا کہ تقیہ کے معنی جھوٹ کہنا ہی اور جھوٹ
رحمت نہین ہو سکتا یہ معنی تقیہ کے نہین معلوم آپ نے کہان سے نکالے ہین یہ معنی لغوی
ہین کہ عرفی ہین کہین سے پتہ اور نشان دیجیے لغت مین تقیہ ماخوذ ہی وقی یقی
وقایۃ وتقاۃ وتقیۃ سے کہ بمعنی حذر کردن وخوف کردن وپرہیز کردن کے ہی اور عرف
مین بمقتضای حدیث مشہور استر ذھبک وذھابک ومذھبک اپنے مذہب کو چھپانا
تعجب ہی کہ چھپانا مال کا اور چھپانا سفر کا جھوٹ نہوا اور چھپانا مذہب کا جھوٹ ہو جائے
حضرت سلامت کذب وتقیہ مین نہ اتحاد مفہومی ہی نہ مصداقی پھر دونو ایک کیونکر ہو سکتی
ہین آرے کبھی ایسا ہی کہ تقیہ مین ضرورت مقتضی اظہار باطل کی ہوتی ہی لیکن ہر اظہار باطل
حقیقت مین کذب نہین ہی جسطرح ہر اظہار حق صدق نہین ہی جیسے آپ کے ثلثہ اور کل
منافقین انک لرسول اللہ کہتے تھے مگر خداوند تعالی بقول خود واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون شہادت اونکے کذب کی دیتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ خدا کے
نزدیک اظہار ظاہری پر مدار صدق وکذب نہین ہی بلکہ ضرور ہی کہ بصمیم قلب ہو اور جب تقیہ مین
اظہار باطل بصمیم قلب نہین ہی تو ضرور ہی کہ خدا کے نزدیک کذب نہو جسطرح اظہار ظاہری انک
لرسول اللہ صدق نہوا گو آپ کے ایسے جھوٹے بکا کرین کہ اظہار ظاہری کذب و
صدق ہی ولکن اللہ احق بالتصدیق علاوہ اسکے احکام متبدل حیثیات واعتبارات
متبدل ہوتے ہین پس جسوقت کسی نے حالت تقیہ مین کوئی بات من حیث التقیہ کہے تو اس
حیثیت سے وہ واقع مین سچ ہی گو بحیثیت عدم تقیہ باطل ہو بلکہ متبدل حیثیات تبدل
ذات بھی ہو جاتا ہی دیکھیے کہ حیوان من حیث النطق یعنی ادراک معقولات مثل شیعون کے

انسان ہو اور وہی حیوان بحیثیت عدم ادراک معقولات مثل حمار کے ہو ولولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ پس
اگر کسی شیعہ نے وقت تقیہ مین من حیث التقیہ کہا کہ حضرت عتیق ابوبکر الصدیق اس دار دنیا مین
خلیفۃ الرسول اور دار آخرت مین سید الکہول ہین تو وہ بیشک بحیثیت تقیہ سچا ہی جسطرح سے اونہین حضرت
کو بحیثیت عدم التقیہ غاصب و کاذب و غادر و خائن و آثم کما فی صحیح المسلم کہنے مین سچا ہی پس کسی
حال مین اوسپر اطلاق کاذب نہین ہو سکتا مثال اسکی یہ ہی کہ من حیث ضعف الاسلام حکم لکم دینکم
ولی دین حق ہی اور من حیث قوۃ الاسلام حکم فاقتلوا المشرکین حق ہی آرے بنظر اسکے کہ صدق من
حیث التقیہ قریب ہی کہ وقت عدم تقیہ کذب ہو جاے اسکو کذب مجازی کہسکتے ہین بطور مجاز
بالاشراف جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ بالجملہ قبیح کذب حقیقی ہی نہ مجازی سلمنا کہ حقیقی ہی
سہی لیکن لانسلم کہ ہر وجہ سے قبیح ہی قال شیخکم السعدی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور
ہر مومن و کافر کے نزدیک مسلم ہی کہ اقل القبیحین حسن ہی عقلاً بلکہ حدیث من ابتلی ببلیتین
فلیختار اھونھما بھی موید اسی کے ہی نقلاً پس جبکہ امر دائر ہو درمیان حرام کھانے اور جان
جانے کے تو اختیار حرام حسن ہو جائیگا کما فی اکل المیتۃ عند الاضطرار اسی طرح خدا نے بقول
خود الا ان تتقوا منھم تقاۃ عند الاضطرار اجازت خلاف کرنیکی ہمکو دی ہی پس جسطرح اکل
میتہ باجازت خدا حسن ہو گیا اوسی طرح سے یہ خلاف کرنا بھی حسن ہو جائیگا اور جسطرح
اجازت خدا اکل میتہ مین رحمت خدا ہی اوسیطرح سے اجازت تقیہ بھی رحمت خدا ہی پس آپکا
فرمانا کہ جھوٹ رحمت خدا نہین ہو سکتا ہی محض بیجا اور لغو ہی اسلیے کہ کون کہتا ہی کہ مطلقاً
جھوٹ رحمت خدا ہی بلکہ اجازت تقیہ کو رحمت خدا کہتے ہین کہ جس سے جان بچ جاتی ہے
اوسوقت مین کہ جسوقت حکم جان دینے کا نہین ہی اور جسوقت حکم ہی جیسے جہاد مین پس
ایسے وقت مین جان بچا کر بھاگ جانا آپ کے ثلثہ کا کام ہی شعر ثلثہ کس لڑائی مین نہ بھاگے
بھگوڑون کے سدا رہتے تھے آگے قولہ مولوی علی بخش خان صاحب بہادر اپنے ایک
رسالہ مین فرماتے ہین اقول جناب مستطاب خان والاشان علی بخش خان صاحب بہادر

بے بہادر کے نام مبارک سننے سے خیال مین گزرا تھا کہ مثل اونکی شان رفعت نشان کے کوئی
کلام بھی عظیم الشان ہوگا مگر وہی مثل ٹھیک آئی کہ ہاتھی آیا ہاتھی آیا پھر کیا ہوا آپ فرماتے ہین
کہ جس چیز سے سوال کیا جاتا ہے وہ ضرور ہے کہ معما اور پہیلی ہو اور چونکہ لفظ اصحاب معما اور پہیلی
نہ تھی تو اوس سے سوال متعلق کرنا محض غلط ہے سبحان اللہ کیا دلیل ہے تقریر کیسی چست اور صغری
وکبری کیسا درست جناب خان صاحب شریعت رسول خدا کیا معما اور پہیلی تھی کہ لوگون نے ہزارون
مسئلہ آنحضرت سے پوچھے اور کسی مسئلہ کو کوئی معما اور پہیلی نہین کہتا آپ جو پوچھتے ہین کہ لفظ
اصحاب معما ہے یا پہیلی تو یہ سوال آپ کا کونسا چیستان اور کونسی پہیلی ہے بہرکیف ہم آپکے چیستان
اور پہیلی کا جواب دیتے ہین کہ جو لفظ مجمل اور مبہم اور متشابہ ہو وہ بھی پوچھا جاتا ہے اور ہر بات
غیر معلوم پوچھی جاتی ہے نہ مثل پہیلی کے بوجھی جاتی ہے لفظ اصحاب مین احتمال معنی لغوی عرفی وشرعی سب کا
ہے اور حقیقت اور مجاز بھی محتمل پس اگر کسی شخص نے بمقتضائی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
مقصود لفظ اصحاب سے سوال کیا تو کیا قباحت لازم آئی وجہ خلش سائل بہت ظاہر ہے کہ حضرت نے
حکم باقتدای اصحاب فرمایا اور سائل نے یہ سمجھا کہ کل اصحاب قابل اقتدا نہین ہو سکتے اس لیے
کہ بعض اُن مین سے شرابخوار بھی تھے کہ جن کی حضرت اپنی کفش مبارک سے تادیب کرتے تھے اور
بعض ایسے تھے کہ بی عائشہ کو متہم بہ زنا کرتے تھے اور جناب رسولخدا اونپر حد قذف جاری
کرتے تھے اور بعض اون مین سے منافقین تھے کہ جنکی شان مین خداوند عالم فرماتا ہے
ومن اهل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم اور بعض
اون مین سے جیفۂ دنیا کے کلاب منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرة تریدون
عرض الدنیا پس بعید از عقل ہے کہ یہ کل صحابہ قابل اقتدا ہون اس لیے سائل نے پوچھا کہ مراد آپکے
اصحاب سے کون لوگ ہین حضرت نے جواب مین فرمایا کہ اصحابی اہلبیتی یعنے اصحاب میرے
قابل اقتدی اہلبیت میرے ہین کہ وہی لوگ معصوم اور مورد آیہ تطہیر اور محکوم بتمسک بحدیث ثقلین
وبحدیث سفینہ ہین اور دوسرون مین یہ لیاقت نہین ہے کہ مقتدا ہون قولہ اہلبیت باہم مختلف نہین ہوتے

اقول بیشبہہ باختلاف حقیقی نہین مختلف ہوتے گو بظاہر بعض اقوال بسبب تشابہ ہونے کے بسبب
تقیہ کے مختلف ہوجائین یہ اختلاف اور عدم اختلاف متناقض نہین ہین لعدم شرط التناقض ہو اتحاد
الوجہ قولہ اور اختلاف اصحابی لکم رحمہ کے فقرہ کے کیا معنی ہونگے اقول وہی معنی ہون گے جو تم
خود صدوق علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہو قولہ کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اقول عقلا نے
پسند کیا ہی تم ایسے بیعقلون کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہی جبتلک کوئی وجہ وجیہ ناپسندی
کی نہ بیان کرو اور جب کوئی وجہ اوسکی آپ سے نہ نکل سکی تو آپ یہ فرمانے لگے کہ چونکہ یہ
جواب مبنی بر تقیہ ہی اور تقیہ شی قبیح ہی اسلیے یہ جواب بھی قبیح ہی لیکن جب قبح اوسکا ہمارے
نزدیک مسلم ہی نہین ہی تو قبح جواب کب مسلم ہوگا ہم بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کرتے ہین حسن
تقیہ کا لیکن یہ ایک بحث جداگانہ ہی آپ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر مثل بندرون
کے کیون اوچکتے ہین قولہ تقیہ کے معنی ہین سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو
ظاہر کرنا اقول آپ جھوٹے ہین اور یہ معنی بھی جھوٹے ہین شیعون نے یہ معنی تقیہ کے
نہین بیان کیے ہان یہ معنی وہ لوگ بیان کرین تو بیجا نہین ہی جو حضرت ابراہیمؑ کے تین
جھوٹ کے قائل ہوے ہین اگر اس مین کچھ تامل ہو تو جمع بین الصحیحین کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسمین
منقول ہی ان رسول اللہ قال فی صفۃ حال الخلق یوم القیامۃ انھم یاتون
آدم فیعتذر الیھم فیاتون نوحاً فیعتذر الیھم فیاتون ابراھیم فیقولون
یا ابراھیم انت نبی اللہ وخلیلہ من اھل الارض اشفع لنا الی ربک اما تری
ما نحن فیہ فیقول لھم ان ربی قد غضب علی غضبا ما غضب قبلہ ولن
یغضب بعدہ مثلہ وانی کذبت ثلث کذبات نفسی نفسی اذھبوا الی غیری
یعنی جناب رسولؐ خدا نے بیان حال خلق مین روز قیامت کے فرمایا کہ خلائق حضرت آدمؑ
کی پاس آوینگی درسوال شفاعت کرینگی تو حضرت آدم اوسی عذر کرینگی کہ مجھسے نہین ہوسکتا پھر حضرت نوح کے
پاس آوینگی وہ بھی عذر کرینگی پھر حضرت ابراہیم کی پاس آوینگی اور عرض کرینگی کہ ای ابراہیم آپ نبی اللہ اور

خلیل خدا اہل زمین سے ہین شفاعت کیجیے ہماری اپنے پروردگار سے آیا نہین دیکھتے ہین
آپ کہ ہم کس حال مین مبتلا ہین پس حضرت ابراہیم اونکے جواب مین فرماوینگے کہ پروردگار میرا
آج میرے اوپر ایسا غضبناک ہے کہ نہ کبھی ایسا غضبناک ہوا تھا نہ کبھی ہوگا اور مین تین جھوٹ
بولا ہون جس آیا خود اپنے نفس کیواسطے محتاج شفاعت ہون مین دوسرون کی شفاعت
کیا کرونگا جاؤ میرے سوا غیر کیطرف دوسری حدیث اسی کتاب سے سنیے ان رسول
اللہ صلعم قال لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات یعنے حضرت ابراہیم
تین ہی جھوٹ بولے پس ان احادیث سے جو آپکے صحاح سے منقول ہوئی معاذ اللہ
حضرت ابراہیم کا جھوٹا ہونا صاف صاف ثابت ہے اور جو کہ شاہ صاحب نے اپنے
کیدون مین اسکا جواب دیا ہے کہ کذب سے مراد کذب حقیقی نہین ہے بلکہ وہ عبارت ہے
ایسے کلام سے کہ جو بظاہر کذب معلوم ہو اور حقیقت مین کذب نہو انتہی محتملا یہ جواب
قابل مضحکہ اطفال ہے اگر کذب سے کذب حقیقی مراد نہوتا تو حضرت ابراہیم کا جھوٹ معذرت
کرنا لازم آتا ہے کہ ہم قابل شفاعت کرنے کے نہین ہین اور ہمارا خدا ہمپر ایسا غضبناک ہے
کہ نہوا تھا نہوگا پس اگر حضرت ابراہیم کذبات ثلاثہ مین صادق تھے تو اس اعتذار مین معاذ اللہ
کاذب اور اگر اعتذار مین صادق تھے تو کذبات ثلاثہ مین کاذب یہ جواب شاہ صاحب کا
اشکال کلامی ہائی یوم الجمعۃ کاذب سے کم نہین کہ کذب مستلزم صدق و صدق مستلزم کذب
ہے اور بعینہ یہی تقریر اوس حدیث صحیح مسلم مین جاری ہے کہ جس مین حضرت خلیفہ ثانی لاثانی
نے مخاطبا امیر المومنین علیہ السلام زبان صدق ترجمان سے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھکو اور
ابوبکر کو کاذب اور غادر اور آثم اور خائن جانتے ہو الی آخر ما قال پس ہم کہہ سکتے ہین
کہ اگر خلیفہ جی صادق ہین تو کذب اونکا بود ای الحق مع علی و علی مع الحق صادق آیا اور اگر
اس نسبت دینے مین صادق نہ تھے جب بھی کذب لازم آیا الغرض کذب مستلزم صدق و برعکس
اسکے ہے اور ہمارے نزدیک بہت سہل جواب اسکا یہ ہے کہ مثل مولانا جلال الدین دوانے

کے ایسے کلام کو قسم خبر سے نکال کے انشا میں داخل کر دیجئے جس میں سے نجات پائی آئندہ
آپ کو اختیار ہے بالجملہ اہل حق کے نزدیک تقیہ عبارت ہے عدم اظہار حق سے واسطے کسی
مصلحت شرعیہ کے اور وہ منقسم ہوتا ہے طرف احکام خمسہ شرعیہ کی یعنی وجوب و حرمت و ندب و
کراہت و اباحت اور مقامات ہر ایک کے کتب فقہیہ امامیہ میں تفصیل تمام مذکور ہیں اور
یہ عدم اظہار حق جو ہمنے تعریف تقیہ میں بیان کیا اعم اس سے ہے کہ باظہار باطل ہو یا بلا
اظہار باطل ہو اور اظہار باطل اعم اس سے ہے کہ بعبارت ناصہ بر باطل ہو یا بعبارت
محتمل الباطل و باطل اعم ہے اس سے کہ کفر ہو یا غیر کفر پس اس سے ثابت ہوا کہ تقیہ کے لیے
اقسام متعدد ہیں اور بظاہر نظر اشنع و اقبح اقسام عدم اظہار حق باظہار باطل بعبارت
ناصہ بر کفر ہے پس ہم بعض دلائل ثبوت عدم اظہار حق اسی قسم کے لکھتے ہیں اس لیے کہ مقام
تطفل ہے تفصیل اسکی جب مخاطب سے بحث تقیہ پردہ خفا سے منصہ ظہور میں آویگی تب انشاء اللہ
ہم بھی کر دیگے قال اللہ عزوجل قولہ الحق من کفر باللہ بعد ایمانہ الا من اکرہ
وقلبہ مطمئن بالایمان الآیۃ یعنی خداوند جل شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جو لوگ اظہار
کفر کرینگے بعد ایمان لانیکے پس اوپر اونکے غضب ہے جانب خدا سے اور واسطے اونکے
ہے عذاب عظیم مگر وہ لوگ کہ باکراہ خاطر فقط زبان سے اظہار کفر کریں اور دل اونکے
اطمینان رکھتے ہوں ساتھ ایمان کے وہ لوگ مستثنی ہیں کہ اونکے واسطے نہ عذاب ہے اور
نہ غضب خدا ہے یعنی خدا اونسے ایسے اظہار کفر میں ناخوش نہیں ہے پس یہ آیہ شریفہ
نص صریح جواز تقیہ میں ہے اور دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ اظہار کفر وقت خوف بجبر و
اکراہ نہ بخوشی خاطر اور اخفائی ایمان قلب میں جائز اور مباح اور موجب عذاب و
ناخوشی خدا نہیں ہے اور موید اسکے آپ کے تفاسیر ہیں فخر الدین رازی اپنی کبیر میں
ذیل تفسیر آیہ الا ان تتقوا منہم تقاۃ میں فرماتے ہیں واعلم ان نظیر ھذہ
الآیۃ قولہ تعالی الا من اکرہ الآیۃ یعنی جانتو کہ مثل آیہ الا ان تتقو کے آیہ الا

ثبات تقیہ

من اکرہ بھی ہو پھر فرمایا ہے [illegible] یجوز لصون النفس [illegible] یجوز لصون المال کتقیل ان یکون الحکم فیما
بالجواز لقولہ حرمۃ مال المسلم کحرمۃ دمہ [illegible] الحاجۃ الی المال شدیدۃ
والمادان یجوز بالتیمم [illegible] ذلک القدر من نقصان المال
یعنی تقیہ جائز ہو جسکو واسطے حفظ نفس کے اور آیا جائز ہو واسطے حفظ مال کے بھی احتمال
ہو کہ وہ بھی جائز ہو اسلیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حرمت مال مسلم
کی مثل حرمت خون اوسکی ہے اور پھر فرمایا ہے کہ جو شخص مقتول ہو حفظ مال مین اپنے وہ شہید مرا اور
بھی واسطے اس بات کی کہ حاجت حفظ مال کے شدید ہے یہانتک کہ اگر پانی بقیمت بکتا ہو تو
فرض وضو ساقط ہو اور تیمم جائز ہو واسطے دفع نقصان اسیقدر مال کے پھر فرماتے ہین قال
مجاہد کان ہذا الحکم ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المسلمین واما بعد قوۃ الاسلام فلا یعنی مجاہد نے
کہا ہے کہ یہ حکم تقیہ ابتدائی اسلام مین بعلت ضعف مسلمین تھا لیکن بعد قوت اسلام پس یہ حکم باقی نہین
ہے اس مقام پر بندہ کہتا ہے کہ جب مجاہد صاحب نے علت جواز تقیہ ضعف اسلام کو ٹھہرایا پس کون
احمق کہیگا کہ جہان قوت اسلام ہو اور مسلمانون کو کچھ خوف نہین ہے وہان بھی تقیہ جائز ہے کلام تو
مقام خوف مین ہے پس جن مقامات مین کہ ضعف اسلام کو ہے وہان علت جواز تقیہ پائی گئی ہے
پس علت سے معلول کو متخلف کرنا اس سے زیادہ کیا حماقت ہوگی اور جب ابتدائی اسلام مین
آپ قائل بجواز تقیہ ہو گئے تو قبح عقلی تو اوسکا جاتا رہا باقی رہا قبح شرعی پس جبتک کوئی ناسخ
آیات تقیہ کا نہ بیان فرمائیے گا تب تک حکم ثابت استصحاباً بارفع نہین ہو سکتا ہے بعد اسکے
امام رازی صاحب خود قول مجاہد پر راضی نہین ہین اور فرماتے ہین وروی عون عن الحسن
انہ قال التقیہ جائزۃ للمومنین الی یوم القیامۃ یعنی عون نے حسن سے روایت کی ہے کہ فرمایا تقیہ
مومنین کے لیے جائز ہے تا روز قیامت یعنی مقام تقیہ مین اور یہ حدیث صحیح بخاری مین
بھی ہے پھر امام صاحب فرماتے ہین کہ ہذا القول اولی لان دفع الضرر واجب بقدر الامکان یعنی
یہی قول حسن بہتر ہے اس لیے کہ دفع ضرر انسان پر بقدر امکان واجب ہے اور بیضاوی صاحب

شان نزول مین اس آیہ کے فرماتے ہین روی ان قریشاً اکرہوا عمار وابویہ یاسر وسمیہ علی الارتداد فربطوا سمیہ بین بعیرین ووجی بحربۃ فی قبلہا وقالوا انک اسلمت من اجل الرجال فقتلت وقتلوا یاسراً وہما اول قتیلین فی الاسلام واعطاہم عمار بلسانہ ما ارادوا مکرہا فقیل یا رسول اللہ ان عماراً کفر فقال کلا ان عمار یلئی ایماناً من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ فاتی عمار رسول اللہ وہو یبکی فجعل رسول اللہ یمسح عینیہ وقال مالک ان عادوا لک فعد لہم بما قلت انتہی الروایۃ محصل اسکا یہ ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا شان مین عمار اور ابوین اونکے یاسر وسمیہ کے کہ وہ گرفتار ہوے دست کفار قریش مین اور اونہون نے حکم کیا انکو کہ ایمان سے پھرو اور کافر ہو اور ابن عباس کی روایت مین ہی کہ حکم کیا کفار نے کہ جناب رسالتمآب کو برا کہو اور ہمارے اصنام کی مدح و ستائش کرو اور بنا بر دونو روایتون کے سمیہ کو بایذائی تمام قتل کیا اور پھر یاسر کو قتل کیا اور یہ دونو اول قتیلین فی الاسلام ہین بعد اوسکے بجانب عمار متوجہ ہوے عمار نے بخوف جان جو کچھ انہون نے چاہا اپنی زبان سے کہا اور جناب رسولخدا کو برا کہا اور اصنام کی مدح وثنا کی پس جب عمار مدینہ مین آئے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ عمار کافر ہو گئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز نہین بدرستیکہ عمار بھرا ہوا ہی ایمان سے از سر تا پا اور ایمان اوسکے گوشت وخون مین مختلط ہوا ہی پس عمار حاضر خدمت سراپا برکت ہوے درحالیکہ روتے تھے پس جناب رسول خدا نے اونکے آنسو کو پوچھنا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے کہ کچھ ہرج نہین ہی اے عمار واسطے تیرے اوس امر مین جو تونے کیا بلکہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تجھکو تو جیسا کیا ہی ویسا ہی پھر کرنا اور جو کچھ کہا تھا پھر وہی کہنا بعد اسکے قاضی بیضا فرماتے ہین کہ فیہ دلیل علی جواز التکلم باالکفر عند الاکراہ یعنی یہ دلیل ہی اوپر جواز کفر بولنے کے وقت مجبوری کے اور پھر فرماتے ہین کہ ہرچند افضل یہ ہی کہ اس سے پرہیز کرے جیسا کہ اونکے مان باپ نے کیا اور دلیل اس افضلیت کی وہ روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب نے دو مسلمانون کو گرفتار کیا پس ایک سے کہا کہ کیا کہتا ہی تو درباب محمد اوسنے جواب دیا کہ وہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ کیا کہتا ہے

ف شان نزول آیۃ الا من اکرہ

میرے باپ مین اسنے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ہین پس مسیلمہ نے اوسکو چھوڑ دیا اور متوجہ ہوا
طرف دوسرے کے اور کہا کہ کیا کہتا ہی محمد کے حق مین اوسنے کہا کہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ
میرے حق مین کیا کہتا ہی اوسنے جواب مین کہا کہ مین بہرا ہون مجھ مین دفعہ یہی بات اُس سے پوچھی
اُسنے وہی جواب دیا مسیلمہ کذاب نے اوسکو قتل کیا پس یہ خبر جناب رسولخدا کو پہونچی حضرت نے فرمایا
کہ پہلے شخص نے بھی اچھا کیا کہ اجازت خدا پر عمل کیا اور کتمان حق کرکے اپنی جان بچائی اور
دوسرے نے بھی اچھا کیا کہ اظہار حق کیا پس مبارک ہو اوسکے واسطے الغرض اس آیت
سے اور اون روایات تفسیری سے جو آپ کے مذہب کی ہین بالتصریح ظاہر ہوا کہ عدم
اظہار حق باظہار کفر صریح جائز ہی اور خدا و رسول نے اجازت دی ہی اوسکو مستحسن نہ سمجھنا
اور قبیح و مستہجن کہنا آپ ہی کے ایسے ایماندارون کا کام ہی اب ہم کہتے ہین کہ جب ہمنے اُس قسم
کے تقیہ کو جو بنظر ظاہر آپ کے اقبح و اشنع تھا جواز اوسکا کتاب خدا سے اور آپ کی کتابون
سے ثابت ہی کر دیا تو اقسام دیگر کا جواز بدرجہ اولی ثابت ہوگیا اور بہت سے آیات
اور احادیث ہین کہ بالخصوص ہر قسم تقیہ کے جواز پر دلالت کرتے ہین آیات مین سے
آیہ کریمہ الا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ علی بعض القراءۃ کما قالہ البیضاوی
اور آیہ کریمہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور کریمہ یکتم ایمانہ و کریمہ لبثت
فینا من عمرک سنین بتفسیر بیضاوی اور بہت سے احادیث بھی ہین جہان آپ
بحث تقیہ بیان کرینگے وہان ہم بھی بیان کرکے آپ کے ہفوات و مزخرفات کو کہ محض وساوس
شیطانی ہین انشاء اللہ باطل کرینگے الحاصل ہمنے جو اقسام تقیہ کے بیان کیے اوس سے ظاہر
ہوا کہ تقیہ مین ضرور نہین ہی کہ عدم اظہار حق باظہار باطل ہو پس آپ نے کہان سے کہا کہ
جھوٹھ کو ظاہر کرنا معنی تقیہ ہی خصوصاً جسوقت کہ تقیہ متعلق بقول نہو بلکہ بفعل ہو پس فعل تو
متصف بصدق و کذب مجازی بھی نہین ہو سکتا دلیل ہمارے قول کی حدیث صحیح بخاری
ہی کہ جناب رسول خدا نے مخاطب بحال شہ ہو کر فرمایا الا لا ترک حدیثوا عہد

بالکفر وفی روایۃ بالجاھلیۃ لھدمت البیت الحدیث محصل یہ ہو کہ اگر تیری قوم قریب العہد
بکفر یا بجاہلیت نہوتی تو حکم کرتا مین کہ خانہ کعبہ کو گرا دین اور اوسکو اساس ابراہیمی پر از سر نو تعمیر
کرین اور دروازہ اوسکا متصل بزمین کرین اور دو دروازہ کرین ایک شرقی اور ایک غربی
پس جناب رسول خدا نے بخوف مرتد ہو جانے قوم عائشہ کے کعبہ کو نہ بنایا اور ترک بنا
نہین کیا مگر تقیۃً جیسا کہ علما نے لکھا ہو پس اس قسم کے تقیہ پر اطلاق کذب نہین کر سکتے نہ
حقیقۃً نہ مجازاً پس جو آپ نے افادہ فرمایا کہ تقیہ کے معنی کذب کے ہین یہ آپ ہی کا کذب
ہو گیا آرے گاہے تقیہ مین اظہار باطل صریح یا غیر صریح کی حاجت ہوتی ہو لیکن وہ حقیقۃً
کذب نہین ہو بلکہ کذب مجازی ہو اور قبیح نہین ہو کما فی الجواب الاجمالی و بفرض تنزل کذب
ہی سہی مگر جب آپ کے علماء اعلام اوسکے جواز کا اقرار فرماتے ہین تو آپ کیونکر چون و
چرا لب پر لاتے ہین چنانچہ آپکے خاتم المحدثین نے کتاب تحفہ مسروقہ مین اپنے اوس کید مین جسمین
کذبات ثلثہ ابراہیمی کا جواب لغو دیا ہو صاف تحریر فرماتے ہین و ہذہ عبارتہ اگر دفع جباری
از مال و جان و ناموس خود منجر بکذب صریح شود آن نیز در آن وقت حلال می گردد انتہی
پس اگر قرآن و حدیث کو نہ مانیے گا تو اپنے جد امجد کے قول سے تو سر نیچا کیجیے گا یا اونکو
بھی تعجبانہ فرمائیے گا کہ سواے جناب خدام شاہ صاحب کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو
حلال و رحمت سمجھیگا قولہ سواے حضرات امامیہ کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھیگا
اقول سوائی حضرات اہلسنت کے کون ہو جو کہ فرمان خدا و رسول کو عذاب و زحمت سمجھیگا
قبل اس کریمہ من کفر کے یہ آیت ہے انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات
اللہ و اولئک ھم الکاذبون یعنے افترائی کذب نہین کرتے مگر وہ لوگ جو ایمان نہین
لائی سات آیات خدا کے اور وہی لوگ ہین کاذب صاحب تفسیر بیضاوی فرماتے ہین
کہ من کفر بدل واقع ہوا ہو یا لا یومنون سے یا اولئک سے یا کاذبون
سے اور ظاہر ہو کہ مراد لا یومنون سے مفترین کذب ہین اور اولئک سے بھی مراد

وہی ہین اور کاذبون سے بھی مراد وہی لوگ ہین اور جب من کفر بدل ہی انہین تینون سے تو
مصداق کاذب ہر صورت مین من کفر ہوا لاتحاد البدل والمبدل منہ بلکہ بلفظ انما وبتقدیم
مسند الیہ ہم الکاذبون حصر کذب کا من کفر مین ہوا اور الا من اکرہ کو جناب باری نے مستثنیٰ
فرمایا من کفر سے تو مصداق کاذبون سے اور مصداق یفتری الکذب سی اکراہ کردہ شدگان
خارج ہوگئے اور ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ الا من اکرہ باب اہل تقیہ مین وارد ہوا ہی پس اس سے
مثل صبح صادق روشن ہوا کہ اہل تقیہ مصداق کذب اور کاذب نہین ہوسکتے اور اسکی وجہ
بہت ظاہر ہی کہ نسبت فعل کی طرف فاعل مختار کے دیجاتی ہی نہ طرف مجبور کے بیت
گرچہ تیر از کمان ہمی گزرد ٭ از کماندار بیند اہل خرد پس درحقیقت مکرہین کا کذب فی الدین علت
موجبہ تقیہ ہی تو کاذب اکراہ کنندگان ہوے نہ اکراہ کردہ شدگان اسی سبب سے خدا نے حصر کذب
کاذبین فی الدین مین کیا اور اہل تقیہ کو اوس سے مستثنیٰ فرمایا مگر آپ خلاف حکم خدا کہتے ہین
کہ تقیہ جھوٹھ بولنا ہی تعجب ہے کہ جس امر کی خدا اجازت دے اور جھوٹھ کے مصداق سے اوسکو
خارج فرماوے اور رسول خدا بھی اوسکی اجازت دین اور مصدق مسیلمہ کذاب کو فرماوین
کہ اخذ برخصۃ اللہ اور جس شخص نے کہا کہ مین بہرا ہون حالانکہ بہرا نہ تھا اوسکو فرماوین ھنیئا لہ
اور دونو سے ایک کو بھی جھوٹھا نہ فرماوین آپ اونکا نام جھوٹھا رکھین سراسر حیرانی ہی کہ یہ کیسی
مسلمانی ہی کہ تصدیق آیات ربانی و احادیث حبیب یزدانی مین تامل ہی یہ ایمان ہی کہ بے ایمانی ہی
؎ در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن ۔ قولہ اور یہ ظاہر ہی کہ ہزارہا احادیث اور اقوال
امامون کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین اقول اسقدر فریب دہی عوام سے کیا حاصل ہی
ساری دنیا جانتی ہی کہ سوای ابوحنیفہ کی آپ کسی کی قول کو نہین مانتے آپ کو ہم ابوحنیفہ [illegible]
پوچھتے ہین کہ آپکی تصدیق اپنے مسائل فقہیہ کے اس راہ سے ہے کہ قول [illegible] اس راہ سے
کہ قول ابوحنیفہ ہی ذرا یہ تو فرمائیے کہ یہ جھوٹھ کہ ہم ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہین کس ضرورت سے
آپ بولے ہین اور سواے دو ضرورتون کے تیسری نہین معلوم ہوتی ایک فریب عوام دوسرے

شیعون کو ہرا دینا لیکن بحمد اللہ آپ دونو تمنا مین خسر الدنیا والآخرۃ ہین قولہ
اور حضرت امامیہ اونکو تقیہ پر ثنا کرتے ہین اقول جس بات کو تقیہ پر محمول کرتے ہین اوسپر
غیر حالت تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت اور گمراہی بھی جانتے ہین قولہ عین ہدایت تھا
اقول ع مردم اندر حسرت فہم درست سبحان اللہ کسدر جہ کی رسائی آپ کے فہم رسا کو ہے خود
اختلاف کو اختلاف من حیث التقیہ مسلم کرنا اور پھر احکام تقیہ اوسپر جاری نہ کرنا ہم نہین جانتے
کہ از راہ عبادت ہے یا از راہ مسلمات شیعہ ہے کہ شیعون کے مذہب مین احادیث تقیہ پر
غیر محل تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت ہے سوا سطے کہ خود بالتصریح والتنصیص ائمہ علیہم السلام نے اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے کہ غیر حالت تقیہ مین خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقہم فان
الرشد فی خلافہم یعنی جو حدیث کہ موافق عامہ ہے اوسکو چھوڑ دے اور جو مخالف عامہ ہے اوسکو
لے کہ رشد اوسکے خلاف مین ہے پس رشد کے مقابل مین غی ہے یعنی ضلالت پس جو حدیث
کہ موافق عامہ ہے اوسپر عمل کرنا غیر مقام تقیہ مین عین ضلالت ٹھرا اب آپ فرمائین کہ جن احادیث
کو کہ ائمہ نے از راہ تقیہ فرمایا ہے آپ بکذب و دروغ اوس پر مدعی عمل ہین حالانکہ عمل آپکا اقوال
ابو حنیفہ پر ہے پس عمل کرنا آپکا یا من حیث التقیہ ہے تو اولا تقیہ کی کیا وجہ ہے اور ثانیا ضرور
ہے کہ آپ اوسکو غیر اصلی و مخالف حق بھی جانیے ورنہ تقیہ سے خارج ہو جائیے گا و یا من
حیث التقیہ نہین ہے بلکہ اصلی و موافق طریقہ ابی حنیفہ جانتے ہین تو شیعون کے نزدیک یہ
عین ضلالت ہے پھر آپ نے عین ہدایت کس راہ سے ٹھرایا تھا حال اس گفتگو کا اگر
بنا اوسکی اوپر الزام کے ہے اور اگر بنائی گفتگو آپ کی الزاما نہین ہے بلکہ تحقیقا ہے تو آپ کی تحقیق شیعونکے
لیے بکار آمد نہین ہے آپ کی تحقیق آپ ہی کو مبارک رہے قولہ گمراہ ٹھرائے جائین اقول
اگر مقام غیر تقیہ مین اوسپر عمل کرینگے تو بیشک و شبہ گمراہ ٹھرائے جائینگے قولہ تو پھر ان
الفاظ کی اقول اسکے معنی ہم آپ کو پڑھاتے ہین اور بزعم خش کو سمجھاتے ہین کہ مقصود
یہ ہے کہ جنہون نے قول تقیہ پر مقام تقیہ مین عمل کیا وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اس لیے کہ تقیہ

Presented by Ziaraat.Com

جائز تھا: ور امر جائز کا کرنیوالا ہدایت پانیوالا ہوا ور جنہون نے غیر تقیہ پر مقام غیر تقیہ مین عمل کیا
وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اس لیے کہ حکم اصلی حقیقی خدا پر عمل کیا اوس مقام مین جو مقام اوسکے
عمل کا تھا یہ نہایت غلط فہمی آپ کی ہو کہ اسکے معنی یہ سمجھے کہ جس قول پر جسوقت چاہے عمل کرے
اسلیئے کہ قولین مختلفین مین ایک ہی مقام مین لاریب احدہما حق وثانی غیر حق ہو پس نہین ہو سکتا ہو
کہ خدا و رسول ایک ہی حال مین حق وغیر حق کے عمل کرنیکا حکم فرماوین آرے یہ ہو سکتا ہو کہ
وقت ضرورت بمقتضای اسکے کہ اقل القبیحین حسن ہوتا ہو غیر حق کے جواز کا حکم دین ع
ہر سخن جائی و ہر نکتہ مقامے دارد۔ قولہ اور کوئی یہ خیال نہ کرے اقول یہ عبارت محض
مہمل ہو اور پوچ ہو علاوہ بران متناقض ہندی مین مہمل گوئی ہو عربی فارسی کا خدا حافظ ہے
تبرعاً ہم کہتے ہین کہ اگر مہملیت جانب ناسخ سے ہے اور مقصود آپ کا یہ ہو کہ احکام تقیہ بلفظ
مجمل اور مشترک المعنی نہین بیان ہوے ہین اور صاف وصریح ہین تو یہ دعوی بھی آپ کا مثل
اور دعوی کے کلیتہً غلط ہی بلکہ بہت سی احکام تقیہ ایسے الفاظ وعبارات وامارات سے
وارد ہوے ہین کہ عقلا و بلغا بحمد اللہ سمجھ لیتے ہین کہ معنی ظاہری ہرگز مقصود قائل نہین ہین
گو تم ایسے احمق کی سمجھ مین بسبب غباوت وحماقت کے نہ آوے اور یہ فضل جناب باری
ہو کہ شیعہ مقصود اصلی کو اقوال ائمہ علیہم السلام سے سمجھ لیتے ہین اور جنکے قلوب وبصائر پر خدا نے
مہر کر دین ہین وہ نہین سمجھتے ہین ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم غشاوۃ
وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور اور جو اقوال کہ صاف صریح
ہین وہ بسبب موافقت اقوال عامہ کے سمجھلیے جاتے ہین قولہ پوچھنے والا اور سننیوالا گمراہ ہوگا
اقول ہم بھی کہتے ہین کہ خوب خیال اس بات کا کیا ہو کہ گمراہ ہونیوالا گمراہ ہوگا اور ہدایت
پانیوالا ہدایت پائیگا لما یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین پس جس طرح سی
حقیقت مین سبب گمراہی قرآن نہین ہو اور نہ چاہیے تھا کہ مومنین کے لئی بھی معاذ اللہ موجب گمراہی
ہوتا بلکہ سبب گمراہی فسق اور کفر ونفاق ہوا اسیطرح سے حقیقت مین قول امام کہ شریک القرآن

ہوادی حدیث ثقلین ہین موجب گمراہی نہین ہی بلکہ سائل کا فسق وکفر ونفاق موجب اوسکی گمراہی
کا ہوگا اسلیے کہ اگر وہ مومن ہوتا تو مثل شیعون کے اوسکو محمول علی التقیہ کرتا اور ہدایت پاتا
لیکن اُسکی ضلالت اور گمراہی باعث اسکی ہی کہ رجوع الی الحق نہ کیا اور موافق قول عامہ کو ہر
حال مین حق سمجھا پس اسکی گمراہی سے امام کو کیا ضرر جیسے گمراہی فاسقین سے قرآن کو کیا ضرر
فذرھم فی سکرتھم یعمھون اور یہی ہی مقصود عبارت میر باقر داماد علیہ الرحمہ کا قولہ لقین کرے
اقول بشیہ شیعہ یقین کرتے ہین اور صداقت مین شک نہین رکھتے اس بات پر کہ یہ قول
اپنے مقام پر قابل عمل ہی اور عمل نہ کرنیوالا اوسپر گمراہ ہی اگر وقت تقیہ ہی اور وہ قول موافق
عامہ ہی تو اوسی پر عمل کرنا متحتم و واجب ہے اور اگر مقام تقیہ نہین ہی تو قول دیگر پر عمل
کرنا ضرور ہی قولہ پس جب امامون نے خود دیدہ دانستہ اقول یہ قول اور قول
سابق ایک ہی ہی اور بجز لفظ دیدہ و دانستہ بڑھانیکے اور کوئی فرق معلوم نہین ہوتا کہ
تقریر اول مین سہو وغفلت کا احتمال ذہن رسا نے کہانسے نکالا تھا جواب دیدہ و دانستہ
کا نغمہ طنبور پر بڑھایا الغرض بجز تسوید قرطاس و فریب عوام الناس کے کچھ حاصل صاحب
رسالہ کو نہین ہی اعوذ برب الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس اور جب یہ تقریر اور تقریر اول ایک ہی فالجواب الجواب قولہ
ہدایت پانیوالون مین محسوب ہوگا اقول تمہارے زعم باطل مین تو ایسا ہی ہی لیکن شیعونکے
نزدیک بالکل گمراہ ہوگا اسلیے کہ بسبب اپنی ضلالت اور گمراہی کے فرق درمیان تقیہ اور
غیر تقیہ کے نہ کیا اگر بیدین نہوتا تو مثل شیعون کے ہدایت پاتا اب ہم آپ سے پوچھتے
ہین کہ شیعون کے نزدیک تو ایک وجہ وجیہ اختلاف اپنے اصحاب کے یعنی اہلبیت کے
تقیہ ہی گو تم اپنی جہالت سے انکار کرو لیکن درصورت صحت حدیث نجوم آپکے اصحاب کی
وجہ اختلاف کیا ہی اور باہم اقتدیتم کے کیا معنی ہین آیا حق نقیضین مختلفین مین ہوتا ہی کہ جسکی
اوسمین سے اقتدا کرین ہدایت پاوین اور اگر شیعہ باقتدای عباس و علی آپکے خلیفتین کو

کاذب وغادر وخائن وآثم کمانی صحیح المسلم سمجھین اور باقتدائی سعد عبادہ اور اسامہ اور امثال
اونکی خلافت ابوبکر کو باطل سمجھین تو کیون ہدایت پانیوالے ہوئین

قال المخاطب القمقاھداہ اللہ سُبُل السّلام

تیسری دلیل صاحب استقصا نے حدیث عیون اخبار کی تکذیب پر یہ دلیل بیان کی ہی کہ اگر
وہ حدیث صحیح ہوئی تو مخالفت دوسری حدیث سے جو معانی اخبار مین مسطور ہی لازم آتی
ہی یہ دلیل بالکل پوچ ہی اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھا دی ہی لحاظ
نہ کیا جاوی تو دونو حدیثون کا مضمون موافق ہوتا ہی نہ مخالف اسلیے کہ عیون اخبار کی حدیث
کے یہ الفاظ ہین اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور معانی اخبار کی حدیث کے
یہ الفاظ ہین ان مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایھا اخذ اھتدی پس ہم نہین جانتے کہ دونو
حدیثین باعتبار معانی کے کیونکر مخالف ہین باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یارسول اللہ
من اصحابک کے اسکو ہم تحریف شیخ صدوق کی سمجھتے ہین اور اوسکے دلائل ہم ابھی بیان
کر چکے ہین پس اگر ہم تسلیم کرین تو جو حدیث اصحابی کالنجوم کو امام موسی رضا علیہ السلام نے
موضوع اور غیر صحیح فرمایا تو جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ہوتی ہی
تو ایک امام کے قول سے دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہی ہان اگر معانی اخبار کی
حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ حدیث اصحابی کالنجوم معناً موضوع اور غلط ہی تو ہم صاحب
استقصا کے جواب کو اونکے اصول کے مطابق تسلیم کر لیتے لیکن جب اوس سے بھی اوسکی
صحت ثابت ہوتی ہی تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ مولف موصوف نے حدیث
معانی اخبار کے بیان کرنے مین سوا اسکے کہ حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت کو
ایک دوسرے امام کے قول سے ثابت کر دیا کیا فائدہ اپنے واسطے تصور کیا تھا علاوہ برین
غور کرنیکی بات ہی کہ اگر پوچھنے والا یہ سوال نکرتا کہ اصحاب سے مراد کون لوگ ہین تو کسیکو یہ معلوم

ہوتا کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین پس کیونکر قیاس مین آوے کہ اگر پیغمبر خدا یہ حدیث شان مین اہلبیت کے فرماتے تو وہ ایسا لفظ استعمال کرتے جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اور کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اور اوسنے اوس کے معنی حضرت سے پوچھے ہونگے اسلیے کہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہے اور پھر کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے مثلاً حدیث دعوالی اصحابی کو دیکھنا چاہیے کہ خود صاحب استقصاء اوسکو صحیح بتلاتے ہین اور امام موسیٰ رضا کی تصدیق کو اوسی پر ختم کرتے ہین تو اوسکے بعد یہ عبارت نہین ہے فقیل من اصحابك تو کیونکر ہم جانتی کہ کبھی کسی شخص نے اصحاب کے لفظ کو پیغمبر صاحب سے سنکر اوسکے معنی نہ پوچھے اور اس حدیث مین لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معما ہوگیا کہ بغیر پوچھے معنی کے سننیوالا اوسکے معنی نہ سمجھا اور بدون اوسکی شرح دریافت کرنیکے سامع سے نہ رہگیا وہذہ مما یضحک علیہ الصبیان

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ عجائب اضطراب قابل تماشائی اولی الباب ہے معلوم نہین کہ اس اختلال حواس اور تخبط بیقیاس کا کیا باعث ہے مخاطب کیا جلد ایک راہ چھوڑکر دوسری راہ چلتا ہے اور ہمارا گرگٹ نیا رنگ بدلتا ہے پہلا دعویٰ یہ تھا کہ جواب استقصا مین چند نقص ہین اور اوس چند کے بیان مین بجز عدم تسلیم عبارت فقیل کچھ بیان نہ کیا حالانکہ اگر عدم تسلیم نقص ہو تو کافرون کا تسلیم نہ کرنا کلام اللہ کو نقص کلام اللہ ہو دوسرا دعوی یہ ہوا کہ ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین کہ عبارت فقیل صدوق کی بڑھائی ہوئی ہے اوسکی دو دلیلین محض پوچ و لچر بے سروپا مثل گوز خر بیان کین جسکا بطلان ہم بیان کرچکے اور اب اوسکی تیسری دلیل مین پھر رجوع کیا طرف عبارت استقصاء کے اور جو تقریر مختل بیان کی وہ موقوف ہے اوپر اس امر کے کہ یہ عبارت فقیل زائد ہو حالانکہ یہ اول دعوی ہے الغرض نشست اور انتشار آپ کا دربارہ تکذیب

قول رسول کہ اصحابی اہلبیتی ہی تماشا کردنی ہی اس سرگردانی سے آپکو بجز مصداق ہونے الم تر
انھم فی کل واد یھیمون کے کچھ حاصل نہین ہی یہ تو آپ کا گایا ہوا راگ ہی کہ ہم عبارت
زائد کو تحریف صدوق سمجھتے ہین اسکو بار بار کیا گاتے ہین اب کوئی دوسرا راگ گائیے آپکی
کسی بات کو زائد سمجھنے سے کیا ہوتا ہی جن لوگون کی کتابون مین یہ حدیث موجود ہی وہ تو
ہرگز زائد نہین سمجھتے بلکہ قول رسول اللہ سمجھتے ہین اپنی اپنی سمجھ کا ہر شخص کو اختیار ہی ہر کافر
کہتا ہی کہ ہم بتونکو خدا سمجھتے ہین پھر اوسکے سمجھنے سے کیا ہوتا ہی اسیطرح اگر آپ نے بھی اس
عبارت کو زائد سمجھا تو کیا نقصان ہوا تعجب ہی کہ حدیث معانی الاخبار کو مصدق حدیث اصحابی
کالنجوم ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے معنی موضوع اور غلط ہونا اس حدیث کا نہین
ثابت ہوتا ہی ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث نہ لفظاً اوسکے مطابق ہی نہ معناً عدم مطابقت لفظی
تو ظاہر ہی لیکن معنوی پس حدیث معانی الاخبار مین بالتصریح موجود ہی کہ اصحابی اہلبیتی اور اصحابی
کالنجوم مین آپ کے نزدیک مصداق اصحاب خلفاء ثلثہ ہین پس با این عدم مطابقت لفظی
اور معنوی کیونکر مصدق اوسکے ہوے لیکن آپکی عادت ہی کہ ہر مکذب کو مصدق بناتے
ہین چنانچہ لقب صدیق حضرت عتیق اسی پر مبنی ہی اور جو آپ فرماتے ہین کہ اگر عبارت زائد
پر لحاظ نہ کیا جاوے تو دونو حدیثون کا مضمون ایک ہوتا ہی یہ لحاظ نہ کرنا بنظر اسکے آپ
فرماتے ہین کہ ہماری حدیث نجوم کی تصحیح ہو جائے پس یہ فرمانا آپ کا بعینہ ایسا ہی کہ مثل
آپ کے کوئی ملحد بیدین کہی کہ اگر لا تقربوا الصلوٰۃ مین عبارت زائد انتم سکاریٰ کا لحاظ
نہ کیا جائے تو ہمارا قول اور مسلمانون کا قول ایک ہوتا ہی اور اگر فرمائیے کہ مسلمان اسکو
زائد نہین سمجھتے ہین تو شیعہ بھی جس عبارت کو آپ زائد کہتے ہین زائد نہین سمجھتے اور
باوجود اس عبارت کے یہ حدیث اوسکی مکذب ہی نہ مصدق باین معنی کہ جب جناب
رسولخدا نے اصحاب نجوم اہتدا اہلبیت کو فرمایا تو جو عبارت کہ دلالت کرے اوپر
اسکے کہ ثلثہ نجوم اہتدا ہین وہ محض غلط اور کاذب ہو گئے اور جب ہمنے حدیث معانی

الاخبار سے کذب حدیث نجوم ثابت کردیا تو آپ اگر اپنے وعدہ مین سچے ہین تو قول صاحب
استقصا کو تسلیم کرینگے لیکن صدق درستی تو آپ سے کوسون دور ہی قولہ یہ دلیل بالکل پوچ
ہی اقول آپ خود پوچ ہین اور باتین آپ کی بالکل پوچ ہین اور تفریعات آپکے
پوچ در پوچ قولہ اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھادی ہی لحاظ نہ
کیا جاوے اقول اگر شیعون کو مثل آپ کی دین و دیانت سے بہرہ ہوتا تو ہرگز لحاظ اس
عبارت کا نہ کرتے لیکن انکو بنا بر اپنے مذہب کے تکذیب قول رسول خدا کی کہ صدوق
جسکے ناقل ہین جائز نہ تھی اس لیے اونہون نے لحاظ کیا اگر تقریر آپکی سبتنی ہی اوپر مسلم رکھنے
قول امامیہ کے پس قول امامیہ سے قطع نظر کرنا کیا معنی کیونکہ یہ بات موجب الزام امامیہ
نہین ہوسکتی اور اگر یہ کہیے کہ ہماری غرض تحقیق ہی نہ الزام تو ہم کہ چکے ہین کہ آپ کی
تحقیق آپ کو مبارک رہے ہم ایسے پوچ دلچسپ تحقیق کو کب مانتے ہین اور اس تحقیق
کو بھی جب آپ کے محققین نے انکار حدیث نجوم کرکے مثل گوز شتر بادر ہوا کردیا تو یہ
تحقیق عین نا تحقیق ٹھہر گئی الحاصل غرض صاحب استقصا یہ ہی کہ چونکہ ہمارے موثقین
روات سے تفسیر اصحاب باہل بیت مروی ہوی ہی اسلیے ہمکو ضرور ہی کہ اگر اس حدیث
نجوم کو کہ جس مین بحث ہی ہم مسلم کرین تو ضرور ہی کہ ماول باہلبیت کرین تاکہ تضاد بین الحدیثین
لازم نہ آوے اور جب ہم اپنے احادیث کو بطور اپنے مذہب کے تاویل کرکے
مطابق یکدیگر کرتے ہین تو آپ کے مسلم کرنے اور نہ مسلم کرنے کو اس مین کیا دخل ہی نہایت
زبردستی ہی کہ خواہ نخواہ دو کلمہ زیادہ عروس ہم بشنو اگر بعض حدیث کو بمقتضاے
یومنون ببعض الکتاب و یکفرون ببعض انکار کرکے اپنی ایک صورت جمع بین الحدیثین نکالی
تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ اس فعل ناشائستہ کو آپکے ہم بھی پسند کرین اور قصہ مسلمہ معمول بہا بین الفریقین
پر کہ الاحادیث تفسر بعضہا بعضاً ہی عمل نہ کرین ہان آپ تو بغرض داخل کرنے اصحاب
ثلثہ کے حدیث نجوم مین ایسی واہی راہین چلینگے کہ احادیث کی تکذیب کہین کلاً اور

Presented by Ziaraat.Com

کہین بعضا کرینگے لیکن شیعون کو آپکے ثلثہ سے کیا مطلب اسلیئے کہ اونکے مدارج عالیہ شیعونکے
نزدیک حدیث فدک و قرطاس وغیرہ سے کہ لاتعد ولاتحصی ہین خوب ثابت ہوچکی ہین
قولہ باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یا الخ کے اقول یہ بحث آپکی عبارت زائدہ مین محض لغو و
بیمحل ہی کون کہتا ہی کہ اس عبارت کو آپ مسلم کیجیے آپ اپنی دعوی اولی کو کہ فضیلت ثلثہ کی
ثابت کرنا منظور ہی بھول گئے آپ اس دعوی پر مستدل ہین بحدیث نجوم ہم جواب مین کہتے
ہین کہ ہمارے نزدیک اصحاب سے اہلبیت مراد ہین بدلائل عقلی و نقلی کہ سابق مین گذری
پس فضیلت ثلثہ نہ ثابت ہوئی پس اگر تفسیر اصحاب باہلبیت آپ مسلم کرین یا نہ کرین تو ہمکو کیا
ہم مستدل نہین کہ ہمارے ذمہ اثبات کسی امر کا لازم ہو بلکہ مانع ہین و مانع کے لیے احتمال
کافی ہی چہ جائی اینکہ ہم بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت بھی کرین کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین
قولہ اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کرچکے اقول اون دلائل کی لغویت ہم ابھی بیان کرچکے
قولہ جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ثابت ہوتی ہی اقول جھوٹھے
کا منھ کالا آپ نے خود ہی قبل اسکی ترجمہ حدیث معانی الاخبار مین حدیث مذکور کو امام
جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کیا ٹھیک مثل صادق آتی ہی دروغ گو را حافظہ نباشد
اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول سے صحت اوس حدیث نجوم کی ثابت ہوئی
کہ جس مین اصحاب سے اہلبیت علیہم السلام ہین نہ وہ حدیث موضوع و مکذوب تمہارے
علما کی کہ جسکے معنون مین تم اصحاب ثلثہ کو مثل جملہ فساق و فجار صحابہ کے داخل سمجھتے ہو پس
جسکو امام رضا علیہ السلام نے کاذب کہا وہ حدیث دیگر بمفہوم عام و بالفاظ خاص ہی اور
جسکی امام جعفر صادق علیہ السلام نے تصدیق کی وہ حدیث دیگر بمفہوم خاص و بالفاظ
خاص دیگر ہی پس ایک قول سے دوسرے کی تکذیب نہوئی بلکہ تصدیق ہوئی ولو
بالمعنی للمخالف باینمعنی کہ جب ایک کی تصدیق کی تو ثابت ہوگیا کہ جو مضمون مخالف اسکا
ہی وہ کاذب ہی دونو امام نے ایک قول کی تصدیق کی اور دوسرے قول کی تکذیب

فلا مخالفۃ بینہما قولہ دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہے اقول بصورت زائد کہنی عبارت نقیل کی
بظاہر مخالفت ہوتی اور یہ خود بنا فاسد علی الفاسد ہے اور بظاہر اسلیے کہا کہ بمقتضائی دلائل عقلیہ و نقلیہ
اس صورت مین بھی ضرور ہوتا کہ تکذیب متعلق بمفہوم عام کیجاوے اور تصدیق متعلق بمفہوم خاص
یعنی اہلبیت علیہم السلام قولہ اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا اقول معانی الاخبار کی
حدیث سے صحت اوسی حدیث اصحابی کی ثابت ہوئی جو مفسر باہلبیت ہے پس بمفہوم مخالف اس سے
ثابت ہوا کہ جو مفسر باہلبیت نہین ہے وہ حدیث اصحابی معناً موضوع اور غلط ہے بلکہ لفظاً بھی
قولہ اونکے اصول کی مطابق تسلیم کر لیتے اقول اس خلل دماغ کا کیا علاج ہے اصول صاحب
استقصا مقتضی تفسیر اہلبیت ہے اس لیے کہ اونکے نزدیک معصومیت شرط اقتدائی مطلق ہے افمن
یہدی الی الحق احق ان یتبع ام من لا یہدی الا ان یہدی پس ان اصول کے مطابق کہان تسلیم کیا
کہ آپ کی دلیل الزامی مسلم ہو سکے ورنہ خرط القتاد قولہ لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت
ہوتی ہے اقول مطابق اصول صاحب استقصا کے ہرگز ثابت نہوے اسلیے کہ بنا بر اونکے
اصول کے مقتدا وہ اصحاب ہین کہ جو مصداق اہلبیت ہین نہ وہ اصحاب جو مصداق ثلاثہ ہین
پس ثبوت صحت حدیث نجوم موقوف ہوا اوپر زائد ہونے عبارت نقیل کے اور زیادتی عبارت
کے بنا بر اصول شیعہ کے غیر مسلم ہے پس صحت حدیث نجوم غیر مسلم ہو قولہ تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین
اقول ہم بھی نہایت تعجب کرتے ہین حضور والا کی نافہمی سے کہ اس فائدہ کو آپ نہین سمجھتے کہ آپ
جواب مین ایسے مبہوت ہوے کہ جب کچھ بن نہ پڑی تو باقتدائی غاصبین اولین غصب منصب کیا کہ
معنی کو مستدل بنایا اور لانسلم پر لانسلم جمایا مکرر گزارش ہوا کہ اہلبیت مدعی ہوی فضیلت ثلاثہ
کی بحدیث نجوم صاحب استقصا نے فرمایا کہ لانسلم کہ مصداق اوسکے ثلثہ ہین بلکہ ہمارے نزدیک
مصداق اوسکے اہلبیت ہین جیسا کہ معانی الاخبار مین ہے آپ جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم
کہ مصداق اہلبیت ہین اسلیے کہ تفسیر اہلبیت بڑھائی صدوق کی ہے پس جواب لانسلم بلانسلم دینا بجز جہلا
کی کسی کا کام نہین ہے مگر آپ اپنی نالیاقتی سے مجبور ہین مقدمات مرجوعہ کار سرکار کو بھی یقین ہے

کہ اسیطرح آپ غارت غول کرتے ہونگے ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ اس لیاقت پر کس لیاقت والون
نے آپ کے لیے یہ عہدے تجویز فرمائے ہین ولکن الدنیا بالاتفاق والاخرۃ بالاستحقاق خدا اپنے
گدھون کو موہن بھوگ کھلاتا ہی قولہ غور کرنیکی بات ہی اقول اللہ اللہ کیا جمود خمود فطنت
ہی کہ سخنہای پیش پا افتادہ مثل مثناۃ بالتکریر ملا صدرائے قابل غور و فکر ٹھہرائے جاتے ہین
فوائد لفظ مبہم و مجمل بولنے کے اور بعد اوسکے تفسیر کرنے کے سابق مین بتفصیل بیان ہو چکے
بنا برا وسکی جب قائل کلام تمہیدی سے فارغ ہوگا تو پوچھنے والا پوچھے یا نہ پوچھے ضرور
اپنے مقصود اصلی کو بیان کریگا پس اگر پوچھنیوالا عجلت نکرتا تو جناب رسولخدا خود بالضرور
تفسیر اہلبیت بیان فرماتے اور سابق مین بیان ہوا کہ فائدہ اس طرز کلام بلاغت نظام سے
یہ حاصل ہوا کہ نالیاقتی اصحاب متبادر واسطے اقتدا کے اور تعین اہل بیت واسطے اس
امر جلیل القدر کے ثابت ہوگئی اور اگر بجاے اسکے اہلبیتی کالنجوم فرماتے تو یہ مقصود نہ
حاصل ہوتا اسلیئے کہ احتمال تھا کہ اہلبیت بھی کالنجوم ہون اور اصحاب بھی کالنجوم ہون لیکن
جب بیان فرمایا کہ اصحاب سے مراد یہ اصحاب نہین ہین کہ جن مین منافقین اور مرتدین اور فساق
اور فجار بھی شامل ہین بلکہ غرض میری اہلبیت معصومین ہین تو اس طرز بیان سے مخصوص ہونا
اہل بیتؑ کا واسطے نجوم اقتدا ہونیکے ثابت ہوگیا والحمد للہ علے ذلک قولہ تو یہ
کسیکو نمعلوم ہوتا اقول جو لوگ مثل آپ کے عقل رکھتے ہین اونکو کہیے کہ نہ معلوم ہوتا تو
بجا ہی لیکن شیعیان اہلبیت کو تو بیشک بعقل سلیم معلوم ہوجاتا کہ منافقین و مرتدین مثل حضرات
ثلثہ کے اور وہ لوگ جو مصداق اصحابی اصحابی ہین ہرگز بالاتفاق مراد نہین ہین اسلیئے
کہ وہ خود قابل اسکی ہین کہ دوسرونکی اقتدا کرین پس بنا برا سکے منحصر ہوجاتا نجوم اقتدا
ہونا واسطے معصومین کے اور چونکہ غیر اہلبیت کوئی معصوم بالاتفاق نہین ہی پس متعین ہوجاتے
اہل بیت واسطے نجوم اقتدا ہونے کے اور ہم بخوبی سمجھ لیتے کہ مراد اصحاب سے اس
مقام مین اہل بیت ہین قولہ جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اقول سابق مین بیان ہوچکا

Presented by Ziaraat.Com

کہ عرفا بہی اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر ہی بلکہ کل تمہارے علماے کتب رجال نے اہلبیت
کو عمدہ اصحاب اخیار مین لکھا ہی اور بعض اہلبیت کا تمہارے اصحاب عرفی مین ہونا کچھ ضرر نہین کرتا
سلیئے کہ جناب رسولخدا کو تبعیت عرف اہلسنت کی سنے واجب کی بلکہ ہر لفظ اپنے اپنے موقع پر کبھی
معنی لغوی کبھی عرف عام کبھی عرف خاص کبھی حقیقی کبھی مجازی معنون پر مستعمل ہوتا ہی ؎ ہر سخن
جائی و ہر نکتہ مقامے دارد قولہ کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اقول
بیعقلونکی عقل قبول نہ کرے تو نہ کرے عقلا کی عقل نے قبول کیا کہ سائل نے سوال کیا اور جناب
رسول خدا نے جواب دیا اوس سوال وجواب مین کون سا اجتماع النقیضین اور شریک الباری لازم
آگیا کہ جسکو عقل قبول نہ کرتی ہو ایسے لغویات اور استبعادات دور از کار کو مقام برہانیات
مین ذکر کرنا بجز کمال عقل و دانشمندی کے کس چیز پر محمول کیجئے قولہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے
ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہی اقول ہم اکثر آیات اور احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب
آیا ہی مثل اصحاب النار و اصحاب الشمال و اصحابی اصحابی و من الاصحاب من لا یرانی اور
کہین حضرات اہلسنت حضرات ثلثہ مراد نہین لیتے پھر حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب
ثلثہ کیون مراد لیتے ہین اور اگر آپ کہیے کہ نہین ہر جگہ وہی لوگ مراد ہین تو ہم بھی آپکی
خاطر سے تسلیم کر لینگے اور اگر کہئی کہ نہین ثلثہ اون اصحاب ہونیکی لیاقت نہین رکھتی ہین تو ہم
کہینگے کہ یہ اول بحث ہی ہماری اور آپ کے درمیان مین پس ضرور تھا کہ آپ پہلی لیاقت
ثلثہ ثابت کرتے اور بدون اثبات لیاقت اونکو نجوم کہنا نہایت نالیاقتی آپکی ہی قولہ اور پھر
کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے اقول ہمنے بہت سے احادیث مین ذکر اصحاب بمدح
و ذم دیکھا ہی مطابق آیہ وافی ہدایہ منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الآخرہ لیکن کسی حدیث مین حکم
اقتدا باصحاب کا ذکر نپایا بلکہ جہان حکم اقتدا پایا متعلق باہلبیت پایا جیسے حدیث ثقلین و حدیث سفینہ
و امثالہما اسی سے ثابت ہوا کہ وہ حدیث نجوم کہ جسمین حکم اقتدا بمطلق اصحاب ہے محض جھوٹھی
ہی اور بقول آپ کے علمائے محققین کے بھی جھوٹھی ہی اور اگر آپ فرمادین کہ نہین اور بھی کوئی

حدیث اس مضمون کی ہو تو ہم کہینگے کہ ہمارے سامنے لائیے تو کوا آپکو نہ سوجھیگا مگر ہم اپنے اندھیکو
مع السوال یا بدون السوال تفسیر باہلبیت ٹٹولوا ئینگے الحاصل منشائی سوال سائل بھی تھا کہ ہر جگہ حکم
باقتدائی اہلبیت ہو پھر بیان حکم باقتدائی اصحاب کیون ہوا پس اگر سائل سوال نہ کرتا تب بھی ضرور
تھا کہ خود وہ حضرت بعد فراغ از کلام تمہیدی تفسیر باہلبیت فرماوین قولہ صاحب استقصا اسکو صحیح
بتلاتے ہین اقول صاحب استقصا کا اسکو صحیح فرمانا مبنی بر تنزل ہو یعنی اگر ہم ہذا صحیح کو محمول
بر تقیہ نہ کرین تو یہ حدیث صحیح ہو سکتی ہو اور بفرض صحت اوسکے معنی وہی ہین جو سابق مین ہم
بیان کر چکے قولہ امام موسیٰ رضا کی تصدیق اقول مقصود امام رضا علیہ السلام بھی یہی ہو کہ بفرض
صحت حدیث و بفرض ثبات کے کہ معنی بھی وہی ہین جو مخالفین سمجھے ہین یعنی حضرت نے اصحاب
سے تبرے کو منع کیا ہو تو بھی ضرور ہو کہ کہا جاوے کہ مراد غیر مغیرین و غیر مبدلین ہین لیکن مغیرین
و مبدلین جب خود حضرت اونکو سحقاً سحقاً فرماتے ہین کہ مودی اسکا اور لعن کا ایک ہی ہو
پس دوسرونکو کیونکر منع فرماوینگے الغرض بارہ سو برس کا زمانہ گزرا کہ جہان کے سنیون نے
کس کس جنگل اور بیابان کی خاک اپنے سر پر نہ ڈالی ہوگی کہ کسی طرح حضرات ثلاثہ کو سہام ملام
سے بچالین مگر وہ نہ بچ سکے اور انشاء اللہ تا قیامت یہ طوق زرین اونکے زیب گردن رہیگا
اور آپ کے اوتارنے سے نہ اوتریگا قولہ اسکے بعد یہ عبارت نہین ہو اقول اسمقام پر ہرگز
احتیاج اس عبارت کی نہ تھی ورنہ کوئی پوچھنے والا ضرور پوچھتا اور وجہ اسکی بہت ظاہر ہو
اسلیے کہ اس حدیث مین کوئی مضمون بلکہ کوئی لفظ ایسا مذکور نہین ہو کہ جس سے ایسی کوئی مدح صحابہ
کی نکلے کہ صحابہ پر منطبق نہو سکے بلکہ غایۃ ما فی الباب سفارش صحابہ مثل حدیث اصحابی کالنجوم کی ہو
بخلاف نجوم اقتدا ہونیکے کہ بجز معصومین کے کسی پر منطبق ہونا جائز نہین پس تحیر سائل بجا تھا
اسلیے کہ اصحاب ظاہری تو آپکی مراد نہین ہو سکتی پھر کون اصحاب مراد ہین حضرت نے فرمایا
کہ اصحاب حقیقی یعنی اہلبیت میرے مراد ہین قولہ لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معما ہو گیا اقول
واقع مین اس مقام پر نہایت مغلق اور معما ہی بسبب نالیاقتی اصحاب ظاہری کے نجوم اقتدا ہونے سے

اور عقل بہت انکار کرتی ہی اس امر سے کہ جو لوگ چالیس چالیس برس بت پرستیان کرین اور شرابین پیین اور
سور کھائین وہ دفعتہً فقط باقرار زبانی شہادتین نجوم سماء ہدی بنجائین اور جو لوگ کہ مصداق
لم یسجد الصنم قط ولم یعصوا اللہ طرفۃ عین ہون وہ نجوم ہدایت نہون یہی امر باعث
اغلاق ہی کیون حضرت اگر مغلق اور معمانہ تھا تو آپ نے اپنے نامہ اعمال کیطرح ایک جز اسمین
کیون سیاہ کیا اور جو کچھ آپ نے سیاہ کیا ہمنے بحمد اللہ اوسکو دھو کر صاف کر دیا یہی آپ کی
سیاہ کاری اور ہماری سفید کاری اول دلیل ہی اسپر کہ یہ لفظ ایسا مغلق اور معما ہی کہ شیعون
ہی کے حل کرنے سے حل ہوتا ہی آپ کے ایسے جہلا کیا حل کرینگے قولہ سامع سے نرہا گیا
اقول سامع سے کیونکر رہا جاتا حالانکہ مدح مہاجرین مین تسرّون الیہم بالمودۃ اور
تریدون عرض الدنیا اور مدح انصار مین مردوا علی النفاق اور مدح الذین
امنوا مین ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا اور مذبذبین بین ذلک لا الی ہولاء
ولا الی ہولاء اور اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انما نحن مستہزؤن سن چکا تھا
اوعلاوہ اسکے حدیث اصحابی اصحابی بھی جان چکا تھا پس اگر مثل آپ کے کل کو مصداق
نجوم ہدایت جانتا فہذا مما تضحک علیہ الثکلی اور اگر بعض کو خارج کرتا تو شیعہ بسبب داخل
کر دینے حضرات ثلثہ کے انہین خارجیون مین اہلسنت کے گھر مین صف ماتم بچھواتے چنانچہ آخر کار
ایسا ہی واقع بھی ہوا اب آپ کو تقدیرات الہی مین بجز صبر کے کیا چارہ ہی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھی دلیل اگر ہم اس عبارت زائد کو جو معانی اخبار کی حدیث مین ہی موافق قول صدوق کے
تسلیم بھی کرین اور عیون اخبار کے حدیث کو معانی اخبار کی حدیث سے مخالف ہونا بھی
قبول کرین تب بھی صرف اسوجہ سے کہ دونو مین مخالفت ہی یہ کیا ضرور ہی کہ عیون اخبار
کے حدیث کو غلط ٹھہرائین اور کیون اوس حدیث کو صحیح کہکر معانی اخبار کی حدیث کو

غلط

غلط نہ ٹھہراوین بلکہ غلط ٹھہرانیکی ضرورت ہی نہین ہی فقط اخیر کا جمایا ہوا فقرہ دور کرکے دونو
حدیثون کا اختلاف دور کردین علاوہ برین ہمکو صاحب استقصا کے اس امر پر نہایت تعجب
آتا ہی کہ وہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھہراتے ہین اسلیے کہ حضرت
کے محدثین اور علمانے ایسے احادیث اور اقوال نہین بیان کیے کہ جنکے اختلاف پر
تعجب ہووے ائمہ کرام اسی کا افسوس کرتے رہے مجتہدین متاخرین اسی غم مین مرگئے
اور احادیث کا اختلاف دور نہ کرسکے پس جب اختلاف درجہ غایت پر پہونچ گیا ہو اور
اور باوجود مساعی جمیلہ متقدمین کے اسکا رفع ہونا محالات مین سے ٹھہر گیا ہو تو ایک دو
حدیث کے اختلاف پر کیون اسقدر افسوس ہی تعجب ہے صاحب استقصائی ذات سے
کہ حضرت نے اپنے امام اعظم طوسی کا قول ملاحظہ نہین فرمایا کہ جسمین اقرار ہی کہ فقط کتاب
تہذیب مین پانچ ہزار سے زیادہ حدیثین ہین جو باہم متعارض اور متناقض ہین اور جنکا
تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سے چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا چنانچہ انکے امام اعظم
کی تقریر جو صاحب فوائد مدنیہ نے نقل کی ہی یہ ہی وقد ذکرت ما ورد عنہم من الاحادیث المختلفۃ
التی تخص الفقہ فی کتاب المعروف بالاستبصار وفی کتاب تہذیب الاحکام ما یزید علی خمسۃ آلاف
حدیث وقد ذکرت فی اکثرہا اختلاف الطائفۃ فی العمل بہا وذلک اشہر من ان یخفی اور یہ نہ
خیال کرنا چاہیے کہ یہ اختلاف صرف راویون کے سبب سے ہے بلکہ حضرات امامیہ
اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ اختلاف خود ائمہ کی طرف سے ہی چنانچہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار
مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کوئی شی سخت زیادہ ہم پر
اس سی نہین ہی کہ ہماری آپس مین بڑا اختلاف ہے تب امام نے جواب دیا کہ یہ اختلاف
میری طرف سے ہی اور اوسی مین بروایت زرارہ کے لکھا ہی کہ اوسنے امام باقر علیہ السلام
سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت امام نے اوسکو کچھ جواب دیا اسکے بعد ایک دوسرا شخص آیا اور
اوسنے بھی وہی مسئلہ پوچھا اوسکو بخلاف پہلے جواب کے جواب دیا کہ پھر تیسرا شخص آیا

دونو جوابون کے برخلاف جواب دیا جب وہ دونو آدمی چلے گئے تب مین نے کہا کہ یا ابن
رسول اللہ اسکا کیا سبب ہی کہ دو آدمی اہل عراق سے آئے اور وے دونو آپ کے
شیعون مین سے تھے اور آپ نے دونو کو جواب ایک دوسرے سی خلاف دیا ہی
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی ہمارے حق مین بہتر ہی اور اسی مین ہماری اور تمہاری
خیریت ہی اگر اوس مین تم سب مختلف نہو اور ایک بات پر متفق ہو جاؤ تو لوگ تمکو
نچھوڑین اور ہم تم زندہ نہ رہنے پاوین اور پھر زرارہ کہتا ہی کہ جب امام جعفر صادق
سے اس امر کو مین نے پوچھا تو اونہون نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے موافق جواب دیا
اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ فقط ایک مسئلہ مین دو تین ہی مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے
تھے بلکہ ستر تک نوبت پہونچتی تھی جیسا کہ بحار الانوار مین امام جعفر صادق سے منقول ہی
کہ امام موصوف فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون جس سی چاہون
نکلجاؤن غرض کہ ان اختلافات کو کوئی کہانتک بیان کرے جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا
ہو وہ باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو بحار الانوار مین نکالکر ذرا سیر کرے پس جبکہ اختلاف احادیث
کا یہ حال ہوا اور خود حضرات ائمہ ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اور ایک
وقت مین ایک سوال کے جواب مین اپنے مخلصین شیعون کو ایسے مختلف جواب دیتے
ہون جن مین سے ایک کو دوسرے سے نسبت نہو اور اسی مین اپنی اور اپنے شیعونکی
خیریت سمجھے ہون تو پھر صاحب استقصاد و حدیثون کے اختلاف پر کیون تعجب کرتے
ہین اور کیلئے اونکی تطبیق کی فکر فرماتے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ یہ اختلاف اون منافقون
اور جھوٹھون نے کیا ہی جنکو ائمہ اپنے پاس آنے نہ دیتے تھے اور وہ اونکو بدنام
کرتے تھے اور اپنی طرف سے حدیثین اور باتین بناکر اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور ائمہ
کرام اونسے بیزاری ظاہر کرتے تھے اور اونپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب اور ملعون
کہتے تھے اور وہ اپنی جھوٹھی بنائی ہوی باتون کو ائمہ کیطرف منسوب کرتے تھے اور اس

Presented by Ziaraat.Com

امر کو ہم آئندہ شیعون کی کتابون سے ثابت کرینگے انشاء اللہ تعہ

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ تحریر بنظیر اور تقریر دلپذیر مخاطب تحریر طعنہ زن صد زعفران زار کشمیر ہی کہ جسکے دیکھنے سے ہر دل کلفت زدہ شگفتہ اور گرد کلال و ملال سے شستہ و رفتہ ہوتا ہی تحیر ہی کہ جب مخاطب کے ایسے بالیاقت کا یہ حال ہی تو وائی برحال جہال دعوی تو یہ تھا کہ ہم چند دلیلون سے زائد ہونا عبارت صدوق کا ثابت کرتے ہین اور دلیل کو دعوی سے کچھ ربط نہین عجب خلط و خبط ہی محصل اس تقریر کا یہی ہی کہ جب حدیث عیون اور حدیث معانی اخبار باہم مختلف ہین تو کیا ضرورت اسکی ہی کہ اول کو صحیح اور ثانی کو صحیح ٹھہراوین ہر چند آپ پر اسکی وجہ مخفی ہی مگر ہم پر بہت ظاہر ہی اول تو یہ کہ اس حدیث کا نام آپ ہی نے حدیث رکھا ہی اور ہم تو اوسکو سوال سائل کہتے ہین دوم سلمنا کہ حدیث ہی مگر جھوٹھی حدیث ہی نہ فقط ہماری زبان سے بلکہ آپ کے علمای محققین کی زبان سی بھی کما مر سوم یہ کہ امام رضا علیہ السلام کی تصدیق اوس سے متعلق نہین ہوئی ورنہ ہذان صحیحان ہوتا چہارم یہ کہ مطابق عامہ ہی پس واجب الطرح ہی اور حدیث معانی الاخبار مطابق اصول شیعہ ہی پس واجب العمل ہی پنجم یہ کہ یہ مجمل ہی اور وہ مفصل ہی اور ظاہر ہی کہ مفصل مجمل پر راجح ہی الحاصل مخاطب کو اپنے اغیار کے مسلمات مین کیا دخل ہی آپکو اگر الزام خصم دینا ہی تو اوسکے مسلمات پر دیجیے آپ کو عہدہ اصلاح مسلمات خصم کسی سرکار سے مفوض نہین ہوا کہ آپ فرماوین کہ تم فلان حدیث کی تصدیق کرو اور فلان کی تکذیب اور یہ فقرہ اس حدیث سے نکالڈالو اور فلان فقرہ بڑھادو توجہ وعندیہ توجہ تم کس کھیت کی مولی ہو اور کس گنتی و شمار مین اور کس قطار مین جو اپنے کو پانچون سوارون مین ملاتے ہو حضور اپنی عقل کا گدہا الگ ہی دوڑائین فرسان میادین معارک مرد آزما سے علحدہ جائین ورنہ آپکا گدھا ٹھوکر کھائیگا اور آپکو خندق فضیحتی و رسوائی مین گرائیگا اور اختلاف ظاہری احادیث

شیعہ پر جو آپ طاعن ہین تو اوسکا علاج اپنی صحاح اسقام کی احادیث سے کیجیے اگر اس سے شفا نہو
تو اختلاف آیات تشبیہ و تنزیہ سے علاج کیجیے اور اگر قرآن و حدیث دونو سے شفا نہو تو اپنی
مرض کو لاعلاج سمجھکر صبر کیجیے اور تقدیر خدا پر راضی رہیے فانہ یضل من یشاء و یھدی
من یشاء الی صراط مستقیم قولہ کیا ضرور ہی کہ عیون اخبار کی حدیث کو غلط ٹھہراوین
اقول ضرورت اسکی یہ ہی کہ امام نے اوس سوال سائل مین تصریح بصحت نہین فرمائے پھر اوسکی
حدیث ہونیمین تامل ہی چہ جائیکہ ہم تصحیح بھی کرین بلکہ سکوت امام سے اوسکی عدم تصحیح ثابت ہے
فان السکوت فی معرض البیان بیان للعدم اور ہمکو کیا غرض اوسکی تصحیح کی ہی جب معانی الاخبار کی
حدیث مین تصریح بہ تصحیح قول امام جعفر صادق علیہ السلام سے موجود ہی قولہ بلکہ غلط ٹھہرانیکی
ضرورت ہی نہین ہی اقول یہ وہی تقریر پوچ و لچر ہی جو دلیل ثالث مین بیان کر چکے
اور ہم اوسکا جواب دندان شکن دیچکے کہ یہ بعینہ مثل نکالدینے انتم سکاری کے ہی
لا تقربوا الصلوۃ سے فقط فریب عوام کیواسطے تکثر دلائل کرنے سے اور کہی ہوی باتونکو
مکرر کہنے سے کیا حاصل ہی جو بات فی نفسہ باطل ہی وہ ہزار مرتبہ کی تبدیل عبارات سے حق
نہوگی نجس العین بار بار دھونے سے پاک نہین ہوتا بیت سگ بدریائی ہفتگانہ بشوئی
چونکہ تر شد پلید تر باشد قولہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھہراتے ہین اقول
اختلاف سبب غلط ٹھہرانیکا نہین ہی بلکہ عدم تصدیق امام اور مخالف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہونا
سبب غلط ٹھہرانیکا ہی اور فقط اختلاف تو موجب جمع بین الحدیثین ہوتا ہی اور اس مقام پر جب
ہمنے ہذا صحیح متعلق بدعوای اصحابی کیا تو حدیث معانی الاخبار مین اور حدیث ہذا صحیح مین کچھ
اختلاف نرہا باقی رہا سوال اول سائل پس جب امام نے اوسکی تصحیح نہ کی تو وہ حدیث
ہونے سے خارج ہو گیا پس درمیان اوسکے اور حدیث معانی الاخبار کے اختلاف بین الحدیثین
کا اطلاق نہین ہو سکتا بلکہ اختلاف بین الحدیث و قول سائل ہوا اور حدیث اولے با تصحیح
ہی قول سائل سے یہ بھی ایک وجہ تصحیح حدیث معانی الاخبار اور تکذیب قول سائل کی ہی

اور اگر آپ کے ذہن مبارک مین بسبب کمال دقت نظری کے یہ پیچیدہ ہو کہ جہان دو قول بظاہر مختلف ہون تو ضرور ہو کہ ایک غلط ٹھہرایا جاوی پس وہ آیات قرآنی کہ جو بظاہر تجسیم و تشبیہ پر دلالت کرتے ہین آپ کے نزدیک غلط محض ہونگے پھر مناسب ہو کہ بعد ترتیب عثمانی کچھ آپ بھی اصلاح آیات قرآنی کیجیے خصوصاً جو آیات کہ شان منافقین مین ہین اونکو تو کسیکا فقرہ جمایا ہوا سمجھکر ضرور نکالکر بسنت عثمانی جلا دیجیے کہ مبادا حضرات شیعہ ثلثہ کو اوسکا مصداق کر دین قولہ جنکے اختلاف پر تعجب ہوی اقول صاحب استقصا کو کوئی تعجب اختلاف احادیث پر نہین ہو ورنہ جمع بین الحدیثین کیون کرتے ہان آپکو البتہ تعجب ہی اور اس تعجب کا ہمکو کچھ تعجب نہین ہو اسلیے کہ جہلا اور حمقا کو اکثر تعجبات بیجا ہوا کرتے ہین اور کیون نہین تعجب کرتے اختلاف آیات قرآنی سے اور کیون نہین بعض کو غلط ٹھہراتے کہ مصداق یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض ہو جائے قولہ ائمہ کرام اسیکا افسوس کرتے رہے اقول جو بات ہو خرافات ہو کہان ائمہ نے افسوس اختلاف احادیث کا کیا بلکہ خود فرمایا کہ ہم بوجہ تقیہ اختلاف کرا دیتے ہین جیسا کہ آپ خود ہی بعد چار سطر کے ناقل ہین اب ہم جھوٹھے کے منھ مین کیا کہین قولہ مجتہدین متاخرین اس غم مین مر گئے اقول محض کذب و دروغ ہی ہمارے علماء شکر اللہ سعیہم نے جمع بین الاحادیث کرکے اختلاف مٹا دیا ہان سنیان ہفت اقلیم از متقدمین تا متاخرین اسی غم جگر سوز مین مر گئے اور گڑ گئے اور سڑ گئے کہ کسی طرح احادیث صحاح ستہ کو جو کفر و الحاد ثلثہ پر دلالت کرتی ہین مثل حدیث قرطاس و فدک و کاذب و غادر و خائن کے اور امثال اسکے کہ بہت ہین جمع کیجیے اور اختلاف دور کیجیے مگر آجتک نہ کر سکے اور باوجود مساعی نامشکور متقدمین اور متاخرین رفع اختلاف محالات مین ٹھہر گیا یہ بحث ایک مبحث کی ہو اور ایسی ہزارون ہین ایک ادنی امر اختلاف ائمہ اربعہ ہو لاکھون مسائل ہین کہ تا قیامت اوسکا رفع ہونا محالات سے ہے قولہ تعجب ہو صاحب استقصا کی ذات سے اقول تعجب ہو آپ کی ذات شریف

سے کہ آیات منزلات یزدانی اور محکمات اور متشابہات قرآنی کے اختلاف پر نظر نہین کرتے
اور اختلاف احادیث پر طعن کرتے ہین حالانکہ خود ائمہ نے فرمایا ان فی اخبارنا محکم کمحکم
القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن آپ اس سے نہین ڈرتے کہ اگر قبح اختلاف کو
نظر عوام مین جلوہ گر فرمائیے گا تو وہ اختلاف آیات دیکھکر کلام اللہ سے ہاتھ اوٹھائینگے
یہ امر تو کچھ دشوار نہین مگر مصیبت عظمی یہ ہوگی کہ حسبنا کتاب اللہ لغو ہو جائیگا اور حضرت
عمر کا فرمودہ کہ کتاب اللہ جنکی تابع رائی زنین تھے غلط ٹھہر جائیگا اور اعظم ترین مصائب حضرات
اہل سنت کے لیے کہ مقام رونے اور سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہوگا یہ امر ہوگا کہ جب صحاح سقیم
کے اختلاف پر نظر کرینگے تو وہ بھی مثل قرآن دست حق پرست عثمان سے قابل سوختن ٹھرینگے
اور اگر کوئی شخص نادانی سے تعجب کرے کہ اگر صحاح مین اختلاف ہوتا تو اہل سنت شیعون کی کتابون پر
بوجہ اختلاف کیونکر طعن کر سکتی تو ہم کہینگے کہ قدیم الایام سے اہلسنت کا یہی دستور ہی کہ اپنا ٹینٹ نہین
دیکھتے دوسرون کی پھلی نہارتے ہین الغرض احصائی اختلافات صحاح تو ممکن نہین مگر بطور مشتی
نمونہ از خروارے ہمکو بیان کرنا ضرور پڑا اما اجمالاً پس ایک عائشہ صدیقہ ہماری تصدیق کے
لیے کافی ہین کہ اونہون نے کتنی روایتین جو آپ کے صحابہ کرام نے رسول خدا سے کی ہین اوسکے
خلاف روایت کی ہی اور آپ کے صحابہ کی تکذیب مین ہمیشہ سرگرم رہین یہانتک کہ آپ کے
علمانے کتابین اس باب مین تصنیف کر ڈالین چنانچہ کتاب الاصابہ لایراد ما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابہ
فاضل زرکشی نے لکھی اور جلال الدین سیوطی نے عین الاصابہ فی استدراک عائشۃ علی الصحابہ لکھی
پس خیال کرنا چاہیے کہ جب زن پردہ نشین زاویہ گزین کے اختلافات اتنے ہون
کہ جس مین کتابین تصنیف ہوئین تو مردان معرکہ آرا اور منبر جان جلوت سرا کے اختلاف کا تو
خدا ہی حافظ ہی اگر سیر اس باغ وبہار اور نزہت اس گلزار کی ہوس ہی تو کتاب تبیین الاختلافات فی
روایات اہل الخلاف کو ملاحظہ فرمائیے اور بجائی عثمانی سر نیچے جھکائیے اما تفصیلاً پس مشکوۃ شریف
مین ابو ایوب اور جابر اور انس سی روایت کی ہی کہ حضرت رسالتمآب نے حکم استنجا بالماء کا فرمایا

اور مسلم نے بھی اپنے صحیح مین انس بن مالک سے اور بچند طریق دیگر روایت کی ہے کہ خود حضرت استنجا بالماء
فرماتے تھے اب سنیئے کہ فیض القدیر نے شرح جامع صغیر مین لکھا ہے کہ احمد بن حنبل فرماتے ہین
کوئی حدیث صحیح استنجا بالماء مین نہین وارد ہوئی اور مالک نی انکار اسکا کیا ہی کہ جناب رسولخدا
نی کبھی استنجا بالماء کیا ہو اور ابن الحبیب نے استنجا بالماء سے منع کیا ہے اسوجہ سے کہ وہ مطعومات
سے ہے اور بخاری اور مسلم نے اپنے صحیحون مین روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے وضو مین
ہاتھ تا مرفقین دھوئے اور پھر صحیح مسلم مین ابی حازم سے روایت کرتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ
ہاتھ کو تا ہر دو بغل دھوتے تھے اور فرماتے تھے سمعت خلیلی علیہ السلام یقول تبلغ الحلیۃ
من المومن حیث یبلغ الوضوء اور اسی طرح پیرون کے دھونے مین اختلاف ہے کہ تا کعبین ہی چاہیئے
تا رکبتین مستحب ہے چنانچہ نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین جواب مین قول ان لوگون کے جو مدعی
اتفاق ہین اوپر عدم استحباب زیادت فوق مرفقین اور کعبین کے کیف یصح دعواھما وقد
ثبت فعل ذلک عن رسول اللہ وابی ھریرۃ وھو مذھب لا خلاف فیہ عندنا
ولو خالف فیہ من خالف کان محجوجا بھذہ السنن الصحیحۃ الصریحۃ
اور اسی طرح روایات مسحات راس بھی مختلف ہین اکثر احادیث صحیحہ اوپر وحدت مسح کے
دلالت کرتی ہین اور ابو داؤد نے اپنے سنن مین روایت کی ہے انہ علیہ السلام مسح راسہ ثلثۃ
اور اسیطرح عدد غسلات وضو مین احادیث مختلف ہین بعضون مین ایک ایک بار بعضون مین
دو دو بار اور بعضون مین تین تین بار وارد ہوا ہے مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس سے روایت
کی ہے قال توضا رسول اللہ مرۃ مرۃ لم یزد علی ذلک رواہ البخاری اور عبد اللہ بن یزید سے یون
روایت ہے ان النبی توضا مرتین مرتین اور عثمان نے حکایت کی وضو جناب رسولخدا سے
فتوضا ثلثا اور مشکوۃ مین طلق بن علی سے روایت کی ہے قال سئل رسول اللہ عن
مس الرجل ذکرہ بعد ما توضا قال ان ھو الا بضعۃ منہ
اور پھر میسرہ بنت صفوان سے روایت کی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Presented by Ziaraat.Com

اذا قضی احدکم بیدہ الی ذکرہ فلیتوضأ اور مشکوۃ مین اور مسند ابوحنیفہ مین روایت
کی ہی عن عائشۃ قالت کان النبی تقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ وعن
ابن عباس لیس فی القبلۃ وضوء اور پھر مشکوۃ مین عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے
من قبل امراۃ او جبینھا بیدہ فعلیہ الوضوء اور مشکوۃ مین عائشہ سے روایت
کی ہی من حدثکم ان النبی کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا
اور مشکوۃ مین صحیح مسلم اور صحیح بخاری سی روایت کی ہی عن حذیفۃ قال اتی النبی سباطۃ قوم
فبال قائما اور حضرت عمر سے احفظ اللہ بر تو مشہور اور معروف ہی معلوم نہین کہ حضرات اہلسنت
کہ بہتر از افلح غلامان حضرت عمر ہین اس سنت پر کیون نہین قائم ہوتے الحاصل یہ چند حدیثین ہمنے
بسم اللہ باب الطہارہ کے مختلف لکھین اب صاحبان دانش کل ابواب فقہ کو اس پر قیاس کرلین
ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا + اور اگر کوئی قصد احصاء کرے تو مجلدات ضخیمتر از تہذیب و
استبصار بھی وفا نہ کرینگے ہمکو اتنی فرصت نہین کہ اپنی اوقات عزیز کو جمع کرنیمین ان مزخرفات کے ضائع
کرین قولہ رفع ہونا محالات مین ٹھہر گیا اقول مدعی محض کاذب بلکہ اکذب البریہ ہی ہماری مذہب مین
ایک حدیث بھی مختلف حقیقت مین نہین ہی اور جو ظاہری اختلاف مثل آیات قرآنی کے تھا اوسکو
ہمارے علما شکر اللہ سعیہم نے بمساعی جمیلہ رفع کردیا چنانچہ کتاب تہذیب و استبصار اسی بارہ مین
تصنیف ہوی ہی قولہ جو باہم متعارض و متناقض ہین اقول بشبہہ تعارض ظاہری تھا جیسا کہ آیات
قرآنی مین ہی اوسکو علمانے رفع کردیا قولہ جنکا تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سی چھپایا
چاہا اور نہ چھپ سکا اقول انتہی کی خباثت اور خیانت اور مکر و فریب ہی کہ کوئی اپنے کلام زور
اور تحریفات سراپا قصور کو بیغیرتی سے جسور اور حیا سے دور ہو کر تحت اقوال دیگران نقل
کرے تاکہ جہلا جانین کہ یہ بھی کلام اوسی غیر کا ہی کلام شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ مین کہ جسکو
خود مخاطب والاشان نقل فرماتے ہین ہرگز ان مضامین کا وجود نہین نہ اونہون نے
اون احادیث کو متعارض اور متناقض فرمایا ہی اور نہ ہزار تاویل اور تحریف معنوی کو ذکر کیا ہی

بلکہ فقط اسیقدر فرمایا ہی کہ دونو کتاب استبصار و تہذیب مین قریب پانچہزار احادیث مختلفہ کے مین نے
ذکر کیا یعنے واسطے جمع کرنے اور رفع اختلاف کرنے کے اور وجود اختلاف احادیث منجر
تعارض اور تناقض مین نہین ہی بلکہ بوجہ عموم و خصوص و اطلاق و تقیید اور ظاہر اور غیر ظاہر کے و غیر ذلک
من الامور الکثیرۃ اختلاف ہوتا ہی اور علمانے ہر اختلاف کو طرق جمع و توفیق سی بقواعد اصولیہ
اسطرح زائل فرمایا ہی کہ اوسکا کچھہ عین و اثر بھی باقی نہین ہی جیساکہ ناظرین تہذیب و استبصار و متتبعین
اسفار علماء کبار پر یہ امر کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی آپ نے یہ بھی تو خیال کیا ہوتا
کہ عبارت شیخ کا مین خود ہی ناقل ہون جو ان ایزادات اور تحریفات زائدہ کو میری دیکھیگا ذ
بجز دروغ گویم بر روی تو کے اور کیا کہیگا ولنعم ناقل ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد
یہ ایک بات ہی جس سے آپکی خیانت و بددیانتی ظاہر ہوئی دوسری بات یہ ہی کہ مراعات
طرق جمع جیسے مطلق کو مقید اور عام کو خاص اور مجمل کو مفصل اور متشابہ کو مأول کرنا اگر اسی کا
نام تحریف معنوی ہی تو کل مفسرین آپ کے جو آیات قرآنی مین ایسا ہی کرتے ہین سب تحریف
معنوی کرنے والے ہین پس اگر شیعون نے بھی بعض احادیث مین اسی قسم کی تحریف معنوی کی
تو کونسی قباحت لازم آئی تیسری بات یہ ہی کہ جو آپ نے فرمایا کہ تعارض کو ہزار تاویل سے
چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا یہ قول آپ ہی کا ہی اگرچہ بخدع و فریب آپ نے تحت کلام
شیخ الطائفہ مندرج کیا ہی اور جب عبارت اونکی زبانی صاحب فوائد آپنے خود نقل کی
تو آپ کے خدع و فریب کی حاجت اثبات نہ رہی لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ اس دعوی
پر کوئی برہان بھی ہی یا بلا سلطان مثل دعوت شیطان کے مصداق ماکان لی علیکم
من سلطان ہے رفع تعارض کو جیسا آیات محکمات اور متشابہات مین کیا جاتا ہی آپنے تعارض
کا چھپانا نام رکھا ہی جس امر کو خود آدمی پکار پکار کے کہتا ہی کہ دیکھو اسمین تعارض تھا اور ہمنے
رفع کردیا پھر تعارض کو چھپانا کیونکر صادق آیا اور اگر رفع پر چھپانا صادق آتا ہی تو تاویل
کل متشابہات پر بھی چھپانا صادق آویگا حالانکہ آجتلک کسی شیعہ و سنی نے تاویل پر اطلاق

Presented by Ziaraat.Com

چھپانیکا نہین کیا اور چوتھی بات یہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ہزار تاویل سی نہ چھپ سکا یہ بھی وہی
دعوای شیطانی بلا سلطان ولا برہان ہی کس عالم نے ہماری کس متشابہ حدیث مین کہا کہ
تاویل نہین ممکن ہی جو آپ یہ دعوی کرتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ ہزار تاویل سے
رفع اختلاف نہوا ہم ایک ہی تاویل کو واسطے رفع اختلاف کے کافی اور وافی سمجھتے ہین
ہان یہ آپ اپنے عندیہ کے مطابق فرما سکتے ہین کہ تمہارے نزدیک یہ تاویلین ہین مگر ہمارے
نزدیک چونکہ مقبول نہین ہین اسلیے ہم کہتے ہین کہ یہ تاویلین کالعدم ہین تو مثل آپ کے ہر کافر
و ملحد کہہ سکتا ہی کہ کلام اللہ کے آیات متعارضہ تشبیہ و تنزیہ وغیرہ کا اختلاف ہر چند مفسرین
اہل اسلام نے ہزار تاویلون سے چھپانا چاہا مگر نہ چھپ سکا فما ھو جوابکم فھو جوابنا
پانچوین بات یہ کہ آپنی تو فقط دعوی ہی دعوا کیا کہ چھپانے سے نہین چھپ سکا اور آپ کے
علما نے تو اکثر جگہون پر اقرار سپر انداختگی کیا ہی دیکھیے ترجمہ فارسی مشکوۃ مین بڑے مولانا
اور مقتدانا آپ کے شیخ عبد الحق دہلوی قصہ غصب فدک مین کیسا دست و پا چہ ہین اور فرماتے
ہین جسکا حاصل یہ ہی کہ اشکال عظیم یہ ہی کہ اگر حدیث لا نرث ولا نورث کو جناب
سیدہ نے نہین سنا تھا تو بعد اسکے کہ حضرت صدیق نے اونکو سنایا پھر کیون نہ تصدیق صدیق
کی یعنی نوبت فھجرتہ فلم تکلمہ حتی ماتت کی آئی کیون حضرت اسکو چھپانے سی
نہ چھپنا کہنا مناسب ہے یا جو آپ نے شیعونکی طرف نسبت بکذب و بدروغ دی ہے
فجزاک اللہ عنا شر الجزاء قولہ اور یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ اختلاف صرف راویون
کیطرف سے ہے اقول ہرگز یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اختلاف احادیث و صحاح سنیہ جو ابھی ہمنے
اجمالاً و تفصیلاً بیان کیا از راہ تقیہ ہوگا اسلیے کہ تقیہ کو تو یہ حضرات کفر و نفاق سمجھتے ہین
خلافاً للہ تعالی و رسولہ حیث قال الا ان تتقوا منھم تقاۃ او تقیۃ کما فی البیضاوی
و روی البخاری فی صحیحہ عن الحسن التقیۃ باقیۃ الی یوم القیامۃ بلکہ یہ اختلاف نہین ہی مگر کذب و
افترای روات سے رسول اللہ پر بلکہ کل احادیث صحاح سقیم اختلاق ہی طرفہ یہ ہی کہ بمقتضای

دروغ بستن ۱۲

اینکہ دروغگو را حافظہ نباشد خود ایک ہی راوی اپنی نفس سی منافضت کرتا ہی بڑی محدثہ مجتہدہ
مجاہدہ عائشہ طائشہ روایت کرتی ہین کہ جناب رسول خدا منی کو دھوتے تھے چنانچہ مسلم اپنی
صحیح مین روایت کرتا ہی اور پھر اوسی مین روایت کرتا ہی کہ خود صدیقہ فرماتی ہین کہ
مین جناب رسولخدا کے کپڑے سے منی خشک کو اپنے ناخونون سے رگڑ ڈالا کرتی
تھی تعجب ہی کہ صدیقہ صاحبہ صحابہ کی تصدیق تو کرتی ہی نہ تھین مگر اپنی تصدیق کیواسطے کیا
بلا نازل ہوتی تھی کیا نہین سمجھتی تھین کہ نام صدیقہ مثل نام صدیق کی حدیث لانورث مین
ع برعکس نہند نام زنگی کافور ہوگا قولہ یہ اختلاف صرف راویون کی سبب سے ہی الی قولہ
یہ اختلاف خود ائمہ کیطرف سے ہے اقول جب حدیث اختلاف اصحابی اور اختلاف امتی
رحمۃ کے آپ خود تصدیق کرتے ہین اور بنابر اسی کے اپنے چارون اماموں کو خیکے تناقض اور
تخالف کا آوازہ چارون مصلون مصلین سی از مشرق تا مغرب زمین پہونچا ہی جہنم سے
بچاتی ہین اور چارونکو ناجی ٹھیراتی ہین پس اگر ائمہ کرام نے بحکم خدا و رسول تقیۃً اختلاف کیا
تو کیا قباحت اسمین لازم آئی بڑا تعجب ہے حضرات اہلسنت سے کہ احادیث ائمہ علیہم السلام
پر بوجہ تعارض حکم تساقط جاری کرتے ہین حالانکہ تعارض فقط ظاہری ہی نہ حقیقی کہ بعد جمع و
توفیق مرتفع ہوجاتا ہی اور اپنے چارون مذہبون کی تعارض حقیقی پر کہ جنکی جمع و توفیق
تاقیام قیامت ممکن نہین ہی حکم تساقط نہین جاری کرتے خدا نے بڑی خیر کی کہ بے کسی دلیل
و برہان کے باب اجتہاد چار ہی پر مسدود ہو گیا ورنہ ایسے اختلاف پیدا ہوتے کہ ہی
تو مشرق و مغرب ہی بھرا ہوا ہی پھر تو روی زمین سے تا عرش برین بھر جاتا اور چار
مصلون کی جگہ شاید چار مہاسنکھ ایک کونے مین سما جاتے قولہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار
مین لکھا ہی اقول سلیقگی آپکی ترجمہ احادیث مین جو اسمقام مین کی ہی ماہرین پر ظاہر و باہر ہے
قولہ ایک مسئلہ مین دو تین ہی مختلف احکام آئمہ کرام دیا کرتے تھے اقول مومنین پر واضح
رہی کہ وجہ اختلاف فتاوی تقیہ کا اختلاف انواع اور اقسام کفار نابکار کا ہی اسلیے کہ تقیہ واسطے

حفظ جان و مال و آبرو کے ہے اپنے مخالف سے پس مخالف جس فرقہ کا ہوگا اوسی فرقہ کے موافق
حکم تقیہ ہوگا پس کہین تقیہ خوارج سے ہے کہین نواصب سے ہے کہین اشاعرہ کہین معتزلہ
کہین حنفیہ کہین مالکیہ الی غیر ذلک من الفرقۃ المختلفۃ الضالۃ پس ائمہ علیہم السلام نے جس شخص کو جس
فرقہ مین گرفتار پایا حکم تقیہ واسطے اوسکے مطابق اوسی فرقہ کے فرمایا تاکہ مومنین شر مخالفین
سی محفوظ رہین جبتلک کہ خدا تسلط مخالفین رفع دفع کرے اور متغلبین کو واصل جہنم کرے پھر
وہی حکم اصلی کہ ایک ہی واسطے عمل مومنین کے متعین ہوجائیگا اور جن جن مقامات مین تسلط
ایسے ظلمہ کا نہین ہی جس سے ضرر پہونچے وہان وہی حکم اصلی جاری ہونا ضرور ہی یہ وجہ ہی
اختلاف احکام تقیہ کی پس بعد اثبات جواز تقیہ بلکہ وجوب تقیہ بعض مواقع مین بمفاد آیہ کریمہ
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یہ اختلاف عین رحمت خدا واسطے حفظ جان و مال
و آبرو شیعون کے ہوا اور چونکہ حسن و قبح اشیا بنا بر اشاعرہ کے تابع امر خدا ہی اور تقیہ کے
بارہ مین امر خدا ہوا تو اسمین کسی طرح کا قبح نہ نکلا پس طاعن و مستہزی اس پر طاعن و مستہزی خدا و رسول
پر ٹھہرا واللہ یستہزء بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون اہلسنت اپنے مقامات
پر تقیہ کو ثابت کرتے ہین جیسا کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر رازی سے ابھی ہمنے لکھا لیکن عوام
کے سامنے اوسکا قبیح ہونا بلکہ کفر و نفاق ہونا بصد آب و تاب اسلیے بیان کرتے ہین
کہ عوام شیعہ قبح تقیہ سنکر تقیہ سے دست بردار ہون اور بلا ہای آفت جان مین گرفتار
ہون تو سنیون کے لیئے موجب خنکی چشم ہوا گو بدل و جان یہی منظور ہی کہ شیعہ تقیہ نہ کرنے سے
سب مارڈالے جاتے تو خوب ہوتا کہ پھر کوئی اصحاب ثلثہ کی خدمت گزاری کرنیوالا نہ رہتا
بڑے تعجب کی بات ہی کہ شیعہ جرم ادنی مخالفت مین لائق گردن زدنی ہوجاتے ہین اگر مجامع
حضرات سنیہ مین کبھی کوئی بیچارہ غریب پھنس جاتا ہی اور غفلت سے ہاتھ کھول کے نماز پڑھ
لیتا ہی حالانکہ بیچارے نے ابھی وظیفہ معمولی اللہم العن بھی نہین پڑھا مگر اتنی ہی جرم ہاتھ کھولنے پر
اوسکی جان و مال و آبرو سب حلال ہوجاتی ہی اور اگر کوئی سنی ہاتھ کھولکر نماز پڑھے تو کہتے ہین کہ

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام مالک قدس سرہ کے فتوے پر عمل کرتا ہو نہ اوسکو کوئی کافر کہتا ہو نہ اوسکے
امام صاحب کو کوئی کافر کہتا ہو اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ الکفر ملۃ واحدہ کا قول نہایت درست
ہو ان بے انصافیون کا خدا انصاف کرے قولہ بلکہ ستر تک نوبت پہونچتی تھی اقول یہ دعوی
محض غلط ہو کہ جسکو دلیل سے کچھ ربط نہین ہو دلیل آپ نے حدیث بحار کو ٹھہرایا ہو جسکے ترجمہ
مین فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون پس کہان ستر احکام مختلف ایک مسئلہ کے
اور کہان ایک بات ایسی کہ جس مین ستر پہلو ہین یعنی ستر مسئلہ اوس ایک بات سے نکلتی ہین
اصل ترجمہ حدیث یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایسا کلام کرتا ہون جو مشتمل ہوتا ہو اوپر ستر
وجہون کے کہ میرے لیے ہو سکتا ہو کہ ہر وجہ کو مخرج ایک مسئلہ دینیہ کا کرون ستر کا عدد
واسطے کثرت کے ہے جیسا کہ اہل لغت نے تصریح اسکی کی ہو پس غرض حضرت کی یہ ہو کہ
مین ایک مسئلہ اس حسن تقریر سے بیان کرتا ہون کہ عقلای دقیق الفہم ایک مسئلہ سے مسائل
کثیرہ استخراج کر سکتے ہین اور انتہی کی خوبی اور حسن کلام کا یہ ہو کہ ایسا درجہ فصاحت و
بلاغت مین قل و دل ہو کہ ایک بات سے بہت سی باتین نکلین جیسے خداوند علام کے کلام
مین ہو ان لکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب مفسرین نے لکھا ہو کہ اس
قول مختصر سے کتنے اعتراضات ملاحدہ حکما دفع ہوتے ہین اسیطرح سے ایک کلام امام
علیہ السلام سے بہت سے مسئلہ بدلالات مطابقیہ و تضمنیہ و التزامیہ اور ایک قاعدہ
کلیہ سے سیکڑون مسائل جزئیہ نکلتے ہین اور یہی معنی ہین علینا القاء الاصول و علیکم
بالتفریع کے چنانچہ بالفعل ہماری بعض علمانے ایک حدیث و بلج سے دو سو مسئلہ
استخراج کیے ہین اس کلام بلاغت نظام کو محمول اوپر اختلاف فتاوی کے کرنا اور اسکے
معنی یہ کہنا کہ ایک مسئلہ کے ستر جواب مختلف دیئے شیعونکو یاد دلوانا جہالات اور تلونات
فقیہ لاثانی حضرت خلیفہ ثانی کا ہو کہ خود اونکے اقرار سے مخدرات فی الحجال اونسے
افقہ تہین اونحضرت نے تو اپنی نادانی سے باتباع ہوائی نفسانی و باغوای شیطانی

فقط ایک مسئلہ میراث جد مین ستر بلکہ سو فتوی مختلف دیے چنانچہ ستر کی روایت شرح فرائض
سراجیہ تصنیف علامہ سید شریف جرجانی مین مذکور ہی وہذہ عبارتہ تحران ابا حنیفۃ رح
اختار قول ابی بکر لانہ ثبت علی قولہ ولم یختلف عنہ الروایۃ وقد روی
عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین
قضیۃ یخالف بعضہا بعضاً یعنی ابو حنیفہ نے مسئلہ میراث جد
مین قول ابو بکر کو پسند کیا کہ وہ اپنے قول پر مرتے دم تک ثابت قدم رہے اور اونسے
کوئی روایت مختلف نہین ہوئی اور روایت کیگئی عبیدہ سلمانی سے کہ اوسنے کہا کہ
مین یاد رکھتا ہون عمر سے مسئلہ میراث جد مین ستر قضیہ کہ بعض اوسکے بعض سے متخالف
تھے اور ملا علی قاری نے شرح موطائی امام مالک مین فرمایا ہی عن عبیدۃ السلمانی
انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضہا بعضاً
اور بعینہ یہی عبارت ابن ملقن نے شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہی اور ابو الحسن آمدی نی در ابکار
افکار مین ان موتیون کو اپنی سلک عبارت مین یون پرویا ہی قولہم انہ قضی فی الجد
سبعین قضیۃ قلنا لانہ کان مجتہدا وکان یجب علیہ اتباع ظنہ فی کل
وقت وان اتحدت الواقعۃ کما ہو داب سائر المجتہدین
یعنی اگر ستر فتوی مختلف دیئے تو کیا قباحت ہی اسلیئے کہ وہ مجتہد تھے اور مجتہد کو ضرور ہی
کہ ہر وقت کے ظن پر عمل کرے اگرچہ ایک ہی واقعہ ہو جیسا کہ یہی طریقہ کل مجتہدین کا ہی
لیکن سو حکم مختلف دینے کی روایت کو پس ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری
مین ذکر کیا ہی حیث قال اخرج یزید بن ہارون فی کتاب الفرائض عن ہشام
عن محمد بن سیرین عن عبیدۃ قال انی حفظت عن عمر فی الجد مائۃ قضیۃ
کلہا ینقض بعضہا بعضا ثم قال وروینا بسند صحیح الی بن عون
عن محمد بن سیرین سالت عنہ فی الجد فقال قد

حفظت عن عمر فی الجد مائة قضیة مختلفة

محصل دونو روایتونکا یہ ہے کہ خلیفہ دوم جاہل معنی کلالۃ الاب والام نے میراث جد مین سو حکم متناقض و مختلف دیئے اور اسی طرح سے ابن ملقن نی شرح صحیح بخاری مین اور قسطلانی نے بھی شرح صحیح بخاری مین اور صاحب کنز العمال نے اور محمد بن سعد نے طبقات مین ذکر کیا ہے اور ابن حزم کی روایت محلی مین یون ہے روینا من طریق عبد الرزاق عن سفیان الثوری ومعمر الی ان قال حفظت عن عمر بن الخطاب فیها ای فی فریضة الجد مائة قضیة مختلفة قال ابن سیرین فقلت عن عمر قال عن عمر قال ابن حزم قال ابو محمد لا سبیل الی وجود اسناد اصح من هذا یعنی عمر بن خطاب نے فریضہ جد مین سو حکم مختلف دیئے کہا ابن سیرین نے مین نے کہا عمر نے سو حکم دیئے کہا ہان عمر نے دیئے اور کہا ابو محمد نے کہ اس سے بڑھکر کوئی حدیث از راہ اسناد صحیح نہوگی الحاصل ایسا اجہل جو ایک مسئلہ مین ستر ستر اور سو سو حکم مختلف اور متناقض دیے اور احکام دین خداوندی اور انتظام شریعت مصطفوی کو لڑکون کے کھیل کا مشغلہ اور ربے حمیرا کی گڑیونکا ملعبہ کرے اور اپنی جہالت سے کبھی داہنا ہاتھ کبھی بایان ہاتھ کبھی زند سے کبھی مرفق سے چور کا کٹوائے اور مجنونہ کو دیوانہ حکم رجم دیے اور مسئلہ جد اور کلالہ کو مرتے دم تک بقول رسول اللہ نہ سمجھے کما فی کنز العمال کہ رسول خدا نے فرمایا یا عمر اظنک ان تموت قبل ان تعلم ذلک ایسا لیاقتمند لیاقت اجتہاد کی کب رکھیگا چہ جائی اینکہ خلیفہ جی بنے لیکن حضرات اہلسنت جب مصداق ختم اللہ علی قلوبهم ہین تو اونسے کسی امر کا تعجب نہین ہے اولئک کالانعام بل هم اضل سبیلا قولہ جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو اقول اس باغ ہمیشہ بہار مین ساتھ گلہائی تولا کے کچھ خارہائے تبرا بھی ہین مومنین بابصیرت کو پھولونکی بہار آنکھونکو تازگی دیتی ہے اور راندھون بے بصیرت کو

پھول تو نظر نہین آتے مگر خار ہائی تبرا دلون مین چبھتے ہین اور شجرہ زقومی کے مزے چکھتے ہین
ذق انک انت العزیز الکریم قولہ اختلافات احادیث کا یہ حال ہو اقول اختلاف
احادیث صادقین کا عشر عشیر بھی اختلاف احادیث کاذبین صحاح سنیہ کا نہین ہی کما بینا انفا قولہ
ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اقول نہایت حسن ہی اور کمال خوبی ہی بات کی کہ
ایک بات ایسی قل و دل ہو کہ جس سے اخراج ستر باتونکا ہو سکے جیسا کہ جناب رسولخدا نے
جناب امیر علیہ السلام کو وقت وفات ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ جسکے ہر باب سے ہزار
باب کھلے ولیکن بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماند ہنرش در نظر۔ معلوم نہین
کہ حضرت مخاطب غوی کیا سمجھے ہین اور کیا بکتے ہین قولہ مختلف جواب دیتے ہون اقول
مختلف جواب کی وجہ اختلاف اصناف کفار ہی جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی اشاعرہ معتزلہ کہ ہر ایک
سے تقیہ جداگانہ ہی کما مر قولہ کیون تعجب کرتے ہین اقول وہ تو اسپر ہرگز تعجب نہین کرتے
لیکن ہم تعجب کرتے ہین کہ آپ لوگ کیسی جھوٹی جھوٹی باتین بناتے ہین اور جھوٹی باتون سے
اپنا جہل بتاتے ہین عجب لغو گوئی ہی کسنے تعجب کیا اور کہان تعجب کیا کب تعجب کیا وہ تو یہ
فرماتے ہین کہ بظاہر دو حدیثین متخالف تھین تو ہمنے اسکو اسطور پر جمع کیا جیسے علمائے
اہل سنت نے سیکڑون احادیث متناقضہ مین جمع کیا ہی مخاطب اس جمع کرنیکو تعبیر تعجب کرتا ہی
اسکا بڑا تعجب ہی قولہ اور حقیقت ہی کہ یہ اختلاف اقول جب ہمنے اختلاف اپنے احادیث
کا تقیہ مین منحصر کر دیا اور تقیہ کا اثبات سنیون کی کتابون سے کر دیا تو کل حقیقت تمہاری
بحقیقت ہو گئی اب حقیقت اختلاف احادیث سنیہ کے ہمسے سنیئے کہ انکا اختلاف
بوجہ تقیہ تو خود نہین ہی جیسا کہ خود اسکے معترف ہین پس یہ اختلاف نہین واقع ہوا مگر بوجہ
کذب و افترا کے جناب رسولخدا پر بلکہ حقیقت یہ ہی کہ انکا اتفاق باطل نہین ہی مگر بکذب
و افترای اون منافقون ملعونون کذابون کے جنکو جناب رسولخدا بلفظ قوم اعنی مثل
کتون کے اپنے پاس سے دتکارتے تھے اور وہ اپنی بدذاتی سے کبھی باز نہ آتی تھی

Presented by Ziaraat.Com

اور جناب رسولخدا کی کوئی تدبیر تکمیل دین مبین مین اونکی کیادی سی مقتضائی قد قلبوا لك الامور من قبل چلنے نہ پائی کبھی اون حضرت کو بلفظ اذن تعبیر کرتے تھے کبھی بلفظ ان الرجل لیہجر جگر خراشی کرتے تھے اور وہ بیدین جناب رسولخدا کو بدنام کرتے تھے اور اون حضرت پر تہمتین جیسے جورو کو کندھے پر چڑھا کر ناچ دکھلانیکی کرتے تھے اور ہمیشہ براہ مال مردم خوری اپنی طرف سے حدیثین بنا کے مثل نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور جناب رسولخدا ہمیشہ اونسے بیزاری اور تبرا مومنین کے سامنے ظاہر کرتے تھے اور کبھی علانیہ بقول خود لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ اونپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب اور ملعون کہتے تھے اور اون لعینون نے اسقدر جھوٹھی حدیثین اونکے سامنے بنائین کہ وہ حضرت باوجود خلق عظیم کے تنگ ہوکر برسر منبر فرماتے تھے ایھا الناس قد کثرت علی الکذابۃ الا فمن کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار مگر یہ اشقیا ایمان بآخرت ہی نہ رکھتے تھے جو نار سے ڈرتے اور بعد وفات حضرت کے اون ملاعین نے بخوشامد خلفاء جور اتنی جھوٹھی حدیثین بنائین کہ جس سے صحاح ستہ سنیہ مملو ہین اور اس امر کو ہم آئندہ ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالی کیون حضرت خفا تو نہین ہوے جیسا آپ کی خواہش نہانی نے طغیانی کی ویسا ہی ہمارے بے قلم سرکش نے تندی اور جولانی کی بقول بعض ظرفا ٹٹوانی بھڑکی اپنا بھی گھوڑا کھڑا ہوا جیسی تقریر آپ کرینگے ویسا ہی جواب ترکی بترکی سنینگے ہم کب آپکی خدمتگذاری سی قاصر ہین کفش برداری کو ہر گھڑی مبارک حاضر ہین

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

دوسری شہادت صحیفہ کاملہ کی جسکا ایک ایک لفظ حضرات امامیہ کے نزدیک صحت اور اعتبار مین کم از الفاظ قرآنی نہین ہی لکھا ہی کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے اصحاب اور اون کے تابعین کی نسبت ان لفظون سی دعا کیا کرتے تھی

اللهم واصحاب محمد صلعم خاصة الذين احسنوا الصحابة والذين ابلئوا
البلاء الحسن فی نصرہ الخ کہ خداوندا رحمت نازل کر اور پر اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے خاصکر اوپر اون اصحاب کے جنہون نے حق صحبت نہایت خوبی سے ادا کیا
اور جنہون نے سب طرحکی مصیبتون اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے
ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اوسکی رسالت کے قبول کرنے مین
بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کے اجابت مین سبقت کی جب انکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری
کی حجتین بتائین انہون نے بلا توقف قبول کیا اور اون کے کلمہ کے ظاہر کرنے مین اپنی لڑکے
بالون جورو بچونکو چھوڑا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور بیٹونکو قتل کیا
جب اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکے قبیلے کے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اور جب وہ
پیغمبر کے قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اونسے رشتہ توڑ دیا
پس خدایا مت بھولنا تو اون باتونکو جو پیغمبر کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے پیچھے
چھوڑا اور راضی کر دینا انکو تو اپنی رضامندی سے اس لیے کہ اونہون نے خلق کو تیرے
جمع کر دیا اور تیرے پیغمبر کے ساتھ دعوت اسلام کا حق ادا کیا الٰہی وہی شکر کرنیکے لائق ہین
کہ اونہون نے اپنی قوم اور کنبے کے گھر اور اپنے وطن کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش آرام
کو ترک کر کے ضیق معاش کو تیرے لیے اختیار کیا اور خداوندا اونکے تابعین کو جزاء
خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون
کے جو ہم مین سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین کیسے تابعین جو اون اصحاب کی چال پر
چلتے ہین اور اونکی آثار کی پیروی کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے
ہین جنکو کوئی شک انکی نصرت مین نہین ہوتا اور جنکے دلمین کوئی شبہہ ان کے آثار کی پیروی
مین نہین آتا کیسے تابعین جو معاون اور مددگار اصحاب کے ہین اور جو اپنا دین انکے دین کے
موافق رکھتے ہین اور جو انکی ہدایت کے مطابق ہدایت پاتے ہین اور جو اصحاب سے

Presented by Ziaraat.Com

اتفاق رکھتے ہین اور جو کچھ اصحاب نے انکو پہونچایا اوس مین ان پر کچھ تہمت نہین کرتے ہین اور
خدایا رحمت نازل کر ان اصحاب کی بنعیت کرنیوالون پر آج کے دن جسمین ہم ہین قیامت تک
اور انکے ازواج اور ذریات پر فقط ای مسلمانو اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور انکے
معنی غور سے سوچو اور سمجھو کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے دعا مین کن لفظون سی پیغمبر صاحب
کے اصحاب کو یاد فرمایا ہی اور ان کے محامد اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہی اور
انکی کوششون اور مصیبتون کو جو راہ خدا مین اوٹھائین کس طرح پر ظاہر کیا ہی اور انکے حق مین
کس سوز دل سے دعا فرمائی ہی کون شخص ہی کہ جو دعوی ایمان اور اسلام کا رکھتا ہو وہ بعد سنے
اس دعا کے پھر صحابہ کی فضیلت مین شک کریگا اور کون آدمی ہی کہ جو ائمہ کرام کی امامت کو
اصول سے سمجھتا ہوگا اور ان کے قول اور فعل پر عمل کرنیکا دعوی رکھتا ہوگا وہ امام کی زبان
سے ایسی تعریفین صحابہ کی سنکر انکا معتقد نہوگا پوشیدہ نرہے کہ جب ہم صحابہ کے فضائل
مین احادیث اور اقوال کو اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین تو حضرات انکو موضوع اور غلط
کہدیتے ہین اور جب انکی کتابون سے ائمہ کرام کے اقوال کو سند لاتے ہین تو اسکو تقیہ پر
محمول فرما دیتے ہین لیکن یہ دعا صحیفہ کاملہ کی ایسی ہی کہ جسپر احتمال تقیہ کا بھی نہین ہوسکتا اسلیے
کہ یہ وہ دعا ہی جو امام زین العابدین مناجات مین بوقت خلوت حالت خاص مین خدا سے
کیا کرتے تھے اور راز و نیاز کیوقت اصحاب رسول کی تعریفین خدا کے روبرو کرکے
انپر درود بھیجا کرتے تھے اور اونکی کوششون اور مصیبتونکو جو راہ خدا مین اوٹھائین بیان کرکے
خدا سے انکے لیے طلب رحمت کیا کرتے تھے پس اسوقت نہ کسیکا خوف تھا نہ کسی سی اندیشہ
کہ جس سے ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی پس اس دعا مین احتمال تقیہ کی بہی گنجائش باقی نہین رہی اور
امام کی زبان سے اعلی درجہ کی تعریف اصحاب رسول کی ثابت ہوگئی پس حضرات امامیہ
کو چاہیے کہ اول سے آخر تک اس دعا کو دیکھین اور لفظ لفظ پر غور فرماوین اور انصاف
کرین کہ جب امام علیہ السلام مناجات مین ایسی ستایش اصحاب کی کرین اور ان کے تابعین

کے حق مین دعائی خیر فرماوین اور بالفاظ وارضهم من رضوانك واشكرهم على هجرهم فيك
انکے لیے رضائی ایزدی کے طالب ہون اور انکے مصائب اور تکالیف کو ذریعہ رضوان
الٰہی کا جانین اور انکو باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اور پھر بھی ائمہ کرام کی اطاعت کے دعوی
کرنیوالے اور اپنے آپکو قدم بہ قدم ائمہ کے طریقون پر چلنے والے اپنے آپکو امامیہ کہنے والے
برخلاف اسکے اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اور انکی ہجو و مذمت کو شعائر دین ٹھراوین
اور انکی عیب جوئی مین شب و روز صرف اوقات کرین اور انکی محامد و اوصاف سے
اغماض کرکے مطاعن کے اظہار مین مصروف رہین اور بجائی دعائی خیر اور طلب رحمت کے
انکے حق مین بد دعا کرنیکو عبادت جانین اور انکی پیروی کو ذریعہ ضلالت و گمراہی کا سمجھین
اور جو کوئی انکی چال پر چلنا چاہے اوسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اور جو کوئی انپر
تہمت کرے اور انسے دشمنی رکھے اُسکو بڑا مومن پاک تصور کرین معلوم نہین کہ ان حضرات
کی اصطلاح مین محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین اور عداوت اور کفر کا کیا مطلب ہے اہلسنت
جو ائمہ کرام کے اقوال و افعال پر عمل کرین وہ خارجی اور ناصبی کہلاوین اور حضرات شیعہ
جو انکے اقوال و افعال سے مخالفت رکھین وہ امامیہ اور دوست اہل بیت کے ٹھہرین

فاعتبروا یا اولی الالباب ان هذا الشئ عجاب

یقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیه السلام

یہ کلام سراپا ملام مخاطب عالیمقام مطرود ہی بوجوہ عدیدہ اور مردود ہی بنقوض سدیدہ لیکن
اولاً پس صحابہ منافقین کہ جنکی شان مین خداوند قہار فی الدرك الاسفل من النار
فرماتا ہی اور کل کفار دنیا سے اونکا مرتبہ بڑھاتا ہی اور وہ اصحاب جنکی شان مین خدا
یؤذون الله ورسوله ولعنهم الله فی الدنیا والاخرة نازل کرتا ہی ہرگز ہرگز
عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی کہ جنکو خداوند جبار فی الدرك الاسفل من النار کہے اور

جن پر لعنت کرے امام زین العابدینؑ اونپر صلوات بھیجنی پس صلوات نہین ہی مگر اصحاب اخیار
پر نہ اشرار پر اور جب شیعہ آپ کے ثلثہ سے ہر ایک کو ابو الشرور کہتے ہین اور حقیقۃً وہ
شرور ہوے اور تا قیامت ہونگے سبب اوسکا انہین کی ذات بابرکات کو سمجھتے ہین تو پھر کیونکر
آپ بغیر اثبات اونکے اخیار ہونیکے مصداق فقرات صلوات کر سکتے ہین اور ثانیاً جسطرح
امام رضا علیہ السلام نے اپنے جدّ اعلی کے قول مین یعنی دعوالی اصحابی مین بدلیل حدیث اصحابی
اصحابی قید لم یغیر ولم یبدل کے لگائی اوسی طرح سے قول اپنے جد امجد امام زین العابدینؑ مین
بھی قید لم یغیر ولم یبدل اوسی دلیل سی لگاوینگے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور بعد اس قید
کے اول خارجین مین سے آپ کے ثلثہ ٹھہر جاوینگے اس لیئے کہ اول مغیرین ومبدلین او
مرتدین منذ ما فارقتہم سے ہمارے نزدیک وہی حضرات ہین پس یہ شہادت آپ کے حق مین
کیا فائدہ کریگی اور ثالثاً ما من عام الا وقد خص کما فی الاصول ولا دلالۃ للعام
علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کما فی علم المیزان پس عمومات اقوال سے بالخصوص حسن وخوبی ثلثہ
کہ مابہ النزاع یہی ہی کما سیعرف المخاطب بعد ورقین ثابت کرنا کمال جہالت وحماقت وضلالت
ہی اور یہ سب بنا بر فرض اس بات کے ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا صلوات بھیجنا
اصحاب مطلق پر ہوتا لیکن اونحضرت نے جن پر صلوات بھیجی ہی اون اصحاب کو مقید کیا ہی بصفات
چند بلفظ الذین احسنوا الصحابۃ والذین فعلوا کذا وکذا پس جو لوگ کہ
مصداق ان صفات کے نہین ہین وہ البتہ اس صلوات سے خارج ہو جائینگے
اور بعد اسکے بیان معنی ہر فقرہ سے عنقریب معلوم ہوتا ہی کہ کل منافقین ومرتدین خصوصاً
آپ کے ثلاثہ مصداق کسی ایک صفت کے بھی صفات مذکورہ سے نہین ہین علاوہ برین
امام علیہ السلام نے اس مقام پر یہ بھی توہین فرمایا کہ واصحاب محمد عامۃً کہ جس سے صحابہ مطلق
نکلتا اور آپ کل صحابہ کہسکتے اور جب کوئی قید نہوئی تو مطلق الصحابہ نکلیگا اور مطلق الشی موضوع
لہ ہی اور وہ ملازم جزئیہ ہی پس صلوات اوپر بعض الصحابہ کے ثابت ہوگی نہ اوپر کل الصحابہ کے

Presented by Ziaraat.Com

اب ان بعض مین بی کسی دلیل کی مطابق خواہش درونی آپ کے ہم ثلثہ کو داخل نہ کرینگے پھر آپکو کیا نفع ملا
بلکہ اس مقام پر و اصحاب محمد خاصۃً واقع ہی اور یہ خاصۃً یا بہ نسبت اتباع الرسل کے ہے جنکا ذکر
سابق مین ہی پس ضرور ہی کہ پہلے اپنے ثلثہ کو اتباع الرسل عامۃً مین داخل کر لیجیے پھر انکے خاصۃً
مین دخول کی تمنا کیجیے اور اتباع عامۃً کی صفات مین امام علیہ السلام نے ایک تصدیق جنانی
بحقائق ایمانی کو بھی بیان فرمایا ہی اور بجز اقرار لسانی کے تصدیق جنانی آپ کی ثلثہ سی بمراحل دور
ہی اور افعال نفاقی اونکے جو ہم آپ ہی کی کتابون سے ثابت کرتے ہین وہ سب دلیلین
اونکی عدم تصدیق جنانیکی ہین اور جب ایمان ہی نہوا تو حقائق ایمانی کہان سے آوینگے
اور حقیقۃ الایمان خلوص الایمان اور محوضۃ الایمان ہے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ مین کہا ہے
پس پہلے آپ اونکا ایمان ہی ثابت کر لیجیے پھر خلوص و محوضت مین گفتگو ہوگی اور یا لفظ
خاصۃً بسبب صلوات کے ہی پس ضرور ہوگا کہ جن پر صلوات خاص ہو پہلے وہ لوگ مصداق
صلوات عام بھی ہون اسلیے کہ وجود خاص کا بدون عام کے محال ہے اور صلوات عام
کا پایا جانا موقوف ہی اتباع الرسل ہونے پر اسلیے کہ اونہین پر صلوات عام بھیجی گئی ہی اور ہمنی
ابھی بیان کیا کہ آپ کے ثلثہ اتباع الرسل سی خارج ہین بسبب عدم تصدیق جنانی بحقائق ایمانی
کے یا لفظ خاصۃً بہ نسبت اصحاب کی ہی پس جب امام علیہ السلام نے صلوات مخصوصین صحابہ پر بھیجی
تو آپ کے ثلاثہ کو اوس سے کیا نفع ہوا اس لئے کہ شیعہ کے نزدیک اونکا مقام مخصوص دوسری ہی
باتون کے لیے ہی نہ صلوات کے لیے بالجملہ آپ کی تحریک الصلوٰتین در باب صلوات محض لغو
و بیکار ہی کبھی کوئی شیعہ پاک ایسی گندی ناپاک باتونپر التفات نہ کریگا رابعاً امام علیہ السلام نے
جسطرحسے اصحاب پر صلوات بھیجی ہی اوسیطرحسے تابعین پر بھی صلوات بھیجی ہی اور اسمین شک
نہین ہی کہ کتنے تابعین سے قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھے اور خود اشعث بن قیس
کہ کتب رجال مین طبقہ صحابہ مین مذکور ہی شرکاء قتل جناب امیر علیہ السلام سے تھا اور اوس کا
بیٹا محمد بن اشعث قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھا پس ہرگز عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی

Presented by Ziaraat.Com

کہ امام زین العابدین علیہ السلام اپنے باپ دادا کے قاتلین پر صلوات بھیجین اور جب کل صحابہ اور
تابعین مورد صلوات نہوئے تو اگر ثلثہ اور تابعین اونکے بھی مقصود بصلوات نہون تو یہ امر
قرین قیاس ہی کہ وہی موسسین اساس ظلم وقتل ذریت الرسولؐ تھے ولنعم ماقیل ؎ بدکردن شمر
ہم زبدکردن اوست ٭ خون شہدا تمام برگردن اوست اللّٰھم العن اول ظالم ظلم حق محمدؐ وآل
محمدؐ وآخر تابع لہٗ علی ذلک اللّٰھم العنھم جمیعًا طرفہ لطیفہ یہ ہی کہ جو صحابہ شرکا قتل حضرت عثمان تھی جیسی
عبدالرحمٰن بن عدیس المصری جسکو استیعاب مین ابن عبدالبر نے کہا ہی کہ اہل بیت رضوان سے تھا
اور امیر جیش قتلہ عثمان تھا اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ طلحہ نے کہ عشرہ مبشرہ سے تھا اسی ابن عدیس کو
قتل عثمان پر آمادہ کیا اور حضرت عثمان نے طلحہ کے حق مین بددعا کی کہ خداوندا اسنے اس گروہ
کو میری قتل پر دلیر کیا ہی تو اسکو بذلت وخواری قتل کر پس قاتلین اور مقتولین سب اہبیت رضوان
سی تھی جنکی حق مین خدا نے اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم فرمایا ہی جیسا کہ مخاطب نے
قبل اسکے بصد افتخار کہا ہی اور سب جنتی مثل قاتلین اور مقتولین اصحاب جمل اور اصحاب صفین کی ہین
غایۃ الامر کہ یہ ایک مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو ایک درجہ کا ثواب ہی اور دوسرے
مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو دو درجہ کا ثواب ہی پس بنابر اصول مقررہ اہلسنت
ضرور ہی کہ قاتلین اور مقتولین دونو فریق پر صلوات امام زین العابدین علیہ السلام ٹھرائی جاوے
لیکن کمال حیرت اور نہایت تعجب اس بات کا ہی کہ اگر کسی بیچارے شیعہ کی زبان سے
کبھی نکلجائی کہ صلوات بر قاتلین عثمان ابن عفان تو وہی صلوات حسن زبان شیعہ سے اسقدر قبیح
اور مستہجن ہوجاتا ہی کہ جسکے سنے سے حضرات اہلسنت کے سینونسے ایسا نائرہ جگر سوز اور
شعلہ جہنم افروز نکلتا ہی کہ جس سے اونکا خرمن ہستی از سرتا پا جلتا ہی اور اگر قابو چلتا ہی
تو اوس بیچارے شیعہ کا خون پی لیتی ہین اور اگر کچھ زور نہ چلا تو اپنی آگ مین خود جل بھن کر
خاکستر ہوجاتے ہین ای مسلمانو تمکو اپنی دین اور ایمان کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ سچ بتلاؤ
کہ کوئی صاحب عقل ایسی لغویات کا اعتقاد رکھ سکتا ہی کہ ایسی دو فرقہ کے بارہ مین کہ ہر ایک

Presented by Ziaraat.Com

دوسرے کے خون کا پیاسا ہی فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر کا انکار ہی اور کلہم فی الجنۃ کا اقرار
ہی پھر شیعون کے بارہ مین کلہم فی الجنۃ کا اقرار کیون نہین ہوتا ہی کہ اونکے اجتہادمین مطابق
اجتہاد بڑی مجتہدہ صاحبہ کے یہی آتا ہی کہ قتل اللہ نعثلاً ولعن اللہ نعثلاً کما فی النہایہ وروضۃ الصفا
وروضۃ الاحباب وغیرہ فالھولاء القوم لایکادون یفقھون قولاً وان ھم الا
کالانعام بل ھم اضل سبیلاً وخامساً اگر امام زین العابدین علیہ السلام کی صلوات مین
کل اصحاب مراد ہین تو یہ قول معارض ہوا جاتا ہی اونہین حضرت کے قول سی جسمین غاصبین
خلافت پر وہ لعنت کرتے ہین جیساکہ اسی صحیفہ کاملہ مین دعائی یوم الجمعہ مین فرماتے ہین
اللھم ان ھذا المقام لخلفائك واصفیائك ومواضع امنائك فی الدرجۃ
الرفیعۃ التی اختصصتھم بھا قد ابتزوھا الی ان قال حتی صار صفوتك وخلفائك
مغلوبین مقھورین مبتزین یرون حکمك مبدلاً وکتابك
منبوذاً وفرائضك محرفۃ عن جھات اشراعك وسنن نبیك متروکۃ
اللھم العن اعداءھم من الاولین والاخرین ومن رضی بفعالھم
واشیاعھم واتباعھم محصل معنی یہ ہین کہ خداوندا خلافت تامہ وریاست عامہ
جگہ تیرے خلفا اور اصفیا کی ہی اور مقام تیرے امنا کا ہی کہ تونے مخصوص کیا تھا اونکو
ساتھ اس درجہ رفیعہ کے پس چھین لیگئی یہ جگہ اونسے یہانتک کہ ہوگئی برگزیدہ تیری اور
خلفا تیری مغلوب ومقہور چھینی گئی حق اونکی دیکھتی ہین کہ غاصبین نی تیری حکم کو متبدل کردیا
اور تیری کتاب کو پس پشت ڈالا اور تیری فرائض کو راہ شریعت سے منحرف کردیا اور
طریقہ تیری نبی کا چھوڑ دیا خداوندا اپنے خلفا اور اصفیا کے اعدا پر لعنت کر از اولین
تا آخرین اور لعنت کر اونپر جو اونکے کامون پر راضی رہے اور لعنت کر اون کے
ہمراہیان اور اونکے تابعین پر انتہی پس ضرور ہی کہ ملعونین غیر مرحومین ہون اور جب
ملعونین غاصبین ہین تو آپ کے ثلثہ کا مصداق صلوات ہونا ممکن نہین ورنہ اجتماع متضادین

Presented by Ziaraat.Com

وتنافیین لازم آویگا یہ تھا جواب اجمالی آپکا اب ہم آپ کی فقرات شکنی کرتے ہین قولہ جسکا
ایک ایک لفظ الی قولہ کم از الفاظ قرآنی نہین ہوا قول شیعہ در باب صحیفہ کاملہ جو اعتقاد
رکھتی ہین آپ کو اونکے اعتقاد دلی کی کیا خبر اگر آپ سچے تھے تو اپنے اس دعوی پر کوئی
دلیل عقلی یا نقلی قائم کی ہوتی یا کسی عالم کا قول نقل کیا ہوتا تو آپکو کوئی جھوٹھا نہ کہہ سکتا بالجملہ
کسی نے الفاظ صحیفہ پر مثل الفاظ قرآنی دعوائی تواتر نہین کیا ہے مگر آپ کی عادت ہے کہ
دکھائی عدالت کیطرح زنق زنق بنق کرتے ہین اور مسبر و پا کہتے ہین کہ جس مین لوگ جانین
کہ بڑا طلق وذلق ہے لیکن ہم آپ کو کثار اور مشدق ثرثار کہتے ہین یعنی زیادہ گو اور فضول گو
اور لغو گو دیکھیے ہم بدلیل کہتے ہین کہ حضرات اہلسنت گو زبان سے صحیح البخاری بعد کتاب
باری کہتے ہین مگر اونکا اعتقاد یہ ہے کہ قبل کتاب الباری ہی دلیل اسکی یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ
آیات صریحہ پر احادیث مکذوبہ و موضوعہ صحیح بخاری کو مقدم کرتے ہین مثلاً جتنے آیات تنزیہ
ہین سب دلالت اوپر عدم رویت جناب باری کے کرتے ہین اور آیہ لا تدرکہ
الابصار نص صریح اسپر ہے مگر اہلسنت کا مدار اس مسئلہ مین اوپر چند احادیث واہیہ
صحیح بخاری کے ہے کہ ہم جناب باری کو کالقمر فی لیلۃ البدر دیکھینگے حالانکہ یہ عین تشبیہ ہے
حضرت بیضاوی فرماتے ہین کہ گو آیہ لا تدرکہ الابصار سے نفی رویت نکلتی ہے مگر نفی رویت
عام ہے اس سے کہ فی الدنیا ہو یا فی الآخرۃ پس کیونکر نہین جائز ہے کہ دنیا مین رویت جائز نہو اور آخرت مین جائز ہو بندہ کہتا ہے کہ
بیضاوی صاحب نے یا دھوکا کھایا یا دھوکا دیا اسلیے کہ لا تدرکہ عام نہین ہے بلکہ
تدرکہ عام ہے دنیا و آخرت سے اور جب جناب باری نے اس عام کی نفی کی تو ظاہر ہے کہ
نفی عام بہ نفی جمیع افراد ہوتی ہے پس رویت دنیا و آخرت دونو باطل ہوگئی اور خود امام
رازی صاحب اقرار کرتے ہین کہ دلائل عقلیہ اس مسئلہ کے بہت ضعیف ہین لیکن اعتماد نقل
پر ہے اور مراد نقل سے وہی احادیث صحاح سقیم ہین اور واسطے دفع قباحات دلائل
عقلیہ کے جو معاضد بآیات صریحہ و احادیث صحیحہ ہین ایک قول مہمل اس امام الفلسفہ نے

بلکفہ کا نکالا ہی یعنی ہم خدا کو بلا کیفیات مرئیات دیکھینگے پس اگر بلکفہ مجوز رویت محال ہی تو تخصیص رویت
کیا ہی ہر محال کا مجوز ہو جائیگا مثلاً کہین کہ معاذ اللہ خدا ایک پتھر ہی بلا کیفیات حجریت اور خدا
ایک درخت ہی بلا کیفیات شجریت لیکن بنائی مذہب اشاعرہ ایسی ہی مہملات پر ہی جیسا
کہ اس طائفہ کسبیہ نی قول بکسب اور کلام نفسی ایسی ہی مہمل ایجاد کیا ہی قولہ فی ترجمۃ الدعاء خاص
اوپر اون اصحاب کے جنہون نی حق صحبت نہایت خوبی سی ادا کیا اقول یہ ترجمہ ہے
الذین احسنوا الصحابۃ کا اور اول اون قیود کا ہی کہ جس سی آپکی ثلثہ خارج ہوتی ہین
اس لئی کہ اگر صحابت سے صحابت اصطلاحی مراد ہی تو اوس مین آمنوا وماتوا علی
الایمان شرط ہی اور ایمان مین تصدیق جنانی شرط ہی اور آپ کے ثلثہ کی تصدیق جنانی
کب مسلم ہی کہ افعال نفاقی اونکی شاہد عدل اوپر عدم تصدیق جنانی کے ہین اور جب ایمان
ہی نہین ہی تو ماتوا علی الایمان کہان سی ہوگا اور ظہور ارتداد منذ مافارقتہم بعد اسکی ہے
اور جب صحابت ہی مفقود ہی تو حسن صحابت کہان سی ہو سکتا ہی اور اگر صحابت سی
صحابت عرفی مراد ہی یعنی رفاقت اور ہمراہی کرنیوالے جیسا کہ قول خدا مین ہے
وصاحبھما فی الدنیا معروفا وقال لصاحبہ لاتحزن پس حسن صحابت اور حق رفاقت بخوبی
ادا کرنیکی یہی معنی ہین کہ غار مین یار غار خانہ خراب نی قلق و اضطراب سی رونا پیٹنا شروع
کرکے اونحضرت کو ایذا پہونچائی یہانتک کہ اونحضرت کو اولٹی سمجھانیکی نوبت آئی جیسا کہ
بیان آیۂ غار مین ہمنی سُنیونکی کتابون سی بخوبی ثابت کیا اور حسن صحابت کے یہی معنی
ہین کہ صلح حدیبیہ مین حکم خدا اور رسول سی ایسا استنکاف ہوا کہ رسالت جناب رسالتمآب مین
شک پڑا اور وہ شک بہی ایسا شک جو مثل ہمیشہ کی شکون کی نہ تھا بلکہ سب دنون سی
اقصائی درجہ کو بڑھا ہوا تھا اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ کامی چورنوالے حاضر
جب جناب رسولخدا کو کوئی وقت دشوار پیش آیا تو بمقتضائی تو ثرون الحیوۃ الدنیا
اپنی جان بچاکر مصداق فولیتم مدبرین کے ہوگئے اور حضرت عثمان کی حق مین بہت

عریضاً ارشاد ہو اور جب ذوالفقار حیدر کرار سی نوبت فتح آئی بہ کمال بیحیائی و بیغیرتی مال غنیمت
لینی کو پہونچگئی اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ اون حضرت کو وقت وفات تحریر وصیت نامہ
سی مانع ہوی اور ان الرجل لیہجر کہا یعنی معاذ اللہ وہ حضرت ہذیان بکتے ہین حالانکہ ابوبکر
نی وقت مرنے کے عمر کی خلافت سراپا جلافت کی وصیت کی اور کسیکی پھوٹی منھ سے یہ
نہ نکلا کہ ان الرجل لیہجر ان سب افعال نفاقی سی قطع نظر کرکے ہم اہل انصاف سی طالب
انصاف ہین کہ ادائی حق صحبت کی یہی معنی تھی کہ فوراً بعد اونکی وفات کے طلب جیفہ دنیائے
دنی مین دوڑی اور شریک تجہیز و تکفین نہوئے کما فی الملل والنحل اور اونکی وصایا کو جو
درباب اپنی اولاد کے تھے اور مکرر سہ کرر اذکرکم اللہ فی اھلبیتی کما فی صحیح المسلم فرمایا تھا
دفعۃً سب بھلا دیا اور اونکے گھر جلانے پر مستعد ہوگئے اور واللہ لاحرقن علیکم البیت کہا
کما اشتباہ اور اونکی کل حقوق کو غصب کیا یہانتک کہ باغ فدک کو بھی چھین لیا اور نان شبینہ کا
محتاج کردیا خود سلطنت کے مزے اوڑائے اور جناب رسولخدا کی اولاد کو جناب امیرؑ نے
باغون مین پانی دیدیکر پرورش کی کیون یارو جس رئیس کی رفقا اوسکی اولاد کے ساتھ ماین
سلوک پیش آئین اونکو بجز نمک حرام تم کیا خطاب دوگے ہرگز کسی عاقل کی عقل قبول نہ کریگی کہ اولاد
پیغمبر باوجود اوس تکلیف اور ایذاؤن کے پھر اون موذیون پر صلوات بھیجین اور اون کی
حق مین بجز دعائی اللہم املاء جوفہم نارا کے کچھ دعا کرین قولہ اور جنہون نی سب طرح کی مصیبت
اور ایذاؤن کو اقول یہ حاصل ترجمہ والذین ابلؤا البلاء الحسنۃ فی نصرہ
کا ہی اور مراد اوس سی بنا بر تحقیق علما کے حسن جہاد اور ثبات قدم مقابلہ اہل لداد
وعناد مین ہی جیسا کہ بیچ اساس اللغۃ کی ہی ابلاء فی الحرب بلاءً حسناً اذا اظہر بأسہ حتی بلاہ الناس
ای خبروہ وفی المجمع البأس الشدۃ فی الحرب وفی منتہی الارب باس سختی و قوت در حرب و دلیری
بلاہ الناس یعنی دریافتند او را مردمان فی منتہی الارب بلوۃ دریافت چیزی و کشف آن
وفی الصراح خبر بالضم دانستن یقال من این خبرت ہذا الامر ای علمت وفی نہایۃ اللغۃ فی حدیث

سعد یوم بدر من لا یبلا بلائی ای لا یعمل مثل عملی فی الحرب انتہی اور حسن جہاد و شدت حرب و ضرب و جرات
و قوت و دلیری و جوانمردی حضرات ثلثہ طشت از بام افتادہ ہی کہ جسکی احتیاج اثبات مثل شجاعت
حیدر کرار غیر فرار کی نہین ہی و لنعم ما قیل سہ ثلثہ کس لڑائی مین نہ بھاگے ؛ بھگوڑون کے سدا رہتے
تھے آگے حضرت عمر اپنی شجاعت کی تعریف فرماتے ہین کہ مین اس طرح سے پہاڑون پر اوچکتا ہوا
بھاگا کہ کانی ارویہ یعنی مین اوچکنی مین مثل مادہ بز کوہی کی تھا حضرت عثمان ایسا بھاگتی تھی کہ تین تین
روز تک غائب رہتی تھی یہانتک کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ لقد ذھبت عریضا یا عثمانا
کما اثبتنا کل ذلک فی المجلد الاول الغرض صاحبان عقل انصاف کرین کہ
ایسی ہی مجاہدین فی سبیل اللہ جو جناب رسولخدا کو نرغہ کفار نابکار مین چھوڑ کر کے جان اپنی بسلامت
لیجاتے تھے قابل صلوات بھیجنیکے ہین کیون یارو اگر کسی رئیس کے رفقا آج ایسا کرین تو تم اونکو
مودی حق رفاقت کہوگے یا نمکحرام کہوگے یہ معنی اس فقرہ کی وہ ہین جو ہماری علمائی بسند کتب لغت
بیان فرمایا ہی اور لفظ فی نصرہ انہین معنون پر چسپان ہی لیکن مخاطب فی جو معنی ایذا اور مصیبت اوٹھانیکے
بیان کیئی ہین ہر چند بے ربط ہین مگر حقیقت مین جو ایذا اور مصیبت تھی اونہین کو تھی جو مرد میدان تھی
اور اپنی تئین سیوف مسلول و رماح مصقول مین ڈالتی تھی اور منھ اور سینہ پر زخمہائی شمشیر و نیزہ
کھاتے تھے اور کفار کو بضرب شمشیر آبدار پیچھے ہٹاتے تھے نہ وہ لوگ جو پچھلے قدم نوک دم بھاگ
جاتے ہان بھاگنے کی البتہ ایذا اور مصیبت اوٹھاتے تھے لیکن اس تکلیف کو ہمتو فی نصرہ نہ کہینگے
بلکہ فی خذلانہ کہینگے آپ جو چاہین فرمائین بعد اسکے اصل کلام اسمین ہی کہ جو کچھہ مصیبتین آپکے ثلثہ
اور اونکے امثال نے بالفرض اوٹھائین تو للہ فی اللہ تھین یا مال غنیمت پر ہاتھہ مارنیکے لیئے
اور لقمہ ہائی تر زہر مار کرنے کے لیئے تھین امام علیہ السلام اونہین پر صلوات بھیجتے ہین جنکی کام
باخلاص للہ فی اللہ تھے آپ اپنے ثلثہ کو ناحق سمیٹتے ہین پہلے اونکا خلوص نیت ثابت کر لیجیئے
تو کچھہ اور گفتگو کیجیئے اور اس گفتگو کو ہم پر آپ منقلب نہین کر سکتے اسلیئے کہ ہم جنکو اچھا کہتے ہین
اور جن پر صلوات بھیجتے ہین اونکا اچھا ہونا متفق علیہ بین الامت ہی پس اگر اونکو کوئی کچھہ کہے

تو کہیں الا بیشک ملحد بیدین اور اشقی الاولین والاخرین ہو جائیگا قولہ اور جنہون نے ملکر اوسکی مدد
مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اقول ظاہرا یہ فقرہ حاصل ترجمہ ہے لفظ کا نفوہ کا معنی کا نفوہ کی لغت مین
حفظ و حراست و جانب داری کی ہین قال الجوہری فی کنف اللہ ای فی حرزہ و سترہ و ہو الجانب
والظل والناحیۃ انتہی کیون یارو تمکو کیا نہین معلوم کہ جناب رسول خدا کو جناب باری نے کن لوگونکے
کنف حمایت مین رکھا اول اور اقدم اونکی حضرت ابی طالب بن عبد المطلب تھی علیہ من اللہ الصلوٰۃ
والسلام رغما لانف الکفرۃ الفجرۃ اللیام کہ باجماع اہلبیت علیہم السلام مومن کامل الایمان تھے مثل مومن
آل فرعون کی جسکی تعریف مین خداوند تعالی یکتم ایمانہ فرماتا ہے کیسی کیسی مشقتین اور تکلیفین جناب
رسول خدا کی حفظ و حراست مین دست کفار نابکار سے اوٹھائین اور کئی برس شعب ابی طالب
مین کس تنگی معاش سے اپنی اوقات گزاری کی اور کیسی کیسی قصائد غرا مدح جناب رسول خدا مین
اونسے آجتک مندرج کتب سیر ہین کہ جسکی ہر ہر لفظ سے ایمان ٹپکتا ہے جزاہ اللہ عن نبیہ و عن دینہ
خیر الجزاء اور بعد اونکے علی ابن ابی طالب اور جعفر ابن ابی طالب اور بنی عبد المطلب مثل حضرت
حمزہ بن عبد المطلب و عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب اور بعد اونکے اور اصحاب
سعادت انتساب اونحضرت کے عنقریب ہم اونکے نشان دیتے ہین جو سچے دل سے ایمان لائے جنکے حق
مین حق تعالی نے فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم
الجنۃ کیون حضرت جن لوگون نے خدا کے ساتھ سودای جان و مال کیا تھا آیا وہ لوگ کبھی جان
چرا کر مثل آپکے ثلثہ کے جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے تھے یا وہ لوگ طلب جیفہ دنیا کے
لئے سقیفہ بندی کرنیوالے تھے آپکے زعم باطل مین یہ ہے کہ جناب رسول خدا آپکی ثلثہ کی کنف
حمایت مین تھے استغفر اللہ جناب رسول خدا کے سبب سے خود انکی جان بچتی تھی وہ کسی کو کیا بچاتے
تواریخ و سیر کو ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہو کہ حضرت عمر اور ابوبکر اور اونکے والد ماجد کہ
اول قبائل تیم و عدی سے تھے کفار کے نزدیک انکے لیے کچھ وقعت و وقار اور کچھ عزت
اور اعتبار بھی تھا اور کسی گنتی و شمار مین بھی تھی ہان جناب رسول خدا کی جوتیون کے صدقہ سے

اُنکے لئے البتہ ایک عزت و اعتبار حاصل ہو اور نہ حضرت ابوبکر آپکے ہمیشہ جوتی خور قریش تھے
ابن ربیعہ کی جوتیون کا مزہ اونہین کو خوب معلوم ہوگا کیون حضرت اُنکے سوا اور بھی کسی شریف با
عزت نے جوتیان کھائین ہین اگر کچھ بھی غیرت ہوتی تو مرجاتے کیون صاحب اشرافون کا کام تلوارین
کھانا ہے کہ جوتیان کھانا ہے الغرض کسی صاحب عقل و خرد کے ذہن مین یہ بات نہین سما سکتی کہ جو شخص کہ
خود ایسا جوتی خور ہو خدا اپنے پیغمبر کو اُسکے کنف حمایت مین دے اور اُس چہ خفتہ و چہ بیدار کی
حمایت کچھ کام بھی کرے تقریر مین طول ہوتا ہے اور ہمکو آپکے ساتھ ابھی بہت اوقات ضایع کرنی
ہے جو باتین باقی رہگئین وہ آگے آگے چلکے سُن لیجیے گا یار باقی صحبت باقی انشاء اللہ تعالی قولہ فیہا
اور جنہون نے اُسکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اقول یہ ترجمہ ہے اسرعوا الی وفادتہ
کا قال فی المجمع یقال وفد فلان علی الامیر ای ورد رسولا فہو وافد بنا بر اسکے معنی وفادت کے
رسول ہوکر وارد ہونیکی ہوی پس ضرور ہے کہ مضاف یہان سے محذوف ہو اعنی اسرعوا الی
تصدیق وفادتہ یعنی سرعت کی طرف تصدیق اس بات کی کہ وہ حضرت برسالت من جانب اللہ
وارد ہین اور ہمنے جلد اول مین بشہادت مخالف و موالف ثابت کیا کہ اول مصدقین جناب
علی بن ابی طالب و جعفر بن ابیطالب اور حمزہ اور عبیدہ اور کثیر من المومنین تھے اور بعد سبکے آپکی ثلثہ اور
یہی اول بحث ہے ہماری آپکے کہ آپ مدعی ہین ایمان لانے ثلثہ کی بتصدیق قلبی اور ہم اُوسکے
منکر ہین اب آپ پر لازم ہے کہ کوئی دلیل قطعی تصدیق قلبی ثلثہ پر پہلے قائم کر لیجیے تب اور کچھ
گفتگو کیجیے اور فکر اثبات بقاء ایمان مین پڑیے اور ثابت کیجیے کہ یہ آمنوا ثم کفروا کی ساتھ ما دام الحیاۃ
مقارن نہین ہوا اور ہمارے لیے سند واسطے تقویت منع کے اسیقدر کافی ہے کہ شایع اعمال
بالخصوص جو بدسلوکیان اہلبیت رسول رب متعال کے ساتھ آپکے ثلثہ سے واقع ہوئین
ہرگز عقل کسی عاقل کی قبول نہین کرتی کہ مصدقین قلبی سے ایسے اعمال قبیحہ سرزد ہون اور بعد
اسکے آفت ظہور ارتداد مندما فارقتہم ہے علاوہ اسکے ثانی ثلثہ کی حقیقت مین اول ہین اور مصداق سے اے
باد صبا اینہمہ آوردہ تست ہین خود معترف ہین اپنی عدم تصدیق رسالت کی مقامات عدیدہ مین اول

صلح حدیبیہ مین کہ فرمایا جتنا بڑا شک مجھکو آج نبوت مین ہوا اوتنا بڑا شک اور کبھی نہین ہوا بالجملہ
شک ہمیشہ تھا غایۃ الامر اُس روز بڑھگیا تھا پس کون عاقل اسکو تجویز کرسکتا ہی کہ تصدیق
ساتھ شک کے جمع ہوسکتی ہے مگر یہ کہ آپ قائل ہون کہ ہرچند کُل علمائے شک کو تصور مین داخل
کیا ہی مگر ہم اُسکو قسمی از تصدیق سمجھتے ہین تب بیشک ہم قائل ہوجائینگے دوم پوچھنا حضرت عمر کا
حذیفہ سی کہ آیا جناب رسولخدا نے میرا نام تو منافقین مین نہین لیا تھا دلیل ہی اوپر عدم تصدیق
قلبی کے کہ مثل مشہور ہی کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا سوم استفسار حضرت عمر کا ام سلمہ سی اپنے حال
فرخندہ مآل کا چنانچہ نہایہ ابن اسیر مین منقول ہی کہ کہا ام سلمہ نے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ
من اصحابی من لا یرانی بعد ان یفارقنی حضرت عمر نے کمال اضطراب سے فرمایا
یا للہ آمنہم انا فقالت لا ہرچند فقر فقالت لا سنیونکا جمایا ہوا ہی اسکو تو ہم مانتے ہی نہین مگر
غرض اسمقام مین یہ ہی کہ خود حضرت خلیفہ کو اپنے ایمان اور نجات مین شک ہی اور آپ نے دلایل قاطعہ
یہ آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ اونکا ایمان ثابت کرتے ہین پس اس جگہ وہی مثل ٹھیک
اوتری کہ مدعی سست اور گواہ چست علاوہ اس سب کے ایک بات ہم آپ سے پوچھتے ہین جسکا جواب للہ
فی اللہ دیجیے کہ جتنے دلایل اس کتاب مین آپنے ایمان خلیفہ ثانی پر قائم کئے ہین کیا حضرت عمر کو انکے
برابر بھی علم نہ تھا کہ ان دلایل کو وہ جانتے کیا آپسے وہ نہایت جاہل سر تھے کہ ان دلایل کثیرہ
مین سے دو ایک کو بھی نہ جانتے تھے کہ اونکو شک اپنے ایمان اور نجات مین نہ رہتا اور اپنا حال
غیرون سے نہ پوچھتے پھرتے لیکن عقل سی بعید ہے کہ آپ اونکو ایسا جاہل سمجھین پس لاریب کہ یہ دلایل
آپکے ایسے سخیف ہین کہ خود حضرت عمر کو بھی مثل شیعون کے اسکی تصدیق نہ تھی پس یا اپنی
سخافت دلائل کی قابل ہوئے یا حضرت عمر کو مثل شیعون کی قابل مذمت سمجھیے کہ وہ حضرت بھی ان دلایل
کو لغو اور پوچ سمجھتے تھے اس صورت مین اگر شیعہ کہین بیت شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی نہ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد نہ تو کچھ بعید نہین قولہ فیہا اور اُسکی دعوت کی
اجابت مین سبقت کی **اقول** یہ فقرہ ترجمہ ہے وسابقوا الی دعوتہ کا واضح ہو مسابقت بدعوت

Presented by Ziaraat.Com

وہی معتبر ہی جو واسطے طلب آخرت کے ہو نہ واسطے طلب متاع دنیاے فانی کے پس اول ثابت کرنا چاہیے کہ
آپکے ثلثہ سابقین مین ہین بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ سبقت اُنکی اللہ فی اللہ تھی نہ بطمع حصول
مدارج دنیا کہ اوسکو کاہنون سے اور منجمین سے سُنا تھا اور بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے
کہ اس امنوا کا مطاوع ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا نہ تھا سابق الایمانی خلیفہ اول پر بڑا آپکو ناز
ہی لیکن جائے نازش اگر بجاے خود ہی تو ہوا کرے اور اگر شیعون کے سامنے ہی تو اُنکے کتب اور
احادیث معتبرہ سے ثابت کرنا چاہیے نہ ایسے لوگونکے قول سے کہ شیعون کے نزدیک جنکا قول
و قول ہر دو مساوی ہے ابو جعفر اسکافی کہ دوستداران حضرت ابی بکر سے ہین فرماتے
ہین وجمہور المحدثین لم یذکروا ان ابا بکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی ابن ابیطالب وجعفر اخوہ
وزید بن حارثہ وابو ذر الغفاری وعمر بن عتبہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وخباب بن الارت پس بنا بر
اسکے مسابقت حقیقی واسطے اُنکے تو ہرگز نہ تھی باقی رہی اضافی پس ہر متقدم بہ نسبت اپنے متاخر
کے مصداق اُسکا ہو سکتا ہی فلا ینفعکم ولا یضرنا قولہ فیہا جب اُونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری
کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول کیا اقول یہ ترجمہ ہی واستجابوا لہ حیث سمعہم
حجۃ رسالاتہ مراد حجۃ رسالت سے کلام اللہ ہی بدلیل سمعہم جیسا کہ علمانے بیان فرمایا ہی کہ وجوہ اعجاز
اسکی اول دلیل نبوت ہین لیکن جیسا جناب رسولخدا نے قرآن و عترت کو لازم و ملزوم یکدیگر فرمایا
ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض ارشاد کیا پس مصداق اُسکی جلانیوالی بیت اہلبیت
کی نہین ہو سکتی جسطرح سے کہ جلانیوالی خود کلام اللہ کی مصداق اُسکی نہین ہو سکتی خود بڑی
اور چھوٹی محدث آپکی ازالۃ الخفا اور تحفہ مین اقرار کرتی ہین کہ حضرت عمر بفرمودہ حضرت ابو بکر
خانہ جناب فاطمہ زہرا پر گئی اور قسم کھائی کہ واللہ اس گھر کو مع من فیہا مین جلا دونگا اور حضرت
عثمان کا جلانا کلام اللہ کو خود کالنار علی المنار بل علی الاعلام کذوات الاعلام ظاہر و باہر ہی پس
قبول رسالت موقوف تھا اوپر تصدیق حجت کے اور جب تصدیق حجت آپکی ثلثہ کی ثابت
نہوئی تو مصداق اس فقرہ کے یہ لوگ ہرگز نہ ٹھہرے آری حضرت عمر کو تو ریت البتہ بہت پسند آئی تھی

کہ جس سے میلان الی الیہودیت ثابت ہوتا ہے چنانچہ جلد اول مین صحاح اہل سنت سے ہمنے ثابت کیا قولہ
فیہا اور اونکے کلمہ کی ظاہر کرنیمین اپنے لڑکون بالون جورو بچون کو چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فاروقوا الازواج
والاولاد فی اظہار کلمتہ کا اور ظاہر ہے کہ مراد مفارقت کلی ہے کہ جسکا ترجمہ مطابق محاورہ ہندی کے
چھوڑ دینا ہے اور وہ بھی مشروط بضرورت خاص ہے ورنہ مطلق مفارقت جورو لڑکون کی بالخصوص
نظر بامور دنیا کوئی امر قابل مدح نہین چنانچہ ظن غالب ہے کہ حضور والا بھی جورو کو چھوڑ ہی کے
کچہری تشریف لیجاتے ہونگے الغرض بعض صحابہ رحمہم اللہ کو یہ نوبت آئی کہ جب ازواج و اولاد نے
اونکی موافقت قبول دین حق مین نہ کی تو اونہون نے للہ فی اللہ اون ازواج اور اولاد سے دست
برداری کی اور قابل مدح ہوئی اور کسی شخص نے اصحاب سیر اور تواریخ مین سے نقل نہین
کیا کہ آپکے ثلثہ نے بھی جورو جانتا چھوڑ دیا اور لڑکون سے دست بردار ہوے پس اگر آپکو منظور
ہے کہ مصداق اس فقرہ کا اصحاب ثلثہ کو خواہی نخواہی بنائی تو پہلے اثبات مفارقت کیجیے
اور بعد اسکے ثابت کیجیے کہ یہ مفارقت للہ فی اللہ واسطے اعلاے کلمہ دین کے تھی اور کوئی غرض
دنیاوی مثل حصول سلطنت موسومہ بخلافت وغیرہ کے بتصدیق اقوال کاہنین و منجمین منظور
نظر حق مین آپ کے ثلثہ کی نہ تھی تب بعد اسکے من ثبت علی دینہ ومن انقلب علی عقبہ مین ہم
گفتگو کرینگے بالجملہ طی کرنا ایک مرحلہ کا بھی ان مراحل دشوار گذار سے ہمکو آپکی خبر قدرت و قوت
سے خارج نظر آتا ہے سبحان اللہ کیا مدارج عالیہ آپکے ثلثہ کے ہین ؎ منقار باز کردہ ز سستی
ہزار جا ؎ تا اولین دریچہ اور طائر قیاس قولہ فیہا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور
بیٹون کو قتل کیا اقول یہ ترجمہ ہے قاتلوا الاباء والابناء فی تثبیت نبوتہ کا حال اس فقرہ کا بھی اپنے سابق
پر قیاس کرنا چاہیے کہ بعض مومنین کے لیئے ایسا بھی اتفاق ہوا ہے لیکن کسی مورخ نے نہین لکھا
کہ آپکے ثلثہ کو بھی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اپنے باپون اور بیٹون کو جہاد مین مارا ہو بلکہ کسی کو مارا
ہو جن سے ایک مکھی بھی نہ مری وہ کیا قاتلوا مین داخل ہونگے فثبت العرش ثم انقش قولہ فیہا جب
اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکی کنبی قبیلے والونکے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے

والذین ھو تھم العشائر اذ تعلقوا بعروقہ کا اور اس مقام مین تین فقرونکا ترجمہ چونکہ
اپنے ثلثہ کو مطابق اُنکے مضمون کے نہ پایا چھوڑ دیا اور چونکہ ہمارے نزدیک یہ کل فقرات دعا سب ایک
ہی ڈھنگ کے ہین کہ مصداق اُسکے ثلثہ نہین ہین جیسا کہ ہمنے ثابت کیا پس اس چوری کچھ حاصل نہین
اس فقرہ مین بھی آپکے ثلثہ کا داخل ہونا کہ وہ باعتقاد شیعہ سرگروہ منافقین تھے کمال دشوار نظر آتا ہے اسلیے
کہ جناب باری شان منافقین مین فرماتا ہے واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انما نحن مستھزؤن
پس ترک عشایر و قبائل ایسون کو منظور نہ ہے اور عشایر و قبائل عمر و ابو بکر یعنی تیم و عدی کہ اول
قبایل تھے کس گنتی و شمار مین تھے آری عشیرہ عثمان کہ شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین یعنی بنی امیہ پس وہ ہرگز بارک
عثمان نہ تھے چنانچہ قضیہ روز حدیبیہ اور بمدارات پیش آنا قوم ابو سفیان کا حضرت عثمان سے اول دلیل اسکے
الغرض قبایل کو ثلثہ کا دل سے چھوڑ دینا محتاج باثبات ہے یان ثلثہ کا بطمع حصول دنیا قبایل کو چھوڑ
کے بظاہر جناب رسول خدا سے ملنا ہم مسلم کر سکتے ہین مگر آپکا سوائے ثمرہ نفاق حضرات کے کیا ہاتھ لگیگا
بالجملہ دامن پکڑنا جناب رسولخدا کا اور مہاجرت کرنا وہ قابل مدح ہو سکتا ہے جو للہ ہو نہ وہ
جو بطمع دنیا ہو چنانچہ خود حضرت عمر نے بعدل و انصاف ولو تقدیراً ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ صفحہ
اول صحیح بخاری مین منقول ہے من کان مہاجرتہ للدنیا الخ کما مر نقلہ فی الجلد الاول قولہ فیھا اور جب
وہ پیغمبر کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اُنکے رشتہ دارون نے اُنسے رشتہ توڑ دیا اقول یہ فقرہ
ترجمہ ہے وانتفت منھم القرابات اذا سکنوا فی ظل قرابتہ کا مخفی نہ رہے کہ مراد قرابت
سے اسمقام مین قرب ہے قال فی المصباح قرب الشئ مناقرما و قربتہ و قربی پس یہ کل مصادر قرب الشئ
کی ہین اور ظاہر ہے کہ مراد اس مقام مین قرب سے قرب مکانی نہین ہے اسلیئے کہ قرب مکانی مومن و کافر کچھ
کافر کے لیئے موجب مدح نہین ہے پس لابد کہ مراد از قرب قرب منزلت اور قرب رضامندی
مثل قربۃ الی اللہ کے ہو اور یہ قرب حضرات ثلثہ کے لیئے بہ نسبت جناب رسولخدا کی اول
بحث ہے اور کیونکر عقل اسکو مسلم کرے کہ اصحاب قرب کذائی کو جناب رسول خدا بلفظ قومو یعنی
مثل کتون کے اپنے پاس سے دتکارین اور اگر ہم فرض بھی کرین کہ قرابت سے مراد رشتہ داری ہے

جیسا کہ ترجمہ صاحب سالہ کا رشتہ کو توڑ دیا طرف اسکے تلمیح کرتا ہے تب بھی آپکے ثلثہ اس قرابت
سے محروم ہین کیونکہ قرابت اُس رشتہ داری کو کہتے ہین جو من حیث النسب ہو فی المصباح القربی
والقرابۃ بالنسب وفی القاموس اقربائک واقاربک عشیرتک الادنون قال وعشیرۃ الرجل بنوابیہ
الادنون ورثلثۃ آپکی من حیث النسب جناب رسول خدا سے کوئی قرابت نہ رکھتے تھے آری ایک رشتہ
ازاربندی رکھتے تھے لیکن اسکو محاورۂ عرب مین قرابت نہین کہتے اور اگر آپکی خاطر سے باعتبار
محاورۂ ہندی کے ہم مسلم بھی کرین کہ رشتہ ازاربندی بھی قرابت مین داخل ہے ہر چند محاورہ ہندی
مین بھی نکاح شرط ہے ورنہ اگر کوئی شریف چمارن کو گھر مین ڈالے تو اُس شریف کو اُس چمار کا قرابتی نہ
کہینگے اور اثبات نکاح درمیان بنی ہاشم کے کہ اشراف قبائل سے تھے اور درمیان تیم و عدی کے
کہ ارذل قبائل مین سے تھے قابل نظر ہے لیکن ہم قطع نظر اس سے کرکے کہتے ہین کہ اسطور کی
قرابت تو درمیان مومنین اور کافرین کے قطعاً مقطوع نہ تھی جناب رسول خدا نے ابوسفیان کی بھی بیٹی
سے مثل عائشہ وحفصہ کے باعتبار مصالح وقت کے نکاح کیا تھا اور جناب رسولخدا کی بھی بیٹیان بنا بر زعم
اہلسنت کے نکاح کفار مین رہین جیسا کہ آگے چلکر اسکا ذکر آویگا الغرض یہ قرابتین موجب
فخر وافتخار نہین اور سرمایہ مدح نہین ہوسکتین موجب مدح وہی قرب ومنزلت حقیقی ہے جو للہ فی
اللہ ہو اور بحمد للہ آپکے ثلثہ کی لیئے یہ ثابت نہین پس مصداق اس فقرہ سے بھی حضرات خارج ہوے
قولہ فہیا پس خدایا مت بھولنا تو اُن باتون کو جو پیغمبر خدا کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے
پیچھے چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فلا تنس لہم اللہم ما ترکوہ لک وفیک کا پس لک وفیک جو امام
علیہ السلام نے فرمایا روحی لہ الفدا عجیب فہید حاضر وضابط لگائی کہ جس سے کام وہ اصحاب کہ جنکی
اعمال محض غرض دنیا بلکہ بشائبہ غرض دنیا تھی وہ سب خارج ہوگئی اسلیئے کہ لک وفیک
سے سوائے اسکے کوئی امر مقصود نہین ہے کہ اعمال اُنکے فقط للہ وفی اللہ تھی پس وہی اصحاب کہ جنکی
اعمال للہ وفی اللہ تھے قابل مدح اور مقصود اس دعا سے ہین اور اگر حضرت مخاطب فرماوین کہ
ہمارے ثلثہ بھی اونہین لوگون سے تھے تو ہم کہینگے یہی اول بحث ہماری آپکی ہے فہاتوا برہانکم

ان کنتم صدقین بھلا جنکو ہم سرگروہ منافقین سمجھتے ہین ہم کیونکر مانینگے کہ اُنکے اعمال للہ و
فی اللہ تھے پس اس دعاسے خوبی ثلثہ پر استدلال کرنا بجز اظہار جہالت و نادانی کس چیز پر
محمول ہوسکتا ہے یہ قید قول امام علیہ السلام مین ایسی ملی کہ آپ ہمکو بحث و فحص کرنیکے مقرات
ماقبل و مابعد مین احتیاج ہی نہین رہی اسلیئے اب ہم تعرض ترجمہ سقیمہ سی کہ سقم جسکا جابجا
حل لغات کرنے سے ہماری فطن لبیب پر ظاہر ہوجائیگا اعراض کرتے ہین فائدہ جلیلہ
مومنین موقنین واقف رہین کہ شیعہ مورد طعن و لعن و تبرا اونہین اصحاب کو جانتے ہین کہ جنسے
افعال کفر و نفاق حیات جناب رسول خدا مین اور بعد وفات اون حضرت کے صادر ہوئی
کہ جس سے خدا اور رسول اور ذریت رسول کو ایذا پہونچی اور یہ امر بدیہی ہی کہ ایذاء ذریت رسول
عین ایذاء رسول ہے اور ایذائے رسول عین ایذائے خدا ہی قال اللہ تعالی ان الذین
یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ اور مورد رحمت و درود و صلوات
اونہین اصحاب کو جانتے ہین جو مصداق اوفوا بما عاھدوا علیہ اللہ ہین اور انہین کے
حق مین خداوند تعالی فرماتا ہی منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا
اور قول امام رضا علیہ السلام مین لم یغیر ولم یبدل گویا اشارہ ہی طرف وما بدلوا تبدیلا کی
الحاصل ایسی ہی بزرگوارونکی تعریفین خدا نے بھی کین اور رسول نے بھی اور اہلبیت طاہرین نے بھی صاحب
تیسیر الاصول فی فصل ثانی کتاب الجہاد مین اور صاحب جامع الاصول فی موطی سی روایت کی ہی قال مر النبی
بشہداء احد فقال ہولاء اشھد علیھم فقال ابوبکر السنا باخوانھم یا رسول اللہ اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا
کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی اور شاہ عبدالحق دہلوی کتاب
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین ترجمہ بعض روایات احد مین فرماتے ہین و بعد آن جائے دیگر
بر سر شہدائے احد بایستاد و فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت بر ایشان گواہی دہم
ابوبکر صدیق گفت کہ یا رسول اللہ ما نہ اصحاب تو ایم فرمود بلے ولکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید
ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند انتہی جناب امیر علیہ السلام سی نہج البلاغہ مین منقول ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہ حضرت نے فرمایا کہان ہین وہ قوم کہ جو دعوت کی گئی طرف اسلام کی پس قبول کیا اسکو اور پڑھا
قرآن کو پس محکم پکڑا اسکو اور برانگیختہ کئے گئے طرف جہاد کے پس والہ و شیدا اوسکے ہوے مثل شیدا ہونیکے
طرف اولاد کے اور تلوارونکو نیامون سی کھینچا اور صف جنگ مین صفین باندھین بعض اونمین سے
راہ خدا مین شہید ہوے اور بعضے بچے جو بچے وہ کچھ بچنے سی خوش نہین اور موت سے بھاگتے نہین آنکھین
انکی ضعیف ہین رونے سے خوف خدا مین پیٹ انکے پیٹھون سی لگے ہین روزہ رکھنے سی ہونٹھ اونکے
خشک ہین دعا کرنے سی رنگتین انکی زرد ہین بیداری سے منھ انکے غبار آلود ہین خشوع اور خضوع سی
وہی لوگ ہین بھائی میرے کہ زاہد ہین اور بے رغبت لذات دنیا سی ہین پس سزاوار ہے واسطے
ہمارے کہ ہم انکا غم جگر سوز کھائین اور انکے فراق مین کف افسوس کو بدندان حسرت کاٹین الخ
ابن ابی حدید کہ دشمنی شیعہ مین سخت تر از حدید اور دوستی سنیہ مین نرم تر از موم ہی بعد نقل اس
عبارت کے کہتا ہی پس اگر کوئی کہے کہ یہہ حضرت کسکی طرف اشارہ کرتے ہین اور کن لوگون کو مراد
لیتے ہین تو ہم کہینگے کہ مراد ان حضرت کی ایک قوم ہین جو ابتداے اسلام اور زمانہ ضعف
وخمول مین صاحبان زہد و عبادت تھے اور صاحبان جہاد شدید فی سبیل اللہ تھے مانند مصعب
بن عمیر بنی عبد الدار سی اور سعد بن معاذ اس سے اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ اور غیر
انکے شہدا اور صالحین مین سے مثل معوذ و معاذ و عثمان بن مظعون الغرض وہ ارباب دین کہ جنھون نے
عبادت کو جمع کیا تھا ساتھ زہد و شجاعت کے کہ اکثر اونمین سے ایام حیات رسولخدا مین بدر و
احد مین شہید ہوے اور بعض انکے باقی رہے مثل عمار یاسر و ابی ذر اور مقداد اور سلمان اور جناب
بن الارت اور ایک جماعت دیگر اصحاب صفہ اور عباد اور زہاد و فقراے مسلمین سے کہ زہد اور
عبادت اور شجاعت کی جامع تھے اور بدرستیکہ اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ ہر آئینہ بہشت مشتاق ہے طرف علی اور عمار اور ابوذر اور مقداد کی کما فی الصحیح الترمذی
اور بھی اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ گزرا ابوسفیان بن حرب بعد مسلمان ہونیکے طرف ایک جماعت
کے اصحاب صفہ سی پس اونہون نے اپنی ہاتھون کو دانتون سے کاٹا اور کہا کہ افسوس ہے کیونکر نہ چلے تلوار مردان

خدا کے اوپر گردن عدوئے خدا کی اور اُوسوقت ابوبکر ابوسفیان کے ساتھ تھا مخاطب ہو کر طرف اہل صفہ
کے کہنے لگا کہ تم لوگ مردان خدا کے حق مین ایسا کہتے ہو پس یہ خبر جناب رسولخدا تک پہونچے پس
حضرت نے افعال ابوبکر کو قبیح و منکر جانا اور کہا ابی بکر سے کہ دیکھ ایسا نہو کہ تو نے غضبناک کیا ہو خداوند تعالیٰ
کو بسبب غضبناک کرنے ان مردان خدا کے پس ابوبکر آیا طرف اہل صفہ کی اور معذرت کی اور کہا تم
استغفار کرو میرے واسطے پس کہا اُن لوگون نے غفر اللہ لک ہر چند فقرہ اخیر سنیون کا جمایا
ہوا ہی شیعہ اوسے کب مانتے ہین مگر اس حدیث سے طرفداری ابوبکر کی واسطے منافقین کے
اور غیظ و غضب مین آنا مومنین کا ثابت ہوا اور اسی طرح سے خارج ہونا ابوبکر کا اس روایت سے
ممدوحین جناب امیر علیہ السلام سے ثابت ہوا پس جن لوگون کی شہادت جد اعلیٰ امام زین العابدین
علیہ السلام دیتے تھے اور جد امجد اونکے جناب امیر علیہ السلام جنکے واسطے کف افسوس ملتے
تھے اونہین پر جناب امام زین العابدین علیہ السلام صلوات بھیجتے تھے نہ منافقین اور مغیرین اور مبدلین
پر فلیکن منک ما ذکرناہ علی ذکر فانہ ینفعک کثیرا و کنت بصیرا بعد اسکے کہ بحمد اللہ ہم فارغ ہوے
بیان اصل مطلب سے اب رجوع کرتے ہین طرف نقض فقرات مہملہ صاحب سالہ کی قولہ ای مسلمانو
اس دعا کی اقول ای مسلمانو ای سواد اعظم کسواد اللیل المظلم ای جلا ہوا ای دھنیو سنو کہ مولوی
مہدی علی صاحب تمہارے ہم مذہب و نصاری کے ہم مشرب کیا فرماتے ہین پہلو علمای شیعہ پہ
کذب و افترا باندھا جب اُس سے پیٹ نہ بھرا تو اب شیعون کے امامون پر مہربان ہوے ہین اب بعد
اسکے خدا اور رسول پر کذب و افترا کرینگے و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا امام علیہ السلام
تو فرماتے ہین کہ وہ اصحاب کہ جن مین یہ صفت پائی گئی ہی اونپر مین صلوات بھیجتا ہون پس صحابہ
مقبول کی تعریفین ہین اور بہ نسبت نامعقولون کے یہ تعریفین ہین کہ وہ صاحب اس صفات کی نہین تھے تو قابل
صلوات بھی نہین ہین اور ہمارے مخاطب مکذب مدعی اسکے ہین کہ امام علیہ السلام نے کل صحابہ پر خواہ منافقین
دنیا طلب ہون خواہ مغیرین و مبدلین جدیدین و لامذہب ہون گو خدا اُنکے حق مین لعنہم اللہ فی الدنیا
الی آخرہ فرمائے اور رسول مقبول اُنکو سحقا سحقا کہین مگر امام زین العابدین اونپر صلوات بھیجتے ہین

اے یارو حضرت مخاطب بہت جلیل القدر ہین اُونکی شان مین اسمقام پر رحمۃ اللہ علی الکاذبین مناسب ہے
اور اگر کلام اللہ کو اسکے خلاف پاؤ تو اُسکے بارہ مین تقلید عثمان کرو یا مثل ان ھذا لساحرون
غلط ہی رہنے دو بہرکیف از روے انصاف اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اُنکے معنی کو جو ہمنے
بیان کئے غور سی دیکھو اور سمجھو کہ امام زین العابدین ع نے اس دعا مین ان لفظون سی کن اصحاب پیغمبر کو یاد فرمایا ہے
اور کن لوگون کے مجاہدا ور اوصاف کو کس خوبی سی بیان کیا ہی اور اونکی کوششون اور مصیبتونکو
جو محض راہ خدا مین للہ فی للہ اوٹھائین نہ واسطے دنیا طلبی کی کسطرح پر ظاہر کیا ہی اور جنکے حق مین سوز
دل سی دعا کی ہے وہ کون لوگ ہین آیا وہی لوگ ہین جو مورد لعنت خدا فی الدنیا والاخرہ ہین
اور رسول خدا بھی اُونکو سحقاً سحقاً کہ بمعنی لعنت ہے فرماتے ہین اور جد امجد جناب زین العابدین علیہ السلام
قنوت مین اُنکو بجبت وطاغوت یاد کرتے تھے اور اللھم العن صنمی قریش مین اُنکی بڑے بڑے مراتب کا
ذکر کرتے تھے وہ کون آدمی ہی کہ جو آئمہ کرام کی امامت کو اصول دین مین سی سمجھتا ہو اور اُنکو قولاً
وعملاً وفعلاً وتقریراً مقتدائے کل کائنات اور حجت خدا علی کل التبریات جانتا ہو پھر اپنے امام کی قول کو ایسی
محمل سخت پر محمول کرے کہ وہ ملعونان خدا اور رسول پر صلوات بھیجتے تھے معاذ اللہ یہہ کام کسی مسلمان
کا نہین ہے کہ ایسے مزخرفات کا معتقد ہو قولہ پوشیدہ نہ رہے اقول پوشیدہ نہ رہے کہ جب ہم صحابہ کے
رذائل اور فضائح کتب سیر و تواریخ سے ثابت کرتے ہین تو یہ حضرات فرماتے ہین کہ صحاح مین
نہین ہے اور اگر ہم صحاح سے بھی ثابت کرتے ہین تو کہتے ہین کہ صحیحین مین نہین ہی اور اگر صحیحین مین
سے بھی ہم ثابت کرتے ہین تو مثل ناقہ عشوا کے اول دست و پا اُسکے تاویلات مین مارتے ہین اور جب ہم
ثابت کرتے ہین کہ یہ تاویلین غلط ہین تب کہتے ہین کہ یہ الحاق روافض مین سی ہی جیسا کہ موچی صاحب
فیض آبادی نے بہ نسبت احادیث فدک وغیرہ کی کہا ہی قولہ احتمال تقیہ کا اقول جب کسی شخص نے
امامیہ سی اس مقام مین ذکر تقیہ نہین کیا ہی پھر حضور والا کیا جھک مارتے ہین جو اسکا ذکر کرتے
ہین قولہ لفظ لفظ پر غور فرماوین اقول امامیہ رات دن ان دعاؤن کو پڑھتے ہین اور ہر ہر لفظ
سے اسکے اصحاب رحمت پر رحمت اور اصحاب لعنت پر لعنت کی بوچھار کرتی ہین آپنے قدرت خدا

دیکھی کہ ہمنے ہر فقرہ کی ایک ایک لفظ سے اپکی ثلثہ کو دودھ کی مکھی سا نکالکر دور پھینکا حقیقت یہ
ہے کہ کلمات طیبات اس دعا کو خبیثین سے کیا واسطہ الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین قولہ اور اونکو
باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اقول یہ کیا اعتقاد فاسد ہے استغفر اللہ اصحاب کی ترقی دینے سے
دین خدا نے ترقی پائی لاحول ولا قوۃ الا باللہ بخبر اُن جہال کے جو بحث ثلثہ مین انہ خود رفتہ ہین مجھے
گمان نہین کہ اہل علم اہلسنت کی بھی اسکے قائل ہون آیہ وافی ہدایہ قل لا تمنوا علی اسلامکم
بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان کو بھول گئے امام علیہ السلام نے آپکے ایسے لوگونکے
گمان فاسد کے دفع کرنے کے لیے لفظ وانتصروا بہ فرمایا ہے لیکن چونکہ آپکے عقیدہ فاسدہ کے خلاف
تھا آپ اس لفظ کا مع چند لفظ دیگر ترجمہ اوڑا گئے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ مین لیاقت ان لطایف
کے سمجھنے کی کہان ہے آپ نے کودون دیکر پڑھا ہو تو عجب نہین ورنہ اس نافہمی کی نوبت
نہ پہونچتی کہ راہ راست چھوڑکر راہ کج چلتے اور ہر جگہ ناخن لیتے اور ٹھوکرین کھاتے اب ہم اپنے
برادر خفش کو سمجھاتے ہین ذرا کان کھولکر سنیے کہ علم معانی بیان مین بیان ہوا ہے کہ اگر کلام سابق
سے کوئی توہم خلاف مقصود ناشی ہو اور اسکو متکلم کسی لفظ کے لانے سے دفع کرے تو اسکو اصطلاح
علمائے فصاحت وبلاغت مین احتراس کہتے ہین وہو ان یاتی فی کلام یوہم خلاف المقصود بما یدفع
ذلک الوہم بالجملہ لفظ وانتصروا بہ اس مقام مین واسطے دفع توہم فاسد آپکے ہی کہ منتصر ہونا صحابہ
کا کچھ انکے جد وجہد سے نہ تھا بلکہ خدا نے برکت اپنے رسول مقبول کے انکو نصرت دی اگرچہ
اقل قلیل تھے جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین ان ھذا الامر لم یکن نصرہ ولا
خذلانہ بکثرۃ ولا قلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ الحدیث یعنی اسلام کی
منصوری ومخذولی قلت وکثرت پر نہ تھی بلکہ دین خدا تھا کہ اوسنے خود اسکو ظاہر وغالب کیا اسلیے
کہ اگر قلت موجب ہزیمت ہوتی تو بدر مین نصرت اسلام نہوتی اور اگر کثرت موجب نصرت
ہوتی تو حنین مین اذ اعجبتکم کثرتکم موجب ہزیمت نہوتی لیکن وہ بھگوڑے جو مثل آپکے اصحاب ثلثہ
کے ہر مقام مین مولین دبر سے ہوتی تھی وہ تو کسی گنتی اور شمار ہی مین نہین ہین اونکا کیا ذکر ہے قولہ

اپنے آپکو امامیہ کہنے والے اقول سے جان لیتی ہین تمہاری یہ گوانری باتین - ہمکو تو تمہارے
سلف و خلف سب امامیہ کہتے ہین فقط ہمین نہین کہتے کما اثبتنا فی المجلد الاول اگر کچھ تمکو بھی امامونسے
علاقہ ہوتا تو ضرور تمکو بھی لوگ امامیہ کہتے اور اہلسنت معاویہ نہ کہتے ہمارا گمان یہ ہے کہ کسی سنی کو امامونکے
نام بھی بطور صحیح معلوم نہونگے قولہ اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اقول جن اصحاب کی خود
خدا اور رسول برائیان بیان کرکے اُنکو سپرد ذات الشمال کرین کہ اسفل السافلین ہین اونکو
منھ کے بھل اوندھا گرادین تو جو لوگ کہ ایمان بخدا اور رسول لائے ہین پھر کیون نہ اُنکی برائیان
بیان کرین قولہ جو کوئی اُنکی حال پر چلتا ہے اُسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اقول
جب ہم خود منافقین صحابہ کو دائرہ اسلام حقیقی سے خارج سمجھتے ہین تو اُنکے اذناب اولی الاذناب
کو کیونکر مسلمان سمجھین ما رضینا بالشیاطین فکیف بذراریہم قولہ محبت اور ایمان کے کیا معنی
ہین اقول محبت کی معنی یہ ہین کہ دوستان خدا سے دوستی اور دشمنان خدا سے دشمنی اور ایمان
کی بھی دو جزو تحلیلی ہین ایک تولا اور ایک تبرا جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسپر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
کہ جزو اول تبرا ہے معبودان باطل سے اور جزو ثانی تولا ہے معبود برحق سے اسی سے
کہا گیا ہے کہ تبرا مقدم ہے تولا سے قولہ اہل سنت جو ائمہ کرام کے اقوام اور افعال
برا قول لعنت اللہ علی الکاذبین دروغ گویم بر روے تو بھلا اہل سنت ائمہ کرام کی
اقوال اور افعال سے کیا علاقہ اصول اونکے ابو الحسن اشعری کی اور فروع اونکے
ابو حنیفہ کے تعجب ہے کہ ایسے جھوٹھون پر آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا ہے اگر مدعی طریقہ
امیہ ہو تو غاصبین خلافت سے بیزاری کرو کہ امام زین العابدین علیہ السلام دعاے
روز جمعہ مین اُنسے بیزاری کرتے ہین و قدم عنقریب قولہ وہ امامیہ اور دوست اہلبیت
ٹھری اقول جب بقول ابن اثیر کے رائس مائہ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ کے امام
علی ابن موسی الرضا علیہ السلام ہون پس اگر شیعہ نہ امامیہ ہون تو کیا ابو حنیفہ والے
یا مالک والے یا شافعی والے امامیہ ہونگے فاعتبروا یا اولی الالباب ان ذا لشئی عجاب

وکل ما قال الغوی المرتاب فانہ قربۃ بلا ارتیاب فجزاہ رب الارباب عنا جزاء العادیات الکلاب

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

جاننا چاہیے کہ اس دعا سے چند فائدے حاصل ہوئے اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاء خیر کرنا اور اونپر درود بھیجنا اور اُنکے حق مین گمان نیک رکھنا دوسرے اُن اصحاب کا سب سے افضل ہونا جو سب سے اول ایمان لائے اور اصحاب رسول کا خدا کی راہ مین ایذائین اور مصیبتین اوٹھانا اور خدا کے لیے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنا اور پیغمبر کے پیچھے انکی قریب رشتہ دارون کا انسے قرابت اور رشتہ چھوڑ دینا اور خدا کے دین مین داخل ہونے کے لئے لوگون کو دعوت اسلام کی کرنا تیسرے اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور اُنکی نشانیان اب ہر ایک امر کے نسبت ہم علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین (امر اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا) اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا اور اُنکو نیکی سے یاد کرنا درحقیقت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے حکم کی اطاعت کرنا ہے اسلیے کہ خود حضرت نے انکے حق مین ایسا فرمایا ہے چنانچہ اوپر ہم عیون اخبار سے اس حدیث کو بیان کر چکے ہین کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دعوا نے اصحابی کہ میرے اصحابون کو میرے لیے چھوڑو اور میری صحبت کے حق انکے حق مین رعایت کرو اور اسکی تائید مین اور احادیث اور اقوال نقل کرتے ہین اول حدیقہ سلطانیہ کی جلد سوم بحث نبوت مین جناب میرن صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ جب پیغمبر صاحب کا وقت وفات قریب آیا تو حضرت نے منبر پر جاکر اصحاب سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبر تھا سبھون نے عرض کیا کہ جو کچھ صبر خدا کی راہ مین آپنے گوارہ کیا اسکی جزاے خیر خدا آپکو دے تب حضرت نے اسکے جواب مین فرمایا کہ خدا شما را نیز جزاء خیر دہد کہ یہ روایت صفحہ ۳۲۸ حدیقہ سلطانیہ مین موجود ہے پس معلوم نہین کہ اُسوقت جبکہ ہزارون اصحاب موجود تھے اور واسطے وداع پیغمبر خدا کے مسجد مین جمع ہوے تھے حضرت کا انسے مخاطب ہو کر یہ فرمانا کہ خدا تمکو جزاے خیر دے کس امر پر محمول کیا جائے اور کیونکر ایسے اصحاب کے حق مین گمان نیک نہ کیا جائے دوسری تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین لکھا ہے کہ

ان رجلاً ممن یبغض آل محمد واصحابہ او واحدا منہم یعذبہ اللہ عذابا لو قسم علی مثل ما خلق اللہ لاھلکھم اجمعین کہ اگر کوئی شخص دشمنی رکھے آل محمد سے اور اصحاب محمد سے یا ایک سے بھی منجملہ انکے اسپر خدا ایسا عذاب کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے تمام خلق پر تو وہ سب ہلاک ہو جاوین پس جسطرح پر آل محمد کی دشمنی حرام ہے اسی طرح پر اصحاب محمد کی عداوت حرام ہے تیسرے پیغمبر خدا نے اپنے اصحاب کی سب و دشنام سے منع کیا ہے چنانچہ جامع اخبار مین کہ معتمدین کتب شیعہ سے ہے منقول ہے قال النبی من سبنی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ کہ جو کوئی مجھے برا کہے اسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحاب کو برا کہے اسکو دری لگاؤ چوتھے کتاب مفتاح الشریعت اور مفتاح الحقیقت مین جسکو ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور قاضی نور اللہ شوستری وغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سے منسوب کیا ہے لکھا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے اور بہتان اور افترا اس سے بڑھکر ہے اور عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس انکے حق مین اعتقاد نیک رکھنا ضروریات سے ہے انکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان رہنا چاہیے اور انکے دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیئے کہ اس سے نفاق خفی دلمین پیدا ہوتا ہے الخ پس باوجود اسکے کہ یہ روایتین خود شیعون کی کتابون مین موجود ہون اور پیغمبر خدا کا اور آئمہ کرام کا دعاء خیر کرنا اصحاب کے حق مین ثابت ہو اور پھر وہ اصحاب کے کینے کو افضل عبادت جانین اور لعنت کرنیکو جو کہ خود انہین پر لوٹتی ہے عمدہ ترین طاعت جانین اور جن پر امام زین العابدین علیہ السلام اور دیگر ائمہ کرام درود بھیجین انپر تبرا کرین اور اوٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے سوائے لعنت کے اپنی زبان پر دوسرا لفظ نہ لاوین اور بجائے لعنتیہ کے اپنے فرقہ کا نام امامیہ رکھین یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کوئی شخص اہل اسلام مین منکر اسکا نہین ہو سکتا کہ اصحاب رسول خدا سے کچھ لوگ منافق بھی تھے کہ سیکڑون آیتین قرآن مجید کی اونہین کی شان مین ہین اور منکم من یرید الدنیا وتریدون

عرض الدنیا وتوثرون الحیوۃ الدنیا وتسیرون الیھم بالمودۃ ویوذون
اللہ ورسولہ ومردوا علی النفاق ویخادعون اللہ ومثل ذلک سب انہین کے
لیئے ہین اور شان نزول آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجرین وانصار ہی کے بارے مین آیات
نازل ہوئی اور یہ لوگ ظاہر مین مقربین اصحاب رسول سے تھے کہ جنکی شان مین خدا الا تعلمھم
نحن نعلمھم واذا رایتھم تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم
فرماتا ہے اور امام نووی شرح صحیح مسلم مین انہین کی شان مین کہتے ہین انہم کانوا معدودین
فی اصحابہ یجاہدون معہ اما حمیتہ او بطلت الدنیا یعنی یہ لوگ اصحاب رسول خدا مین شمار کیے جاتے تھے
اور ان حضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے یا بحمیت قومیت یا بغرض حصول مال دنیا اور یہ اصحاب
اشرار ساتھ اصحاب اخیار کے ملے ہوئے تھے پس امام اور پیغمبر کا صلوات بھیجنا اور دعائے خیر کرنا
یا ان دونون فریق کے لیئے تھا تو عقل اسکو باور نہین کرتی کہ پیغمبر اور امام کے نزدیک اصحاب النار
اور اصحاب الجنہ دونون مساوی تھے اور مثل مشہور سب دھان بائیس ۲۲ پنسیری یہان صادق تھی
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون ولا یستوی اصحاب النار
واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون یا یہ صلوات اور دعائے خیر فقط اصحاب اشرار ہی کے لیے
مخصوص تھی اور یہ بدتر از شق اول ہے اگر یہی تھا تو پھر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ اور لعنھم اللہ
فی الدنیا والاخرہ کی مصداق کون لوگ تھے اور امام زین العابدین علیہ السلام غاصبین خلافت پر کیون
لعنت کرتے تھے یا یہ کہ مصداق صلوات اور دعائے خیر اصحاب اخیار تھے اور مصداق لعن و
تبرا اشرار تھے تو یہی مذہب شیعون کا ہے نہ یہ کہ کل صحابہ عدول تھے جیسا کہ مذہب اہل سنت ہے اور
کسی نے اہل تواریخ وسیر سے بھی نہین لکھا کہ مدینہ مین کسی وقت کوئی ہیضہ یا وبا یا طاعون ایسا ہوا
تھا کہ منافقین دفعۃً فی النار ہو گئے تھے اور فقط عدول صحابہ رہگئے تھے اور فساق وفجار صحابہ
سب مر گئے تھے اور کیونکر کوئی اسکا مدعی ہو سکتا ہے حالانکہ ابھی یوم الخلاص جو مدینہ کو اہل نفاق
سے پاک کریگا وہ آیا نہین وقد مر حدیثہ الصحیح فی المجلد الاول اور اگر کوئی منافقین اور فساق فجار سے

نہ تھا تو جناب رسول خدا نے تخلفین جیش اسامہ پر جو لعنت کی تو ہین عدول پر لعنت کی اور حدیث قرطاس
مین نہ آپ عدول فی ان الرجل لیہجر کہا تھا اور نہ حضرت نے ہین عدول کو مثل تنوخی بلفظ قوموا عنی
ونحوہا تھا الغرض عدول اور اخیار کہنا کل صحابہ کا محض لغویات اہل سنت سے ہی حضور والا کو
چاہئے کہ پہلی اپنی ثلثہ کا اخیار مین ہونا ثابت کرے پھر کچھ گفتگو کرتے تب ہم خود ہی اونکا مصداق
دعائی خیر ہونا مسلم کر لیتے اور اس تق تق اور بق بق سے جز تضیع اوقات کیا حاصل ہی اور آپ
جہالت اور حماقت مین اگر آپ ہی گرفتار ہوتے تو ہم کہتے کہ نجیب اسکا باعث ہی مگر افسوس
ہی کہ آپ کے موچی صاحب اور بساطی صاحب بھی یہی راہ چلتی ہین بہر اب ہم ایکی شکایت کیا کرین
قولہ اس دعا مین چند فائدہ حاصل ہوی اقول مگر آپ کے ثلثہ کے لیئی کوئی فائدہ نہین ہے قولہ
اصحاب کے حق مین دعائی خیر کرنا اقول اخیار کے حق مین نہ اشرار کے حق مین قولہ جو سب سے
پہلی ایمان لائی اقول پھر آپ کے ثلثہ کو کیا نہ وہ پہلی ایمان لائی نہ پیچھی ایمان لائی اس لیئے کہ تصدیق
جنانی جو شرط اعظم ایمان ہی ساتھہ افعال نفاقی کی جمع نہین ہوتی ہے قولہ خدا کی راہ مین اقول
آپ کے ثلثہ نی نہ خدا کی راہ مین ایذائین اوٹھائین اور نہ گھر بار چھوڑا بلکہ جو کچھہ کیا طلب دنیا کے
راہ مین کیا قولہ تابعین کی فضیلتین اقول ارضینا بالشیاطین نخیف بذراریہم واتباعہم الضالین
قولہ علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین اقول چاہئی علیحدہ علیحدہ بحث کیجئی چاہئی ایک جگہہ بحث کیجیئے
اگر مراد آپ کی کل صحابہ ہین تو بدلیل وحجت ادعائی محض بکار آمد نہین سکتا ہے اور آپکی
تو کیا حقیقت ہی ایکی بڑی بڑی بگادریون سے بھی اقامت برہان اس کلیہ پر نہین ہو سکتی
اور اگر مراد آپکی بعض صحابہ ہین فلا ینفعکم ولا یضرنا قولہ دعوای اصحابی اقول سابق مین بالہ
وما علیہ اس حدیث کا گزر چکا اور امام رضا علیہ السلام کی قول سی بدلیل حدیث اصحابی اصحابی
قید ما بدلو تبدیلا ہم اس مین لگا چکی دعوای دعای خیر کرنے پر دعوای اصحابی سے دلیل لانا بجز
ہمیشری کی کس امر پر محمول ہو اس لئی کہ دونو مین کچھہ مناسبت نہین ہی بجز اسکی کہ دعا اور دعوا
کا مادہ ایک ہی لیکن من المعنی دو ہین کیونکہ دعوا کا ترجمہ خود ہی چھوڑ دو فرماتی ہین چھوڑ دینے اور

دعائی خیر کرنے سے کیا واسطہ ہی کیا کور مغزی ہی کہ دعوائی دیگر اور دلیل دیگر دعوی اور
دلیل مین کچھہ مناسبت ہی نہین ہی قولہ تائید مین اقول اصل سی کیا ملا جواب تائید سی ملیگا بجز تضییع
اوقات کے بیچ لغویات کے قولہ کس امر پر محمول کیا جاوی اقول اسپر محمول کیا جاوی کہ جزای خیر کی
قابلیت نہین رکھتی مگر اصحاب خیر پس مورد دعائی پیغمبر اس مجمع مین سی نہین ہین مگر وہی لوگ جو اصحاب خیر ہین
لیکن ابناء الشرور یعنی منافقین اور مرتدین کو ہرگز کوئی صاحب عقل نہ کہیگا کہ مورد دعای پیغمبر ہین علاوہ
اسکے سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم وان تستغفر لہم سبعین مرۃ الآیہ
کو کیون آپ بہول گئی الحاصل اول اثبات کیجئے کہ آپ کے ثلثہ مورد اسکے تہی اور ثانیا یہ ثابت کیجئے کہ
یہ دعا بہی مقبول بارگاہ خدا ہوئی کیون نہین جائز ہی کہ یہ مرہ اولای سبعین ہو قولہ اصحاب محمد سی یا
ایک بہی منجملہ اونکی اقول ہذا صحیح یرید من لم یغیر ولم یبدل کما افاد سیدنا وامامنا الرضا علیہ الاف التحیۃ
والثنا فی حدیث دعوالی اصحابی علاوہ اسکی کل اصحاب مین جناب امیر علیہ السلام بہی داخل ہین اور وہے
حضرت ایک بہی ہین منجملہ اونکی اور عداوت اونکی باتفاق فریقین موجب نار ہی پس یہ خوشخبری
خدام حضرت نواب خورد محل صاحبہ بہادر جمل جنگ کو اور چہوٹی جرنیل صاحب بہادر صفین جنگ کو
دینا چاہئے قولہ سب و دشنام سی منع کیا ہی اقول اس مقام مین من سب اصحابی فقد کفر کو اس لئے
چہوڑ دیا ہی کہ عباس عم رسول اللہ نی جو حضرت عمر کو عض بظر امک فرمایا اور فحش گالی مان کی دی اور
حضرت عائشہ طائشہ نی قتل اللہ ولعن اللہ نعثلا سی حضرت عثمان کو یہودی ریش دراز بنا کے لعنت کے
اور اہل سنت معاویہ نی تا عہد عمر بن عبد العزیز منابر پر لعنت جناب امیر کی ان سب کا کفر بسبب سب کے
لازم آویگا اور حضرت عثمان بسبب سب و ضرب ابوذر و عمار اور ابن مسعود کی اکفر الکفر ہو جائینگے
وقد مر اور ہمارا جواب عبارت متروکہ و موجودہ سی اسی قدر کافی ہی کہ سب و دشنام شیعونکی نزدیک
حرام ہی اور بتقلید خدا و رسول منافقین کی حق مین دعا کرنا کہ خدا اونکو اپنی رحمت سی دور رکھے
جائز ہی اور جواب عموم مثل جواب حدیث سابق ہی قولہ معتمدین کتب شیعہ اقول کتاب جامع
الاخبار کو معتمدین سی کسی شخص نی ذوی العقول سی نہین کہا بجز اوس نامعقول کی جو جمیع ذوی العقول وغیر

زوی العقول ہین فرق نہین باتنا قول میری اصحاب کو برا کہی اوسکو درّی لگاؤ اقول اور جو صحابہ
کو برا کہی لگائی ذوالالوان سی اور جوتون سی مارے اوسکو کیا کرو یقین ہی کہ اوسکی حق مین بھی حکم قتل
کا ہوگا اور جو کہ یہ سب عثمان نی کیا اسی سبب سی حضرت نے یہ حکم دیتی ہین کہ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا
تحولہ کتاب مفتاح الشریعت اقول محسن ظاہری مصباح الشریعت کو مولانا مجلسی نی بحار الانوار
مین ہرگز نام کہ بلفظ مفتاح نہین کیا ہی اور خود فرمایا ہی کہ ماہرین اسلوب کلام ائمہ کرام علیہ السلام
جانتی ہین کہ اس مین وہ چیز ہی جو طرز کلام ائمہ کرام سی خارج ہی مگر پیروان کاذب و غادر و
خائن کو کہانی صحیح السلام جو ٹھہ بولنی مین ڈراہی کاش اس جھوٹھ پر بھی کچھہ کام نکلتا کہ بالخصوص ثلثہ
کے لئے کوئی متمسک بنتا لیکن بجز عموم کے کچھہ ہاتھہ نہ لگا وما من عام الا وقد خص نے
بنا گھر بگاڑا اور یہ بھی کہنا ہمارا بر سبیل تنزل ہی ورنہ بعد اسکے معلوم ہوتا ہی کہ یہان الفاظ عموم ہرگز
نہین بلکہ بالخصوص ایسی صفات مذکور ہین کہ جس سی ثلثہ کو کچھہ واسطہ نہین ہی قولہ اور بہتان
اور افترا اوس سی بھی بڑھکر ہی اقول اصل عبارت کتاب سی ان الفاظ کو جو آپ لکھتی ہین کچھہ مناسبت
ہے نہین اور اس مقام مین ذکر اصحاب خیر کا ہے نہ اصحاب شر کا چنانچہ فرماتے ہین ز
اعلم ان اللہ تعالی اختار لنبیہ من اصحابہ طائفۃ اکرمھم باجل الکرامۃ
الخ یعنی جان تو کہ جناب باری نی منجملہ اصحاب سے ایک گروہ کو برگزیدہ کیا ہے بجلیۂ تائید و نصرت
کہ وہ لوگ حق صحبت جناب رسولخدا پر مستقیم اور ثابت قدم رہی اور کسی حال مکروہ و مرغوب
مین اونکا ساتھہ نہین چھوڑا پس ایسونکی معتقد محبت رہنا چاہئے اور جو لوگ ایسی بزرگون پر تہمت
وافترا کرتے ہین اونکی صحبت سی حذر کرنا چاہئے الی آخر ما قال واضح ہو کہ عبارت اختار لنبیہ من
اصحابہ طائفۃ نص صریح ہی اس بات پر کہ توصیف کل صحابہ عموماً نہین ہے بلکہ بدلالت من
تبعیضیہ مراد بالخصوص بعض صحابہ ہین کہ جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہی اور برگزیدہ ہونا ثلثہ کا جملہ
صحابہ سی اول بحث ہی اور استقامت اور ثبات قدم حضرات ثلثہ کا لڑائیون مین بھاگنے
سے واضح ہے اور امر مرغوب مین ساتھہ رہنا واسطے دست برد مال غنیمت کی اور نہ خدا

جبکہ ہی کے ہوتا تھا لیکن امر مکروہ ہین تو لوگ مرہا کتے تھے اور مثل بزکوہی پہاڑون پر اوچکتی تھی
اور بہت اچھل کر بھاگ جاتی تھی اور تعجب واضح کرنیوالے مقبولین صحابہ پر خوارج و نواصب ہین کہ واسطے
چھپانی فضائح اعمال ثلاثہ کے مقبولین کی برائیان ثابت کرتے ہین یہانتک کہ خلیفہ ثالث کی ظلم و
ستم کے چھپانے کے لیئے تمہارے سچی صاحب اور لبالحی صاحب امثال ابی ذر و عمار و ابن مسعود
جنکی شان مین بالخصوص حدیثین نقل کرتے ہین اونکو شور پشت اور حرف اور کج خلق اور بی ادب
کہتی ہین اور ایسی ناقابل جو کام قابل جو بیان کہانی کی کرتی تھی ٹھہراتی ہین بلکہ ائمہ کرام علیہ السلام پر بھی
تہمتین باندھتے ہین بلکہ انبیا تک کسی کو نہین چھوڑتے اور تحفۃ الانبیا لکھتے ہین کہ شیعون کو حاجت
تبتر بہ الانبیا پڑتی ہی اور بعد یہین کہ اب تحفۃ الامعاذ اللہ لکھین اور شیعون کو اونکے مقابلہ مین تبتر
الالہ لکھنا پڑیگا قولہ جو کہ خود اونہین پر لوٹتی ہی اقول جناب والا شیعون پر کس لئی اسقدر
جھنجھلاتی ہین یہ بیچاری فقط ناقل قول و تمثیل کنندہ حکم خدا و رسول ہین کہ جنکی حق مین ارشاد ہوا ہے
یلعنھم اللہ و یلعنھم اللاعنون و لعنھم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و علیھم لعنۃ
اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین اوسی کے حاکی اور معمل ہین شیعون کو فقط
تصدیق یلعنھم اللاعنون منظور نظر ہی اگر شیعہ بھی مثل اہل سنت کی لاعنون سی نہون تو قول خدا
یلعنھم اللاعنون غلط ہو جائی اور جو لعنت شیعہ کرتے ہین اوس پر احتمال لوٹنی کا کسی طرح نہین
ہوسکتا اس لئی کہ یہ لعنت وہی لعنت ہی جو لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ مین ہی کیون صاحب
لوٹنی والون جیش اسامہ سی جو لعنت لوٹی گی وہ کیسر جائیگی شیعہ بیچاری فقط حاکی ہین اصل اس لعنت
کا کرنیوالا کون ہی ذرا بات کو سمجھو جبکہ کیسی ظاہرا اسلام ظاہری سی بھی باتھ اوٹھا کے بالکل یہود
اور نصاری کی شراکت آپکو منظور نظر تھی ہی کیونکہ ہو فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر ہر لعنت لوٹتے
ہی تو آپ کی لعنت بھی آپ ہی پر لوٹیگی اور حضرت عائشہ کی لعنت بیچ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا
و لعن اللہ نعثلا اور حضرت عمر کی لعنت بیچ اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کی کہیان قتل بمعنی لعن ہے
کما فی القاموس و النہایہ یہ بھی لعنتین اونہین کی قائلین پر لوٹین گی اور بعد اونکی اونکی تابعین تک

بفیض محبت اونکی پہونچ جائیگی اور حقیقت یہ ہی کہ کل دنیا کی لعنتین حضرات ثلثہ پر لوٹتی ہین کہ بانی مبانی کل
الملاعنہ ہین المسلمین جو ہی تہی اور جتنی ظلم و ستم موجب لعنت ہین سبکی بنا انہین کی ڈالی ہوئی ہی وللہ در القائل ؎
بد کردن شمر ہم ز بد کردن اوست - طرفہ لطیفہ یہ ہی کہ شیعہ بارہ سو برس سی ایسی مشاق لعنت کرنیکی ہین
کہ انکی تیر لعنت کی نشانہ مین ہرگز خطا نہین ہوتی بلکہ یہ تیر سہ پہلو ساتہہ ثلثہ کے خارجیون اور نا
صبیون کے جگر مین بہی تا پر پیوست ہوتا ہی یک گز دو فاختہ تو مشہور ہی لیکن یہان پر ایک گز سہ
فاختہ بلکہ ہزار فاختہ صادق آتا ہی چنانچہ جب سی آپ سنی ہوئی اسکا مزا آپ بہی چہکتی ہین آرے وہ لعنت
جو لوٹتی ہی وہ آپ ایسون کی لعنت ہی کیونکہ آپ نو آموز ہین بسبب اسکے کہ آپ کے گرو گھنٹالون
نے تو شیطان پر بہی لعنت مستحسن نہین جانی ہے آپ نی یہ نئی چال اور نئی خیال کہان سے
سیکہے شعر جانمن طرز نو انداختہ یعنے چہ ؛ مست از پردہ برون تاختہ یعنے چہ - قولہ اور
جن پر امام زین العابدین علیہ السلام درود بہیجین اقول مثل مشہور ہی کہ الکذوب قد یصدق کبہی
کوئی ہانک بہی تو سچی اوٹہاتی کذب و افترا آپکی رگ و پی مین مثل اشربوا فی قلوبہم العجل کے ساری ہوگئی ہے
دنیا مین کسی جاہل سی جاہل کے سامنے بہی کہئی کہ امام جن پر درود بہیجتے ہین اونکی پیروان اونپر لعنت
کرتی ہین تو کوئی باور نہ کریگا مگر جو آپ ہی کا ایسا سوفسطائی ہوگا الحاصل جن پر امام ایک درود بہیجتے
شیعہ اونپر تا قیامت لاکھون دفعہ درود بہیجتے ہین اور جن پر اونہون نے لاکھون مرتبہ خصوصاً
قنوت مین اللہم العن الجبت والطاغوت کہکر لعنت بہیجی تہی اونپر کبہی شیعہ بہی بیت الخلا مین لعنت
کرتے ہین اور اونکو بنام و نسب شریف اونکے خوب پہچانتی ہین مثل آپکی تو کہتی نہین پہرتی کہ وہ کون
ہین کہان سی آئی ہین قولہ اور بجائی لعنتہ کے اقول ہمنے آجتک یہی سنا تہا کہ لعنتی ملعونونکو کہتے
ہین نہ لاعنین کو اور ہمنی قول سابق مین بیان کیا کہ لعنت کرنیوالے خدا و رسول ہین اور شیعہ فقط
ناقل اور حاکی اوسی لعنت کے ہین اب آپکو اختیار ہی کہ چاہیے لاعنین کو لعنتی کہئی چاہئی
ملعونین کو لعنتی کہئے کوئی کسی کے منہہ مین لگام نہین دیتا اور اپنی دل سی نام رکہہ لینی کا ہر
شخص کو اختیار ہی جیسی شیعون کا نام آپ نی لعنتہ رکہا اسلئی کہ لعنت کو جائز رکہتے ہین اوسیطرح سے

ممکن ہے کہ شیعہ اہلسنت کا نام حرامیہ رکھین کہ لعنت کو حرام جانتی ہین ولنعم ما قیل ؎
بغض الولی علامۃ معروفۃ ٭ کتبت علی جبہات اولاد الزنا
من لم یوال ولیہ بین الورٰی ٭ سیان عند اللہ صلی ام زنا
قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام
امر دوم پیغمبر خدا کی یارون کا ایمان کی سبب سی مصیبت اور ایذا پانا اور جو سب سے اول ایمان
لائی اونکا اورون سے افضل اور بہتر ہونا اس دعا سی امام علیہ السلام کی پیغمبر خدا علیہ التحیہ
والثنا کی اصحاب کرام کی جو فضائل ثابت ہوتے ہین وہ یہ ہین انکا پیغمبر صاحب کی مددگاری مین
مصائب اور تکالیف کا پانا حضرت کی محبت مین اپنی بال بچون اور گہر بار کو چھوڑنا اور اپنی وطن
سی ہجرت کرجانا اثبات نبوت مین اپنی باپ بیٹون عزیزون کو قتل کرنا پیغمبر خدا کی دعوت کو قبول
کرنا اور خلق کو خدا کیطرف جمع کردینا ان فضائل کو امام نی اس تفصیل کی ساتھہ بیان فرمایا ہی کہ کسی
شیعہ کو کیسا ہی متعصب کیون نہو اسکی تکذیب اور تاویل کی جرات باقی نہین رہی اس لئی کہ کتاب
صحیفہ کاملہ ایسی معتبر کتاب ہی کہ حضرات شیعہ اوسکو زبور آل محمد کہتی ہین اور اسکی لفظ لفظ اور حرف حرف کو
صحیح جانتی ہین اور جو کچھہ اسمین لکھا ہی اوسکی تصدیق کرتی ہین پس ان فضائل کو جو امام نی بیان کئی
دیکھہ دیکھہ کر گو دل مین جلتی ہون اور اپنی محدثین اور علما کو اسکی تصدیق و تصحیح پر برا بھلا کہتی ہون
لیکن کسیطرح پر اسکی تکذیب نہین کرسکتی باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا کہ ان فضائل کا
مصدق سوای صحابہ کی اور کسی کو گردانین جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین گردانا (۲) یا کہ اسکو
تقیہ پر محمول فرماوین جیسا کہ اور احادیث ائمہ مین کیا ہی (۳) یا کہ ان فضائل کو اپنی مقبولین صحابہ کے
حق مین قبول کرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کو اس سی خارج سمجھین لیکن تینون طرح سی تاویل کا دروازہ بند ہی اور سوائے اسکی کہ موافق
ہماری مذہب کی ان فضائل کو تمام مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفائی ثلثہ کے حق مین تسلیم
کرین اور دوسرا چارہ نہین ہی چنانچہ ہم تینون تاویلون کا بطلان ثابت کرتے ہین امر اول +

[illegible] ان فضائل کی اصحاب رسول نہیں [illegible] کسی شیعہ نے دعوای نہیں کیا بلکہ ان فضائل کا
صحابہ کی شان [illegible] ہونیکو انکی علما نے قبول فرمایا ہے [illegible] صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے بجواب جلد
[illegible] اسکو تسلیم فرمایا ہے [illegible] بجواب [illegible] وجرح [illegible]
[illegible] اولیاء کرام سید اللہ مستحق رحمت و رضوان
[illegible] صحیفہ کاملہ کہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ آل محمد کو بند دعا [illegible] حضرت سید الساجدین
علیہ السلام [illegible] اس دوم کہ امام نے یہ فضائل [illegible]
کئی ہیں [illegible] کسی عالم نے علمائے شیعہ سے بیان نہیں کیا اور [illegible] لفظ تقیہ کا اس موقع پر [illegible]
لائی اس لئے کہ یہ فضائل جو امام نے بیان کئے وہ کسی ناصبی اور خارجی اور دشمن اہلبیت اور دوست
صحابہ کے سوال کے جواب میں بیان نہیں فرمائے کہ احتمال تقیہ کا ہوتا اور حضرات شیعہ یہ کہہ کر امام نے
بخوف جان و آبرو سائل ناصبی کی ظلم سے بچنے کی لئے جھوٹی تعریف اصحاب کی کر دی ہو ان بچاریوں نے بلکہ
یہ تعریف امام نے خدائے جلشانہ سے بوقت دعا کی ہے جسوقت سوای اونکی اور خدا کے دوسرا نہ ہوتا
تھا اور خلوت میں راز و نیاز کا دفتر پروردگار کے حضور میں کھولا جاتا تھا امام داعی ہوتے تھے اور خدا
مجیب ہوتا تھا پس خیال کرنا چاہئے کہ اصحاب رسول کی عزت اور بزرگی امام کی دل میں کس درجہ
تھی کہ ایسی راز و نیاز کے وقت میں بھی اونکو نہ بھولتے تھے اور جس طرح اپنی اور اپنی اہلبیت کے لیئے
دعا کرتے تھے اور انبیا و رسل کی حق میں دعا دیتے تھے اوسی طرح پر اصحاب رسول کی لیئے دعا
فرمائی اور انپر صلوات اور رحمت کی استدعا کرتے تھے اگر کاش حضرت امام اللہم صل علی محمد و آل
محمد و اصحاب محمد کہکر دعا کرتے تو بھی کافی تھا اور دعا کیوقت اونکی محامد اور اوصاف کے
دفتر کھولنے کی ضرورت نہ تھی مگر قربان امام سجاد علیہ السلام کی محبت اور انصاف کی کہ اونہوں
نے اتنی پر قناعت نہ کی اور اپنے خدا کے سامنے اپنے دادا کے یاروں کے ایمان اور مصائب
اور تکالیف کی تفصیل بیان کر کے اونپر رحمت نازل کرنیکی لئے دعا کی اور نہ صرف دعا کی بلکہ مہاجرین
کی محنتوں اور کوششوں اور مصیبتوں کا ذکر کر کے انکی شکر گذاری خدا سے چاہی اسیواسطے حضرت نے

اس دعا مین فرمایا واشکرھم علی ھجرھم کہ خداوندا مہاجرین نی جو ہجرت تیری واسطے کی اور اپنی
گھربار کو تیری پیچھی چھوڑا اسکی شکر گذاری کر پس کون شخص ہی کہ ان الفاظ اور فقرات کو دیکھکر امام
کی محبت کا ساتھہ صحابہ کی معتقد نہوگا اور کسکی زبان سی حرف عداوت کا باہم صحابہ اور اہلبیت کی
نکلیگا لیکن آفرین ہی حضرات شیعہ کی ایمان اور محبت پر کہ اپنی اپکو امامیہ کہین اور ائمہ کرام کے خلوص
محبت کا دعوی کرین اور اپنی آپکو پیرو امامون کا جانین اور با این ہمہ صحابہ سی عداوت رکھین
اور جسقدر امام اونکی تعریف کرین اوس سی ہزار حصہ بڑھکر وی اونکی برائیان بیان کرین اور
اگر کسی سنی بیچاری کی زبان سی بہ تبعیت ائمہ کرام اللھم صل علی محمد و آل محمد کے بعد اصحاب محمد
نکلجاوی تو غیظ مین آکر اسو غصہ سی دیکھنی لگین اور اتنی ہی بات پر اوسکو خارجی اور ناصبی کہنے
لگین سچ تو یہ ہی کہ جو امور ابطال اسلام و ایمان کی پردہ مین محبت اہلبیت کی حضرات
شیعہ نی کیی ہین وہ دشمنون سی بہی نہین ہوی ولنعم ما قیل شعر الحہ بفیضے نظر دوست کرد مشکل
اگر دشمن جانی کند باقی رہا امر سوم کہ ان فضایل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمای شیعہ
اچھا جانتی ہین اور اکثر مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ اس سی خارج ہین سو اس کا دعوی
سب علمای شیعہ نی کیا ہی اور تاویل کو جواب ان فضائل کا تصور فرمایا ہی لیکن جب اس امر
کو حضرات شیعہ نی تسلیم کر لیا کہ وہ فضیلتین جو امام اس دعا مین بیان کی ہین وہ اصحاب کرام کے
شان مین ہین تو ما بہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اوس سے تمام
مہاجرین و انصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفائی ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم
بہی اوسمین داخل ہین یا نہین چنانچہ ہم دعوی کرتی ہین کہ جو فضائل امام نی بیان کئی ہین وہ تمام مہاجرین
و انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم پر صادق ہین اسلیئی کہ وہی لوگ وہ ہین جنکی افعال اور
اعمال اور سیرت اور چال و چلن سی ثابت ہوتا ہی کہ ابلوا البلاء الحسن فی نصرہ و کانفوہ و اسر
عوا الی وفادتہ و فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ یعنی اونہون نے سب طرح کی بلاؤن
اور مصیبتونکو پیغمبر صاحب کی اعانت مین گوارا کیا اور حضرت کی دعوت کو سب سے اول سنا

اور بال بچون آل اولاد گھر بار کو اسکے کلمہ کے ظاہر کرنیمین چھوڑا اور اس دعویکو بھی ہم ثابت کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اس دعا کے فقرات جو مشتمل اوپر صفات حمیدہ اصحاب اخیار کے ہین بمفہوم مخالف یاد دہ ان اصحاب اشرار کے ہین کہ جو صاحب ان صفات کے نہ تھے بلکہ متصف بصفات ذمیمہ قبیحہ مثلاً حب البلاء الحسن فی نصرہ پڑھتے ہین تو مصداق اسکا جان نثاران جناب رسولخدا کو جنھون نے لڑائیون مین اپنی جان لڑائی سمجھکر انپر صلوات بھیجتے ہین اور فوراً بمفہوم مخالف ذہن مین تصور ان لوگون کا بھی آجاتا ہی جنھون نے جان لڑانیکی جگہ جان بچاکر آنحضرت کو تنہا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوے پس انکو مصداق فقد باء بغضب من اللہ سمجھکر انپر اور ہی قسم کی صلوات بھیجتے ہین پس ایسی دعا کو دیکھ دیکھکر شیعہ بہت خوش ہوتے ہین جلنے کے کیا معنی اور ایسی دعاؤن کی تصدیق و تصحیح کرنیوالون کو نہایت خیر و خوبی سے یاد کرتے ہین برا بھلا کہنے کے کیا معنی البتہ اہلسنت جب غاصبین خلافت پر دعاے لعنت دیکھتے ہونگے تو دلون مین تکذیب کرتے ہونگے لیکن بظاہر جز تصدیق کے کیا چارہ ہی کہ قول امام زین العابدین علیہ السلام کا ہی اب ہم آپ کو عمر ہی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ جب اہلسنت حدیث فدک اور حدیث قرطاس اور حدیث کاذب و غادر و خائن اور امثال اسکے کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر صحاح مین دیکھتے ہونگے اور بالخصوص حد حوض مین خوض کرتے ہونگے اور حدیث من اصحابی من لا یرانی کو ساتھ سوال حضرت کے حضرت ام سلمہ سے کہ آیا مین بھی انھین سے ہون کما فی النہایہ منضم کرتے ہونگے اور حدیث لا ادری ما تحدثون بعدی کہ جسکے مخاطب حضرت ابوبکر ہین ساتھ حدیث لا تدری ما احدثوا بعدک وانھم ما زالوا مرتدین منذ فارقتھم کے ملاتے ہونگے اور حدیث لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ ساتھ تخلف ثلثہ کے پڑھتے ہونگے تو کیسا جلتے ہونگے اور جل بھنکر کباب ہوتے ہونگے اور انکے مصدقین اور مصححین کو کیا برا بھلا کہتے ہونگے مگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم جسکا ایک ایک فقرہ قرآن سے بڑھکر ہی اسکی تکذیب نہین کرسکتے باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا یہ کہ ان فضائل بلکہ جلائل رذائل کا مصداق

سوا اسکے چاہیے کہ کسی کو نہ بیوں (۲) یا یہ کہ اسکو آویزہ بجھول فرماویں (۳) یا یہ کہ ان فضائل
رذائل کو اپنے قبول صاحب کے حق میں قبول نکریں اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء
ثلثہ کو اس سے خارج کریں کہ وہ ان طرح کی تاویلوں کا دروازہ بند ہوا اور سوائے اسکے کہ موافق مذہب شیعہ کے
ان رذائل کو تمام منافقین مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفائے ثلثہ کے حق میں تسلیم کریں کہ اس وقت
منافقین ہیں اور دوسرا چارہ نہیں ہے چنانچہ ہم تینوں تاویلوں کا بطلان ثابت کرتے ہیں اور اول کہ مصداق ان رذائل کے
اصحاب رسول نہیں ہیں اسکا خود کسی سنی نے دعوی کیا بلکہ ان احادیث کا صحابہ کی شان میں وارد ہونیکو انکے
علمائے قبول کیا ہے چنانچہ ثلثہ کے متعلق بغض رکھنے کے ہونیکا علمائے اقرار کیا ہے اور جناب معصومہ کے جھوٹ کی تصدیق
نکرنا اور انکے دعوی کو رد کرنا اور شہادت علی اور ام ہانی اور حسنین کو رد کرنا کل کتب کلامیہ اور اصولیہ
سنیہ میں موجود ہے جیسی شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور شرح مسلم الثبوت بہاری وغیرہ میں اور
عمر کا یہجر کہنا اشفائے قاضی عیاض میں اور اکثر منافقین مہاجرین و انصار کا کہنا القول ما قال عمر اور
بعض مومنین کا کہنا القول ما قال رسول اللہ لیکن یہ مومنین اتنے قلیل تھے کہ انکی کچھ نہ چل سکی بلکہ منافقین
مہاجرین و انصار بسبب کثرت کے غالب آئے اور قلم و دوات نلانے دیا اور خود باقرار مسلم و بخاری
ثابت ہے کہ جناب امیر و عباس شیخین ہی کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور خود حدیث من
اصحابی من یرانی اور حدیث اصحابی اصحابی بنص صریح دلالت کرتی ہے کہ وہ غیر اصحاب
نہ تھے اور ارتداد منہ ما فارقتم بدلالت منذ و قرینہ حدیث لا ادری ما تحدثون بعدی
کہ من حیث اللفظ و المعنی مطابق انک لا تدری ما احدثوا بعدک کے ہے دلیل ہے اس پر
کہ حضرت ابوبکر و عمر اور امثال انکی مراد ہیں اور صاحب ملل و نحل نے تصریح کی ہے کہ متخلف از جیش
اسامہ اصحاب کبار اہلسنت تھے جنکو یہ لوگ پہلے درجہ کا مجتہد جانتے ہیں اور اقرار کرنا کل علمائے اہلسنت
کا کہ مصداق ان احادیث کے صحابہ ہیں ہمارے دعوی پر شاہد عادل ہے اور مثل اسکے بہت احادیث
ہیں جیسی - اذا فتحت علیکم خزائن الروم و الفارس اور حدیث لتبتعن سنن
من قبلکم شبرا بشبر و خذ و النعل بالنعل و القذۃ بالقذۃ اور حدیث انی لست

Presented by Ziaraat.Com

اخشی علیکم ان تشرکوا ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوها اور حدیث انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ۔ کما فی البخاری وحدیث تکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی کما فی صحیح المسلم اور مخاطب اور مصداق کل ان احادیث کی اکثر مہاجرین وانصار ہین اور اسیطرح کل آیات جو شان منافقین مین ہین باتفاق مفسرین کوئی کہانتک کل مہاجرین وانصار کو عموماً اور ثلثہ کو خصوصاً بچا سکتا ہی باقی رہا امر دوم کہ پیغمبر نے اور انکے اصحاب نے شیعون سے ڈر کر یہ رذائل صحابہ از راہ توریہ بیان کیے ہون اسکو بھی کسی عالم نے علمائے اہلسنت سے بیان نہین کیا اور توریہ بھی قسمی از تقیہ ہی اور جو قباحت تقیہ مین بقیاس نفاقی ابو حنیفہ ہی وہی توریہ مین بھی ہی پس اگر خود پیغمبر اور انکے اصحاب مین بقیاس ابو حنیفہ نفاق پایا جاوے تو وہی مثل صادق آئے کہ معاذ اللہ ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی باقی رہا امر سیوم یعنی ان رذائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علماے اہلسنت برا جانتے ہین اور انکا اہل ردہ نام رکھتی ہین یعنی امثال قوم مالک نویرہ اور اکثر مہاجرین وانصار خصوصاً خلفائے ثلثہ اس سے خارج ہین تو اسکا دعوی کل علمائے اہلسنت نے کیا ہی لیکن جب اس امر کو علماے اہلسنت نے تسلیم کر لیا کہ وہی رذیلتین جو رسول خدا نے اور انکے صحابہ نے ان احادیث مین بیان کیے ہین اصحاب لئام کی شان مین ہین تو عدالت کل صحابہ باطل ہو گئے اب مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرت کے اسی قدر رہ گیا ہی کہ مراد اس سے اکثر مہاجرین وانصار ہین یا نہین بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفائے ثلثہ لا رضی اللہ عنہم بھی اسمین داخل ہین یا نہین چنانچہ ہم دعوے کرتے ہین کہ جو رذائل ان احادیث مین مذکور ہین وہ اکثر مہاجرین وانصار پر خصوصاً خلفاء ثلثہ لا رضی اللہ عنہم پر صادق ہین اسلئے کہ وہی لوگ وہ ہین کہ جنکے افعال اور اعمال شقاقی ونفاقی اور سیرت خبث سریرت اور چال وچلن سے ساتھ رسول زمن کے ثابت ہوتا ہی کہ انھون نے کسی طرح کی ایذاؤن اور مصیبتون کو اپنے اوپر پیغمبر صاحب کی اعانت مین گوارا نہ کیا اور وقت مصیبت کے اپنی اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوے اور اس دعوے کو ہم بارہا ثابت کر چکے اور پھر بھی ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے قولہ اصحاب کرام کے جو فضائل ثابت ہوتے ہین اقول

نہ اصحاب لیام کے فضائل قولہ پیغمبر صاحب کی مددگاری مین اقول اگر مراد مددگاری سے شریک
جہاد ہونا ہی تو آپکے ثلثہ کو بھاگنے مین تو تکلیف بیشک ہوتی تھی لیکن بھاگنے والے جانبازی اور
جان نثاری تکلیفین نہین اٹھاتے اور قابل مدح امر ثانی ہی نہ اول علاوہ اسکے جہاد مقبول وہ ہی
جو للہ فی اللہ ہو نہ وہ جہاد کہ جسکی شان مین امام نووی فرماتے ہین کہ یجاہدون اما حمیۃ او بطلب
الدنیا اور آپکے ثلثہ نے تو بجز بھاگنے کے کبھی جہاد ہی نہین کیا اور اگر کہین لڑے ہون کسی جھوٹھی سی
تاریخ سے بھی نشان دیجئے اور بفرض غیر واقع اگر جہاد کرتے بھی تو چونکہ منافق تھے پس جہاد انکی اما حمیۃ
او بطلب الدنیا ہوتی لیکن حمیت اور غیرت تو انمین چھو نہین گئی تھی ورنہ مولی دبر کیون ہوتے
ہان بطلب الدنیا مسلم ہو سکتا ہی قولہ اپنے بال بچون اور گھر بار کو چھوڑا اقول کسی مورخ نے نہین
لکھا کہ آپکے ثلثہ نے جورو لڑکے چھوڑ دیئے تھے باقی گھر بار چھوڑنا تو بخوف کہنہ نعال ابن ربیعہ
تھا اور واسطے طلب جیفہ دنیا کے تھا فمن کان ہجرتہ للدنیا یصیبہا کما مر من صحیح البخاری قولہ باپ
بیٹون عزیزون کو قتل کرنا اقول آپکے ثلثہ نے نہ اپنے باپون کو نہ بیٹون کو نہ عزیزونکو بلکہ ایک
مکھی کو بھی نہ مارا قولہ دعوت کو قبول کرنا اقول آپکے ثلثہ نے کبھی دعوت حقیقی قبول نہ کی اور دعوت
ظاہری بطمع دنیا مثل دیگر منافقین قبول کی قولہ خلق کو خدا کیطرف جمع کر دینا اقول ثلاثہ نے خدا کیطرف
جمع نہین کر دیا بلکہ بھاگ بھاگ کے رسول خدا پر کفار کو البتہ جمع کر دیا قولہ ان فضائل کو امام نے اس تفصیل کے
ساتھ ہین بیان کیا ہی اقول ترجمہ دعا مین ہم ثابت کر چکے کہ مصداق ان فضائل کے آپکے ثلثہ نہین ہین
ان فضائل کو سنکے آپکے منھ مین کیون پانی بھر آتا ہی آپکے ثلاثہ تو مصداق ان فضائل کے ہین
جو دعائے روز جمعہ اور دعائے صنمی قریش مین مذکور ہین قولہ حرف حرف صحیح جانتے ہین اقول اسلئے
کہ حرف حرف اور لفظ لفظ اسکا ثلثہ کو خارج اور زمرۂ غاصبین خلافت مین والج کرتا ہی کہ
جن پر تبرا بالتصریح مذکور ہی قولہ دلمین جلتے ہون اقول محض غلط ہی اس دعا کو پڑھتے ہین
ہان سنیون کے دلونمین شعلۂ نار جہنم کے بھڑکتے ہین کہ ہائے کیونکر ثلثہ کو مصداق اسکا ٹھہراوین کیا
کیا ہاتھ پانون ٹپکتے ہین مگر کچھ نہین بن پڑتی شیعہ ایک ایک لفظ دعا سے ثلثہ کو دودھ کی سی مکھی

قول کہتے ہین جیسا کہ ترجمہ دعا مین آیا ہے نے قدرت خدا کو ملاحظہ فرمایا قولہ تصحیح پر برا بھلا
کہتے ہوا قول بر ثلثہ کو کہ اصحاب آلہ صلوات مذکورہ فی الدعا کے نہین ہین اور بھلا تصدیق و
تصحیح کرنیوالونکو کہتے ہین تو اسکی تکذیب نہین کر سکتے قول تکذیب کی کیا حاجت ہی کہ صفات
مذکورہ قیود و شروط ہین کہ ثلثہ کو ایک قسم کی صلواۃ سے خارج کر کے دوسری قسم کی صلواتون کا
مستحق کرتے ہین قولہ تاویل اسکی تین صورتین ہین قول تاویل اسکو کہتے ہین کہ معنی خلاف ظاہر
مراد لیے جائین ہم جبران ہین کہ یہان تو صاف صاف موجود ہی کہ صلوات اوپر ان اصحاب کے جو صاحب
ایسے ایسے صفات کے ہین اور جو لوگ کہ متصف بضد ان صفات کے ہین ان پر ضد
صلوات ہی ان معنون کو جو کہ نہایت ظہور مین کالنور علی شاہق الطور ہین حضرت مخاطب لاشعور
تاویل کیونکر ارشاد فرماتے ہین اور اسکو تاویل نہین کہتے ہین کہ جو لوگ صاحب ان صفات کے
نہین ہین انپر زبردستی صلوات ٹھہراتے ہین اور یہ حصر جو تین مین کیا ہی اسپر کیا دلیل ہی مگر اصحاب
ثلثہ والے جب ٹٹولتے ہین تو انکو تین ہی ہاتھ لگتے ہین احتمال لغو نکالنا اور پھر اسکا بھی اقرار کرنا
اعجب ہے کہ فائل نہین آپ ہی کی ایسی جہالت شعارون کا کام ہی قولہ یا کہ ان فضائل کا مصداق
سوا صحابہ کے قول کسقدر یہ شخص لغو گو اور جہل ہی کہ احتمال کے بھی معنی نہین سمجھتا سلب الشی
عن نفسہ کا نام احتمال رکھتا ہی اس لیے کہ مبحوث عنہ فضائل صحابہ ہین پس فضائل صحابہ سے فضائل
صحابہ کی نفی کرنا عین سلب الشی عن نفسہ ہی اصل کلام اسمین ہی کہ آیا یہ فضائل کل صحابہ کے ہین یا بعض
صحابہ کے آپ مدعی اسکے ہین کہ یہ فضائل کل صحابہ کے ہین بدین طمع کہ کل مین ثلثہ بھی آپکے آجائینگے ہم کہتے
ہین کہ لانسلم کہ کل صحابہ متصف باین صفات ہین بلکہ بعض ہی ایسے ہین پس وہی بعض مورد صلوات
ہین حضرت مخاطب پر لازم ہی کہ اقامت برہان کرین اسپر کہ کل صحابہ مراد ہین بلکہ اسی کو ثابت
کرین کہ ثلثہ بھی مراد ہین وانی لہ ذلک قولہ جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین قول سابق
مین بکمال توضیح بیان ہوا کہ نجوم ہدایت نہ غیر صحابہ نہ کل صحابہ ہین بلکہ اکملین صحابہ ہین کہ وہی
صحابہ حقیقی ہین یعنی اصحاب العصمۃ علیہم السلام نہ اصحاب جائز الخطا اور نہ اصحاب ظاہری

Presented by Ziaraat.Com

کہ جن مین منافقین اور مرتدین اور فاسقین و فاجرین سب داخل ہین اور اصحاب حقیقی کو زمرۂ
اصحاب شرعی و عرفی سے خارج کرنا حماقت حمقاء ہی اور حدیث نجوم کو صحابہ حقیقی پر محمول کرنیمین فقط
شیعہ قصوروار نہین ہین بلکہ آپکے بڑے بڑے گرد گھنٹال بھی اسمین شریک ہین مثل شیخ احمد بن الفضل
اور ملک العلما دولت آبادی کے جیسا کہ گذر چکا **قولہ** تقیہ پر محمول فرماوین **اقول** جبکہ آپ خود مقر
ہین کہ کسی شیعہ نے تقیہ پر اسمقام مین نہین محمول کیا ہی تو حضور والا پھر کیون یہ جھک مارتے ہین
قولہ یا کہ ان فضائل کو اپنے مقبولین پر **اقول** کتنی ٹھوکرین کھا کر آخر اب سیدھی بات دہن شریف
سے نکلی ہی اسی کو پہلے کہا ہوتا جب ہر ہر مزبلہ پر پہرنے سے پیٹ بھر لیا تب ٹھکانے پر آئی
اب کیا تمھارے منھ مین سمائیگا اور کیا نکلیگا اس جھک مارنے اور گوہ کھانے سے کیا ملا ہم بیشک
ان فقرات کو مقبولین صحابہ کے حق مین سمجھتے ہین مردودین صحابہ کسی طرح اس مین داخل نہین
ہوسکتی **قولہ** دوسرا چارہ نہین ہی **اقول** استغفر اللہ دروازے آپکے منھ پر بند ہین باعتبار
ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ کی یہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین بھی
انشاء اللہ فی فی عمد ممددہ ہوجیئے گا تب ان دعاوی باطلہ کا حال جو بلا حجت وہان واسطے
تضلیل عوام کی کرتے ہین کھل جائیگا **قولہ** تمام مہاجرین و انصار **اقول** ابھی تو کل صحاب کا
دعوے تھا اب کل مہاجرین و انصار کا دعوے ہوا اور بعد اسکے اکثر مہاجرین و انصار کہیے گا
اور بعد اسکے قید سابقین اولین لگائی جائیگی کیا آپ گرگٹ کیطرح رنگ بدلتے ہین حضور والا
تمام مہاجرین و انصار مین سے تو وہ لوگ بھی تھے جنکے خدا و رسول نہایت درجۂ عالی لی مدّاحی
فرماتے ہین چنانچہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ
الآیہ اور بھی فرمایا - اذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائما
اور فرمایا - ومنھم من یلمزک فی الصدقات اور بھی فرمایا یا ایھا الذین امنوا مالکم
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
اور بھی فرمایا ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالی اور بھی فرمایا ولیتم مدبرین

اور بھی فرمایا تسرّون الیھم بالمودۃ اور افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اور بھی فرمایا واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون ومن اھل المدینۃ مردوا علی
النفاق ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام اور بھی فرمایا ہے
یحلفون لکم لترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین اور پھر فرماتا ہے
ویحلفون باللہ انہ لمنکم وما ھم منکم ولکنھم قوم یفرقون اور بھی فرماتا ہے اذا رایتھم
تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم کانھم خشب مسندۃ کہانتک آیتین
لکھی جاوین آپ تو مدعی اسکے ہین کہ لفظ لفظ کلام اللہ کا ہماری زبان پر ہے مگر شاید یہ الفاظ کلام اللہ
کے نہین بلکہ شیعون کی جمائے ہوے فقرہ ہین کہ حضرت عثمان کے جلانے سے بھی نہ جلے اور نہ بچگئے
یا یہ الفاظ غیر صحابہ اور غیر مہاجرین وانصار کی شان مین ہین تو وہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے
تھے کوئی حضرات اہلسنت سے انکے نام اور نشان اور حالات پوچھے شاید یہ لوگ ہند و سند و
روم و فارس کی ہون کہ اپنے گھرونسے بیٹھے ہوے خدا و رسول کو ایذا دیتے ہونگے اور خدا بھی
لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ سے انھین کے گھروا... پر تحفہ لعنت بھیجتا ہوگا خدا کی تعریفون کا نمونہ
تو آپ نے سنا اب کچھ رسول کی بھی تعریفون کا نمونہ سن لیجیے جمع بین الصحیح مین ہے قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا
جحر ضب لاتبعتموھم قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن
یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے مخاطب باصحاب ہوکر کہ ہر آئینہ چلوگے تم انھین راہون پر کہ جن پر
اگلے لوگ چلے ہین شبر بشبر و ذراع بذراع۔ تا اینکہ اگر وہ داخل ہوے ہونگے سوراخ
سوسمار مین تو تم بھی متابعت انکی کروگے راوی کہتا ہے کہ ہمنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مراد
اگلون سے یہود و نصاری ہین فرمایا پھر اور کون ہین اور مثل اسکے کشاف وغیرہ مین بھی ہے کہ
فرمایا آنحضرت نے انتم اشبہ الامم یعنی اسرائیل لترکبن طریقتھم حذو النعل
بالنعل والقذۃ بالقذۃ غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا یعنی تم اشبہ امم ہو

بہ بنی اسرائیل کی چال چلوگے قدم بقدم سوائے اسکے کہ مین نہین جانتا کہ گوسالہ پرستی بھی کروگے
یا نہین مین کہتا ہون کہ جسطرح سے حضرت ہارون سے منحرف ہوکر لوگون نے گوسالہ پرستی اختیار کی
تھی اُسی طرح سے یہان بھی لوگون نے صاحب منزلت ہارونی سے منحرف ہوکر گاؤ کہن سالہ پرستی
باغوائے سامری اس امت کے کی اور پھر جمع بین الصحیحین مین ہی قال النبیّ صلی اللہ علیہ
وآلہ اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن
بن عوف نکون کما امرنا رسول اللہ فقال صلّے اللہ علیہ وسلم کلا
بل تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثمّ تتباغضون وفے
روایۃ ثم تنطلقون الی مساکین المہاجرین فتحملون بعضھم
علے رقاب بعض وفے روایۃ ابن المغازلی ترجعون
بعدی کفارا یضرب رقاب بعضکم بعض۔ یعنی فرمایا جناب رسولؐ خدا نے
کہ جسوقت مفتوح ہونگے تمپر خزائن فارس وروم تم کیسے ہوگے پس عبدالرحمن بن عوف نے کہ از جملہ
عشرہ مبشرہ ہی عرض کی کہ ہونگے ہم اُسی طرح پر کہ جسطرح پر رسولخدا نے حکم کیا ہی پس فرمایا حضرت نے
بلکہ تم رغبت دنیا کروگے اور آپس مین حسد کروگے اور آپس مین ایک دوسرے سے پیٹھ پھیروگے
اور آپس مین بغض کروگے اور جاؤگے طرف مسکینان مہاجرین کے پس بعض کو بعض کے گردنون پر
سوار کروگے اور روایت ابن مغازلی مین ہی کہ پھر جاؤگے بعد میرے اور ہوجاؤگے کفار سے
اور بعض بعض کی گردن ماریگا کیون حضرت یہ لوگ اصحاب رسولخدا مین سے ہین یا نہین مخاطب
اس حدیث مین تو وہ بزرگ ہین کہ جنکو آپ عشرہ مبشرہ مین سے سمجھتے ہین اور ہمتو جانتے ہین کہ یہ سب
اوصاف بلا اشتباہ حضرات خلافت پناہ ثانی وثالث مین تھے اسواسطے کہ بقول اہلسنت یہ سب فتوح فارس
وروم انھین حضرات کیوقت مین واقع ہوئی تھی اور مشکوۃ مین حذیفہ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا
نے یکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی فیھم رجال
قلوبھم قلوب الشیاطین فے جسمان انس قال حذیفۃ قلت یا رسول اللہ

کیف اذا ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظهرک واخذ مالک فاسمع واطع
یعنی ہونگی بعد میرے ایک گروہ کہ نہین مہتدی ہونگے ساتھ ہدایت میری کے اور نہ چلینگے اوپر طریقے میرے کے
اور اُن مین کچھ لوگ ہونگے کہ دل انکے دل شیاطین کے شیاطین کے ہونگے صورت انسانمین پس عرض کی حذیفہ
نے کہ یا رسول اللہ مین انکے زمانہ کو پہونچون تو کیا کرون حضرت نے فرمایا سُن اور اطاعت امیر کر اگرچہ تجھے مارین
اور تیرا مال چھین لین اور مثل اسکے صحیح مسلم مین بھی ہی لیکن بجاے اُمّۃ اُمّۃ ہی اب فرمائیے کہ مخاطب باین احادیث
اصحاب ہین یا غیر اصحاب مہاجر و انصار ہین یا غیر انکی کن لوگون سے حضرت نے فرمایا کہ تم طریقہ بنی اسرائیل پر
چلوگے اور معلوم نہین کہ گوسالہ پرستی کروگے یا گاؤ کہن سالہ پرستی کروگے اور کن لوگون کو فرمایا کہ
تمھارے واسطے خزائن فارس و روم مفتوح ہونگے یہ خزانے سواے مہاجر و انصار کے کسنے پائے
اور حذیفہ کو کسکی اطاعت کا حکم حضرت نے دیا آیا بعد ثلثہ کے بھی حذیفہ زندہ رہے تو اریخ کو دیکھیے تو
معلوم ہو کہ حذیفہ کسکے کسکے زمانہ کے ائمۃ النار سے مدرک ہوے اگر ان احادیث کو خلفاے بنی امیہ پر
محمول کیجیے گا تو حذیفہ اُنکی زمانہ مین کب باقی رہے اور آنحضرت نے تتحاسدون و تتباغضون
کسکی طرف خطاب کیا غائبین کیطرف یا حاضرین کیطرف بلکہ ابن مغازلی نے بعض اصحاب رسولخدا
کا تو کفر ہی ثابت کردیا ہم نہین سمجھتے کہ آپ نے کیا مذہب اختیار کیا کہ نہ آیات قرآن کی تصدیق کرتے
ہین نہ اپنے صحاح ستہ کو مانتے ہین یا تو بہ تبعیت محرق القرآن اُن آیات کو مٹا دیجیے یا صحاح ستہ کو
ردی بنا کر صحافون کے ہاتھ بیچ ڈالیے اور اگر ان دونون کی تصدیق کیجیے تو اپنے عقیق اور اُنکے
شفیق اور شفیق اور طلیق کی شان مین وہی کہیے جو شیعہ کہتے ہین **قولہ** اُنکے علما نے قبول فرمایا ہی
اقول کوئی بات آپکی تلبیس ابلیسی سے خالی نہین ہوتی ہرگز علماے شیعہ نے کل اصحاب کے فضائل
کو قبول نہین فرمایا بلکہ بعض اصحاب کے جوہر بین و گوہر شناس ہین سچے موتیون کو چن لیتے ہین
اور جھوٹے موتیون کو مزبلہ پر پھینکدیتے ہین **قولہ** صاحب نزہہ اثنا عشریہ نے **اقول** صاحب نزہہ
اعلی اللہ مقامہ نے اُنھین اصحاب کے فضائل کو تسلیم کیا ہی جو قابل تحسین و آفرین ہین نہ وہ اصحاب
کہ جو لائق تعجین و نفرین ہین تعجب ہی آپ سے کہ عبارت کو بھی اُنکی نقل کرتے ہین اور الفاظ کو نہین

دیکھتے وہ خود فرماتے ہین جمیع اصحاب مقدوح ومجروح نہین ہین یہ فقرہ باعتبار اسکے کہ کل لیس لیس الکل
سو رسالیہ جزئیہ ہی صاف دال ہی اسپر کہ بعض صحابہ مقدوح ومجروح ہین معلوم نہین کہ کیا سمجھکر اسکو آپنے
اپنے دعوے پر دلیل گردانا ہی کچھ بھی سمجھکر بات کیا کیجیے مجنونون کیطرح بیہودہ گوئی کیون اختیار کی ہی
قولہ براہ تقیہ بیان کیے ہین اسکو بھی عالم نے علماے شیعہ سے بیان نہین کیا **اقول** پھر آپ بہت
جھک مارتے ہین جو اُسکی نفی مین زق زق وبق بق کرتے ہین **قولہ** پس خیال کرنا چاہیے کہ اصحاب رسول کی عزت
اقول عزت اور بزرگی اُنھین اصحاب کے لیے ہی جو مقبولین ہین اور حضرت نے اُنھین کے اوصاف اس دعا
مین بیان فرمائے ہین اور مردودین اصحاب وہ ہین جن پر خدا اور رسولخدا وائمہ ہدا لعنت کرتے ہے چنانچہ
انھین امام نے غاصبین خلافت پر دعائے روز جمعہ مین کیسی لعنت کی پس ممکن نہین ہی کہ ممدوحین
ومرحومین عین مذمومین وملعونین ہون **قولہ** کہکر قناعت کرتے تو بھی کافی تھا **اقول** ہان بظاہر آپکو
گنجائش کلام ہوتی ہر چند حقیقت مین وہی اصحاب مراد ہوتے جو صاحب ان صفات کے تھے مگر
قربان امام علیہ السلام کے حزم واحتیاط کی اُنھون نے حمقا کے منھ توڑنے کے لیے اتنے پر قناعت نکی بلکہ اپنے
خدا اور خلائق کے سامنے اپنے دادا کے یارون کے ایمان اور بے ایمانی کی تفصیل بیان کردی اور
فرمایا کہ جو اصحاب باایمان صاحب ان صفات کے تھے اُن پر صلوات اور اس سے بمفہوم مخالف
ظاہر اور عیان ہوگیا کہ جو بے ایمان ان صفات سے معری تھے وہ قابل انھین صلواتونکے تھے جو دعاے
روز جمعہ مین ذکر فرمایا **قولہ** اور اپنے گھربار کو تیرے پیچھے چھوڑا **اقول** اگر دیدہ بصیرت ہو تو اسی
فقرے سے صاف آشکار کالشمس فی رابعۃ النہار ہی کہ مطلق ہجرت کا ذکر نہین فرمایا بلکہ ہجرت مقیدبہ لفظ
لک وفیک ہی پس جو اصحاب کہ ہجرت اُنکی للہ فی اللہ نہین ہی وہ صاحب اس دعا سے خارج ہین پھر
مطلق اصحاب کے لیے جو آپ شور وغل مچاتے ہین اور رقص جلی دکھاتے ہین یہ کسلیے اس فقرہ سے
ظاہر ہی کہ کچھ اصحاب ایسے بھی ہین کہ جنکی ہجرت للہ وفی اللہ نہین ہوئی ورنہ کلام معصوم کہ ملوک
الکلام ہی لغو ہو جائے اور قید لک وفیک کا کچھ مفاد نہ ہوئے **قولہ** اور جسقدر امام اُنکی تعریف کرین
اقول جن اصحاب کے امام نے تعریف کی ہی اُنکی شیعہ بھی تعریف کرتے ہین اور اسی دعا کو جسمین

Presented by Ziaraat.Com

آپ نے بحث بیہودہ پیش کی ہی اپنا ورد گردانتے ہین اور جو اصحاب کہ بُرے ہین اُنسے ہزار حصہ بلکہ لاکھ
حصہ بڑھکر تبرے کرتے ہین اور اُنکی دشمنی کو عین محبت ائمہ ہدی کی جانتے ہین اور جانا کرینگے **قولہ** اگر کسی
سنی بیچارے کی زبان سے بہ تبعیت ائمہ کرام **اقول** جب سنیون کے پیران اولی الاذناب تبعیت ائمہ کرام
نہ کی تو اُنکے اذناب ذوی الناب کب تبعیت کرینگے باوجود رونق افروزی جناب جعفر بن محمد صلوات اللہ
علیہ وعلی آبائہ الطاہرین حضرات اہل سنت پیچھے پیچھے ابو حنیفہ کوفی کے پھرا کیے اور امام کی تبعیت نہ کی
قولہ خارجی اور ناصبی کہتے ہین **اقول** چونکہ مخالفین ناہنجار بجز منافقین نابکار بدکردار کے لفظ اصحاب سے
کسی کو مراد نہین لیتے اسلیے شیعہ اُنکو ناصبی وخارجی کہتے ہین اور اگر امثال سلمان وابوذر کو مراد لیتے تو
اُنکو دوستان عترت اطہار سے سمجھکر ہرگز غصے مین نہ آتے **قول** سچ تو یہ ہی **اقول** سچ تو یہ ہی کہ جو امور
ہتک اسلام وابطال طریقہ دین وایمان کی خلافت کے پردے مین یار غار غدار اور اسکے صاحبین مکار
بدکردار نے کیے ہین وہ دشمنون سے بھی نہین ہوے چنانچہ حدیث صحیح مسلم یکون بعدی الائمۃ لایہتدون
بہدای ولا یتسنون بسنتی اُسپر گواہ ہی وقد مر منافقین ظاہر مین مہتدین متسنین باطن مین مخرب دین وقد
قلبوا لک الامور وجاؤا بالزور ولنعم ما قیل **بیت** انچہ بفیضی نظر دوست کرد ٭ مشکل اگر دشمن جانی
کند ٭ **قولہ** بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا **اقول** مثل مشہور ہی کہ شیطان جان نہین مارتا بلکہ حیران
کرتا ہی کہیے کہیے کس کس بیابان مین حیران پھرے اور کہان کہان کی خاک اپنے سر پر ڈالی اب اصل مطلب پر
آئے **قولہ** ہم دعوی کرتے ہین **اقول** بارہ ۱۲ سو برس سے آجتک بڑے بڑے خارجی وناصبی گذرے کہ اُن
دعوی کا اثبات اُنسے نہو سکا آپکی کیا حقیقت ہی کہ ثابت کیجیے دعوی تو بڑے زور وشور سے کرتے ہین
مگر آخر کو دم لگاتے ہین اور دم چراتے ہین **قولہ** اسی لیے **اقول** یہ دلیل عین دعوی ہی ہر چند ہم
غور کرتے ہین مگر سواے مصادرہ علی المطلوب کے کوئی اسلوب نظر نہین آتا دعوی تو یہ ہی کہ تمام
مہاجرین وانصار عموماً وخلفاے ثلثہ خصوصاً مصداق اس دعا کے ہین اور دلیل یہ ہی کہ فقرات اس دعا کے
تمام مہاجرین وانصار پر عموماً وخلفاے ثلثہ پر خصوصاً صادق ہین ہان یارو اس تخبط کو ذرا نظر
انصاف دیکھو کہ جو شخص قائل نہین ہی کہ ایک فقرہ بلکہ ایک لفظ اس دعا کا ثلاثہ پر صادق آتا ہی

کیونکہ قائل ہوگا کہ تمام مہاجرین و انصار پر کل فقرات اسکے صادق آتے ہین ہر بات لغو اور بیجا ہی
نہ صغریٰ ہی نہ کبریٰ ہی نہ نتیجہ ہی ہان سراپا شکل بیجا ہی مگر نہ دل ہی نہ کلیجہ ہی نہ داغ ہی نہ بیجا ہی سن شریف
چہل و شش نازم باین ریش فش قولہ اور چال و چلن سے ثابت ہوتا ہی اقول ہم ترجمہ دعا مین
مستند بہ لغات کرکے بخوبی ثابت کر چکے کہ چال و چلن ثلثہ کا ہرگز مطابق ان فقرات کے نہین ہی
اور وہ ایسے بدچلن ہین کہ مستحق اس صلوات کے تو نہین ہین لیکن مستحق اور طرح کی صلواتونکے ہین
جسکو امام علیہ السلام نے دعاے روز جمعہ مین غاصبین خلافت پر بھیجا ہی قولہ اس دعوی کو بھی ہم ثابت
کرتے ہین اقول جو دلیل تھی وہ پھر دعوی ٹھہرا بارے پہلا دعوی کیا خاک ثابت کیا جو دوسرے کو پکڑا
اب اسکو بھی چھوڑ کر عنقریب تیسرے کو پکڑیئے گا اور جب اس سے پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا تو کہیے گا کہ ہم آگے چلکر
ثابت کردینگے بھاگیئے کہانتک بھاگیئے گا اور مثل مادہ افلح کے مادہ بزکوہی کیطرح اچکیئے گا ہم تمھارا
پیچھا نہ چھوڑینگے راہ آمد و شد نفس تمھاری بند کرنے کی ہر منفذ پر میخ آہنی دھرینگے

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

جب پیغمبر خدا علیہ التحیہ و الثنا نے مکہ معظمہ مین دعوی نبوت کا کیا اور لوگون کو بحکم پروردگار اسلام
کی خوبیون سے آگاہ کیا تو آہستہ آہستہ لوگون نے اسلام قبول کیا اور کفار قریش نے ان لوگون کو
جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا یہانتک کہ برادری اور قرابت ان سے
چھوڑدی اور اپنے گروہ سے انکو خارج کردیا اور خرید فروخت ان سے بند کردی مگر ان مومنین
نے اسلام کو نہ چھوڑا اور سب کو چھوڑ کر پیغمبر صاحب کا دامن پکڑا اور یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین
اسی گروہ مین داخل ہین خصوصاً خلفاے راشدین ان سب کے پیشوا ہین تو سواے انکے یہ فضائل
اور کس پر صادق ہونگے اور اگر وہی خارج کردیے جاوین تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا
اور جنکو کفار نے ستایا کون سے تھے اور کس ملک سے آئے اور کہان رہتے تھے ذرا کوئی حضرات
شیعہ سے انکے نام اور حالات کو پوچھے اور دیکھے کہ وہ سواے انھین مہاجرین اور خلفاے راشدین کے
کسی دوسرے کا نام بتلاتی ہین یا نہین ہمنے جہانتک شیعون کی کتابونکو دیکھا اور جو کچھ انکے عالمون سے سنا تو یہی دیکھا

اور سنا کہ انھین مہاجرین اور خلفائے راشدین کا وہ بھی نام لیتے ہین اور انھین کو ایمان لانیوالون
مین شمار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم انکے ایمان کو صدق دل سے تصور کرتے ہین اور وہ اسکو
نفاق پر یا طمع دنیا پر یا کاہنون اور نجومیون کی سنی پر محمول کرتے ہین لیکن اسکا اقرار کرتے ہین کہ
یہ لوگ ظاہر مین ایمان لائے اور پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی نبوت کی معتقد ہوے جیسا کہ حملہ حیدری
کا مولف لکھتا ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے اور ایک ایک دو دو آدمی

آنپر ایمان لایا کرتے کما قیل
نمودی حبیب خدائے جہان
بر آن قوم آیات وعد و وعید
ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین
کہ دنیا کجا بود با مصطفا
خبر دادہ بودند چون کاہنان
تمام اہل انکار ذلت کشند

دگر وعظ و ارشاد بر این نسق
نکردی ولی کار در مشرکان
نمودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ
یکے بہر دنیا یکے بہرہ دین
چنین است دنیا نبود آن زمان
کہ دین محمد بگیرد جہان
یکے کرد ازین راہ ایمان قبول

در ابطال اصنام و اثبات حق
بخواندی مدام از کلام مجید
کہ بگذاشتی یکدو کس پا براہ
بنادان رسد گر بگیرد خطا
ولے بود آئندہ منظور شان
ہمہ پیروانش بعزت رسند
یکے شخص بہر خدا و رسول

اور اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق یا بطمع دنیا یا بہ استماع اخبار کاہنان ایمان نہین لایا
بلکہ صدق دل سے ہر ایک نے اسلام قبول کیا ہم آگے ثابت کرینگے لیکن ہم اسمقام پر اتنا ہی ثابت
کرنا چاہتے ہین کہ حضرات شیعہ ان لوگون کا اسلام لانا قبول کرتے ہین اور انکو منکرین نبوت سے
نہین جانتے چنانچہ یہ بات انھین چند اشعار سے ثابت ہوگئی اور چونکہ اور علما کا بھی یہی قول
ہی اس لیے اور کتابونکی سند لانا تحصیل حاصل ہی باقی رہا ان مسلمانون کا ایذا اور مصیبت اٹھانا
اور کفار قریش کے ہاتھ سے تنگ ہونا اسکو بھی علماء شیعہ تسلیم کرتے ہین اور انمین مہاجرین کا
جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے ہین و نعوذ باللہ من ذلک کفار قریش کے ہاتھ سے مصیبت
پانے کا اقرار کرتے ہین چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی کہ جب پیغمبر خدا پر بسبب محافظت
ابوطالب کے کفار کو قدرت نہوتی تو انکے اصحاب کو ستاتے اور ایذا دیتے کما قیل **نظم**

ولے چون ابوطالب نامور	نگہبان او بود ازین پیشتر	بایذائے او کس نمی یافت دست
رسانیدی اصحاب او را شکست	بہر کوی و ہر برزن و ہر قمر	کہ کردی ز اصحاب او کس گذر
نمودندی اعدای او از غلو	بہر گونہ آزار و ایذائے او	بہ ضرب و بشتم و بہ بمشت و لگد
بدیگر ستمہائے بیرون ز حد	فگندی ز ہر سو بسر خاک شان	نمودی برہنہ تن پاک شان
پس آنگہ نشاندی چنان بی ثبات	دران ریگ تفسیدہ از آفتاب	بریدی ازان قوم آب و طعام
زدی تازیانہ ز خلف و امام	دگر ظلمہائے ہلاکت مآل	کہ آرد بیانش بدلہا ملال

نمودندی آن ناکسان شقی ❊ بران زمرۂ مومن متقی ❊ اب کوئی حضرات شیعہ سے پوچھیے کہ باوجود تصدیق اس امر کے کہ اصحاب نبی پر کفار کے ہاتھ سے اس قسم کی مصیبتین اور تکلیفین پہونچتی تھین اور وہ اُسپر صبر کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے جدا نہوتے تھے اور اعلاء کلمۃ اللہ مین دن رات سعی بلیغ کرتے رہتے تھے تو اگر ان لوگون کے حق مین وہ صفات جو امام نے بیان کیئے صادق نہین ہین تو پھر وے دوسرے لوگ کون ہین جو مصداق ان صفات کے ہین اگر حضرات شیعہ انصاف کو داخل دین اور تعصب اور عناد کو چھوڑ دین اور امام کے اس کلام پر غور کرین الذین ھجرتھم العشائر اذ تعلقوا بعروتہ وانتفت منھم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابتہ اور پھر صحابہ کرام کی حالات کو خود اپنی ہی کتابون سے نکالکر دیکھین تو تمام مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا پاوین اور کسی ایک کو اُس فضیلت سے مستثنی نہ کرین لیکن اگر اس پر بھی حضرات شیعہ کے خاطر جمع نہو اور خلفاے راشدین کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید اُنکے نام کے چاہین تو اُسکو بھی غور سے سنین اور اپنی ہی کتابون کی سند لین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اب حضرت مخاطب لاثانی نے بتقریر نیچری و کرسٹانی قصہ خوانی اور جھوٹی سچی کہانی شروع کی اب داستان گوئی پر مدار ہی اور قرآن و حدیث بیکار اور خارج از اعتبار ہی جو ابتدائے کتاب مین راگ گایا تھا وہی پھاگ پھر گاتے ہین اور پیغمبر پر کل ایمان لانیوالون کو

کامل الایمان ٹھہراتے ہین اور مصداق کل صفات کا انھین کو فرماتے ہین اس جھوٹے کھانیکو چھوڑیے
اور قرآن مجید کے صفحہ اوّل کو دیکھیے کہ جناب باری فرماتا ہی ومن النّاس من یقول
امنّا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین یخادعون اللہ و
الّذین آمنوا وما یخدعون الّا انفسھم وما یشعرون
یہ آیہ وافی ہدایہ اور امثال اسکے کہ سیکڑون ہین بنص صریح اس پر دلالت کرتے ہین کہ ایمان لانیوالے
دو قسم کے تھے ایک وہ لوگ جو ایمان للہ فی اللہ لائے تھے دوسرے وہ لوگ جو فقط ظاہری ایمان
بطمع دنیا لائے تھے اور مصداق لم تؤمن قلوبھم کے تھے جیسا کہ جن اشعار سے آپ سند لاتے
ہین اُسمین موجود ہی **بیت** ولیکن نہ جملہ زراہ یقین ٭ یکی بہر دنیا یکے بہر دین ٭ اور آیہ ائمّۃ
یدعون الی النّار اور آیہ تریدون عرض الدنیا اور آیہ تؤثرون الحیوۃ الدنیا
اور آیہ تسرّون الیھم بالمودۃ وامثال ذلک مما لا یحصی کثرۃ اور حدیث قرطاس اور
حدیث فدک اور حدیث جیش اسامہ اور حدیث ائمہ لا یھتدون بھدای ولا یستنون
بسنتی اور حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس والرّوم وامثال ذلک مما لا یحصی سب کے
اسی پر دلالت ہی کہ یہ منافقین مہاجرین وانصار سے تھے پس اب ہم مثل آپ کے پوچھتے ہین
کہ اگر یہ لوگ مہاجرین وانصار سے نہ تھے تو کون سے تھے اور کس ملک سے آئی تھے اور کہان رہتے
تھے ذرا کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور حالات پوچھے اور اُنکی کتابون مین دیکھے تو
سوائے انھین منافقین مہاجرین اور انصار کے جنکے پیشوا خلفاء غیر راشدین تھے اور کسی کو
نہ پاویگا ہمنے جہانتک سنیونکی کتابون مین دیکھا اور جو کچھ اُنکے علما سے سنا تو یہی دیکھا اور
یہی سنا کہ انھین مہاجرین اور انصار اور خلفاء راشدین کا نام لیتے ہین اور انھین سے
کل افعال نفاقی کے سرزد ہونے کا اقرار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اُنکے افعال کو اُنکی نفاق پر
محمول کرتے ہین اور وہ لوگ اُن افعال نفاقی کی تاویلین کرتے ہین فدک مین کہتے ہین کہ
اہل بیت معصومین خطا پر تھے منع تحریر ہین کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کی راحت وہی منظور تھی کو

امت گمراہ ہو تو ہو پیغمبر کو تو بکمال محبت دو چار سطر لکھنے کی یا مشقت سے بچا لیا تخلف جیش اسامہ
مین لکھتے ہین کہ وہ مجتہد تھے انکے اجتہاد مین یہی آیا کہ پیغمبر کو مرنے وقت چھوڑنا چاہیے گو خلاف
نص ہو اور بعد انکے مرنے کے انکو بغسل و کفن چھوڑ دینا چاہیے اور انتظام خلافت کو سب سے مقدم کرنا
چاہیے کہین ایسا نہو کہ دوسرے لوگ خلیفہ بنجائین اور یہ منھ دیکھکر رہجائین یا کہین ایسا نہو کہ یہود و نصاریٰ
منزلہاے دور دراز سے بسواری ریل پہونچکر مدینہ کو غارت کر لیجائین بہرکیف اسکا تو اقرار کرتے ہین
کہ یہ افعال اہل روم و شام و فارس کے نہین تھے بلکہ انھین صحابہ مہاجرین و انصار کے تھے باقی رہا
یہ امر کہ کل مہاجرین منافقین خصوصاً ثلثہ یا لطمع دنیا یا باستماع اخبار کاہنان ایمان لائے تھے اسکو ہم ہر جگہ
ثابت کر چکے ہین اور آگے چلکر بھی ثابت کر دینگے **قولہ** جو حضرت پر ایمان لائے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا
اقول ہان جیسا کفار نے ستانا شروع کیا تھا ویسا ہی آپنے شروع تقریر سے خدع و فریب و کید و
شید شروع کیا اور خیول خوشخصال کو اور حمیر و بغال کو ایک ہی لکڑی سے ہنکانا شروع کیا اور سب
ایمان لانیوالون کو برابر کر دیا ؎ فمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون اور حقیقۃ الامر
یہ ہی کہ کفار کا ستانا اور ایذا دینا سب کو برابر نہ تھا بلکہ جو لوگ للہ فی اللہ ایمان لائے تھے اور مومنین
مخلصین تھے انکو بہت ایذا پہونچتی تھی اور جو لوگ لطمع دنیا ایمان لائے تھے اور منافقین سے تھے اور وہ کفار سے
بھی کسیقدر لگی لپٹی رکھتے تھے ؎ واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون انکو ایذا
بہت کم پہونچتی تھی بلکہ اگر نہین بھی پہونچتے تھے ہان یہ ہو سکتا ہی کہ بعض کفار جو ناواقف از حال تھے اور بظاہر
انکو کلمہ گو پاتے تھے دس بیس جوتیان انکو بھی لگا دیتے ہونگے تو یہ بات قرین قیاس ہو سکتی ہی لیکن آپنے
بمکر و خدع سبکو برابر کر دیا **قولہ** اپنے گروہ سے انکو خارج کر دیا **اقول** یہ بات ٹھیک ہی اسلیے کہ انکا گروہ
کفر تھا اور انکا گروہ ایمان حقیقی اور ایمان نفاقی کا تھا اور یہ دونون ایمان کفر محض سے علیحدہ تھے **قولہ**
مگر ان مومنین نے اسلام نہ چھوڑا **اقول** کیونکر چھوڑتے کہ اسلام کا قبول کرنا یا بغرض دین تھا یا بغرض
دنیا تھا اور نقض غرض خود کوئی نہین کرتا پھر وہ لوگ کیونکر کرتے **قولہ** یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین اسی
گروہ مین داخل ہین **اقول** اسی گروہ سے کیا مطلب ہی اگر مراد اعم از مومنین و منافقین ہی وہ منافقین کہ خلفاے

غیر راشدین اُن سب کے پیشوا ہین تو یہ بات مسلم ہی مگر آپ کو اس سے کچھ حاصل نہوگا اور اگر مراد
یہ ہی کہ تمام مہاجرین مومنین و موقنین مین داخل ہین تو لانسلم اسی مین ہماری آپکی بحث ہی کہ آپ کل
مہاجرین بلکہ کل انصار کو بلکہ کل صحابہ کو عدول کہتے ہین اور ظاہر ہی کہ شیعون کو اسی سے عدول ہی وہ بعض کو
مومن اور بعض کو منافق کہتے ہین اور آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ سب اپنے پر شہود عدول
ہین و قدر کثیر منہا و یاتی پس مناسب بلکہ ضرور ہی کہ بجاے قول آپکے کہ یہ ظاہر ہی یون کہا جاے کہ حقیقۃ الامر
یہ ہی کہ بظاہر ایمان لانیوالے تو کل مہاجرین تھے گو بعضون کے باطن مین کفر و نفاق بھرا ہوا اور مصداق
یخادعون اللہ تھی اور یہ مخادعین چاہتے تھے کہ اسی حیلہ سے دنیا حاصل ہو پس جو تکلیفین اُنھون نے
طلب دنیا مین اُٹھائین اہل دنیا کہین طلب دنیا مین اُس سے زیادہ اُٹھاتے ہین مگر چونکہ دنیا بالاتفاق
ہی بعض اُنمین سے مثل حضرات ثلثہ کے اپنے مقاصد دلی پر فائز بھی ہو جاتے ہین اور بعض خسر الدنیا والآخرۃ
کے مصداق ہو جاتے ہین اس زمانہ کے لوگون مین ہم دیکھتے ہین کہ طلب دنیا کے لیے بامید موہوم لندن
تک جاتے ہین اور پھر بھی کوئی خلافت بجز خلافت کے ہاتھ نہین آتی مکہ سے مدینہ تک تو بارہا ہی منزل تھا
بامید حصول دنیا وہان جانا تو کچھ مشکل ہی نہین تھا **قولہ** خصوصاً خلفاء راشدین ان سبکے **اقول**
شیعون کے نزدیک پیشوائی ثلثہ واسطے منافقین اور مرتدین اور مغیرین اور مبدلین کے ثابت ہی
جنھون نے انکو خلیفہ بنایا تھا نہ واسطے مومنین مخلصین کے جو منکرین سے اُنکی خلافت سراپا خلافت کے
تھے اگر آپ بھی بتاہی منافقین اُنکو اپنے آگے کر لیجیے گا تو کیا مضائقہ ہی مگر شیعونکے نزدیک اُنکی پیشوائی
باعتبار ائمہ یدعون الی النار کے مسلم ہو سکتی ہی **قولہ** تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا **اقول**
وہ لوگ جنھون نے ایمان نفاقی قبول کیا وہ تمہارے ثلثہ اور اتباع انکے تھے اور وہ لوگ جنھون نے للہ
وللرسول لا للدنیا ایمان قبول کیا کچھ اُن لوگون کی شان ابھی فائدہ جلیلہ مین ہم دیکھچکے اور ہم اُنکے
بیان کر چکے بزبان دوستان ثلثہ بالجملہ وہ وہی لوگ تھے کہ جناب رسولخدا نے روز احد شہادت اُنکے
ایمان پر دی تھی اور وہ وہی لوگ تھے کہ جناب امیر انکو اخوانی الزاہدین فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو
لوگ اس مین بچگئے ہین وہ اپنے جینے سے خوش نہین ہین اور آپکے ثلثہ اگر جینے سے خوش نہوتے تو

لڑائیون سے کیون بھاگ آتے اور وہ لوگ بقول ابن ابی الحدید جامع بین الشجاعۃ والزہد والعبادۃ
تھے مثل سلمان وابوذر ومقداد وعمار کے اور پیغمبر خدا نے آپ کی صدیق اکبر سے فرمایا تھا کہ تو نے
انکے ناخوش کرنے سے خدا کو ناخوش کیا قولہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے تھے اقول ملک
حجاز مین رہتے تھے اور کچھ اسمین سے اصلاب طاہرین اور ارحام طیبین سے آئے تھے اور کچھ اسمین سے
بمصداق یخرج الحی من المیت خاندان کفر سے آئے تھے اور جناب رسولخدا کے ساتھ رہتے تھے ہر شدت
وکارزار مین اور ہر مصیبت وعنا مین نہ یہ کہ وقت شدت وعنا فرار اور وقت تقسیم غنایم کمربستہ تیار حاضر
سرکار قولہ دوسرے کا نام بتلاتے ہین یا نہین اقول منافقون مین تو آپکے ثلثہ اور انکے اتباع کا نام
بتلاتے ہین مگر مومنین موقنین مین دوسرون ہی کا نام زبان پر لاتے ہین جیسا کہ فائدہ جلیلہ مین اپنے سنا
قولہ مجھے جہانتک شیعونکی کتابون مین دیکھا اقول قاتلہ اللہ من قباع ما اکذبہ کسی ایک کتاب کا بھی پتا اور نشان
دیا ہوتا کہ جسمین انحصار ایمان لانیوالون کا ثلثہ اور انکے اتباع مین ہوتا کس شیعہ نے کس کتاب مین منحصر کیا ہے
ایمان لانیوالون کو یا مہاجرین وانصار کو ثلاثہ اور انکے اتباع مین کہ کلہم زمرہ منافقین سے تھے اور کوئی
انمین حقیقی ایمان لانیوالا نہ تھا ایمان حقیقی لانیوالے وہی لوگ تھے جنکے نام ہمنے تحت کانفوا مین اور
تحت احسنوا الصحابہ مین اور تحت حسن جہاد مین بیان کیے دنیا بھر کے شیعہ یہی بیان کرتے ہین اور سب
کتابون مین بھی یہی لکھا ہے آپکا منحصر کرنا ثلثہ اور انکے اتباع مین محض کذب ودروغ بیفروغ ہے معاذ اللہ اس
جھوٹ کا بھی ٹھکانا ہے کہ جنسے ہم صراحۃً رات دن بیزاری کرتے ہین آپ کہتے ہین کہ شیعہ فقط انھین
اشقیا کو ایمان لانیوالون مین شمار کرتے ہین قولہ مگر فرق اتنا ہے اقول یہ فرق کیا آپ نے کم سمجھا ہے
یہ فرق آپکے خلفاء کو درکات اسفل السافلین کو پہونچا دیتا ہے قولہ لیکن اسکا اقرار کرتے ہین اقول
کون دنیا مین ایسا ہے کہ منافقین سے ایمان ظاہری کا انکار کریگا لفظ منافق نص صریح ہے اوپر ایمان
ظاہری کے پس یہ ایمان ظاہری کہ جو ضمن نفاق مین پایا گیا ہے اگر آپ شیعون سے اقرار کروا کے بہت
غنیمت سمجھتے ہین تو ہمکو کسیطرح اس سے انکار نہین ہے قولہ ظاہر مین ایمان لائے الی قوت نبوت کے اقول جب
شیعہ یہ کہتے ہین کہ ظاہر مین ایمان لائے پھر انکی نبوت کے معتقد ہونیکے کیونکر قائل ہو سکتے ہین معتقدین نبوت تو

اصحاب ایمان حقیقی ہین نہ ظاہری اور اعتقاد امر قلبی ہی کہ ظہور اسکا افعال ظاہری سے ہوتا ہی جیسا آپ کے
محدثین نے روایت کی ہی کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب رض کما فی ازالۃ الخفاء
اسکی وہ حدیث ہی جو صحیح ترمذی مین ہی لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق ہین جیسا کہ
قبیحہ ثلاثہ کے چہ بعہد جناب رسالتمآب وچہ بعد وفات ہم ثابت کر چکے پھر انکو معتقد نبوت کہنا
سے کیونکر ہو سکتا ہی اظہار اعتقاد لسانی چہ از اول وچہ از ثانی مثل انک لرسول اللہ واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون ٹھیک و درست ہو سکتا ہی پس اگر معتقد نبوت ہونے سے یہی مراد ہی تو لسانا
فہو لا یضرنا بل ینفعنا قولہ جیسا کہ حملہ حیدری کا مولف اقول عبارت حملہ حیدری
خصوصاً قول انکا بیت ولیکن نہ جملہ زراہ یقین ٭ یکے بہر دنیا یکے بہر دین نقل صحیح ہی اور
اس امر کے جو ہمنے بیان کیا معلوم نہین کہ ان اشعار کے ذکر سے بجز شہادت نفات بعض صحابہ
کیا ملا قولہ اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق ایمان نہین لایا ہم آگے ثابت کرینگے اقول اول
آپ نے دعوی یہ کیا کہ ہم خلفاء ثلثہ کو مصداق اس دعا کا ہونا ثابت کرتے ہین اسکے اثبات مین انکی
نفاق کو باشعار حملہ حیدری ثابت کیا اب کہتے ہین کہ انکے ایمان بصدق دل لانے کو آگے چلکے ثابت
کرینگے کیون حضرت آیا مصداق دعا ہونا ثلاثہ کا ثابت ہو چکا فقط اتنی ہی بات سے کہ صحابہ سے
بعض منافق بھی تھے آیا وہی منافق مصداق دعا کے ہین یہ کمبخت بیہودہ مقال بوزینہ خصال
کیا کیا ہاتھ پانون پٹکتا ہی اور ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اچکتا ہی قولہ اسلام لانا قبول
کرتے ہین اقول اسلام لانا یعنے ظاہر مین زبان سے شہادتین کہنا قبول کرتے ہین اور ثلثہ اور
انکے اتباع کو لما یدخل الایمان فی قلوبہم کا مصداق ہونا بھی قبول کرتے ہین قولہ اور
انکو منکرین نبوت سے نہین جانتے اقول نہین نہین ایسا نہین بلکہ منکرین نبوت سے جانتے
ہین قلبا گو لسانا انک لرسول اللہ کہتے تھے واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون قولہ
انھین چند اشعار سے ثابت ہو گئے اقول انھین چند اشعار سے بعضون کا ایمان اور بعضون کا
نفاق بھی ثابت ہو گیا قولہ تحصیل حاصل ہی اقول بلکہ تحصیل لا حاصل اور تطویل لا طائل ہی

اس لیئے کل کتابون سے ثلثہ کا ایمان نفاقی ہی ثابت ہوتا ہی پھر ذکر کرنا اُسکا لاحاصل اور لاطائل
ہی قولہ باقی رہا اُن مسلمانون کا ایذا اقول ایذا اُٹھانا مسلم ہی مگر سے یکے بہر دنیا کے بہر دین۔
جن لوگون نے دنیا کے لیے مصیبتین اُٹھائین وہ کس گنتی وشمار مین آسکتے ہین لاکھون کرورون آدمی
تحصیل دنیا کے واسطے مصیبت اُٹھاتے ہین ؎ ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا
وتسکب عیناای الدموع لتجمد قولہ اُنھین مہاجرین کا جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے
ہین الی قولہ مصیبت پانے کا اقرار کرتے ہین اقول اس تخصیص مین آپ کا دب ہین کہ شیعہ اُنھین منافقین
ہی کی تکلیف پانے کا اقرار کرتے ہین بلکہ شیعہ تو مومنین کے زیادہ منافقین سے تکلیف پانے کا اقرار کرتے
ہین منافقین تو فقط سو پچاس جوتیان ابن ربیعہ کی کھالیتے تھے اور سر جھاڑ ڈالتے تھے لیکن مومنین
کی تو جانون پر بنتی تھی اور وہ لوگ مثل ثلثہ کے جان دینے سے ڈرتے نہ تھے ورنہ صف جنگ مین
فرار کو قرار پر وہ بھی اختیار کرتے قولہ چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی اقول مولف نے سابق
مین بیان کیا کہ کچھ لوگ بطمع دنیا ایمان لائے اور کچھ لوگ بطمع دین لیکن صاحبان دنیا کا برائے
طلب دنیا تکلیف اُٹھانا چونکہ کسی گنتی شمار مین نہ تھا اور اُنکی تکلیفین بھی بسبب اسکے کہ کسیقدر کفار
سے ملی رہتی تھین کم نہین اس لیے مولف نے ذکر اُنکی تکلیفات کا نہین کیا بلکہ ذکر کیا مومنین متقین
کے تکلیف پانے کا جنھون نے للہ فی اللہ تکلیفین اُٹھائین اور زیادہ تکلیفین اُٹھائین نہ مثل
منافقین کے کم چنانچہ فرمایا بیت نمودند آن ناکسان شقی + بر آن زمرہ مومن متقی + اب سمجھے کہ ثلثہ
کو مومن ومتقی کہا استغفر اللہ اگر ثلثہ ہی مومن ومتقی ہون تو پھر دنیا کے لیے کون لوگ ایمان لائے
تھے اور دنیا کسکو حاصل ہوئی اور کون لوگ مہاجر وانصار سے مثل ثلثہ کے دنیا سے متمتع ہوے قولہ
اور پیغمبر صاحب سے جدا نہ ہوتے تھے اقول اہل دین للہ وللرسول پیغمبر سے جدا نہوتے تھے اور
اہل دنیا بطمع دنیا وبطمع حصول مکنت وجاہ جدا ہوتے تھے جیسا کہ قریب وفات آنحضرت مین
بتخلف از جیش اسامہ مورد لعنت ہونا اپنا قبول کیا مگر آنحضرت کو بطمع حصول خلافت سراپا
جلافت نہ چھوڑا لیکن جب کبھی جان پر آپڑتی تھی تو دنیا والے بھاگ کھڑے ہوتے تھے اسلیے کہ اگر

جان ہی نہین تو دنیا کہان سے ملیگی ارے ابن ربیعہ کی جوتیان کھا لینے تک تو مضائقہ نہ تھا اسلئے
کہ اُسیکی تو عادت ہوگئی تھی ہان جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے تھے وہ کسی وقت شدت و رخا مین ساتھ
چھوڑتے تھے جیسا کہ سابق مین ہمنے بیان کیا **قولہ** پھر دوسرے کون لوگ ہین **اقول** دوسرے لوگ
سوائے اشرار اور انکے اتباع کے ہین کہ وہ مومنین خاص تھے جنکے نشان ذہن جلیلہ مین ہم دیکھ چکے ہین **قولہ**
انصاف کو دخل دین اور تعصب و عناد **اقول** الحمد للہ کہ شیعہ کلا وطرا بحلیہ انصاف متصف ہین کبھی
تعصب و عناد نہین کرتے بے انصافی سنیون کے حصہ مین پڑی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو برابر سمجھتے ہین
اور گھوڑے اور گدھے مین کچھ فرق نہین کرتے لا تستوی الظلمات والنور
ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ
ھم الفائزون افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اعادی اہلبیت سے اہلسنت معاویہ متوارث تعصب و عناد ہین شیعہ بیچارے ہمیشہ مثل انبیا و مامون
کے مظلوم ہین انکو تعصب و عناد سے کیا علاقہ اللھم عجل فرج آل محمد واجعل ثارنا بثارھم
قولہ اس کلام پر غور کرین **اقول** شیعون کے نزدیک یہ کوئی امر نظری نہین ہے کہ محتاج بغور و فکر
ہو آپ کے ثلثہ کا مصداق نہونا اس صفات کا جو دعا مین مذکور ہین شیعون کے نزدیک
بدیہیات اولیات سے ہے چنانچہ ترجمہ دعا مین ہم اسپر تنبیہات جلیہ [illegible] کر چکے **قولہ**
کرام **اقول** کرام و لئام کی حالات اپنی کتابون اور تمھاری کتابون کو نکالکر [illegible]
کہین مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا نہین پاتے اپنی کتابون سے قطع نظر کرکے تمھاری کتابون
سے بعض مہاجرین کا منافق ہونا ثابت ہوتا ہے خصوصاً آپ کے ثلثہ کا کہ رسائے منافقین
ہونا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ مثل احادیث فدک و قرطاس و تخلف از جیش اسامہ وغیرہ کے
کہ جسکے اثبات سے کتابین بھری ہوئی ہین ثابت ہے **قولہ** اسپر بھی حضرات شیعہ کی خاطر جمع **اقول**
کوئی آپ ہی کا ایسا نافہم ہوگا جسکی خاطر جمع باوجود دیکھنے دلائل نفاق ثلثہ کی تمام مہاجرین
کو خدا رسول کے قول خلفاے راشدین کے اعمال **اقول** آپ نے شروع صفحہ مین دعوی کیا تھا کہ

Presented by Ziaraat.Com

کل مہاجرین بصدق دل ایمان لائے اور کوئی نفاق یا بطمع دنیا ایمان لایا اسکو ہم آگے چلکر ثابت
کرینگے اسکو آیا ثابت کرچکے جواب ایمان ثلثہ ثابت کرنے چلے ہین دعوی تو بڑے زور و شور سے
کیا تھا پھر کیون مثل ضرطہ بعیر پاد رہوا ہوا مثل مشہور ہی کہ بھاگو بھاگو ہاتھی پاد یگا ہاتھی نے
پاد ائین رنگہائے بوقلمونی آپ کی اسمقام مین تماشا کردنی ہین پہلے دعوی کیا کہ کل صحابہ اچھے ہین
جب اسکو ثابت نہ کرسکے تو کہا کل مہاجرین اور انصار اچھے ہین جب یہ بھی ثابت نہ ہوسکا تو اپنے
ثلثہ کی خوبی کی فکر اثبات مین پڑے اور انشاء اللہ دیکھ لیجیے گا کہ جز رجع بخفی حنین کچھ ہاتھ نہ لگے گا

قال المخاطب لقمقام ھداہ اللہ سبل السلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر
صدیق انھین چند لوگون مین ہین جو سب سے اول ایمان لائے اور جنھون نے اورون سے پہلے پیغمبر
کی نبوت کو تصدیق کیا چنانچہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال آیۂ تطہیر
کے بیان مین لکھ چکے ہین اس مقام پر ہم ان اعتراضات کو بتفصیل رد کرتے ہین جو کہ حضرت
صدیق اکبر کے ایمان پر علماء شیعہ نے کیے ہین منجملہ ان اعتراضات کے جو ابوبکر صدیق کے ایمان پر
حضرات شیعہ کرتے ہین ایک یہ ہی کہ انھون نے کاہن سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اسپر
ایمان لانے والے اور اسکی اعانت کرنیوالے بڑے مرتبہ پر پہونچینگے اسلیے وہ ایمان لائے چنانچہ
مولف حملہ حیدری بھی مثل اپنے اور علماء کے لکھتا ہی اشعار

ابابکر زان پس برہ پاکدشت
کہ گفتہ کاہن بدل یاد داشت
باو کاہنے دادہ بود این خبر
کہ مبعوث گردد یکے نامور
ز بطحی از زمین ورحمین چند گاہ
بود خاتم انبیائے الہ
تو با خاتم انبیا بگروی
چو او بگذرد جانشینش شوی
ز کاہن چو بودش باو این نوید
بیاورد ایمان نشان چون پدید

لیکن یہ قول باطل ہی چند دلیلون سے پہلے دلیل اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ ابوبکر صدیق رضی تعالی عنہ
کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو ضرور اسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا تو جسطرح پر اسکے اس کہنے کو
تصدیق کیا ہوگا کہ خلافت بعد رسول صلعم کے انکو ہوگی اسی طرح پر اس کہنے کو بھی تصدیق

Presented by Ziaraat.Com

کیا ہوگا کہ وہ نبی برحق ہونگے اور اُنکا دین سچا ہوگا تو ضرور وہ پیغمبر صاحب کو سچا پیغمبر سمجھکر ایمان لائے ہونگے
پس اس سے بھی تصدیق رسالت ثابت ہوتی ہی اور یہی کا نام ایمان ہی اور اسی سے حضرات شیعہ انکار
کرتے ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اول سے ایمان لانیوالا نہین کہتے چنانچہ مجتہد صاحب
ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ خلیفہ اول از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق من علماء الامامیہ
لیکن اگرچہ جناب مجتہد صاحب قبلہ و کعبہ نے یہ دعوی کیا کہ تمام علماء کا اتفاق ہی کہ ابوبکر صدیق
اول سے ایمان نہ لائے تھے مگر حضرت سے غلطی ہوئی اسلیئے کہ علامہ حلی نے شرح تجرید مین لکھا ہی کہ خود حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی امنت قبل ان امن ابوبکر کہ مین ایمان لایا قبل اسکے کہ ابوبکر ایمان
لائی ہون تو جب حضرت علی کے قول سے ایمان اُنکا ایمان لانا ثابت ہوا تو پھر مجتہد صاحب کا کہنا کون سنتا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

جب مخاطب کُل دعاوی مکذوبہ کا اثبات چھوڑکر اب بالخصوص ابوبکر کے ایمان کو بیان فرماتے
ہین اور مکذب و دروغ کہتے ہین کہ حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر انھین چند
لوگون سے ہین جو سب سے اوّل ایمان لائے اور پیغمبر کی نبوت کی تصدیق کی حضور والا
بالکل جھوٹھے ہین شیعہ نہ انکے ایمان ہی کے قائل ہین نہ اُنکی تصدیق نبوت کے قائل ہین نہ
اول مین نہ آخر مین ہان باقرار مخالف و موالف ہم پیشتر ثابت کرچکے ہین کہ بعد بہت سے
لوگون کے ایمان لانے کے اقرار لسانی بشہادتین اوّل و دویم و سیوم نے بھی کیا اور اس
اقرار لسانی سے نہ ایمان ہی اُنکا ثابت ہوا نہ تصدیق بہ نبوت ثابت ہی جبتک تصدیق
بنانے کا ثبوت نہ ہو کہ ایمان حقیقی وہی ہی اور اُسکا ثبوت آپ سے کیا ہوگا جب آج تک
بڑے بڑے خارجیون اور ناصبیون سے نہو سکا آپ تصدیق جاننے مین فرماتے ہین
کہ اگر ہم اسکو تسلیم کرین کہ ابوبکر کا ہونے کے کہنے سے ایمان لائے تھے تو ضرور
اُسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا اور اس قضیہ کو اصل ٹھہرا کے اسپر متفرع کرتے ہین کہ جسطرح اُسکے
کہنے کو درباب خلافت سچ جانا ہوگا اُسیطرح پیغمبر کی نبوت کو بھی سچ جانا ہوگا اور اسیکا نام ایمان ہی و

واہ سبحان اللہ کیسا استدلال ہی اگر فخر رازی زندہ ہوتا تو سو بار آپ کے گرد گھومتا اور سو جانسے بندہ
ہوتا اور آپکا منہ چومتا مگر حضرات شیعہ تو بڑے بیڈھب ہین وہ آپکو خر رازی کا خر بنائینگے اور آخر مین
اور ہی کچھ جانینگے بالجملہ آپکی اصل بے اصل ہی اور فرع بھی سراپا ہزل ہی بچند وجہ اولاً یہ کہ آپ جو فرماتے ہین کہ
ضرور کاہن کے کہنے کو دربارۂ خلافت سچ جانا ہوگا ہم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ضرور سچ جاننا ضرور ہوا بلکہ احتمال
سچے ہونیکا تعمیل عمل بمقتضاے رجا و امل مین کافی ہی یہ کیا ضرور ہی کہ جس امر کی امید مین انسان کد و کاوش
اور جد و جہد و کوشش کرے وہ خواہی نخواہی یقینی ہو ہم ہزارون اہل دنیا کو دیکھتے ہین کہ باحتمال حصول دنیا طلب
دنیا مین مشغول ہوتے ہین اور اکثر ہی کہ فائز بھی ہو جاتے ہین اور فقط احتمال پر کیا کیا محنتین اور مشقتین
اٹھاتے ہین آپ خود ہی اپنے دین و ایمان سے ارشاد فرمائیے کہ جس عہدہ پر آپ فائز ہوئے ہین آیا آپکو ابتداے
یقین تھا کہ ہم ضرور فائز ہونگے بلکہ ظاہر ہی کہ مثل کل طالبین دنیا کے فقط باحتمال متمتع ہونے کے دنیا سے
آپنے انگریزی پڑھنے مین کسقدر دل سوزی کی ہوگی پھر یاد کرنے مین قانون انگریزی کے کتنی محنت اور مشقت
اٹھائی ہوگی پھر باحتمال درست آنے امتحان کے کسقدر سعی اور کوشش کی ہوگی بعد اسکے باحتمال
ملجانے نوکری کے کس کس دروازے کی خاک چھانی ہوگی اور کسقدر سعی و سفارش بہم پہونچائی ہوگی بعد
اسکے باحتمال حصول نیکنامی کہ جس مین ترقی مشاہرہ ہو کیسی دن رات محنت اور مشقت اور آسیا سائی اور
چکی کی پسائی کی ہوگی تب اس مرتبہ کو پہونچے ہونگے اور احتمال بقاے ادوات تمتع از دنیا اور احتمال بقاے
حیات مستعار تا حصول مدارج تمتع علاوہ ان سبکے ہوگا پس اتنے احتمالون پر آپنے عمل کیا کہ انمین سے کسیکا
یقین نہ تھا تب بمقصود دلی فائز ہوئے اسیطرح سے حضرت ابوبکر نے باحتمال حصول خلافت سراپا خلافت بہت
مشقتین اٹھائین اور دست جور کفار سے خصوصاً مثال ابن ربیعہ سے بڑی ذلتین پائین تب اپنے مطلوب
پر مثل جناب والا فائز ہوئے ثانیاً تصدیق بہ نبوت بنا فاسد علی الفاسد ہی اسلئے کہ متفرع ہی اوپر ضروری ہونے
تصدیق کاہن کے بیچ حصول دنیا اور ہمنے ابھی بیان کیا کہ وہ خود کچھ ضروری نہین ہی فقط احتمال حصول
دنیا طلب دنیا مین کافی ہی پس غایۃ ما فی الباب متفرع اس احتمال پر نہوگا مگر احتمال نبوت نہ تصدیق نبوت
اور یہ ظاہر ہی کہ مدار ایمان کا اوپر ایقان کے ہی نہ اوپر احتمال کے ثالثاً کاہنونکے قول کی وقعت

جناب رسول خدا کے معجزات سے کبھی بڑھکر نہ تھے پس جب معجزات جناب رسولخدا جو راتدن
کفار و منافقین دیکھتی تھی موجب اون کی تصدیق نبوت کے نہوتے تھے بلکہ خود اونحضرت کو
ساحر و کاہن کہتی تھی تو قول کاہن کیونکر موجب تصدیق نبوت ہو جائیگا رابعاً اکثر اہل دنیا کو ہم
دیکھتی ہین کہ تصدیق کہنہ و منجمین و اہل جفر و رمل کی دربارہ حصول مطالب دنیوی کرتے ہین
اور اعتقادات دینیہ مین اونکی تصدیق نہین کرتے خامساً ہم اکثر سفہا کو دیکھتے ہین کہ بطمع حصول کسی
غرض دنیوی کے کہنے سے منجم و کاہن کے اون افعال کو عمل مین لاتی ہین جو اونکے خلاف
اعتقاد ہوتے ہین نظیر اسکی یہ ہے کہ مثلاً ایک ہندو سے کہ جسکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو کوئی شخص
کہی کہ تو تعزیہ رکھ تیری اولاد زندہ رہیگی تو وہ تعزیہ رکھتا ہی چنانچہ از مشرق تا مغرب ہند لاکھون
ہندو ایسے موجود ہین کہ تعزیہ رکھتی ہین پس ظاہر ہی کہ وہ ہندو نہ امام کی امامت جانتا ہے
نہ نبی کی نبوت نہ خدا کی الوہیت مگر بنظر حصول مطلب دنیا اس فعل کو جو معتقد اوسکے دین
کا نہین ہی باجد و جہد بسیار و مصارف بیشمار عمل مین لاتا ہی پس کیون نہین جائز ہے کہ اسیطرح سے
حضرت ابی بکر بغیر تصدیق نبوت پابند ایمان لسانی بغرض حصول عرض الدنیا لا للآخرۃ ہوئی ہون
جیسا کہ جناب باری مخاطب بمہاجرین ہوکر فرماتا ہے تریدون عرض الدنیا واللہ
یرید الآخرۃ سادساً فرعون نی ہزارون زنان بنی اسرائیل کے پیٹ چاک کروا ڈالی
اس لیئی کہ کاہنین اور منجمین نی حضرت موسی کی پیدائش کی خبر دی تھی جیسا کہ تفاسیر و سیر مین مذکور ہی
پس بنابر تفریع عجیب و غریب آپ کے فرعون نے تصدیق نبوت حضرت موسی کی ہوگی
ہان فرق اسقدر ہی کہ اوس فرعون نی ظاہر بظاہر انکار نبوت کیا اور فرعون آل محمد نی باطن مین
انکار نبوت کیا اور ظاہر مین تصدیق کی سابعاً اس بات مین غور و فکر کرنا چاہیے کہ خدا نے
اپنی پیغمبر کو ایسے معجزات باہرات اور دلائل نبوت نہین عنایت فرمائے تھے کہ بعد اوسکے
دیکھنے کے کسی کافر یا منافق کو یقین حضرت کے نبوت کا نہو اور حجت خدا تمام نہو چنانچہ خود
جناب باری کلام اللہ مین فرماتا ہے کہ جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم

پس تصدیق اس آیۂ شریفہ کے کون شخص اسکا قایل ہو سکتا ہی کہ ابوبکر اور اونکے اخوان الشیاطین
کو یقین بہ نبوت جناب رسولخدا نہین ہوا تھا بلکہ یقیناً ہوا تھا مگر جان بوجھکر جحد و انکار کیا اور مقتضائی
حکم عقل کو چھوڑا اور نفس امّارہ اور شیطان کی متابعت کی اور جملہ کفّار و منافقین آنحضرت
کو کاہن و ساحر و مجنون و شاعر کہتی رہی فرق درمیان کفار و منافقین کے اسیقدر رہے کہ کفّار
ظاہر بظاہر انکار کرتے تھے اور منافقین اذا خلوا الی شیاطینھم انکار کرتے تھے
پس بنا براسکی ہم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ہر ایقان نبوت موجب تصدیق نبوت ہو ایک
مثال بہت ظاہر ہم آپ کو دیتے ہین مثلاً کوئی موثق اور معتمد آپ کا آپ سے کہے کہ فلان مقدمہ
مین حق مدعی کیجانب ہے مگر آپ اگر گواہون کو گھرک جھڑک کر مختلف کرا دیجیے اور ڈگری مدعا علیہ کو
دیدیجیے تو ہم پانچہزار روپیہ آپ کو دلا دینگے تو از روئے ایمان کے فرمائیے کہ مطمح نظر ولا
حقیت مدعی ہوگی یا پانچہزار روپیہ اسیطرح مطمح نظر حضرت ابی بکر خلافت سراپا جلافت تھے
نہ عمل بمقتضائے ایقان و تصدیق قلبی نبوت سید الانس و الجان ثانیاً بعد اللتیا و التی ہم کہتے ہین
کہ اصل قول کاہن مین نظر کرنا چاہیے کہ تصدیق نبوت تھا یا نہین اور خود کاہن مصدق تھا
یا نہین ظاہر یہ ہے کہ حضرات صحابہ سے کوئی کاہن نہ تھا پس جب خود کہنہ جو مرشد کامل
حضرت ابوبکر تھے ایمان نہ لائے ہون تو حضرت ابوبکر کا ایمان لانا کہان سے ثابت ہوگا
اور ظاہر یہ ہے کہ جسطرح زبان محدثین اہل سنت پر مثالب ثلاثہ بلا اعتقاد بل بلا قصد و
شعور قدرت خدا سے جاری ہوی کہ شیعون کے لیے حجج مفحمہ ملجمہ مخالفین ہاتھ آئے
اوسیطرح کیون نہین جائز ہے کہ زبان کہنہ پر بعض سوانحات وقوعی بلا قصد و شعور
جاری ہوئی ہون کہ ابوبکر بہ تبعیت مدعی ختم نبوت ایک درجہ سلطنت مسمی بہ خلافت پر
پہونچیگا اعم اس سی کہ یہ تبعیت فقط باقرار لسانی ہو یا بہ تصدیق جنانی اور اعم اس سے کہ یہ
خلافت فی نفسہا باطل ہو یا حق پس یہی قول کاہن کا جو اعم تھا حق و باطل سی داعی اس امر کا ہوا
کہ ابوبکر نے بطمع حصول مدارج دنیوی ایمان ظاہری کو قبول کیا کہ حصول دنیا کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

وہی کافی ہوا اور اعتقاد قلبی کاہن و منجم اور اعتقاد قلبی ابوبکر سے یہان کوئی بحث نہین ہی تاسعاً
عبارت کاہن پر نظر کرنا چاہیے جائز ہے کہ اوسنے بعلم کہانت اسی قدر کہا ہو کہ عنقریب ایک
شخص مدعی خاتم النبیین ہونیکا ہوگا اور ابوبکر اظہار اوسکی متابعت کا کریگا اور اس ذریعہ سی
اوسکی جانشینی کریگا بنابرا سکے نہ تصدیق کاہن ثابت ہوئی نہ تصدیق ابوبکر آرے جو کچھ
حاصل ہوا وہ تصدیق بطمع دنیا ہوئی اور جو جملہ مین موجود ہے وہ نقل روایت بالمعنی ہی
اور مقصود اوس سے یہی ہے کہ وہ شخص مدعی خاتم النبوۃ ہونیکا ہوگا اور قرینہ اسپر یہ ہے
کہ فرماتے ہین ؎ بیاورد ایمان نشان چون بدید ۔ اور ظاہر ہے کہ کاہن نے کچھ نشانہائی
نبوت نبی نہین بیان کیے تھے بلکہ فقط یہی کہا تھا کہ خاتم الانبیا ہوگا اور خاتم الانبیا ہونے پر کوئی
نشان بجز بیان حق ترجمان اونحضرت کے نہ تھا پس جب ابوبکر نے دیکھا کہ وہ حضرت مدعی
خاتم النبوۃ ہونیکے ہین جانا کہ کاہن نے انہین کی جانشینی کا مژدہ مجھکو سنایا ہی پس بامید
حصول اس مرتبہ کے اظہار لسانی ایمان و انقیاد کیا نہ یہ کہ قلباً تصدیق نبوت بھی کی عاشراً ہم
بخاطر عاطر دریا مقاطر حضور والا کی کل کلام آپ کا تسلیم کرتے ہین کہ کاہن صاحب بھی مصدق نبوت
اور اوسکے مصدق صاحب بھی مصدق نبوت تھے مگر لا نسلم کہ ہر تصدیق کفر سے نجات دینے والی
ہی بلکہ وہ تصدیق بکار آمد ہی کہ جس مین عمل بمقتضائی تصدیق کرے پس اگر تصدیق مقارن منافیات
تصدیق ہی وہ تصدیق لغو اور بیکار ہے مثلاً ساتھ تصدیق کی کسی ضروری کا ضروریات دینیہ
سی انکار کرے یا پیغمبر کو یا اُسکے افلاذ اکباد کو بطمع دنیا قتل کری اور متواترات سے ہے کہ
قاتلین جناب سید الشہدا اقرار کرتے تھے کہ ہمنے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا کہ نقد را بہ نسیہ
گذاشتن کار عاقل نیست چنانچہ کتب سیر مین موجود ہے کہ ابن سعد ملعون کہتا تھا اشعار
فواللہ ما ادری وانی لصادق ✤ افکر فی امری علی خطرین
اترک ملک الری والری منیتی ✤ ام ارجع مأثوما بقتل حسین ✤ الی ان قال
؎ الا انما الدنیا کفی معجل ✤ وما عاقل باع النقود بدین

یعنی قسم ہی خدا کی کہ مین سچ کہتا ہون کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ کیا کرون فکر کرتا ہون اپنی امر مین کہ درپیش
ہوئے ہین مجھکو دو امر عظیم خطرناک ایک یہ کہ سلطنت ملک ری سے درگزر کرون حالانکہ
ملک ری کل تمنا اور آرزوی دلی میری ہے کہ جس سی درگزر کرنا مجھسے نہین ہو سکتا ہی دوسرے
یہ کہ گناہ قتل حسین اپنی سر پر لے لون اور ملک ری حاصل کرون یہانتک کہ آخر مین کہتا ہے
کہ آگاہ ہو کہ دنیا نہین ہی مگر مثل اوس مال کی جو نقد ہو اور فوراً ملے اور آخرت مثل دین کے
ہے اور کوئی عاقل نقد کو بدین نہین فروخت کرتا اور جو شمر لعین نے یزید لعین سی
کہا تھا وہ بھی مشہور اور کتب مین مذکور ہی ؎

املأ رکابی فضۃ وذھبا قتلت خیر الناس اُمّا وابا

یعنی ای یزید بھر دے میرے اونٹ کو سونے اور چاندی سے کہ مین نی قتل کیا ہی تیری
خاطر سے اوس شخص کو جو بہترین اہل دنیا سے ہے از روے پدر و مادر پس اہل سنت کو ایسی
اشقیا کو مومنین اور مصدقین سمجھین بلکہ اپنا پیشوا اور مجتہد بناوین جیسا کہ عبقات الانوار مین کتب
اہل سنت سے اسکا اثبات ہوا ہے کہ عمر سعد اور مثل اوسکے دیگر اشقیا مجتہدین اہلسنت سی
ہین اور کیونکر نہو حالانکہ مقولہ بعض اساطین اہلسنت ہے کہ الحسین انما قتل بسیف جدہ مگر شیعہ تو انکو
اکفر الکفرہ و افجر الفجرہ سمجھتے ہین اور ایسون کی تصدیق نبوت اور دعوائی اسلام
بکار آمد نہین جانتے پس اسی طرح پر جو مصدقین نبوت مصداق یوذون اللہ و رسولہ و تسرون
الیھم بالمودۃ اور یرادون من حاد اللہ اور من یشاقق اللہ و رسولہ
کے تھے کیونکر ہم اونکو مومن اور مصدق کہینگے اور اس مین شک نہین ہی کہ حضرت ابوبکر
اور اونکے اخوین افسر اور سرگروہ لوگون کے باتفاق مناوئکم تھے لاکن ہمارا کہنا تو ظاہر ہے
کہ ہم حضرات ثلثہ کو افسر منافقین سمجھتے ہین لیکن کہنا اہل سنت کا پس اس لئی کہ ثلثہ کو افسر کل صحابہ
سمجھتے ہین اور کل صحابہ مین یہ منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ قول امام نووی انہم کانوا سعدو دین فی اصحابہ
سی ہم ثابت کر چکے ہین کہ جب اگر تصدیق ابوبکری مثل تصدیق یزیدی دشمنی کی ہی تو شیعہ اسکو بصدان

قبول کرتی ہین اور اگر مراد تصدیق سی وہ تصدیق ہی جو موجب ایمان حقیقی تہی تو آپ کی یہ تقریر پوچ
ولچر مثبت اوسکی نہین اور علاوہ اسکے معارض ہی ساتہہ اون دلائل قطعیہ کے جو ہم آپ ہی کی
کتابون سی کفر و نفاق ثلثہ پر قائم کرتے ہین مثل حدیث فدک و قرطاس و تجہیز جیش اسامہ و امثال
ذلک پس جبتلک ان براہین قاطعہ کو آپ نہ اوٹہا دینگے تو فقط ایک تقریر پوچ و مہمل سی ثبوت
ایمان ابی بکر نہین ہو سکتا ہی اور اوٹہا دینا اون براہین قاطعہ کا آپ کے بڑون بڑون کی کلہ سی باہر ہے
آپ بیچارے کہان اوٹہا سکتے ہین اور اگر کوئی بنظر غور و تامل دیکھے تو وجہ عاشر مشتمل اوپر
چند وجہون کے ہو سکتی ہی ایک یہ کہ مودت اہل قربی آیہ وافی ہدایہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربی ضروری دین تہی اوس سی انکار کیا اور خانہ نبوت کے جلانے پر
مستعد ہو گئے دوسرے یہ کہ لیلۃ العقبہ خود پیغمبر کے قتل پر کمر باندہی اور کپی لڑھکائی تیسرے یہ کہ
بنائی قتل اولاد رسول ڈالی کہ جس سی جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا قتیل یوم السقیفہ کہلائی بالجملہ
کل افعال نفاقی و شقاقی حضرات ثلثہ کے دلیل ہین اوپر عدم تصدیق ایمانی کے اور عدم تصدیق
جنانی کے پس تصدیق لسانی حضرات کی کس کام آویگی اور ثبوت ان سبکا اپنی مقامون پر بدلائل
قطعیہ ہوا ہی فتلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** حضرات شیعہ اقرار کرتی ہین **اقول** غلط بحت و کذب محض ہی اگر سچی تھی تو اس دعوی کو
کسی کتاب معتبر سی شیعون کی ثابت کرتے طرفہ یہ ہے کہ یہ امر اجماعی ہوا خواہان بکری بھی نہین ہی چنانچہ
قول ابو جعفر اسکافی کا ترجمہ دعائی سجادیہ مین ہم نقل کر چکے **قولہ** اونہین چند لوگون مین سی ہین **اقول**
کیا غباوت ہی متعدد لوگون کو ساتھ اول کی جمع کرنا اول ایک ہوگا یا متعدد ہونگے اکثر سنیان پیشین تو
مدعی اولیت فقط ابو بکر کے تھے جب موچی صاحب نے دیکھا کہ سابق الاسلام ہونا جناب امیر علیہ السلام
کا باحادیث متفق علیہا ثابت ہے تو یہ بات بنائی کہ چند لوگ اول تھی اور یہ نہ سمجھی کہ اول حقیقی ایک ہی
ہو سکتا ہی اور اول اضافی ہر مقدم اپنی متاخر سی ہو سکتا ہی پس ابو بکر کے لیے بالخصوص کوئی
شرف اوسمین نہوگا **قولہ** اور جنہون نے اورون سے پہلے **اقول** اگر مطلوب تصدیق سے
مطلق تصدیق ہی اعم اس سی کہ لسانی ہو یا جنانی تو مسلم ہی منافقین نی بہی تصدیق لسانی کی تہی اور اگر

مراد بالخصوص تصدیق لسانی وجنانی دو ہی پس در بارہ ثلثہ کے ہمارے آپ کے درمیان
مین اوّل بحث ہے چنانچہ ابھی چند سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اونکے ایمان کو
صدق دل سی تصور کرتے ہین اور وہ اوسکو نفاق پر یا طمع دنیا پر الخ ناقلت **قولہ** ایہ غار کے
بیان مین **اقول** وہین ہم اونکا کفر ونفاق ہی ثابت کر چکے ہین فارجع البصر ھل تری
من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئاً وھو حسیر
قولہ اس مقام پر صرف اعتراضات کو **اقول** شروع بحث مین وعدہ کیا کہ خلفاء راشدین
کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید اونکے نام کے شیعون کی کتابون سی بیان کرتی ہین پھر کہا
حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان لانیکا حال اب جب مقام اثبات آیا تو حیلہ وحوالہ کرنیلگے
کہ ہم آیہ غار مین ثابت کر چکے ہین یہان فقط اعتراضات دفع کرتے ہین ہر ہر بات مین حیلہ سازی
اور روباہ بازی کرنے سے کچھ نہ ملیگا **قولہ** ایک یہ ہے **اقول** ہرگز کسی شیعہ نی اعتراضات
اور مطاعن مین اسکا ذکر نہین کیا ہی بلکہ جب اہلسنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوتے ہین اور استدلال
کرتے ہین بعدم وجود دنیا اوسوقت مین پیش رسول خدا کہ جس سی ایمان لطمع دنیا کا احتمال نکلی تب
شیعہ کہتی ہین کہ یہ احتمال موجود ہونے دنیا پر موقوف نہین ہی بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ طمع
حصول دنیا آئندہ مین سبب ظاہر کرنی ایمان کا ہو چنانچہ حضرت ابوبکر نے کاہنون اور منجمون
سی سنا تھا کہ جب ایمان وانقیاد ظاہر کروگے تو تمکو خلافت پہونچیگی پس بھی طمع حصول
خلافت باعث ایمان ظاہری ہوی **قولہ** بڑے مرتبہ کو پہونچیگی **اقول** کاہن نی ابوبکر کو
جانشینی کی خوشخبری دی تھی کہ جس طمع سی اونہون نی اظہار ایمان لسانی کیا چنانچہ صاحب حملہ نی
بالخصوص ابوبکر کے اظہار ایمان کی وجہ یہی بیان کی ہی نہ حصول مطلق مراتب **قولہ** پہلی دلیل اگر
یہ امر تسلیم کیا جائی **اقول** یہ اگر مگر آپ کا نہایت تجہل ہی آپ کے تسلیم کرنے اور نہ کرنے سے
ہمکو کیا مطلب ہی آپ جہال کے دھوکا دینیکے واسطے ہر جگہ تباسی غاصبین غصب منصب کی
منکر کر مدعی بناتی ہین آپ مدعی اثبات ایمان حقیقی ابوبکر ہین اور ہم منکر سند ہماری انکار کی وہ افعال

منافقانہ ہین جو حیات مین اور بعد وفات جناب سرور کائنات کے اونسے سرزد ہوئے اور
جو کچھہ ہم تقویت منع مین بطور سند بیان کرتے ہین اوس مین آپ کو گفتگو کرنا لغو ہی ورنہ وقوع لانسلم
اوپر لانسلم کے لازم آویگا اور یہ خلاف داب مناظرہ ہی اگر آپ ہماری سند کو تسلیم نہ کرینگے تو ہم
کہینگے کہ لااقل یہ احتمال تو ہوسکتا ہی کیونکہ اس فرض مین کوئی محال مثل اجتماع النقیضین اور شریک الباری
لازم نہین آتا ہی اور مقررات فن میزان سی ہی کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تو اب آپ کوئی
دلیل کی فکر اپنی اثبات دعوی کی واسطی کیجئی ورنہ دعوی آپکا بلا دلیل رہجائیگا اور قابل تسلیم عقلاً نہوگا **قولہ**
اوسیطرح پر اس کہنیکو بہی تصدیق کیا ہوگا **اقول** ہم بیان کرچکے کہ نہ کاہن کو ضرور سچا جاننا ضروری
نہ تصدیق خود کاہن ضروری ہی نہ تصدیق معتقد کاہن یعنی حضرت ابوبکر کی ضروری ہی بلکہ بطمع
دنیا باحتمال صدق کاہن کا رنبد طلب دنیا ہوئی اور اتفاق وقت سے فائز بہی ہوئی جیسی
اہل دنیا باحتمال حصول دنیا محنتین کرتی ہین اور کبہی فائز بہی ہوتی ہین منجملہ اونکی ایک ذات شریف
مخاطب بہی ہی وقد مر تفصیلاً **قولہ** وہ نبی برحق ہونگے اور اونکا دین سچا ہوگا **اقول** نبی کا برحق
ہونا اور دین کا سچا ہونا زبان کاہن سی جب ہوسکتا ہی کہ خود کاہن مصدقین نبوت سے ہو اور
کہانت ساتھہ تصدیق نبوت کی جمع ہونا محال ہی اس لئی کہ مدار کہانت کا اوپر کفر اور شیطان
پرستی کی ہی اور مدار تصدیق نبوت اوپر ایمان اور خدا پرستی کی ہی **واین هذا من**
ذاك وعلے التنزل اگر کاہن مومن بہی ہو تو ابوبکر کو اوسکی تصدیق کی کیا ضرورت ہی ہمنے
سابقاً بیان کیا کہ طلب دنیا مین احتمال سچی ہونی منجم و کاہن کا کافی ہی فتذکر **قولہ** تو ضرور وہ پیغمبر صاحب کو سچا
پیغمبر **اقول** یہ بنائی فاسد علی الفاسد ہی نہ کاہن کو تصدیق پیغمبر ضرور ہی نہ ابوبکر کو تصدیق کاہن
پس ابوبکر کو سچا پیغمبر جاننا کب ضرور ہوگا **قولہ** ایمان لائی ہونگے **اقول** ایمان لانیکی لیئی ہی سچی
ایمان کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ ایمان بطمع دنیا کیواسطی ایمان نفاقی کی ضرورت ہی اس لئی
کہ حصول خلافت منصوبہ کے لیے اسی ایمان کی ضرورت ہے اور کاہن نی ایمان حقیقی اور
خلافت حقہ کی خبر نہین دی تہی بلکہ ایک خبر عام حق و باطل سی اور جب آپ خود اسکو یقینی نہین جان

کرتی بلکہ احتمالاً کہتی ہین کہ سچا جانا ہوگا اور اس احتمال پر بھی کوئی دلیل نہین قائم کرتی ایسی احتمال بے سر و پا کو دلیل ٹھہرانا آپ ہی کا
کام ہی **قولہ** دل سی ایمان لائیو الا **اقول** ہر گز ثبوت آپ سی اوس ایمان لانیکا نہین ہوا کہ جس مین مقتضیات ایمانی
بھی پائی گئی ہون غایۃ الامر یہ ہی کہ یقین پیغمبر ہونیکا جسطرح کل کفار و منافقین کو بسبب دیکھنی دلائل
نبوت کی ہوا تھا اوسی طرح حضرت خلیفہ کو کاہن کی کہنی سی یقین ہوا مگر مقتضائی اوس یقین پر بھی عمل کیا
اسکا ثبوت کہان سی ہوا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کو آپ کیون بھولی جاتی
ہین اور اگر فرمائیے کہ یہ فقط کفار کی شان مین ہی اور منافقین کی شان مین نہین ہی تو لانسلم غایۃ الامر
ایک کا انکار ظاہر نظاہر ہی اور دوسری کا اذا خلوا الی شیاطینہم جیسا کہ ہم سابق مین
بیان کر چکی **قولہ** مجتہد صاحب **اقول** تخصیص جناب مجتہد صاحب رضوان اللہ علیہ کی اس قول مین
محض بیجا ہی کل دنیا بھر کے شیعہ اسکی قائل ہین کہ ابوبکر ایمان نہ لائے لیکن جسکی نفی کرتی ہین وہ ایک ایمان خاص ہی کہ جسمین
آمنوا باللہ ثم استقاموا علیہ ہی وہ آمنوا کہ جسکی بعد ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہی ورنہ وہ
ایمان کہ قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم مستہزءون **قولہ** مگر حضرت سی غلطی ہوئے
اقول اون قبلہ و کعبہ کی غلطی کے تو ہم ہرگز قائل نہین ہین اسلئے کہ یہی مذہب ہمارا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ
جسپر یک کتاب الفین مین دو ہزار یقین قائم کی گئی ہین مگر آپ کی قبلہ حقیقی و کعبہ تحقیقی کی غلطی کی ہم بیشک قائل
ہین کہ انعقاد نطفہ شریف بیوقت ہوا خواہ عمداً ہو خواہ سہواً اوسی کا یہ اثر ہی کہ قبلہ و کعبہ کا قول غلط ٹھہرایا
جاتا ہی **قولہ** امنت قبل ان اسلم **اقول** جواب اس کا ذیل آیہ غار مین گزرا کہ غرض
اس قول سی ابطال صدیقیت اسبقیت ایمانی ابوبکر ہے اور ثبوت مطلق
ایمان ابوبکر کہ جسکا کوئی منکر نہین ہے سنیون کو کوئی فائدہ نہین دیتا ہے اس لیئے
کہ کلام مطلق ایمان مین نہین ہے کلام ایمان خاص مین ہے یعنے ایمان حقیقی
ابوبکر مین کہ فاطبقہ شیعہ اوسکے منکر ہین پس ایمان عام سے ایمان خاص ثابت کرنا
دلیل جہالت ہے وقد ثبت فی المیزان انہ لا دلالۃ للعام علی الخاص
باحدی الدلالات الثلث وقد مر فی آیۃ الغار اجوبۃ اخری باتم تفصیل فانظر ثمہ

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل معلوم نہین کہ کاہن نے صرف حضرت صدیق اکبر سے پیغمبر صاحب کے نبی ہونیکا حال کہا تھا اور صرف وہی ایک کاہن کی تصدیق کرکے ایمان لائے تھے یا اور اصحاب بھی ہم جہانتک شیعہ کی کتابون سے واقف ہین ان کے اقوال مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ اکثر اصحاب کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے جیسا کہ حملہ حیدری کے ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے جو اوپر نقل کی گئی اور بعض کہتے ہین کہ نہین صرف ایک دو ہی شخص کاہن کے کہنے سے ایمان لائے جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ کا مولف فرماتا ہی وہم انکہ قول او اگرچہ قول کہنہ و منجمین الخ مدفوع است زیراکہ امامیہ این معنی را در حق اکثر صحابہ روایت نکردہ اند بلکہ در حق یک دو شخص پس اگر یہ امر تسلیم کیا جائے کہ اکثر صحابہ کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو کچھ جائے اعتراض حضرات شیخین پر نہین ہے اور اصحاب مقبولین امامیہ کے اوس گروہ مین سے مستثنے ہونے کی وجہ نہین ہے تو جب امامیہ کی صدیق اونکے کہنے سے ایمان لائے تو اہلسنت کی تصدیق بھی اگر اونکے کہنے سے ایمان لائے تو کیا گناہ کیا اور اگر یہ بات مانی جاوے کہ صرف یہی دو شخص کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو معلوم نہین کہ انہون نے کاہنون کے قول کو سچ جانا یا نہین اگر سچ جان کر ایمان لائے تو کچھ خلل اونکے ایمان مین نہین ہوا اسلئے کہ اور لوگ بھی منجملہ اصحاب مقبولین شیعہ کے ایسے ہین کہ جو پچھلی کتابون کی پیشینگوئیون کو دیکھکر ایمان لائے یا خواب مین پیغمبر صاحب کی نبوت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے تو اگر حضرات شیخین بھی کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو کیا ہرج ہے

تیسری دلیل یہ قول شیعون کا کہ حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کاہن کے کہنے سے ایمان لائے انہین کے علما کے اقوال سے غلط ہوتا ہی اسلئے کہ انکے علما نے لکھا ہی کہ ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا تھا اور اوس کے سبب سے ایمان لائے تھے جیسا کہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین لکھا ہی کہ ابوبکر بر کت خوابیکہ او دیدہ بود مسلمان شدہ بود چوتھی دلیل اگر حضرات شیعہ کی اس کہنے سے

Presented by Ziaraat.Com

کہ وہ تصدیق کی ہمن سے کہنے سے ایمان لائے یہ غرض ہو کہ وہ دل سے ایمان نہین لائے
تو اوسکی تعجب اور تکذیب سے ہوتی حتی الامکان کوشش کرو ہمیشہ دعوت اسلام مین سعی بلیغ
کرتے اور انکو اسلام کی طرف رغبت کرتے اور اپنی دوستی انکو سمجھا سمجھا کر حضرت کا مطیع بناتے
اور بعد اسکے حضرت علیہ السلام کی دعوت اسلام کرینگے واسطے درخواست کیا کرتے اور غلامون کو
خرید کر کے خدا کی راہ مین آزاد کرتے اور اپنے مال اور جان کا نقصان گوارا کرتے کہ ان سب باتونکا
ثبوت امامیہ کی کتابون سے ہوتا ہے کیا کوئی عاقل اسکو قبول کریگا کہ جسکی کوششین اور محنتین
اجرا دین مین غایت درجہ پر پہونچی ہون اور جسکو اعلاء کلمۃ اللہ مین اپنی جان و مال کا خیال نہو
وہ خود دل سے پیغمبر صاحب کو سچا نبی اور اسلام کو سچا دین نہ سمجھا ہو ایسی بات حضرات امامیہ
کی زبان سے نکل سکتی ہے نہ کوئی نادان بھی اسکو مانیگا اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ حضرات
شیخین نے پیغمبر صاحب کو اظہار دعوت اسلام پر برانگیختہ کیا اور اونہین کے اصرار سے حضرت
نے اظہار دعوت فرمایا اور اسی وجہ سے شیخین نے صدمہ اوٹھایا ہم قول صاحب استفصار الافحام
کا نقل کرتے ہین مؤلف موصوف تحریر فرماتے ہین کہ گویا جب پیغمبر خدا کہ از خوف کفار در حصن غار
اختفا فرمودہ و در بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ تا آنکہ شیخین دل تنگ شدہ آنحضرت را
حث و ترغیب باظہار دعوت کردند و آن حضرت بنا بر اظہار عدم مصلحت از جہت اصرار ایشان از
اعلان مانع نیامدہ حتی اصاب اولہما ما اصاب وقال ثانیہما ایعبد العزی واللات
علانیۃ ولیعبد اللہ سرًا از خوف خدا مانع و بخوف غیر مانع می داند یقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سابق مین ہمنے بیان کیا کہ شیعون نے مطاعن
ابوبکر مین ایمان لانا بقول کا حسن نہین بیان کیا بلکہ جبکہ اہل سنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوئے تب شیعون نے
سند منع ایمان حقیقی مین کہا کہ اونکا ایمان بطمع دنیا سے مرجو الحصول تھا اور وجہ رجا قول کا حسن و منجم تھا
پس قول کا حسن و منجم علت رجا تھا اور رجا دنیا علت طمع دنیا اور طمع دنیا علت ایمان اور جب
علت ایمان طمع دنیا ہوئی تو ایمان لغو نہوا اور جو ایمان لغو نہو وہ ایمان حقیقی نہین ہے اس تقریر کو

نہ میمون دہلوی سمجھا نہ اوس گدھے کی گدھے سمجھے اور کہنے لگے کہ شیعہ غرض نہ بکر بقول کا ہمن
ایمان لانیکا کرتے ہیں حالانکہ غرض اگر [illegible] ایمان لانیکا ہے کیونکہ جو ایمان بطمع دنیا
ہو وہ حقیقی نہیں خواہ بطمع لینے کا ہمن [illegible] کے لئے ہو کہ قول کا ہمن کے
طمع خلافت دلوانی یا اگر [illegible] اگر [illegible] کیا جاوے گا کسی اور قوم
کی بھی قول کا ہمن [illegible] نقص نہیں ہو سکتا [illegible] کوئی شیطان کے کہنے سے ایمان لاوے لیکن [illegible] بحث فقط اسمیں کرنا کہ وہ ہمن شخص قول کا ہمن سے ایمان لاوے یا بہت سے شخص ایمان لاوے
ایک امر لغو ہے اگر اور لوگ بھی بقول کا ہمن ایمان للہ لاوے تو وہ ایمان بہت نیک ہے اور
اگر ایمان للدنیا لاوے تو بقول کا ہمن [illegible] ایمان لغو ہے
لیکن اسمیں شک [illegible] ہو سکتا ہے اسلئے کہ کا ہمون نے اوس کو مژدہ خلافت نہیں سنایا تھا پس بنا بر تحقیق کے
کہ حق حقیق ہے اگر صدیقین شیعہ سے بھی بقول کا ہمن کوئی [illegible] ایمان لایا ہو تو کیا قباحت ہے اسلئے
کہ ایمان اونکا باتفاق شیعہ [illegible] لیکن [illegible] مقبولین کے بارے میں کہ للہ
ایمان لائے بہت ظاہر ہے لیکن [illegible] کہ صحابہ کل عدول ہیں اور کل للہ ایمان
لائے پس اوس کل میں [illegible] شیعہ ہیں [illegible] ہیں پس انکا ایمان للہ
باتفاق من الفریقین ہوا باقی رہے خاص مقبولین اہل سنت پس اونکا ایمان شیعوں کے
نزدیک فقط بطمع دنیا تھا اور دلیل اسپر وہی افعال نفاق اونکے ہیں جو خود رسول خدا کے ساتھ
بمنع قرطاس و عدم تجہیز جیش اسامہ و امثال ذلک کئے اور جو ذریت رسول کے ساتھ بمنع فدک
و غصب خلافت و امثالہ کئے علاوہ اسکے کل مقبولین شیعہ مقبولین اہل سنت ہیں پس طعن اونپر
کرنا اپنی ہی ہاتھ سے اپنے سر پر مارنا ہے اور میان کی جوتی میان کا سر صادق آجاویگا من دون عکس

کلی یعنے کل مقبولین اہلسنت مقبولین شیعہ نہین ہین لان الموجبۃ انما تنعکس جزئیۃ فلا تغفل
قولہ جیسا کہ حملہ کی اقول جب فہم ہی درست نہین ہی تو دعوی واقفیت کتب شیعہ محض کذب
و دروغ ہی حملہ حیدری کہ جسپر مدار قول اکثر اصحاب ٹھہرایا ہی اوسمین کوئی لفظ اوپر اکثریت کی دلالت
نہین کرتا ہی بلکہ نفس کثرت ہی پر نہین دلالت کرتا ہی اکثریت کو کون پوچھے وہ قول کہ جسکو حضور والا
نے نقل کیا ہی اسمین بجز لفظ یکے کی کہ مکرر واقع ہوا ہی ٭ یکے بہر دنیا یکے بہر دین ٭ یکے کرد زین
راہ ایمان قبول ٭ یکے محض بہر خدا و رسول ٭ اور کوئی لفظ نہین آتا معلوم نہین کہ کس احمق
نے آپکو تعلیم کیا ہی کہ لفظ یکے اوپر اکثریت کی دلالت کرتا ہی اتنا نہین سمجھتے کہ اگر یکے سے اکثریت
سمجھی جاویگی تو جبکہ لفظ یکے مکرر ہی تو دونون جگہ ضرور ہے کہ اکثریت مراد نہو ورنہ ترجیح بلا مرجح
لازم آویگی اور جب دونون متضادین ہین تو محل اقلیت کونسا ہوگا کیا حضور والا کریما بھی بھول گئے
؎ یکے پاس یان و یکے بادشاہ ٭ یکی داد خواہ و یکی تاج خواہ ٭ یکی سرفراز و یکی خاکسار ٭
یکی تاج دار و یکی تاج دار ٭ تو کیا یہی معنی ہین کہ بادشاہ بھی اکثر تھے اور رعایا بھی اکثر تھے یکی یہان
بمعنی بعض کے ہی اور بعض اعم ہی ایک دو سے اور ہزار سے پہر اکثریت کہان سی نکلی قولہ جیسا کہ ترجمہ
اثنا عشریہ اقول مراد صاحب حملہ اور مراد صاحب نزہہ ایک ہی قصور آپکی فہم کا ہی جو دو قول ٹھہراتے
ہین قولہ اکثر صحابہ کاہنون کے اقول ہر چند شیعون نے اکثر نہین کہا ہی اکثر آپنے اپنے دل سی گڑہا ہی
مگر اگر آپکی خاطر سے شیعہ اکثر کو مان بھی لین تو آپ یہ سمجھئے کہ کون اکثر کو مانینگے شیعہ نہ کہینگے مگر اونہین
اکثر کو جو منافقین مین ہونگے پس اعتراض شیخین سی ساقط ہونا بسبب کرنے اوس فعل کے جو منافقین
نے کیا تھا کیونکر ہو سکتا ہی ہان اس راہ سی البتہ کہ الکفر ملۃ واحدۃ ہی قولہ مستثنے ہونیکی وجہ
نہین ہی اقول وجہ بدیہی ہی کہ شیعہ طاعن ہین اونپر جو کاہن کے کہنے سے بطمع دنیا ایمان لائے
جیسا کہ صاحب حملہ کے قول سے ظاہر ہی ٭ یکی بہر دنیا یکی بہر دین ٭ پس جو لوگ کہ بہر دین ایمان
لانیوالی تھے اونکا اعتبار کرنا قول کاہن پر نہ آپ اسکے قائل ہین نہ شیعہ پس یہ قول باجماع فریقین باطل
ہوگیا پس یہی وجہ مقبولین کی اوس گروہ سے نکلنے کے لئے کافی اور وافی ہے قولہ امامیہ کے اقول قول

مہمل اور بے دلیل ہی پہلے کہین سے ثابت کیجئے کہ شیعہ اپنے صدیقون کے حق مین قائل ہین کہ بقول
کاہن بطمع دنیا ایمان لائے بعد اوسکے اس کلام پوچ سے متفوہ ہوجیئے گا کاش کوئی جھوٹی ہی
کتاب مثل مجاج السالکین کی بناکر شاہجی کیطرح اوسکی طرف منسوب کردیا ہوتا تا دعوی بے دلیل
نرہتا **قولہ** لگریہ بات نہ جاوے **اقول** جو بات منہ سے نکلتی ہے بے سر و پا ہی نکلتی ہی قول
کاہن و ساحر و منجم کا ماننا اور اوسکو سچ جاننا اولاً خود خلاف عقل و نقل ہی کہ ساتھ دینداری کے
جمع ہو و ثانیاً بناء اعتراض تو طمع خلافت سراپا جلافت ہی اوسکو کیون بھولے جاتے ہین
حالانکہ خود ہی عبارت حملہ نقل کرچکے ہین **قولہ** تو کچھ خلل **اقول** خلل آپکے دماغ مین ہی اور اونکو
ایمان مین جو بقول کاہن بطمع دنیا تھا **قولہ** اسلئے کہ اور لوگ بھی **اقول** بھلی کتابین جو منزل
من اللہ نہین اور حجت خدا خلق پر وہ کتابین اور قول کاہن و منجم و ساحر آپ کے نزدیک
مساوی ہی پس آپکا ایمان ہمنے دیکھ لیا ہم سنیون کو معتقد اس عقیدۂ فاسدہ کا نہین جانتے تھے
کہ وہ کتب سماوی کو ساتھ علوم شیاطینی کے مساوی جانین مگر آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا
نہین معلوم کہ اور اہلسنت بھی اسپر راضی ہین یا نہین بہرکیف بناء اعتراض قبول قول کاہن
بطمع دنیا ہی نہ قبول حکم خدا و رسولان ماسلف اسلئے کہ پیشینگوئی پکی اور غیب دانی سچی ہمارے
نزدیک اونہین مین منحصر ہی **قولہ** اگر خواب مین **اقول** اگر خواب مین بھی جانشینی کا خیال باعث
تصدیق ہوا تو وہ پایۂ اعتبار سے مثل قول کاہن ساقط ہوگا اس لئے کہ مدار اس خواب کا
مثل قول کاہن اوپر شیطان کی ہوگا **قولہ** ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا تھا **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اس دروغ بیانی سے نہین معلوم کہ آپ کو کیا ملتا ہی اگر خدا و رسول سے شرم
نہین ہی تو ہمارے کچھ خلق ہی سے شرم کرتے کسنے علماء شیعہ سے لکھا ہی کہ ابوبکر نے خواب دیکھا
تھا آپ بڑے کاذب اور مفتری ہین مولانائے شوستری نے جو مجالس مین لکھا ہی اوسکو
خود آپ ہی نے صفحہ ۲۴۲ اسی کتاب مین نقل کیا ہی اوس سے صاف صاف ظاہر ہی
کہ خواب دیکھنیوالا خالد بن سعید ہی نہ کوئی بلید و پلید باقی رہی یہ بات کہ سبب ایمان

Presented by Ziaraat.Com

ابوبکر خواب خالد ہوا نہ قول کاہن پس جواب اسکا یہ ہے کہ کون سا تضاد حقیقی درمیان
خواب خالد و قول کاہن کے پایا گیا ہے کہ جسکا جمع و رفع ممکن نہیں ہے جس امر کو کاہن نے
زمان سابق میں کہا تھا اگر خواب کسی غیر کا بھی زمان لاحق میں اوسکا مذکور یاد دہ ہوا
تو اسمیں کون سی قباحت لازم آئی قولہ تو اوسکے تکذیب اونکی حالات سے ہوتی ہے اقول کونسی
حالات چھپ جانا سورہ برائت کا یا مصداق تریدون عرض الدنیا ہونا یا فرار کرنا زحف سے
یا شرکا رفائلین ان الرجل لیہجر سے ہونا یا تخلف از جیش اسامہ یا تجہیز و تکفین سید المرسلین
خاتم النبیین میں شریک نہ ہونا یا سقیفہ بندی واسطے غصب خلافت کی کرنا یا چھین لینا
فدک کا بضعۃ الرسول سے اور اونکے گھر کا جلانا اور ایسی باتیں دینا کہ مرتے دم تک
مہاجرت کریں اور ترک تکلم کریں اور اجازت حضور کی جنازہ لیجانے مرگ نہ دیں ان سب باتوں کو
اثبات سے کتب شیعہ مملوء ہیں اور اثبات انکا سنیوں ہی کی کتابوں سے کیا گیا ہے کہ بمقتضاء
حسب الشرع یعنی و یعلم سنیوں کو گواہی میں دینا کو شیعہ کیا کریں سے گرہ بند
بر زبر سے چشم پوشی آنکہ جب راچہ گناہ ہے قول ہے بیشہ و عورت اسلام میں سعی بلیغ کرتے
تھے الی قولہ تو سنت کیا کرتے تھے اقول یہ سب بے پاکاری تھا جیسا کہ کل افعال منافقین
مصداق بما لیس فی القلوب تھی یا غرض اس سے یہ تھی کہ جلد امر اسلام شائع ہو تو مال غنیمت
ہاتھ آوے اور جس خلافت کی کاہن نے خبر دی تھی اسکے تشدید بنیان جلد ہو جاوے اور نہ تو
علانیہ کی درخواست جو تم نے کہ مصلحت علانیہ و عورت میں نہ تھی محض بیجا اور بے
جا حماقت تھی یا بر خبث سریرت قولہ غلاموں کو خرید کر کے اقول بے پاکاری تھا تاکہ تم ایسی
بچی۔ پکا مسلمان کہیں قولہ اپنے مال اور جان کا نقصان اقول مفلس قلاش ابا عن جد نہ
مال کہاں یا باپ چڑی مار ہی کرتا تھا خود لگا رہے دھوتر بیکار نا پھرتا تھا کہ کبھی اور جانکا
نقصان فرار ات عن الزحف سے ظاہر ہے قولہ ان سب باتوں کا ثبوت اقول محض کذب و غلط
ہے دعوی بلا دلیل ہے بے حجت و دلیل قابل اعتنا نہیں ہو سکتی اور اگر بفرض محال کوئی امر

کسیقدر کہین سے ثبوت ضعیف ثابت بھی ہو تو چونکہ ہمنے مکرر خدمت شریف مین گذارش
کی ہی کہ ثلثہ شیعون کے نزدیک منافق تھے پس اعمال اہل نفاق اگرچہ ظاہر مین بہت اچھے
ہون لیکن کبھی للہ و فی اللہ نہین ہوتی بلکہ ظاہر مین اعمال ریائی اونکے چونکہ بریا و سمعہ ہین مومنین
موقنین کے اعمال سے بڑہ جاتی ہین مثل مشہور ہی کہ جھوٹے موتیون مین بڑی چمک ہوتی ہی
لیکن بقول خدا کو ماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف او کسراب
بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء ہوتی ہین نافہم قولہ قول صاحب استقصا کا نقل کرتے
ہین اقول ہم کچھ نہ کہینگے مگر حضرت مخاطب خود ہی فرماتے ہین کہ دروغگو پر خدا کی لعنت جسمین اونکی لعنت
اونہین پر ملیے اور میانکی جوتی میان ہی کی سر پر ٹوٹی ہرگز یہ قول صاحب استقصا نہین ہی بلکہ یہ عبارت
حدیقہ سلطانیہ ہی اور صاحب استقصا فقط ناقل ہین اور بلفظ کما افید اشارہ نقل فرماتے ہین لیکن حضرت
مخاطب ہمیشہ ناقل صریح کا قائل ٹھہراتے ہین پس نقل بالاشارہ کو کب سمجھ سکتے ہین بہرکیف یہ استدلال مخاطب
بعبارت حدیقہ مردود ہی چند وجہ اولاً قول صاحب حدیقہ مبتنی ہی اوپر الزام کے مسلمات خصم اور اصل اسکی
انکی کتابون سے ہی چنانچہ اصرار کرنا اعلان دعوت مین اور صدمہ اوٹھانا خلیفہ اول کا کتاب
منتقی اور سیر ملا معین مین موجود ہی مضمون دونون کا یہ ہے کہ جب بنا بر الحاح و اصرار ابی بکر جناب
رسالتمآب نواحی مسجد مین ظاہر ہوئے ابوبکر نے خود بنفس نفیس کھڑے ہوکے خطبہ پڑھنا شروع
کیا اور رسولخدا ایک گوشہ مسجد مین ساکت تھے جب مشرکین نے یہ حال دیکھا جناب خلافت مآب پر
حملہ آور ہوئے اور پیرون سے اور لاتون سے پامال کیا اور عتبہ بن ربیعہ فاسق نے پاپوشہائے
کہنہ کو کہ جابجا پیوند اوسمین تھے چہرہ مبارک حضرت ابی بکر پر اتنا مارا کہ بینی مبارک برابر رخسارہ
ہوگئی اور بینی و رخسار مین بلندی اور پستی معلوم نہوتی تھی انتہی محصلہ اور جو کچھ کہ حضرت خلیفہ ثانی نے
بخطاب سراپا عتاب جناب رسولخدا سے مخاطب ہوکے دربارہ اعلان دعوت اسلام مین
فرمایا ہے اوسکو بھی فضل ابن روزبہان نے اپنی کتاب باطل مین لکھا ہی وہذہ عبارتہ قال ای
عمر ابن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ اللات والعزی بعد ان

علانیۃ ویعبد اللہ سرا پس ہرگاہ کہ مضامین حث وترغیب شیخین کی آپکی
کتابون سے ہمارے علمانے نقل کئے تو یہ نقل کرنا الزاماً ہی نہ تحقیقاً تو ہمارے اوپران مضامین
الزامی سے دلیل لانا اور الزام دینا جز خوش فہمی کے کس امر پر محمول ہوسکتا ہی ثانیاً سلمنا
کہ ہمارے علمانے بطور تسلیم لکھا لیکن اس امر کو مدح شیخین نہین سمجھتے بلکہ اونکی معائب
مین سے جانتے ہین چنانچہ خود آپ نے صفحہ ۲۶ مین حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہی کہ سیرت
شیخین دلالت بر خبث سریرت انہا دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبی درخواست
دعوت نمودہ در فکر اضرار آنحضرت بر می آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند
فاعتبروا یا اولی الابصار انتہی بلفظہ پس شیعون کے نزدیک اصرار والحاح کرنا در بارہ اعلان دین
اوسوقت مین کہ خدا و رسول کے نزدیک مصلحت نہ تھی نہایت امر بیجا ہی کیا جناب رسولخدا
جس کام کے لئے بھیجے گئے تھے اوسمین معاذ اللہ غفلت اور تہاون فرماتے تھے کہ محتاج
بہ حث وترغیب شیخین ہون کیا شیخین حمایت دین مین معاذ اللہ جناب رسولخدا
سے بھی زیادہ تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ نافہم تھے اور یہ لوگ مصالح وقت کو اونسے زیادہ
سمجھتے تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ بزدلی کرتے تھے و شجاعت بکری وعمری اونسے سوا تھی
ہرچند حضرت خلیفہ ثانی کو ایسا گمان ہوا سکے کہ روز صلح حدیبیہ فرماتے تھے کہ اگر مین چالیس
آدمی بھی معین اپنے پاتا تو کفار پر حملہ آور ہوتا اور مناسک حج برغم انف قریش بجالاتا
اور جناب رسولخدا کا بھی بے ادائے مناسک باوجود کثرت اعوان و انصار کی پھر جانا
اور صلح دب کر کرنا حضرت خلیفہ جی کے نزدیک سراسر بزدلی پر محمول تھا اسی سبب سے
بہت بڑا شک نبوت مین پڑا جیسا کہ کتب قوم مین مذکور ہی اور کسی محل مناسب مین
عبارات بھی مذکور ہونگی لیکن ایسا گمان فاسد بہ نسبت جناب رسولخدا کی کرنا کسی
مسلمان کا کام نہین ہے الحاصل جب شیخین نے حضرت کا کہنا نہ مانا اور اس کلام تشنیع سے
اللات والعزی یعبدان علانیۃ الخ اونحضرت کے دل کو دکھایا تو اونحضرت نے بلحاظ اسکے

کہ فائدہ مصلحت وقت ان لوگون پر ظاہر ہو جاوے سکوت فرمایا اور انکو مانع نہ ہوئے
یہانتک کہ خلیفہ صاحب باوجود موجود ہونے جناب رسولخدا کی پیشدستی کرکے خطیب بنے
اور اوسکا ترا پایا اور مخالفت حکم رسول کا لطف اوٹھایا ثالثا سلمنا کہ یہ امور یعنے دعوت
اسلام علانیہ اور صدمہ اوٹھانا فی نفسہ فعل حسن تھے لیکن لا نسلم کہ شیخین سے بہ نیت حسن
صادر ہوئے بلکہ منظور نظر انحضرت کا ریا و سمعہ و اظہار دینداری و دین پژوہی تھا کہ لوگ
سمجھین کہ پکی مسلمان ہین بلکہ جناب رسولخدا کو بھی فریب دین واذا رایتھم تعجبک
اجسامھم یا منظور نظر انحضرت کا تعجیل حصول عرض الحیوۃ الدنیا تھی پس بمقتضائے
خلق الانسان من عجل پابند مصالح وقت نہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد امر
دعوت تمام ہو اور خزائن قیصر و کسرا پر متصرف ہو جائین اور خلیفہ بن بیٹھین پس جبتک
افعال منافقین کا للہ و فی اللہ ہونا ثابت نکیجیکا ایمان اونکا ثابت نہوگا ہمنے مکرر عرض کیا
کہ افعال حسنہ منافقین جو بہ نیت یراؤن الناس ہوتی ہین افعال مومنین موقنین سی بڑہ جاتی ہین ہی

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

پانچوین دلیل اگر فرض کیا جائے کہ ابوبکر صدیق سچے دل سی ایمان نہین لائے اور عیاذا باللہ کافر تھے جیسا کہ
جابجا مجتہد صاحب نے اس عقیدہ کو ظاہر کیا ہے چنانچہ ذوالفقار مین فرماتے ہین اول ایمان
اصحاب ثلثہ باثبات باید رسانید بعد ازین باین افسانہ بیہودہ ترنم باید نمود زیرا کہ دانستی کہ
مسلک امامیہ درین باب این است کہ اصحاب ثلثہ از اول عمر از ایمان بہرہ نداشتند
اور مجتہد صاحب کے مقلد صاحب استقصا الافہام اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ فان کفرہم
وارتدادہم واضح لا سترۃ فیہ کہ کفر اور ارتداد خلفاء ثلثہ کا ایسا واضح ہے
کہ وہ کچھ چھپا روا نہین ہے پس اگر مطابق اصول شیعہ کے کفر اور عدم ایمان
حضرت ابوبکر صدیق کا محض کیا جاوے تو تمام مہاجرین اور انصار بلکہ تمام اصحاب کا کافر ہونا
لازم آتا ہی اسلئے کہ سبھون نی انکو اپنا سردار بنایا اور بعد پیغمبر خدا کے اونکو خلیفہ کیا اور اونکے ہاتھ پر

بیعت کی اور یہ بیعت کرنیوالے اور اونکو خلیفہ بنانے والے دس بیس سو دو سو ہزار دو ہزار
آدمی نہ تھے بلکہ لاکھون تھے اس لیے کہ اصحاب نبوی بعد پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی بروایتی
ایک لاکھ سے زیادہ اور بروایت ملا باقر مجلسی جو اونہون نے تذکرۃ الائمہ مین لکھی ہے
چار لاکھ تھے تو جب چار لاکھ آدمی عیاذاً باللہ ایک کافر کو اپنا سردار بنا دین تو پھر اونکے
کفر مین کیا شک رہا رہا یہ امر کہ سب مسلمانون نے جو اوسوقت تھے ابوبکر صدیق کی بیعت کی
باقرار علماء شیعہ ثابت ہی جیسا کہ شریف مرتضی کے قول سے ظاہر ہی جو بحار الانوار کی
مجلد تین مین منقول اور جسکا ترجمہ مجتہد صاحب نے باین الفاظ کیا ہی جمیع مسلمان با ابوبکر
بیعت کردند و اظہار رضا و خوشنودی باو و سکون و اطمینان بسوئے او نمودند و گفتند کہ
مخالف او بدعت کنندہ و خارج از اسلام ست سبحان اللہ کیا دین و ایمان ہی حضرات
شیعہ کا کہ حضرت صدیق اکبر کی عداوت سے دین محمدی کو باطل کرتے ہین اور چار لاکھ مسلمانونکو
جو مہاجرین اور انصار و مجاہدین تھے اور جنمین بنی ہاشم اور اہلبیت نبوی بھی داخل
تھے اون سبکو صراحۃً اور کنایۃً کافر بناتے ہین نعوذ باللہ من ذلک

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابطالب علیہ السلام

جناب والا آپ امر واقعی بیان نہین فرماتی بلکہ خدع و فریب کرتی ہین کل کا بیعت نکرنا آپکی صحاح سے ثابت ہی
عبارتین صحیح مسلم اور صحیح بخاری وغیرہ کی گزر چکی ہین کہ جس سے کتنے متخلفین بیعت کا ثبوت ہی اور چار لاکھ کا ہجوم
ابوبکر پر وقت بیعت نہ کسی عاقل کی عقل باور کرتی ہی نہ اہل تواریخ و سیر نے لکھا ہی یہ دھوکی
اونکو دیجئے جو ماجرائے روز سقیفہ سے واقف نہین ہین حقیقت واقعی یہ ہی کہ بعد خرفشار
عظیم کے کہ جسمین منکم امیر و منا امیر تھا چند منافقین نے جن سے عمر اور ابوعبیدہ نے ساز باز
کر رکھا تھا ابوبکر سے بیعت کی اور منازعت باہمی اوس و خزرج مقتضی اسکی ہوئی کہ خزرج
بھی سعد عبادہ کی عداوت سے شریک بیعت کری ہوئے بعد اوسکے بخدع و فریب عوام الناس
سے جھوٹی حدیثین بنا کر بہ شہادت منافقین بیعت لی پھر بعضون سے عمر نے تلوار دکھا کر

اور گھر مین اگ لگا کر اونسے بجز بیعت لی اور جنسے دیکھا کہ زور نہین چلتا ہی اونکو بوعدہ حکومت شام و مصر و یمن باہم کیا الغرض بصد تدبیر اہل مدینہ سے جب اطمینان ہوا اور دیکھا کہ اب بجز چند لوگون کے کہ مستضعفین سے ہو گئے کوئے سر اوٹھانیوالا نہین ہی تب متوجہ اطراف وجوانب مدینہ ہوئے پس جس قوم نے حکومت کی قبول کرنے مین تامل کیا اونپر بسرداری خالد بن ولید لشکر بھیجا اوس شقی نے خدا و رسول کو درمیان دیکر لوگون کو بفریب قابو مین لاکر قتل کیا پس بخوف قتل و غارت طوعًا و کرہًا سبھے نے غاشیۂ اطاعت دوش پر رکھا۔

ع ناسزاے راچو بینی بختیار ٭ عاقلان تسلیم کردند اختیار ٭ پیشتر سلطان امویہ وعباسیہ مین یوہین گذرا بعد اسکے سلاطین گبریہ و تیموریہ مین اور اج تک سلاطین عثمانیہ و روسیہ و انگلیشیہ مین بھی جاری ہے اور سب رعایا حکومت سلاطین پر راضی ہین پس اگر ایسی ہی رضامندی کا نام بیعت کرنا اور خلیفۃ اللہ بنانا ہی تو آپ کو بھی بیعت ملکہ معظمہ وکٹوریہ حاصل ہے اور آپ کے لئے وہ خلیفۃ اللہ ہین پھر جو حکم آپ نے کل مسلمانون پر بیعت باطلہ بکری جاری کیا ہے اپنے اوپر بھی جاری کیجئے اور بعد فرض و تسلیم آپکے قول کے ہم کہتے ہین کہ اگر کل صحابہ اور کل مہاجرین و انصار الا من عصمہ اللہ ابوبکر کی بیعت نکرتے تو قول جناب رسولخدا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبًا اور قول انحضرت کا لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبرٍ اور قول اونحضرت کا تحرصون علی الامارۃ اور قول اونحضرت کا تتباغضون و تتحاسدون و ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعضٍ الی غیر ذلک من الاحادیث الصحیحۃ المتواترۃ کیونکر صادق آتا آپکو قوم موسی کے گوسالہ پرستی پر نہین تعجب ہوتا ہی اور اس امت کے گاؤ کہن سالہ پرستی پر بڑا تعجب ہی اور حقیت دین موسی نہ باطل ہوئی اور حقیت دین اسلام باطل ہوئی جاتی ہے علاوہ برین رضامندی کل صحابہ و مہاجرین و انصار اوپر عدم نصرت عثمان کے موجب بطلان خلافت عثمان نہوئی اور رضامندی اونکی

اوپر بیعت باطلہ بکری کے موجب بطلان اسلام ہوجائے آن ہذا لشئ عجاب قولہ
سبھون نے اونکو اپنا سردار بنایا اقول یہ بھون آپکا لفظ سبھون مین کہ مذکر ضرطہ معاویہ
اور نسوہ عمری منبری ہے پادر ہوا ہی اسی دعوی بے دلیل کا نام کہ سب امت نے بیعت
بکری برضا ورغبت کی آپکے علمانے اجماع رکھا ہی اور کسطرح سے ثبوت حجیت اور اثبات
واقعیت مین اوسکے خاک اوڑائی ہے مگر بارہ سو برس سے آجتک بحمد اللہ بقدر پشہ بھی
نہ ثابت ہوسکا یہانتک کہ بیچارے تفتازانی نے شرح مقاصد مین جب دیکھا کہ ان پوچ
دلچرتقریرون سے بجز بیغیرتی کے کچھ حاصل نہین ہے تو اس اجماع کی ماہیت ہی کو تبدیل
کردیا اور کہا کہ اجماع عبارت ہی فقط اس سے کہ دو ایک اہل حل وعقد مین سے اور ایک
امر کے مجتمع ہون جیسا کہ عمر وابو عبیدہ بن جراح کی بیعت کرنے سے خلیفہ اول واجب الاتباع
ہوگئے انتہی محصل ہفوتہ سبحان اللہ کجا دعوی اتفاق کل اور دلیل لانا اوسپر بخبر واحد لا
یجتمع امتی علی الخطاء اور کجا اتفاق دو اہل نفاق کا الحاصل یہ تبدیل معنی اجماع الفرار
من المطر والوقوف تحت المیزاب کا مصداق ہی بلکہ کہنا چاہیے کہ ماہیت کلیہ مستحیل بماہیت
خنزیریہ ہوگئی طرفہ یہ ہے کہ یا تو خلافت بکریہ کا اثبات باجماع کرتے تھے یا اجماع کا اثبات
بخلافت بکریہ کرنے لگا اور یہ نہ سمجھے کہ دور مصرح لازم آویگا اور آپکے امام صاحب فخر رازی
نے نہایۃ العقول مین ایک دوسرا نغمہ بے آہنگ بغرض حفظ ناموس وننگ بمفاد زاو علی الطنبور
نغمہ اوٹھایا ہی وہ یہ کہ جب دیکھا کہ اس اجماع عجیب وغریب مین صحابی جلیل الشان سعد عبادہ
کبھی شریک نہ ہی تو فرمایا کہ اجماع خلافت بکری پر بعد موت سعد عبادہ متحقق ہوا اور سعد عبادہ
زمان خلافت ثانی مین مرے ہین اس سے ظاہر ہے کہ تمامی مدت خلافت سراپا جلافت
جناب خلیفہ اول مین اجماع منعقد نہین ہوا تھا پھر خلافت کہتے اسپر ہی کیونکر درست ہوئی
اور آپکا دعوی بھی کہ سبھون نے سردار بنایا باطل اور حلیہ صحت سی عاطل ٹھہرا حضرت غور فرمائی
کہ یزید پلید کو کتنون نے سردار اپنا بنایا تھا سردار بنانیوالے اوسکو عدداً کہین زیادہ آپ کے

Presented by Ziaraat.Com

خلیفہ اول سے تھے پس چاہئے کہ وہ شقی بھی مثل آپ کے عتیق کی ہو اگرچہ موصوف واقع مین اوس سے
بدتر تھے کہ ایسی بنا تحقق خلافت کی ڈالی کہ جو یزید پلید مین اونسے بھی بدرجہا کامل ہو کر پائیگئے
اور اوس سے جو کچھ مفاسد ہوئے ہر کس و ناکس جانتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار
قولہ اور اونکے ہاتھ پر بیعت کی اقول سبکا بیعت کرنا ابوبکر سے آپکی کتابون سے تو ثابت
نہین ہوتا چہ جائے آنکہ کتب شیعہ سے ثابت ہو آپکی صحیحین مین موجود ہے کہ جناب امیرؑ نے
چھ مہینے تک بیعت نہ کی اور جامع الاصول مین کہ جامع احادیث صحاح ہی موجود ہی کہ راوی نے
بقسم کہا کہ لا واللہ ولا احد من بنی ہاشم یعنے کسی نے بنی ہاشم مین سے بھی بیعت نہ کی چھ مہینے تک
اور تواریخ سے ثابت ہی کہ شرفاء قبیلہ اوس مثل قیس ابن سعد و سعد بن عبادہ کہ جسکے حق مین
حضرت عمر نے بسبب اباؤ انکار کے بیعت بکری سے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی صحیح البخاری
فرمایا تھا اور اسیطرح قوم مالک بن نویرہ اور امثال اونکے نے بیعت بکریہ نہ کی پس اجماع
کل امت کہان ہوا اور یہ جو آپ نے صحیحین مین لکھا ہی کہ بعد چھ مہینے کے جناب امیرؑ اور بنی ہاشم
نے بیعت کی پس اولاً تو یہ مسلم و بخاری کا جمایا ہوا فقرہ ہے شیعہ تو اسکو مانتے ہی نہین اور اتباع
کاذبین غادرین خائنین کو صادق جانتے ہی نہین اور ثانیاً اوسمین نص صریح موجود ہی کہ بعد وفات
جناب سیدہ بسبب پھر جانے لوگون کے اور وہ وجاہت نرہنے سے آپنے مصالحت کی چنانچہ
صحیحین مین موجود ہے وکان لعلی وجہ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت فاطمۃ استنکر علی وجوہ الناس فالتمس
الی مصالحۃ ابی بکر وفی جامع الاصول سے صریح الی مصالحۃ ابی بکر کہ ان سب سے اضطرار و مجبوری
اور عدم رضا و رغبت ہویدا ہی اور ظاہر ہے کہ جو مصالحہ مصداق الا من اکرہ وقلبہ مطمئن
بالایمان اضطراری ہو مثبت حقیت نہین ہی جناب رسالتمآب نے بھی بہت دیکر کفار سے
صلح حدیبیہ کی تھی کہ جسمین حضرت لاثانی جناب خلیفہ ثانی نے ایک کلام طویل کہ جس سے حقیقت ایمان
ممدوح ظاہر ہے جناب رسالتمآب کے ساتھ فرمایا ہی وہو مذکور فی صحیح المسلم وغیرہ من کتب اہل السنۃ
اور اسیطرح سے مصالحہ جناب امام حسنؑ ساتھ معاویہ کے کہ تا این مصالحہ شاہ عبد العزیز دہلوی

خال المومنین کو زمرۂ خلفاء حقہ سے نکالتے ہین اور فرماتے ہین کہ قبل از مصالحہ با امام حسن
باغیون مین سے تھا اور بعد از مصالحہ ملوک اسلام سے ہوا نہ خلفا سے انتہے ما افسادفی تحفۃ المسروقۃ
بالجملہ مصالحہ اضطراری مثبت حقیت نہین اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جناب امیر برضا و رغبت
بیعت کرتے اس لئے کہ خود صحیح مسلم مین موجود ہے کہ جناب امیرؑ اور عباس عم رسول آپ کے
شیخین کو کاذب و غادر و خائن و آثم اعتقاد کرتے تھے پس با اعتقاد این اوصاف برضا و رغبت
بیعت خصوصاً امثال ان حضرات سے ممکن نہین علی الخصوص بنظر اسکے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم
کے کتاب الایمان باب علامات المنافق مین چند احادیث نبوی اس مضمون کی موجود ہین کہ یہ
اوصاف اربعہ علامات نفاق سے ہین پس ان دونون حدیثون کو ملاحظہ سے باین نہج کہ ایک کو
صغری اور دوسرے کو کبری قرار دین یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ حضرت شیخین اعتقاد جناب امیرؑ و حضرت
عباس مین منافق تھے پس باوجود اعتقاد بمنافقیت کیونکر برضا و رغبت مصالحت و بیعت
اونحضرت سے واقع ہوگی فاعتبروا یا اولی الابصار اور خود نص جناب امیر آپکی کتابون مین
موجود ہی کہ بعد واقعہ سقیفہ و بیعت چند منافقین بر دست خلیفہ فرمایا بارک اللہ فیما ساءنی و سرکم
کما فی شرح المقاصد وغیرہ اور صاحب وجیزہ اعلی اللہ مقامہ نے ایک جماعت کثیر کو مہاجرین
و انصار سے منکرین و کارہین خلافت ابوبکر سے کتب معتبرہ اہلسنت سے ثابت کیا ہی من شاء
تفصیل المقام فلیرجع الی افاداتہ بالجملہ یہ دعوی آپکا خود آپ ہی کی کتابون سے باطل ٹھہرتا ہی
اور بفرض محال اگر ثابت بھی ہو تو بھی اس سے بایمان ہونا نہین ثابت ہوتا اس لئے
کہ عدد متابعین یزید پلید کو ملاحظہ فرمائے کہ کتنے تھے کہین خلیفہ کے متابعین سے زائد تھے بلکہ
آپکے خلیفہ زادہ عبد اللہ ابن عمر منجملہ اونکے تھے بلکہ بہت ثابت قدم اور راسخ دم تھے چنانچہ جب اہل مدینہ
نے خلع اوس پلید کا بسبب قبائح افعال اور شنائع اعمال کے چاہا تھا تو خلیفہ زادہ نے
حدیث ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ پڑھکر خلع سے منع فرمایا کما فی صحیح البخاری
حالانکہ ایک جماعت کثیر اہلسنت کی مثل علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی اور امام احمد بن حنبل

وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کفروارتداد یزید کو بنص صریح لکھتے ہین پس جو شناعت کہ آپ نے
شیعون پر لازم کی ہے لازم آتا ہی کہ یہ علما بھی آپ کے بسبب تکفیر یزید شریک اوس شناعت
مین ہون **قولہ** حلیفہ بنانیوالے دس بیس **اقول** بقول تفتازانی شرح مقاصد مین اصل بنانیوالے
دو شخص تھے جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور اونکے دس بیس منافق اور بھی شریک تھی کہ کلاب جیفہ
دنیا تھی اور اون شیطانون نے پہلے سود وسو کی راہ ماری اور اون سود وسو نے پھر ہزارونکی
راہ ماری اور اخوان ابلیس نے طرح طرح کے تلبیس سے لوگونکو راہ راست سے پھیرا کسیکو طمع دنیا
دکھائی شام ویمن کی حکومتونکا وعدہ کیا کچھ لوگونکو بوضع احادیث مکذوبہ فریب مین لائے کہین
کہا کہ جناب رسولخدا نے حکم غدیر خم منسوخ فرمایا کبھی کہا کہ آنحضرت نے فرمایا النبوۃ والخلافۃ
لا تجتمعان فی بیت کبھی کہا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے اللّٰھم لا تجعل الخلافۃ فی
ولد علیؑ کبھی کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آل ابیطالب لیسوا لی باولیاء کما اقر بہ ابن
ابی الحدید یکونہ فی صحیح البخاری وان لم یکن الآن موجودًا بل اخرجہ ابناء
الخوارج کما اخرجوا حدیث الغدیر اور کبھی کہا کہ جناب امیر علیہ السلام کو اس امر کے متحمل
ہونے سے انکار ہے اور اسی لئے شریک سقیفہ نہوئے حالانکہ وہ حضرت مشغول تجہیز وتکفین جناب
خاتم النبیین تھے کبھی کہا کہ جناب امیر بسبب صغر سن کے لائق اس عہدہ کے نہین ہین الغرض
سو سو طرح کے مکر وفریب سے سامریان امت نے بہکایا اور دنیا طلبونکو اپنے دام فریب مین لائے
یہانتک کہ اجلاف غالب اور اشراف مغلوب ہوگئے **قولہ** بلکہ لاکھون تھے **اقول** لاکھونکا
مجتمع ہونا سقیفہ مین بلکہ مدینہ مین بیعت ابوبکر کے لئے خلاف عقل ونقل ہے کاش اس دعوی پر
کوئی جھوٹھی دلیل بھی بیان کی ہوتی **قولہ** بروایتے ایک لاکھ سے زیادہ **اقول** اس روایت
کاذبہ موضوعہ کا کچھ نشان بھی دیا ہوتا اور بعد اسکے یہ بھی ثابت کیا ہوتا کہ یہ لاکھ سے زیادہ
اپنے شہرون اور قریات کو چھوڑکر ابوبکر کی بیعت کیواسطے مجتمع ہوئے تھی پھر یہ بھی ثابت کیا ہوتا
کہ بسبب عدوان الاسلام اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان نہ تھے بلکہ سب کی رضا ورغبت

بیعت کی اور حضرت عمر دروازہ جناب سیدہ پر آگ اور لکڑیان لیکر ناحق و بیکار بیکسونکو ستانے اور منہ اپنا
شعلہائے جہنم سے جھلسانے کو گئے تھے **قولہ** ملا باقر مجلسی نے **اقول** کیون اسقدر
جھوٹھ بولنے پر کمر باندہی ہے کتاب تذکرۃ الائمہ ہرگز مولانائے مجلسی کی نہین ہی پہلے
اعتبار اوسکا قول سے کسی شخص معتبر کے ثابت کرلیا ہوتا تب اوسکی نسبت کا قصد کیا ہوتا
قولہ ایک کافر کو اپنا سردار **اقول** یہ دعوی بھی بلا دلیل ہے کہ کافر کو مطلقاً سردار بنانا کفر ہی
اولا بدلیل آیت وحدیث بیان کرنا چاہیئے بعد اوسکے حکم کافر و منافق کا من جمیع الوجوہ ایک ہی
اسکو بدلیل ثابت کرنا چاہیئے بعد اسکے امور دینیہ کا سردار بنانا اسکو ثابت کرنا چاہیئے بعد اسکے
کل نے برضا و رغبت بنایا یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے ان سبکے بعد جو کچھ گفتگو کیجیئے تو ہم سنین کہ آپ کیا
بکتے ہین حقیقت یہ ہی کہ ایک منافق نے ایک منافق کو باعانت چند منافقین مومنون پر
بجبر و قہر حکمران بنایا جیسا سلاطین جہان حکمران ہوتے ہین نہ یہ کہ مومنین نے بنایا **قولہ** جو بحار الانوار
کے **اقول** یہ کلام مدخول ہے بچند وجہ اولاً ایک کتاب معتبر کا نام لینا اور نقل کرنا عبارت کا
کتاب غیر مشہور و غیر معتبر سے یہی ایک خدع ہی ثانیاً مجتہد صاحب نے کسی جلد کا مجلدات بحار سے
ترجمہ نہین کیا ہے یہ جعلسازی اور افترا پردازی کفش دوز کی ہی آپکا قصور نہین ہی چنانچہ کتاب
مستطاب استقصا مین اس بارہ مین کفش کاری کفش دوز عمل مین آی ہی ثالثاً لفظ جمیع
بیچ عبارت جمیع مسلمانان کے مستزادات پیر دخائن و غادر سے ہی اور ظاہر ہی کہ بعد کی عبارت اس
خیانت پر دلیل ہے کہ اوسمین موجود ہی کہ مخالف اور بدعت کنندہ آہ پس اگر جمیع مسلمانون نے
بیعت کی تو مخالفت اور بدعت کنندہ کون لوگ تھے کیا مشرکین یا یہود و نصاریٰ کو جمیع مسلمین نے
بیعت ابوبکر کی مخالف و بدعت کنندہ سمجھا تھا و علی التنزل جمیع مسلمانان سے مراد وہی اجلاف
دنیا طلب ہین کہ فریب مین چند منافقین کے اکراہ گمراہی اختیار کی اور اسمین کچھ شک نہین
کہ ہر زمانہ مین دیندار کم اور سگان دنیا طلب بہت ہین اور مجازاً اکثر پر اطلاق جمیع شائع و ذائع
ہے **قولہ** سبحان اللہ کیا دین و ایمان ہی **اقول** لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا دین و ایمان ہے

اہلسنت معاویہ کا کہ کثرت سگان دنیا پر بھولے ہین صدیقون کو چھوڑ کر کذیبونکی محبت پر
پھولے ہین دین محمدی کو ذلیل وخوار کیا کہ شماتت گاہ یہود ونصارے ہوا چھ لاکھ یزیدیونکو
مقابل مین بہتر حسینون کے مسلمان اور مہاجر وانصار اور مجاہدین فی سبیل اللہ کہتے ہین
اور پیرو مرشد انکی لعنت یزید سے منع کرتے ہین وانما قتل الحسین بسیف جدہ کہتے ہین
تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا اولا تجد
اکثرہم الا قوما لدا **قولہ** اور جنمین بنی ہاشم **اقول** ہمنے آپ ہی کی کتاب سے ابھی ثابت
کیا ہی کہ بنی ہاشم نے تخلف بیعت بکر سے کیا اور یہ مضمون صحیح مسلم مین بھی ہی ونقل من
جامع الاصول الذی ہو جامع صحاحکم اور صحیح بخاری مین زبان عمر سے وما خالفنا الا علی والزبیر
ومن معہما موجود ہے اور ازالۃ الخفا مین بھی ہے کہ سادات اہلبیت از بیعت تخلف نمودند **قولہ**
صراحۃً وکنایۃً کافر بناتے ہین **اقول** فض اللہ فاک وجعل النار مثواک کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
ان یقولون الا کذبا شیعونکی محبت ساتھ اہلبیت کی ایسی دنیا مین شایع وذائع ہی کہ کفار تک بھی
جانتے ہین البتہ ابوبکر کو بسبب تخلف کرنے اہلبیت کی اوسکی بیعت سے صراحۃً وکنایۃً ہر طرح سے
کافر بناتے ہین والحمد للہ علی ذلک اور بعینہ اسی تقریر سے لازم آتا ہی کہ امام آپ کے احمد بن حنبل
اور علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی وغیرہم من اعیان السنۃ کہ قائل بہ نفاق وعدم ایمان یزید پلید
ہین اور مع ذلک عبداللہ ابن عمر اور جماعت کثیر نے صحابہ وتابعین سے بیعت کے تھی بلکہ بعض
انمین سے نہایت راسخ اوسپر تھے تو یہ سب تعین ما قررتم ان سبکو کافر صراحۃً وکنایۃً بناتی ہین اور بنائے الصحابۃ کلہم عدول کو ڈھاتی ہین

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

چھٹوین دلیل ہمکو ابوبکر صدیق رض کے ایمان کے اثبات مین زیادہ دلائل بیان کرنے
کی ضرورت نہین ہی اسلئے کہ خود علمار شیعہ نی یہ سمجھکر کہ اونکے کفر کا دعوی ایسا بیہودہ ہی کہ اوس سے
سننے والے کو تعجب ہوتا ہی اُس سے انکار کیا اور اپنے اون علما کو جنہون نے ایسا دعوی کیا ہے
خود جھٹلایا اسلئے ہم اونکے اون اقوال کو نقل کرتے ہین قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین

Presented by Ziaraat.Com

مین فرماتے ہین کہ نسبت تکفیر بجناب شیخین کہ اہل سنت والجماعت بہ شیعہ نمودہ
اند سخنے است بی اصل کہ در کتب اصول ایشان از ایشان اثرے نیست و مذہب
ایشان ہمین ہست کہ مخالفان علی فاسق اند و محاربان او کافر جناب مجتہد صاحب
قبلہ و کعبہ اس قول کے جواب مین ذوالفقار مین فرماتے ہین کہ پوشیدہ نماند کہ این
کلام بر تقدیر صحت و صدور آن از فاضل قادح مقصود ما و مفید مطلب او نمیشود
زیرا کہ سابق گذشتہ کہ فاسق در مقابلہ مومن اطلاق شدہ پس فرق میان کفر و
فسق ہمین است کہ کافر نجس است در دنیا و مخلد است فی النار در عقبیٰ و فاسق
کہ بسبب انکار یکی از ضروریات مذہب باشد مخلد در نار خواہد بود گو در دار دنیا
احکام مسلمین بسبب اقرار شہادتین بر او جاری شود لیکن اس عبارت مین حضرت
قبلہ و کعبہ نے یا تو غلطی فرمائی یا دیدہ دانستہ اغماض کیا اسلئے کہ یہ فرمانا کہ بر تقدیر صحت
و صدور آن از فاضل کا مطلب سمجھ مین نہین آیا کہ اس قول کو قاضی نور اللہ شوستری
کے حضرت نے تسلیم کیا ہے یا اوس سے انکار فرمایا ہے ایسے گول گول عبارت
لکھنے سے سوائے ہم سے کم فہم جاہلون کو مغالطہ مین ڈالنے سے دوسرا فائدہ
نہین تھا اگر یہ عبارت مجالس المومنین مین موجود ہے تو بر تقدیر کہنا کیا معنے اور اگر یہ
عبارت اوسمین نہین ہے تو صاف اوس سے انکار فرمایا ہوتا اور صاحب
تحفہ اثنا عشریہ کی طعن و تشنیع مین موافق اپنی عادت کے دو چار ورق سیاہ
کئے ہوتے شاید حضرت نے مجالس المومنین نہین دیکھی ہوگی اسلئے نہ انکار کیا
نہ اقرار بہر حال ان الفاظ سے قبلہ و کعبہ کی اوس عبارت کا موجود ہونا پایا جاتا ہی
اور اگر اب بھی کسی کو شک ہو وہ مجالس المومنین مین دیکھ لے رہا جواب جو مجتہد
صاحب نے دیا ہی وہ بھی ایسا ہی کہ اوس کے معنی سمجھ مین نہین آتے اسلئے کہ
قاضی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ تکفیر شیخین ہمارے اصول کے مخالف ہی

اور حضرت مجتہد صاحب اوسی کو ثابت کرتے ہین پس یا خطاء اجتہادی قاضی صاحب
سے ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین یا مجتہد صاحب سے کہ وہ اوسکو ثابت
کرتے ہین یا شاید درمیان کفر اور ایمان کی ایک تیسرا مرتبہ اثبات فرمایا چاہتے ہین
جسکا نام اون کی اصطلاح مین اسلام ہے جسکے معنے نفاق کے ہین یعنی ظاہر مین
کلمہ پڑھنا اور باطن مین کافر ہونا اسلئے ہمکو لازم ہوا کہ اس تیسرے مرتبے پر بھی نظر
کرین اور اوسکی ابطال کے دلائل پر غور کرین اسلئے ہم مجتہد صاحب کی روح سے
اور اونکے مقلدین سے استفسار کرتے ہین کہ اس تیسرے مرتبہ کو قائم کرنے سے کیا غرض
ہے آیا یہ کہ خلفاء ثلثہ کی ایمان سے انکار کیا جائے اور اونکے اسلام کو تسلیم
کیا جائے اور اسلام کے یہ معنے مراد لئے جاوین کہ وہ ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن
مین منافق یا کہ وہ دل سے بھی مثل زبان کے پیغمبر صاحب کے نبوت کو تصدیق
کرتے تھے مگر امام برحق کے امامت کے منکر تھے اور اونکے حقوق کے غاصب
اور اونپر جائز تھے اور چونکہ امامت اصول دین سے ہے اسلیے بسبب انکار ایک اصل
کے اصول دین سے وہ ایمان کے دائرہ سے خارج تھے یا سوائے اسکے اس
تیسری مرتبہ کے قائم کرنے سے اور کچھ مقصد ہے بہرحال اور کوئی دوسرا فائدہ تو سمجھ مین
نہین آتا اسلئے امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہے پس اگر خلفاء ثلثہ کے
ایمان سے اسوجہ سے انکار ہے کہ وہ صرف ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن مین توحید
اور نبوت سے بھی منکر تھے جیساکہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین بلکہ حضرات شیعہ
کس حساب مین ہین اونکے امام مہدی فرماتے ہین کہ ظاہر مین وہ کلمہ گو تھے اور باطن
مین کافر جیساکہ ملا باقر مجلسی نے رسالہ رجعیہ مین حضرت امام کیطرف منسوب کرکے
یہ قول لکھا ہے کہ ایشان از روئے گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند از برائے طمع اینکہ
شاید ولایتی و حکومتی حضرت ایشان بدہد و در باطن کافر بودند پس اسکا جواب اوپر ہم

دے چکے اوسکا اعادہ ضرور نہین اسی واسطے اس قول سے اکثر علماء شیعہ نے انکار کیا اور جو لوگ ایسا کہتے ہین اونکو خود اونہون نے نامنصف فرمایا جیسا کہ ملا عبداللہ جو علماء شیعہ سے ہین اظہار حق مین فرماتے ہین کہ انکار کرنا ابوبکر صدیق کے ایمان سی انصاف سے بعید ہے و بدہ عبارتہ جواب گفتن این سخن بارتکاب آنکہ در سبق ہجرت ایمان شرط است و آن شخص یعنے ابوبکر معاذ اللہ ہیچ وقت ایمان نداشتہ حتی قبل از سنوح ناخوشی یا امیر المومنین از انصاف دور است اور ملا عبدالجلیل قزوینی کتاب نقص الفضائح مین لکھتے ہین کہ اما ثنائے خلفا پس بران انکارے نیست بزرگانند از مہاجرین والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوا ہم باحسان اور پھر دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ اما انچہ سیرت ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ بیان کردہ مجملے است نہ مفصل آن را خلاف نکردہ اند شیعہ الا درجۂ خلافت و امامت را کہ شیعہ انکار کنند در ایشان کہ درجہ امامت نداشتند وان فقدان عصمت و نصوصیت و کثرۃ علمی است اما صحابہ رسول ایشان را دانند و از درجہ شان نگذرانند

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عبارت مجالس المومنین سے استدلال کرنا مخاطب خوش فہم کا اوپر عدم کفر حقیقی شیخین کے عجیب و غریب ہے کفر ظاہری شیخین کا کہ عبارت ہی انکار ظاہری شہادتین سے کوئی شخص ہمارے علما سے قائل نہین ہوا ہے اور کسی نے نہین کہا کہ ثلثہ مشرکین سے تھے اور جناب رسولخدا خود فرما گئے تھے کہ لست اخشے علیکم ان تشرکو ولکن اخشے علیکم الدنیا کما فی صحیح المسلم یعنے تمہارے لئے مین اسبات سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے لیکن دنیا تمکو گمراہ کریگی پس مبحوث عنہ درمیان شیعہ و سنی ایمان حقیقی ثلثہ ہو کہ اہل سنت اوسکے مدعی ہین اور شیعہ اوسکے منکر ہین اور ایمان ظاہری کے قائل اور عبارت مجالس نہین دلالت کرتی ہے مگر اوپر نفی کفر ظاہری کے نہ اوپر نفی کفر حقیقی

اور بعد مراجعت طرف کتاب مجالس کے معلوم ہوا کہ کلام مخاطب مبنی ہے اوپر چند
خدع وخیانت کے کما سیجئی **قولہ** زیادہ دلائل **اقول** ہم بھی کہتے ہین کہ زیادہ کی ضرورت
نہین ہے مگر چونکہ دعوی بے دلیل قابل سماعت نہین ہے اسلئے ایک دلیل تو بیان کرنا
ضرور ہے اور ابتک تو حضور نے سوائے ہفوات کے کوئی دلیل ایمان ابوبکر پر نہین
بیان کی اور اپنی ہفوات کا جواب دندان شکن آپ نے پایا کہ جہان آپ نے نام
ایمان کا لیا وہین سے ہمنے اونکا کفر ثابت کردیا کاش ایک دلیل ٹوٹی پھوٹی سی بھی ثلثہ
کے ایمان پر کہ جس سے کفر نکلتا ہو بیان کردیتے وانّی لک ہذا **قولہ** علماء شیعہ نے
اقول علماء شیعہ جو سمجھے ہین وہ قیامت تک وہی سمجھتے چلے جائینگے اور ثلثہ کی جان
اور سینونکا جلانا ہرگز ہرگز نچھوڑینگے آپ ہزار راہ زنی اور خدع اور فریب کیجئے مگر
شیعہ راہ راست کو نچھوڑینگے ایمان ثلثہ کی کبھی قائل نہونگے ہرچند مکر وفریب آپ
جاہلون سے کہئے کہ فلان عالم اور فلان مجتہد ثلثہ کو مومن کہتے ہین مگر اونکو باور
نہوگا اور وہ سمجھ جائینگے کہ آپ فریب کرتے ہین محال ہے کہ کوئی شیعہ اونکو مومن کہے
اگر جہلائے شیعہ اور کچھ نہ سمجھینگے تو اتنا سمجھ لینگے کہ اگر کسی عالم نے کہا بھی ہوگا تو مومن اوس
قسم کا کہا ہوگا جسمین آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہوا کرتا ہے یا مومن بمعنی جولاہہ کہا ہوگا
اگرچہ اسمین کسیقدر غلطی ہوگی کہ بزاز کو یا چڑی مار کو جولاہہ سمجھنا ہوگا **قولہ** انکار کیا ہے
اقول کسی شیعہ نے انکے کفر حقیقی سے انکار نہین کیا ہے آری کفر ظاہری سے
بسبب اقرار ظاہری بشہادتین انکار کیا ہے پس کفر حقیقی متفق علیہ ہے اور ایمان
ظاہری بھی متفق علیہ اور کفر نجاستی فی بعض الاحیان مسائل نظریہ فقہیہ سے ہے کہ اہل نحلہ
صاحب رسالہ کو اوس سے نفیا واثباتا کچھ فائدہ نہین ہے اسلئے کہ مورد ملائم ہونا کفر
حقیقی پر مبنی ہے نہ نجاست وطہارت ظاہری پر اسی سبب سے منافقین مورد
لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ تھے اور بسبب ایمان ظاہری کے ظاہر مین محکوم بنجاست

Presented by Ziaraat.Com

نہ تھی۔ قولہ باغلطی فرمائی یا دیدہ اقول نہ غلطی فرمائی نہ اغماض کیا غلطی آپ کے فہم کی ہے کہ صاف صاف بات بھی سمجھ مین نہین آتی بالتصریح بیان کردیا کہ مقصود مولانائے شوستری نفی کفر سے نفی کفر حقیقی نہین ہے بلکہ نفی کفر ظاہری اسلامی ہے کہ ظاہر مین اقرار بشہادتین کرنے سے احکام مسلمین ثلثہ پر جاری تھے گو حقیقت مین بسبب نہونے ایمان حقیقی کے کفر حقیقی مین گرفتار تھے قولہ سوائے ہم کم فہم جاہلون اقول بجائے کم فہم اگر نافہم فرماتے تو اقرب بصواب تھا آپ کے ہواخواہ یہ سمجھین گے کہ آپ ہمضم نفس کرکے یہ کلمہ فرماتے ہین مگر شیعون کو تو آپکی نافہمی اور جہالت مین کچھ شک ہی نہین ہے اور وہ حق پر زبان جاری کہینگے ہان آپکی جہالت مین اور بازاریون کی جہالت مین اتنا فرق ہے کہ وہ لوگ پیادہ رو وادی جہل بسیط ہین اور آپ مرکب جہل مرکب پر سوار ہین قولہ دو چار ورق سیاہ کئے ہوتے اقول سیکڑون مقامون مین سیاہی اوراق سے منہ صاحب تحفہ مسروقہ کا اور اوسکے سلف وخلف کا سیاہ کرچکے اور اونکو کذب وافترا کو ثابت کرچکے مگر اونکے اتباع ایسے بیغیرت ہین کہ اپنے منہ کی سیاہی نہین چھوڑاتے اور ہرگز نہین شرماتے اور وہی گایا ہوا راگ مثل گدھی کے بھاگ کے گاتے ہین اور چونکہ نقل مرید کاذب وغادر وخائن محل اعتماد نہ تھے اس لئے یقین اس عبارت کے اوسیطرح پر ہونیکا نہ تھا اور چونکہ جواب اوس عبارت موجودہ کا بدون مراجعت الی الکتاب ظاہر تھا اسلئے رجوع کرنا طرف کتاب کے تضیع اوقات عزیز سمجھے قولہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اقول ابھی خود کہتے ہین کہ نہ انکار کیا نہ اقرار پھر خود ہی کہتے ہین کہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اگر موجود ہونا پایا جاتا ہے تو یہی فرمائے کہ اقرار کیا ؎ این تناقض در تکلم کے رواست ٭ قولہ وہ مجالس المومنین دیکھے اقول حسب ارشاد سراپا رشاد کے ہمنے کتاب مجالس مین دیکھا تو وہ خیانتین کہ جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا معلوم ہوئین اگر کچھ بھی غیرت ہو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرو اور پھر سارق دہلوی کی راہ پر نہ چلو کہ وہ کیا دہر دم مکر و فریب سا

اور بڑا جھوٹھا دغاباز ہے وہ کیوں آپکے کہ مصداق اِنَّ کیدکن عظیم ہین اور کید
شیطان بمقابل اوسکی ضعیف ہی یہ ہین ایک یہ کہ مخاطب ذی توحتماً اور شاہد اونکی بساطی صاحب نے
بھی کہ اکثر مایہ بساط اونکا انہین کی بساط کا ہی فرمایا کہ قاضی نوراللہ مجالس مین فرماتی ہین حالانکہ بعد
مراجعت معلوم ہوا کہ قاضی علیہ الرحمۃ خود نہین فرماتی بلکہ ایک شخص کی عبارت کی ناقل ہین پس نسبت
فرمانیکے طرف قاضی علیہ الرحمہ کی دنیا کذب وافتری ہی مگر یہ کہ فرمائی کہ لفظ نقل کا لمعنی فی بطن الشاعر
آپکے پیٹ مین ہی اور معنے فرمانیکے یہ ہین کہ نقل فرماتے ہین لیکن یہ تاویل علیل بھی مخالف
اوس تصریح کی ہی کہ بعد اسکے آپ فرماتے ہین کہ یا اظہار اجتہاد ہی قاضی صاحب سے
ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین انتہی وستمسع جوابہ عنقریب دوسرے یہ عبارت
واقع ہے جواب مین ایک خارجی کے کہ اوسنے کہا ہی کہ رافضی ابوطالب را باظہور کفرش
مومن گوید وابوبکر وعمر را باہمہ قدمہائی صدق ایشان در رنج ایشان در دین خدا کافر داند حقیر کہتا ہی
کہ خدع وفریب مین یہ خارجی بھی آپکا اُستاد ہے کہ شیعون کی طرف نسبت بلفیر شیخین
ایسے گول عبارت سے کہ باہمہ صدق ایشان در رنج ایشان در دین خدا کرتا ہی تا لوگ
سمجھین کہ شیعہ باوجود اعتقاد بصدق کاذبین غادرین اور رنج فرارین من الغزوات
کالاحد والخیبر وحنین شیخین کو کافر جانتے ہین حالانکہ شیعہ ان دونون مین سے ایک کو بھی
نہین مانتے علی الخصوص بلحاظ لفظ ہمہ بالجملہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ اوسکے جواب
مین بعد اثبات ایمان ابوطالب علیہ السلام کہ مثل مومن آل فرعون مصداق یکتم ایمانہ
تھے فرماتے ہین واما انکہ نسبت تکفیر ابوبکر وعمر بشیعہ نمودہ سخنی است بے اصل کہ در
کتب اصول ایشان ازان اثرے نیست الی آخر ما قال پس سیاق عبارت کو
جو قرینہ اوپر فہم مراد کے ہی چھوڑ دینا اور کلام کو ابتدائی ٹھہرانا خدع وفریب اعظم اشقیا
ہے اور محصل مضمون عبارت فریقین کا یہ ہے کہ معترض خارجی ناصبی کہتا ہی کہ شیعہ
ابوطالب کو باوجود کفر ظاہری کے مومن کہتے ہین اور شیخین کو باوجود ایمان ظاہری کے

Presented by Ziaraat.Com

کافر کہتے ہین مجیب فرماتے ہین کہ ایمان ظاہری کے راہ سی شیخین کو ہم ہرگز کافر نہین
کہتے اور ابوطالب کو کفر ظاہری کی راہ سی مومن نہین کہتی بلکہ ایمان حقیقی اور کفر حقیقی کی راہ سے
مومن کو مومن اور کافر کو کافر کہتے ہین گو ظاہر بینون کی نظر مین خلاف اسکی نظر مین آوے
اور دلیل اسپر یہ ہی کہ چونکہ متبادر لفظ کفر سی انکار شہادتین ہی کہ معبر بکفر اسلامی ہی اسلئے
ہم مخالفین جناب امیر کو معبر بفاسقین کیا کرتے ہین کہ اطلاق اوسکا مقابل مین مومن
کے آیا ہی لقولہ تعالی افمن کان مومنًا کمن کان فاسقًا لا یستوون پس مراد
فسق سی نہین ہی مگر کفر ایمانی کہ اعم ہی کفر اسلامی سی لان بین الاسلام والایمان عمومًا
وخصوصًا مطلقًا فیکون نقیضاہما بالعکس کما تقرر فی المیزان الحاصل ثلثہ کے کفر اسلامی کے
کہ عبارت انکار شہادتین سی علانیۃً ہی ہم قائل نہین ہین آری محاربین جناب امیر المومنین
کو مثل اصحاب جمل وصفین بمودائے یا علی حربک حربی کی کافر اسلامی کہسکتے ہین تیسری
تمہید لفظ ابوبکر وعمر بلفظ جناب شیخین فقط فریب عوام کے لئے ہے تاکہ عوام گمان کرین کہ
مولانا شوستری جو شیعونکی بڑے عالم ہین کفر ثلثہ کا انکار کرتے ہین اور اونکو بتعظیم
وتکریم یاد کرتے ہین حالانکہ کل کتب جناب مولانا شوستری از بائے بسم اللہ تا تائے
تمت اثبات کفر ونفاق سی ثلثہ کی بھرے ہوئی ہین مفتح کتاب مجالس المومنین مین
بعد ذکر حدیث قرطاس کے جو اول دلیل اوپر نفاق کے ہی فرماتے ہین والا بر ہر عاقل
متامل مشتبہ نیست کہ آن حریفان وغاور وباہان معرکہ وغا در ایام حضرت رسالت
ہموارہ انتظار این فرصت داشتند تا آنکہ بعد انحضرت علم مخالفت اہلبیت برافراشتند
وبنا بر طمع جاہ وغلبہ ہوا انچہ از دیدہ وشنیدہ بودند نادیدہ وناشنیدہ انگاشتند الی آخر
ما افاد ولقد اجاد فیما افاد قولہ رہا جواب جو مجتہد صاحب **اقول** جو جواب جناب غفرانمآب
علیہ الرحمۃ والرضوان نے دیا ہی وہ بہت معقول جواب اور قاطع شبہات ذوی ناب اولی
الالباب ہی اور جو آپ کی سمجھ مین نہین آتا ہی وہ قصور فہم آپکا ہی جیسا کہ مسئلہ کلالہ

باوجود سمجھانے جناب رسولخدا کے حضرت عمر کے فہم مین نہ آیا **قولہ** اسلئے کہ قاضی صاحب
اقول قاضی صاحب نے نہین کہا بلکہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ شیخین کی
تکفیر بکفر اسلامی ہمارے اصول کے خلاف اور مجتہد صاحب اوسکو نہین ثابت کرتی
ہین بلکہ کفر ایمانی کو ثابت کرتے ہین پس دونون قولون مین آپسمین تناقض نہین ہے
کہ ایک خطا ٹھہرایا جاوے تناقض کے وحدات ثمانیہ مین سے وحدت اضافت بھی ہی
پس خطا آپکی ہی کہ قولین متحدین فی المآل کو متناقض سمجھتے ہین اور تعریض بلفظ اجتہادی
جو کی ہی پس مسئلہ فرعیہ مختلفہ نہین ہی بلکہ اصولیہ متفقہ ہی پس ایسے مقام مین ذکر اجتہاد کرنا
یا دوہ اجتہاد ابوبکر و عمر و عثمان خلاف نصوص صریحہ قرآن و فرمودہ سید الانس والجان
رسول ملک منّان ہی کہ جس سے منع قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ ہوا اور گھر اہلبیت کا
جلایا گیا اور خیار صحابہ مثل ابوذر و عمار پر جوتی اور لاتین اور کوڑے پڑے اور جلاوطن
کئے گئے اور یا دوہ اجتہاد مجتہدہ جملیہ و مجتہدہ صفینے کا ہی جس اجتہاد نے لاکھون کی جان لی سبحان اللہ
کیا کیا اجتہاد تھے کہ نص صریح بلکہ اصرح کی ہوتی ہوئی اوس اجتہاد نے بنیاد بے عرب کی بیخ دین
کھود کے پھینک دی اور الحرب اکل العرب والعرب من الحرب ضرب مثل مشہور ہوئی
پس جب کل عرب کا یہ حال ہوا تو خاندان رسالت کو کون پوچھتا ہی **قولہ** یا شاید
درمیان کفر و ایمان کے **اقول** آپ ایسے ننھے نادان یہان نبگئے کہ کچھ نہین جانتے
واہنا بایان کون ہی اسکو بھی نہین پہچانتے تمکو بسنت کی کیا خبر اسکی خبر نہین کہ ایکمرتبہ
درمیان کفر ظاہری اور ایمان حقیقی کے ہی بلکہ ایک نہین جمعًا و رفعًا دو کہنا چاہیئے شاید
وکاش کو اس مقام مین کچھ دخل نہین ہی بلکہ یقینًا و حتمًا خود جناب باری نے درمیان کفر اور
ایمان کے ایکمرتبہ نفاق کا ٹھہرایا ہی اور ندبذبین بین ذالک لاالی ہؤلاء ولاالی ہؤلاء فرمایا
ہے اور منافقین کو اخوان کافرین بنایا ہی الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانہم
الذین کفروا **قولہ** اسلام ہی جسکے معنی نفاق کی ہین **اقول** کیا سمجھ سے کہانتک سمجھائے

Presented by Ziaraat.Com

اری حضرت اسلام کے معنے نفاق کے نہین ہین یہ کس کودن نے آپکو پڑہایا ہی یہ کس
گدھے نے آپکو سمجھایا ہی بلکہ اسلام اعم ہی نفاق سے اور ایمان سے **قولہ** استفسار کرتے ہین
اقول آپ ناحق استفسار کرتے ہین ہملوگ ہزار کہین اور آپکی تسکین کے لئے ہر بن موسے
عرق زیزبان کرین مگر حضور والا کی سیری ہمسے نہوگی آپ جناب کبریا سے بصد تضرّع والتجا
دعا کیجیے کہ روح پر فتوح ثلثہ کو دست زبانیہ سے اسقدر مہلت دی کہ آپ اونہین سے
جاکر پوچھ لیجئے کہ تم کس قسم کے منافق تھے اور کیسے مرتد تھے **قولہ** کیا غرض ہی **اقول** غرض نفاق وارتداد ثلثہ ہی
آپ لومڑی کی چال کیون چلتے ہین سیدھی راہ کیون نہین چلتے غرض شیعونکی بہت ظاہر
ہے کہ ثلثہ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان تھے حقیقت مین بے ایمان تھے پر وہ ایمان ظاہری
مین نرد وغا کھیلے ہین جناب نبوی کو تادم وفات ایذائین پہونچائین یہ باہر ایذا پہونچاتے
تھے بیٹیان انکے گھر مین ایذائین دیتی تھین چنانچہ کلام اللہ مین سورہ تحریم اسپر ناطق ہی
اور بعد وفات آنحضرت کے اونکے اہلبیت کے ایذا دینے سے بھی اونکو ایذا پہونچائی اور
مورد انّ الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ ہوئی مصدق
اسکا یہ ہی کہ قیامت تک خدا نے اونکو مورد ملامت یک خلق کثیر کا کہ گنتی اونکی کرورونکی
بھی شمار مین نہین آسکتی بنایا ہی **قولہ** یا کہ وہ دل سے **اقول** یہ تردید فاسد ہے
کیا ضرورت اسکی ہی کہ اگر امامت کے منکر ہون تو مصدق نبوت دل سے ہون کیون نہین
جائز ہی کہ زبان سے ادائے شہادتین کرتے ہون اور دل سے نہ مصدق نبوت ہون
اور نہ مصدق امامت قضیتین مانعۃ الجمع نہین ہین کہ تردید کچھ مصرف رکھتی ہو اور در واقع
امر ایسا ہی ہے کہ حضرات ثلثہ آپکے ایسے جامہ زیب اور نیک تن ہین کہ جملہ اقسام اضداد
ایمانی کے معدن اور جملہ نقائص حسن وخوبی کے مخزن ہین یہان پنج عیب شرعی کی
جگہہ پنجاہ عیب شرعی بھی بہت کم ہین **قولہ** اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین **اقول** اکثر
کیون فرماتے ہین کل کہیئے اور اکثر کے مقابل مین جن بعض کو آپ مخالف اکثر قرار دینگے

Presented by Ziaraat.Com

وہ اپنی فہم کی غلطی ہوگی جیساکہ آپ نے جانا ہی اور پھر جانے کا قولہ امام مہدی فرماتے ہین
اقول فقط صاحب الزمان علیہ السلام نہین فرماتے بلکہ ہمارے نزدیک اجماع کل
اہلبیت طاہرین علیہم السلام اسی پر ہی اور یہی ایک دلیل اجمالی شیعون کے لئے واسطے
ابطال آپکے قول کے کہ بعض علما پر آپ تہمت اقرار ایمان ثلثہ کرتے ہین کافی ہی قولہ پس
اسکا جواب ہم اوپر دیچکے اقول پس اوسکے جواب الجواب کے منبع ہم بھی اوس اوپر کے نیچے
تھونک چکے اوسکا اعادہ ہمکو بھی ضرور نہین ہے قولہ اسی واسطے اس قول سے اکثر علمار
شیعہ اقول چار سطر پہلے آپ فرما چکے ہین کہ انکار ایمان ثلثہ اکثر حضرات شیعہ فرماتی ہین بلکہ شیعہ
کس حساب مین خود اونکے امام مہدی فرماتے ہین اب فرماتے ہین کہ اکثر علما نے
انکار ایمان ثلثہ سے انکار کیا پس اگر منکرین اور منکرین منکرین دونون اکثر ہین تو اقل
کہان ہین سچ ہی کہ دروغگو را حافظہ نباشد اور اگر کہئے کہ اکثر شیعہ سے ہمنے عوام شیعہ مراد لئے
ہین تو آپ کی خوش لیاقتی ہی کہ خواص کا دامن چھوڑ کے عوام کا پکڑتے ہین اگر ایسی
پکڑ کیجیگا تو میان مشیر کے شاگردون سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگا قولہ جیساکہ ملا عبداللہ
اقول نہ کوئی ملا عبداللہ کو علمار شیعہ سے جانتا ہی نہ کتاب اظہار حق کتب علمار شیعہ
مین مذکور ہی یہ مصنف اور مصنف سوائے بساط بساطی صاحب کی اور کہین نہین
پایا جاتا ہی کسقدر بیغیرتی اور بے حمیتی بغرض ابلہ فریبی حضرات اہلسنت کی حصے مین پڑی
ہے کہ کتاب مستطاب ذوالفقار پر ناظر بلکہ بسفاہت مناظر بلکہ مجادل و مکابر ہین
اور اسمین صاف صاف ملا عبداللہ سے انکار ہی کہ ہم اونکو نہین جانتے وہ کوئی
ہمارے علماے معتبرین اور مشہورین سے نہین ہین پس بغیر اثبات اعتبار اونکے
قول سے استشہاد کرتے ہین اور سخنان جواب دادہ کو بلا اشارت طرف رد جواب
کے بفخر و مباہات لکھتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ سنی جہال دیکھکر تو واہ واہ خوش آمدی
کرینگے کہ جس سے حضرت مخاطب پھولے نہ سمائینگے مگر جب شیعہ دیکھین گے تو ان خیالون

اور بیغیرتیون پر سواے صد رحمت کی اوکیا کہینگے **قولہ** وہذہ عبارتہ الی اخر العبارۃ
اقول معاذ اللہ کہ کوئی شیعہ بے ایمانی ابوبکر پر معاذ اللہ کہی جسکو خدا نی ایک تھوڑی سی
بھی عقل دی ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ جو لوگ برا کہنے سے تحاشی نہین کرتی وہ اثبات بے ایمانی
سے کب تحاشی کرینگے بلکہ تحاشی کرنیوالون سے البتہ تحاشی کرینگے پس ایسی لوگون کے
قول سے الزام شیعہ دنیا بجز بوالہوسی کیا کہا جائے لیکن ہم جانتے ہین کہ ایسی بات کے
جواب سی حضرات اہلسنت جان چراتے ہین اور کلام تنزلی پر جان لڑاتے ہین
بہت خوب ہم اب علی التنزل کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ ایمان سے ایمان
ظاہری مراد ہو اور ہماری علما ایمان ظاہری ثلثہ سے انکار نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ثلثہ
مثل اخوان منافقین اپنے کے اذا لقوا الذین آمنوا قالوا امنا کا ایمان رکھتے تھے
ظاہر کلام ملا عبد اللہ مجہول بلکہ مفروض ناظر ہے طرف اسکے کہ بعد سنوح ناخوشی با امیر المومنین
کہ مبتنی اوپر انکار نص جلے روز غدیر تھا وہ ایمان ظاہری بھی ثلثہ کے ہاتھ سی جاتا رہا اور داخل
کفر نجاستی ہوگئے ہر چند یہ مسئلہ یعنی نجاست وطہارت کا مسائل نظریہ فرعیہ سے ہی کہ کس قسم کا
کفر موجب نجاست ہوتا ہی مگر اس مقام پر ملائی مفروض کا قول آپ کو ضرر پہونچائیگا آپ
بطمع نفع اوسکو ناحق بیان فرماتے ہین **قولہ** ملا عبد الجلیل قزوینی **اقول** ان ملا کا
بھی قول مثل ملائے سابق کے درجۂ قبول سے معزول ہے پہلے انکے اور
اونکے اقوال کی مقبولیت اقوال معتبرین اور موثقین سی ثابت کرتے تب کچھ گفتگو کرتے
اور کون شخص دنیا مین ایسا ہوگا کہ اپنی ملعونین کی ثنا گستری کریگا اگر اونکو شیعہ قابل ثنا سمجھتے
تو کیون کچھ کہتے اور غایۃ ما فی الباب اونکا قول منقول غیر مقبول فی الجملہ خلفا کی بزرگی پر دلالت
کرتا ہے اور ایمان سے اس مقام پر کچھ بحث نہین ہی اور بزرگی من حیث الدنیا بعد
غصب خلافت وحصول سلطنت کے بنظر ظاہر اونمین پائیگئے تھی مثل بزرگی فرعون
کے اور بزرگی بادشاہ کافر عہد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چنانچہ توجیہ لفظ آل فرعون مین

Presented by Ziaraat.Com

مفسرین نے ذکر کیا ہی کہ لفظ آل مقتضی عزت و منزلت ہی اور من حیث الدنیا فرعون کیلئے
تھی پس فراعنہ آل محمد کو اگر اوس فرعون پر قیاس کرین تو کچھ بیجا نہین ہی اور یہ جو فرمایا ہی کہ از
درجہ صحابت نگذرانند یہ بھی بہت ٹھیک ہی یعنے مثل کل منافقین کے اونکو بھی داخل اصحاب
سمجھین پس اگر شیعہ درجہ صحابت سے ثلثہ کو نکالین تو مصداق حدیث صحابی صحابی کیونکر بنا وین

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

اور احتجاج طبرسی مین لکھا ہی کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ لست بمنکر فضل ابی بکر لست بمنکر
فضل عمر ولکن ابابکر افضل من عمر کہ مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی فضیلتون سے
انکار نہین کرتا لیکن ابوبکر عمر فاروق سے افضل ہین پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے
اور روایتون سے جن کو ہم نقل کرینگے حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان اور فضیلت
مین کون شک کر سکتا ہی پس یہ دعوی کہ ابوبکر صدیق باطن مین معاذ اللہ کافر تھے
خود علماء شیعہ اور ائمہ کبار کی احادیث سے باطل ہوا اور اگر اب بھی کسی کو شک ہووے
تو وہ تفاسیر اور احادیث امامیہ کو دیکھے کہ باوجود اس عناد اور تعصب کے جو اونکو خلفاء
ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ہے اب بھی صدہا روایات اور احادیث مدح و ثنا
مین خلفا کی موجود ہی چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق غلامونکو
مول لیا کرتے اور بسبب اسلام کے اونکو آزاد کر دیتے جیسا کہ علامہ طبرسی نے مجمع البیان
مین لکھا ہی کہ عن ابن الزبیر قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری المالیک الذین
اسلموا مثل بلال و عامر بن فہیرہ وغیرہما واعتقہم کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی
شان مین ابوبکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام لاتے مول لیتے اور پھر
خدا کی راہ مین آزاد کرتے مثل بلال اور عامر وغیرہ کے فقط پس چونکہ ابوبکر صدیق اپنے
مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتے تب خدا نے یہ آیت نازل کی کہ دوزخ سے وہی
بڑا پرہیزگار بچیگا جو اپنے پاک مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتا ہی پس تعجب ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہ جو شخص اپنے مال سے مسلمان غلامون کو خریدی اور اونکو آزاد کرے اور اوسکی
شان مین خدا آیتین نازل کرے اور اوسکو اتقی الناس فرماوے اوسکی فضیلت اور
بزرگی بیکطرف اسکے ایمان سے بھی انکار کیا جاے اور ایسا شخص منافق اور کافر
سمجھا جاے غرض کہ ایمان اور اسلام مین ابوبکر صدیق کے کچھ شبہہ نہین رہا اور باقرار
علماء شیعہ اوسکا ثبوت ظاہر ہوگیا اب باقی رہا تیسرا امر کہ مراد ایمان سے اصول دین کو تصدیق
کرنا ہی اور چونکہ امامت بھی ایک اصل اصول دین سے ہی اور اس سے ابوبکر صدیق منکر تھے
اس سے اونپر اطلاق ایمان کا نہین ہوتا اسکی تردید ہم بخوبی بحث امامت مین کرینگے
انشاء اللہ تعالی لیکن ہمارے نزدیک ابتداے زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین
مین داخل کرنا اور جو اوسوقت امامت پر ائمہ اثنا عشر کے ایمان نہین لایا اوسکو مومن
نہ جاننا نادانی ہے اسلئے کہ جب پیغمبر صاحب نی نبوت کا دعوی کیا اور اسلام کی دعوت
فرمائی تو اوسوقت خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکھی ائمہ کی
امامت کی تصدیق کی تکلیف کسی کو نہین دی بلکہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی
اسلام کی دعوت صرف توحید اور نبوت کی تصدیق پر کی پس اوسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی
نہ تھا کہ کوئی اوسکو قبول کرتا یا اوس سے انکار کرتا اگر ہم غلط کہتے ہون تو حضرات شیعہ اپنی ہی
کتابون سے یہ بات ثابت کردین کہ جب اول اول پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے لوگون کو
اسلام کیطرف بلایا تو اونسے توحید اور نبوت کے سوا حضرت علی کی امامت کی تصدیق کو بھی
فرمایا حضرت علی خود اوسوقت لڑکے تھے کسی شخص سے اوسوقت پیغمبر صاحب نی نہین فرمایا
کہ جسطرح پر خدا کی توحید اور میری نبوت کی تصدیق تمپر ایمان کے لئے ضرور ہی اسیطرح میری
چھوٹے بھائی علی کی امامت کی تصدیق بھی ضرور ہی اور جبکہ ایسا کسی سے اوسوقت نہین کہا
اور امامت کو اصول ایمان سے قرار نہین دیا تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار کرنا بھی اوس سے ثابت
نہین ہوتا اور جب یہ ثابت نہوا تو اونکے ایمان مین بھی کچھ خلل نہ آیا ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین

کہ آخر زمانہ نبوت مین خم غدیر پر جب خطبہ امامت علی مرتضی کا پڑہا اور لوگون کو توحید اور رسالت
کے علاوہ امامت کے اقرار پر بھی دعوت کی اوسوقت امامت کا انکار گویا ایمان کے خلل کا سبب
ٹھہرا لیکن جبکہ اوسکا نام ونشان بھی نہ تھا اور کوئی لفظ امامت سے واقف تک نہ تھا اوسکو اوسوقت
اصول دین مین ٹھہرانا اور اوس سے ناواقف آدمی کو منکر قرار دینا اور اوسکے انکار کو اوسکے عدم
ایمان کا سبب کہنا بڑی نادانی ہے ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
نے خم غدیر کی وقت حضرت علی کی امامت سے دل مین انکار کیا اور بعد وفات پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا کے اوسکو ظاہر کیا یعنی خود امام بن بیٹھے تو ہم اسبات کو سن سکتے ہین لیکن اس سے
صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذالک اونپر ہوسکتا ہے اس سے اونکی اس ایمان
مین جو اول اول لائے کچھ خلل نہین آسکتا اور ابتدائے زمانہ نبوت مین اونکا نہایت سچے دل سے
ایمان لانا اپنے حال پر قایم رہتا ہے رہا ارتداد اونکا بسبب غصب خلافت کے اسکو ہم بحث امامت مین بیان کرینگے انشاء اللہ

یقول المتمسک بولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے کہ امام باقر علیہ السلام
نے فرمایا حضرت سلامت یہ مقول مبول نامعقول آپکا مدخول ہے
بچند دخول متصل الوصول ومستحق الحصول انظار ثواقب فحول سے آتا اولاً احتجاج طبرسی مین تو
فرمانا امام باقر علیہ السلام کا کہین نہین لکھا ہے مگر آپکے جناب جی صاحب ذی کہین لکھا ہوگا
آپ اونہین سے نقل فرماتے اور کہتے کہ موجی صاحب نے کہا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے
تا بمقتضائے العہدۃ علی الراوی پردہ رہ جاتا اور آپکا دامن عصمت اور عفت لوث تہمت سے
بچ جاتا اور قصور نافہمی ونبے والنشی فقط طرف موجی صاحب کے عاید ہوتا کہ علماء حضرات اہلسنت
فقط عوام فریبی کے لئے مدعی اتباع اہلبیت علیہم السلام ہوتی ہین حالانکہ اکثر علما انکے نام
اہلبیت سے بھی واقف نہین کنی اور القاب کو کون پوچھتا ہے اور جب حال علما یہ ہے تو جہلا کا کیا ذکر
ہے کتاب احتجاج مین ایک حدیث ابطال فضل ابوبکر وعمر مین احتجاجات ابوجعفر ثانی یعنے

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام مین منقول ہی اوسکو ہمارے حضرت سمجھتے ہین کہ امام محمد باقر
علیہ السّلام سے منقول ہی اگر مبدء بحث مین لفظ ثانی پر نہین لحاظ فرمایا تھا تو خیر کہ دور تھا
لیکن طرفہ یہ ہے کہ خود مبدء حدیث مین موجود ہی روی ان المامون بعد ما زوج ابنتہ
امّ الفضل اباجعفر علیہ السّلام کان فی مجلس وعندہ ابوجعفر علیہ السّلام
ویحیی ابن اکثم وجماعۃ کثیرۃ فقال لہ یحیی ابن اکثم ما تقول یابن رسول اللّٰہ
الحدیث اتنا تو خیال فرمایا ہوتا کہ کجا زمانہ مامون جسنے اپنی بیٹی سے عقد حضرت امام محمد تقی
کیا تھا اور کجا زمانہ امام محمد باقر علیہ السلام کہ اواخر سلطنت بنی امیہ مین تھی کہ اسوقت
مامون عباسی کے دادا کا بھی شاید وجود نہوگا پس ابوجعفر سے امام محمد باقر علیہ السلام کو
مراد لینا سوائے مضحکہ کے کس چیز پر محمول ہوسکتا ہی ثانیاً یحیے بن اکثم کہ علماء متعصبین اہلسنت
مین سے تھا اور ذہبی اوسکی شان مین ان الاعتدال مین لکھتے ہین وحدث عنہ الترمذی
وکان من کبار الفقہاء اور مثل اسکے ایک گروہ علماء اہلسنت اسکے حق مین لکھتے ہین اور
قاضی القضات تھا باینہمہ گروہ عظیم اکابر علماء اہلسنت شہادت انکے لواطت اور حسن پرست
ہونیکی بھی دیتے ہین وکل ذلک مذکور ومثبت فی الاستقصاء اور ایسا یہ مرد بلکہ نام ناصبی تھا کہ
حسب فرمائش سلاطین عباسیہ اور خوش آمد مین اون شیاطین کی مقابلہ جناب امام حسن عسکری
علیہ السلام سے کرنے کو امادہ اور اوس جناب کو الزام دینا چاہا مگر اوس حجت خدا نے خوب ہی
اس ناصبی کو عاجز ورسوا کیا بالجملہ بسبب ایسی ہی عادات خبیثہ کی امام محمد تقی علیہ السلام سے
مستعد مقابلہ واضرار امام ابرار ہوا اور مجمع عام مین اون گروہ نواصب کے احادیث فضائل
ابوبکر وعمر کو پوچھنا شروع کیا بغرض فاسد اسکے کہ وہ حضرت انکار کرین تو اراکین دولت عباسیہ
جو سب سنّی تھے وہ سنین تو ایک صورت فساد پیدا ہو اونحضرت نے غرض فاسد پر
اوسکے متفطن ہوکر ابتداے ذکر فضایل ابوبکر مین فرمایا کہ مین منکر فضل ابوبکر نہین ہون لیکن
یہ حدیثین جو تو فضائل ابوبکر مین بیان کرتا ہے غلط ہین اور اسیطرح ابتداے ذکر فضائل عمر مین

Presented by Ziaraat.Com

بیان فرمایا کہ مین منکر فضل عمر نہین ہون لیکن یہ حدیثین جو فضائل عمر مین تو بیان کرتا ہی
وہ غلط ہین اور ظاہر ہی کہ مدار فضائل ثلثہ امثال انہین احادیث موضوعہ پر ہی پس جبکہ
اِن احادیث کو حضرت نے غلط اور موضوع ٹھہرایا و ماثبت بہ الفضل کو باطل کر دیا تو پھر فرمانا کہ
مین اونکے فضل کا منکر نہین ہون بجز استہزا کے کس چیز پر محمول ہو سکتا ہی جس طرح
جناب باری بعد ذکر طعام و شراب اہل جہنم کے فرماتا ہی کہ ذق انک انت العزیز الکریم
اکثر مفسرین نے فرمایا ہی کہ ذکر عزیز و کریم نہین ہی مگر بطور استہزا اور قرینہ اوسپر ذکر طعام
و شراب ذلت و خواری ہی **ثالثا** ہو سکتا ہی کہ مراد عدم انکار فضل سے فضل دنیاوی ہو
یعنے مین منکر اونکے اوس فضل کا نہین ہون جو دنیا مین اونہون نے ایک قلیل عزت
بسبب اکتساب سلطنت مسمی بخلافت کی حاصل کی جسطرح سے عزیز و کریم ہونا اہل جہنم کا
باعتبار اعزاز و اکرام دنیا کے ہو سکتا ہی **رابعا** کلام امام علیہ السلام نص اوپر اقرار فضل ابوبکر کے
نہین ہی بلکہ فرمایا کہ مین منکر نہین ہون اور عدم انکار شے مستلزم اقرار شے نہین ہوتا اسلئے
کہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک بات کا نہ انکار کرے نہ اقرار جیسا کہ ابھی آپ نے صفحہ ۷۸ کی نوین
سطر مین فرمایا کہ نہ انکار کیا نہ اقرار انتہی پس جب انکار و اقرار کچھ نہوا تو فضل ابوبکر مسکوت عنہ رہا و ربما
یکون السکوت فی معرض البیان بیانا للعدم اور قرینہ عدم کا یہان انکار احادیث فضیلت
ابوبکر و عمر ہے پس محصل کلام بلاغت نظام عدم اقرار فضیلت ابوبکر ٹھہرا اور اگر اس
مضمون کو بطرز معقول کما ہو داب المعقولیین ہم بیان کرین تو یون کہین کہ لا نسلم کہ بین
الاقرار و الانکار تقابل ایجاب و سلب ہی لرفعہما معا باقرار کم پس ضرور ہی کہ یا تقابل عدم
و ملکہ ہو انکان احدہما وجودیا و الاخر عدمیا و العدمی قابل للوجودی پس لا نسلم کہ عمامن شانہ
الاقرار بہ نسبت اوس جناب کی صادق آتا ہی علی الخصوص بنظر اسکے کہ اونکی جد امجد جناب
امیر المومنین معتقد کذب و غدر و خیانت و اثم حق شیخین مین تھے کما فی صحیح المسلم اور
علی ہذا القیاس خطبہ شقشقیہ کہ بنص اکابر علمار اہلسنت مثل فیروز آبادی و محمد طاہر گجراتی

وسبط ابن جوزی وغیرہم کلام جناب امیر بلا ریب ونکیر ہی اوسمین بہت سی رذائل بدلے فضائل کے اوس
جناب نے فرمائے ہین پس بااینہمہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ اُس جناب کی شان سے اقرار فضیلت ہو جب نہو سکا
تو جسطرح بہ نسبت مجردات کی حرکۃ وسکون کہ باہم متقابلین بتقابل عدم وملکہ ہین منتفی ہی اسیطرح سے
بہ نسبت اوس جناب کی یہ دونو منتفی ہون اور یا تقابل تضاد ہو انکان کلاہما وجودیین جب بھی ثبوت
اقرار نہین ہوتا لجواز ارتفاعہما لثبوت الواسطۃ بینہما حینئذ اور یا تقابل تضائف کہیے پس
اولاً انکا متضائفین کہنا خالی از اشکال نہین اور ثانیاً بالفرض اگر ایسا ہی تقابل ہو تو بجہتین
مختلفین اور باعتبار زمانین متضائفین کا اجتماع ممکن ہی پس ہوسکتا ہی کہ اکثر وجوہ سے
انکار اور بعض دیگر سے کہ مطاوی کلام خاکسار مین اشعار طرف اونکے موجود ہی اقرار ہو
لیکن ایسا اقرار مفید مطلب آپکی نہین ہی کما بیّنا بالجملہ ایاما کان ثبوت اقرار فضیلت
ابوبکر مفید آپکی نہوا اور ممکن ہوا ثبوت اقرار ذلیت اور اگر ہم جانتے کہ آپ مین کچھ لیاقت فہم ہی
تو اس تقریر معقول کو بتوجیہ تام بیان کرتے لیکن کیا فائدہ بھینس کے آگے بین بجاوین بھینس
کھڑی پگورا ے کیا ٹھیک گنواری مثل ہی اور خامساً جائز ہی کہ مراد امام علیہ السلام کی یہ ہو کہ
مین قول فضل ابوبکر کا منکر نہین ہون یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ ابوبکر وعمر کے یہ فضائل بزبان
اہلسنت ہین لیکن یہ حدیثین فضائل کی سب جھوٹی ہین اور فضائل واقعی نہین ہین بلکہ
فقط بزبان اہلسنت ہین پس بجائے رذائل واقعی کے اطلاق کرنا فضائل کا بہ نسبت
ابوبکر وعمر کے بلسان قوم ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے توجیہ ہذا ربی مین بہ نسبت نجم وقمر
وشمس کے قول ابراہیمی مین بیان کیا ہی یعنے حضرت ابراہیم کا ستارون کو رب کہنا
بلسان قوم تھا اور غرض حضرت کی یہ نتھی کہ معاذ اللہ واقعی یہ رب میرے ہین بلکہ غرض یہ تھی
کہ قوم کے عقیدہ فاسدہ کی راہ سے یہ رب میرے ہین اور اسیطرح سے ہی فرمانا جناب باریکا
آلہتکم خیر پس بتون کا آلہ ہونا نہ از راہ واقع کے ہی بلکہ باعتبار عقیدہ قوم کے ہی سادساً
ہوسکتا ہی کہ مراد امام علیہ السلام یہ ہو کہ ہرچند واقع مین مین منکر فضائل ابوبکر وعمر ہون لیکن

علت انکار احادیث فضائل ابوبکر و عمر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے تکذیب احادیث فضائل کرتا ہون بلکہ علت انکار احادیث واقع مین کاذب ہونا ان احادیث کا ہی پس کوئی یہ نہ سمجھے کہ چونکہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے انکار کرتا ہون بلکہ ازراہ کذب واقعی احادیث فضائل ابوبکر و عمر کا انکار و ابطال کرتا ہون پس مقصود نفی انکار سے نفی ثبوت کذبی انکار ہی نہ اقرار فضائل شیخین سابعًا مقصود امام علیہ السلام عدم انکار فضل بکری سے فضل ابوبکر اور پر عمر کے اور فضل عمر اوپر عثمان کے ہی بنا بر عقیدۂ اہلسنت کے کہ اونہون نے اوّل و ثانی بنایا ہی اور ثانی کو اول نہین ٹھہرایا ہی پس اس فضل ابوبکر و عمر کی کہ بنا بر عقیدہ اہلسنت کے ہے حضرت منکر نہین ہین یا وہ فضل ابوبکر عمر پر اور فضل عمر عثمان پر جو بنا بر واقع کی ہی کہ اول ابوالشر اور ثانی ابن الشر اور ثالث ابن ابن الشر ہے اسکے وہ حضرت منکر نہین ہین یا اوّل ظالم اور ثانی اظلم اور ثالث اظلم من الاظلم تھا اس فضل کا انکار نہین ہی یا جیسا ثانی کی طیب ولادت محل نظر ہی ویسا اول نہ تھا اس فضل کا انکار نہین ہی اور یہ ایک جواب در حقیقت چند جواب ہین ثامنًا دلالت حدیث اوپر اقرار فضل ابوبکر و عمر کی قطعی نہین ہی لعدم استلزام عدم الانکار للاقرار کما بیّنا پس معارض نہین ہو سکتی یہ حدیث ساتھ اون احادیث کی جو قطعی الدلالۃ ہین اوپر زوال ثلثہ کے تاسعًا یہ حدیث اخبار احادی ہی اور مخالف ہی احادیث متواترہ قطعیۃ الصدور کی پس یا مطروح ہے یا ماوّل ہوئی بتاویلات سدیدہ عاشرًا یہ سب جوابات کلّہ شکنی کیواسطے ہین اور جوابات حقیقی اور امر واقعی جو ہے ہم بلحاظ و پاس خاطر مبارک آپکی اوسکے اظہار مین بہت تامل کرتے ہین مگر بے کسی چارہ بھی نہین ہے اسلئے بعد بہت معذرت کے کہتے ہین کہ شیعہ اس فقرہ کو بقرینہ سوال مخالف خداع مجمع عام مین محمول بر تقیہ کرینگے لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ لفظ تقیہ آپکے خاطر اقدس پر کوہ ابوقبیس سے بھی گران تر گذریگا اور آپ سنتے ہی چراغ پا ہونگے اور ہمکو ڈر اسبات کا ہی کہ جب آپکی خاطر غم و غصہ سے دونیم اور قلب سلیم سوختہ نائرہ آتش جحیم ہو تو کہین ایسا نہو کہ دماغ سقیم مین یہ خیال مقیم ہو کہ یہ چند آیتین قرآنی جو شیعون کے لئے دلیل تقیہ بنص یزدانی ہین

اور دست برد عثمانی سے بچ رہی ہین اب سنیون کو لازم ہی کہ قران سے نکال کر جلا دین
کہ پھر شیعون کو مجال استدلال نرہے اور جواب دہی سے فارغ البال ہو جائین اب ہم
محصل حدیث کو واسطے نزہت خاطر مومنین کے نقل کرتے ہین کتاب احتجاج مین منقول ہی
کہ یحیے بن اکثم نے روبرو ایک جماعت کثیر کے اراکین دولت عباسیہ سے کہ سب خوارج سی
تھے حضرت ابی جعفر ثانی یعنے امام محمد تقی علیہ السّلام سی پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ آپ کیا فرماتے
ہین دربارۂ اوس حدیث کی جو فضیلت ابوبکر مین منقول ہی کہ حضرت جبرئیل جانب خداوند
جلیل سے جناب رسولخدا کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ خداے عزوجل بعد تحفہ سلام کے
آپ سی فرماتا ہی کہ آپ ابوبکر سے پوچھئے کہ مین تو اونسے راضی ہون آیا وہ بھی مجھ سے راضی
ہین کہ نہین حضرت امام علیہ السّلام نے جواب مین اوس خارجی کے فرمایا کہ مین انکار فضل
ابوبکر نہین کرتا لیکن ضرور ہے اوسکو جو ایسی حدیث بیان کرے وہ لحاظ کرے قول
رسولخدا پر کہ جو او نحضرت نی حجۃ الوداع مین فرمایا تھا کہ بدرستیکہ بہت ہوگئے ہین میری اوپر
جھوٹھ باندھنے والے اور قریب ہی کہ بعد میرے اور زیادہ ہونگے پس جو شخص کہ عمداً مجھ پر
جھوٹھ باندھے اوسکو چاہیے کہ جگہ اپنی آتش جہنم قرار دے پس جسوقت پہونچے تمکو کوئی حدیث
پس عرض کرو اوسکو کتاب خدا اور میری سنّت معلومہ پر پس اگر موافق کتاب اور سنت ہو
تو اوسکو قبول کرو اور اگر مخالف ہو تو اوسکو چھوڑ دو اور یہ حدیث فضیلت ابوبکر کی ہرگز مطابق
کتاب خدا نہین ہی اسلیے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے ولقد خلقنا الانسان ونعلم
ما توسوس به نفسه ونحن اقرب الیه من حبل الورید یعنے پیدا کیا ہمنے
انسان کو اور جانتے ہین ہم اوسکے وساوس نفسانی کو اور قریب تر ہین اوسکی رگ جان سی
پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ خداوند تعالے پر رضامندی اور نارضامندی ابوبکر کی مخفی رہی
کہ نوبت باستفسار از ابوبکر پہونچے اسبات کو عقول محال جانتے ہین پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث
جھوٹھی ہے کہ جس سے معاذ اللہ جہل خدا لازم آتا ہے پھر یحیے نے کہا کہ یا حضرت ایک

دوسری حدیث ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر زمین پر ایسے ہین کہ جیسے جبرئیل اور میکائیل
آسمان پر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حدیث مین بھی نظر کرنا چاہیے کہ مثل حدیث سابق
ہی اسلئے کہ جبرئیل و میکائیل دو ملک مقرب خدا ہین اور جناب باری نے کلام اللہ مین
اونکو معصوم فرمایا ہی اور لا یعصون اللہ اور یفعلون ما یومرون اونکے حق مین ہی
پس جن لوگون نے کبھی عصیان خدا نہین کیا اور طرفۃ العین بھی اوسکی اطاعت سے باہر
نہین ہوئے کیونکر اونکے برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو مشرک تھے اور اکثر ایام عمر اونکے شرک
اور بت پرستی مین گذرے اور چند روز بظاہر قبول اسلام کیا عقل محال جانتی ہے
کہ ایسے لوگ مشابہ بجبرئیل و میکائیل ہو جائین پھر یحیے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی
کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر سیدا کھول اہل الجنۃ ہین پس اس حدیث کے
بارے مین آپ کو کیا کلام ہے پس امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی مثل حدیث سابق جھوٹی
ہے اور محال ہی کہ اہل جنت نظر بحدیث اہل الجنۃ جرد و مرد سب کے سب جوان ہین بڈھون کا
وہان کیا دخل ہی اور جب کھول جنت مین نہین ہین تو شیخین سیدا کھول کیونکر ہو سکتے ہین پھر فرمایا
امام نے کہ اس حدیث کو بنی امیہ نے بمقابلہ اوس حدیث کے بنایا ہے کہ جناب
رسولخدا نے باب حسنین مین فرمایا انہما سیدا شباب اہل الجنۃ پھر یحیے نے کہا
کہ فضیلت عمر مین جو حدیث ہی کہ السکینۃ ینطق علی لسان عمر اسمین آپ کیا فرماتے
ہین امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مین انکار فضل عمر نہین کرتا لیکن ابوبکر افضل ہی عمر سے
یعنے تمہارے عندیہ مین حالانکہ ابوبکر سر منبر کہتا تھا کہ ان لی شیطان یعترینی یعنے ایک
شیطان ہی کہ اکثر اوسکے سر پر سوار رہتا ہی پس جب مین ٹیڑھا ہون تو مجکو سیدھا کر دیجئے
افضلیت ابوبکر کی عمر سے اجماعی اہلسنت ہی اور دلالت کرتے ہین اسپر احادیث موضوعہ
اونکی مثل اسکے کہ حضرت عمر تمنا کرتے تھے کہ کاش مین ایکبال ابوبکر کا ہوتا حضرت اہلسنت
کو معلوم ہوگا کہ کہان کے بال ہونیکی تمنا تھی بہرکیف جب ابوبکر کا یہ درجہ ہی تو فضیلت

Presented by Ziaraat.Com

عمر ابوبکر سے بڑھ جانا محال ہے پس نطق شیطانی لسان بکری سے نطق سکینہ لسان عمری
سے کیونکر ہو سکتا ہی اور اسیطرح کے تفریح بعض ظرفاے شیعہ نے بھی بہ نسبت ایک
حدیث دیگر فضیلت عمری کے کی ہی اور وہ حدیث یہ ہی کہ روز حشر خداوند تعالے اول
مصافحہ عمر ہی سے کریگا پس بنا براسکے کہ ابوبکر افضل عمر سے ہین لازم آتا ہی کہ جب حضرت
ابوبکر قدم رنجہ محشر مین فرماوین تو ضرور ہوگا کہ خدا اونکی پیرون پر گرے اور اپنی تئین اونکی قدمبوسی
سے مشرف کری اسلئے کہ اگر مصافحہ کرے تو برابری عمر کی ساتھ ابوبکر کے ہوگی بلکہ باعتبار
اول مصافحہ کرنیکے ساتھ عمر کے تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح لازم آویگی اور یہ امر عقلاً اور
شرعاً قبیح ہے بالجملہ یہ قبائح نہین ہوتی مگر صحت حدیث فضیلت عمری سے پس وہ حدیث
باطل ہے اب حقیر خدمت مومنین مین عرض کرتا ہے کہ مینے واسطے حل کرنے حدیث
السکینة تنطق علی لسان عمر کے رجوع کیا طرف نہایہ ابن اثیر کے کہ کتب معتبرہ
اہلسنت سے ہی اونہون نے تفسیر سکینہ مین جو اس حدیث مین ہی چند احتمال بیان فرمائی
ایک یہ کہ سکینہ سے مراد یہان وہی سکینہ ہے جسکا ذکر خدا نے کلام اللہ مین کیا ہی جہان کہ فرمایا
ہے قال لهم نبيهم إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ اور اوسکے تفسیر مین پھر تین قول ذکر کئے
ایک یہ کہ سکینہ ایک حیوان تھا کہ اوسکا منہ مثل منہ آدمی کے تھا اور سب بدن اوسکا ایک
جسم لطیف سی مثل ریح اور ہوا کے پیدا ہوا تھا دوسرے یہ کہ سکینہ ایک صورت تھی مثل بلی
کے کہ بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ رہتی تھی پس جہان وہ شکل متبرک بلی کی دکھائی دیتی
تھی لشکر کفار خود بخود بھاگ کھڑا ہوتا تھا تیسری یہ کہ مراد سکینہ سے وہ نشانیان ہین جو موسی ع
چھوڑ گئے تھے بعد اسکے ابن اثیر اپنی تحقیق ارشاد فرماتے ہین کہ حدیث حضرت عمر مین اشبہ بحق یعنی
اصح یہ ہے کہ وہ صورت مذکورہ مراد ہو یعنی بلی والی صورت انتہی کلامہ پس بنا براس تحقیق کے
جو اہلسنت کے لئے حقیق بالتصدیق ہے معنے حدیث یہ ہوئے کہ وہ صورت متبرک بلی کی گویا

Presented by Ziaraat.Com

ہوتی تھی اوپر زبان حضرت عمر کے اور غرض امام علیہ السلام کے رد حدیث مذکور سے یہ ٹھہری
کہ حضرت ابوبکر جو بقول تمہارے افضل عمر سے تھے انکی زبان مبارک پر تو بجز شیطان خبیث
کے نہ کوئی صورت چوہے کی چون چون بولی نہ کوئی صورت بلی کی میون میون بولی تو
پھر حضرت عمر کی زبان پر صورت متبرک بلی کی کیونکر ہوے گی بالجملہ نہایت مستبعد ہے کہ افلح
کی بلی نو میون میون کرے اور وہ پرانا بن جائے کچھ نہ ہوے پھر میں رجوع کرتا ہون طرف
ذکر حدیث احتجاج کے پھر یحیے نے پوچھا کہ کیا فرماتے ہین آپ اس حدیث مین جو روایت
کی گئی ہے کہ عمر بن خطاب سراج اہل الجنۃ یعنے حضرت عمر چراغ اہل جنت ہین امام نے جواب مین فرمایا کہ
یہ بھی محال ہے اسلئے کہ بہشت مین ملائکہ مقربین ہین اور از آدم تا خاتم الانبیاء مرسلین ہین کیونکر
ہو سکتا ہے کہ بہشت انکے نور سے نہ روشن ہو اور تیرہ و تار رہے یہانتک کہ احتیاج ہو
نور حضرت عمر کی کہ وہ چراغ بنے تب روشنی اہل بہشت کو میسر آوے پھر کہا یحیے نے کہ اوس
حدیث مین آپ کیا فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اگر خدا نہ مجھکو پیغمبر کرتا تو ضرور عمر
پیغمبر کرتا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کلام خدا صادق تر اس حدیث سے ہے اوسکے سامنے ایسی
حدیث سچی نہین ہو سکتی خداوند تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہے واذ اخذنا
من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح جسوقت لیا ہمنے روز الست عہد و پیمان
پیغمبرون سے اور تجھسے اور نوح سے پس جبکہ حق تعالے روز اول عہد و پیمان ادائے رسالت
انبیا سے لیچکا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس میثاق کو متبدل کرتا اور بجائے رسولخدا عمر نبی ہو سکتے
پس احتمال نبوت عمر محال ہوا تو یہ حدیث جھوٹی ہو گئی پھر امام نے فرمایا کہ انبیا علیہ السلام نے
طرفۃ عین شرک بخدا اختیار نہین کیا پس کیونکر ممکن تھا کہ خدا ایسے شخص کو پیغمبر کرتا کہ جسکی اکثر عمر
شرک اور بت پرستی مین گذری ہو اور بظاہر چند روز مسلمان ہوا ہو اور پھر جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد یعنی جب نبوت جناب رسولخدا قبل از تخمیر
آدم ہو تو عمر کے لئے امکان اس نبوت کا کہان سے ہو سکتا ہے مگر یہ کہ اہل سنت انکے لئے بھی

Presented by Ziaraat.Com

وجود عالم انوار کے قائل ہون اور یہ امر بہت سہل ہے مگر مشکل یہ ہی کہ عالم انوار مین ظلمت
وکفر وشرک کو کہان سے مداخلت ہوسکتی ہی پھر بچیلے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جناب
رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما احتبس الوحی عنی قط الا ظننت قد نزل علی ال
خطاب یعنے جب کبھی وحی آنیمین دیر ہوئی تو مجھے گمان غالب اسی امر کا ہوا کہ آل خطاب
پر وحی نازل ہوئی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ محال ہی اسلئے کہ یہ کب جائز ہی کہ پیغمبر اپنی
پیغمبری مین شک کرے یعنے یہ گمان کرے کہ مین پیغمبری سے معزول کیا گیا اور میرے بدلے
آل طیب الولادت وطاہر النسب خطاب کو پیغمبری ہوگئی حالانکہ خدائے عزوجل فرماتا ہے
اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس یعنے خدا برگزیدہ کرتا ہی ملائکہ مین سے
پیغام بروں کو اور آدمیون مین سے پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ منتقل ہوجائے نبوت برگزیدگان
ومنتخبان خدا سے طرف اوس شخص کے جو مشرک باللہ ہو اقول اس فقرہ سے صاف
ثابت ہوا کہ امام علیہ السلام پر خطاب کو مشرک باللہ جانتے تھے گو وہ مومنین کے سامنے
امنا کہتے تھے مگر دل مین مثل عبد العزی کے اپنی تئین عبد اللات والعزی جانتے تھے پس
ذکر فضیلت ایسی شخص کا کرنا نہین ہی مگر استہزا یا تقیۃ پھر بچیلے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا لو نزل العذاب لما نجی منہ
الا عمر بن الخطاب یعنے اگر نازل ہوتا عذاب تو نہ بچتا اوس سے مگر عمر ابن خطاب
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اسلئے کہ جناب باری فرماتا ہے ما کان اللہ
لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون پس خبر دی
حق سبحانہ تعالے نے کہ کسی کو عذاب نکریگا جبتک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور
جب تک وہ لوگ استغفار کرتے ہین پس خبر دی حق سبحانہ وتعالے نے کسی کو
عذاب نکریگا جب تک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور جب تک وہ لوگ استغفار
کرنیوالے ہین یعنے حسب صدق وعدہ خدا نزول عذاب

محال تھا پس نجات عمر معلق ایک امر محال پر کرنا مثل اسکے ہی کہ کوئی کہے کہ شریک الباری
موجود ہوتا تو حضرت عمر ہی ایمان لانے والے ہوتے پس ایسا کلام لغو اور عبث جناب رسولخدا
سے صادر ہونا محال ہی اور حصر نجات عمر مین دلالت کرتا ہی اوپر عدم نجات ابوبکر کے پس
فضیلت عمر ابوبکر پر لازم آتی ہے بلکہ جناب رسولخدا پر لازم آتی ہی انتہے محصل الحدیث مع قلیل
من توضیحہ **قولہ** پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے **اقول** جب حضور والا کی خوش فہمی
اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ معائب و مثالب آپکی نظرون مین فضائل و مناقب معلوم ہوتے ہین
جیساکہ ہمنے انہین احادیث مین بیان کیا تو یہ مشتے نمونہ از خروارے کافی اور واقی ہین ۔
ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا **قولہ** کون شک کرسکتا ہی **اقول** شک کرنیوالی کو بھی
ہم ہمراہ ثلاثہ اونہین کے مقرر بھیجتے ہین شیعون کو اونکی بیدینی اور بے ایمانی مین یقین اور
حق الیقین اور عین الیقین ہی شک کا یہان کیا ذکر ہی **قولہ** پس یہ دعوی **اقول** جب شیعہ
فضائح و مثالب ثلاثہ کو کتب اہلسنت سے ثابت کرتے ہین تو یہ دعوی کہ ابوبکر استغفر اللہ
کافر نہ تھے خود علمائے سنت معاویہ اور اونہین کے محدثین کبار کی احادیث سے باطل ہوا
اور اگر اب بھی کوئی شک کرے تو وہ تفاسیر اور اصحاح احادیث سنیہ کو دیکھے کہ باوجود اس
مبہوت ہونیکے فضائل ثلاثہ مین اور کمال اوس محبت کی جو خلفائے ثلثہ کے ساتھ ہی اب بھی
صدہا بلکہ ہزارہا روایات مذمت اور کفر و نفاق خلفا کے موجود ہین چنانچہ اونکے مفسرین قبول
کرتے ہین کہ تریدون عرض الدنیا کی راس الرئیس ابوبکر تھے کہ اونہین نے فدیا لینا اختیار
کیا تھا اور اذا عجبتکم کثرتکم کی مصداق حضرت ابوبکر ہی تھے اور ثم ولیتم مدبرین مین
بھی پیش رو پشت دینیوالون کے حضرت ابوبکر ہی تھی و مثلہ کثیر ولا ینبئک مثل خبیر
قولہ قبول کرتے ہین **اقول** ہرگز ہرگز قبول نہین کرتے روایت مخالف کو بیان کرنا اور امر ہی
اور قبول کرنا اور امر ہی کاش کوئی جھوٹی دلیل بھی قبولیت کی بیان کردی ہوتی تا دعوی
بے دلیل نرہتا **قولہ** علامہ طبرسی نے **اقول** جس شخص نے تفسیر علامہ طبرسی علیہ الرحمہ دیکھی ہی

Presented by Ziaraat.Com

اوسکو معلوم ہے کہ اونکا معمول ہی کہ تفسیر ہر آیت مین پہلے اقوال مخالفین مثل ضحاک ومقاتل ومجاہد وسدّی وحسن وابن عباس وقتادہ وابن زبیر وغیرہم کی لکھتے ہین اور کسی کے قول پر ردّ وقدح نہین کرتے بعد اوسکے اوس آیت کی تفسیر مین جو اہلبیت نبوّت سے منقول ہوتا ہے وہ احادیث لکھتے ہین کہ یہی معتقد اونکا ہوتا ہی پس کون صاحب عقل ایسا ہی کہ ان اقوال مختلفہ کو جو مخالفین سے منقول ہوتی ہین کہیگا کہ یہ سب مقبول اور معتقد علامہ طبرسی ہین آپ جو چاہین فرمائین اور جولاہون اور دھنیونکو جو ہمذہب اپکی ہین خوش کیا کرین **قولہ** کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی **اقول** ہرگز علامہ طبرسی نے اس آیت کو نہین لکھا ہی کہ شان ابوبکر مین نازل ہوئی ہے کسقدر آپنے کذب وخدع اختیار کیا ہے بجز خسر الدنیا والاخرۃ کے اس عوام فریبیون سے کچھ فائدہ نہین ہی علامہ طبرسی نے تفسیر آیہ فامّا من اعطیٰ واتقیٰ مین مطابق اپنے معمول کے کہ پہلے اقوال عامّہ لکھتے ہین دو روایتین اہل خلاف کی بیان کی ہین اور بعد اوسکے مطابق اپنے مذہب حقّہ کے تفسیر آیہ مین حدیث حضرت ابی جعفر علیہ السّلام بیان کی ہے لیکن پہلے دونون روایتین عامیّہ پس ایک عن عکرمہ عن ابن عباس ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا شان ابو دحداح مین اور محصّل اوسکے قصّہ کا یہ ہی کہ ایک شخص کے گھر مین ایک درخت خرما ٹیڑھا تھا کہ شاخین اوسکی ایک دوسری شخص محتاج کے گھر مین تھین پس صاحب خرما جب خرمون کے توڑنیکے لئے اپنے درخت پر چڑہتا تھا تو کبھی کچھ خرمے اوس شخص محتاج کے گھر مین گر پڑتے تھے اور لڑکے اوس فقیر کی اوٹھا لیتی تھی تو صاحب خرما اوترکے اون لڑکون سے اپنے خرمے چھین لیتا تھا یہانتک کہ اگر لڑکون کے مُنہ مین کوئی خرما ہوتا تھا تو اونگلی ڈال کر مُنہ سے نکال لیتا تھا اوس شخص محتاج نے شکایت بے مروتی صاحب نخل خدمت جناب رسولخدا مین کی اونحضرت نے اوس محتاج سے فرمایا کہ اچھا اسوقت تو جا بعد اسکے صاحب خرما سے حضرت نے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر یہ ٹیڑھا درخت خرمے کا تو مجھے دے تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اسکے عوض مین

بہشت عنبر سرشت کا خرما تجھکو ملیگا اوس شقی نے جواب مین کہا کہ یا حضرت میرے ملک
مین بہت سے درخت خرمے کے ہین لیکن اس مزیکا کوئی خرما نہین ہی آپ جس درخت خرما
کو چاہین لے لین مگر اس درخت کو مین نہ دونگا وہ حضرت یہ کلام وقاحت انجام اوسکا
سنکے خاموش پھرے اور ایک شخص ابو دحداح نامی کہ وہ بھی حضرت کے صحابہ مین سے تھا
اور گفتگوے جناب رسولخدا اور جواب ناصواب صاحب نخل سنتا تھا خدمت جناب
رسولخدا مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا حضرت جو آپ نے وعدہ صاحب خرما سے بہشت کے
خرمے کا فرمایا اگر مین وہ درخت خدمت بابرکت مین دون تو مجھے بھی وہی خرماے بہشت ملیگا حضرت
نے فرمایا آرے ابو دحداح پاس صاحب نخل کے گیا اور اوس سے بہت گفتگو کی یہانتک
کہ وہ عوض مین ایک درخت کے چالیس درخت لیکر راضی ہوا بعد اوسکے کہ معاملۂ معاوضہ
روبروے شہود واقع ہوچکا ابو دحداح خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین حاضر
ہوا اور درخت کو پیش کش کیا او نحضرت نے اوس شخص محتاج کو وہ درخت عنایت فرمایا
پس یہ آیہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری فاما من
بخل و استغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری نازل ہوا پس مراد
اعطی واتقی سے ابو دحداح ہے اور مراد بخل و استغنی سے صاحب نخل ہی یہ پہلی روایت
ہی سنیونکی جسکی نقل علامہ طبری نے کی ہی اور یہی روایت واحدی نے تفسیر اسباب النزول
مین لکھی ہی اور تفسیر سدی مین بھی ہی اور شارح طوالع نے واقدی سے بھی نقل کیا ہے کہ
انہا نزلت فی حق ابی دردا او ابی دحداح اور عطا مفسر نے بھی نام اوسکا ابو دحداح
کہا ہی اب سنو دوسری روایت سنیونکی جو علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے نقل کی ہی وہ روایت
منقول ہی ابن زبیر خارجی سے کہ وہ نواسا ابوبکر کا ہی اور اپنے جد فاسد کو سراہتا ہی اور کہتا ہی
کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے شان ابوبکر مین کہ اوسنے مسلمان غلامون کو مثل بلال اور عامر
کے خرید کرکے ازاد کیا انتہی یہ متعہ زادہ بقول ابن عباس جو اسکل اکثر عن بردی عوسجہ

فرماتے تھے اور حرام زادہ بقول اہلسنت جو متعہ کو حرام جانتے ہین اگر من اعطی کا مصداق
اپنے جد فاسد ابوبکر کو کہتا ہی تو اما من بخل کا مصداق کسکو کہتا ہی آیا خود ہی یا چچا اوسکا عمر ہے
الغرض ایسی بے سر و پا روایت جو کسی امام و پیغمبر تک نہین پہونچتی ہو بلکہ ایک خارجی اپنے
دل سے بکتا ہو اوسکو بجز سنیون کے کون عاقل قبول کریگا حضرت مخاطب بکذب بحیث
دروغ محض فرماتے ہین کہ علامہ طبرسی نے قبول کیا اسکو کہ آیت سیجنبھا الاتقی ابوبکر کی
شان مین ہی کجا نقل کرنا ایک روایت سنیہ کی کہ راوی اوسکا ایک خارجی ہی اور کجا قبول کرنا
آیہ سیجنبھا الاتقی کا کہ شان مین مصداق الاشقی الذی یصلی النار الکبری کے ہے
سے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + اور اندھا پن بلکہ خدع و فریب مخاطب قابل
ملاحظہ ہی کہ بخدع و فریب نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرتا ہی حالانکہ
خود علامہ مزبور بعد نقل روایت خارجی کہ نقل کفر کفر نباشد کا مصداق ہی فرماتی ہین والاولی ان
تکون الایات محمولۃ علی عمومھا فی کل من یعطی حق اللہ من مالہ وکل من یمنع حقہ سبحانہ
اور تقویت اس اولویت کی تفسیر صحیح آیہ فاما من اعطی سی جو مروی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی ہے
فرماتی ہین با اینہمہ نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرنا بعید بلکہ العد ہی اور وہ تفسیر صحیح جو
امام علیہ السلام سے مروی ہی یہ ہے قال علیہ السلام فاما من اعطی مما اتاہ اللہ واتقی
وصدق بالحسنی ای بان اللہ یعطی بالواحد عشرا الی اکثر من ذلک وفی
روایۃ اخری الی مائۃ الف فما زاد فسنیسرہ للیسری قال لا یرید شیئا من الخیر
الا یسرہ اللہ لہ واما من بخل بما اتاہ اللہ واستغنی وکذب بالحسنی بان اللہ یعطی
بالواحد عشرا الی اکثر من ذلک وفی روایۃ اخری الی مائۃ الف فما زاد فسنیسرہ
للعسری قال لا یرید شیئا من الشر الا یسرہ اللہ لہ الحدیث پس یہ ہے وہ
بات جسکو علامہ طبرسی بلکہ کل امامیہ قبول کرتے ہین اور علامہ مزبور بنص اولویت پر اسکے
کرتے ہین پس محصل نص علامہ طبرسی اور روایت یہ ہوا کہ مراد فمن اعطی سے کوئی شخص

خاص نہین ہی بلکہ جو شخص حق خدا اپنے مال سے عطا کرے اور اسیطرح مراد من بخل سی کل مانعین حقوق خدا ہین یہ البتہ مقبول ہم سب کا ہی نہ وہ قول خارجی کہ جسکو اہلسنت روایت کرتے ہین بالجملہ نسبت قبولیت روایت ابن زبیر خارجی ابن خارجی طرف علامہ طبرسی کے دنیا واقعیت سی کسقدر بعید ہی فذلک قریۃ بلا مریۃ ہرچند غور و فکر کرتے ہین کہ کون سا امر مخاطب کیلئے منشاء اشتباہ ہوا مگر ہرگز خیال مین نہین آتا بجز اسکے کہ عمداً دیدہ و دانستہ حق پوشی پر کمر باندھی ہی فماذا بعد الحق الا الضلال باقی رہا ذکر آیہ سیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی کا پس قول شیعونکا تو آپ کے پسند ہی نہوگا اسلئے ذکر آپ کے سامنے بیکار ہی مگر بالاجمال آپکی جاگزین کا خ صماخ رہی کہ شیعون کے نزدیک مراد اس سی جناب امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ جنکی شان مین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سرًا و علانیۃ اور یوتون الزکوٰۃ وھم راکعون آیا ہی جیساکہ امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین شیعون سے نقل کیا ہی اور بعد اوسکے جو اعتراض اس قول پر اپنے تعصب ولد ادسی کیا ہی اوسکے ہر ہر لفظ کا جواب کتاب برق خاطف مین موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اب رجوع کیجیے طرف قول اہلسنت کے تفسیر اس آیہ مین پس تفسیر مدارک مین جو تفاسیر معتبرہ اہلسنت سی ہے لکھا ہی قال ابو عبیدہ الاشقی بمعنی الشقی وھو الکافر والاتقی بمعنی التقی وھو المومن لانہ لا یختص بالصلٰی اشقی الاشقیاء ولا بالنجات اتقی الاتقیاء وان زعمت انہ نکر النار فاراد نارًا مخصوصۃ بالاشقی فما یصنع بقولہ وسیجنبھا الاتقی لان التقی یتجنب تلک النار المخصوصۃ لا اتقی منھم خاصۃ وقیل الایۃ واردۃ فی الموازنۃ بین حالتی عظیم من المشرکین وعظیم من المومنین فاریدان یبالغ فی صنیفیھا فقیل الاشقی وجعل مختصًا بالصلٰی کان النار لم تخلق الا لہ وقیل الاتقی وجعل مختصًا بالنجاۃ کان الجنۃ لم تخلق الا لہ وقیل ھما ابو جہل و ابو بکر انتہی مختصر یہ ہی کہ اتقی و اشقی مین تین احتمال اس عبارت مین ذکر کئے ایک تو یہ کہ مراد اتقی و اشقی سے مطلق مومن و کافر ہین دوسرے

یہ کہ مراد اتقی سے اکمل فی التقی ہی کائناً من کان اور مراد اشقی سی اکمل فی الشقاوت ہی مطلقا
تیسرے یہ کہ اتقی ابوبکر ہی اور اشقی ابوجہل ہی اور اس احتمال کو سب سی آخر بلفظ قیل ذکر کرنی سے
صاف سمجھا جاتا ہی کہ اضعف اقوال ہی پس قابل قبول فرقہ سُنیہ بھی نہوگا فما ظنک بالشیعۃ ولا اقل
اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور جبکہ علامہ طبرسی بلکہ کل شیعہ ایمان ہی کو ابوبکر کی نہین قبول
کرتے تو اتقی مین بای معنی کان داخل ہونا اونکا کب قبول کرینگی قولہ خدا کی راہ مین اقول اس
قول مین نہ ذکر خدا کی راہ کا ہی نہ شیطان کی راہ کا یہ آپنے خدا کی راہ کہان سے ایجاد کی اور
افعال منافقین کو خدا کی راہ مین ہونا شیعہ تو نہ قبول کرینگی بلکہ بمؤادائی قولہ تعہ یراؤن الناس یقینا
ریاء و سمعہ پر محمول کرینگی آپکو اپنی سمجھ کا اختیار ہی قولہ پاک مال کو اقول مالہ یتزکے کا ترجمہ
پاک مال کرنا صبیان مکتب کو خندہ سرشار مین لاتا ہی محبت ثلثہ مین نحو و صرف بھی بھولی نعم
حب الشئی یعمی و یصم بہرکیف اوس نامال کی مالداری تو پہلے ثابت کرلی ہوتی تب اوسپر
صرف کرنا متفرع کیا ہوتا کاش حضرت ابوبکر کی پدر عالیمقدار ہی کچھ مالدار ہوتے تب بھی اونکی
مالزادگی کا دعوی آپ کرسکتے لیکن کتب تواریخ کے دیکھنے سی معلوم ہوتا ہی کہ پدر عالیمقدار
خلیفہ جی کے چڑی ماری سے اوقات بسر کرتے تھے وکان کسبہ من صید القماری والدباسی
لایقدر علی غیرہ فلما عمی وعجز ابنہ عن القیام بہ التجاء الی عبداللہ بن جزعان من رؤساء مکۃ فنصبہ ینادی
علی مائدتہ کل یوم لاحضار الاضیاف وجعل لہ علی ذلک مایقوتہ من بقیۃ الطعام یعنے کسب جلیل
اونکا شکار چڑیونکا تھا اور قمری اور فاختہ پکڑکر بیچتے تھے اور جبتک آنکھون مین روشنی رہی تب تک
اوسی سے اوقات گزاری کرتے تھے اور جب آنکھون سے معذور ہوگئے اور خلف الصدق
اونکے حضرت صدیق بسبب مفلسی اور قلانچی کے اونکی خدمت گذاری سے عاجز ہوئے
تو بناچاری ملتجی ہوئے طرف عبداللہ ابن جزعان کے کہ وہ ایک مرد متنعم روساے مکہ سی تھا
پس اوسنے یہ خدمت اونکے واسطے مقرر کی کہ ہر روز جب وقت کھانیکا ہوتا تھا تو اوسکی کوٹھی پر
چڑھکے مہمانون کو پکارتے تھے اور اجرت اوسکی یہ تھی کہ جو کھانا پس خوردہ دسترخوان پر سے

بچ جاتا تھا اوسیکی کاسہ لیسی کرتے تھے یہ تھا حال ابو قحافہ کا اور خود حضرت صدیق عتیق
پس چندے طباخی ابن جزعان کرتے تھے اور چندے اوقات گزاری بخیاطی فرماتی تھے اور جب اس
مشقت سی بھی اوقات بسری نہوئی تو بزازی اختیار کی چنانچہ کتاب حیوۃ الحیوان مین لغۃ
جزذر مین یہی لکھا ہی کہ کان ابوبکر الصدیق بزازا وکذلک عثمان وطلحہ وعبد الرحمان بن عوف
وکان عمر دلالا یسعی بین البایع والمشتری [illegible] روضۃ الاحباب سی بھی ثابت ہوتا ہی کہ یہ پیشہ بزازی
تا روز خلافت خلیفہ اول کا مایۂ کسب تھا اور صباح روز خلافت حسب عادت معہودہ متوجہ بازار
ہوئے تو عمر اور ابو عبیدہ مانع ہوئے کہ یہ شان خلافت کے خلاف ہی تب خلافت پناہی نی
فرمایا کہ پھر مین لڑکے بالون کو کہان سے کھلاؤن ان لوگون نے کہا کہ بیت المال سے الی اخر ما
قال اور بظاہر یہی زمانہ حضرت عمر کی دلالی کا ہوگا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین لغۃ برطش مین ہے
کان عمر فی الجاہلیۃ مبرطشا ہو الساعی بین البایع والمشتری مشبہ الدلال ویروی
بالسین المہملۃ بمعناہ انتہی اور حاشیہ مشکوۃ شریف مین ہے ان ابابکر لما بویع رای علی منکبہ
اثواب یعرضہا للبیع فاستعظم المسلمون ذلک وقالو خذ من مال اللہ او من مالنا اکثر ما تنال بالکسب
فقال اعہد الیکم رسول اللہ قالوا لا قال افتامرونی ان احدث بدعۃ فلما الحوا قبل انتہی محصل یہ ہی
جب ابوبکر خلیفہ ہوئے تو لوگون نے دیکھا کہ کاندہے پر پشتارہ کپڑونکا لئے ہوئے کوچہ و بازار
مین گاڑہا دھوتر پکارتے پھرتے ہین تب یہ بات مسلمانون کو بری معلوم ہوئی اور اونہون نی
کہا کہ مال خدا سے یا ہمارے مال سے زیادہ اوس سی لے جو کر پاس فروشی سے حاصل کرتا ہی پس
ابوبکر نے کہا کہ آیا رسولخدا نے اس بارہ مین تمسے کوئی امر معہود فرمایا ہی اونہون کہا کہ نہین پس کہا
ابوبکر نے کہ آیا مجھکو حکم کرتے ہو کہ دین خدا مین بدعت احداث کرون پس ہرگاہ اون لوگون نی
بہت اصرار کیا تو حضرت خلیفہ نے قبول کیا انتہی اور واضح ہو کہ غرض ہماری اس مقام پر تعرض
بہ پیشہ و حرفہ و کسب نہین ہی بلکہ مقصود ہمارا اثبات مفلسی ابوبکر ہے کہ اہلسنت مدعی اونکی مالداری
اور انفاق کی ہین پس عقل سے بعید ہے کہ کوئی مالدار شریف ایسی ایسے رذیل پیشون سے

کسب معاش کرے طرفہ یہ ہی کہ بنا براس روایت کی خلیفہ صاحب نے خود اعتراف کیا
کہ تصرف مال خدا مین احداث بدعت ہی اور پھر بہ اصرار لوگون کے کہنی پر راضی احداث بدعت پر
ہوگئے پس جب خود خلیفہ صاحب کا حال یہ تھا فما ظنک باتباعہ بہر کیف ؎ بہ نیم بیضہ کہ
سلطان ستم روا دارد ٭ زنند لشکر یانش ہزار مرغ بسیخ ٭ اور مفلسی حضرت خلیفہ اول کی
حال سے اونکی دختران بلند اختر کی ظاہر ہی چنانچہ بڑی صاحبزادی اونکی اسما خود فرماتی ہین
کہ مین دو ثلث فرسخ سے بوجہ خرمے کی گٹھلیونکا اپنی سر پر اوٹھا کی لاتی تھی اور اپنی شوہر کے گھوڑے
کی سائیسی کرتی تھی اور گھوڑے کیلئے گھاس چھیلتی تھی اور گھوڑیکو پانی پلاتی تھی اور آٹا گوندھتی تھی
اور بسبب اپنی بے سلیقگی کے روٹی تنور مین نہ لگا سکتی تھی تو ہمسایون سی لگواتی تھی چنانچہ تفصیل
اوسکی صحیح بخاری مین باب الغیرت اور باب ماکان النبی یعطی لمؤلفۃ قلوبہم مین مکرر موجود ہی
فی صحیح البخاری فی باب الغیرہ عن اسما بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر وماله فی الارض
من مال ولا مملوک ولا شئے غیر ناضح وغیر فرسہ وکنت اعلف فرسہ واستقی الماء واخرز غربہ
واعجن ولم اکن احسن الخبز وکان تخبز جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق وکنت
انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہا رسول اللہ علی راسی وہو منی علی ثلثی فرسخ فجئت
یوما والنوی علی راسی ولقیت رسول اللہ ومعہ نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ
لیحملنی خلفہ فاستحییت ان اسیر مع الرجال وذکرت الزبیر وغیرتہ وکان اغیر الناس
فعرف رسول اللہ انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول اللہ وعلی
راسی النوی ومعہ نفر من الصحابۃ فاناخ لارکب فاستحییت منہ وعرفت غیرتک فقال
واللہ لحملک النوی کان اشد علی من رکوبک معہ الحدیث اور چھوٹی صاحبزادی اونکی
عائشہ صدیقہ لباس عروسی انکا کتب معتبرہ اہلسنت مین مذکور ہی کہ ان ابا بکر لما زوج
ابنتہ عائشۃ لم یکن علیہا الا الخوف چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین خود حضرت عائشہ ہی سے
منقول ہی اور صراح مین لغت خوف مین لکھا ہی کہ بجائے مہملہ ازار چرمی ہی کہ زن حائض

Presented by Ziaraat.Com

اور لڑکیان پہنتی ہین یعنے بطور جانگھیا کے اور ابن اثیر نے کہا ہی کہ حوف لباس بے آستین ہی
وقیل ہی سیور لستر ہا الصبیان یعنے بعضون نے کہا ہی کہ حوف دوال اور لتمہ ہے کہ لڑکی
باندھتی ہین بطور لنگوٹی کے پس جس باپ کے بیٹیون کی یہ ساز و جہاز عروسی ہون کیونکر وہ
مالدار نہون گے مقام حیرت ہی کہ ایسی رکھیلیان بیاہتا بی بی خدیجہ الکبریٰ سے بڑھ جائین اور
جو کہ بمودا سے عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات
مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا الآیہ اوصاف
مذکورہ کالمومنیۃ و القانتیۃ والتائبیۃ وغیر ذلک سے عاری ہون ایسی ازواج
ناپاک ازواج طیبات اور طاہرات کہلائین شتان مابین السموات والارضین اب ہم ان سب سے
قطع نظر کرکے مالداری ابوبکر کو اگر مسلم بھی کرین تو انفاق اونکا کیونکر مسلم ہوسکتا ہی حالانکہ بخل و ظنت
اونکا روز ورود آیہ نجوی مسلم الثبوت ہی کیونکر عقل باور کرے کہ جو شخص انفاق ایک درہم سے
باوجود مالداری بخل کرے وہ غلامون کو خریدے اور آزاد کرے قال فی تفسیر الدارک فی ذیل
تفسیر قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ
ذلک خیر لکم واطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم قال علی رضی اللہ عنہ
ہذہ آیۃ من کتاب اللہ ما عمل بہا احد قبلی ولا یعمل بہا احد بعدی کان
لی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرہم وسالت رسول اللہ عشر
مسائل فاجابنی عنہا قلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید و شہادۃ ان
لا الہ الا اللہ قلت و ما الفساد قال الکفر والشرک باللہ قلت و ما الحق قال
الاسلام والقران والولایۃ اذا انتہیت الیک الحدیث اور اسی مضمون کی روایت
تفسیر کبیر امام رازی صفحہ ۱۶ چھاپہ مصر مجلد ثامن مین موجود ہی اور تفسیر علامہ ابو مسعود جو تفسیر کبیر
کے حاشیہ پر چھپی ہے اوسمین بھی روایت تفرد جناب امیر علیہ السلام موجود ہی آپکے امام حضرت
رازی بعد نقل روایت از خود جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین وروی ان ابن جریج والکلبی

Presented by Ziaraat.Com

وعطاء عن ابن عباس انہم نہوا عن المناجات حتی یتصدقوا فلم یناجہ احد الا علی علیہ السلام تصدق بدینار الخ محصل روایت اولی یہ ہی کہ تحت آیہ نجوی صاحب مدارک کہ معتبرین علمائے اہلسنت سی ہین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیہ شریفہ پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا نہ بعد میرے کریگا میرے پاس ایک دینار تھا کہ مینے خوردہ کیا پس جب خدمت رسولخدا مین حاضر ہوتا تو ایک درہم اوسمین سے راہ خدا مین تصدق کرتا تھا اور جناب رسولخدا سے دس مسئلہ مینے پوچھے اونحضرت نی دسونکا جواب شافی ارشاد فرمایا جملہ سوالات سے یہ تھا کہ عرض کی مینے کہ یا رسول اللہ وفا کیا ہے فرمایا کہ توحید ہی اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر عرض کی مینے کہ فساد کیا ہی فرمایا کہ کفر اور شرک باللہ پھر عرض کی مینے کہ حق کیا ہی اونحضرت نی فرمایا کہ حق اسلام ہے اور قران ہی اور ولایت ہی جبکہ منتہے ہو طرف تیرے انتہے امام رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین قال القاضی والاکثر فے الروایات انہ علیہ السلام تفرد بالتصدق قبل المناجات ثم ورد النسخ وان کان قد روی ایضا ان افاضل الصحابۃ وجدوا الوقت وما فعلوا ذلک انتہی بقدر الحاجۃ یعنے قاضی نے کہا ہی کہ اکثر روایات سی ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر المومنین متفرد تھے اس تصدق مین بعد اسکے یہ آیت منسوخ ہوئی اگرچہ یہ بھی روایت مین آیا ہی کہ افاضل صحابہ نے وقت تصدق کا پایا یعنی ایسا نہ تھا کہ درمیان حکم اور نسخ حکم کے ایسا زمانہ قلیل ہو کہ جسمین تصدق کرنا افاضل صحابہ اہلسنت سی ناممکن ہو بلکہ وقت اسقدر تھا با اینہمہ ندیا انتہے اور مخفی نرہے کہ امام رازی تفسیر مذبور مین بتفسیر آیہ مذکورہ مسئلہ خامسہ مین یہ بھی فرماتے ہین کہ بعض اکابر علمائے اہلسنت نی انکار وقوع نسخ آیہ مذکورہ کیا ہی کہ یہ آیت کبھی منسوخ نہین ہوئی اور خود بھی مائل اسیطرف بتحسین کلام اون اعلام کے ہوئے ہین بالجملہ با این امور نہین معلوم کہ اوس روز پاک مال حضرت ابوبکر کا کیون انفاق مین نہ آیا اور کون اوسکو لوٹ لیگیا تھا کہ یوتی مالہ تیز کے عمل مین نہ آیا اور داخل اما من عمل واستغنے ہوکر

مستحق نارًا تلظی لا یصلہا الا الاشقی ہوئے مخفی نرہے کہ اس حدیث شریف مین جو کتاب
معتبر یعنی تفسیر مدارک اہلسنت سے منقول ہوئی فقرۃ الولایۃ اذا انتہت الیک نص
صریح ہی بطلان خلافت سراپا خلافت ثلثہ پر اسلئے کہ اونحضرت نے فرمایا کہ تولیت امور مسلمین
کہ خلافت عبارت اوسی سے ہے جب جناب امیر علیہ السلام تک پہونچیگی تب حق ہوگی
پس البتہ جو خلافتین کہ پیشتر اس سے تھین وہ باطل ہوگئین وہذا ہو المطلوب والحمد للہ
علی ذلک وعلی التنزل اگر مالدار سے اور انفاق کو بھی ہم مسلم کرین تو انفاق اہل نفاق کو
بہ نیت خالص للہ فی اللہ کون مسلم کرسکتا ہی پس پہلے آپ خلوص نیت ثلثہ ثابت
کرلیتے تب کچھ گفتگو کرتے تو وہ گفتگو قابل نظر و فکر ہوتی ورنہ ثبوت ایمان موقوف اوپر خلوص
نیت کے اور خلوص نیت موقوف اوپر ثبوت ایمان کے سے دور و تسلسل وفیہا نظر
بدون تصفیہ اتنے جھگڑون سے کہ بالاجمال اشارہ اکثر کیطرف ہوا بمقابلہ خصم مدعی ایسے امر کا
ہونا آپ ہی سے شخص [illegible] ہی دعوائے مناظرہ علمائے اعلام سے اور داب مناظرہ سے
بالکل جاہل فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** شبہ نہین رہا **اقول** شک و شبہ شیعونکو ہرگز بیدینی
اور کفر و نفاق ثلثہ مین نہین ہے بلکہ یقین کامل رکھتے ہین آپ بار بار شک و شبہ ناحق فرماتے
ہین **قولہ** باقرار علماء شیعہ **اقول** باقرار علماء اہلسنت کفر و نفاق ثلثہ کا ثبوت ہی کہ جسکے جواب
مین سنی بیچارہ مبہوت ہی شیعون پر ہزار ہزار طرح کے کذب و افترے کرتا ہی مگر خر باد بمشت پیمودن
کے کچھ ہاتھ نہین لگتا ہی دیکھو تو تمہارے علما درکنار امام تمہارے وہ بھی کون امام اعظم فرماتے ہین
ان ایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وایمان ابلیس واحد کما فی مختصر تاریخ خطیب ناقلا
عن خطیبکم وایضا فی کتاب المنتظم لابن الجوزی پس جب خود تمہارا امام اعظم ایمان ابوبکر و ایمان
شیطان یکسان کہے تو پھر شیعون سے امید کرنا اور اونکو کہنا کہ باقرار علمائے شیعہ ایمان من ایمانہ
کایمان الشیطان ثابت ہی کمال غباوت و غوایت مخاطب ہی اور کیا عجب ہی کہ انہین وجوہ سے
آپکے خلیفہ اول تسلط شیطان اپنے اوپر برسر منبر فرمایا کئے کہ ان لی شیطانا یعترینی الخ صحبت

شیطان کا آخر اثر ہوا کہ اوسنے مثل اپنے انکو ہمیشہ رکھا قولہ باقی رہا تیسرا امر اقول تخبط اور تشتت تقریر کا کوئی سبب معلوم نہین ہوتا مگر یہ کہ شیعون کے مقابلہ نے ایسے حواس ایکی باختہ کردے کہ سلسلہ کلام اوکھڑا نظر آتا ہی ہمکو ڈر ہی کہ اگر کسی شیعہ سے زبانی گفتگو ہوگی تو آپکا دم ہی اوکھڑ جائیگا ذرا ہوش درست کرکے فرمائے کہ اس تیسرے کا دوسرا کہان ہے ابتدا مین آپنے فرمایا کہ امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہی الخ بعد بحث آپ فرماتے ہین کہ تیسرا امر دوسرا کہان بھولے آرے آرے دروغ گو را حافظہ نباشد قولہ مراد ایمان سے اصول دین کو تصدیق کرنا ہی اقول جب ہم ایمان عام کی بہ نسبت نفاق ثلثہ ثابت کرچکے اور تلبیسات ابلیسی کا جواب دیچکے اور بیان کیا ہمنے کہ ثلثہ ہرگز قلباً مصدق نبوت نہ تھے تو اب ایمان خاص مین گفتگو لاحاصل ہے اس لئے کہ بدیہیات سے ہے کہ رفع عام سے رفع خاص ہوجاتا ہی قولہ اسکی تردید ہم بخوبی بحث امامت مین کرینگے اقول ؎ آدمی را بچشم حال نگر ٭ از خیال پری دوی بگذر ٭ جو کچھ مزخرفات حضور والا نے یہان ارشاد فرمائی اوسکی تردید بعون اللہ بخوبی آپ نے سُنی اور اب جو خیالات شیخ چلے آگے فرمایگا اوسکی بھی خدمت گذاری کے لئے ہمکو حاضر ہی جانئے گا انشاء اللہ تعالیٰ قولہ لیکن ہماری نزدیک اقول آپ کس کھیت کی مولی ہین جو آپکے عندیہ پر کوئی شخص اعتنا کرے آپکے عندیات کلاً وطراً مبتنی جہالات مرکبہ پر ہین انتہائے جہالت ہی کہ ابتک معنی اصول دین نہین جانتے بحث کرتے ہین اس مقام مین ایمان خاص سے پس اصول دین سے اس مقام پر مراد نہین ہوسکتی مگر ارکان ایمان خاص اور ارکان ایمان خاص کو ایمان عام مین جو معبر باسلام ہے معتبر کرنا کمال جہالت ہی آج تک کسی سُنی نے بھی اصول ایمان ظاہری کہ جسکو ہم معتبر باسلام کرتے ہین اور اصول ایمان حقیقی کو ایک نہین کہا ہی بلکہ ہر شخص نے ایمان ظاہری مین فقط اقرار بشہادتین اور عدم انکار ضروریات اسلام کافی جانا ہی اور ایمان حقیقی مین تصدیق جنان بلکہ بعضون نے عمل بارکان بھی ضرور جانا ہی الحاصل جب ارکان اسلام

وایمان متفاوت ہوئی پس اگر مراد دین سے اسلام ہی تو یہ فرمانا آپ کا کہ ابتدائی زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین مین داخل کرنا نادانی ہی سراسر آپکی نادانی ہے امامت کو اسلام سے از ابتدائے نبوت تا انتہائے نبوت کچھ واسطہ نہین ہی اور کسی شیعہ اور سُنی نے امامت کو مثل تصدیق جنانی کے ارکان اسلام سے نہین کہا اور اگر مراد آپکی دین سے ایمان حقیقی ہے جسکو ہم معبّر بایمان خاص کرتی ہین تو ابتدائے نبوت کی کیا معنی شیعون کے نزدیک ازل سے ابد تک جسطرح تصدیق نبوت جمیع انبیاء اللہ وکتبہ ورسلہ وملائکتہ ایک رکن ہی ایمان حقیقی کا اوسیطرح تصدیق امامت جمیع ائمہ بھی ایک رکن ہی ارکان حقیقی سے آپ امنت باللہ وکتبہ ورسلہ پر اکتفا کرتے ہین شیعون کے نزدیک چونکہ امامت کا بھی منصوص من اللہ والرسول ہونا ضروری ہی اور دھنیے جلاہونکے بنانے سے کوئی چڑی مار اور خیّاط وبزاز اور دلّال امام نہین ہوسکتا ہی اسلئے شیعہ بعد رُسلہ کے وائمتہ کے بھی معتقد ہین بلکہ آپ جو لفظ خیرہ وشرہ کو بڑہاتے ہین شیعہ اس آپکی ایمان کو عین کفر سمجھتے ہین معاذ اللہ کہ جس شر کی نسبت ہم شیطان کیطرف دیتے ہین وہ اپنے خدا کی طرف دین اسی جگہ سے صاف صاف یہ بات سمجھ لیجاتی ہے کہ سنیون نے شیطان کو اپنا خدا بنایا ہے اور شیعہ اونکے مقابل مین قل یا ایّھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون پڑھتے ہین جسکو ایک ذرّہ بھی عقل ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ شرور وقبائح کو خدا کیون کرنیلگا اگر از راہ جہل کرتا ہے تو خدا جاہل نہین اور اگر از راہ احتیاج کرتا ہی تو خدا محتاج نہین پہر کیا باعث ہوگا کہ خیر کو چھوڑکے حرکت شیطانی یعنی شر کرنیلگے ذلک ظنّ الذین کفروا فویل للّذین کفروا من النّار اور اصل امر یہ ہے کہ حضرات اہلسنت چونکہ بنائے امامت رائے وکمیٹی پر چند کس ناکس کے رکھتے ہین شارع کی دخل ونص سے انکار کرتے ہین اسلئے امامت کو

مسائل فروعیہ سے کہتے ہین حالانکہ حدیث متفق علیہ من مات ولم یعرف امام
زمانہ مات میتۃً جاہلیۃ دال ہے اس پر کہ امامت اصول دین سے ہے
اس لئے کہ ظاہر ہی کہ مسائل فروعیہ کے نجاننے سے کوئی کافر نہین ہوتا ہان کوئی
رکن دین اگر نجانے تو البتہ کافر بکفر ایمانی ہوگا پس ہرگاہ رسالت پناہ نے جاہل و منکر
امام کو کافر فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ رکن ہی ارکان دین سے اور قاضی بیضاوی کہ اکابر
علمائے اہلسنت سے ہین کتاب منہاج مین فرماتے ہین کہ مسئلہ امامت اعظم مسائل
اصول دین سے ہی کہ مخالفت اوسکے موجب کفر و بدعت ہی انتہی پس با اینہمہ
امامت کا اصول دین سے منکر ہونا اور شور و غل اوس پر مچانا یہ خود کفر و بدعت ہے
کیا خوب یک نشد دو شد فکر تو اسکی تھی کہ ایمان ابوبکر ثابت ہوئی اور کفر سے اونکی
برائت کیجاوے اسی درمیان مین یہ دوسری مصیبت طاری ہوئی کہ خود ہی کافر ہوئے
آپ اپنی ایمان کے پہلے خبر لیجئے تب میان ابوبکر کے پیچھے پڑیگا اور عظمت امر امامت
اس سے بھی آپ پر واضح ہو کہ آپکے صحابہ نے اسکو دفن جناب رسالتماب پر مقدم کیا تھا
چنانچہ شرح عقائد نسفی مین کہ معتبر کتاب آپکے یہان کی ہی موجود ہی ولان الامۃ قد جعلوا
اہم المہمات بعد وفات النبی نصب الامام حتی قدموہ علی الدفن انتہی پس با اینہمہ
رکن دین و ایمان ہونیمین اسکے کیا شبہہ ہی قولہ اس لئے کہ جب پیغمبر صاحب نے
نبوت کا دعوی کیا اقول جناب مخاطب کی عبادت اور غوایت اس مرتبہ کو پہونچی
ہی کہ قابل خطاب اہل علم نہین ہی اسلئے تفصیل مقام سے طبیعت ہارب ہی مگر بالاجمال
واسطے منہ توڑنے اونکے معتقدین ولاکین وحلاقین وحائکین کے ایک معارضہ پر
اکتفا کرتے ہین کہ ایمان بیوم آخرت وحشر ونشر روز قیامت باتفاق ہمارے اور آپکے
اصول دین مین سے ہے حالانکہ بقول آپکے جناب رسولخدا نے فقط اقرار بشہادتین ہی کا
نام ایمان رکھا پس اقرار بقیامت کو اصول دین سے خارج کیجئے اور بیخوف و خطر از روز محشر

Presented by Ziaraat.Com

جو جائے عمل مین لائے اور اسیطرح سے بہت سے ارکان ایمان ہین کہ از کتاب التوحید
تا آخر مباحث کلامیہ کتب کلامیہ آپ ہی کی مملو ہین کسی کا اقرار حضرت نے نلیا فما ہو جوابکم
عن امثال القیامۃ فہو جوابنا عن الامامۃ **قولہ** اگر ہم غلط کہتے ہون **اقول** آپ بیشک
وشبہہ غلط کہتے ہین اور اپنے معتقد جلاہون کو فریب دیتے ہین اظہار حقیقت واقعی سے
دم چراتے ہین یہ جو آپ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صرف توحید اور نبوت ہی بتاتے
تھے اگر غرض یہ ہے کہ ابتدائے وقت دخول فی الاسلام مین اسیقدر پر اکتفا فرماتے تھے تو مسلّم
ہے ہم بھی کہتے ہین کہ اسلام کیواسطے اسیقدر کافی ہے لیکن ایمان حقیقی اسیقدر سے
حاصل نہین ہوتا اور آیۂ وافی ہدایہ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا
اسلمنا اس پر شاہد عادل ہے اور اگر غرض آپکی یہ ہے کہ بعد دخول فی الاسلام کے فقط اسیقدر پر
اکتفا کرتے تھے اور پھر عمر بھر القائے مسائل اصولیہ اور فروعیہ واسطے حصول ایمان خاص کے
اور واسطے تکمیل ایمان خاص کے نہین فرماتے تھے تو یہ ایسا بدیہی البطلان ہے کہ اس سے
بڑھکر کوئی بدیہی نہوگا کفار تک بھی جانتے ہین کہ او نحضرت نے عمر شریف اپنی ارشاد
وہدایت وتعلیم مین اپنی امت کے گذرانی یہانتک کہ احادیث اصولیہ وفروعیہ نے
اون حضرت کی عالم کو بھر دیا کہ گنتی اوسکی لاکھون سے متجاوز ہوگئی اور یہ جو آپ فرماتے ہین
کہ اسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی نہ تھا اگر غرض یہ ہے کہ وقت دخول فی الاسلام ذکر نہ تھا
تو مسلّم ہے کہ اسوقت بجز شہادتین کے نہ ذکر قیامت تھا نہ ذکر بعث ونشور تھا نہ ذکر حساب
تھا نہ ذکر کتاب تھا نہ ذکر جنت تھا نہ ذکر نار تھا اوسیطرح اگر ذکر امامت بھی نہو تو کیا
قباحت ہے اور اگر غرض یہ ہے کہ بعد دخول فی الاسلام بھی جناب رسولخدا نے ذکر امامت کا
اپنی امت سے مثل دیگر معارف حقیقیہ کے نہین فرمایا تو یہ غلط محض ہے از ابتدائے
بعثت آپ ذکر امامت علی الخصوص امامت جناب علی بن ابیطالب فرماتے رہے
کتب فریقین ذکر سے اون احادیث کی مملو ہین ایک مختصر سے کتاب آمالی ہے کہ جسمین

Presented by Ziaraat.Com

بالنسو حدیث سی زیادہ ذکر امامت مین موجود ہی اور چیار صحابہ سی مثل سلمان وبوذر ومقداد
وغیرہم کے احادیث متواترہ امامت کی بلکہ دوازدہ امام ہونے کی بلکہ نام بنام اسامی
متبرکہ ائمہ اطہار جناب رسولخدا سی منقول ہین اور شیعون کی کتابین اوس سے مملو ہین
اور اکثر کتب علمائے اہلسنت مثل حموینے کی کہ محدث اور فقیہ شافعی اور آئمہ حدیث
اہلسنت سی ہین فرائد السمطین مین اور ملک العلار شہاب الدین دولت آبادی کی
ہدایۃ السعدار مین اور موفق بن احمد خوارزمی وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کی اپنی
مصنفات مین اون احادیث کثیرہ متواترہ کو لکھا ہی چنانچہ بعض کیطرف عنقریب اشارہ
ہوگا اور بتفصیل وہ احادیث کتاب ینابیع المودۃ مین کہ مولفات بعض معاصرین
علمائے اہلسنت سی ہے اور قسطنطنیہ مین وہ کتاب چھپ گئی ہی موجود ہین من شار
فلیرجع ہناک اور اگر بعض دشمنان اہل بیت نی اون روایات متواترہ کو اپنی کتابون
مین نہ لکھا تو وہ دنیا سے مفقود نہین ہوئین بلکہ بحمد اللہ شواہد صدق اوسکے صحاح اہلسنت
مین بھی موجود ہین مثل ما فی الصحیحین لایزال ہذا الامر صالحًا اولایزال ہذا الامر عزیزًا حتی یمضی
فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش انتہی نقلًا عن تاریخ الخلفار للعلامۃ السیوطی وایضا فی
تاریخ الخلفار وعند احمد والبزار بسند حسن عن ابن عباس انہ سئل کم یملک ہذہ الامۃ
من خلیفۃ فقال سألنا عنہا رسول اللہ فقال اثنا عشر کعدۃ نقبار بنی اسرائیل الی ان
قال اخرج مسدد فی مسندہ الکبیر عن ابی الخلد انہ قال لاتہلک ہذہ الامۃ حتی یکون منہا اثنا عشر
خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی ودین الحق الی آخرہا قال مخفی نرہی کہ مضمون ان احادیث مرویہ کا
بطرق اہل سنت سوائے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے کسی پر درست نہین ہوتا
بوجوہ چند لیکن اولًا پس اسلئے کہ علمارا ہلسنت بیان معنی حدیث اور مصادیق مین
اوسکے گم کردہ ہوش اور سراپا مدہوش ہین مثل ابن جوزی وغیرہ من اعیان اہل السنۃ
لکھتے ہین لم اعلم للحدیث معنی وتفصیل ذلک مذکور فی العبقات فانظر ثمہ اور ثانیا فقرات

حدیث دلالت اوپر بقائے خلافت خلفائے اثنا عشر الی یوم المحشر و بقائے امت خیر البشر
کے کرتے ہین کما فی صحیح المسلم ان ہذا الامر لا ینقضی حتی یمضی لہ فیہم اثنا عشر خلیفۃ و کما رواہ
احمد بن حنبل وغیرہ کم یملک ہذہ الامۃ خلیفۃ کما مر و کما فی مسند مسدد لا تہلک ہذہ الامۃ الخ اور خلفائے
اثنا عشر اہلسنت کا پتہ و نشان بھی نہین وہ کب کے مر گئے گل گئے سڑ گئے سلسلہ کب کا
منقطع ہو گیا اور ثالثاً مقام غور و انصاف ہے کہ تخصیص در آزدہ کے بنا بر اصول ثلثہ
اہل سنت کہ بیعت اہل حل و عقد و استخلاف اور قہر و غلبہ ہے درست نہین لان الزیادۃ
ممکن بلکہ یہ امکان فعلیت کیطرف بھی منتقل ہوا چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی مین علامہ
سیوطی اپنے عہد تک خلفا کو کہ اول ابوبکر ہین اور اخر مین مستمسک باللہ یعقوب ہین
تعداد مین ستر سے زیادہ لکھتے ہین اور رابعاً بنظر انصاف و دور از اعتساف ملاحظہ ہو
کہ مقصود خلفائے اثنا عشر سے کہ امت مین جناب رسالتماب کی ہون گے خبر
مخبر صادق مین کیا ہے یا کل کی خلافت حق یا کل کی باطل یا بعض کی حق اور بعض کی
باطل پس شق اول بنا بر مذہب اہل سنت باطل ہے اسلئے کہ خلافت حقہ منحصر
پانچ شخص مین فرماتے ہین خلفائے ثلثہ اور جناب امیر اور امام حسن علیہم السلام کما فی
تحفۃ العزیز الدہلوی وغیرہ اور حدیث موضوع انکی الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ ثم
تکون ملکا عضوضا الحدیث سے بھی ایسا ہی لازم آتا ہے پس خلفائے اثنا عشر کہ کل
برحق ہون اہل سنت کی یہان پتہ و نشان اونکا نہین و من ادعی فعلیہ البیان اور
شق ثانی بھی باطل ہے اس لئے کہ کوئی قائل اسکا نہین اور نیز انحصار خلفائے
باطلین کا اس عدد مین ممنوع ہے کما لا یخفی اور لیکن شق ثالث پس وہ بھی بدیہی
البطلان ہے اس لئے کہ یہ مجموع بھی محصور اس عدد مین نہین ستر سے زیادہ ہے
عہد تک علامہ سیوطی لکھتے ہین و ہلم جرا الی یوم القیامہ پس کسیطرح یہ حدیث کہ
فریقین مین حد تواتر کو پہونچی ہے اصول مذہب اہل سنت کی مطابق نہین ہوتی

اور خامساً قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہما تاویل حدیث اسطرح پر کرتی ہین انہم یکونون
فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ والاجتماع علی
من یقوم بالخلافۃ انتہی نقلاً عن تاریخ الخلفاء للسیوطی اور شمار بارہ کا اسیطرح پر کیا ہے
کہ اول ابوبکر دوم عمر سوم عثمان چہارم علی بن ابیطالب مگر کسوقت تک جبتک کہ ثالثی
صفین مین قرار پائی بعد ثالثی کے معاذ اللہ وہ جناب چوتھی مرتبہ کی خلافت سے بھی
معزول ہوئے حیث قال ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معویۃ یومئذ بالخلافۃ
ثم اجتمع الناس علی معویۃ عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی یزید ولم ینتظم الحسین امر بل قتل قبل ذلک
انتہی موضع الحاجۃ نقلاً عن تاریخ الخلفا یعنی جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب اوسی زمانہ
تک اس خلافت کی خلیفہ رہے کہ ثالثی صفین مین ہوئی بعد فیصلہ معاویہ خلیفہ ہوئے اور پھر
اجماع خلافت معاویہ پر بعد صلح امام حسن علیہ السلام ہوا بعد اسکے اجماع یزید کی خلافت پر ہوا
اور حسین فرزند دلبند رسول الثقلین کے لئے امر خلافت منتظم نہ ہوا کہ قبل انعقاد بیعت اور قبل اجماع
علی الخلافت قتل ہوگئے انتہی بالجملہ خلیفہ پنجم معاویہ اور ششم یزید بن معاویہ اور ہفتم
عبد الملک ابن مروان اور ہشتم ولید بن عبد الملک اور نہم سلیمان بن عبد الملک اور دہم
یزید بن عبد الملک اور یازدہم ہشام بن عبد الملک اور دوازدہم ولید بن یزید بن عبد الملک
انتہی ملخصاً عن تاریخ الخلفاء اب ارباب انصاف غور کرین اور بنظر انصاف دیکھین
کہ بعد تسلیم اس تاویل کے جو نزدیک علمائے اہل سنت کے عمدہ تاویلات سے ہے کما افادہ
ابن حجر فی شرح صحیح البخاری خلفائے مذکورین پر یہ بھی درست نہین آتی اسلئے کہ اگر مراد
عزت خلافت سے فقط قوت اوسکی ہے تو حضرت عثمان اور جناب امیر کے عہد خلافت مین قوت
کہان تھی کہ حضرت ثالث بالخیر آخر کار کس شدت کے ساتھ قتیل دار ہوئے اور جناب امیر
علیہ السلام کی جو حالت رہی اور جو جو واقعات پیش آئے مخفی نہین ہین اور اسیطرح اور خلفاء
بنی امیہ کے حالات دیکھنے سے تاریخ الخلفاء سیوطی وغیرہ مین بطلان اسکا بہت ظاہر ہے

Presented by Ziaraat.Com

اور اجتماع بہی ان سب کیواسطے ظاہر البطلان ہی اس لئے کہ حال اجتماع و اجماع خلافت
بکری پر سابقاً گزرا کہ اسامہ بن زید و سعد عبادہ و زبیر و جناب امیر بلکہ کل بنی ہاشم منکر ہی
رہی کما اثبتناہ من الصحاح وغیرہا اور جناب امیر بنا بر قید اجتماع قبل وقوع ثالثی بھی اس
زمرہ سے نکلے جاتے ہین اس لئے کہ بہت بڑا ملک شام اپکے تحت حکومت نہونے پایا ان
سب نی کبھی بیعت نہ کی بلکہ معاویہ عاویہ الذی احدی امیہ باغیہ و اخری ہاویہ کے یہ سب شریک
رہے اور اسیطرح عبد اللہ بن عمر نے بھی بیعت نکی باانکہ یزید پلید سے شخص کی بیعت کی
تھی بلکہ اونکا اوس بیعت پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنا صحیح بخاری مین موجود ہی بالجملہ امام
و خلیفہ زادہ سنیہ نے بمفاد الولد سر لابیہ بمقضائے صغائن دیرینہ سنیہ پر کینہ اپنے
اور اپنے بڑے کھدا اور مدھو کی کبھی بیعت ید اللہ نہ کی چنانچہ استیعاب ابن عبد البر مین
مذکور ہی پس چاہئے کہ جناب امیر اس زمرہ سی خارج ہو جائین اسیطرح سے یزید پلید مین بھی
کلام ہی اس لئے کہ قبل واقعہ ہائلہ کربلا جناب امام حسین اور اونکے اصحاب کرام نے کبھی بیعت
نکی وللہ در القائل ؎ سر داد نداد دست بر دست یزید ٭ باللہ کہ بنائے لا الہ است
حسین ٭ اور بعد اس واقعہ کے خلع کرنا اہل مدینہ کا صحاح سے ثابت ہی اور تاریخ خلفائے
علامہ سیوطی مین ابن عساکر سے اور اونہون نے بسند خود زہری سے اور زہری نے سعید
بن المسیب سی روایت کی قال عثمان لما ولی کرہ ولا یاتیہ نفر من صحابۃ انتہی پس بیعت
باکراہ بمودائے الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کب معتبر ہوگی اور اسی جگہ سے ہے کہ انکی
بنا ایسی نامستحکم ہوئی کہ اخر کار قتیل دار ہوئی اور اصحاب اخیار رسول مختار بھی شریک
کار تھے علی ہذا القیاس بلکہ اس سے بھی صریح تر دیگر خلفائے مذکورین کے خلافت کی اجماع
مین کلام ہی چنانچہ ناظرین کتب احادیث و سیر معتبرہ فریقین پر مثل تاریخ الخلفاء علامہ
سیوطی وغیرہ کی مخفی نہین ہے اور اگر اس جماعت کثیر اور جم غفیر کے مخالف سی بھی خلفائے
مذکورین نہ نکالے جائینگے تو خلفائے عباسیہ کہ جنکی خلافت کی بشارت حسب مزعوم

اہل السنۃ خود جناب التماب زدی تھی کمانی تاریخ الخلفاء للسیوطی یہ کیون نہ داخل ہونگے
پس یا عدد کم ہوجائینگے یا بارہ کے دہ گونہ بل الٹے غیر النہایۃ ہوجائینگے فیعود المحذور اور عزت
اور قوت اور استقامت امور اسلام بھی کل مذکورین کے عہد مین ثابت نہین مگر یہ کہ حضرت
اہل سنت عزت وقوت واستقامت امور خلافت ودین اسلام اسیکو کہین جو اونکے قتیل دار نے
اپنے عہد مین کیا کہ اصحاب خاص جناب رسالتماب کے ساتھ بضرب شدید واہانت پیش آئے
اور جو لوگون نے اونکے ساتھ کیا اور محاصرہ مین جو شدائد رہے یہان تک کہ قتیل وار ہوئے
قابل رقت وماتمداری اہل سنت ہے اور یا عزت وقوت واستقامت اسکو کہین کہ محاربہ
کرنا نفس رسول سے باوجود فرمان رسول ملک منان علیٔ منی وانا منہ ویا علی
حربک حربی وایاک ان تکونی یا حمیراء وغیر ذلک من الاحادیث التی لا
تحصی کثرۃ اور یا عزت وقوت واستقامت اسلام اسکو کہین کہ قتل ہونا جگر گوشہ رسول کا
بالب تشنہ وشکم گرسنہ اور اسیر کرنا اونکے آل اطہار کا مثل بندیان کفار ترک ودیلم کے
ولنعم ما افاد شارح العقائد النسفی الذی ہو من اعیان اہل السنۃ حیث قال وعلی الحق ان رضا
یزید بقتل الحسین رض واستبشارہ بذلک واہانتہ اہل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ
وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ
واعوانہ انتہی بالفاظہ یا جو واقعہ حرہ مین ہوا اوسکو عزت وقوت واستقامت امور اسلام
کہین تاریخ خلفاء سیوطی مین وقائع سنہ ۶۳ ہجری مین ہے وکانت وقعۃ الحرہ علی باب
طیبۃ وما ادراک ما وقعۃ الحرہ ذکرہا الحسن مرۃ فقال واللہ ما کاد ینجو منہم احد قتل فیہا خلق من الصحابۃ
ومن غیرہم ونہبت المدینۃ وافتض فیہا الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون قال صلعم من
اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ مسلم انتہی اور یا عزت
وقوت واستقامت اسلام اسکا نام رکھین جو بعد اس واقعہ کے بیت محترم ومعظم ومکرم بیت اللہ
کے ساتھ ہوا کہ سقف جلادیگئی اور پردہ اوس بیت مکرم کا جلادیا یہانتک کہ دو سینگہہ اوس

گوسفند کے جو بدل ذبح حضرت اسماعیل مین آیا تھا وہ بھی جل گئے ففی تاریخ الخلفاء ایضا عن
عبداللہ بن حنظلۃ بن الغسیل قال واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان
رجلا ینکح امہات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ قال الذہبی ولما
فعل یزید باہل المدینۃ ما فعل مع شربہ الخمر واتیانہ المنکرات اشتد علیہ الناس وخرج علیہ غیر واحد
ولم یبارک اللہ فی عمرہ وسار جیش الحرۃ الی مکۃ لقتال ابن الزبیر فمات امیر الجیش بالطریق فاستخلف
علیہم امیرا واتوا مکۃ فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوہ ورموا بالمنجنیق وذلک فی صفر سنۃ اربع وستین
واحترقت من شرارۃ نیرانہم استار الکعبۃ وسقفہا وقرنا الکبش الذی قد فدی بہ اسماعیل وکانا فی
السقف والملک للہ یزید فی نصف شہر ربیع الاول من ہذا العام انتہی انہین امور سے اگر عزت و
قوت واستقامت امور اسلام ہی تو حضرات اہل سنت ہی کو مبارک حقیقت مین بجائی انہین
حضرات پر ختم ہی کجا خانہ خدا اور کجا یہ امور اسلام ہی نرہا عزت وقوت واستقامت امور اسلام
درکنار ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؎ اور اسیطرح سے بعد یزید جن خلفا کو خلفائے
اثنا عشر مین گنا ہی ان سب کی حالات بھی اسی قبیل سے ہین مثل عبدالملک بن مروان کے
کہ اسکی عہد مین تاریخ الخلفاء مین ہی وفی سنۃ اربع وسبعین سار الحجاج الی المدینۃ واخذ
یتعنت اہلہا ویستخف ببقایا من فیہا من صحابۃ رسول اللہ صلعم وختم فی اعناقہم وایدیہم یذلہم
بذلک کانس وجابر بن عبداللہ وسہل بن سعد الساعدی فانا للہ وانا الیہ راجعون انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین ہی قلت ولم یکن من مساوی عبدالملک الا الحجاج وتولیتہ ایاہ علی المسلمین
وعلی الصحابۃ رضی اللہ عنہم ویذلہم قتلا وضربا وشتما وقد قتل من الصحابۃ والاکابر التابعین ما لا یحصی فضلا عن
غیرہم وختم فی عنق انس وغیرہ من الصحابۃ حتما یزید بذلک ذلہم فلا رحمہ اللہ ولا عفا عنہ انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین عبدالملک کو لکھا ہی واول من غدر فی الاسلام واول من نہی عن الامر بالمعروف
انتہی پس ایسے عہد مین اسلام کی قوت اور اوسکے امور کی استقامت کہنا حضرات اہل سنت ہی کی
جرات اور جسارت ہی کجا غدر فی الاسلام اور قتل وضرب وشتم اور تذلیل اصحاب کرام خیر الانام اور
برعکس امر بالمعروف نہی عنہ اور کجا لعب بکتاب خدا کہ اصل ایمان اور

اسلام ہی حیث قال الشاعر فی شان ہذا الشقی وذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ؎ تلاعبوا بکتاب اللہ فاتخذوہ ہواہم فی معاصی اللہ قربانا ٭ بالجملہ کجا یہ امور اور کجا قوت واستقامت امور اسلام سب کے عہد کا حال بہت طویل ہی خلیفہ دوازدہم حضرات سنیہ کا حال بر سبیل اجمال یہ ہی علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء مین خلیفہ دوازدہم کو الخلیفۃ الفاسق لکھتے ہین ثم قال وکان فاسقا شربا للخمر منتہکا حرمات اللہ اراد الحج لیشرب فوق ظہر الکعبۃ انتہی کجا حج بیت اللہ اور کجا خانہ کعبہ پر شراب پینا ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ ثم قال السیوطی فی تاریخ الخلفاء قال المعافی الجریری جمعت شیئا من اخبار الولید ومن شعرہ الذی ضمنہ ما فجر بہ من خرقہ وسخافتہ وما صرح من الالحاد فی القران والکفر باللہ ثم قال شق المصحف بالسہام وفسق ولم یخف الآثام انتہی بقدر الحاجۃ اور اسی تاریخ الخلفاء مین ہی کہ ذہبی فرماتے ہین کہ یہ خلیفہ سنیہ شراب خوار بہی تھے اور بتقلید بعض اسلاف اپنی کے لواطہ سے بھی شوق تھا پس جس عہد وعصر مین ایسی افعال قبیحہ ہون کہ قران مجید وفرقان حمید کے ساتھ الحاد اور اوسکا استخفاف اور اوسمین تیرونکا چہانا اور کفر خدا کے ساتھ ہو یہ عہد عزت اسلام واستقامت امور اسلام ٹھہرایا جائے سوائے اہل سنت کی اور کونسا مسلمان کہیگا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا جس عہد مین کہ ایسے افعال کہ بمفاد ؎ ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان کردند بدتر از کفر ہین اور خود جناب رسالتمآب بہی اسکی حد کفر تک ہونیکی خبر دیگئے ہین چنانچہ احادیث صحاح ستہ شاہد صدق ہین مثل حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ مسلم فی صحیحہ وغیر ذلک من الاحادیث اگر باوجود ایسے افعال کے پہر بہی وہ عہد عزت واستقامت امور اسلام ہو تو عہد خلافت عباسیہ نے کیا قصور کیا ہی اگر انکو بہی شامل کیجیگا تو پہر عدد دہ چند ہو جائیگے اور اگر انکو نکالے گا جنکے عہد دولت مہد مین یہ سب کچھ ہوا تو عدد کم ہو جائیگے یہ تھی تقریر ہماری متعلق یہ لایزال الاسلام عزیزا ینعا بر تقدیر عزت بمعنی فخامت

مرتبہ و منزلت جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور اگر عزت و مناعت دین خیر الانام یعنی اسلام سے
فقط استقامت امور سلطنت اور اجماع امت مراد کیا جاوے جیسا کہ رشید الدین خان نے
بعد وقوف ان قباحتون کے یہی نغمہ بے سروپا اوٹھایا ہے اور یہی گیت گایا ہے کما فی الیضاح
لطافۃ المقال پس یہ قول کا بول تاویل اول سے بھی زیادہ ترفیح ہے اس لیئے کہ قیام
و مضی امر اسلام کو کہ دین خیر الانام رسول ملک علام ہے شوکت سلطنت سے کیا علاقہ
این الدین من السلطنۃ الفانیۃ الطاہریۃ نہین معلوم کہ اسکو منقول شرعی ٹھہرایا ہے یا عرفی
وکلاہما صریحًا البطلان لیکن اول پس ظاہر ہے کہ کہین نہ پاؤگے کہ اسلام سے عیاذاً باللہ سلطنت
مراد ہو سلطان کل شاہ رسل باآن قوت و طاقت و رعب و زہبت بمودای نصرت بالرعب
ہمیشہ حالت فقر مین رہے اور سلطنت کو ہیچ و لاشی سمجھتے رہے اور الفقر فخری فرمایا کئے
اور لیکن ثانی پس اگر مراد عرف سے عرف کفار ہے کہ ابتک یہود و نصاریٰ سمجھتے ہین کہ دین
اسلام معاذ اللہ رسول اللہ نے محض واسطے حصول حکومت سلطنت و شوکت و بنظر نفع دنیا
جاری کیا اور حقیقت اس دین مبین کے ایسا ہی کچھ سمجھتے ہین بلکہ کفار و منافقین اشرار
جو عہد آنحضرت مین تھے وہ بھی ایسا ہی بکتے تھے پس یہ مسلم ہے کہ کفار کا مزعوم باطل یون ہی
ہے لیکن مدعی اسلام کو کب جائز ہے کہ پیروی کفار کرے اور ہمداستان اونکا ہو مگر حضرات
اہل سنت کو پیروی اپنے اسلاف یعنی ثلثہ کی چونکہ ضروری ہے تو اونکو ایسا ہی مناسب ہے
کیونکہ حضرات ثلثہ بھی ایسا ہی سمجھتے تھے چنانچہ اونکی حالات اور مقالات جو عہد سرور کائنات
مین تھے اور بعد اونحضرت کی کمیٹی اور کوسلے پر جو اصول سلطنت بعض سلاطین سے ہے
بنائے خلافت ڈالنا اور اونحضرت کی طور و قرائن مین تغیر دیکر موافق قواعد سلطنت کردینا
شاہد صدق اس دعوی کا ہے اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ اس تعداد اور اس زمرہ مین خلفاء
راشدین بھی توہین اور جناب رسالتماب نے ایک ہی لفظ سے کل خلفائے اثنا عشر کو
فرمایا ہے پس یہ کب جائز ہے کہ عزت و مناعت دین اسلام عہد خلافت خلائے راشدین

سیئہ مین حقیقۃً ہوا اور شان مین دیگر باقین کے فقط شوکت سلطنت مراد ہو اس لئے
کہ اطلاق واحد مین ایک لفظ سے دو معنون مختلف کا ارادہ خلاف اصول اور فضول
اور نامقبول عند الفحول ہی یہ بر تقدیر اسکے ہی کہ جب اسکو مان لین کہ کل خلفاء راشدین
کے عہد مین سلطنتی شوکت حاصل تھی ورنہ درحقیقت یہ خود غیر ثابت ہی کما لا یخفے اور اگر
اسکا کوئی مدعی ہو کہ نہین صرف شوکت سلطنت بہ نسبت کل مقصود ہی اور اجماع ایک
شخص پر پس یہ بھی مردود ہی اس لئے کہ کلام اجماع مین گزر افتد کر اور اجماع بعض یا
اکثر عباسین کے لئے بھی ہوا فالمحذور باق علی حالہ اور لیکن شوکت سلطنت پس
عدم اوسکا عہد مین کل عباسین کی مسلم نہین اسی تاریخ الخلفاء مین تاویل حدیث
یلی ولد العباس من کل یوم تلیہ بنو امیۃ یومین ومن کل شہر شہرین یعنی عہد دولت
عباسین دونا بنی امیۃ کی سلطنت کا ہی علامہ سیوطی یون لکھتے ہین ولعمری فلیس
معنی الحدیث بعید فان دولۃ العباسیین فی حال علوہا ونفوذ کلمتہا فی اقطار الارض
شرقًا وغربًا ما عدی اقصی المغرب من سنۃ بضع وثلثین ومائۃ الی سنۃ بضع وتسعین ومائتین حتی
توفی المقتدر وفی ایامہ انحرم النظام وخرجت المغرب باسرہا عن امرہ ثم تتابع الفساد والاختلال
فی دولتہ وبعدہ کما سیاتی فکانت ایام شموخ دولتہم ومملکتہم مائۃ وبضعا وستین سنۃ وہی ضعف
ایام بنی امیۃ الشامخۃ الی آخر ما قال پھر ذکر خلافت مقتدر باللہ مین بعد ذکر خروج مہدی
لکھتے ہین وخرجت المغرب عن امر بنی العباس من ہذا التاریخ فکانت جمیع مدۃ مملکتہم الاسلامیۃ
مائۃ وبضعا وستین سنۃ ومن ہذا التاریخ دخل النقص علیہم انتہی کہ ان تحریرون سے ثابت ہی
کہ تا زمان مقتدر باللہ کہ ۲۹۲ھ ہی شموخ وبزرگی دولت ومملکت وسلطنت کہ عبارت
عزت ومناعت سے حسب مزعوم رشید الدین خان وغیرہ ہی دولت عباسیہ مین مثل سلاطین
وخلفائے بنی امیہ رہی اور الفاظ حدیث بھی مماثلت خلافتین پر دال ہین ہان بعد مقتدر
یا زمان مقتدر مین نقص آیا اور قبل مقتدر باللہ منجملہ اور خلفائے عباسیہ کے معتضد باللہ احمد ہو ہین

کہ جنکی مدائح عظیمہ لکھکر علامہ سیوطی لکھتے ہین فدلقی الحروب وعرف فضلہ فقام بالامر احسن قیام
وہابہ الناس ورہبوا اعظم رہبۃ وسکنت الفتن فی ایامہ لفرط ہیبتہ وکانت امامہ طیبۃ کثیرۃ الاسن
الرخاء وکان قد اسقط المکوس ونشر العدل ورفع الظلم عن الرعیۃ وکان یسمی السفاح
الثانی لانہ جدد ملک بنی العباس الی آخرہ فی تاریخ الخلفاء پس ظاہر ہو کہ امثال ان خلفا
کے لئے شوکت سلطنت تمام تر حاصل تھی اور نہایت قوت تھی پس لازم آتا ہے کہ یہ بھی
داخل اوس زمرہ مین ہون پھر کسقدر بارہ سے زیادہ ہو جائینگے علاوہ اسکے اگر کوئی گردن
مکابرہ ومجادلہ دراز کرے اور خلفائے عباسیہ مین کلاً وطراً عدم قوت وشوکت سلطنت کہی
پس ہم کہتے ہین کہ جن خلفا کو تمنے لکھا ہے اونکے حق مین بھی کلاً وطراً قوت وشوکت بدرجہ اتم
کہان ثابت ہی اور عدم ظہور فتن بالخصوص عہد خلفائے مذکورین مین اور ظہور اوسکا عہد
عباسیہ مین جسکی وجہ سے نقص شوکت سلطنت مین اونکی بعض حضرات اہل سنت نے وارد
کیا ہی یہ بھی غیر ثابت ہی تاریخ مظفری مین وقائع ۳۵ھ ہجری مین لکھا ہی فیہا اضطربت الامصار
علی عثمان وکاتبوہ من الافاق لعزلہ وتمثلہ وجرت امور نقموہا علیہ الخ یہ کونسی قوت وشوکت
سلطنت تھی وفی تاریخ الخلفاء واخرج عن حذیفہ قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج
الدجال انتہی پس جو فتنہ کہ مماثل فتنہ دجال ہو اوس سے قطع نظر کرکے عوام کو فریب دینا کار
شیطانی ہی بالجملہ اگر قوت وشوکت رہتی تو اس بیکسی سے کیون قتیل دار ہوتی اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام کے عہد مین جو فتنہ ہوئے مثل واقعہ جمل وصفین سب پر عیان ہین اور قوت وشوکت
سلطنت کی بھی ظاہر ہو کہ شام سا ملک کبھی مطیع نہوا معاویہ اور اوسکے احزاب کلاب ذوی الناب
والاذناب ہمیشہ باغی وطاغی ویاغی رہے ازالۃ الخفاء مین شاہ صاحب کے والد ماجد لکھتے
ہین حضرت مرتضی باوجود اجتماع اوصاف خلافت وروسے ورسوخ قدم ایشان در سوابق
اسلام متمکن نشد بر خلافت ودر اقطار ارض حکم او نافذ نگشت وہر روز در دائرہ سلطنت تنگی میشد
تا انکہ آخر ایام بر کوفہ وما حول ان محل حکومت نماند انتہی ظاہر ہی کہ اس سے زیادہ تو قوت وشوکت

سلطنت بعض عباسیین مین تھی پس لازم آتا ہی کہ جناب امیر بھی بلاتشبیہ مثل عباسیین خارج ہو جائین فیقل العدد اور علی القیاس بعض دیگر خلفائے مذکورین مین کلام ہی مثل خلیفہ دوازدہم سینہ کے کہ اونکی کوئی فتح معلوم نہوئی اور نہ شوکت معتد بہا جو مبحوث عنہ ہی ظاہر ہوئی بلکہ برعکس اسکے ظاہر ہوا ففی تاریخ الخلفاء وعنہ انہ لما حوصر قال الم ازد فی عطیاتکم الم ارفع عنکم المئون الم اعط فقراءکم فقالوا ما نتقم عنک انفسنا لکن ننتقم علیک انتہاک ما حرم اللہ وشرب الخمر ونکاح امہات اولاد ابیک واستخفافک بامر اللہ ولما قتل وقطع راسہ وجیء بہ یزید الناقص نصبہ علی رمح فنظر الیہ اخوہ سلیمان بن یزید فقال بعدا لہ اشہد انہ کان شروبا للخمر ماجنا فاسقا الخ محصل یہ ہی کہ جب خلیفہ دوازدہم سینہ کا لوگون نے محاصرہ کیا اونہون نے کہا کہ آیا ہمنے تمہارے ساتھ داد و دہش مین زیادہ نہین کیا آیا تمسے ہمنی تکلیف و سختی دور نہین کی آیا تمہارے فقراء کو ہمنے نہ دیا سب نے جواب دیا کہ ہم تجھپر سختی و غصہ اپنی وجہ سے نہین کرتے بلکہ تو نے ہتک حرمت محرمات الہی کے اور شراب خواری کی اور نکاح حرمون سے اپنے باپ کی کیا اور اوامر الہی کا استخفاف کیا یہ امور تو کرتا رہا یہ وجہ ہی کہ ہمنے تیرا محاصرہ کیا ہی آخر کار جب وہ ملعون داخل دار البوار ہوا اور یزید ناقص کہ از جملہ خلفا یہ بھی ہے اوسکے پاس سر اوسکا کاٹ کر لائے تو سر کو ایک نیزہ پر بلند کیا خلیفہ دوازدہم کے بھائی سلیمان بن یزید نے دیکھکر کہا کہ دوری ہو رحمت خدا سے تجھکو مین گواہی دیتا ہون کہ یہ یعنی خلیفہ دوازدہم سینہ بڑا شراب خوار اور فاسق و فاجر تھا انتہی محصلاً پس نہین معلوم کہ عزت و مناعت دین انکے عہد مین کیونکر ہوئی خصوصاً بنظر اسکے کہ تاریخ الخلفاء مین ہے وقد ورد فی مسند احمد حدیث لیکونن فی ہذا الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ وقال ابن فضل اللہ فی المسالک الولید بن یزید الجبار العنید لقباً ما عداہ ولقبا سلکہ فما بداہ فرعون ذلک العصر الذاہب والدہر الحلو بالمشارب یاتی یوم القیامۃ یقدم قومہ فیوردہم النار ویوردہم العار وبئس الورد المورود والمرد المردی

فی ذلک الموقف المشہود انتہی پس جو عصر ذلیب مملو از معائب ہو اور خلیفہ اس عصر کا فرعون
امت ہو کر روز قیامت مع اپنی قوم سراپا لوم اور لواحقین کی داخل اسفل السافلین
ہو یہ عہد عزت و مناعت دین اسلام کیونکر ہوگا اور اگر قوت خلافت اور شوکت سلطنت
ہوتی تو یہ نوبت پہنچتی اور یہ گت کیون بنتی اور یہ عصر مملو از معائب کیون کہا جاتا پس چاہیے
کہ خاتم خلفاے اثنا عشر سنیہ بھی نکالا جائے فیقل العدد اور اگر نکالا نجائے تو ایسی بلکہ
اس سے زیادہ قوت و شوکت عہد عباسیین مین تھے وہ کیون نکالے جائین فیکثر العدد
بالجملہ بطور ارباب انصاف پر جو ناظر حالات خلفائے مذکورین ہین ظاہر ہے کہ پورا عدد
بالتخصیص دوازدہ کا کسیطرح بنا بر مذہب اہل سنت درست نہین ہوتا اور بڑی مشکلون
اور محنتون سے جو انکی علمانے تاویل کی ہے مثل قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہما کے اوس تاویل
سے بھی کام نہین نکلتا اور نہین بنتا بلکہ بگڑا ہی جاتا ہے کہ وہی قباحت لازم آتی ہے کہ یا عدد زائد
یا کم ہو جاتی ہین پوری پوری بارہ نہین معلوم ہوتی کس کشمکش مین جان انکی پڑی ہے کوئی صاحب
کہتے ہین لم الق احدا یقطع فی ہذا الحدیث یعنی بتشیع معین قائل اسکے ابن بطال عن المہلب
ہین کہ دونون رکن رکین مذہب سنیہ سے ہین اور کوئی صاحب مثل ابن جوزی کے یہ کہکر
جان چھڑایا چاہتے ہین قد اطلت البحث عن معنی الحدیث و طلبت مظانہ و سالت عنہ فلم اقع
المقصود بہ الخ کیونکر جان کشمکش مین نہ پڑے ائمہ کرام آل اطہار رسول ملک علام کو کس منہ سے اور کس
دل سے مصداق اسکا کہین کہ ناصور جگر ہو جائے گا اور سنیت مین دھبا لگ جائیگا علاوہ
اسکے ثلاثہ سے بھی منہ موڑنا پڑیگا حق ہاتھ سے جائے تو جائے تاویلات خلاف حق اور خلاف
واقع ہو تو ہو مگر ثلاثہ کو مضبوط پکڑے رہینگے بالجملہ یہ سب محذورات اوسیوقت لازم آئینگے
جب کوئی دامن آئمہ اطہار اہل بیت رسول مختار کو چھوڑ کر دوسرون کو زبردستی
مصداق حدیث بنانا چاہے لیکن ائمہ اطہار کہ عصمت و طہارت اونکی اعدل کل عیوب
اور ارجاس سے پاک ہونا انکا کلام الہی سے ثابت ہے اور حدیث انی تارک فیکم

Presented by Ziaraat.Com

الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی اور
حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وہوی
انکی مطاع واجب الاتباع ہونے پر شاہد عدل ہی اور جنکو شاہ صاحب بھی تحفہ مسروقہ
مین ایک مقام پر امام علی الاطلاق من دون تقیید من مسائل الفروعیۃ او الاصولیۃ
فرماتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ائمہ کرام استحقاق خلافت رکھتے تھے وبالاتفاق مناسکم
عامل شعائر اسلامیہ پر تھے اور اسی طرف لوگونکی دعوت کرتے تھے البتہ اولنسی عزت
ومناعت دین اسلام تھے کہ بحج قاہرہ ومعجزات باہرہ اوسکی حقیقت ثابت کرتی رہے
گو سلطنت دنیا ہو یا نہو جسطرح انبیاء سابقین مین جو صاحب سلطنت نہ تھے مگر
اونکے بھی وجود فائض الجود سے اونکے دین کی عزت اور مناعت تھی اسیطرح آئمہ دین بھی
موجب عزت دین تھے اور جو آئمہ دین کے پیرو اور انکے اقتدا کرنے والے تھے بموجب
لن تضلوا بعدی ومن رکبہا نجی ہدایت پانیوالے اور پیش پروردگار رستگار تھے پس
ایسے بزرگون سے عزت ومناعت دین اسلام تھے نہ اون منافقین اشرار کلاب دنیا
جیفہ خوار اور اونکے اتباع اخوان الشیاطین سے جنکے قبائح افعال اور شنائع اعمال کا ذکر ابھی
ہوا حاصل اس تقریر کا یہ ہوا کہ حدیث اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش کو گو بالاجمال آپ کے
ارباب صحاح نے لکھا ہی اور تصریح سے دم چرایا ہی اوس سے بھی امامت وخلافت ائمہ اطہار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی ارباب انصاف پر ولاکن ؎ اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ
فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر ؎ یہ تھی وجہ خامس اور لیکن سادسا پس یہ کہ علی ہمدانی نے کتاب
مودۃ القربی مین کہ مدائح عظیمہ اور کمال وثوق مصنف اور مصنف کا کتب معبرہ اہل سنت سے
مجلدات عبقات الانوار مین ثابت ہی لکھا ہی کہ جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ اپنے باپ کی خدمت
مقدس نبوی مین حاضر ہوا سنا مینے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد میرے بارہ خلفا ہونگے بعد اسکے کچھ باواز
خفی فرمایا پس مینے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ بصوت خفی کیا فرمایا پس میرے باپ نے کہا کلہم من

بنی ہاشم یعنی یہ کل دوازدہ بنی ہاشم سے ہونگے انتہی مخفی نرہے کہ اسی راوی یعنی جابر بن سمرہ
سے صحاح مین بہین الفاظ یہ حدیث ہے فرق اسیقدر ہے کہ صحاح ستہ مین کلہم من قریش ہے اور ظاہر ہے
کہ کلہم من بنی ہاشم اور کلہم من قریش مین باہم منافات نہین ہے کہ جسکی وجہ سے روایت صحاح صحیح رہے
اور یہ روایت غیر مقبول ہو اس لئے کہ بنی ہاشم تو اکمل قبائل قریش سے ہین کما لایخفی بلکہ خود
جناب رسالتمآب نے برگزیدگی بنی ہاشم بہ نسبت قریش بیان کی ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین بروایات
کثیرہ وارد ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسماعیل واصطفی من ولد
اسماعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی
من بنی ھاشم ہذا حدیث صحیح انتہی اور یہ حدیث صحیح مسلم مین بھی موجود ہے بالجملہ عدم منافات
ظاہر ہے پس بمفاد قضیۃ مسلمہ فریقین الاحادیث یفسر بعضہا بعضا ضرور ہے کلہم من قریش کہ مجمل ہے
مفسر اسکا کلہم من بنی ہاشم کہ بہ نسبت اوسکے مفصل ہے واقع ہو اور انصافا بھی یہی چاہئے اسلئے
کہ بنظر انصاف غور کرنا چاہئے کہ قریش کو جیسی شرافت اور بزرگی اور قبائل عرب پر ہے ویسی ہی
بزرگی بنی ہاشم کو قریش پر ہے پس جس وجہ سے کہ قریش بہ نسبت دیگر قبائل عرب کے مخصوص بخلافت
ہونگی وہی وجہ خصوصیت بنی ہاشم کے لئے مرجح ساتھ خلافت کے بہ نسبت سائر قریش کے ہوگی
ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی وہو قبیح عقلاً بالجملہ فقرہ کلہم من بنی ہاشم سے خلافت حقہ آئمہ اثنا عشر
علیہ السلام ظاہر ہے اور خلافت اونکی جو تیم وعدے سے تھی باطل ہے پس یہ حدیث مفید امامت
وخلافت ائمہ اثنا عشر ہے اور مفسر کلہم من قریش ہے کہ اس سے بھی ائمہ اثنا عشری کی خلافت
ثابت ہوتی ہے اور بطلان خلافت غیر ہوتا ہے اور بعید نہین ہے کہ متعصبین جامعین صحاح سقام نے
واسطے تصحیح خلافت خلفاء ثلثہ کی کلہم من بنی ہاشم کو مبدل بکلہم من قریش کیا ہو اور قرینہ صریحہ اسکا
یہ ہے کہ روایت کرتے ہین کہ اس فقرہ کو آنحضرت نے بصد اخفی کہا کہ راوی نے نہ سنا اور اپنے باپ سے
پوچھا اول باواز خفی کیون کہا شاید بمذہب شیعہ کاربند تقیہ ہوئے تو النسب بتقیہ وہی کلہم
من بنی ہاشم ہے نہ کلہم من قریش دوم یہ فقرہ راوی کو مشکوک رہا کہ اوسکے باپ نے بجر واحد بیان کیا

کہ کلہم من قریش کہا یحتمل کہ جسطرح بیٹے کو مشکوک ہوا اوسیطرح باپ کو موہوم ہوا ہو کہ من قریش
فرمایا عالانکہ او نحضرت ذ من بنی ہاشم فرمایا ہو دلیل اوسپر بھی روایت سید علی ہمدانی ہر سوم
قدر متیقن کو کہ بارہ ہوتا ہی ہم مسلم کرتے ہین اور مشکوک مین کلام ہی کہ گو کلہم من قریش ثلثہ کو
بناتا ہی مگر اثنا عشر جو متیقن تھا اسکو ایسا بگاڑتا ہی کہ کسی کے بنائے سی نہین بنتا برخلاف
کلہم من بنی ہاشم کہ اوس سی اثنا عشر بخوبی درست ہو جاتا ہی پھر ہمکو کیا غرض ہی کہ درستی خلافت باطلہ ثلثہ
کو لئے اوس مشکوک کی ہم تصحیح کرین بلکہ ضرور ہوگا کہ کلہم من بنی ہاشم کی تصحیح کرین کہ جس سی امر متیقن بجاوے
گو خلافت ثلثہ بگڑ جاوے تو ہماری بلا سی اور سابقا یہ کہ ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی کہ
اکابر علمائے سنیہ سی ہین جیساکہ ناظرین سبحۃ المرجان اور اخبار الاخیار گفوی پر مخفی نہین ہے
اپنی کتاب ہدایۃ السعداء مین لکھتے ہین خلافت دوازدہ امام بحدیث ثابت است
اول امام علی کرم اللہ وجہہ در خلافت او حدیث خلافتی ثلثون سنۃ وارد است دوم امام
شاہ حسن رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیصلح بین المسلمین سیوم امام شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیقتل الفئۃ الباغیۃ نہ امام فرزندان شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال علیہ السلام بعد حسین بن علی کانوا من ابنائہ تسعۃ ائمۃ آخرہم القائم وقال
جابر بن عبد اللہ الانصاری دخلت علی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہا
الواح وفیہا اسماء ائمۃ من ولدہا فعددت احد عشر اسماء آخرہم القائم الی ان قال واین نہ
فرزندان امام اول زین العابدین است دوم امام محمد باقر است سوم امام جعفر صادق ابنہ
چہارم امام موسی کاظم ابنہ پنجم امام علی رضا ابنہ ششم امام محمد تقی ابنہ ہفتم امام علی نقی ابنہ ہشتم امام
حسن عسکری ابنہ نہم حجۃ اللہ القائم امام مہدی ابنہ وہو غائب واو را عمر طویل است چنانچہ میان
مومنان عیسی والیاس وخضر ومیان کافران دجال وسامری وشمر قاتل شاہ حسین است
انتہی بقدر الحاجۃ اور شیخ سلیمان بن خواجہ ابراہیم نے ینابیع المودۃ مین فرائد السمطین حموینی
سے کہ مصنف اور مصنف اکابر سنیہ اور معتمد وموثق ہین کما ثبت فی عبقات الانوار ایک

حدیث طولانی جسمین سوالات یہودی جناب رسالتمآب سے ہین نقل کیا ہے از جملہ سوالات
یہ بھی ایک سوال ہے کہ یہودی نے حضرت سے پوچھا فاخبرنی عن وصیک من ہو فہمن نبی
الا وله وصی وان نبینا موسی بن عمران اوصی یوشع بن نون فقال ان وصی علی ابن ابیطالب
وبعده سبطای الحسن والحسین تتلوه تسعة ائمة من صلب الحسین قال یا محمد فسمهم لی قال
فاذا مضی الحسین فابنه علی فاذا مضی علی فابنه محمد فاذا مضی محمد فابنه جعفر فاذا مضی جعفر فابنه موسی
فاذا مضی موسی فابنه علی فاذا مضی علی فابنه محمد فاذا مضی محمد فابنه علی فاذا مضی علی فابنه الحسن فاذا مضی الحسن
فابنه الحجة محمد المهدی فهولاء اثنا عشر الی ان نقض قول الیهودی اشهد ان لا اله الا الله و
انک رسول الله واشهد انهم الاوصیاء بعدک ولقد وجدت فی کتب الانبیاء المتقدمة وفیما
عهد الینا موسی بن عمران علیه السلام انه اذا کان آخر الزمان یخرج نبی یقال له احمد ومحمد هو خاتم
الانبیاء لا نبی بعده فیکون اوصیائه بعده اثنا عشر اولهم ابن عمه وختنه والثانی والثالث کانا اخوین
من ولده الی ان قال وتسعة الاوصیاء منهم من اولاد الثالث فهولاء الاثنا عشر عدد الاسباط
قال صلی الله علیه وسلم اتعرف الاسباط قال نعم انهم کانوا اثنا عشر اولهم لاوی بن برخیا وهو الذی غاب
عن بنی اسرائیل غیبة ثم عاد فاظهر الله به شریعته بعد اندراسها وقاتل قرسطیا الملک حتی قتل الملک
قال صلی الله علیه وسلم کائن فی امتی ما کان فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة الخ
مطلوب ہمارا اس حدیث سے ظاہر ہے بلکہ وہ دعوی ہمارا کہ امامت ائمہ اثنا عشر ابتدائی بعثت
سے کیا معنی ابتدائے خلقت سے اسکا ذکر ہے وہ بھی ثابت ہے حضرت موسی نے اپنی امت سے
عہد و میثاق ان ائمہ اثنا عشر کے لئے لیا تھا فلا تغفل اور نیز ینابیع المودة مین ہے وعن علی کرم الله
وجهه قال قال رسول الله صلعم من احب ان یرکب سفینة النجاة ویستمسک بالعروة
الوثقی ویعتصم بحبل الله المتین فلیوال علیا ولیعاد عدوه ولیاتم بالائمة الهداة
من ولده فانهم خلفائی واوصیائی حجج الله علی خلقه الخ وایضا فیه ناقلا عن فرائد
السمطین للحموینی المحدث الفقیه الشافعی باسناده عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علی الخلق بعدی اثنا عشر اولہم علی واخرہم ولدی المہدی فینزل روح اللہ عیسیٰ بن مریم فیصلی خلف المہدی وتشرق الارض بنور ربہا ویبلغ سلطانہ المشرق والمغرب انتہی بقدر الحاجۃ اس قبیل سے بہت سی احادیث اسی مضمون کی ینابیع المودۃ مین موجود ہین بسبب طوالت ذکر نہ کیا من شاء فلیطالع ہناک مخفی نرہے کہ اکثر وجوہ مذکورہ ایسے ہین کہ بعض علمائے اہل سنت نے مثل صاحب ینابیع المودۃ کی جنکی طبیعت فی الجملہ مائل طرف انصاف کے ہے پسند کیا ہے حیث قال فی ینابیع المودۃ قال بعض المحققین ان الاحادیث الدالۃ علی کون الخلفاء بعدہ صلعم اثنا عشر قد اشتہرت من طرق کثیرۃ فیشرح الزمان وتعریف الکون والمکان علم ان مراد رسول اللہ صلعم من حدیثہ ہذا الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ اذ لا یمکن ان یحمل ہذا الحدیث علی الخلفاء بعدہ من اصحابہ لقلتہم عن اثنا عشر ولا یمکن ان یحملہ علی الملوک الاموییۃ لزیادتہم علی اثنا عشر واظلمہم الفاحش الا عمر بن عبد العزیز ولکونہم غیر بنی ہاشم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلہم من بنی ہاشم فی روایۃ عبد الملک عن جابر واخفاء صوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا القول یرجح ہذا الروایۃ لانہم لا یحسنون خلافۃ بنی ہاشم ولا یمکن ان یحملہ علی الملوک العباسیۃ لزیادتہم علی العدد المذکور ولقلۃ رعایتہم لآیۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی وحدیث الکساء فلا بد ان یحمل ہذا الحدیث علی الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہم کانوا اعلم اہل زمانہم واجلہم واورعہم واتقاہم واعلاہم نسبا وافضلہم حسبا واکرمہم عند اللہ وکان علومہم عن ابائہم متصلا بجدہم صلی اللہ علیہ وسلم وبالوراثۃ والالہیۃ کذا عرفہم اہل العلم والتحقیق واہل الکشف والتوفیق ویؤید ہذا المعنی ای ان مراد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ ویشہدہ ویرجح حدیث
الثقلین والاحادیث المتکاثرۃ المذکورۃ فی ہذا الکتاب وغیرہا واما قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم کلہم تجتمع علیہ الامۃ فی روایۃ عن جابر بن سمرۃ فمرادہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الامۃ تجتمع علی الاقرار بامامۃ کلہم وقت ظہور قائمہم المہدی رضی اللہ عنہم
انتہی حاصل یہ ہے کہ احادیث خلفائے اثنا عشر طرق کثیرہ سے مشتہر ہین اور حالات زمان
اور کون ومکان سے معلوم ہوا کہ مراد رسولؐ غیر ائمہ اثنا عشر از عترت پیمبر نہین ہین اور نہین
ممکن ہے حمل حدیث اوپر خلفائے صحابہ کے کہ وہ بارہ سے کم ہین اور نہ اوپر ملوک امویہ کے کہ وہ
بارہ سے زیادہ ہین اور بسبب ظلم وجور فاحش اور نہ ہونیکی بنی ہاشم سے حالانکہ بروایت جابر
کلہم من بنی ہاشم ہے اور اس لفظ کو بصدائی خفی کہنا مرجح اسی روایت کا ہے اسلئے کہ اوسوقت
کے لوگ خلافت بنی ہاشم کو پسند نہین کرتے تھے یعنی اگر پسند کرتے تو خلافت ظاہری سے کیون
محروم رہتے اور ملوک عباسیہ بھی مراد نہین ہوسکتی بسبب زیادتی عدد کے اور ظلم وستم کے
اہل بیت نبوت پر پس ضرور ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر بارہ امامون کے اہل بیت وعترت
پیمبر سے اس لئے کہ یہی لوگ عالم تر زمانہ اور بزرگ تر خلایق اور اورع اور اتقی اور اصلی
نسب مین اور افضل حسب مین اور گرامی تر عند اللہ تھے اور علوم انکے اپنے آبا سے متصل
جد اعلی تک بوراثت تھی اور صاحبان علم لدنیہ تھے اسیطرح انکو پہچانا ہے اہل علم وتحقیق
نے اور اہل کشف وتوفیق نے اور اسکی تائید کرتی ہے حدیث ثقلین کہ جسمین سب دنیا کو
مطیع اور اپنے اہل بیت اور عترت کو مطاع فرمایا ہے اور علاوہ اسکے احادیث کثیرہ جو اس
کتاب اور دیگر کتب مین موجود ہین لیکن قول آنحضرت کا روایت جابر بن سمرہ مین کلہم تجمع
علیہ الامۃ یعنی بارہ پر امت مجتمع ہوگی پس مراد آنحضرت کی یہ ہوسکتی ہے کہ اونکی امامت کی
اقرار پر کل امت وقت ظہور قائم آل محمدؐ مجتمع ہوگی انتہی محصلاً بندہ کہتا ہے کہ اس تاویل کی
کیا حاجت آج اونکو کل امت چہ شیعہ وسنی پیشوائے دین اور قدوہ ارباب علم ویقین

سمجھتے ہین اور اونکی دشمن بھی اونکی امامت اور اکملیت کے قایل ہین ؎ والفضل ما شہدت
بہ الاعداء ۔ شاہ عبدالعزیز تحفہ مسروقہ مین ذکر ائمہ معصومین مین فرماتے ہین کہ اہل سنت
ایشان را امام علی الاطلاق میدانند انتہی واضح ہو کہ صدر حدیث کہ جسمین اثنا عشر خلیفۃ
اثنا عشر اماما یولیہم اثنا عشر رجلا یعنی اثنا عشر ولیا ہی عدد اثنا عشر جو بعدد نقباے بنی اسرائیل
ہے کما فی بعض الطرق مجمع علیہ بین الامت علی الصحۃ ہے کما اعترف بہ ابن الحجر فی صواعقہ
اور جواد ساباطی سے ترجمہ بعض کتب سماویہ مین اثنا عشر عظیما اور بعض تراجم دیگر مین اثنا عشر
شریفا وارد ہی اور بعض طرق حدیث مین اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی ودین الحق ہی بالجملہ اس
عدد اثنا عشر کے مجمع علیہ فی الصحۃ بلکہ متواتر ہونے سی حقیت مذہب اثنا عشر بخوبی ثابت ہی
اسلئے کہ سواے انکی کوئی وجوب اثنا عشر کا قائل نہین ہی اہل سنت خلافت راشدہ کو منحصر
چارمین کرتے ہین اور نا راشدہ کی تو کوئی انتہا نہین جہانتک جی چاہی بناتے چلے جائین آج بھی
جسکو سب مسلمان کمیٹی کرکے خلیفہ بنالین وہ خلیفہ رسول اللہ ہو جائیگا چنانچہ خلافت خلفاے
خلفاے بنی امیہ و بنی عباس سینون نے اسی بنا پر رکھی ہے اگرچہ خلاف کلہم یعمل بالہدی ودین
الحق ہوا اور جب خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر و عمر نے دفن رسول خدا سے بھی واجب تر سمجھا تھا تو
معلوم نہین کہ اس زمانہ کے حضرات سنیہ کیون نہین سنت عمری و بکری پر قائم ہو کر کسیکو خلیفہ
بناتے ہین اور کیون بقول عبداللہ بن عمر موت جاہلیت پر مرتے ہین محصل کلام یہ ہی کہ بمجمع
طرق حدیث متصف ہونا اثنا عشر کا بخلافت و بامارت و بولایت و بجلالت و بشرافت و بہدایت
ثابت ہوا اور ظاہر ہے کہ مراد کل ان الفاظ سے ایک ہی یعنی ریاست دینی و دنیوی کہ اگر
من اللہ بالاصالت ہو تو نبوت ہی و اگر بنیابت نبوت ہی تو خلافت اور امامت ہی پس
جسطرح اصل نبوت مین اطاعت خلق و نفاذ حکم و تصرف فی الارض شرط نہین ہی اوسیطرح
سے اوسکی نیابت مین بھی جواز جانب خدا و رسول ہی ان باتونکی شرط نہین ورنہ زیادتی
فرع بر اصل لازم اویگی کیونکہ خلافت فرع نبوت ہی بالجملہ نبی ہی خواہ خلق اطاعت کرے

یا نکرے اوسیطرح جسکو اوسنے نائب اپنا کیا وہ خلیفہ اوسکا ہی خواہ خلق اطاعت کرے یا بسوئے
اختیار ضلالت مین پڑے پس جو شاہ صاحب نے اپنے تحفہ مسروقہ مین فرمایا ہی کہ اہل سنت
دوازدہ امام کو علی الاطلاق امام سمجھتے ہین مگر خلیفہ نہین جانتے اسلئے کہ در خلافت نزد ایشان
تصرف در زمین باوصف استحقاق و غلبہ شوکت و نفاذ حکم ضروریست انتہی نہین معلوم کہ یہ
معنی خلافت کی شاہ صاحب نے کہانسے نکالے ہین اگر عرف لغوی ہی تو اسکا کہین سے پتا اور
نشان دین اور اگر عرف شرعی ہی تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرین اور اگر فرمائین کہ یہ اصطلاح
خاص ہماری ہی تو ہوا کرے ہمکو اور خدا و رسول کو متابعت انکی اصطلاح کے کیا ضرور ہی
حضرت موسی نے بقولہ اخلفنی فی قومی حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کیا مگر قوم گوسالہ پرست
کی شقاوت سے اونکو غلبہ شوکت اور نفاذ حکم میسر نہوا یہانتک کہ فرمایا یا بن ام ان القوم
استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس بنا بر قول شاہ صاحب اونکی خلافت باطل ہوگئی پس
اسیطرح خلافت صاحب منزلت ہارونی بہی عہد بکری مین کہ لوگون نے گاؤ کہن سالہ پرستی
کی اور اونحضرت نے ابن عم ان القوم استضعفونی فرمایا کما مر اگر بقول شاہ صاحب باطل
ہو جائے تو کیا عجب ہی کیا خوب فرمایا ہی علامہ شوشتری نور اللہ مرقدہ نے جواب مین فضلہ
روز بہان کے کہ اگر خلافت بعدم اطاعت خلق باطل ہو جائے تو خلافت بکری بہی بسبب
مخالفت اون صحابہ کی جنہون نے بیعت نکی اور اون قبائل عرب کی جنکو خالد نے بحکم ابوبکر
بصد حیلہ و مکر قتل کیا تا زمانہ قتل ہونے اونکی باطل ہو اور اسیطرح خلافت عثمان بھی جیسا کہ
پیشتر تاریخ مظفری سے منقول ہوا وقائع ۳۵ھ مین کہ فیہا اضطربت الامصار علی عثمان
وکاتبوہ من الافاق بقتلہ وبعزلہ یہانتک کہ قتیل الدار ہوئے پس خلافت اونکی بھی بسبب
عدم اطاعت خلق کے باطل ہوگئی الغرض خلافت کا مشروط باطاعت خلق ہونا اول بحث
ہی ہم اوسپر لانسلم کہتے ہین اور ہاتوا علیہ وبرہان مبین ان کنتم صادقین پڑہتے ہین
اور جبکہ سنیون نے تنصیصات خدا و رسول سے قطع نظر کرکے بنائے خلافت

اوپر پنچایت اور کمیٹی کے ڈالی تو اطاعت خلق اور نفاذ حکم کے قید لگائی کہ جس سے خلافت
بکری بنی اور خلافت جناب امیر اوس وقت کی اور خلافت ذریت طاہرہ رسول کا باطل
ہوگئی طرفہ یہ ہے کہ شاہ صاحب نے قید اطاعت خلق کے ساتھ قید باوصف استحقاق بھی لگائی
غافل اس سے کہ یہ قید اونکی اکثر خلفاء جلفاء اثنا عشر کے لئے تو حکم سم الفار رکھتی ہے سوائے
حضرات سنیہ کے کون ہے جو ائمہ علی الاطلاق کے سامنے ایسے جہلاء رذلاء فجار و فساق کو صاحب
استحقاق سمجھیگا بہرکیف ہماری خیال میں بھی آتا ہے کہ متعصبین اہل سنت نے جسطرح بخاطر تمیمہ
وعدویہ حدیث خلفائے اثنا عشر من کلہم من بنی ہاشم کو مبدل بہ کلہم من قریش کیا ہے اوسیطرح یہ
بعضون نے فقرہ کلہم یجتمع علیہ الامۃ بھی جمادیا ہے تاکہ ائمہ اثنا عشر نکل جائیں اور خلفاء ثلثہ اور امثال یزید
ومعاویہ داخل ہوجائیں پس پہلے تو ہم اس فقرہ کو مسلم ہی نہیں رکھتے دوسرے کیونکر نہیں جائز ہے کہ مراد
امت سے امت ہدایت ہو نہ امت ضلالت اور امت ہدایت شیعیان علی بن ابیطالب ہیں کہ جنکی حقیقت شیعہ علی
ہم الفائزون ہے اور بنظر اسیکی صاحب تحفہ مسروقہ نے اپنا نام شیعہ اولی رکھا ہے خلافاً لعرف
اللغۃ کما فی القاموس آری ؎ برعکس نہند نام زنگی کافور ؎ اسیکو کہتے ہیں تیسرے کیونکر نہیں
جائز ہے کہ مراد یجتمع علیہ الامۃ سے یجتمع علی استحقاقہم الامۃ ہو بحذف مضاف اور ظاہر ہے کہ ائمہ
اثنا عشر کی استحقاق پر امت مجتمع ہے اور امامت علی الاطلاق سے بڑھکر کیا استحقاق خلافت
ہوگا چوتھے تمہارے خلفا تو تسلط اونکا علی بعض الارض تھا اور دنیا میں تھوڑے سے لوگون
نے اونکی اطاعت کی اور ہم ائمہ علیہم السلام کے لئے فی وقت تسلط علی کل الارض کے قائل ہیں
ولاکن فی الکرۃ والرجعۃ جسوقت کہ از قاف تا قاف ایک دین ہوگا اور اوسیوقت میں معنے
آیہ وانی ہذا یہ نرید ان نمن علی الذین استضعفوا ظاہر ہونگے نہ بالفعل بلکہ بالفعل آئمہ دین کا
مصداق استضعفوا ہونا ضرور ہے اور شاید یہی مقصود ہے صاحب ینابیع المودۃ کا کہ فرمایا ہے
یجتمع علیہم الامۃ فی عہد القائم یعنے بعد ظہور اللہم عجل
ظہورہ وتمم نورہ بالجملہ ان وجوہ سے خلافت وامامت آئمہ اثنا عشر

باقطع نظر از احادیث آخر خود حدیث یکون من بعدی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش
کہ صحاح وغیر صحاح مین ثابت ہے کما لا یخفی علی اولی الانصاف وہہنا وجوہ آخر قد ترکنا ما خوفا
للاطناب علی ان المقام ایضا لطفلے وما ذکرنا فیہ شفاء للعلیل ورواء للغلیل اور یہ جواب نے فرمایا
کہ تصدیق امامت کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوائے نبوت کے علی کی امامت کو نہین فرمایا حضرت
والا یہ قول بھی آپکا مردود و مدخول ہے بچند وجہ لیکن اولا پس یہ کہ جسطرح آپ فرماتے ہین اوسطرح منکر
نبوت اگر حدیث مذکور فی صحیح المسلم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قالہ اذھب بنعلی ھاتین فمن
لقیت من وراء الحائط یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ الخ اور وہ حدیث
جو صحیح مسلم مین ہے عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
انتہی اور وہ حدیث جو باسانید متنوعہ اور طرق کثیرہ صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسالتمآب نے اپنے چچا ابوطالب سے
وقت وفات اونکے فرمایا قل لا الہ الا اللہ اشھد لک بھا یوم القیامۃ اور معاذ اللہ با اینہمہ آنحضرت
کے چچا نے ابا کیا اور حدیث مروی بطرق کثیرہ مذکور فی صحیح المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اُمرتُ ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ الی آخر الحدیث ان سب
احادیث مین سوائے تصدیق توحید کی نبوت کی تصدیق کی کسیکو تکلیف ندی اور سوائے
توحید کی محمد اور دیگر انبیاء اللہ کے نبوت کو نہین فرمایا اور اگر آپ شرطین لگائیگا تو ما نحن
فیہ مین بھی ویسا ہی تصور فرمالیجئے علی الخصوص بنظر حدیث جناب مقدس رضوی کہ راوی نے
جب آپسے عرض کیا کہ آپکے جد بزرگوار رسول مختار نے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
فرمایا ہے حضرت نے فرمایا لکن بشرطہا وشروطہا ونحن من شروطہا معلوم ہوا کہ
کلمہ توحید مشروط بامامت تھا وبالجملہ فما ہو جوابکم عن تلک الاحادیث فہو جوابنا عما
نحن فیہ اور لیکن ثانیا پس عنقریب وہ احادیث بھی طرق اہل سنت سے مذکور ہوتی ہین
جسمین اسوقت کا کیا ذکر اوسکے پہلے سے روز الست سے امامت کا ذکر ہے اور اقرار کیا گیا اور
لیکن ثالثا پس شہادت علی النفی مقبول نہین ہے اور تکلیف موقوف علی العلم ہے پس

جنابکو بعد از اسلام اسقدر صحبت جناب رسولخدا میسر ہوئے کہ آنحضرت نے اس مسئلہ کو
اون سے مذکور کیا وہ لوگ مکلف باعتقاد اس مسئلہ کے تھے اور جن لوگونکو اتفاقی سنے اس
مسئلہ کا مثل مسائل اصول اعتقاد دیگر کے آنحضرت سے نہین ہوا وہ مکلف نتھے بلکہ اونکو بعد
توحید کے اقرار نبوت دل سے کہ مشتمل ہے اوپر ایمان بما جاء بہ محمد کے اجمالاً کافی ہے
جسطرح عمرو بن ثابت جو جنگ احد کے اثنا مین بعد ادائے کلمہ شہادتین فوراً جہاد کرکے
درجہ شہادت کو پہونچے اور جناب رسالتمآب نے جواب مین بعض اصحاب انکے فرمایا جبکہ انہون نے
پوچھا کہ آیا عمرو بن ثابت شہید ہے آپنے فرمایا کہ بلے واللہ شہید ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ ایک
رکعت نماز بھی نہین پڑھی اور داخل بہشت ہوا اور اس سے بڑھکر کرامت اصحاب کہف ہے
چنانچہ جو کلام اللہ مطبع فیض عام مین میان عمر صاحب کے اہتمام سے چھپا اور تحت لفظ ترجمہ
شاہ رفیع الدین اور حاشیہ پر فوائد شاہ عبد القادر مین اسکے نام مشتملہ رجم اعظم مین لکھا
ہے یعنی اصحاب کہف کا دین مذہب اللہ کو معلوم ہے کہ فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی
شریعت پکڑتے نہین تھے انتہی الغرض تکلیف ہر شخص کی بقدر وسعت اوسکی ہے پس جو
لوگ طول صحبت جناب رسولخدا سے بہرہ یاب ہوئے اور آنحضرت نے اونپر القاء مسئلہ
امامت کیا وہ بی شبہ مکلف باعتقاد امامت تھے اور سند اسکی گو آپنے ہمارے بیان سے
مانگی ہے اور ہمارے یہان بکثرت موجود ہے لیکن یہان چند حدیثین جو ایک طرق سے ثابت ہین
مذکور کیجاتی ہین ابو علی بن محمد المرزوقی کہ اکابر علما سے ایک ہین کتاب الازمنہ والامکنہ کی آخر باب
حادی و خمسین مین علی ما نقلہ شیخنا المفید طاب ثراہ لکھتے ہین روی لنا ابو الحسن البدہی قال
سمعت ابا عبد اللہ ابراہیم بن محمد بن عرفۃ الازدی یقول واخبرنی البنی صلی اللہ علیہ وسلم
تولی دفن فاطمہ بنت اسد وکان اشعرہا قمیصا لہ فسمع م وہو یقول ابنک ابنک فسل صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انہا سئلت عن ربہا فاجابت وعن نبیہا فاجابت وعن امامہا فلجلجت فقلت
ابنک ابنک انتہی یعنی فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام نے جب وفات پائی

لو خود جناب رسالتمآب متوجہ دفن ہوئے اور ایک قمیص خاص اپنا دیا لوگون نے سنا کہ
حضرت فرماتے ہین ابنک ابنک یعنی فرزند تمہارا فرزند تمہارا سبب اس فرمانے کا لوگون نے
پوچھا آپنے فرمایا کہ سوال کی گئین فاطمہ اپنی پروردگار سے پس جواب دیا اور نبی سے پس جواب دیا
اور امام سے جب سوال ہوا تو زبان لکنت کی (یعنی بسبب شرم کی) پس مینے کہدیا کہ تیرا فرزند
تیرا فرزند امام ہے انتہی محصلاً اب فرمائیے اس حدیث سے کیا ثابت ہوا ظاہر ہے کہ صاف صاف
اس حدیث سے ثابت ہے کہ لوگونکو فقط نبوت ہی کے اقرار کی تکلیف نہین دیگئی تھی بلکہ
امامت جناب امیر بھی ساتھ اوسکے تھی اور منکر و نکیر نے بھی بعد نبوت امامت سے سوال
کیا اور حاضرین نے جب جواب باصواب جناب رسالتمآب سے سنا تو اونکو بھی امامت کا
ثانی مرتبہ نبوت ہونا اور از جملہ اصول مسئول عنہا ہونا معلوم ہوگیا پھر یہ لوگ کیونکر مکلف باعتقاد
امامت نہونگے بالجملہ جناب فاطمہ بنت اسد کا مکلف ہونا باعتقاد امامت اور اسیطرح حاضرین
دفن اوس معظمہ کا اور سائلین کا مکلف ہونا باعتقاد امامت امیر کل ثابت ہے بعد اوس
سنی کے پھر جسنے لطمع دنیا و بمقتضائے ضغائن فی صدورقوم منك یا علی لا یبدونہا حتی
یفقدونی اس سے انحراف کیا اوسکے منافق ہونیمین کیا شک ہے دوسری حدیث وہ جو
روضۃ الاحباب مین کہ بنص شاہ صاحب رسالہ اصول حدیث مین بہتر از ہمہ تصانیف
این باب است موجود ہے ام المومنین جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ گفت کہ تحقیق کہ من
شنیدہ ام از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ میفرمود علی خلیفتی علیکم فی حیاتی و مماتی فمن عصاہ
فقد عصانی اے عائشہ گواہی میدہی کہ ازان سرور شنیدہ گفت آری انتہی اس
حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ جن سے اوس جناب سے صحبت طویل رہی مثل بی عائشہ کے اونکو بھی
آپ امامت سناتے رہے اپنی زندگی کے ایام مین طرًا اور ایام ممات مین بھی عموماً ہمیشہ
امامت امیر کل امیر کو فرمایا یہ نہین کہ فلان وقت مین علی کی امامت کا ذکر نہین مگر صد شاباش
کہئے مجتہدو مجاہدو بطل اور راکبو بغل کو کہ ہمیشہ راہ مخالفت و عصیان کو اختیار کیا کین اور زمرہ

عصاۃ و بغاۃ مین زمین گواہی بھی دیتی تھین کہ مینے بھی اس حدیث کو سنا ہی اور پہر مخالفت
وجنگ وجدل سے باز نہ آئین ایسی ہی لوگ ایمان نفاقی رکھتے تھے کہ باوجود تکلیف باعتقاد
امامت وخلافت جناب امیر حیات وممات مین اور علم اوسکے پہر بھی راہ مخالفت اختیار کرکے
زمرہ فقد عصائی مین داخل ہوکر سرگروہ منافقین تھے اور تیسری وہ حدیث ہی جسکو عبد الکریم
بن محمد الرافعی القزوینی نے کہ اکابر ائمہ محدثین اہل سنت سے ہین اور محامد عظیمہ انکی ناظرین عبر
ذہبی اور مرآۃ الجنان یافعی اور طبقات شافعیہ اسنوی وغیر ذلک پر مخفی نہین ہی کتاب التدوین
فی ذکر اہل العلم بقزوین مین لکہا ہی ابو عبد اللہ الرازی حدث بقزوین عن محمد بن ایوب قال شیرۂ
فی المشیخۃ ثنا ابو عبد اللہ الرازی الشیخ الصالح فی الجامع بقزوین ثنا محمد بن ایوب ثنا علی بن
المومن ثنا اسماعیل بن ابان عن ناصح ابی عبد اللہ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمر
قال کان علی رضی اللہ عنہ یقول ارایتم لو ان نبی اللہ قبض من کان امیر المومنین الا انا قال
وربما قیل لہ یا امیر المومنین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ویتبسم الخ اس حدیث سے ثابت ہی کہ
حضرت علی خود خبر اپنی امامت کی حیات جناب رسولخدا مین دیتے تھے بلکہ الا انا فرماکر نفی خلافت
اغیار مثل یار غار فرماتے تھے اور لوگ بھی امامت وامارت مومنین کو اوس جناب کی عہد
رسول سے جانتے تھے کہ بخطاب امیر المومنین سامنے جناب رسالتماب کو پکارتے تھے اور جناب
رسولخدا اس کلمہ روح افزا کو سنکر مسرور بلکہ متبسم ہوتی تھے کہ بموجب تقریر رسول ہی اور بے ذکر
امامت کی لوگ کیونکر جانتے تھے پس اسطرح کی لوگ جنکو صحبت رسول اسقدر نصیب ہوئے کہ
حضرت نے اونکو تعلیم مسئلہ امامت جناب امیر فرمایا اور وہ لوگ بالخساء مختلف اس مسئلہ کی تعلیم
پاتی رہے بیشک یہ لوگ مکلف اس اعتقاد کے تھے یہ تھا حال اہل علم وایمان کا لیکن وہ لوگ
جنہون نے طول صحبت پایا اور باوجود بتلانے جناب رسولخدا کے اور خود کہنے امسیت یا
ابن ابیطالب مولی کل مومن ومومنۃ کے پہر اوسکے منکر ہوئے وہ لوگ البتہ کفر نفاقی مین
مثل آپکے ثلاثہ کے گرفتار رہی اور یہ جو فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی دعوت اسلام مین فقط توحید

Presented by Ziaraat.Com

اور نبوت ہی پر اکتفا کیا یہ بھی بات بی ٹھکانے ہی اور ہم اسپر بھی لا نسلم کہتے ہین اسلئے کہ دعوت
اسلام نہین مگر واسطے بت پرستون کے مثل ثلاثہ کے لیکن جو لوگ ابتدائے ابتدائے عالم
آفرینش سے نور خدا تھے پس ایمان اونکا بعینہ ایمان جناب رسولخدا تھا چنانچہ انا وعلی
من نور واحد و دیگر احادیث کہ اتفاق فریقین اوس پر ہی شاہد ہی قولہ حضرت علی اوسوقت
خود لڑکے تھے اقول ہان لڑکے تھے مگر سب کے بڑون سے بڑھ کے تھے انا وعلی من نور واحد
اور اول ما خلق اللہ نوری اس پر دلیل ہی ایسی مُنہ کی ٹھوکرین تو نہ کھائی اور اتیناہ الحکم
صبیا کا ایمان لائی شیرویہ دیلمی جو آپکے یہان کے علمائے کبار اور اکابر حفاظ سے ہین
کتاب الفردوس مین فرماتے ہین حذیفہ لو علم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکرو
افضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد قال اللہ تعالی واذ اخذ من
بنی ادم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ
بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی اور اسیطرح سے بعینہ سید علی ہمدانی نے
کہ کبار سینہ سے ہین اور صاحب کرامات ہین اور مدائح اور وثوق انکا نفحات جامی
اور کتاب اعلام الاخیار کفوی سے ظاہر ہی اپنی کتاب مودۃ القربی مین کہ خود یہ کتاب
بھی ایسی ہی کہ رشید الدین خان اس پر نازان اور بمقابل شیعہ اسکو مستدل اپنا قرار دیا ہی
اور خود مصنف موصوف نے شروع کتاب مین تصریح کی ہی کہ احادیث اسکی جواہر اخبار اور لآلی
آثار ہین اور تحویل قلم بسوئی مالا ینقل سے احتراز کیا ہی بالجملہ ایسی کتاب معتمد ہین اس حدیث کو
دو مقام پر حذیفہ صاحب سر رسول سے نقل کیا ہی اور حاجی عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
نے بھی اپنی تفسیر مین تحت تفسیر آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نقل کیا ہی
بدون تفاوت لفظی اور سید علی ہمدانی موصوف نے مودۃ القربی مین بسند دیگر اسطرح پر اس
حدیث کو وارد کیا ہی عن ابی ہریرہ رض قال قیل یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال قبل
ان یخلق اللہ آدم وینفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورہم ذریتہم

Presented by Ziaraat.Com

واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی
یعنی جناب رسولخدا سے لوگون نے پوچھا کہ کب نبوت آپکے لئے واجب ولازم ہوئی اپنے فرمایا
کہ قبل اسکے کہ آدم ابوالبشر مخلوق ہون اور نفخ روح اونمین کیا جاوے فرمایا جناب رسالتمآب
نے کہ جب پروردگار نے تیرے عہد ومیثاق لیا اپنے ربوبیت کا اور عرض کی ملائکہ نے کہ بلی پھر خطاب
رب الارباب ہوا کہ مین تمہارا پروردگار ہون اور محمد نبی ہین تمہارے اور علی امیر ہین تمہارے انتہی
اور حدیث سابق سے ظاہر ہوا تھا کہ جناب امیر اوسوقت مین امیر اور امام تھے کہ ہنوز وجود آدم اس
عالم مین نہوا تھا جسطرح جناب رسولخدا اوسوقت سے نبی تھے کہ آدم بین الماء والطین تھے بالجملہ
حضرت علی تو اوسوقت سے امام وامیر ہین کہ ہنوز آدم کتم عدم مین تھے آپ یہ کیا بکتے ہین کہ اوسوقت
یعنی عہد رسولخدا مین اونکی امامت کا ذکر نہ تھا اور لڑکے تھے امامت کا ذکر اونکی روز الست
سے ہے عہد ومیثاق انکی امامت پر بعد نبوت جناب محمد مصطفے اوسی روز لیا گیا تھا بعد نبوت کے
امامت کا ذکر یہ خود امامت کی جز اور اصل ایمان ہونے پر دال ہے خود جناب رسول خدا
ہی نے حذیفہ وابوہریرہ وغیرہما کو تعلیم اسکی فرمائی یا ابن تعلیم جسنے سرتابی اس سے کی وہ مثل
آپ کے گروہ مومنین سے خارج اور زمرہ ہالکین مین والج ہے سچ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہ جانیوالا
امامت وامارت امیرالمومنین کا کہ کب سے ہے منکر فضل اوس جناب کا ہے اسی وجہ سے آپ بھی
گروہ منکرین مین ہین ذرا شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کو ملاحظہ فرمائے
کہ کیسی کم سنی مین اور کسوقت مین یعنی اوائل ایام بعثت مین جناب رسالتمآب نے مجمع
کرکے امامت جناب امیر کو سب کو سنایا اور اونکی اطاعت وپیروی کا حکم دیا چنانچہ حضار
حضرت ابوطالب پر طاعن ہوئے کہ لو تمہارا بیٹا تمپر حاکم ہوا اور تمکو اوسکی پیروی ضروری
ہوئی چنانچہ ثعلبی کہ جنکو آپکے علما صحیح النقل موثوق بہ فرماتے ہین کما ثبت فی عبقات الانوار
براء بن عازب سے روایت کرتے ہین قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ
بنی عبد المطلب وہم یومئذ اربعون رجلا الی ان قال بعد ذکر قصۃ طویلۃ ثم دعائہم

من العذ علی مثل ذلک الطعام والشراب ثم انذرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی عبد المطلب انی انا النذیر الیکم من اللہ عزوجل والبشیر لما لا یجی بہ احد جیتکم بخیر الدنیا والاخرۃ فاسلموا واطیعونی تہتدوا فمن یواخینی ویوازرنی ویکون ولیی ووصی بعدی وخلیفتی فی اہلی ویقضی دینی فسکت القوم واعاد ذلک ثلثا فی کل ذلک یسکت القوم ویقول علی انا فقال انت فقال فقام القوم وہم یقولون لابی طالب اطع ابنک فقد امر علیک انتہے نقلا عن الوجیزہ اور علامہ علی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کشف الحق مین کہ جسکے متصدی جواب فضل بن روزبہان شافعی ہوئے ہین اور باوجود عادت انکار و اضحات اس نقل کا انکار نہین کیا ہی یون تحریر فرماتے ہین من مسند احمد لما نزل وانذر عشیرتک الاقربین جمع النبی من اہلبیتہ ثلثین فاکلوا وشربوا ثلثا ثم قال لہم من یضمن عنی دینی ومواعیدی ویکون خلیفتی ویکون معی فی الجنۃ فقال علی انا فقال انت انتہی اور صاحب اعجاز التنزیل شکر اللہ سعیہ الجمیل نے اعجاز التنزیل مین تفسیر ابو اسحق احمد بن محمد الثعلبی اور تفسیر شیخ ابو محمد حسین البغوی معروف بہ محی السنہ مسمی بمعالم التنزیل اور تاریخ شیخ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اور تاریخ علامہ ابو الحسن علی بن محمد الجزری معروف بہ ابن اثیر اور تاریخ ملک اسماعیل ابو الفدائے حموی اور تاریخ زوال سلطنت روم اڈورڈ گبن سے اسطرح پر محصل اس قصہ کو نقل کیا ہی وہذہ عبارتہ چنانچہ تین برس کے تھوڑی سی کامیابی کے بعد اس محبت و شفقت کے تقاضا سے جو آپکو اپنی قوم اور خصوصًا اپنے اہل خاندان سے تھی بقول اڈورڈ گبن یہ مصمم ارادہ کرکے کہ انہین ربانی روشنی سے مستفید کرین اپنی خاندان کے لوگون کو جو شمار مین کم و بیش چالیس تھے اور جنمین آپکے چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابو لہب بہی شامل تھے دعوت کی تقریب سے جمع کیا اور جب اکل و شرب سے فراغت ہو چکی تو مخاطب ہوکر فرمایا کہ یا بنی عبد المطلب قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرۃ وقد امرنی اللہ ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی علی امری ہذا ویکون اخی ووصیتی وخلیفتی فیکم الی ان قال بعد بیان معنی ہذا الحدیث

کہ کسی نے کچھ جواب ندیا مگر ایک جوان توخاستہ جسکی ابھی مسین بھیگنے شروع ہوئی تھین بقول
گبن اس حیرت وشک اور حقارت امیر خاموشی کے برداشت نکر سکا اور کھڑے ہوکر بڑی
ہمت اور جرات کی ساتھ بولا کہ یارسول اللہ اگرچہ مین اس مجمع مین سب سے کم عمر ہون مگر اس
مشکل خدمت کو مین بجالاؤنگا چنانچہ آپنے کمال شفقت سے اس نوجوان بہادر کی گردن پر
ہاتھ رکھکر فرمایا ان ھذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی بالتحقیق یہ میرا بھائی
اور میرا وصی اور میرا نائب تم مین ہی پس اسکی بات سنو اور جو حکم دے اسکی اطاعت کرو چنانچہ
اس دعوت اور اس گفتگو کا ذکر لکھکر مسٹر کارلائل صاحب فرماتے ہین کہ اگرچہ یہ مجمع جسمین علی کا
باپ ابوطالب بھی تھا محمد کا دشمن نہ تھا مگر تاہم سب لوگونکو ایک آدھیڑ عمر کی آن پڑہ آدمی
اور ایک سولہ ۱۶ برس کے لڑکے کا یہ فیصلہ کرنا کہ وہ دونون ملکر تمام دنیا کی خیالات کو رخلاف
کوشش کرینگے ایک مضحکہ کی بات معلوم ہوئی اور تمام مجمع قہقہا لگاکر منتشر ہوگیا مگر ثابت
ہوگیا کہ یہ ایک ہنسی کے لائق بات نہ تھی بلکہ بہت ٹھیک اور درست تھی یہ نوجوان علی ایسا
شخص تھا کہ ضرور ہی کہ ہر ایک شخص اسکو پسند ہی کرے اور اس امر سے جو اوپر بیان کیا گیا
ہے اور نیز اور باتون سے جو ہمیشہ اسکے بعد اس سے ظہور مین آئین یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک
صاحب اخلاق فاضلہ اور محبت سی بھرپور اور ایسا بہادر تھا کہ جسکے آگ جیسی تیز و تند جرات کی
سامنی کوئی چیز ٹھہر نہین سکتی تھی اس شخص کی طبیعت مین کچھ عجیب طور کی جوانمردی تھی شیر ساتو
بہادر تھا مگر باوجود اسکے مزاج مین ایسی نرمی اور سچائی اور محبت تھی جیسی کہ ایک شخص کرسچن
نائٹ کی شایان ہی انتہی اور قریب اسی کے یہ حدیث خصائص امام اہلسنت نسائی
مین بھی ہے اوس مین خود جناب امیر فرماتے ہین وکنت اصغر القوم اور یہی حدیث
خصائص کو شاہ ولی اللہ والد بزرگوار شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کتاب ازالۃ الخفا مین
نقل فرمایا ہی اور عنوان بیان مین فرمایا ہی از انجملہ پیش از ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم با او معاملہ
منظرۃ الخلافت کہ یکی از لوازم خلافت خاصہ است بجا اور دانتہی ملاحظہ فرمائی کہ حضرت علی کو

اسوقت صغیر السن اور لڑکی تھی مگر بڑی دنسی بڑے گھر باپ مین اور اوسی عالم مین کہ کم سن تھی خلافت و وصایت
و امامت کو جناب رسولخدا نے ظاہر کر دیا اور سب حاضرین کو تعلیم مسئلہ امامت فرما دیا اور اسی
کم سن کی اطاعت اور فرمانبرداری کا طوق اپنے قول فاسمعوا لہ واطیعوا سے سب کی
گردنون مین ڈالدیا باوجود اس تعلیم کے پھر جو مخالفت کرے اوسکے منافق ہونیمین کیا شک و شبہہ ہے کیون جناب
اب تو آپ ہی کی کتابون اور روایتون سے ہمنے ثابت کر دیا کہ حضرت علی کی امامت کی خبر اور اونکی خلافت اور
امامت کا ذکر ابتدائے خلقت ابتدائے بعثت دونون سے ہے اور اوس جناب کی اطاعت و فرمانبرداری کا
حکم ابتدائے خلقت سے تھا اور جناب رسولخدا بھی ابتدائے بعثت سے ایکمرتبہ نہین ہزارہا مرتبہ
مثل دیگر اصول عقاید کے کقیام الساعۃ وغیرہ تعلیم فرمایا کئی کتب فریقین حاضر ہین ملاحظہ کیجیے
بعض کیطرف اشارہ بھی ہوا یہ امر تو مثل نصف النہار روشن ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ
چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ اور حقیقت امر یہ ہے کہ آپ کیونکر نہ فرمائین کہ حضرت
علی تو اوسوقت خود لڑکے تھے کہ صغر سن کو آپ مانع امامت سمجھے اسمین آپکا کیا قصور آپکے
اعلی حضرت یعنی میان عمرو بھی ایسا ہی کچھ کہکر اپنی جان چھوڑایا چاہتے تھے مگر امثال ابن عباس
کے اوس جواب سے کہ اگر تمنے اونکو صغیر السن جانکر لائق خلافت نہ جانا تو خدا نے اور اوسکے رسول
نے تو ایسا نہ کیا کہ تمہارے صاحب یعنی ابوبکر سے سورۂ براءۃ لیکر اسی شخص یعنی حضرت
امیر المومنین کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور اس سورہ کو کفار پر پڑھو پھر سوائے سکوت کے خلافت مآب
سے کچھ نہ بنی فبہت الذی کفر کانہ القم الحجر کی مصداق ہوئے سوائے اس حیلہ کے
اور کچھ نہ بن آتی تھی کہ کہین واللہ ما نقطع امرا دونہ ولا نعمل شیئا حتی نستاذنہ یعنے
بدون اذن اوس جناب کے ہم کوئی بات نہین کرتے چنانچہ ناظرین محاضرات راغب اصفہانی
اور کتاب المناقب ابن مردویہ پر مخفی نہین ہے ولنعم ما افاد فی ہذا المقام الحبر العلام المولی الہمام فی
استقصاء الافحام و اعجباہ ہرگاہ اصل خلافت بدون استیذان آنحضرت دریدند و بریدند و خوردند
و بردند باز تمسک بعدم قطع امری بغیر آنحضرت و عدم عمل بچیزے بدون استیذان آنحضرت کہ بسبب

Presented by Ziaraat.Com

عجز از حل معضلات و عدم اقتدار بر فہم مشکلات رجوع با نجناب میکردند چگونہ رافع طعن و ملامت
و دافع مواخذہ و نکایت می تواند شد الی آخر ما افاد و لقد اجاد فیما افاد اور زبیر ابن بکار کہ ائمہ والاستبار
اور علمائے با اقتدار اہلسنت سے ہین کتاب موفقیات مین فرماتے ہیں عن عبد اللہ ابن
عباس قال انی لاشی مع عمر بن الخطاب فی سکتہ من سکک المدینۃ اذ قال لی یا بن
عباس ما اری صاحبک الا مظلوما فقلت فی نفسی واللہ لا یسبقنی بہا فقلت یا امیر المومنین
فاردد الیہ ظلامتہ فانتزع یدہ من یدی ومضی یہیم ساعۃ ثم وقف فلحقتہ فقال یا ابن
عباس ما اظنہم منعہم الا انہم استصغروا سنہ فقلت فی نفسی ھذہ شر من الاولی
فقلت واللہ ما استصغرہ اللہ ورسولہ حین امرہ ان یاخذ براءۃ من صاحبک فاعرض
عنی واسرع فرجعت عنہ انتہی اور محمد ابن یوسف زرندی نے کتاب نظم درر السمطین مین
اس قصہ کو بطول لکھا ہے وہو مذکور فی الاستقصار فلیراجع ہناک بالجملہ وہی گیت اپنے خلیفہ جی کا
آپ بھی گانے لگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار **قولہ** کسی شخص سے پیغمبر صاحب
نے نہین کہا کہ جسطرح الخ **اقول** آپ جھوٹ کہتے ہین وقت تعلیم ایمان سب سے فرمایا گو وقت دخول فی
الاسلام مثل دیگر اصول ایمان نہ فرمایا ہو اگر تعلیم ایمان کیوقت بھی نہین فرمایا تو اتنے لوگ جنکا ذکر ہوا کیونکر جانتے
تھے مثل حذیفہ وغیرہ کے اور فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا سے سوال بعد از نبوت کیون ہوا بالجملہ دلیل وہی حدیث مین
جنکا ذکر ہمنے ابھی کیا فلا تکن من الغافلین **قولہ** تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار **اقول** اقرار کجا
ابوبکر کا انکار بانکار باطنی از نبوت کہ مستلزم انکار امامت ہے ہم پہلے بیان کر چکے پس نہ ثابت ہونا
انکار کا باطل ہوا اور علاوہ از نفاق من حیث النبوۃ کے نفاق من حیث الامامت بھی ثابت ہوا
اور عنقریب ایک ارتداد بھی اسپر مستزاد ہوتا ہے جب از راہ کمال مہربانی شیعون پر حضرت خلیفہ
کی ارتداد کو آپ قبول کر لینگے **قولہ** کچھ خلل نہ آیا **اقول** خلل تو ایسا آیا کہ تا قیامت مورد بیزاری
ہوئی اس سے بڑھکر اور کیا خلل چاہتے ہین **قولہ** خم غدیر **اقول** ہر بات اولٹی ہی منہ سے نکلتی ہے
مثل شکار بھری اولٹی نہ جائے غدیر خم فرمائے اس روز مبارک مین کہ حضرت عمر نے بھی بخ بخ لک

یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ فرمایا ہی جیسا کہ آپکی کتابون سی صحیح اور ثابت
اور اوسمین موجود ہی اور بھی بڑے حضرت یعنی آپکی صدیق عتیق نے بہی بظاہر تصدیق امامت
کی تھی چنانچہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین بعد بیان اس امر کے کہ مولی من کنت مولاہ الخ
مین بمعنی اولی بالاتباع والقرب منہ ہی فرماتے ہین والاقاطع ولا ظاہر علی نفی ہذا الاحتمال بل ہو
الواقع اذ ہو الذی فہمہ ابوبکر وعمر وناہیک بہما من الحدیث فانہما لما سمعاہ قالا
لہ امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مومن ومومنۃ اخرجہ الدارقطنی واخرج ایضا
انہ قیل لعمر انک تصنع بعلی شیئا لا تصنعہ باحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انہ مولای انتہی یہ دعوت عامۃ تامہ کافہ رعایا اور برایا کو ہوئی اور نص جلی
مثل آفتاب نصف النہار کے ہر اسود وابیض پر منجلی ہوگئی اب کسی کو عذر عدم علم
قابل سماعت نہین رہا اور منکر اوسکا مثل منکر اجلائے بدیہیات سوفسطائی ٹھہرا اور داخل
جحد وابہا واستیقنتہا انفسہم کی لاریب ہوا پس کفر منکرین مقام شک وریب
نہین ہی باقی رہی تفصیل اسکی کہ کون سے منکرین کفر ایمانی مین گرفتار ہوئی اور کون سی کفر اسلامی
مین کتب مبسوطہ مین جرحًا وتعدیلا مذکور ہی یہان بالاجمال ایک قول غزالی کا کہ حسب تصریح
شاہ عبدالعزیز دہلوی فی تحفۃ المسروقہ عقائد وکلام مین امام وپیشوائے اہلسنت ہین اور مشہور
بین الانام بحجۃ الاسلام ہین نقل ہوتا ہی اپنی کتاب سر العالمین مین لکھتے ہین لکن اسفرت
الحجۃ وجہہا واجمع الجماہیر علی متن الحدیث من خطبۃ فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وہو یقول
من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولای ومولی کل
مومن ومومنۃ فہذا التسلیم ورضی وتحکیم ثم بعد ہذا غلب الہوی لحب الریاسۃ
وحمل عمود الخلافۃ وعقود النبود وخفقان الہواء فی قعقعۃ الرایات واشتبالہ
ازدحام الخیول ونتح الامصار سقاہم کاس الہوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ
وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون انتہی مخفی نرہی کہ نسبت کتاب

سرّ العالمین کیطرف امام غزالی کی صحت اسکی تصریح سے دو بزرگ کی ثابت ہی ایک ذہبی
کہ وہ میزان الاعتدال مین خود سرّ العالمین غزالی پر ناظر ہوکر قصۂ حسن ابن الصبّاح اس کتاب
سے لکھتے ہین اور دوسرے سبط ابن جوزی کہ وہ بھی سرّ العالمین کو غزالی ہی کی لکھتے ہین
بلکہ سبط ابن جوزی نے اسی عبارت کو جسکو ہمنے نقل کیا ہی بعینہا نقل کی ہی اور اس قول کو
حتماً منسوب طرف غزالی کے کیا ہی صرح بذلک فی کتابہ المسمّی بتذکرۃ خواص الامۃ اب محصّل
معنی عبارت امام اہلسنت مسطور ہوتی ہین غزالی فرماتے ہین کہ لکن روشن ہوا روے حجت اور
اجماع کیا ہی جمہور نے اوپر متن حدیث کی خطبہ سے آنحضرت کی بروز غدیر خم باتفاق کل در حالیکہ فرمایا
حضرت نے جسکا مین مولیٰ اوسکی علی مولی ہین پس کہا عمر نے کہ مبارک ہو ای ابو الحسن تحقیق صبح کی آپ نے
در حالیکہ مولی میرے اور مولی ہر مومن و مومنہ کی ہین یہ فرمانا حضرت عمر کا تسلیم کرنا ہی امر خلافت کو اور
رضا ہی اوسکی ساتھ اور حاکم کرنا ہی آنحضرت کو اوپر اپنے اور پھر بعد اسکی غالب ہوئی دلون پر خواہش حب
ریاست کی اور اوٹھا لینے ستون خلافت کی اور خواہش بستہ کرنے پرچمہائے ریاست کی اور دیکھنے بہار
اوڑتی پھرہرون کی ہوا مین اور سننے کھڑکھڑاہٹ ہتھیارونکی اور پھر پھراہٹ جھنڈونکی اور جال بندی
گھوڑونکی ازحام مین سوارونکی اور مزے شہرون کی فتح ہونیکی انہین لطفون اور لذّتون دنیائے فانی جام شراب
خواہشات نفسانی پلا کر بیہوش کر دیا پس پھر گئے طرف اول کے یعنی جاہلیت کے اور
پس پشت ڈالا اوس تسلیم و رضا کو اور بیچا آخرت کو بقیمت متاع قلیل دنیا پس کیا برا
سودا کیا پس اس قول سے آپکی امام اور حجۃ اسلام کے حقیقت ایمان منکرین اور حال ایمان
اونکا اور دنیا پرستی اور وجہ مخالفت کی اس دعوت عامہ تامہ سے ظاہر ہوگئی حقیقت مین سچ
کہا ہی کہ کلمۂ حق برزبان جاری مخالفین بھی امر حق کو چھپا نہین سکتے یریدون ان یطفؤا نور اللہ
بافواھہم واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون وللہ در القائل الحق یعلو ولا یعلی اور خود جناب امیر
نے بھی منکرین غدیر کی صفات ایسی بیان فرمائی ہین کہ جس سے آپکی ثلثہ کا منکر ہونا بلکہ سرکردہ ہونا
اسکا ثابت ہوتا ہی چنانچہ سبط ابن جوزی کہ اکابر علمائے اہلسنت سے ہین تذکرہ خواص الامۃ مین

منجملہ اشعار کمیت لکھتے ہین ؎ ویوم الدوح دوح غدیر خم ٭ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ٭
ولکن الرجال تبایعونا ٭ فلم ار مثلہ خطرا مبیعا ٭ ولہذہ الابیات قصۃ عجیبہ حدثنا بہا شیخنا عمر بن صبانی
الموصلی رحمہ اللہ تعالی قال انشد بعضہم ہذہ الابیات وبات مفکرا فرای علیا کرم اللہ وجہہ فی المنام
فقال لہ اعد علی ابیات الکمیت فانشدہ ابیاتا حتی بلغ الی قولہ خطرا مبیعا فانشد علی بیتا اخر من قولہ
زیادۃ فیہا ؎ فلم ار مثل ذاک الیوم یوما ٭ ولم ار مثلہ حقا اضیعا فانتبہ الرجل مذعورا انتہی اس سے
منکرین کا پتا ونشان ارباب انصاف کو ملجاتا ہی لیکن اس دعوت عامۃ تامہ غدیری سے ہرگز
لازم نہین آتا ہی کہ پیشتر اس سے جناب رسولخدا نے مسئلہ امامت کو کبھی مذکور ہی نہین کیا ہوا بھی ہمنے
تحت آیہ نجوی تفسیر مدارک سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا والولایۃ اذا انتہت
الیک اور اسیطرح سے شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وہم راکعون الایہ کہ اسکے بعد جناب رسولخدا
علی مارواہ الثعلبی واماکم الرازی وغیرہما من ائمۃ السنۃ فرمایا واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد
بہ ازری الخ اور اسیطرح سے حدیث متفق علیہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اور حدیث ان علیا
منی وانا من علی وہو ولی کل مومن من بعدی کہ جسکی ترمذی اور نسائی اور حاکم اور احمد بن حنبل
اور ابن عبد البر اور ابن اثیر اور ابن حجر مکی اور شاہ ولی اللہ وغیرہم ناقل ہین اور ازین قبیل
سیکڑون حدیثین ہین وقد اشرنا الی بعض منہا کہ دلالت کرتے ہین اوپر قدیم ہونے ذکر امامت کے
پس غایۃ ما فی الباب سابق مین بعض احادیث مین ذکر اسطرح سے تھا کہ ہونگی اور اکثر اسپر بھی دال
ہین کہ حیات وممات سرور کائنات مین بلکہ قبل وجود آدم سے ہین اور اب ذکر اسطرح پر ہوا کہ
ہوئے پس منکر ذکر قدیمی مثل ثلثہ کے نفاق قدیمی مین گرفتار ہین اور منکر ذکر جدید نفاق جدید مین
گرفتار ہوئے اور الحمد للہ کہ آپکی ثلثہ قدیم اور جدید دونون سے بہرہ یاب ہین قولہ گویا ایمان کے
خلل کا سبب ٹھہرا **اقول** شیعونکی طرف سے تقریر بیان کرنا اوسمین لفظ گویا کو دخل دینا کیا معنی
شیعہ بیشک وشبہ یہی کہتے ہین کہ نفاق قدیمی کا ثمرہ حتما یہ نفاق جدید بھی ہوا اول کو علت ثانی کو

معلول ٹھہراتے ہین بلکہ دونوں کو معلولی علۃ ثالثہ جانتے ہین اور وہ ثالث نفاق اسلامی ہے
جو مومن حیث النبوۃ تھا یہ بنظر ظاہر ہی ورنہ الکفر ملۃ واحدۃ حقیقت مین سب ایکہی ہین۔
قولہ لیکن جب اوسکا نام ونشان **اقول** کہی بات ہی دُھرانے سی کیا فائدہ فالجواب **قولہ**
اس بات کو ہم سُن سکتے ہین **اقول** یہ آپ کی نہایت مہربانی عنایت ہی کہ اُس
بات کو قابل سُننے کی آپ فرماتی ہین ؎ عُمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ٭ لیکن آپ
جھوٹھ کہتے ہین آپ ہرگز نہ سُنینگے خدا نے آپکو گوش حق نیوش نہین دئے ہین آپ کیونکر سُنینگے
لہم آذان لا یسمعون بھا **قولہ** لیکن اس سے صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذلک
اونپر ہوسکتا ہی **اقول** ارتداد مسلّم ہی لیکن صَرف لفظ صرف بی مصرف ہی اس لئے کہ اگر من
حیث الاسلام منافق اور من حیث الایمان مُرتد کہین تو کونسا اجتماع النقیضین لازم آتا ہے
ہمنے سابق مین بیان کیا کہ ایک قسم کا نفاق اونکا من حیث النبوۃ اور من حیث الامامت تھا
اور دوسری قسم کا نفاق اونہون نی بقول آپکے بعد جناب رسولخدا کے ظاہر کردیا پس ایسے
اظہار نفاق کا نام اگر آپ نی ارتداد رکھا ہی تو نعم الوفاق اور اگر سوا اسکی اور کسیطرح کا ارتداد آپ
اونکے لئی ٹھہراتے ہین تو چشم ما روشن دل ما شاد ہم بھی اونکو طرح طرح کے کفر ونفاق کا جامہ پہنا
سمجھتے ہین ہرچند آپ فرماتی ہین کہ بحث امامت مین اس ارتداد کو ہم بیان کرینگے یعنی انکار کیجیگا
مگر یہان تو آپ نی از راہ مہربانی مسلّم کرلیا ہی پھر جو مقتضائے تسلیم ہی مناسب ہی کہ اس جگہ وہ بھی
عمل مین لائے یعنی ایک چہرہ تبرہ کا بھی اوڑائی پھر آگی چلکر بحث امامت مین ہم آپ سمجھ لینگے غایۃ الامر
یہ ہی کہ ساتھ معاذ اللہ کے استغفر اللہ بھی کھڈا لیگا حضور والا اسوقت مہربان ہین اس لئے
یہ گذارش ہوا ؎ کہ مہلے تو مارا کرد گستاخ

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

بیان حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانیکا جبکہ ہمنے حضرت ابو بکر صدیق کے
ایمان کو ثابت کرلیا اسلئے اب ہم کچھ ذکر حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایمان لانیکا کرتے ہین

Presented by Ziaraat.Com

یہ بات سبکو معلوم ہی کہ پیغمبر خدا علیہ الصّلوٰۃ والسلام دن رات اس فکر مین رہتے تھے کہ اسلام کی ترقی ہو
اور خدا کے دین مین لوگ داخل ہون کوئی لحظہ کوئی دم اس سے غافل نہ ہوتے تھے اور
جو تدبیر اوسکے حاصل ہونے کی ہوتی تھی دریغ نہ فرماتے تھے لیکن باوجود اس کوشش اور محنت
کے چھ برس کے عرصہ مین صرف چند ہی شخص جو کہ چالیس سے کم تھے ایمان لائے آخرش پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا نے اس تھوڑے سی جماعت کو دیکھکر خدا سے دعا کی کہ خداوندا اس گروہ کو بڑھا اور ایسے شخص کو
مسلمان کر کہ جسکے رعب و عزت سے اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو اور جسکی ذات سے بہت
جلد اسلام کو رونق ہوئے چنانچہ حضرت نے اپنے نزدیک ایسے صرف دو شخص اپنی قوم مین خیال کر
ایک حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ دوسرا ابوجہل کہ یہ دونون نہایت ہی معزز اور مشہور اور نامور
تھے اور انکو سب سے زیادہ عداوت بھی پیغمبر صاحب کے ساتھ تھی اور شب و روز اسلام کے معدوم
ہوجانیکی فکر مین رہتے تھے پس حضرت نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی اپنے دین کو ان دو آدمیون مین سے کسی ایک
آدمی کے مسلمان کر دینے سے قوی کر اور عمر یا ابوجہل مین سے ایک کو ایمان عطا فرما چنانچہ خدا نے
دعا حضرت کی حضرت عمر کے حق مین قبول کی اور انکو اسلام سے مشرف کیا حضرت عمر کے ایمان
لانیکا مختصر حال یہ ہی کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر صاحب کے ساتھ دلی عداوت تھی اپنے بھائیون سے کہا
کہ جو کوئی پیغمبر صاحب کو قتل کرے اور اونکا سر میرے پاس لاوے اوسکو ہزار شتر سرخ بال والے
اور بہت سے دینار و درم اسکے صلہ مین دونگا چنانچہ حضرت عمر نے یہ کام اپنے ذمہ لیا اور پیغمبر صاحب
کے قتل کے ارادے سے چلے ادھر حضرت عمر کا چلنا تھا ادھر خدا نے فرشتونکو حکم دیا کہ اسکو ہماری طرف
کھینچو اور جسکے سر لانیکو جاتا ہی اوسکے قدمون پر گراؤ ہماری قدرت کا تماشا دیکھو کہ شقی ہوکر جاتا
ہی اور سعید ہوکر لوٹیگا کافر بن کر نکلا ہی اور مومن پاک ہوکر پھریگا ہماری دشمنی کے ارادہ پر
مستعد ہوکر اوٹھا ہی اور ہمارے محبت کے دام مین ابھی پھنستا ہی وہ تو اپنی خوشی سے ہمارے
دوست کے قتل کو چلا ہی اور ہم زبردستی اسکو کافرون کے قتل کے لئے مقرر کرتے ہین اب تم
سطح زمین پر جاؤ اور اوسکی خبر لو اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر ہمارے دین مین لاؤ گر نیاید

بخوشی موئے کشائش ارید ٭ چنانچہ جب حضرت عمر تلوار کو گلی مین حمایل کرکے نہایت غصہ
اور طیش مین پیغمبر صاحب کیطرف چلی فرشتگان ملاء اعلی نے شادیکا غلغلہ بلند کیا طرقوا طرقوا کا شور
مچایا زبان حال سے اس شعر کو پڑھنا شروع کیا ؎ آمدان یارے کہ من میخواستم ٭ راست
شد کاری کہ من میخواستم ٭ رفتہ رفتہ میرود دان سوئے دام ٭ ہم بہ ہنجارے کہ من میخواستم ٭
چنانچہ حضرت عمر نے اثنائے راہ مین بہت سے معجزات دیکھی راہ مین ایک شخص مسلمان ملا اوسکے
مارنیکا قصد کیا اوسنے کہا کہ اوّل اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو کہ وہ مسلمان ہوگئے ہین تب غیرون کی
خبر لینا چنانچہ حضرت عمر اپنی بہن کے گھر گئے دروازہ بند پایا اور اواز قران مجید کے پڑھنیکی سُنی کہ اوسکو
باہر سے سُنتی رہی آخر دروازہ کھٹکھٹایا اونکی بہن نے دروازہ کھولا پوچھا کہ تم لوگ کیا پڑھتے ہو ہمکو دو
اونہون نے دینے مین انکار کیا آخر اپنی بہن اور بہنوئی کو خوب مار پیٹ کی جب اونکی بہن نے یہ زیاتی
دیکھی تو پکار اوٹھے کہ ای عمر ہمتو ایمان لاچکے اور سچے دین مین داخل ہوگئے اشھد ان لا الہ
الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ تمکو جو کرنا ہو سو کرو تب تو حضرت عمر ڈھیلی پڑی اور کہا
کہ اوس قران سے کچھ سناؤ تب سورہ طٰہٰ اونکو سنائی اوسکی فصاحت اور بلاغت پر غش ہوکر حضرت
عمر کے دل کو یقین ہوگیا کہ یہ بیشک سچا کلام خدا کا ہے اور اوسیوقت کلمہ شہادت پڑھا اور ایمان لائے
اور قصد پیغمبر صاحب کے حضور مین حاضر ہونیکا کیا جب حضرت کے آنیکی خبر ہوئی تو اصحاب رسول مین
تھلکہ پڑگیا اسلئے کہ وہ اُنکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے یہانتک کہ جب حضرت عمر دروازہ پر پہونچے
تو کوئی دروازہ کھولنے کو نہ اوٹھتا تھا مگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تعم چچا پیغمبر صاحب کے یہ کہکر اوٹھے کہ
وہ ایک آدمی ہے اگر اطاعت کے ارادے پر آیا ہے خیر ورنہ اوسکی تلوار اور اوسیکا سر چنانچہ حضرت عمر اندر
داخل ہوئے پیغمبر صاحب بنفس نفیس اوٹھے اور اونکو اغوش رحمت مین لیکر ایسا دبایا کہ اونکی انکھین
نکل پڑین تب تو حضرت مسکرائے اور اونکی طرف دیکھکر خندہ زن ہوئے حضرت عمر صدق دل سے
نعرہ مارکر کہنے لگے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک رسول اللہ تب سب مسلمان
خوشی سے تکبیر کہنے لگے اور حضرت عمر کے ایمان لانے پر حمد و ثنا خدا کی کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تعم نے

Presented by Ziaraat.Com

اوسیوقت پیغمبر خدا سے کہا کہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہووے اور خدا کی عبادت چھپکر یہ
مناسب نہین ہی آئے خانہ کعبہ کو چلئے اور باعلان نماز ادا کیجئے چنانچہ اونکی عرض کو حضرت نے قبول فرمایا
اور خانہ کعبہ کیطرف توجہ کی اور نہایت شان و شوکت سے حضرت معہ سب صحابہ کے عازم خانہ کعبہ کے ہوئے
جب حضرت تشریف فرما خانہ کعبہ کے ہوئے تو حضرت عمر ہی آگے آگے چلے کافرون کے وہ منتظر تھے کہ سر
پیغمبر صاحب کا لاتے ہونگے یہ دیکھکر کہا کہ ای عمر یہ کیا حال ہی تب حضرت عمر نے فرمایا کہ سنو مین ایمان لایا
اور پیغمبر کی غلامی کا غاشیہ مینے اپنے دوش پر لیا جو اطاعت کریگا خیر اور نہ اگر مزاحمت کریگا تو یہی تلوار اور
اوسکا سر چنانچہ چند آدمیونکو اپنا زور دیکھایا اور خانہ کعبہ مین جاکر پیغمبر کے پیچھے نماز ادا کی یہ حال حضرت
عمر کے ایمان لانیکا ہی اور اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا ہی اول پیغمبر صاحب کی دعا کرنیکا کہ حضرت عمر کے
ایمان لانیکے واسطے کے دوسری اس کیفیت سے ایمان لانیکا چنانچہ ہم دونون باتونکو شیعونکی کتاب سے
ثابت کرتے ہین۔

یقول التمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جب ہمنے بنائے ایمان اول شیخین کو جو آپ نے بڑی جدوکد سے ڈالی تھی بحمد اللہ جڑ سے کھود کر پھینکدئے
تو اب ہمکو ایمان ثانی اثنین مین گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہین رہی اسلئے کہ وہ خود بخرق اجماع مرکب باطل
ہوجائیگا لیکن بخیال اسکے کہ اگر ابکار افکار آپکی کہ حقیقت مین ایک مدت دراز سے فرسودہ انظار
فحول ہین متبرج نہونگے تو آپکو قلق ہوگا اسلئے ہمکو ضرور ہوا کہ اونکے چہرہ سے نقاب اوٹھائین اور اونکی
پردہ دری بھی عمل مین لائین تاکہ سبکو معلوم ہوجائے کہ آپنے عجائز فرتوتہ کو بحسن بیانی لباس رنگین
پہنکے جنازہ نشین وادی جنگ جمل فرمایا ہی ؎ بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد
چون باز کنی مادر مادر باشد ؎ یہ جو ارشاد ہوتا ہی کہ یہ بات سبکو معلوم ہی اسکے تحت مین آپنے چند
باتونکا افادہ فرمایا ایک تو یہ کہ جناب رسولخدا ہمیشہ فکر ترقی اسلام مین رہتے تھے دوسری یہ کہ حضرت
عمر مغرور اور مشہور اور نامور تھے تیسری یہ کہ اونحضرت نے دعا کی واسطے ایمان ایک دو کافرون کے بلفظ
اعز الاسلام بفلان والفلان بطریق منع الجمع یا منع الخلو یا کلیہما چوتھی یہ کہ دعا اونحضرت کی حق عمر مین

مقبول بھی ہوئے پانچوین یہ کہ سب سے زیادہ پیغمبر سے عداوت انہین کو تھی پس یہ جو آپ نے
فرمایا یہ بات سبکو معلوم ہے اگر اشارہ یہ کا طرف سخن اوّل کے ہے تو مسلّم ہے کہ جناب رسولخدا فکر ترقی
اسلام مین رہتے تھے اور وعظ و پند فرماتے تھے اور معجزات دکھاتے تھے اور صاحبان عقل و خرد
ایمان لاتے تھے اور صاحبان جہل یعنی امثال ابی جہل کچھ بھی نہ سنتے تھے لیکن ایک سخن معلوم
کے تحت مین چند سخنان غیر معلوم کا ذکر کرکے جہلا کو فریب دینا ہے اور اگر اشارہ یہ کا طرف کل سخنان
کی ہے اور غرض آپکی یہ ہے کہ کل باتین مسلّم الثبوت ہین اور سبکو معلوم ہین تو ہم لا نسلّم کہتے ہین دعاوے
بے دلیل کرنا آپ لوگونکی عادت جبلّی ہے دعا کرنا جناب رسولخدا کا واسطے کافرین جاحدین کے مثبت
ہے تحقیقاً اوپر حدیث صحیح ترمذی کی اور الزاماً اوپر حدیث مقطوع الصدر والعجز بحار کے قطع نظر
اس سے کہ الزام فرع تحقیق ہے حال خیانت تقریر الزامی کا ہم بعد اسکے بیان کرینگے پہلے تحقیق کا حال
سُن لیجیے کہ حدیث صحیح ترمذی کی کہ جسکے راوی بمصداق مثل مشہور کھجری کی گواہی گھی ہندے
مین واستشہاد الثعلب بذنبہ عربی مین خود ابن عمر ہین باین عبارت ہے ان رسول اللہ
قال اللّٰھم اعزّ الاسلام باحبّ ھذین الرجلین الیک بابی جہل او بعمر بن الخطاب وکان
احبّھما الیہ عمر انتہی یعنی خداوندا معزز کر اسلام کو ساتھ اوسکے جو محبوب تر ہے تیرے ان دونون
شخصونمین سے کون کہ ابوجہل اور عمر ابن الخطاب اور تھا محبوب تر عمر ابن الخطاب قطع نظر
اس سے کہ پیش خدا اور رسول محبوبیت کفار بلکہ اجمیت اونکی جائے غور و تامل ہے فانّ اللہ عدوٌّ
للکافرین علی ما فی الکتاب المبین ہم کہتے ہین کہ اس حدیث کی تو بڑی بڑی صنادید آپ کی
منکر ہین از انجملہ بڑی گروجی آپکے عکرمہ ہین جو بڑے محدث ہین مذہب اہلسنت کی اور آپکے جدّ فاسد سراپا
مفاسد بساطی صاحب بھی اونکو مانتے ہین سیوطی نے رسالہ دُرر منتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ مین
فرمایا ہے ذکر ابو بکر التاریخی عن عکرمہ انہ سئل عن حدیث اللّٰھم اعزّ الاسلام فقال معاذ اللہ دین
الاسلام اعزّ من ذلک پس جب ایسا بڑا محدث اس حدیث کی تکذیب کرے اور
معاذ اللہ کہے تو یہ دعوی آپکا کہ سبکو معلوم ہے غلط ٹھہرا یا نہین مگر یہ کہ ان محدث صاحب کو اہل اسلام سے

Presented by Ziaraat.Com

خارج کر دیجئے اور بپاس خاطر حضرت عمر یہ امر کچھہ دشوار نہین ہی مگر مشکل یہ ہی کہ کچھہ لوگ
ایسی بہی اسکے منکر ہین کہ اگر آپ اونکو اسلام سی خارج کیجیگا تو سب مسلمان آپ ہی کو اسلام سے
خارج کر دینگے از انجملہ حضرت علیا صدیقہ قبلہ و کعبہ اعلی اللہ مقامہا مجتہدہ صاحبہ سنیونکی ہین کہ وہ بھی مکذب
اس حدیث کی ہین اور اظہار حق مین کچھہ رعایت اپنے عم نامدار کی نہین کرتی ہین چنانچہ کتاب انسان العیون
فی سیرۃ الامین المامون مین ہی عن عائشہ انہا قالت انما قالت انما قال رسول اللہ صلعم اللہم اعز عمر
باالاسلام لان اسلام یعز ولا یعز یعنی پیغمبر خدا نے اعز الاسلام ہرگز نہین فرمایا بلکہ اگر کہا تو یون
کہا ہی اللہم اعز عمر باالاسلام اسلئے کہ اسلام معزز نہین ہوتا بلکہ معزز کرتا ہے اوسکو جو قبول
کرے اور جو ذکر معززی اور نامعززی حضرت عمر آپنے فرمایا پس جائے تامل ہے
کہ معززیت من حیث النسب ابن الضحاکۃ الحبشیۃ کی تو مثالث کلبی مفسر سے
ظاہر ہے اسلئے آپکے بابا جان آپکے مامون جان بھی تھے اور اپکی امان جان آپ کے
بہن بھی تھین ایسی طہارت مولد شاید دنیا مین کسی مجوسی کو بہی نصیب نہوئی ہوگی بہتر یہ ہے
کہ اسکا پردہ فاش نہ کرائے اسکو مبہم ہی رہنی دیجئے اور معززیت من حیث الحسب پس زبان
ترجمان حضرت عمرو عاص سی جنکے حق مین جناب رسولخدا نے اللہم صل علی عمرو ابن العاص
فرمایا ہی جیسا کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب مدارج النبوۃ مین فرمایا ہی بہت واضح اور روشن
ہی چنانچہ آپ کی پردادا صاحب شاہ ولی اللہ کتاب ازالۃ الخفا مین ناقل ہین کہ حضرت عمر
وعاص فرماتی ہین لعن اللہ یوما کنت فیہ والیا لابن الخطاب واللہ لقد رایتہ ورایت اباہ
وان علی کل واحد منہما عباءۃ قطرانیۃ موتزرا بہا ما یبلغ مابض رکبتیہ وعلی عنق
کل واحد منہما حزمۃ من حطب وان العاص بن وائل لفی مزررات الدیباج الحدیث
محصل یہ ہی کہ خدا لعنت کری اوس دن کو کہ جسمین عمر بن الخطاب کیطرف سی حاکم ہون خدا کی
قسم مین نے خود عمر ابن خطاب کو دیکھا اور بھی اوسکے باپ کو دیکھا کہ اس حالت ذلت
وخواری مین بسر کرتے تھے کہ ان دونون سے ہر ایک کی تن بدن پر بجز ایک چادر قطرانی کی نہ تھی

واضح ہو کہ قطریہ و قطرانیہ ایک کرپاس خشن ہی کم قیمت کہ جس سے جُلّ فرس یعنی گردنی گھوڑونکی بناتی ہین الحاصل اس کرپاس قطرانی سے کہ نمونہ سرابیلھم من قطران کا تھا واسطے ستر عورتین کے ازار بنائی تھے کہ کہٹنونکی اوپر ہی رہتے تھی اور ہیئت کذائی سی بوگھٹی لکڑیون کی کے جنگل سی سر پر لاتی تھے اور گلی گلی لکڑی بیچتے تھی اور اس کلڑ ہاڑی پن سے اوقات گذاری کرتے تھی اور برخلاف اسکے باپ اوس شخص کا یعنی عاص بن وائل لبہا سہائے دیبا مین کرتا تھا انتہی اور مین کہتا ہون کہ خدا لعنت کری اوس روز کو جسروز ایسا شخص جسکے یہ کیفیت تھے اور حسبًا اور نسبًا ایسا تھا مسند رسول پر بیٹھا اور عُظمائے قُریش اور سادات بنی ہاشم پر حکمران ہوا مختصر حال حسب اور نسب کا تو آپ نی سُنا اور اگر یہ فرمائے کہ عزت اور شہرت اونکی ازراہ شجاعت اور مردانگی کے تھی تو آپ سی ہم بقسم روح پر فتوح حضرت عُمر پوچھتے ہین کہ کبھی اپ نی کسی سے سُنا ہی کہ ہمارے حضرت خلیفہ جی نے کسی پہلوان کسی زور آور کسی شجاع و بہادر مثل مرحب و حارث و عمر ابن عبدود و کبش کبشیہ اور ابوجرول وغیرہم سے مقابلہ کیا ہی اور کسی لڑائی مین قدم مبارک کو ثبات ہوا ہی تواریخ مین موجود ہی کہ خود زبان گہر افشان سے فرماتے تھی لقد رایتنی یوم احد اعدو انی الجبال کانّی ارویۃ یعنی جب مین جنگ احد مین لڑائی سے بھاگا تو مثل مادہ بُز کوہی کے پہاڑون پر اوچکتا چلا جاتا تھا سبحان اللہ یہ مادگی تو یاد وہ قول سیوطی ہی کہ داء الانبۃ کانت فی کثیر من اہل الجاہلیۃ کابی جہل وغیرہ والرفضۃ خذلہم اللہ یقولون انّ سیدنا عمر کان بہ ہذا الداء ولا یعلمون انّہ کان بہ داء لم یکن دواؤہ الا ماء الرجال کما نقل من حاشیۃ القانون للسیوطی اور طول قد و قامت جو علامات مخنثیت سے ہی یہی قرینہ راستی نقل ہی الحاصل ثبوت عزت و حُرمت خلیفہ جی بہت دشوار ہے اور کافی ہی بیچ اثبات رذالت اور دنائت کی دشنام خور صحابہ ہونا اونکا کنز العمال جو معتبر کتاب اہلسنت کی ہی اوسمین موجود ہی کہ عباس نے عمر کو مان کی کیا بُری گالی دی اور اون سے کچھہ بہی نہ کندہ ہوا چنانچہ ایکروز کہا عباس نی اعضک اللہ بظر امک واحضرت چچا صاحب

آپ کو بھی کیا ہی بی تک کی سوجھی تھی بھلا یہ کونسا مقام دانت لگانیکا تھا اسکا مطلب
کچھہ ہماری سمجھ مین نہین آتا شاید مان سے بیٹے کی مُنہ مین متوانا اس عبارت سے مقصود
ہو یا اور کچھہ عنایت و شفقت فرمائی حال شیعیان جناب مولوی مہدیعلیخان صاحب دام
عنایتہ اگر آپ اس عبارت کنز العمال کا مطلب سمجھے ہون تو بینوا توجروا لیکن شہرت خلیفہ صاحب
کی فتنہ و فساد اور مکر و خدع اور کج خلقی اور بدزبانی مین مسلم ہے ہر چند بدزبانی بھی گھری مین
تھی ہمارے حضرت فقط تھان ہی کی بڑے تھے اور میدان کی ہیز اور ناچیز جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا
باقی رہا امر قبولیت دعا کا آپ کی باب مین اوّل تو دعا کا ثبوت محل کلام ہے ثانیاً کیون نہین جائز
ہے کہ یہ دعا بھی مثل صلوۃ جنازہ منافق لمصلحۃ ہو مگر افسوس اوسوقت مین حضرت عمر نہ تھے کہ جناب
رسولخدا کا دامن پکڑ کر کھینچتے اور دعا کرنے سے مانع ہوتے اور یہی جائز ہے کہ یہ دعا مثل دعائے
استغفار منافقین ہو کہ جسکو قبولیت سے کچھہ علاقہ نہین ہے سواء علیهم استغفرت لهم ام لم
تستغفر لهم وان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم ان الله لا یهدی القوم الفاسقین
وستعلم بتفصیل اور اونکی ایمان ظاہری کو سبب دعا ٹھہرانا غیر مسلم ہے اور مقارنت بین الدعا
وظاہر الایمان بفرض تسلیم جائز ہے کہ اتفاقی ہو اور جبکہ سبب ایمان ظاہری مثل سبب ایمان ظاہری
دیگر منافقین طمع حصول دنیا زمانہ اینده مین ہی جیسا کہ سابق مین گذرا اور عنقریب اسکا ذکر مقولہ
مقبولہ مخاطب مین آتا ہے تو اس صورت مین دعا کو سبب ٹھہرانا لغو ہے اور مشعر از توارد علتین
مستقلتین علی معلول واحد شخص ہے وہو کما تری ومما یضحک علیه الثکلے قولہ حضرت عمر کی ایمان لانیکا
مختصر حال یہ ہے اقول اس بیان مختصر مین تو آپ نے اتنی لغویات اور ہزلیات اور غزلیات گائی
کاش اگر مطول لکھتے تو کیا جانے کہ کیا آفت اپنے سر پر لاتے خدا و رسول اور ملائکہ پر تو افترا و کذب
کر چکے اب اس سے بڑھکر اور کیا کرتے قولہ پیغمبر صاحب کے قتل کے ارادے سے چلے اقول سبحان الله
وجزاک الله کس نیک کام کے ارادے سے چلے اس خوش نیتی پر یقین ہے کہ ہر ہر قدم پر ملائکہ اپنے پر
بچھاتے ہونگے اور ہزارون رحمتین بھیجتے ہونگے اور ہزارون حسنات لکھتے ہونگے اور ہزارون سیئات

مٹاتے ہونگے **قولہ** ادھر حضرت کا چلنا تھا اور اودھر خدا نے فرشتونکو حکم دیا **اقول** سچ ہے ایسی کار خیر کی نیت سے چلنے کا یہی ثمرہ ہے کہ خدا حاملان عرش کو فرمائے کہ عرش کو چھوڑ دو اور کرسی کو توڑ دو اور ذکر الٰہی سے منہ موڑ دو اور سر کے بل زمین کیطرف دوڑ دو ارے صاحب کچھ تو خدا سے ڈرو دیکھو کہیں آسمان نہ تمہارے سر پر پٹ پڑے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا یہ کیون خدا پر بہتان کرتے ہو کب خدا نے حکم دیا اور کب ملائکہ آئے آپ کو کچھ بھی حیائے عثمانی سے بہرہ نہین کہ اپنی مخالف کے سامنے بلا حجت و دلیل ایسے لغویات بکتے ہین آپنے تو اثبات کیفیت ایمانکو آگے چلکے محول اوپر حملہ حیدری کے کیا اور اوسمین تو ان مزخرفات اور خرافات کا جو خلاف عقل اور نقل ہے کما ستعرف سر موذکر نہین ہے پھر آپ کو کچھ شرم و حیا و غیرت نہ آئی کہ بلا سند کتاب و حدیث اسکو ذکر کرتے ہین کاش کوئی حدیث جیب خاص ہی سے لکھدی ہوتی کہ گو اہل فہم کے نزدیک سند نہ ہوتی مگر سواد اعظم یعنی دھنی جولاہے معتقدین آپکے تو اوسپر اطمینان حاصل کر لیتے ہم سوا اسکے کہ جھوٹ کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ اور کیا کہین **قولہ** ہم زبردستی اوسکو کافرون کے قتل کے لئے مقرر کرتے ہین **اقول** اذا لم تستحی فقل ما شئت عالیمقدار لنا جائے شرم و غیرت ہے کہ شیعیان حیدر کرار غیر فرار کے سامنے بھگوڑون کے قاتل کفار ہونیکا ذکر آپ لب پر لاتے ہین اور کچھ نہین شرماتے ذرا یہ تو فرمائے کہ خلیفہ صاحب کس لڑائی مین لڑے اور کہان معرکہ آرا ہوئے اور کہان قتل کفار کیا اور کس بہادر اور جرار کے مقابل ہوئے اور کسکو کسکو مارا اور کس کس نابکار کا سر اوتارا **قولہ** گر نباید بخوشی خود کشانش آرید **اقول** موکشی ملائکہ کفار نابکار کے جہنم مین داخل کرنے کے لئے بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ سے ظاہر اور ہویدا ہے مگر موکش ہونا واسطے داخل کرنیکے بیچ کفر و اسلام کے پس باعتقاد مجبرہ اہل سنت درست ہے کہ بندہ مجبور ہے اور خدا زبردستی کفر و اسلام مین داخل کرتا ہے بلکہ باعتقاد اشاعرہ بھی کہ قائل بقدرت موہومہ عباد ہین صحیح ہو سکتا ہے کہ حقیقۃً مآل اسکا بھی طرف جبر کے ہے چنانچہ آپکے علماء عالیمقدار نے بھی اسکا اقرار کیا ہے صاحب مسلم الثبوت کے نزدیک مسلم الثبوت ہے کہ اشاعرہ

مجبرہ مین چنانچہ فرماتے ہین کہ الحق انہ کفو للجبر یعنی مذہب اشاعرہ کفو جبر ہی لیکن ظاہر یہ ہی
کہ مثل سنیان این زمانہ آپ بھی فرقہ حنفیہ اشعریہ ماتریدیہ سی ہون کہ فی الجملہ قائل بحسن و قبح عقلی ہین
اور افحام الرسل کے جواب سی لاجواب ہوکر جھک مار کر اس مسئلہ مین مذہب امامیہ اختیار کیا ہی
اور افعال عباد مین مشیت اور ارادہ عبد کو دخل دیکے اپنی تئین جبر سی بچاتی ہین اور افعال اختیاریہ
اور غیر اختیاریہ مین فرق کرتے ہین گو ما بہ الفرق مین ہمارے اور اونکی فرق ہی کہ ہم نفس فعل اختیاری
مین بھی مثل مشیت و ارادہ کے موثر عبد ہی کو جانتی ہین اور ماتریدیہ نفس فعل مین موثر خدا کو
جانتی ہین اور مشیت و ارادہ مین موثر عبد کو پس بنا بر اسکے معنی فعلت کی ماتریدیہ کی نزدیک
اردت الفعل کے ہونگی اور نسبت فعل کی طرف عبد کی باعتبار فقط ارادہ کی ہوگی ہر چند یہ بات
فی نفسہ باطل ہی اس لئے کہ جسطرح ارادہ کی نسبت طرف عبد کی دیجاتی ہی اوسیطرح فعل کی
نسبت بھی طرف عبد کے دیجاتی ہی فیقال اردت ففعلت اور بنا بر ماتریدیہ کی معنی اس عبارت
کے اردت فاردت کی ہوئے ولا یخفی سخافتہ اور اسیطرح سے معنی من شاء فلیومن من شاء فلیشاء
کے ہوئے ولا یخفی لغویۃ ہذا المعنی بہر کیف حب بنا بر مذہبین کے جبر افعال اختیاریہ مین باطل ٹھہرا پس
بنا بر اسکے خداوند تعالی کا جبر کرنا کسی شخص پر ایمان لانے مین اور زبردستی بموکشانی کفر و اسلام پر
رکھنا جائز نہوگا پھر حضرت عمر کے لئے یہ فعل قبیح کہ خلاف مصلحت اختیار و اختیار ہی کیونکر عمل مین آیا الغرض
مئی محبت سامری امت نی بمصداق واشربوا فی قلوبہم العجل کے ایسا اپ کو بدحواس و بیخود
کیا ہی کہ لا عن شعور مثل اشاعرہ لاشعوریہ کی طرانہ جبر گاتے اور ایمان جبریہ عمر کا طبلہ بجاتے ہین اور اگر
فی الحقیقہ آپنی مذہب جبر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین مجوس ہذہ الامۃ بنایا ہی تو ابطال اس مذہب کا
باتفاق امامیہ اور ماتریدیہ کتب کلامیہ مین موجود ہی اس مقام مین ہم فقط دو ایک آیت قرانی پر
جو متعلق بمسئلہ خاص ایمان ہین اکتفا کرتے ہین اپ مدعی ہین اسکے کہ خدا نی زبردستی جھوٹے کھینچکر
جوتیان مار کر فلانے کو مسلمان کیا مین کہتا ہون کہ یہ باطل ہی بموجب آیہ وافی ہدایہ لا اکراہ
فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر کے

اور اگر خداوند تعالی کو منظور ہوتا کہ بمشیت الجائے لوگ ایمان لاوین تو بمقتضائے لو شاء اللہ
لآمن من فی الارض کلہم جمیعاً کسی کی مجال نہوتی کہ کفر کو اختیار کرے مگر اس صورت مین
اختیار عباد اور تعریض ثواب وعقاب اور تکلیف وتشریع بالکل باطل ہوجاتے اور بعث رسل
وارسال کتب ایک امر لغو ہوتا **قولہ** فرشتگان ملاء اعلی نے **اقول** خداوندا یہ دیوانون کے
بک ہی یا سودائیونکی جھبک ہی یا مجنونون کی بڑ ہی عمر تو طیش وغضب مین قتل پیغمبر کو چلے پس مقتضا اسکا یہ ہے
کہ فرشتے ہر ہر قدم پر اس نیت پر صلواتین بھیجین نہ یہ کہ شادی محفل نوداماد کی کرین سازو چنگ بجائین اور
طرقوا طرفوا گائین جب آپ خدا ہی پر افترا کر چکے ہین تو ملائکہ پر افترا کرنا کیا بات ہی یا تو اثبات
اسکا قران اور حدیث سے کیجیے یا جھوٹے کے منہ مین جو مناسب ہو دیجیے **قولہ** آمدان یاری
اقول سبحان اللہ یہ قطعہ غزل ہی کہ جعفر زٹلی کی زٹل ہی بلاغت کلام ملائکہ بصیغہ واحد بجائے
جمع کہ من میخواستم سے پیدا ہی ناراستی کا کج بیانی سے ہویدا ہی معلوم نہین کہ ملائکہ نے کونسا
دام فریب بچھایا کس گھاگھس یا الو کو پھنسایا ہنجار مصرع رابع ناہنجاری قائل پر دلیل ہے اگر شعر کہنیکا
سلیقہ ہی نہتا تو ان الفاظ رکیکہ کے موزون کرنے سے بے سلیقگی اپنی ظاہر کرنا کیا ضرور تھا **قولہ**
معجزات دیکھو **اقول** اس سب کا اثبات حملہ حیدری پر رکھا ہی اوسمین تو نہ معجزات دیکھنے کا
ذکر ہی نہ قصد کرنے قتل ملاقی فی الطریق کا غرض ہر جگہہ کچھ کچھ جھوٹ ملا دینا اور ایجاد بندہ اگرچہ
گندہ ہی ہی ضرور ہی آرے جھوٹھون کو بے جھوٹ کے مزا ہی نہین ملتا **قولہ** اخر آپنے بہن اور بہنوئی کو
خوب مار پیٹ کی **اقول** یہ بات سچ ہی کہ اشداء علی الکفار انہین کی شان مین ہی معلوم نہین
کہ سالے نے بہنوئی کو کیسا کافر سمجھا تھا مگر اس جگہ پر ہم آپکے باغیرت ہونے کے قائل ہو گئے
اس لیے کہ عمر کے مارنیکا تو آپنے ذکر فرمایا اور عمر کے مار کھانے اور پٹ جانے کے ذکر سے آپ
شرمائے حالانکہ حملہ حیدری جو آپکا اس مقام مین مستند ہی اوسمین بالتصریح اسکا ذکر بھی موجود
ہی کہ حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کو مارا اور اونکے بہنوئی نے بھی اپنے سالے عمر کو مارا انہون نے
بال نوچے اونہون نے داڑھی اوکھاڑی گھوسم گھاسا لات مکا چلا کبھی سالے اوپر تھے بہنوئی نیچے

Presented by Ziaraat.Com

تھے کبھی بہنوئی اور برادر سالے مثل خواہر نیک اختر بیچے تھے چنانچہ فرماتے ہین بیت در آویخت
داماد ہم با عمر ✤ گرفتند خصمانہ ہم را بسر ✤ بخستند گہ روئے ہم گاہ پشت ✤ لگد گہ زدندی بہم
گاہ مشت ✤ زہم پوست کندند گہ گاہ مو ✤ گہے این بزیر آمدے گاہ او ✤ اور واضح ہو
کہ حضرت ابی بکر کے جوتے لات کہانیکا ذکر تو ہم آگے کر چکے اس جگہہ حضرت عمر کی بھی جوتا
لات کھانیکا ذکر تمنے سنا ہم کو تعجب ہی حرکات سفاہت سمات ان حضرات سے کیون
صاحبو جوتا لات کہانا یا جیون کے کام ہین یا شرفا کے اسے سے ظاہر ہی کہ تلوار باندہنا فقط
دکھانیکو تھا اور جوتا لات کہانیکو تھا **قولہ** تب تو حضرت عمر ڈھیلے پڑے **اقول** حضرت
عمر کے تو یہی عادت جبلی تھی کہ جہان کڑا اور سخت دیکھتے تھے ڈھیلے پڑ جاتے تھے اگر بہنوی کے
آگے بھی بلحاظ و پاس راحت دینی بہن کے ڈھیلے پڑ گئے ہون تو کچھہ بعید نہین لیکن حقیقت
یہ ہی کہ صاحب حملہ اعلی اللہ مقامہ نے حضرت عمر کے ڈھیلے پڑنے کی ڈھیلے روایت نظم
کی ہی ہر چند یہ بھی ماخوذ کتب تواریخ اہل سنت ہی سے ہی مگر ہم چست روایت کا نشان
آپکو بتلاتے ہین کتب احادیث سے کہ اوسمین کسی سنی کو مجال انکار نہین ہو سکتی کتاب
صواعق محرقہ مین ابن حجر کہ ناصبیت مین پتھر سے بھی سخت تر ہی علی ما نقل عنہ لکھتا ہی
اخرج ابو علی والحاکم والبیہقی عن انس قال خرج عمر متقلدا السیف فلقیہ رجل من بنی
زہرہ فقال این تعمد یا عمر قال ارید اقتل محمدا قال کیف تامن بنی ہاشم و بنی زہرہ وقد
قتلت محمدا قال ما اراک الا قد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک
قد صبوا وترکا دینک فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البیت فدخل
فقال ما ہذہ الہنیمۃ وکانوا یقرؤن طہ قال ما عدا حدیثا تحدثنا بینا قال فلعلکما قد صبوتما فقال لہ
ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطاہ وطئا شدیدا فجاءت اختہ لتدفعہ عن
زوجہا فنفحہا نفحۃ واحدۃ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبی وکان الحق فی غیر دینک اتی
اشہد ان لا الہ الا اللہ وساق الحدیث بطولہ الی ان قال فخرج یعنی رسول اللہ صلعم

اتی عمر فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہٍ یا عمر حتی ینزل اللہ بک من الخزی والنکال ما انزل بالولید بن المغیرہ قال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ انتہی پس اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ جناب رسولخدا تشریف لائے اور عمر کو گھر کی اور جھڑکی دی اور چاہا کہ تلوار اور کپڑے سب چھین کے کچھ سزائے اعمال دین یا مثل قلیون کے ننگا گھر سے باہر نکالدین اور غصہ مین یہ بھی فرمایا کہ ارے جب تک تو سزائے زشتی اعمال مثل ولید نہ پاویگا باز نہ آویگا پس یہ وجہ ڈھیلے پڑجانے حضرت عمر کی البتہ اقرب بقیاس ہے کہ بروے انکے سوانح عمری سے ظاہر ہے کہ شمشیر مبارک جنگاہ مین کبھی غلاف سے باہر نہ نکلی گو اسیروں پر گھر مین آکے دو انگل ہر وقت باہر ہی رہتی تھی الغرض ایک اندک چشم نمائی جناب رسولخدا سے زہرہ آب اور زیر جامہ خراب ہوگیا اور بدحواسی سے شہادتین پکارنے لگے اور اگر کوئی شخص بلحاظ جمع بین الروایتین کے کہ ایک امر مستحسن ہے اسکا بھی قائل ہو کہ مقارن اس حال کے قول کاہن بھی یاد آیا اور طمع حصول دنیا زمان آیندہ مین بھی دامنگیر ہوئی تو کچھ قباحت نہین ہے جیسا کہ صاحب حملہ انہین اشعار مین اسکا اشعار فرماتے ہین بیت چو آیات معجز بیان را شنید ٭ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ٭ لیکن بنا بر اس روایت کے ہمکو اسکی ضرورت ہی نہین ہے اسلئے کہ علاوہ بخوف جان ایمان لانیکے کہ یہی ایمان منافقانہ ہے جیسا کہ مفہوم اس روایت کا ہے کفر و نفاق حضرت ثانی بالصراحۃ آخر فقرۂ حدیث مذکور ہے ظاہر ہے اسلئے کہ جناب اصدق الصادقین صلوات اللہ علیہ والہ اجمعین نے فرمایا کہ اے عمر تو ہرگز باز نہ آویگا اپنے کفر سے جب تلک کہ عذاب و نکال ولید بن مغیرہ مین گرفتار نہ ہو اور ولید بن مغیرہ اون پانچون لعینون سے تھا جو ایکہی دن عذاب خدا مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئے اور جناب باری نے اونکے حق مین انا کفیناک المستہزئین فرمایا پس ظاہر ہے کہ عمر پر عذاب ولید بن مغیرہ نہین نازل ہوا تو اگر باز آیا اپنے کردار کفر سے بغیر نزول عذاب ولید بن مغیرہ تو معاذ اللہ خبر اصدق الصادقین علیہ صدق سے

مقرا ہوئے اس لئے کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تیرا باز آنا جب ہی ہوگا کہ جب عذاب خدا
مین گرفتار ہوگا پس باز آنا عمر کا کفر ہی بغیر نزول عذاب محال ٹھہرا ورنہ کذب خبر مخبر صادق مین
لازم آوے پس اہل سنت کفر عمر کے قائل ہون یا نزول عذاب کفار کے اونپر قائل
ہون اور در صورت ثانی بھی کفر عمر مین جائے کلام نہین ہی اسلئے کہ اہل ایمان کا معذب ہونا
بعذاب کفار محال ہی اور سابق مین بوضوح تمام بیان ہوا کہ اسلام ظاہری کفر حقیقی سے
مانع نہین ہی والحمد للہ علی وضوح الحجۃ **قولہ** فصاحت اور بلاغت پر غش ہوکر **اقول**
در واقع کلام اللہ مین یہی تاثیر ہی کہ پتھر بھی پانی ہوجائے ولو انزلنا ھذا القران علی جبل
لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ مگر اسکا کیا علاج ہی کہ قلوب منافقین اشد
قسوۃ من الحجارۃ تھے امثال انکی عمر بھر سیکڑون معجزات دیکھتے رہی اور مثل فرعون اور ہامان
سحر سحر پکارا کئے فصاحت اور بلاغت قران کے اکثر کفار مقر ہین چنانچہ بنہایت تفصیل ناظرین
اعجاز التنزیل پر مخفی نہین ہی ہمنے لب التواریخ انگریزی مین دیکھا ہی کہ نصاری اسکے
قائل ہین کہ واقع مین عبارت قران ایسی شستہ و رفتہ واقع ہوئی ہی کہ آج تک مثل
اوسکے نہین ہوسکتی انتہی لیکن یہ اقرار کچھ مفید اونکو ایقان کا نہ ہوا و اگر فرض کیجئے کہ بقضائے
جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم کے ایقان بھی حاصل ہو تو کفر جحود کا کیا علاج
ہی باقی رہا دل کا نرم ہونا آیات قرانی کے سنے سے اسکو بھی ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہی
بلکہ بعض اوقات مین رقت قلب اسکا باعث ہوجاتی ہی ہمنے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ جب
فصیح و بلیغ مرثیہ کسی مجلس مین پڑھا جاتا ہی تو بہت سے کفار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوجاتے
ہین اور اسیوجہ سے ان من البیان لسحرا کہا جاتا ہی اگر آپکو باور نہو تو کبھی مجالس مرزا دبیر
صاحب اور میر انیس صاحب سلمہ اللہ مین شریک ہوکر امتحان کیجئے یہ تو ہمین یقین نہین ہے
کہ آپ مین کچھ اثر ہو اسلئے کہ آپکا مرتبہ بہت عالی ہی لیکن آپ سے کم مرتبہ کے لوگونکو ہم البتہ روتے دکھا دینگے حالانکہ
اون لوگونکو ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہی **قولہ** اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے

Presented by Ziaraat.Com

اقول شوکت اور حشمت کا ذکر تو جانے دیجئے یہ فرمائے کہ اونکی شدت کفر اور عداوت اور قساوت اور شقاوت سے واقف تھے اور یہی امر موجب تعجب اصحاب ہوا چنانچہ صاحب حملہ فرماتے ہین بیت بماندند اصحاب اندر شگفت ✤ اسی شگفت کا ترجمہ اپنے تہلکہ کیا ہے بھلا اشرافونکی نظر مین پاجیونکی کیا شوکت وحشمت ہوگی چنانچہ آپ خود بعد اسکے فرماتے ہین کہ پیغمبر صاحب کے چچا نے فرمایا کہ اوسی کی تلوار ہے اور اوسی کا سر چونکہ آپ تلوار باندھکے آئے تھے اس لئے امیر حمزہ نے یون فرمایا ورنہ مقام اسکا تھا کہ فرماتے اوسی کی جوتی اوسیکا سر قولہ کہ آنکھین نکل پڑین **اقول** گستاخی معاف جب آنکھین نکل پڑی ہونگی تو بیشک فرش جناب رسولخدا بھی نجس ہوگیا ہوگا کیونکہ استرخار مقام معلوم معلوم ہے کہ اوسی وجہ سے منبر رسول پر ضبط باد شکم نکر سکتے تھے باانکہ از زمان جاہلیت تا اون مسند آرائے خلافت اور بھی کچھ اشغال تھے جس سے مقام مخصوص کا استرخار کمال درجہ کو ہوگیا تھا اسی سبب سے کتونکی طرح کھڑے ہو پیشاب کرنیکو احفظ للدبر فرماتے تھے آپ اسقدر مہمل گوئی کیون اختیار کی ہے مگر یہ کہ فرمائے کہ اسوقت بھی جوش محبت حضرت عمر مین ایسے ہی باتین بے ساختہ اور بلا قصد صادر ہونے ہین قولہ واشهد انک رسول الله **اقول** اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون قولہ حضرت عمر نے اسوقت پیغمبر خدا سے کہا **اقول** یہ مضمون بھی حملہ حیدری مین نہین ہے اور ہمین تو اسیقدر ہے کہ اصحاب نے تمنائے نماز جماعت حرم مین جناب رسولخدا سے کی اور آنحضرت نے منظور فرمایا باقی رہا عمر کا کہنا اللات والعزی یعبدان علانیۃ عبادت حملہ مین تو کہین اسکا پتہ اور نشان بھی نہین ہے آپکے علما نے مداح عمری مین لکھا ہے اور شیعہ بھی مطاعن عمری مین اسکو الزاماً نہ تحقیقاً مسلم کر سکتے ہین اور منجملہ اور نہین اعتراضات کے سمجھے ہین جو ہمیشہ جانب فظ غلیظ سے صاحب خلق عظیم پر ہوا کرتے تھے جیسا کہ نماز جنازہ عبد اللہ بن ابی پر اعتراض کیا اور کمال بے ادبی

جامہ مبارک اونحضرت کا پکڑ کر کھینچا چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ مین ترجمہ عبد اللہ بن ابی مین لکھتے ہین پس کشید عمر ابن خطاب انحضرت را بجامہ وے وگفت نماز میکنی بر منافقے کہ راس رئیس منافقان بود پس کشید انحضرت جامہ خود را از دست عمر وگفت دور شو ای عمر از مین انتہی بلفظہ پس باوجود تکارنی آنحضرت کو سکھاے دینا انحضرت کا پیچھا نچھوڑتے تھے اور افعال پر انحضرت کو کہ بمقتضاے مصالح اوقات بحکم خداوندی تھے جیسا کہ مفاد قل ما اتبع الا ما یوحیٰ الیّ کا ہے اعتراضات کیا کرتے تھے یہانتک کہ صلح حدیبیہ مین تو بمقتضاے ؎ می تراود چکنم انچہ در آوند دل است ٭ آپنا شک نبوت مین ظاہر ہے کر دیا الغرض کل اعتراضات حضرت عمر جو جناب رسولخدا پر ہمیشہ ہوا کرتے تھے لکھنا ایک کتاب طویل چاہتا ہے پس اوسے اعتراضات شنیعہ سے اللّٰات والعُزّیٰ یعبدان علانیۃً بھی ہے یہ خطاب سراما عتاب پر از نظر و تشنیع نہین معلوم کہ حضرت عمر کس راہ سے کرتے تھے اپنے تئین جناب رسولخدا سے عاقل تر اور دانا تر بمصالح اوقات جانتے تھے یا اپنے تئین شجاع تر اور جناب رسولخدا کو معاذ اللہ جبان جانتے تھے یا جناب رسولخدا کو متہاون اداے رسالت مین اور اپنے تئین سرگرم خیال کرتے تھے اور مدعی سست اور گواہ چست کی مثل کو ٹھیک کرتے تھے قولہ چنانچہ چند ادمیونکو اوسیوقت اپنا زور دکھایا اقول معلوم نہین کہ کس کس آدمی کو کون کون سے زور دکھایا حضرت امیر حمزہ اور جناب امیر علیہ السلام کے بھروسے شاید گڈر بھیچکیان دکھانیکی مجال ملی ہو ورنہ اگر تنہا ہوتی تو منہ سے بات بھی نہ نکلتی دوسرونکے بل پر ہیجڑے بھی ہتیار پکڑتے ہین مگر جب سر پر آن پڑتی ہے تو سوائے پشت دینے کے کچھ بن نہین پڑتی ہے جیسا کہ خیبر مین احد مین حنین مین کیا قولہ اور اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا اقول یہ دو ہی باتین تو اپنے نہین بیان فرمائین بلکہ بیس دعوی بے سروپا کئے کہ جسپر کوئی دلیل ذکر نہین کی جیسا کہ ہمنے ہر ہر قول کے تحت مین آپکی تکذیب کی اور دعاوی بے سروپا پر طلب دلیل کے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

امر اول کے ثبوت سے پہلے ہمکو یہ لکھنا ضرور ہی کہ اکثر مجتہدین اور علماء شیعہ نے اس دعا سے انکار کیا ہی اور اس کو سنیون کی تہمت اور افترا مین تصور کیا ہی جیسا کہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہی کہ فاروق عزتی در عرب نداشتہ پس این احادیث را علماء سنیان از پیش خود بر بافتہ اند و حاشا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم این دعا کہ مخالف عقل و نقل است بر زبان مبارک اورده باشد لیکن یہ انکار صرف دھوکھا دینا اور عوام کو اپنے مذہب کی برائی پر واقف ہونے سے بچانا ہی ورنہ بہت سے محدثین اور علماء شیعہ نے اس کی صحت پر اقرار کیا ہی چنانچہ فضل ابن شاذان اور شیخ طبرسی اور شیخ طوسی اور علم الہدی اور شیخ مفید کے اقرار سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہی چنانچہ ہم اونسے قطع نظر کرکے ملا مجلسی کی تصدیق کو سندًا بیان کرتے ہین اور اُن کی کتاب بحار الانوار سے جسکا نام نامی اور اسم گرامی خدا کی کتاب سے بڑھکر حضرات شیعہ کی زبان پر ہی اس روایت کو نقل کرتے ہین وہو ہذہ ملا باقر مجلسے بحار الانوار کے چودہوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہی مسعود عیاشی سے روایت کرتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنے امام باقر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الہی عزت دے اسلام کو عمر ابن خطاب کے اسلام لانے سے یا ابوجہل بن ہشام کے مسلمان ہونے سے غرض کہ اب ہم اون مجتہدین کی نسبت جنہون نے اس دعا سے انکار کیا اور عوام کو دھوکھا دیا کیا کہین بجز اس کے کہ اون کے مقلدین کے سامنے اون کے انکار کو اور ملا باقر مجلسی کے اس اقرار کو رکھدین اور یہ عرض کردین کہ اب خود ہی انصاف کرو کہ تمہارے پہلے جھوٹے ہین یا پچھلے رہا امر دوم یعنی حضرت عمر کے ایمان لانے کی کیفیت اوسکے واسطے ہم اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اور اہل انصاف سے چاہتے ہین کہ اسکے ہر ہر لفظ کو غور کرین اور انصاف فرمائین کہ باوجود تعصب اور عناد کے اوس مولف نے کیا کچھ لکھا ہی اور یہ کوئی نہ خیال کرے کہ حملہ حیدریہ کتب معتبرہ سے نہین ہی بلکہ اوسکو خود حضرت مجتہد صاحب شیعون کے

قبلہ وکعبہ نے تصحیح کیا ہی اور اوسکی اصطلاح اور تحشی خود حضرت سید محمد صاحب نے فرمائی ہی اور جو
کتاب مطبع سلطانی مین باہتمام مدد علی داروغہ کے لکھنو مین چھپی ہی اوسکے عنوان پر یہ سب
کیفیت لکھی ہوئی ہی اور اوسکے سرے پر اس کتاب کی تعریف مین لکھا ہی ؎ عجایب
کتابے پر از نور ہست ٭ کہ ہر بیت ان بیت معمور ہست ٭ بہ بزمے کہ خوانند فصلے ازان
سخن از حلاوت شدہ لب کزان ٭ مشام محبان معطر شود ٭ دل از نور ایمان منور شود ٭
تعالی اللہ ان باذل بے بدل ٭ کہ اوردہ ہر نکتہ را بر محل ٭ بوفق روایت قدم میزند ٭
براہ دیانت قدم میزند ٭ بہ ترجیح اخبار دارد مناط ٭ برون نیست از جادۂ احتیاط ٭
بہیچے گرفت است ایراد دوق ٭ کہ افتادہ در جان اعدا قلق ٭ عجب دفتر دلکشائے نوشت ٭
کہ پیچیدہ در وی ہوائے بہشت ٭ معطر چو مشک تتار است این ٭ جگر خستگان را مسیحاست این ٭ زہر
نکتہ سازد معطر دماغ ٭ زہر نقطہ اش میشود تر دماغ ٭ پس است از لغوت وصفاتش ہمین ٭ کہ گردید مقبول
سلطان دین ٭ فرازندۂ رایت اجتہاد ٭ زحق حجت وآیتے بر عباد ٭ طریق شریعت
موید از وست ٭ کہ نام ونشان محمد از وست ٭ پس ہم اوسے کتاب سے جسکے نور سے
دل مومنین کے منور ہین حضرت عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین جو اندھے نہ ہون دیکھین
اور اوسی کتاب سے جسکی خوشبو سے دماغ مجنون کے معطر ہین حضرت فاروق کے اسلام کی خوشبو
پھیلاتے ہین جو دماغ رکھتے ہون وہ سونگھین اور ہم اوسی محقق کے قول سے جو موافق روایت
کے لکھتا ہی اور جو قدم بقدم دیانت پر چلتا ہی اس روایت کو ثابت کرتے ہین اور ہم اوسی کی
تصدیق سے جسنے سنیون کی جان کو رنج مین ڈال رکھا ہی حضرات شیعہ کو رنج دیتے ہین اور
اوسی کے کلام سے جسکا کلام شیعونکے زخمون کے لئے مرہم ہی اُن کے دلون کو مجروح کرتے ہین
اور اوس قبلہ وکعبہ کی تصحیح اور قبولیت سے جسنے سنیون کے دلونکو داغدار کردیا ہی اونکے مقلدین کے
دلونکو داغدار کرتے ہین آے بھائیو اس روایت کو سنو اور دیکھو کہ حقیقت مین کیسا نور
چمک رہا ہی اور سونگھو کہ دراصل کیسی خوشبو مہک رہی ہی بیشک اس روایت کی نسبت

ہم بھی یہ شعر پڑھتے ہین ؎ بہ نہجے گرفت است ایراد ودق ٭ کہ افتادہ در جان اعدا قلق
زہر نکتہ سازد معطر دماغ ٭ زہر نقطہ اش میشود تر دماغ ٭ معطر چو مشک تتار است این
جگر خستگان را مسیحاست این ٭ آب ہم اوس روایت کو بعینہ کتاب مذکور سے نقل کرتے ہین

در کیفیت ایمان اوردن عمر بن خطاب

عمر بعد ازان از پس چند گاہ ٭ در آمد بدین رسول الہ ٭ چنان بد کہ بوجہل ازان سرزنش
بکیفیتے شد عداوت منش ٭ کہ جز قتل پیغمبر ذوالجلال ٭ نبودش دگر ہیچ فکر و خیال ٭ یکی روز
میگفت با اشقیا ٭ کہ آرد کسی گر سر مصطفا ٭ ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو ٭ دو کوہان سیہ
دیدہ و سرخ مو ٭ ز دیبائے مصری و بر دمین ٭ دگر سیم و زر بخشمش چند من ٭ عمر چون
شنید آن سخن گفتنش ٭ بمینید عرق طمع در تنش ٭ باو گفت سوگند اگر میخوری ٭ کہ از گفتہ
خویشتن نگذری ٭ من امروز خدمت رسانم بجا ٭ بیارم بہ پیشت سر مصطفا ٭ گرفت از
ابوجہل اول قسم ٭ پس انگاہ زد در رہ کین قدم ٭ بانکار چون رفت بیرون عمر ٭ یکی گفت
با او نداری خبر ٭ کہ ہمشیرہ ات نیز با جفت خویش ٭ گرفتست دین محمد بہ پیش ٭ برآشفت
ابا حفص ازین گفتگو ٭ بگفتا بریزم کنون خون او ٭ سوئے خانۂ خواہر خویش رفت ٭ چو آمد
بہ نزدیک تر پیش رفت ٭ بیامد بہ پیش در و ایستاد ٭ صدائے شنید و بآن گوش داد ٭
شنید آنکہ میخواند مرد نکو ٭ کلامی کہ نشنیدہ بد مثل او ٭ وزو میگرفتند باو آن کلام ٭ ہمان
خواہر و جفت او بالتمام ٭ عمر زد در و خواہرش باز کرد ٭ چو آمد درون شور آغاز کرد ٭ در افتادہ
با جفت خواہر بجنگ ٭ گرفتش ز حلق و بفشرد تنگ ٭ در آویخت داماد ہم با عمر ٭ گرفتند
خصمانہ ہم را ربد ٭ بخستند گہ روئے ہم گاہ پشت ٭ لگد گہ زدندے بہم گاہ مشت ٭ ز ہم
پوست کندند گہ گاہ مو ٭ گہے این بزیر آمدے گاہ او ٭ ازو چون عمر بود پر زور تر ٭ فگندش
بزیر و نشست از زہر ٭ گلویش بہ تنگی فشرد آنچنان ٭ کہ نزدیک شد تا شود قبض جان ٭ بیامد
دوان خواہرش نوحہ گر ٭ بگفتش چہ خواہی و ما اے عمر ٭ اگر شاد گردی ز ما در ملول ٭ نمودیم دین محمد قبول

کنون گر کشی سر بداریم پیش ٭ وے برنگردیم از دین خویش ٭ چو بشنید از و این حکایت
عمر ٭ بدانست کو برنگردد دگر ٭ بگفتش چه دیدی تو از مصطفا ٭ کر کشتی به دینش چنین مبتلا ٭
بگفتا کلام خدائے جلیل ٭ که آرد باو حضرت جبرئیل ٭ شنیدیم و گردید بر ما یقین ٭ که هست
این کلام جهان آفرین ٭ عمر گفت از آن قول معجز اساس ٭ اگر یاد داری بخوان بی هراس
برو خواهرش آیه چند خواند ٭ عمر گوش چون گرد حیران بماند ٭ دلش زان شنیدن بسے نرم شد
بسوداے اسلام سرگرم شد ٭ عمر گفت دیگر بخوان زین کلام ٭ بگفتا دگر نیست زین می بجام
وے هست استاد او نهفت ٭ که گردید پنهان چو نامت شنفت ٭ قسم گر خوری کو نیابد
زیان ٭ بیاریم پیشت که خواند از آن ٭ چو بگرفت سوگند از و خواهرش ٭ بیاورد استاد
خود را برش ٭ بد از اهل اسلام نامش حباب ٭ بیامد به نزد عمر بے حجاب ٭ برو خواند آیات
پروردگار ٭ ابا حفص اسلام کرد اختیار ٭ چو آیات معجز بیان را شنید ٭ همش قول کاهن بخاطر
رسید ٭ باسلام شد رغبتش بیشتر ٭ که آن هم شود راست چون این خبر ٭ وزان پس بگشتند
باهم روان ٭ به نزد رسول خدائے جهان ٭ بدولت سرائے پیر شدند ٭ چو در بسته بد حلقه
بر در زدند ٭ یکی امد و دید از پشت در ٭ که ایستاده با تیغ بر در عمر ٭ به نزد نبی رفت و احوال گفت
بماندند اصحاب اندر شگفت ٭ چنین گفت پس عم خیر البشر ٭ که غم نیست بروے کشائید در
گر از راه صدق آمده مرحبا ٭ وگر باشد او را بخاطر دغا ٭ به تیغ که دارد حمائل عمر ٭ تنش را سبکبار
سازم ز سر ٭ چو در باز کردند بر روے او ٭ در آمد عمر با لب عذر گو ٭ گرفتش به بر سرور انبیا ٭
نشاندش بجائیکه بودش سزا ٭ بگفتند اصحاب هم تهنیت ٭ وزان بیشتر یافت دین تقویت ٭
پس اصحاب دین راشد این مدعا ٭ که از خدمت سرور انبیا ٭ بسوے حرم آشکارا روند ٭
نماز جماعت بجا اورند ٭ رسید این سخن چون بعرض رسول ٭ ز خیر البشر یافت عز قبول ٭
آمدن سید اخیار بتائید ملک جبار بحرم متحرم و نماز گذاردن با اصحاب سعادت انتساب
و آمدن قریش مرتبه دیگر نزد ابو طالب رضی الله عنه و سخن گفتن از روے فهر و طیش

؎ بیا ساقی اے رشک خلد برین ٭ بساط نشاطے بگیتی بچین ٭ زخم بادہ بے فکر و اندیشہ
ریز ٭ سبو بر سبو شیشہ بر شیشہ ریز ٭ فرود آر ازین طاق فیروزہ فام ٭ ز خورشید جام و ز مہ نیم جام ٭
بکن راز پوشیدہ را بر ملا ٭ بدور و بہ نزدیک در دہ صلا ٭ ازان می نمی ہم بکامم فگن ٭ وزان نم
بعیش مدامم فگن ٭ چنان مست کن زان می پر طرب ٭ کہ چو شد خوشید نورم ز لب ٭ درین
بزم ساقی بنور ایاغ ٭ فروزد بدینگونہ روشن چراغ ٭ کہ کردند اصحاب چون اتفاق ٭ بر آمد
رسول خدا از اتاق ٭ روان شد بتائید دیان دین ٭ چو سوے حرم سید المرسلین ٭ بیالید
از بس زمین شد گمان ٭ کہ بیرون رود از بر آسمان ٭ ز شادی برقص اندر آمد سپہر ٭ چو خورشید
ہر ذرہ افروخت چہر ٭ ہمی رفت جبرئیل بالاے سر ٭ بفرق ہمایون بگسترد پر ٭ ملائک
چپ و راس در دور باش ٭ شیاطین ز ہیبت شدہ پاش پاش ٭ بہ پہلو روان حمزہ نامدار
بپیشش علی صاحب ذوالفقار ٭ ہمی رفت در پیش حیدر عمر ٭ حمائل ہمان تیغ کین بر کمر ٭
بگرد آمدہ جمع یاران تمام ٭ برفتند زینسان بہ بیت الحرام ٭ جدار حرم سر بعرش مجید ٭ رسانید
چون گرد موکب رسید ٭ چو دیدند کفار زان گونہ حال ٭ نمودند با ہم بسے قیل و قال ٭ یکی
رفت از انہا بنزد عمر ٭ بدو گفت این چیست ای بدگہر ٭ نہ زانسان کہ رفتے تو بار آمدی ٭
بکین رفتی و با نیاز آمدی ٭ عمر کرد اسلام خود آشکار ٭ پس آنگہ باو گفت ای نابکار ٭ ہر آن
کز شما جنبد از جاے خویش ٭ ببیند سر خویش بر پاے خویش ٭ چو کفار دریافتند از سخن ٭
کہ در دل چہ دارند آن انجمن ٭ نہادند پا در رہ امتناع ٭ نمودند با اہل ملت نزاع ٭ چو دیدند
ان صحبت اصحاب دین ٭ ہمہ دست بردند بر تیغ کین ٭ ازان حال کفار پس پا شدند ٭
دلیران دین مسجد آرا شدند ٭ بہ پیش اندر آمد رسول خدا ٭ نمودند یاران باو اقتدا ٭
نبی گفت تکبیر چون در حرم ٭ فتادند اصنام بر روی ہم ٭ ز تائید ایزد بمسجد نماز ٭ ادا کرد و آمد سوے خانہ باز

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

ہمکو بھی جواب امر اول سے پہلے یہ لکھنا ضرور ہے کہ اگر آپ سچے تھے تو ان مجتہدین اور علماء شیعہ کے

اپنے نام لکھے ہوتے اونکی کتاب کا پتا دیا ہوتا بلکہ کمال سچائی یہ تھی کہ اونکی عبارت
بھی بعینہا نقل کی ہوتی تاکہ حال آپکی خیانت کا ظاہر ہوجاتا اس گول مال کرنے کی کیا ضرورت
تھی آپ فرماتے ہین کہ جیساکہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہے کیون صاحب اون
مجتہد صاحب کے نام لینے مین کیا قباحت تھی کون امر مانع تھا کیا اون مجتہد صاحب نے آپکے باپ کو مارا تھا
کہ اونکا نام لینے سے نفرت ہے یا آپ اونکی دہاتی جورو تھے جو آپکو نام لینے مین شرم وحیا وحجاب
مانع ہوا بہرکیف پہر بتا اونکی کتاب کا دینے مین کیا نقصان تھا پہر اونکی عبارت کا خلاصہ کرنا
کیا ضرور تھا یہ سب باتین فریب اور دغابازی کی ہین جسمین افترا سازی چل سکے اور اگر
عبارت بعینہا نقل کرتے یا کتاب کا نام بتلاتے تو قلعی کھل جاتی اور مکر وفریب نچل سکتا
اب ہم کہتے ہین کہ اگر آپ کو ہم سچا فرض کرین تو انکار کی دو وجہین خیال مین گذرتی ہین اور
اگر آپ نے عبارت بعینہا نقل کی ہوتی تو احد الوجہین کے تعین ہوجاتے یا شاید کوئی تیسری
ہی بات نکلتی پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث مبحوث عنہ اخبار آحاد سے ہے اور کل اخبار احاد
نسبت بامور اعتقادیہ کار ہین اور قابل اعتماد نہین اسلئے کہ بنائے اعتقادات شیعہ اوپر قطعیات
کے ہے اور قطع حاصل نہین ہوتا مگر براہین عقلیہ یقینیہ یا بدلائل نقلیہ متواترہ اور یہ امر متفق علیہ
امامیہ اور مجمع علیہ اونکا ہے چنانچہ کتب کلامیہ مین اسکی تصریح موجود ہے حدیقہ سلطانیہ ہی کو
دیکھ لیجئے کہ چند مقام پر اسکا ذکر ہے بالجملہ کل کتب امامیہ مین ایک قسم کی احادیث متواترہ
ہین کہ قطعی الصدور ہین اور بنائے اعتقادات اوسی پر ہے اور دوسری قسم کی احادیث اخبار احاد
ہین کہ جو فی نفسہ قطعی الصدور نہین اور عقائد مین بکار آمد نہین ہین مگر یہ کہ معتضد ہون بدلائل
قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ دیگر پس حال شیعون کا درباره احادیث مثل اہل سنت کے نہین ہے کہ صحیحین کو
قطعی الصدور جانتے ہین اور اہل سنت کا اجماع اوسکے قطعیت پر واقع ہوا ہے یہان تک
کہ اگر کوئی سنی طلاق اوپر قطعیت بخاری کے کرے تو اوس سنی کی جورو حقیقت مین مطلقہ ہوجائے
بلکہ بجائے شیعہ لیاقت اسکے ہم پہونچائے کہ کسی شیعہ کے متعہ مین در آئے اور لڑکے بھی مثل

عبداللہ بن زبیر کے جنکے حق مین عبد اللہ ابن عباس اسئل املک عن بردی عوسجہ
فرماتے تھے ایسے حلال زادے پیدا ہون کہ جنمین اہل سنت کی زبان ناطقہ لال ہو چنانچہ بحث اسکی
ضربت حیدریہ فی کسر شوکۃ العمریہ مین رشید الدین خان صاحب سے ہو چکی ہے الحاصل حسب ہم
اپنے اخبار کو اعتقاد مین قابل اعتماد نہین جانتے پس اہل سنت کا الزام ہمارے اوپر
ساتھ اخبار کے ہو نہین سکتا اور برخلاف اسکے شیعہ اہل سنت کو الزام باحادیث
صحاح اونکے علی الخصوص بصحیحین دے سکتے ہین پس بنا برا سکے کہ حیز تحریر مین ایا اگر کسینے حدیث
دعائے ایمان عمری کو انکار کیا ہو گا تو غرض اوسکی انکار قطعیت اور انکار حجیت اور انکار
اعتماد اور انکار بکار آمد ہونے اس خبر واحد کا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ کتب امامیہ مین یہ حدیث
کچھ سابق و لاحق بھی رکھتی ہے کہ جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دعا مرجو الاجابت نہ تھی
اور بغرض اجابت بھی نتھی بلکہ لمصلحۃ آخر تھی جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہے پس سنیون نے بغرض
فاسد مدح ثانی اسکو مقطوع الصدر والعجز کر کے روایت کی ہے اور دعا کو مرجو الاجابت بنا دیا
ہے پس غرض مجیب منکر یہ ہے کہ نہ رسولخدا نے ایسی حدیث مقطوع العجز والصدور فرمائے اور نہ دعائے
مرجو الاجابت کہ خلاف عقل و نقل کی ہے اور بعد التنزل ہم کہتے ہین کہ جسطرح سے ایکی بی عائشہ
نے اور میان عکرمہ نے حدیث صحیح ترمذی کا انکار کیا اگر ہمارے بعض علمانے بھی انکار کیا تو کیا جرم
و خطا کی اور اگر یہ خطا ہے تو اول مصدر خطاب مادر نامہربان ام الصبیان روز جمل ہوئین
پس اگر اونکی خطاء عظیم کہ موجب قتل ہزارہا مسلمان ہوئی اور رخنہ عظیم دین نبوی مین پڑا
قابل معاف ہو گئی تو ہماری چھوٹی سی خطا بھی قابل معاف ہو جائیگی تصور فرمائے **قولہ** عوام کو
اپنے مذہب کی برائی پر **اقول** حضور والا یہ خیال اپکا محض بیجا ہے سب برائیان مخصوص
مذہب سنیان ہین مذہب اہلبیت مین جو مصداق سفینہ نوح ہین کوئی برائی نہین ہے
اور بفرض محال اگر یہ حدیث اوسی خیانت کے ساتھ کہ جسطرح آپ ناقل ہین ہمارے مذہب
کے کتب مین پائجاتی تو اس مذہب کی کیا برائی لازم آتی اسلئے کہ غایۃ الامر اسکا یہ ہے کہ پیغمبر نے

درخواست خدا سے کی کہ باحد الکافرین الشقیین تائید اسلام کر پس بفرض محال اگر خدا نے منظور بھی کیا اور جبراً تائید بھی کرائی تو کافرین کے لئے اسمین کیا شرف ہوا بلکہ اگر خدا معاذ اللہ خدایان کافرین سے قہراً و جبراً کسیطرح سے تائید اپنے دین کی کراتا تو لات و عزے کیلئے کیا فضل و شرف تھا فضلاً عن عبد العزی و اخویہ کیا آپ نے حدیث ان اللہ یؤید ھذا الدین برجل فاجر کہ صحیح بخاری مین ہی اور آپکے خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز دہلوی اپنی کتاب تحفہ مین اس حدیث کو صحیح فرماتے ہین نہین سنی ہی پس کیون نہین جائز ہی کہ وہ رجل فاجر یہی کافر ہمارے فلانے صاحب ہون آرے اگر بقول عائشہ طائشہ جناب رسولخدا نے اعز العمر بالاسلام فرمایا ہوتا تو بنظر ظاہر ایک شرف عمر کیواسطے ہوتا کہ پیغمبر خدا انکے عزت اسلام کے خواہان ہوئے لیکن پیغمبر خدا قلباً و لساناً و یداً خواہان اسلام کل خلائق تھی پس بالخصوص دعا انکے واسطے نہوگی مگر واسطے دفع شرور کے جو سب سے زیادہ کفر ظاہری مین انکے ہاتھ سے پہونچتے تھی کہ جب اسلام ظاہری جبراً و قہراً من اللہ اختیار کیا تو وہ اذیت بھی رفع ہوگئی گو اذیتہائے دگر بوجوہ دیگر تا دم زیست بھیجتی رہین لیکن اس سے ایمان حقیقی انکا ثابت نہ ہوا کہ شیعہ جسکے منکر ہین بلکہ غایۃ الامر حصول اسلام ظاہری قہراً من اللہ ہوا اولیس فی ھذا شرف لہ ولاخوانہ المنافقین بل ھم فی الدرک الاسفل من النار واشر من الکفار الفجار **قولہ** ورنہ بہت سی محدثین اور علماء شیعہ **اقول** اگر آپ سچے تھے تو اون کتابون کے نام لکھے ہوتے اونکی عبارتون کو نقل کیا ہوتا کہ جسطرح نقل عبارت بحار مین خیانت اور دغابازی آپکی کہل گئی کہ لا تقربوا الصلواۃ کو لیا اور انتم سکاری کو اوڑا دیا اوسیطرح سے آپکی خیانت اور دغابازی اور افترا سازی بہ نسبت ان علما کے بھی کھل جاتی **قولہ** خدا کی کتاب سے بڑہ کر **اقول** سچ ہی کہ صحیحین سنیون کی زبان پر اصح از کتاب خدا ہی اور اگر کوئی کہے کہ دلیل اس پر کیا ہی تو ہم کہینگے وہی دلیل ہی جو حضرت مخاطب مشاعت کی دلیل ہی اوپر انکے دعوے کے جنہون نے پوچ گوئی اور ہذیان سرائی کو کفش دوز اور بساطی بجہنم [illegible] کو سیکھا ہی **قولہ** باقر مجلسی نے بحار الانوار کی چودہوین جلد **اقول** مرحبا مرحبا جزاک اللہ زبان ناطقہ آپکی مدح و ثنای دینداری مین

قاصر ہی اور طائر وہم وخیال ادراک مدارج دیانت شعاری مین خاسر آپ ایسے چالاک ہین
کہ دن دہاڑی انکھو مین خاک ڈالتی ہین حیا وغیرت کو بالائے طاق رکہہ کے جو جی چاہتا ہے
بے پروا منہ سے نکالتے ہین آپ یہ سمجھتے ہین کہ بحار الانوار کون دیکھیگا جو میری قلعی کھولیگا اب
فرمائے کہ فریب عوام کسکا کام ہی اور اگر یہ فریب نہین تو پہر فریب کس جانور کا نام ہی آپ نے بیان
مقدم اس حدیث کا اور موخر اسکا کیون چھوڑا خیانت کسکو کہتے ہین سواے اسکے اور کیا کوئی
خیانت کی دُم لگی ہوتی ہے غایۃ اعتذار مخاطب حماقت شعار کا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ فرمائیگا
کہ چونکہ ہماری مرضی کے موافق نتہا ہمنے چھوڑ دیا اوسوقت مین ہم یہ عرض کرینگے کہ آپ کو خیانت
سے بچنے کے لئے ضرور تھا کہ پہلے کل عبارت آپ نقل کرتے بعد اسکے جو خلاف مرضی مبارک تھا
اوسکی طرف اشارہ کرتے کہ فلان وبہمان الفاظ شیعون کے بڑہاے ہین ہم اوسکو نہین مانتے
تب اوسوقت ہم آپکو یہ جواب دیتے کہ مثل آپ کے ہر مشرک بت پرست کہہ سکتا ہی کہ آلہتکم خیر
کلام اللہ مین خیر وخوبی پر ہمارے بتون کی دلالت کرتا ہی کہ خود خدا اقرار اونکی خیریت کا کرتا ہی
باقی ہمزۂ استفہام لفظ آ اور آم مسلمانونکی بڑہائی بات ہی ہم اوسکو نہین مانتے اور بھی
مثل آپ کے ہر نصرانی کہہ سکتا ہی کہ خدا خود قائل تثلیث ہی اور ان اللہ ثالث ثلاثۃ فرماتا ہے اور
ہر یہودی مثل آپ کے کہسکتا ہے عزیر ابن اللہ قران مین موجود ہی اور لفظ قالوا و قالت
الیہود مسلمانون کی بڑہائی بات ہی فما ھو اجوابکم فہو جوابنا لیکن جبکہ اصل عبارت ہی حدیث
کی آپنے چھوڑی تو آپ ہی انصاف سے اپنے سر مبارک کی قسم کھا کے فرمائے کہ اسکو سوائے
چوٹاپن اور دغابازی کے کیا کوئی کہیگا اب ہم آئے اصل مطلب پر کہ ہمنے کتاب السماء والعالم
کو بخوبی دیکھا اوسمین ایک مقام پر تفسیر آیہ وافی ہدایہ ما اشہدتہم خلق السموات والارض
ولا خلق انفسہم وما کنت متخذ المضلین عضدا کا ذکر کرتے ہین پس اول معنی
لفظی اوسکے بیان فرمائے اور بعض تفاسیر جو مستند بمعصوم نہ تھے اوسکا ذکر کیا پہر شان نزول آیہ
مین روایت امام باقر علیہ السلام کہ باین الفاظ ہی ذکر کی عن الباقر علیہ السلام

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعن الاسلام بعمر بن الخطاب او
بابی جہل بن ہشام فانزل اللہ ہذہ الایہ یعنی ہما انتہی حدیث الباقر علیہ السّلام یعنے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے شان نزول آیہ مذکورہ یون مروی ہوی کہ جناب
رسولخدا ص نے فرمایا کہ اعانت کر اسلام کی ساتھ عمر بن الخطاب یا ساتھ ابی جہل کے پس
خداوند تعم نے جواب مین اپنے پیغمبر کے اس آیہ شریفہ کو نازل فرمایا درحالیکہ مراد لیتا ہی جناب باری
اس آیہ سے اونہین دونون کو یعنی عمر اور ابوجہل کو پس محصّل معنی مقصود از آیہ شریفہ بنا براس شان
نزول کے یہ ہوئے کہ جناب رسولخدا نے درخواست اعانت اسلام ساتھ عمر اور ابوجہل کی
کی جناب باری تعم نے جواب مین فرمایا کہ اے پیغمبر میرے مین نے نہین حاضر گردانا کفار
اور مشرکین عرب کو یا شیاطین جن و انس کو وقت پیدا کرنے آسمانون اور زمینون کے
اسطرح سے کہ اونسے اعانت خواہ ہون اور نہ وقت پیدا کرنے اونکے نفسونکے اسطرح سے
کہ بعض کے پیدا کرنے مین بعض سے اعانت خواہ ہون یعنی کفار کی حالت غیبت اور
عدم مین جب مینے اتنے اتنے بڑے کارہائے عظیم مثل پیدائش زمین و آسمان اور خلقت
انس و جان کے کئے تو مین کسی امر مین محتاج اعانت کسی شخص کا نہین ہون پس مین
اعانت اسلام آنکی اور ڈھکی سے کیون کرانے لگا حالانکہ کبھی نہامین لینے والا مضلّین کو معین
اور مددگار کسی امر مین یہ تھا محصّل مقصود عبارت بحار الانوار کا اب یارو مخاطب خائن کی
تصرفات پر بنظر انصاف نظر کرو کہ ہمارے حضرت نے مضمون آیہ وافی ہدایہ کو تو بالکلیہ صدر سے
بدر کیا اور آخر حدیث سے فانزل اللہ ہذہ الایہ یعنی ہما کو بالکلیہ کہا گئے اور کسطرح کہا گئے
کہ اوسکی بو تک باقی نہ رکھی اور تصرفات ترجمہ آگے معلوم ہونگی ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ جب
چوری آپکی کھل گئی تو بجز خسر الدنیا والآخرۃ کے آپ کو کیا ہاتھ لگا واضح ہو کہ ہرچند
جناب رسولخدا کی درخواست سے بھی مساوات حضرت عمر کے ساتھ ابوجہل کے اعلی مرتبہ
کفر و الحاد مین ثابت ہوئے بلکہ خود مخالف نے بھی اسکا اقرار کیا چنانچہ شروع قصہ مین فرمایا

Presented by Ziaraat.Com

کہ ان کو سب سے زیادہ عداوت پیغمبر صاحب کی تھی انتہی اور اسیطرح سے جواب جناب باری
سے بھی یعنی ما کنت متخذ المضلین عضدا سے بھی کمال مرتبہ کفر اور ضلال اور اضلال
انکا ثابت ہوا لیکن جناب رسولخدا کی درخواست کرنا واسطے اعانت ان کافرون کے ترقی
اسلام مین محتاج بتوجیہ ہے لیکن یہ احتیاج بتوجیہ بھی بنا بر مذہب اونہین کے ہے جو دامن انبیا
علیہم السلام کو لوث ذمائم سے منزہ سمجھتے ہین پس قائلین تخطیۃ الانبیا کے لئے حاجت بتوجیہ
نہین ہے اور ہمکو جواب مین اسیقدر کافی ہے کہ غایۃ الامر یہ ہے کہ جناب رسولخدا سے ایسے امر کی
درخواست واقع ہونا جو قابل قبول درگاہ خدا نہو معاذ اللہ ایک امر بیجا واقع ہوا اور جناب
باری نے اسی لئے اوس سوال کو رد کیا اور بنا بر مذہب تمہارے اسمین کچھہ قباحت نہین
ہے اس لئے کہ انبیاے سابقین سے بمدارج اقبح اس سے امور واقع ہوئے ہین خصوصًا
حضرت داؤد سے تو ایسے افعال ہوئے کہ اوا نے اہل ایمان سے بھی نہونگے جیسا کہ آپکے مفسرین
نے کتب یہود و نصاری سے اخذ کیا ہے اور یہ جواب آپکی مقابلہ مین ہر چند کافی ہے مگر چونکہ بنا اسکی
الزام پر ہے اس لئے ہم جانتے ہین کہ آپکا مسکن التہاب فواد نہوگا بلکہ بعید نہین ہے کہ آپ فرمائے
کہ فی الجملہ عصمت انبیا کے ہم بھی قائل ہین ولو کان ھذا لسانًا اس لئے ضرور ہے کہ ہم
جواب تحقیقی بھی بیان کرین اور وہ یہ ہے کہ سوال انبیا علیہم السلام گاہے بامید اجابت ہے اگر
سوال مرجو الاجابت ہو اور گاہے بنظر مصالح آخر ہے مثلاً حضرت موسی نے سوال رویت کیا پس
اگر کہئے کہ یہ سوال حضرت موسی نے مرجو الاجابت جانکے کیا تھا تو کمال جہل حضرت موسے
معاذ اللہ لازم آتا ہے اسلئے کہ احاد ناس جانتے ہین کہ دنیا مین رویت نہین ہو سکتی ہے
اور گو اہل سنت خلاف عقل و نقل قائل برویت ہین مگر وہ بھی محصور آخرت ہے پر کرتے ہین
دنیا مین وہ بھی منکر ہین پس خلاف عقل ہے کہ حضرت موسی کا سا نبی اولی العزم اس امر کا جاہل
ہو اور ایسا سوال بیجا کرے پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت مین یہ سوال حضرت
موسی کا نتھا بلکہ یہ سوال جہال قوم موسی کا تھا جیسا کہ جناب باری خود فرماتا ہے فقد سالوا

Presented by Ziaraat.Com

موسیٰ اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃً فاخذتہم الصاعقۃ بظلمہم الخ وقال
عز من قائل واذ قلتم یا موسیٰ لن نومن لک حتی نرا اللہ جہرۃً فاخذتکم الصاعقۃ وانتم
تنظرون الآیہ پس جو سوال ایسا ہو کہ جناب باری جسکا نام ظلم رکھے اور اوسکی سزا
مین صاعقہ نازل کرے وہ ممکن نہین ہے کہ حقیقت مین سوال ایسے معصوم پیغمبر
اولی العزم کا ہو چنانچہ حضرت موسیٰ نے خود اپنی برائت اس سوال سے درگاہ جناب
باری مین عرض کی اسطرح کہ افتہلکنا بما فعل السفہاء منا یعنے سوال رویت فعل سفہا
تھا میرا فعل نتھا تو اب اس سے صاف یہ بات سمجھ لی گئی کہ سوال موسیٰ رب ارنی انظر
الیک نہ بامید اجابت تھا بلکہ لمصلحۃ تھا اور جیسا کہ مفسرین نے ذکر کیا ہے مصلحت نہ تھی
مگر یہ کہ جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ میرا کہنا ان جہال کے لئے مفید تصدیق نہ ہوگا پس
چاہا کہ جناب اقدس الہی جس طرح پر مصلحت سمجھے ان کا جواب دے
اس لئے جناب باری سے سوال کیا اور سوال کو اپنی طرف منسوب اسلئے فرمایا کہ اقرب
باتمام حجت علی القوم ہوتا اونکے لئے محل نکدر اس امر کا نہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ اپنے واسطے سوال
رویت کرتے تو بسبب قرب منزلت انکے ضرور مقبول بارگاہ خدا ہوتا لیکن جب اسطرح سے
بھی سوال نہ مقبول ہوا تو حجت بوجہ اکمل تمام ہوئے کہ ایسا سوال قابلیت قبول نہین
رکھتا اب ہم ما نحن فیہ مین ایسی ہی گفتگو کرتے ہین کہ ہو سکتا ہے کہ بعضے جہال عرب کے
خیال مین یہ ہو کہ اگر ابوجہل اور عمر ایسے فسادی لوگ کہ بقول آپ ہی کے ان کو سب سے زیادہ
عداوت جناب رسولخدا سے تھی اگر اعانت اسلام کرین تو اسلام بہت جلد ترقی پذیر ہو
اور جناب رسولخدا نے دیکھا کہ میرا جواب دینا موجب انکی تصدیق کا نہوگا پس چاہا کہ جناب باری
کسی وجہ بلیغ سے انکا جواب دے اسلئے فرمایا اللہم اعن الاسلام پس جناب باری نے جواب
مین فرمایا ما اشہدتہم خلق السموات والارض الآیہ اور یہ ضرور نہین ہے کہ حرا سے
توجیہ مین کیا جائے بلکہ سوا اسکے اور بھی توجیہین ہو سکتی ہین غرض ہماری تمثیل ہے اور بیان

اس امر کا کہ جو عبارت بصورت سوال ہو وہ ضرور نہین ہی کہ سوال حقیقی مرجوالاجابت پر
محمول کیجاوے بلکہ جائز ہی کہ وہ صورت سوال بنظر مصالح دیگر ہو پس ما نحن فیہ مین بھی ہم
کہتے ہین کہ درخواست اعانت کفار لمصلحۃً تھی نہ دعائے مرجوالاجابت اور اگر ہماری زبان
سے تقسیم سوال طرف مرجوالاجابت اور غیر مرجوالاجابت کی باوجود مقرون ہونے کی بآیت
در روایت تفسیر آپ مقبول نکرین تو اپنی ہی علما کی زبان سے قبول کیجئے ابوالعباس قرطبی
کہ جسکے محامد اور اوصاف مراۃ الجنان امام یافعی اور کتاب العقد الثمین سے ظاہر ہین اپنی
کتاب مفہم شرح صحیح المسلم مین مقام شرح حدیث نماز جنازہ عبداللہ بن ابی سلول منافق
مین فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ استغفار کی دو قسم ہی ایک مرجوالاجابت کہ وہ حق کفار
اور منافقین مین جائز نہین ہی دوسری استغفار لسانی کہ مصلحۃً واقع ہو اور یہ کفار اور منافقین
کے حق مین جائز ہی اور نماز عبداللہ منافق اسی قسم کی تھی انتہی محصل الترجمہ من عبارتہ پس
اب اسی استغفار پر قیاس کیجئے ہر سوال کو کہ گاہی مرجوالاجابت ہی اور گاہی لمصلحۃ ہے
اور بنا بر اسکے درخواست جناب رسولخدا در بارہ اعانت از کفار و منافقین کچھ ضرور نہین ہی
کہ مقبول ہو بلکہ ضرور ہی کہ مقبول نہ ہو اس لئے کہ اولاً تو خلاف منطوق آیہ ما کنت متخذ المضلین
عضدا کے ہی گو آپ شان نزول آیہ کو در بارہ عمر و ابوجہل قبول کیجئے یا نہ کیجئے مگر اس سوال
کی مخالفت مصداق آیہ سے تو جائے کلام نہین ہی اسلئے کہ جناب باری کو انکار از استعانت کفار
ہی اور جناب رسولخدا کو اسکی طلب ہی ثانیاً موقوف ہونا اجابت اس سوال کا بنا بر فہم آپکے
اوپر ایمان جبری کے ہی کہ عین مذہب مجبرہ ہی اور صاف صاف خلاف آیہ من شاء فلیؤمن
ومن شاء فلیکفر کے ہی اور جب قبولیت دعا نہ ثابت ہوئی تو ایمان عمر بھی نہ ثابت ہوا
وہو المطلوب اب ہم آپکی مرضی کے موافق قطع نظر کرتے ہین اول اور آخر حدیث بخاری سے
اور فقط مضمون دعا پر اقتصار کرتے ہین تب بھی اپکا مطلب کہ ایمان عمر ہی اس دعا سے
نہین ثابت ہوتا اس لئے کہ اگلے پیغمبرون نے بھی کفار کے حق مین دعا کی ہی کہ بآیات اور روایات

آپکی مذہب کی ثابت ہو حالانکہ کچھ مفید مدعولہم کے حق مین نہوئے پس اسی پر قیاس
کر لیجیے حال اس دعا کا جو حق کافرین جاحدین مین ہوئے ایک حضرت نوح ہین انبیائے
اولی العزم سے کہ اپنی بیٹی کے حق مین دعائے نجات کی بقول خود رب ان ابنی من اہلی
ووعدک الحق اور جناب باری نے جواب مین فرمایا انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر
صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم الی اخر الایات اور دوسرے حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کہ
انہون نے اپنے باپ کی نجات کا سوال کیا بقول خود واغفر لابی انہ کان من الضالین
طرفہ یہ ہو کہ اگر سوال فقط دنیا ہی مین ہوتا تو بقول آپ کے ممکن تھا کہ فرشتے مثل حضرت عمر کے
جھونٹے کھچ داخل مسلمانی کرتے اور خدا بھی اس ایمان جبری کو قبول کر کے بخشدیتا لیکن ماجرا
حیرت افزا یہ ہو کہ دنیا سے لیکر اخرت تلک حضرت ابراہیم کو اصرار رہا جب بھی خدا نے
نمانا چنانچہ صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو عن النبی ص قال یلقی ابراہیم اباہ آذر
یوم القیامۃ وعلی وجہ آذر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول
ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون
فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین
اور قریب اسی کے تفسیر درمنثور مین بھی ہو پس جب سوال حضرت نوح اپنے بیٹے کی
حق مین اور سوال حضرت ابراہیم اپنے باپ کی حق مین مقبول نہوا تو سوال جناب رسولخدا بھی
اگر کافرین اجنبیین کے حق مین نہ مقبول ہو تو کیا قباحت ہے اور اگر کوئی کہے کہ عدم قبولیت
دعا اون پیغمبرون کے تو آیات اور روایات سے ثابت ہو بخلاف دعائے جناب رسولخدا
کہ ایمان لانے عمر سے قبولیت اوسکی ثابت ہی ہو گئی تو ہم کہین گے کہ اولاً ایمان عمر تو اول
بحث ہو ہماری آپکے درمیان مین آپ ایمان عمر بقبولیت دعائے جناب رسولخدا ثابت
کیا چاہتے ہین پس اگر قبولیت دعا بایمان عمر ثابت کیجیے گا تو دور مصرح لازم آویگا کہ جسمین
کسیطرح کا اضمار نہین ہو اور ثانیاً لانسلم کہ علت ایمان عمر استجابت دعا تھی اس لئے کہ دعا
حق کفار مین مرجو الاجابت ہوتی ہی نہین اور اگر ہوتے بھی تو قبول ہی نہین ہوتی ہلا علت ایمان

وہی طمع دنیا تھی جو دیگر منافقین کے لئے باعث ایمان ہوئے اور اگر فرض مقارنت بین الدعا
وایمان العمر کیجاوے تو یہ مقارنت اتفاقی ہے جیسے درمیان شرطیہ ان کان الحمار ناہقا فالعمر
ناطق کی ہے اور ثالثا غایۃ ما فی الباب ثبوت نہین ہے مگر اسلام ظاہری کا وہو لیس من حقیقۃ
الایمان فی شئے خصوصًا نظر بعبارت حملہ حیدری کہ اس مقام پر آپنے اپنا مستند ٹھہرایا ہے اوسمین
تو صاف موجود ہے کہ ایمان لانا بطمع دنیا بقول کاہن تھا اور ہمنے رد ایمان بکری مین بتوضیح
تمام ثابت کیا کہ ایسا ایمان عین کفر ہے بلکہ بدترین کفر ہے فان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار قولہ فی الترجمۃ الہی عزت دے اسلام کو اقول نسخ صحیحہ حدیث مین اعن الاسلام
ہے اور تائید اسکی کرتا ہے بعض نسخ مین ایّد الاسلام ہونا کہ گویا روایت بالمعنی ہے آرے نسخہ
صحیح ترمذی مین البتہ بزاء معجمہ ہے ویشہد علیہ قول عائشہ ان الاسلام یعز ولا یعز اور ظاہرا
نظر بر قول ام المومنین اپنے آخر صفحہ مین بیان دعا مین یہ فرمایا ہے اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو انتہی پس
مین عز کے معنی قوت اور غلبہ کے ہین جیسا کہ عزنی فی الخطاب مین ہے پس حدیث صحیح ترمذی مین ترجمہ عز بتائید
کرنا بیجا نہین ہے مگر اس مقام پر جو آپ نے ترجمہ بلفظ عزت کیا کہ عرف مین مرادف حرمت ہے
یہ کس راہ سے ہے یا اعتراض ام المومنین بھول گئے یا فریب دہی عوام دفع اعتراض پر مقدم
جانا بہر کیف ہمارے اور آپکے اگلے ترجمہ مین موافقت ہو چکی ہے اب اگر کسی غرض فاسد کی
راہ سے تخالف کیجئے فالمعتبر ہو الاول قولہ عمر ابن الخطاب کے اسلام لانے سے اقول سابق مین
آپ نے فرمایا تھا کہ پیغمبر صاحب نے دعا کی حضرت عمر کے ایمان لانے کے واسطے اگر آپ ترجمہ
لفظی کرتے ہین تو دعا نہ اسلام عمر کی ہے اور نہ ایمان عمر کی بلکہ ترجمہ لفظی یہ ہے کہ تائید کر اسلام
کی بعمر بن الخطاب پس کجا دعا تائید اسلام بکافر اور کجا دعائے اسلام و ایمان برائے کافر
دونون مین فرق زمین و آسمان کا ہے ایک دوسرے کو لازم تک نہین ہے چہ جائے اینکہ ایک عین
دوسری کا ہو اور اگر غرض آپکی بیان لازم معنی ہے تو ایمان کا تو اس حدیث مین ذکر ہے نہین نام
ایمان لینا تو افترائے بحت ہے باقی رہا اسلام پس لزوم درمیان تائید اسلام اور اسلام عمر مین

کسی دلیل سے ثابت کرنا چاہئے والمدعی مطالب بالبرہان وعلی التنزل غایۃ
ما فی الباب ثبوت اسلام ہوگا کہ جامع مع النفاق بھی ہوتا ہے وھو لیس من الایمان
الحقیقی فی شئی قولہ تمہارے پہلے جھوٹے ہین یا پچھلے اقول غضب خدا کا چوٹا پن
آپ خود ہماری حدیث مین کرین اور ہمین کو جھوٹا کہین اسی کو چوری اور سینہ زوری
کہتے ہین اس نالائقی کی سزا یہ ہے کہ ہم بھی آپ کو یون جواب دین کہ ہمارے اگلے
اور پچھلے بحمد اللہ سب سچے ہین اور تمہارے پہلے اور پچھلے والے سب جھوٹے دغاباز مفتری
ہین کیا حدیث صحیح مسلم بھول گئے اوس سے خوب پتا ملجائے گا کہ تمہارے سب بڑون کے
بڑے حضرت ثانی لاثانی کو جناب امیر اور حضرت عباس کاذب وغادر وخائن واثم
جانتے تھے مع ان علیا علیہ السلام مع الحق والحق مع علی یدور الحق معہ حیثما
دار فاعتبروا یا اولی الابصار ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ
رہا امر دوم الی قولہ اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اقول آپکی کیفیت بیانی مین اور
تقریر حملہ حیدری مین بہت فرق ہے آپنے بہت سی باتین بڑہا دین کہ حملہ حیدری مین
ہرگز مذکور نہین جیسا کہ ہمنے آپکے نقض فقرات سخیفہ مین اشارہ کیا اور از راہ کمال دین و دیانت
جو باتین کہ مثبت نفاق عمری تھین آپنے نکالدین از انجملہ قول کاہن کا یاد آنا اور طمع جیفہ
دنیا کا دامنگیر ہونا قولہ ہر ہر لفظ پر غور کرین اور انصاف فرمائین اقول مومنین موقنین
بحمد اللہ واسطے نزہت خاطر کے اوقات فرصت مین اکثر حملہ حیدری پر ناظر ہین اور چونکہ
فضائل اور مناقب حیدر کرار کہ اہل سنت کیواسطے نشتر جگر گزار ہین اوسمین بھرے ہوئے
ہین اہل سنت کو اوسپر نظر کرنے سے انکار ہے آپنے عمر بھر مین معلوم نہین کہ کسقدر خون جگر
کھایا ہے کہ ایک مرتبہ اوسپر نظر ڈالی اور وہ بھی حسب اتفاق قصہ منیرہ ہی پر نظر پڑی اور ذکر
ایمان عمر دیکھ کے ایسی از خود رفتہ ہوگئے کہ یہ نہ دکھائی دیا کہ کونسا ایمان اوسکے بیان سے
نکلتا ہے ایمان خالص ہے یا وہ ایمان ہے جو عین کفر و نفاق ہے جسوقت کہ از خود رفتگی جاوے

اور عقل ٹھکانے پر آوے تو ہر ہر لفظ کو غور سے پڑھیے اور مین خود خدا انصاف فرمائے کہ اوس سے
نفاق نکلتا ہے یا ایمان یقین ہے کہ جب ذکر کا ہمن پر پہونچیگا تو ایسا خنجر جگر گذار نصیب دوستان
سنان ہوگا کہ مثل آلہ ابولولوہ کے زیر ناف سے تا بجگر پارہ پارہ کریگا اور بعید نہین ہے کہ دم
اوکھڑ جائے اور ارواح مثل ریاح کے اعالی سے طرف اسافل رجوع لاوے بہت
غنیمت ہوا کہ سرنامہ داستان پر لفظ کیفیت ایمان عمر لکھا تھا کیف لفظ کیفیت نے
عجب کارنمایان دکھایا اور جام سرشار برانڈی مستعملہ کا پلایا دارو ئے بیہوشی کو سونگھایا
کہ آپ کے دل پر اس زخمکاری کا کچھ اثر نہین اور عالم بے خبری کی کچھ خبر نہین ہے لیکن
افسوس ہزار افسوس کہ حضرت عمر مین ابولولو کے کارد زدہ اثر دکھایا کہ باوجود پلانے شراب
نبیذی کے کچھ فائدہ نہوا کما ہو مذکور فی التواریخ قولہ کتب معتبرہ سے نہین ہے اقول کتب
معتبرہ سے باین معنی ہے کہ مثل داستان امیر حمزہ کے ساختہ اور بافتہ نہین ہے اور جو کچھ لکھا ہے مستند
بتواریخ لکھا ہے گو تواریخ اہل خلاف ہو اور کہدیا ہے کہ ؎ من از گفت راوی بیان
میکنم + گناہش براو گفتہ گر بیش و کم + پس اعتبار نہین ہے مگر مثل اعتبار کتب تواریخ دیگر
کے نہ باینمعنی معتبر ہے کہ مثل صحیحین کے ہر ہر قول اُسکا فرمودہ رسولخدا ہے اور قطعی الصدور
ایسا ہے کہ تعلیق طلاق زن سنیان موجب وقوع طلاق ہوجاوے شیعون کے نزدیک
اخبار احاد کتب احادیث بلا ضم ضمیمہ تو قطعی الصدور نہین ہین فما ظنک بمافی کتب التواریخ
اور تصحیح الفاظ اور نقوش بہر انطباع موجب تصحیح مضامین روایات نہین ہے اور لفظ اصطلاح
اس مقام پر غلط محض ہے اگرچہ ناسخ ہی سے ہو اوسکی اصلاح فرمائے اور اصلاح لفظ کو
اصلاح معنی پر قیاس نہ کیجیے معلوم نہین کہ کس صاحب کی میز پر سے اوٹھ کر اس مقام پر
آپنے نظر کی اور ان اشعار کو آپ نے نقل فرمایا ہے کہ ہوش و حواس ہرگز ٹھکانے پر نہین جو نظم
کہ مثل نظم پروین کے منتظم تھی اُسکو مثل اپنے حواس خمسہ کی پریشان کیا ہے چنانچہ مکرر نقل
کرتے ہین کہ ؎ معطر چو مشک تتار ست این + جگر خستگان را مسیحا ست این +

اس بے تمکین کا جواب نہین ٹھیک مثل ہی بھینس چڑھی ببول پر غب غب گولر
کھائے بہار تیرا پھوٹ گیا رفو کا ہی سے کرون قولہ عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین اقول
سیکڑون برس اس کتاب کی تصنیف کو ہو چکی زمانہ بھر کے سب سنی اندھے تھے کہ اونکو یہ نور
نہ دکھائی دیا تعجب ہی کہ اب کو کیونکر دکھائی دیا شاید عالم خواب خیال مین جیسا کہ مشہور ہی
کہ بلی کے خواب مین چھیچھڑے آپ نے دیکھا ہوگا ورنہ حقیقت مین اوس عبارت سی جو ظلمت
کفر و نفاق خلیفہ صاحب کی اور کچھ ظاہر اور ہویدا نہین ہی قولہ خوشبو پھیلاتے ہین اقول
آپ بدبو کو خوشبو تصور کرتے ہین دماغ جعل رکھتے ہین آپ اس کتاب کو نہ دیکھے ورنہ
اسمین گلہائے مناقب جناب امیر علیہ السلام بھری ہوئی ہین آپکے لئے موجب مرگ مفاجات
ہونگی ؎ چہ عجب رائحہ گل چو نسازد بجعل ٭ قولہ اوسی محقق کے قول سی الی قولہ ثابت کرتے
ہین اقول اوسی محقق کے قول سی کفر نفاقی ثابت ہی دعوائے لسانی بیکار ہے
تتمیم تقریب درکار ہی ہر تقریر بیچ ہی مین اوسکے کوئی کبھی آخر تک نہ پہونچی قولہ
حضرات شیعہ کو رنج دیتی ہین اقول خلاف عقل ہی کہ جس چیز سے سنیونکی جان رنج و قلق
مین پڑے اوس سی حضرات شیعہ کو رنج پہونچے آپ اپنی عقل کے ناخون لیجئے تب کچھ
گفتگو کیجئے قولہ شیعون کے زخمون کو اقول سنیون کے جگر مین جو شیعون کی تیغ جفا کے
زخم ہین وہ ایسے ناسور ہین کہ کسی مرہم سی اچھے نہون گے بلکہ شیعہ خندہ ہائے نمکین ہمیشہ
ان زخمون پر نمک پاش ہین آپ اپنی جراحتون کے خبر لیجئے اگر ہو سکے تو اوسی کی مرہم پٹی
کیجئے شیعون کے دل کو مجروح کرنا ؎ خیال است و محال است و جنون ست قولہ
داغدار کرتے ہین اقول الحمد للہ کہ دل شیعون کے کھلا ہے ہمیشہ بہار مناقب حیدری سی
باغ باغ اور دل سنیونکے ہمیشہ خدنگ مطاعن و مثالب عمری سی داغ داغ ہین جب لعنہ شراب عمری
سے جسکے حقیقین اضرو شیطان بالمار فرا تھے افاقہ ہوگا تب جا
کو خوشبو سمجھتے تھے تخیل کیا کیا ہمکے گا انوار خدا کے سامنے گھو
کس مزیلے بڑی تھی اور کس بدبو
کا کیچوا کیا جھکے گا قولہ ہم بھی

یہ شعر پڑھتے ہین اقول ان شعرونکا پڑھنا کچھ سمجھ مین نہین آیا کہ کس راہ سی ہی اسلئے کہ ان اشعار
حملہ ہی تو صاف نفاق عمر کا بیاد آوری قول کاہن پتا ملتا ہی جیسا کہ فرماتی ہین بیت چو آیات معجز بیان را
شنید ٭ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ٭ باسلام شد رغبتش بیشتر ٭ کہ انہم شود راست چون
این خبر ٭ اس بیان سے تو صاف صاف ظاہر ہی کہ طمع خلافت سراپا جلافت بقول
کاہن موجب اختیار اسلام ہوئے نہ یہہ کہ اسلام جبراً و قہراً من اللہ تھا جیسا کہ آپ نی
باختیار مذہب مجبرہ لکھا اور نہ یہہ کہ اسلام للہ فی اللہ تھا جیسا کہ شاید زعم باطل آپکا ایسا
ہی ہوگا بھلا کون شخص اس اسلام کو جو بطمع حصول زخارف دنیا ہو نفاق نہ کہیگا اور جیسا
کہ ہمنے آپ کی اشعار منقولہ مقبولہ سی پتا نفاق کا دیا آپکو لازم تھا کہ کسی شعر سے خلوص ایمان
ثابت کیا ہوتا اور نہ بجاے قتاد کے کسی درخت سنبہل ہی کی تلاش کی ہوتی کہ شاید
کچھ آپکی خارش کو نفع پہونچتا

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

اے حضرات شیعہ تمکو اپنے باذل بے بدل اور اپنی قبلہ و کعبہ کی آب و گل کی قسم
جو کہ اس روایت کو دیکھو اور غور کرو کہ جو شخص اس دھوم دھام سی ایمان لاوے اور جو
آدمی اس شان و شوکت سے مسلمان ہووے اوسکی نسبت کون خیال کرسکتا
ہی کہ وہ منافق ہوگا یا سچے دل سی ایمان نہ لایا ہوگا یا بعد ایمان کی مرتد ہوگیا ہوگا یا ایسی
شخص سے کبھی پیغمبر صاحب رنجیدہ ہوے ہونگی یا ایسے آدمی کو دشمن اسلام کا اور منافق
سمجھے ہونگی دیکھو جو دعا پیغمبر صاحب نی اونکے لئے کی تھی کیسی جلد خدا نے قبول کی اور
اوسکا [illegible] ظاہر ہوا کہ اون کے ایمان لانیکا پہلا کام تو یہ ہوا کہ اول اول نماز
جماعت کی خانہ کعبہ مین ادا ہوئی اور اخیر کا کام اونکا یہ ہوا کہ روم شام اور حلب
اور دمشق مین کلمہ کفر کا پست اور خدا کا کلمہ بلند ہوا ابتداے اسلام کی عزت بھی اونہین
کی ذات سی ہوئی اور خاتمہ بھی اونہین پر ہوا حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت

اسیکا نام ہی اے یار و ذرا تو انصاف کو دخل دو اور تعصب اور عناد کو چھوڑو کہ جسکی
ذات سے ایک ہزار چھتیس ۱۰۳۶ شہر کو دارالاسلام اور جسکی بدولت ہزارون بتخانے اور گرجے
ٹوٹ کر مسجدین بنگئین اور جسکے سبب سے کسریٰ اور قیصر کے محلون مین غلغلہ اللہ اکبر کا
بلند ہوا اور جسکی وجہ سے اونکی بیٹیان مسلمانون کی لونڈیون مین داخل ہوئین اور جسکی
ذات سے ظلمت کفر کی دور ہوئی اور روشنی اسلام کی از شرق تا غرب پھیل گئی وہی
تمہارے نزدیک منافق ہی اور اوسی کا نام تمہارے یہان دشمن خدا اور عدو رسول ہی
تو معلوم نہین کہ پھر خدا کا دوست اور رسول کا محب کون ہی اگر حضرت عمر کی ذات
نہ ہوتی تو آج تمہارے قبلہ و کعبہ لکھنؤ مین بیٹھکر علی علی کہتے یا اجودھیا جی مین رام
رام پکارتے یہ عمر ہی کی جوتیونکا طفیل ہی کہ تم خدا کی توحید سے اور پیغمبر کی نبوت سے واقف
ہوئے اور کفر چھوڑکر اسلام اور ایمان کے نام سے آگاہ ہوئے لیکن افسوس تمہاری
احسان فراموشی پر کہ اوسی کی دشمنی کو تمنے ایمان قرار دیا ہی اور کفر کی بنیاد کھودنے والے
اور اسلام کا نیزہ گاڑنیوالے کا نام منافق اور کافر رکھا ہی حقیقت یہ ہی کہ جب شیطان
نے دیکھا کہ بعد اسلام کے کفر پر لا نہین سکتا اور شرک صریح مین گرفتار کر نہین سکتا تب
اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلونمین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کرے اور باوجود مسلمانیکے
دعوی کی اونکو اسلام سے خارج کردے تب اوسنے یہ تدبیر کی اور رفض کا عقیدہ لوگون کے
دلون مین مضبوط کیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب کو مدد دی اور جنہون نے اسلام کو پھیلایا
اور جنکے سایہ سے شیطان بھاگا اونکی عداوت دلونمین ڈالدی تاکہ اس حیلہ سے اوسکا کام بنے
اور لوگ اسلام سے نفرت کرین یا اسلام کا نام لین مگر اصل مین اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوسنے
ملعونکا مطلب حضرات شیعہ سے بخوبی حاصل ہوگیا اور اوس شقی ازلی نے اونکے دلون کو
اندھا کردیا کہ وہ ایسے اصحاب جلیل القدر کو برا جاننے لگے اور ایسے دوستون کو پیغمبر صاحب کے
برا کہنے لگے اونکی دشمنی کو ایمان سمجھے اور اون کو گالیان دینا عبادت جانا حقیقت مین

اور ان لوگون نے ایمان چھوڑ دیا اور شیطان کے دام میں آگئے اسلام سے ہاتھ دھو یا اور جسکو ذرا بھی
عقل ہوگی کیا وہ یہہ نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو اس شہر میں سے ایمان لانے کا فرقہ اور وہی آدمی
جنہون نے اسلام کو غرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اسلام کے دشمن تھے تو پھر دوسرا
کون مسلمان ہو سکتا ہے حضور اسکا عقیدہ اسلام سے پھر جائیگا حقیقت میں اسلام کی حقیقت پر
کوئی معتقد نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ شیعون کے عقیدہ نہ چھوڑے ہو رہا کہ سنی نہ بنجائے
واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اے حضرات سنیہ تمکو مولوی محمد علی خانصاحب کی جان و دل اور عمر طاہر المولد کے آپ کی
قسم ہے کہ روایت حملہ کو دیکھو اور غور کرو کہ اس سے کیا نکلتا ہے اور حضرت مخاطب کیا جھک مارتے
ہیں عبارت حملہ سے تو کوئی دھوم دھام اسلام اور نہ کوئی شان و شوکت عمر نافرجام نکلتی ہے
ان سالہ بنوی میں جو نی ہزار البتہ نکلتی ہے لیکن دھوم دھام مخاطب والا مقام سے
اپنی عبارت محل النظام میں اشارہ کی ہے کہ تقریب مسلمانی عمر میں ملائکہ آسمانی کو نوید ہی بلایا
اور محفل شادی مبارکبادی جمایا اور ایک پرانا کھوسٹ وام میں پھنسایا اور اوسکو نوشہ بنایا اور
ملائکہ سے طرفہ کھلایا اور کل ارباب نشاط کو جمع کرلایا بیت زہرہ دف شادی کو بجاتی ہوئی آئی اور
انجم ستارون کو نشاتی ہوئی آئی لیکن حضرت عمر اس ساز و سامان پر بھی مسلمانی پر
راضی نہ ہوئے تب ملائکہ سے لوگ ہونگے کھچرایا اور سونکی چڑیا کو اوڑایا اور زبردستی مسلمان کروایا
ایسی مسلمانی پر حیف ہے سنت عمر پر قابل ہیں اونکی جان قربان ہے طرفہ یہ کہ شیعون کو
بھی اس تقریب میں مبارک اور سلامت کو ارمان ہیں ان سب حرفات کا بطلان اور
کذب اور افترا بہتان ہونا اظہر من الشمس ہے بحمد اللہ المنان بخوبی عیان ہے عیان راچہ بیان
[illegible] فالیوم لا یخرج بالشیخان کیف یفترون
[illegible] اور شان و شوکت عمر کی [illegible] کے ہاتھون سے جو نشان کھاتے

اور دھول دھپا مچانے اور تلے اوپر ہو جانے اور ریش کثیف کے اوکھڑ اوانے اور پیغمبر خدا کی
کھڑکیان جھڑکیان اوٹھانے سے کہا مر من الصواعق خوب ظاہر و باہر ہے قولہ کون خیال
کر سکتا ہے کہ وہ منافق ہوگا اقول اے حضرات سینہ ذرا غور تو کرو کہ جسکا ابتداء کار
ایمان لانا بطمع دنیا ہو اور ہمیشہ اپنے شک کا نبوت مین اقرار کرے خصوصا روز حدیبیہ
اور ہمیشہ قول و فعل خدا و رسول پر اعتراض کرے یہانتک کہ پیغمبر سے از روئے تعریض حسبنا
کتاب اللہ کہی وصیت نامہ نہ لکھنے دی اور اونکی شان مین الرجل لیہجر کہے اور آخر کار
اوسکا غصب حقوق اہلبیت نمکحرامی اور ایذا دہی بضعہ رسول ہو اور واللہ لاحرقن علیکم
البیت پکارے اور وثیقہ فدک کو پھاڑے یہانتک کہ وہ معصومہ اوسکے پیٹ پھاڑے جانیکی
بددعا کرے ایسے شخص کو کون مسلمان کہہ سکتا ہے بیت ہرگز مباور نمی آید ز روے اعتقاد
حق زہرا خوردن و دین پیمبر داشتن ٭ شکر خدا کہ کیسی خدا نے اوس معصومہ کی دعا
ابولولو کے ہاتھ پر جاری کرائی واہ حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور فیولیت اسیکا
نام ہے قولہ جسکی ذات سے ایک ہزار چھتیس شہر اقول جو نامرد کہ خود اپنے تئین مادہ بز کو ہی
کہے اور طعنات و حملات و ضربات افلح سے نسبت اشاعت اسلام اوسکی ذات کیطرف
دینے کی کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جن لڑائیون مین ذات شریف بتوفیق قہری یا بطمع
مال غنیمت جناب رسالت مآب کے ہمرکاب تھے اونمین تو بعادت جنگی پشت دیکر بھاگے
اور بعد آنحضرت کے باتفاق مورخین کبھی مدینہ سے مرتے دم تک قدم باہر نرکھا مخدرات
فی الحجال سے ہمیشہ آپکو کمتر سمجھا یہانتک کہ متبرزات اور متبرجات باجمال اور راکبات
علی الجمال والبغال نے اونسے کہین بڑھ بڑھ کر کام کیے ولنعم ما قیل بیت نہ ہر زن زن است
و نہ ہر مرد مرد ٭ اونکی ذات شریف کی طرف نسبت مردانگی دینا عجب بیحیائی ہے کہ جسکو
ذوات الاعلام کی بیحیائی سے بھی ایک نیزہ بڑھکر کہنا چاہئے اسمین کچھ شک نہین ہے
کہ مسلمانون کے لشکر اکثر فتحیاب ہوئے کہ بعضون کی نیت اُنسے اعلائے کلمہ حق تھا اور بعضے

Presented by Ziaraat.Com

خواہان مال ومنال دنیا تھے ومنکم من یرید الدنیا ومن یرید الدنیا نوتہ منہا
ومالہ فی الاخرۃ من خلاق بالجملہ ہر شخص بمقتضائے لکل رجل ما نوی اپنے ثمرات
اعمال پر فائز ہوا خلیفہ جی مغرب مین لشکر مشرق مین لشکر والے وہی لوگ جو خلیفہ صاحب
کو نامرد کہتے تھے جیسا کہ خیر مین بجنبونہ ازالۃ الخفا مین وارد ہے الغرض فتوح بلاد مین
خلیفہ صاحب کی مردانگی کو کیا مداخلت اور اگر خواہی نخواہی نسبت طرف خلیفہ
صاحب کر دینا ضرور ہے جیسا کہ مشہور ہے کہ لڑے لشکر نام بادشاہ کا تو یہ نسبت ویسی
ہی ہوگی کہ جیسے کوئی کہے کہ بعض معظمات کی مردانگی سے بلاد ہند وسند مفتوح
ہوئے آرے آرے یہ سب تو کچھ نہین مگر اس امر مین خلیفہ صاحب کی مداخلت تا
ظاہر ہے کہ جب اونہون نے خلیفہ بحق کو معزول اور مخذول کیا اور بنائے خلافت اوپر
شورے اور کونسل اور کمیٹی کے رکھی تو مسلمانون کی نظر مین اہلبیت طاہرین ایسے
ذلیل وخوار ہوئے کہ قابل خلافت نظر عوام مین نہ رہے بلکہ قابل قتل اور ہتک
حرمت ہوگئی ایسے اساس ظلم وجور ڈالی کہ مسلمانان شام ودمشق وکوفہ وبصرہ جسکی
بدولت ایسے کلمہ گو ہوئے کہ بنیاد خاندان رسالت کو جڑ سے کھود کے پھینک دی
ولنعم ما قیل **بیت** بدکردن شمر ہم ز بدکردن اوست ✤ خون شہدا تمام برگردن اوست
اسی سبب سے اللہم العن اول ظالم ظلم حق محمد وآل محمد وآخر تابع لہ علی ذالک اللہم
العنہم جمیعا شیعہ دن رات پکارتے ہین **قولہ** جسکی ذات سے ظلمت کفر **اقول**
جن لوگون کی ذات نجس وناپاک سے ظلمت ظلم وجور وتاریکی فسق وفجور دور عالم
مین پھیلی واز شرق تا غرب لاکھون بلکہ کرورون خوارج ونواصب تشنہ خون
ذریت بتول واولاد رسول پیدا ہوئے کیون سنیو تمہارے نزدیک وہی پکے
مسلمان تھے ذریت رسول کے حق کو غصب کرنا بضعۃ الرسول کے گھر کو جلانا اسیکا
نام تمہارے نزدیک دوستی خدا ورسول ہے تو معلوم نہین کہ پھر دشمن خدا ورسول

کون ہے اگر حضرت عمر کی ذات نہوتی تو آج رام پور کے خارجی مثل رام رام کے
عمر عمر نہ پکارتے اور مثل بم بم کے چار یار کا دم نہ بھرتے اور مگر باب امیر علیہ السلام کی
خلافت ظاہری غصب نہ ہوتی تو تمہارے قبلہ و کعبہ سید احمد خان
بھی علی گڈہ مین بیٹھکر آج علی علی پکارتے اور لفاری کے میز پر گردن مڑوڑی مرغیان
کھاتے یہی عمر ہے کہ جسنے جناب امیرؑ کی جوتیون کے صدقے سے مال غنیمت پاکر عزت
و اعتبار بہم پہونچایا اور پھر اونکے ساتھ بعد جناب رسولخدا کے نمکحرامی پیش آیا اور اگر جناب امیر
علیہ السلام کی شمشیر ابدار نہوتی تو اے سینو تم اور تمہارے اگلے پچھلے ہرگز کفر ظاہری کو نچھوڑتے
اور اسلام کے نام سے برای نام بھی آگاہ نہوتے تمہارے عبد العزی کبھی عبد اللہ نکھلاتے دوسرے
تیسرے صاحب بھی عبد اللات والمنات رہجاتے تمہارے قبلہ و کعبہ موچی صاحب اجودھیا جی
مین راو نارکشن راو نارکشن پکارتے تمہارے جد امجد بساطی صاحب پریاگ جی مین
سر مونڈاتے یا گیا جی مین گائے پنجواتے کبھی گائے کا گوشت نہ کھاتے بلکہ سور کھاتے افرین تمہاری
سمجھ پر کہ دوستی دشمنان خدا کو تمنے ایمان قرار دیا ہے اور ایمان کی بنیاد کھودنیوالے اور
امت رسول مین اختلاف عظیم ڈالنے والے اور ظلم و ستم کا جھنڈا گاڑنے والے کو تمنے خلیفۃ
الرسول نام رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب شیطان نے دیکھا کہ ظاہر بظاہر ہدم بنیان اسلام
کر نہین سکتا اور بخوف ذوالفقار حیدر کرار لات و عزی کی پرستش کرانے کی کوئی سبیل
نہین ہے تب اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلون مین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کی اور
منافقین امت سے ایک دوسرے لات و عزی بنائے اور اونہین کو پجوانا شروع کیا اور
باوجود دعوائے مسلمانی کے اسلام سے خارج کردیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب اور اونکی
اولاد اطہار سے برائیان کی تھین اور جنہون نے ظلم و ستم کو دنیا مین پھیلایا تھا اور جنکو شیطان نے
ہمیشہ اپنے سایہ عاطفت مین رکھا تھا اونکی محبت دلون مین مستحکم کرڈال دی تاکہ اس حیلہ
سے اوسکا کام نکلے اور لوگ اسلام کے نام سے نفرت نکرین یا اسلام کا نام لین مگر اصل مین

Presented by Ziaraat.Com

اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس ملعون کا مطلب حضرات اہل سنت سے بخوبی حاصل ہوگیا
کہ اوس شقی ازلی نے اونکی دلون کی آنکھون کو اندھا کردیا کہ ایسے منافقین ذلیل القدر کو بڑا
جاننے لگے اور ایسے دشمنان پیغمبر صاحب کو اچھا کہنے لگے ایسے منافقین نکمرامون کی دوستی کو
ایمان سمجھے اور اونکو پرستش کرنا عبادت جانا حقیقت مین اون لوگون نے ایمان چھوڑدیا
اور شیطان کے دام مین آکر اسلام سے ہاتھ اوٹھایا ورنہ جسکو ذرا بھی عقل ہوگی کیا وہ یہ
نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو فقط زبانی ایمان لائے مومن تھے اور وہی آدمی جنہون نے نصب
اور خروج کو عرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اور جنکی بدولت مثل
افواج یزیدی دشمنان اولاد پیغمبر پیدا ہوئے اگر وہی لوگ پکے مسلمان تھے تو ایسے اسلام کو
سلام جو کوئی ایسے ظالمون کو پیرو مرشد مسلمانان سنے گا ضرور اوسکا عقیدہ اسلام سے
پھر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیت پر کوئی معتقد نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ
سنیون کے عقیدہ کو نچھوڑے اور پاک شیعہ نہ بنجاوے واللہ یھدی من یشاء الی
صراط مستقیم **قولہ** جنکے سایہ سے شیطان بھاگا **اقول** شیطان کے سایہ سے شیطانکا
بھاگنا کون مسخرا مسلم کرتا ہے نہایت شوخ چشمی ہے احادیث موضوعہ مقتعلہ کے
مضامین شیعون کے سامنے بلا حجت و برہان ذکر کرنا خصوصًا ایسے احادیث کہ
جسکے واضعین کو ہوائے مدح عمری ایسی سوجھی سوجھی ہے کہ معاذ اللہ جناب رسولخدا
کے تحقیر سے کچھ باک نہین ہے اور یہ امر تو بنا بر اعطائے عہدہ اتالیقی جناب رسالتمآب
بعمر ابن الخطاب بنا بر مزعوم باطل اولی الاذناب کچھ دشوار نہین ہے مگر مصیبت کبری
اور داہیہ عظمی یہ ہے کہ مزیت اوسپر بھی لازم آتی ہے کہ خود حضرت ثانی جنکے ایک بال
ہونے کی تمنا رکھتے تھے اور اونکے سر مبارک پر بمقتضائے اِنَّ لی شیطانا یعتریننی
شیطان سوار ہوا کرتا تھا کجا شیطان کا بھاگنا اور کجا شیطان کا مسلط ہونا اب
مناسب یہ ہے کہ اون احادیث مکذوبہ سے بھی ہم کچھ واسطے نزہت خاطر مومنین کے

ذکر کرین پہلی حدیث صحیح ترمذی مین ہی یقول خرج رسول اللہ فی لبعض مغازیہ فلما انصرف
جاءت جاریۃ سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ سالماً
ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لہا رسول اللہ ان کنتِ نذرت فاضربی
والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب
ثم دخل عمر فالقتِ الدف تحت استہا ثم قعدت علیہ فقال رسول اللہ ان الشیطان
لیخاف منک یا عمر انی کنت جالسا وہی تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی
تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخلت انت یا عمر فالقت الدف محصل روایت
یہ ہی کہ جناب رسولخدا بعض غزوات سی پہرے پس ایک بی حبشن نے عرض کیا کہ مینی
نذر کیا تھا کہ اگر آپ کو صحیح وسالم پاؤن تو آپکے آگے دائرہ بجاکے گاؤن اوسحضرت نے
اوسکو گانے بجانے کی اجازت دی الغرض بی حبشن نے معاذ اللہ خود جناب رسولخدا
کے سامنی جلسۂ بھنگیڑخانہ کا جمایا اور حضرت ابوبکر بھی داخل جلسہ ہوئے اور دیگر بزرگواران
بھی مگر بی حبشن نے جو سما باندہا تھا اوسی دہن مین تھین یہانتک کہ حضرت عمر کا بھی
اتفاق دخول ہوا ظن غالب تھا کہ یہ حضرت بھی اوسکے گانے پر تالیان بجائے
مگر آپ کی رعب نی اوسکے گلی مین سرمہ دیا یہانتک کہ اوسنے دف کو زیر مقام مخصوص چھپالیا
پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ البتہ شیطان عمر سے ڈرتا ہی کہ نہ مجھ سی بھاگا نہ ابوبکر و علی
و عثمان سے بھاگا مگر عمر سے بھاگا اے حضرت مخاطب کی سنّی بھائیو ذرا تو انصاف کرو
کہ واضع اس حدیث نی کسقدر جرأت خدا اور رسول پر کی کہ نسبت دی جناب رسولخدا
کی طرف ایسے ایک امر شنیع کے کہ عقول جسکو ہرگز باور نکرین یعنے معاذ اللہ جناب
رسولخدا گانا بجانا ایک زن اجنبیہ کا سنین حالانکہ خود مکرر فرمایا ہو الغناء رقیۃ الزنا
پھر بلائی عظمی واسطے سنیون کی لزوم فضیلت عمری ہی اوپر ملازمان بکری کے اور جسقدر
اسمین غور کیجیگا بہت سی لطائف پائیگا ہم اپنی اوقات شریف ایسی مزخرفات مین کیون ضائع کرین

لطیف تر اس سی دوسری حدیث سنی اوسے صحیح ترمذی مین اور کتاب ازالۃ الخفاء وغیرہ مین بھی
موجود ہی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ جالسًا فسمع لغطًا وصوت صبیان فقام رسول اللہ
فاذا حبشۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیتی علی منکب رسول اللہ
فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال اما شبعۃ اما شبعۃ قالت فجعلت اقول لا
لا نظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنہا قالت فقال رسول اللہ انی
لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت انتہی
محصل یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بی للّو کو یعنی حضرت حمیرا کو اپنی کاندھی
پر سے ناچ قوم حبشہ کا دکھاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے
کہ تو آیا سیر نہین ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ بدروغ مصلحت امیز فرماتی تھین
کہ نہین جسمین حال اپنی قدر و منزلت کا معلوم ہو جائے اور اقرار اپنی کذب کا کرنا عین
مقتضاے صدیقیت تھا بہرکیف جناب رسولخدا کے کندھی پر مسلط رہین یہانتک
کہ گزر حضرت عمر کا اوس مقام پر ہوا انکی شکل متبرک کو دیکھتی ہی سب شاہدین مجمع رقص
جیسے کہ کفار دیکھنے شکل سکینہ سے کہ مفسر بصورت گربہ ہی کما مر عن النہایہ مثل چوہون کی
کہ بلی کی صورت دیکھتی ہی بھاگتی ہین بھاگی پس جناب رسولخدا نی فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ شیاطین
جن و انس عمر سے بھاگتے ہین اور خود حضرت عائشہ بھی اوس تفرج گاہ سی پھرین انتہی
محصلہ اقول ہمکو نہین معلوم کہ اس راوی کذاب نی کہ فقط بغرض موہوم اس بات
کے کہ زیادتی محبت و منزلت بی عائشہ ثابت ہوئی کسی قسم کی اہانت جناب رسولخدا
مین کوتاہی نہین کی خود حضرت عائشہ کو جن سے شمار کیا یا انس سی بہرکیف یہ روایت
چند باتون کے تماشاگاہ ہی اول جناب رسولخدا کا بنفس نفیس متوجہ تماشاے رقص و غنا
اور لہو و لعب ہونا دوسرے بقول خود یا عائشہ تعالی دوسرون کو بھی پھر حضوری
مجمع شیاطینی دعوت کرنا تیسرے جورو کو واسطے دیکھنی تماشاے اجانب و نامحارم کی بلانا

لغط آواز بلند کردن
الزفن الرقص واللعب
من نہایہ ۱۲

چوتھے جورو کو کندھی پر چڑہانا کہ خلاف وقار نبوت ہی پانچوین ہیئت کذائی سی
جورو کو ناچ دکھانا کہ جسکو ادنی اجلاف بھی نہین کرتے چھٹے جبتک اوس نیکبخت کا
پیٹ نہ بھرا معاذ اللہ جورو کے ٹٹو بنے رہنا ساتوین صدیقہ کا بیان عدم سیری
مین باقرار خود کذبیہ ہونا اٹھوین شیاطین جن و انس کا جناب رسولخدا سی نہ بھاگنا
اور عمر سے بھاگ جانا کہ دلالت صریحی اوپر فضیلت عمری کے جناب رسول خدا پر
رکھتا ہی نوین جناب رسولخدا اور عائشہ کا شاہدین مجمع شیاطین سے ہونا دسوین
اورونکو مجامع شیاطینی سے منع کرنا اور خود اوسکے مرتکب ہوکر مصداق یقولون مالا
یفعلون اور اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم کے ہونا فتلک عشرۃ
کاملہ اے حضرات اہلسنت یہ کیا مذہب تمہارا ہی کہ اسلام کو یہود و نصارا سی ہمسوا ہو
اور دین و ایمان کی کتابون مین ایسی مزخرفات کی تصحیح کرانی ہو نہ از خدا شرمی و نہ از خلق آزرمی

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

مین اس مقام پر ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون تاکہ اونکے
عقیدے کی خوبی اوس سے ظاہر ہو جائے اور اونکی دشمنی اسلام و ایمان سے
ثابت ہو جائے یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر کی ذات سی نہایت تقویت
دین کی ہوئی اور اسلام کی جڑ اونہین کے سبب سی مضبوط ہوئی چنانچہ صاحب
حملہ حیدریہ نے باین تعصب خود اقرار کیا ہی کما قیل ؎ وزان بیشتر یافت دین
تقویت ٭ اور ظاہر ہی کہ جسکی ذات سی دین نے تقویت پائی ہوگی اوسکی ذات سے
پیغمبر صاحب کو محبت بھی بدرجہ غایت ہوگی لیکن موافق روایت شیعون کی پیغمبر صاحب
کو کسی سے اسقدر عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی اور اونکی مرنیکی خبر سے جسقدر
حضرت کو خوشی ہوئی ایسی کسی خبر سے نہ ہوئی تھی اور جو فضائل اوس روز کے
جسروز کہ حضرت [illegible] ایسے فضائل جمع

اور عید اور روز غدیر کے بھی بیان نہین کئے اور جو برکات اور فائدے اہلبیت کو
اوس تاریخ مین ہوئے ہین جس تاریخ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی وفات پائی
ایسی کبھی کسی روز نہین ہوئی چنانچہ زاد المعاد مین جو معتبرین کتب شیعہ سے ہی اور
ملا باقر مجلسی جسکے مولف ہین اوسکے اٹھوین باب کی پہلی فصل مین ایک طول طویل روایت
لکھی ہے جسکو ملا صاحب نی اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہی اوسکا مختصر مضمون ہم
لکھتے ہین حذیفہ ابن یمان صحابی سے روایت ہی کہ مین نوین ربیع الاول کو پیغمبر صاحب
کی خدمت مین حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت کے پاس امیر المومنین علی مرتضی اور حضرت
امام حسن اور امام حسین بیٹھے ہوئے ہین اور کھانا نوش فرما رہے ہین اور حضرت نہایت خوش
اور حسنین علیہما السلام سے کہہ رہے ہین کہ کھاؤ بیٹا کھاؤ یہ کھانا تمکو مبارک ہو کہ آج کا دن وہ ہی
جسمین خدا اپنے دشمن کو اور تمہارے جد کے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمہاری مادر مشفقہ کی
دعا کو قبول کریگا کھاؤ بیٹا کھاؤ کہ آج وہ دن ہی کہ خدا تمہارے شیعون اور محبون کے اعمالکو
قبول کریگا کھاؤ بیٹا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا میری اہلبیت کے فرعون کو ہلاک کریگا کھاؤ بیٹا
کھاؤ کہ آج کے دن خدا تمہارے دشمنون کے عمل کو باطل کریگا کھاؤ بیٹا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا
کے اس قول کی تصدیق ہوگی فتلك بيوتهم خاوية بما ظلموا کہ آج کے دن گھر اونکے خالی
ہونگے بسبب ظلم کے جو اونہون نے کیا تھا حذیفہ صحابی کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کیا آپ کی اُمت مین بھی کوئی ایسا ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان ایک بُت منافقون سے
اونکا سرگروہ ہوگا اور دعوی ریاست کا کریگا اور ناز یانہ ظلم و ستم کا اپنے ہاتھ مین لیگا اور
آدمیون کو خدا کی راہ سے منع کریگا اور خدا کی کتاب کو تحریف کریگا اور میری سنت کو
بدل دیگا اور میرے وصی علی پر زیادتی کریگا اور خدا کے مال کو ناحق اپنے اوپر حلال کریگا اور
غیر طاعت مین خدا کی صرف کریگا اور مجھے اور میرے بھائی علی کو جھوٹھا کہیگا حذیفہ نے کہا کہ یا
حضرت اگر وہ ایسا ہی تو کیون آپ اوسکے لئے دعا نہین کرتے تاکہ وہ آپکی زندگی مین ہلاک ہو جاوے

حضرت نے جواب دیا کہ مین خدا کی قضا پر جرات نہین کرتا اور جو کچھ اوسنے اپنے علم مین قرار دیدیا ہے اوسکا بدلنا اوس سے نہین مانگتا لیکن یہ خدا سے سوال کرتا ہون کہ خدا اوس روز کو فضیلت دے اور تمام دنون پر اوس دن کو عزت بخشے چنانچہ خدا نے حضرت کی دعا قبول کی اور وحی کی کہ اے پیغمبر مین اوس دن کو افضل کرتا ہون اور علی کو تیرا سا رتبہ اوسی کے ظلم کے سبب سے عطا کرون گا وہ شخص مجھپر جرات کریگا میرے کلام کو بدلدیگا میرے ساتھ شرک کریگا لوگون کو میری راہ سے منع کریگا میرے ساتھ کفر پیش آئیگا اسلئے مینے ملائکہ ہفت آسمانکو حکم دیا کہ اوسدن کو جسمین وہ مارا جائے شیعون اور محبون کے لئے عید کرین اوس تاریخ کو میری کرسی کرامت کو بیت المعمور کے برابر نصب کرین اور تمام شیعون کی مغفرت کی دعا کرین اور مین نے تمام فرشتون کو حکم دیا ہے کہ اس تاریخ سے تین دن تک قلم آدمیون سے اوٹھالین اور کوئی شخص کچھ گناہ کیون نہین کرے اوسکو نہ لکھین اے محمد اس دن کو مین نے تیرے لئے اور تیرے شیعون کے لئے عید بنادیا ہے انتہی ترجمۃ بلفظہ ایہا المومنین اس روایت کو دیکھو اور شیعون کے ایمان اور انصاف اور عقل پر رو و تعجب ہے کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وہ سما جائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جلجائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وہ ڈوب مرین دیکھو پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا پر اس حدیث مین کیسی تہمت کی ہے اور خدا کے محبوب پر کیا افترا باندھا ہے خدا اس قوم سے جسنے اپنی آنکھون کو اندھا اور کانون کو بہرا اور دلون کو غافل کر رکھا ہے اس تہمت اور افترا کا بدلا لے درحقیقت انہین کی شان مین یہ صادق ہے کہ لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل واولیک ہم الغافلون کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر کا نہین ہے جو اس حدیث کے واضع نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو بھلا کون شخص ہے جو اس بات کو مانیگا کہ جس شخص کے ایمان لانے کے لئے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو اور جس کے لئے بروایت اما صادق علیہ السلام اللہم اعز الاسلام بعمر بن خطاب

کہا ہو اور جسکے حق مین خدا نے حضرت کی دعا قبول کی ہو اور جسنے مسلمان ہوتی ہی جھنڈا اسلام کا
کعبہ مین گاڑ دیا ہو اور جسنے اسلام لاتی ہی حضرت کو کعبہ چلنے پر مستعد کیا ہو اور جسنے تمام عمر اپنی حضرت کی محبت
اور اطاعت اور فرمانبرداری مین اور اپنی ساری زندگی اسلام کے پھیلانے مین صرف کردی ہو
اور جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی ہو اور جسنے خدا کی راہ مین جان دیدی ہو اوس سے
پیغمبر صاحب اسقدر رنجیدہ ہون کہ اوسکے مرنے پر اسقدر خوشی کرین اور اوس کے مرنے کی
دن کو عید الفطر اور عید الضحیٰ اور عید غدیر سے بھی بڑھکر افضل جانین اور خدا اوسکے مرنے سے
اسقدر خوش ہووے کہ تین دن تک گناہون کے لکھنے سے قلم اوٹھائے اور شیعونکو اجازت دے
کہ وے اس تین دن کے عرصے مین چاہین زنا کرین چاہین شراب اور سور نوش فرماوین چاہین
مسجدین ڈھاوین چاہین قران جلاوین جو دل چاہے کرین نکوئی پوچھنے والا ہی نہ بتلانیوالا ہی
کرام کاتبین موقوف لکھنا پڑھنا بند پس ایسی حالت مین بھی اپنی خواہشین پوری نکرین تو کب
کرین گے خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو
کسقدر شیطان نے بہکایا ہی اور اسلام کی راہ سے کسقدر دور کردیا ہی سبحان اللہ کیا دین اور کتا مذہب ہی
کہ بیچاری نمازی برسون نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزے رکھنیوالے تیس دن تک گرمیون کے دنون مین
بھوکھ پیاس کی تکلیف اوٹھاوین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ مین پہنچین
اور حج کرین تب جنکو مستحق ٹھہرین اور شیعہ بھائی گھر بیٹھے زنا کرین اور شراب پئین اور ربیع الاول
کی نوین تاریخ کو اپنے بابا شجاع کے نام پر حلوے کھاوین اور لعنتی کھانا نوش کرین اور سب سے
زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا عدل ہے شاید اسی سبب سے خدا کو عادل سمجھتے ہین اور
عدل کو اصول خمسہ دین مین جانتے ہین اگر ایمان اسیکا نام ہی اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین
تو افسوس ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو واے
اونکے حال پر ؎ گر ولی اینست لعنت بر ولے۔

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

شیعون کی بات اپنے سنی بھائیون کے سامنے یعنی جولاہے دھنے کنجڑے قسائیون کے
سامنے تو کہنا مناسب ہے کہ وہ البتہ آپکی تصدیق کرینگے اور بھکینگے انا ارسلنا الشیاطین الی
الکافرین تؤزھم ازا لیکن شیعون کے سامنے کہنا تو بہت نامناسب ہے کہ وہ آپکے کلام
کی دھجیان اوڑائینگے اور آپکے مکر و فریب کی قلعی کھولدینگے محصل کلام مختل النظام
اس مقام پر یہ ہے کہ ایک مصرع حملہ حیدری اسپر دلالت کرتا ہے کہ عمر کی ذات سے تقویت دین
اسلام ہوئی اور جسکی ذات سے تقویت دین اسلام ہوئی ضرور ہے کہ پیغمبر کو اوس سے محبت
بدرجہ غایت ہو نتیجہ یہ کہ عمر سے پیغمبر کو محبت بدرجہ غایت تھی پس بنا بر اسکے جو حدیث
شیعون کی دلالت اوپر اسکے کرتی ہے کہ عمر سے پیغمبر کو عداوت تھی وہ حدیث غلط ہوگئی
ہر چند شاہد تقریر دلپذیر سنیہ کو آپنے ایسا سنوارا بنایا کہ جسکی صورت پر اہلسنت غش کر گئے
مگر جب شیعون نے اوسکو اپنے تحت تصرف کیا تو مدخول بچند وخول کر دیا اول یہ کہ مصرع
حملہ حیدری قول شاعر کا ہے کہ جسنے تواریخ اہلسنت مثل مدارج النبوۃ وغیرہ سے نظم کیا ہے
اور ہر جگہ العہدۃ علی الراوی کہا ہے اور کہین اشارہ لطیف طرف قدح وجرح کے بھی کر دیا ہے
پس ایسے قول تواریخی اہل سنت کو معارض بحدیث نہین کر سکتے دوم یہ کہ لفظ مصرع کو
اسپر دلالت نہین ہے کہ عمر کی ذات سے دین کو تقویت ہوئی اسلئے کہ مرجع ضمیر از ان کا اونکے
مصرعہ مین ؎ ازان یافت دین نبی تقویت * ذات عمر نہین ہے بلکہ مرجع ازان کا اسلام
عمر کافر شدید الکفر ہے یعنی عامۃ الناس نے جانا کہ جب ایسا شدید الکفر دام اسلام مین آیا تو بیشک
اسلام کچھ حقیقت رکھتا ہے اگرچہ دام اسلام مین اُلو پھنسانیوالے حضرت مخاطب کے نزدیک ملائکہ تھے
اور ہمارے نزدیک طمع دنیا ؎ در آرد طمع مرغ و ماہی بدام * سوم یہ کہ تقویت دین
کی ذات سے ایک بچڑے بزدلے کے جو ہر لڑائی سے بھاگا اور مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑ پر
اچکا عقل کسی عاقل کے باور نہین کرتے تمکو اپنی عمر ہی کے قسم ہے سچ کہو کہ حضرت عمر کس لڑائی
مین لڑے اور جسکو خدا نے بقول تمہارے عہدہ کافر کشی دیا تھا اوسکے ہاتھ سے کون کافر

مارا گیا بہلا دس بیس نہین سہی ایک ہی کافر کا نام بتلا دیجیے شیعون کی کتابون سے
نہین سہی سنیون ہی کی کتابون مین دکھا دیجیے کہ اُنکی تلوار صاعقہ کردار جو سات
بالشت کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی تھی کسی روضۃ الصفا کسی معرکہ مین معرکہ آرا
ہوئے کبھی یا ہمیشہ مثل دشنۂ قصابی ذبح اسیران دست و پا بستہ پر تیار رہتے تھے اگرچہ
کبھی وہ بھی منصۂ ظہور مین نہ آیا حضرات اہل سنت کی عجب بیحیائی اور بے غیرتی ہے
کہ ایسے جبان کی طرف نسبت کافر کشی دیتے ہین ظاہر یہ ہے کہ راتونکو تخلیہ مین
بنفس نفیس کافر کشی کرتے ہونگے بدین نظر اگر شیعہ بھی اونکو لقب کافر کش دین تو ہمارے
نزدیک کچھ جاے مضائقہ نہین بلکہ بڑی وسعت کا مقام ہے کہ ایک دو کا ذکر نہین
بلکہ بہت کافر مارتے ہونگے اور چہارم یہ کہ مسلمانا کہ تقویت دین اونکی ذات سے ہوئی
مگر المسلم کہ یہ امر شدنی اللہ تھا اور افعال منافقین کبھی شدنی اللہ نہ تھی بلکہ بطمع دنیا و بطمع
ریاست و بطمع ملک گیری تھی پس جو منافق کہ بطمع دنیا تقویت دین کرے اور دین کو
بہانہ و ذریعہ حصول دنیا کرے وہ ہرگز محبوب خدا و رسول نہین ہو سکتا بلکہ مبغوض خدا
و رسول ہوگا پس حدیث شیعہ جو اسکے تو فضیلت اور منقبت من اللہ والرسول ہونے پر
دلالت کرتی ہے بہت ٹھیک ہے پھر یہ کہ کیون نہین جائز ہے کہ جسطرح سے اسلام عمر بقول
تمہارے ایک امر جبری و قہری تھا کہ ملائکہ مجبور تھے کہ جبراً اوسکی طرف لائے اوسیطرح سے
کیون نہین جائز ہے کہ تقویت دین بھی خدا نے اوس سے جبراً و قہراً کرائی ہو کیا احادیث
صحیح بخاری وغیرہ ان اللہ لیؤید ہذا الدین برجل فاجر و باقوام لا خلاق لہم
و یؤید الاسلام برجال ما ہم من اہلہ آپ بھول گئے پس تائید و تقویت
اپنے دین کے اگر خدا نے ایک فاجر سے کی تو اوس فاجر کے لئے کیا شرف ہوا اور یہ
فاجر کیسے محبوب خدا و رسول ہوگا بنا بر اسکے حدیث شیعہ کی ہرگز صریح احادیث
سے مخالف نہوئے بلکہ مصدق اوسکی فاجریت کے ہوئے قولہ مین اس مقام پر

ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون اقول مین بھی اس مقام پر شیعونکی ایک اور
بات لکھنا مناسب سمجھتا ہون کہ حضرات اہلسنت یہ نہ سمجھین کہ ہمنے حکایت عمر کو گھر سے نکلنے کی بقصد
قتل رسول اللہ جیسا کہ صواعق اور مدارج النبوۃ مین ہے اسلئے نقل کی ہے کہ ہر طرح سے اوسکو قبول بھی
کرتے ہین بلکہ اسلئے نقل کی ہے کہ دلالت کرتی ہے اوپر اشد کفر اور فساد کے ہونے عمر کے اور اوپر نہایت طماع ہونے
عمر کے پس ایسے روایات سنیہ سے شیعون پر استدلال بشجاعت عمری نہین ہو سکتا ہے
علاوہ اسکے زبانون پر یہ مثل کے جاری ہے کہ اگر کوئی مجھکو نہ مارے تو مین سارے
جہان کو مار دون جہان کہین حضرت عمر سمجھتے تھے کہ مجھ پر کوئی ہاتھ اوٹھانیوالا نہین وہان تو
آپ کی تلوار میان سے باہر ہی رہتی تھی اور جہان جانتے تھے کہ دوسرے کے ہاتھ مین تلوار
ہے وہان کوسون بھاگتے تھے اسی سبب سے لڑائیون مین بھاگنے والون کے آگے اور مارنیوالونکے
پیچھے رہتے تھے اور بمقتضاء المرء حیث نفسہ اور کافر ہمہ را بکیش خود پندارد
ہو سکتا ہے کہ آپکے زعم باطل مین یہ خیال ہو کہ مثل ابوجہل اور ابولہب کے قوم قریش سے
سب تنگ خون رسول اللہ تھے اور بسبب دین اونکے سب اونسے ناخوش ہین اور کوئی
اونکا حامی نہین ہے تو ایسے شخص کے ہاتھ مین جب تلوار نہو اور وہ غافل ہو تو سر کاٹ لینا
اوسکا کوئی کار عظیم نہین پس ہو سکتا ہے کہ کفر شدید و طمع شدید شتران سرخ کے باعث
اس خیال کے ہوئی ہو کہ مین غفلت مین اونکا سر لاؤنگا اور کل قوم مین مجھسے کوئی اسکا
مواخذہ نکریگا بدین غلط فہمی گھر سے باہر نکلے راہ مین جب ایک شخص قوم بنی زہرہ سے ملاقات ہوئی تو اوسنے
آپ سے کہا کہ کیا بنی ہاشم اور بنی زہرہ کو تمہین ڈر نہ تھا اوسوقت آپ سمجھے کہ اونکی بہت حامی ہین اب خوف سے
آپکے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور وہ خیالات شیخ چلی سب بھول گئے اور اوس سے خوشامد پوچھنے لگے کہ کیا تم بھی
بھائی مثل محمد کے بیدین ہو گئے تھے اوسنے کہا کہ آپکی خواہر غیرہ ہر اور اونکے شوہر بھی بیدین ہو گئے
تب آپ اپنی بہن کے گھر آئے اور بہنوئی سے جو بنی بیزار کی نوبت آئی سچ ہے
اشرافون کا کلام تلوار کی مانند ہے [illegible] کلام جو نہ پہچانکر ناسمجھ کے بہر تقریب بنا بر اوامیت

صواعق کے جناب رسولخدا کی ایک گھر کی مین سب کڑکڑانا بھول گئے اور انڈا
ڈھیلا ہوگیا لا الہ الا اللہ کی بانگ دینے لگے لیکن حضرات اہلسنت کے خیال مین یہ بات
رہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو اپنے کفر و خباثت سے باز نہ آئیگا جب تلک خدا تجکو
معذب بعذاب ولید بن المغیرہ نہ کرے اور ظاہر ہے کہ عذاب ولید دنیا مین عمر پر نہین
آیا پس بنا بر خبر صادق اصدق الصادقین ضرور ہے عمر اپنے شر کفر و نفاق سے مرتے دم تک باز نہ آیا ہو
گو ظاہر مین مسلمان بھی ہوگیا ہو پس اس سے مبغوض ہونا عمر کا مثل ولید بن مغیرہ کے
خدا اور رسول کے نزدیک ثابت ہوا اور تقویت دین ایک جبان خبیث الجنان
سے ہونا باطل ہوگیا اور حدیث زاد المعاد بہت ٹھیک اوتری قولہ کسی سے اسقدر
عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی اقول سچ ہے کہ پیغمبر صاحب اسمین مجبور تھے
اسلئے کہ خدائے پیغمبر کو منافقین سے عداوت زیادہ تھی چنانچہ فرماتا ہے ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار فکیف بمن ھو راس المنافقین قولہ حضرت کو خوشی
ہوئی اقول در واقع جیسی خوشی حضرت موسی کو غارت ہونے فرعون کی تھی ویسی ہی
خوشی جناب رسولخدا کو غارت ہونے فرعون آل محمد کے تھی قولہ ایسے فضائل
جمعہ اور عید غدیر کے بھی بیان نہین کئے اقول کیا جمعہ اور کیا عید فطر اور کیا اعیاد دیگر
بہت فضائل رکھتے ہین مگر کل اعیاد کے لطف اور مزے اور خوشیان ایک ذات
ناپاک عمر نے خاک مین ملادیا جب کوئی عید آئے تو اہلبیت نبوت کے لئے تحفہ غمہائی
اسلئے کہ اپنے حقوق اور مناسب کو دست اشرار اور فساق و فجار مین پایا جیسا کہ یہ
مضمون بعض احادیث معصومیہ مین وارد ہے اور موسس اساس اور بانی مبانی آ
رنج و غم و غصب حقوق کے ذات شریف حضرت عمر کے ہوئے اگر یہ نہوتے تو جناب امیر
علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر اور محمد طاہر گجراتی اور فیروز آبادی کلام
جناب امیر علیہ السلام ہے نہ فرماتے اخذوا عنی سلطان ابن عمی وارثی تراثی نہبا

یعنی میرے ابن عم کی سلطنت کو مجھ سے چھین لیا اور میری میراث کو لوٹ لیا پس
عمر ہی نے اس سلطنت کو چھین کر ابوبکر تک پہونچایا اور ابوبکر نے عمر تک اور عمر سے
بنی امیہ تک اور بنی امیہ سے بنی عباس تک اور بنی عباس سے گبر و ترسا تک پہونچی
اور یہ مطلب تو خود حدیث ابن عباس سے جو محاضرات راغب اصفہانی اور کتاب
موقفیات زبیر ابن بکار اور کتاب نظم درر السمطین محمد بن یوسف زرندی مین ہے
باعتراف خود عمر بقولہ ما اری صاحبک الا مظلوما ثابت ہے وقد مرت الاشارۃ
الی ھذا فیما سبق فتذکر ولا تکن من الغافلین اب صاحبان انصاف انصاف
فرمائین کہ جب حضرت عمر نے کل عیدونکی خوشیونکو مٹا دیا تو اگر اونکے جہنم واصل ہونے
کے دن بھی خوشی نکرین تو کیا کرین اب سب عیدون کو متابعین اہلبیت نے بھی
حضرات اہلسنت کے لئے چھوڑ دیا فقط یہی ایک عید اپنے واسطے رکھ لی اس پر بھی اگر
آپکو رشک و حسد ہے تو نہایت مجبوری کا مقام ہے اور اگر مکنون خاطر عاطر یہ ہے کہ روز قتل
عمر اہل سنت کے لئے روز غم و ماتم ہے شیعہ اوسمین عید کیون کرتے ہین تو یہ بھی کچھ مقام
غم و غصہ کا نہین ہے اس لئے کہ روز غم و ماتم شیعیان بلکہ رسول ملک منان کما سنبین
انشاء اللہ المستعان آپ بھی خوشیان کرتے ہین حرمین شریفین مین کہ آپکے نزدیک جسمین
بجز اہل حق اہل باطل کا گزر ہی نہین ہے کس ساز و سامان سے عید عاشورا منائی جاتی
ہے آپکے پیر دستگیر نے غنیۃ الطالبین مین جو فضائل عید عاشورا کے لکھے ہین وہ اتنے ہین
کہ ہزار جمعہ اور ہزار عید فطر اور ہزار عید قربان اوسپر قربان ہے اور جو فائدے اور برکات
اہل سنت کو تاریخ شہادت جناب سید الشہدا قتیل یوم السقیفہ مین ہوئے کسی روز
نہین ہوئے اور جڑ سب فوائد اور برکات کی خلافت حضرت ابوبکر تھے اور ھذا یوم
تبرکت بہ بنو امیہ و ابن آکلۃ الاکباد و آل زیاد گویا اسی کی شان مین احادیث
مین آیا ہے قولہ نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہے اقول تمکو خبر نہین کہ دنیا بھر کی نامہ اعمال کی

Presented by Ziaraat.Com

سیاہی تمہارے منہ پر آگئی ہے اخرت مین یوم تسود وجوہ تو سبھی دیکھ لینگے مگر
دنیا مین کل شیعہ اور سنی تمکو اور تمہارے اوستادگرون ٹروڑی مرغیان کھانیوالی کو
روسیاہ کہتے ہین چنانچہ مولوی امداد علی صاحب نے نور الافاق مین اسکو مشتہر فی الافاق
کردیا ہو وذلک جزاء الفاسقین قولہ کھاؤ بیٹا کھاؤ اقول کہو بیٹا کہو کیا کہتے ہو کہو بیٹا کیا
جھک مارتے ہو اور کیا گوکھاتے ہو کہو بیٹا کہو کہ یہ ترجمہ لفظ کلوا کا کسی بے باک لغوی نے
کیا ہو یا کسی مسخرے نے یا پاک لغوی نے کیا ہو یا اللہ وایاتہ تستہزؤن وانا انشاء اللہ نسخر
منکم کما تسخرون طرفہ یہ ہو کہ اخر مین فرماتے ہین انتہی ترجمہ بلفظہ کیون جناب مولوی مہدی علی صاحب
اسی کو ترجمہ لفظی کہتے ہین لطیف تر یہ ہو کہ خود غلط املا غلط انشا غلط اپ تو سراپا
غلط ہی تھے کاش اپنے ترجمہ ہی کے غلط سلط ہونے پر اکتفا کی ہوتی ہمارے حضرت نے تو
فقرات زاد المعاد کو بھی مثل اشعار حملہ حیدری کے دست و پا شکستہ کردیا جسکی نقل
بطور حاشیہ کی ہو چونکہ اس حدیث مین ذکر استجابت دعائے جناب سیدہ ہو نسبت
پیٹ پھاڑے جانے حضرت عمر کے کارد شجاع الدین ابو لولو سے لہذا اس حدیث کو
دیکھکر حضرت کی مرچین لگ گئین اور چکنے کودنے لگے پیٹ مین بیاد حضرت عمر درد اوٹھا
ہاتھ پاؤن پٹکنے لگے کچھ شراب بنیدی مثل عمر کے اور نہ ملی تو برانڈی ہی سہی نوش کر لیجیے
کہ درد مین کچھ تو افاقہ ہو جائے قل موتوا بغیظکم قولہ ایہا المومنون اس روایت کو
دیکھو اقول نحن المومنون حقا ہمنے اس روایت کو بخوبی دیکھا اور سنیون کی عقل
وایمان پر خوب ہنسے اس روایت مین کونسی بات خلاف عقل ونقل ہی جو حضرات سنیہ
اوسکے سننے سے اسقدر چراغپا ہوتے ہین اور بحرقت قلب وسوز جگر رو رو کر جان کھوتے اس روایت
مین جز اسکے کہ مصدق ظلم ظلمہ آل محمد ہی جو ہزارون روایات مخالفین اور موالفین
سے مثل احادیث غصب خلافت وغصب فدک واحراق بیت اہل بیت وغیرہ سے
ثابت ہی اور کوئی بات جدید نہین ہی خصوصا ظلم وستم اول شقی کا جو اول ظالم ظلم حق

محمد و آل محمد ہے اور ؎ بد کردن شمر ہم ز بد کردن اوست ٭ اوسکی شان مین ہے قابل
تعجب جھوٹھی روایتین حضرات اہل سنت کی ہین جیسی احادیث فضائل عید
عاشورا کہ توبہ آدم اوسی دن قبول ہوئی اور یونس بطن حوت سے اوسیدن نکلے اور
کشتی نوح کو جودی پر اوسی دن قرار ہوا اور موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے دریا
اوسیدن شکافتہ ہوا الغرض دنیا کی کل شرافتین منحصر روز عید عاشورا مین ہوگئی
ہین اور از عرش تا فرش کل شریف چیزین اسی مین پیدا ہوئی ہین دنیا مین کوئے
خوشی روز عاشورا کی خوشی سے بڑھکر نہین ہے حضرت پیر دستگیر غوث صمدانی عبد القادر
جیلانی غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین ولان یوم عاشوراء ان یتخذ یوم مصیبۃ
لیس باولی من ان یتخذ یوم عید و فرح و سرور لما قدمنا ذکرہ من انہ یوم
نجی اللہ فیہ انبیاءہ من اعداءھم واھلک فیہ اعداءھم الکفار من فرعون
وقومہ وغیرھم وانہ خلق السموات والارض والاشیاء الشریفۃ فیہ وادم
وغیر ذلک وما اعد اللہ لمن صامہ من الثواب الجزیل والعطاء الوافر وتکفیر
الذنوب وتمحیص السیئات فصار عاشورا مثل بقیۃ الایام الشریفۃ
کالعیدین والجمعۃ وعرفۃ وغیرھا محصل یہ ہے کہ روز عاشورا کو روز مصیبت قرار
دینا بہتر نہین ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اوس روز کو روز عید قرار دیکر خوشیان کرین اور روز
فرحت و سرور جانین بسبب اسکے کہ پیشتر ہمنے ذکر اسکے فضائل و مناقب کا کیا ہے کہ ایسا
دن معظم و مکرم و متبرک ہے کہ اسکی برکت سے خدا نے اپنے سب انبیا کو دست اعدا سے نجات
دی اور اونکے اعدا کفار کو ہلاک کیا جیسے فرعون اور قوم فرعون اور غیر انکے مثل شداد
و نمرود کے اور برکات سے اس روز کے ہے کہ کل سموات اور کل طبقات زمین اور جو جو چیزین
درمیان آسمان و زمین کے ہین اشیائے شریفہ سے سب اوسی روز پیدا ہوئین
[illegible] اوسی دن پیدا ہوئے اور اوسی دن کی عصمت

اور برکت ہی کا سبب ہو جو خدا نے اوس دن کے روزے مین کیسے ثوابات
جزیل مقرر فرمائے اور جو اس روز روزہ رکھے اوسکو کتنی بخششہائے وافر خدا کی
پہنچتی ہے اور کل گناہ اس کے چھوٹے بڑے معاف ہوجاتے ہین اور جتنی برائیان
اور اعمال قبیحہ اوسکے ہین سب مٹادئے جائینگے پس لا اقل یہ ہے کہ روز عاشورا مثل
دیگر ایام شریفہ کے ہو جیسے عید فطر اور عید قربان اور عید جمعہ اور عید عرفہ اور سوا اسکے
انتہی محصل کلامہ ولا ینتہی ملا مہ پھر دوسری جگہ پر فضائل یوم عاشورا مین یون
ارشاد فرماتے ہین روی عن میمون ابن مہران عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ من
صام یوم عاشورا من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف ملک ومن صام یوم عاشورا
من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف حاج ومعتمر وثواب عشرۃ الاف شہید و
من صام یوم عاشورا کتب لہ عبادۃ ستین سنۃ لصیامہا وقیامہا محصل یہ ہے کہ میمون بن
مہران نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ روز عاشورا
روزہ رکھے تو خدا اوسکو ثواب دس ہزار فرشتونکا اور دس ہزار حاجیون اور عمرہ
کرنیوالونکا اور دس ہزار شہیدونکا دے اور اوسکے نامہ اعمال مین عبادت شصت سالہ
لکھی جاوے اسطرح پر کہ دنون کو روزہ رکھا اور راتون کو رات بھر عبادت خدا
مین کھڑا ہوا انتہی اور حدیث صحیح مسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود روز عاشورا کو عید
جانتے تھے اور اپنی زنان کو بزینت اور بزیور آراستہ کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور
روز برکت جانتے تھے تب رسالتمآب نے حکم روزہ رکھنے کا دیا بالجملہ جل احادیث مذکورہ فی
صحیح المسلم سے ماخوذ ہوتا اس عید اہلسنت کہ روزہ کا یہود و نصارے سے ثابت ہوتا ہے
اور یہ بھی اون احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد افتراض صوم ماہ رمضان روزہ کا حکم
بر سبیل اختیار دیا گیا اور تعید کا حکم کسی حدیث سے اوسکی ثابت نہین ہوتا کما لا یخفی علی ناظرہ
اور پیر دستگیر سنیان اور مجاورین حرمین شریفین بلکہ بعض دیار ہند کے حضرات اہل سنت

جو اس روز کو روز عید وہ بھی شاید کل اعیاد سے زائد فضائل مین سمجھتے ہین اور
روزہ بہ نیت برکت رکھتے ہین حقیقت مین تقلید یہود ہے اور زینت اور اکتحال جو کرتے
ہین یہ سب ماخوذ زمانِ جاہلیت سے ہے اور اصل و حقیقت مین اگر پوچھئے تو عناد عترت
اطہار باعث اسکا ہے اور کیونکر نہو کہ خود جناب رسالتمآب نے اس روز کو روز مصیبت
گردانا کہ خاک سر پر ڈالی اور بال پریشان کئے چنانچہ صحیح ترمذی مین باسناد خود سلمی سے
ہے قالت دخلت علی ام سلمہ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول
اللہ قال شہدت قتل الحسین الفا انتہی الحدیث اور مشکوۃ شریف سنیہ مین احمد
بن حنبل اور بیہقی سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہین رایت رسول اللہ صلعم
بنصف النہار اشعث اغبر وبیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت یابی وامی یا رسول اللہ ما
ھذا قال ھذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقط منذ الیوم فاحصی ذلک الیوم فوجدوہ قتل یومئذ
انتہی اور تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی مین ہے کہ واخرج ابو نعیم فی الدلائل عن
ام سلمہ قالت سمعت الجن تبکی علی حسین وتنوح علیہ انتہی اور پھر تاریخ الخلفاء
مین سیوطی لکھتے ہین ولما قتل الحسین مکثت الدنیا سبعۃ ایام والشمس علی
الحیطان کالملاحف المعصفرۃ والکواکب تضرب بعضہا بعضا وکان قتلہ یوم
عاشوراء وکسفت الشمس ذلک الیوم واحمرت افاق السماء ستۃ اشہر بعد
قتلہ ثم لا زالت الحمرۃ تری بعد ذلک ولم تکن تری فیہا قبلہ وقیل انہ لم یقلب
حجر بیت المقدس یومئذ الا وجد تحتہ دم عبیط وصار الورس الذی فی عسکر
ہم رمادا ونحروا ناقۃ فی عسکرہم فکانوا یرون فی لحمہا مثل النیران وطبخوہا فصارت
مثل العلقم وتکلم رجل فی الحسین بکلمۃ فرماہ اللہ بکوکبین من السماء فطمس بصرہ
انتہی وللہ در مولانا السید محمد عباس تستری حیف قال بیت آسمان بر حال او گریان شدہ سینہ جن

وملک بریان شدہ ٭ این روایت را زمن گر نشنوی ٭ بشنو از عبد العزیز دہلوی
ریخت گردون خون براو تا اربعین ٭ تازہ میجوشید خونے از زمین ٭ اسمعوا عن
سعد تفتازانکم ٭ انہ قد عد من اعیانکم ٭ گفت رنج و محنت آل کرام ٭ منتشر گشتست
در عالم تمام ٭ گر دہد حیوان گواہی دور نیست ٭ وانکہ انکارش کند معذور نیست
بود زیبا سرزنش افلاک را ٭ منع می بائست کرد املاک را ٭ الی ان قال بیت
قل لجیلانیہم زندیقہم ٭ ہل جرے ہذا علی صدیقہم ٭ اوہت عجم وہذا صامت ٭ احمد
یبکے وہذا شامت ٭ انتہی بقدر الحاجۃ اور روایات ناچ دکھلانے جناب رسولخدا کی
جورو کو کندھے پر سے مجمع اجابت مین صحاح اہل سنت مین ہین چنانچہ صحیح ترمذی
سے ابھی گزرے ایسی حرکت سخیف تو کوئی رذیل سے رذیل بھی نکریگا چہ جائے اسکے
کہ شریف ترین عرب وعجم اور افتخار بنی آدم کرے ایسے روایات کو لکھکر پیغمبر کے پیغمبری مین
بٹا لگانا اور یہود و نصاری سے دین اسلام کو ہنسوانا کہ معاذ اللہ جس دین کے پیغمبر
ایسے بیغیرت اور پناہ بخدا سفیہ اور خفیف الحرکات اور بیوقار ہین اور جس دین کے پیغمبر ایسے
بے غیرت اور بے اعتبار ہین کہ مسلمانون کو اونکے فرزند کو بظلم وستم ذبح کرنا اور اوس روز کو
جسروز خود پیغمبر اونکا سر برہنہ خاک آلودہ ہو اور جن تک نوحہ و بکا کرین اور سات روز
بلکہ چالیس روز عالم مین تغیر ہو جائے آفتاب سرخ رنگ نکلے اور خون آسمان سے برسے
اور وہ روز کہ جس روز بیت المقدس مین جو پتھر اولٹا کیا ہو خون تازہ اوسکے نیچے جوش مارتا ہوا
معلوم ہو اور اسی قبیل سے اور تغیرات عالم مین جو احادیث اہل سنت سے ابھی مذکور
ہوئے ظاہر ہوئے ہون ایسے روز غم وحزن کو ساری دنیا کی عیدون سے بڑھکر خوشی
کرنا عین طریقہ دین وایمان ہے اور اوس خوشی مین ایک روزہ رکھ لینا اگرچہ بفرمودہ
پیران بے پیر پہر ہی دن چڑھے کا ہو ساٹھ برس کے قائم اللیل وصائم النہار مصطلح
مرزا جعفر زٹلی کا ثواب رکھتا ہے ایسے دین وایمان کیطرف کسی انسان کا دل کب رغبت

کرسکتا ہی فیا ایہا المومنون ان روایات کو دیکھو اور سنیون کے ایمان اور انصاف
اور عقل پر ہنسو اور قہقہی لگاو تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وے سما جائین اور
قارون کی پانیتی کو اپنا سرہانا بنائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جل بہن جائین اور
جیتے جی دنیا ہی سے جہنم مین پہنچ جائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وے ڈوب مرین
اور مصداق اغرقوا فادخلوا نارا کے ہوجائین الی اخر ما قال وجال ونال وبذنبہ شال
وفی فیہ وفی افواہ ثلثۃ بال در واقع کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر اور زندقہ کا نہین ہی
جو ان احادیث کی وضاعین کذابین نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا اور ہتک حرمت
کا ماجرے باقی نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو قولہ خدا اس قوم سی
اقول رانڈ بیواؤن کیطرح سے کوسنا مخاطب والا مقام کا دلیل عجز تام ہی ہم اسکا
برا نہین مانتے مثل مشہور ہی کہ چمارونکے کوسنے سی کوئی جانور نہین مرتا قولہ جس شخص کی
ایمان لانیکے لئے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو اقول سابق مین گزرا کہ خود پیشوایان اہلسنت
مثل عکرمہ اور عائشہ صدیقہ کے اس دعا کی منکر ہین اور مکذب اور امام محمد باقر علیہ السلام
بآیہ وافی ہدایہ ما کنت متخذ المضلین عضدا اضلال اور اضلال عمر کی مثبت ہین
اور جتنے اوصاف بعد اسکے لکھے سب غلط اور غیر مسلم بلکہ بطلان اوسکا سابق مین گزرا فتدبر
قولہ جھنڈا اسلام کا کعبہ مین اقول مخاطب صاحب ہرچند حضرت عمر کی بھاٹ بنین مگر مخانیث
کا جھنڈا گاڑنا کوئی باور نکریگا ہان افلح کا جھنڈا گاڑنا کسی جگہ مسلم ہوسکتا ہی کیون حضرت
اگر حضرت عمر نے جھنڈا گاڑ دیا تھا تو جب ابن ربیعہ نے نکالین جوتیان پاؤن سے
فی الفور ۔ اوسوقت حضرت ابوبکر دوڑ کر اس جھنڈے کی نیچے کیون نہ آگئے اور عمر
کے جھنڈے کو کیون نہ مضبوط پکڑ لیا اور اوس جھنڈے مین کیون لٹک نہ گئی کہ یہ نوبت
نہ آتی کہ بیت خلیفہ بن گئے بیجا کی صورت ۔ بلکہ تعجب ہی کہ غزوات مین مثل خندق و خیبر
حنین واحد یہ جھنڈا ہوتے ہوئے خود ہمارے حضرت ہی ایسے بدحواس اور سپر انداختہ

ہوتے تھے کہ اس جھنڈے کو چھوڑ سب بھاگنے والون کے آگے ہوتے تھے کاش روز احد
اس جھنڈے کو اپنے ساتھ رکھتے اور مثل بز کوہی شواہق جبال پر اوچکتے نہ پھرتے اور مثل
جمال بیمہار شتر غمزے نہ کرتے قولہ کعبہ چلنے پر مستعد کردیا اقول یہ وہی حدیث سنیہ ہے
اتعبد اللات والعزی علانیۃ ویعبد اللہ سرا کہ جسکو شیعہ خبث سریرت پر محمول
کرتے ہین جیسا کہ خود مخاطب نے حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہے ورنہ عین کفر ہے اگر کوئی کہے
کہ عمر کو جناب رسولخدا سے زیادہ درد دین اور اہتمام دین تھا قولہ اطاعت اور فرمانبرداری
اقول اطاعت اور فرمانبرداری سب تر حلوے کھانے کے لئے تھے نہ کسی وقت مین کام
آنے کے لئے تھے حدیثین اطاعت اور فرمانبرداری کی جلد اول مین گذرین کہ جنگ
احزاب مین جب حضرت نے خبر لشکر کفار کے لانے کے لئے فرمایا تب حضرت ابوبکر نے بھی
پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو معاف کیجئے اور ان حضرت نے بھی پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو
معاف رکھیے اور روز احد کہ فرار ثانی متفق علیہ فریقین ہے اوس روز بھی جناب رسالتمآب
حسب نص قرانی والرسول یدعوکم فی اخریکم الایہ الی الی عباد اللہ فرماتے ہی رہے
مگر بھاگنے والے بمودائے اذ تصعدون ولا تلوون الایہ یہ پہاڑون پر چڑھے جاتے
تھے اور پھر کر دیکھتے بھی نہ تھے اور ہمارے حضرت ثانی کہ فرار مین لاثانی تھے پہاڑون پر
چڑھنا ہے کیسا مثل بز کوہی اُچکتے تھے کما فی زاد المعاد لابن القیم اور مثل بز اخفش حضرت
کے الی الی پر کان پھٹپھٹا دیتے ہونگے اگر اسیکا نام اطاعت ہے تو بے اطاعت ہونا ایسی
طاعت و فرمانبرداری سے بہتر ہے قولہ اسلام کے پھیلانے مین اقول اسلام کے پھیلانے کو
ذریعہ ملک گیری ٹھرایا تھا جیسا کہ معاویہ اور یزید اور امثال اُونکے نے کیا وہ بھی بقوت
بازوئے دیگران نہ بقوت خود جیسا کہ بعض معظمات نے گھر بیٹھے بیٹھے ہند و سند فتح کرلیا
جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی نہین معلوم کہ حضور کو کیونکر ثابت
ہوا کہ اونکو کوئی لذت نہین ملی یہ چند خلیفہ زادے اور خلیفہ زادیان مثل حفصہ اور عبد اللہ عمر

جو پیدا ہوئے نہین معلوم کہ اس سے لذت یاب کونسے خانہ خراب ہوئے تھے ہمتو یہہ
جانتے ہین کہ اونکو کیا خاک لذت ملتی اونکو تو کسی لذت کی خواہش ہی نہ تھی بجز ایک
لذت کے کہ وہ آپکے غلامون کے تحت مین تھی عورتون سے تو آپکو تنفر طبعی تھا اسی باعث
سے مغالات فی المہر سے اکثر منع فرمایا اور متعتین کو بھی بقول خود انا واحرمہما حرام کیا
حضرت سلامت لذات حسب خواہشات نفسانی مختلف ہوتی ہین دنیا مین ہزارون
ایسے گزرے ہین کہ جنہون نے ترک دنیا للدنیا کیا ہے آپ نہ مانیگے مگر میری نظر سے گزرا ہے
کہ ایک لنگوٹیا یار نے موقع پاکر حضرت عمر سے پوچھا کہ اے کمبخت بدنصیب آخرت تو تیری
گئی پھر دنیا مین یہ زہد کیسا ہے حضرت عمر نے جواب دیا کہ تو احمق ہے آرے خفق نعال رجال
دنبال سر مین وہ لذت رکھتا ہے کہ تا قیامت اوسکا ذائقہ زوال پذیر نہین ہے کسیکو لذت
منصب حکمرانی ایسی غالب ہوتی ہے کہ روپیہ پیسا دین دنیا کی سب لذتین اسکے مقابل
مین ہیچ ہوتی ہین سابقًا کلام امام اہلسنت غزالی سے جو سر العالمین مین ہے حال میل طرف
لذات فانیہ کے اور اوسکی وجہ سے بیعت غدیر کو پس پشت ڈالنا اور ثمن قلیل آخرت کو
ان لذائذ کے لالچ مین بیچنا بخوبی ثابت ہے قولہ خدا کی راہ مین جان دیدی اقول اللہ اللہ
حضرت عمر ایسے سخی تھے جنسے یوم آبہ بخوبی ایک درہم خدا کی راہ مین ندیا گیا وہ جان دیدیتے
اور اگر ایسے سخی ہوتے تو احد مین خیبر مین حنین مین جان بچا کر کیون بھاگ کھڑے ہوتے
حقیقت یہ ہے کہ اونہون نے جان نہین دیدیدی بلکہ شجاع الدین نے بزبردستی لے لی
غلط کہا مین نے اونہون نے اوجھڑی بچونی نکال لی تب ملک الموت نے جان نکال لی
الغرض دیدینے کا مضمون محض غلط ہے اور کچھ دیتے ہون گے مگر جان تو کبھی نہین دی
ہان ابولولو کا چہرا بڑا ظالم تھا کہ اوسنے بزور جان لی تب اونہون نے بھی حقیقت عذاب
ولید بن مغیرہ جان لی وہان اوسکی رگ شریان کٹی یہان آپ کی پیٹی پھٹی اے سنیون
مقام رونے پیٹنے اور خاک سر پر اوڑانیکا اور صف ماتم بچھانیکا اور مشیر کو تعزیہ خوانی عمر مین

بلانیکا دن ہی کہ مخاطب ذکر نہم ربیع الاول لایا اور حضرت عمر کی سنانی سنایا قولہ تین دن تک
گناہونکے لکھنے سی قلم اوٹھای اقول یہ کہان سی ثابت ہوا کہ ہر گناہ کی لکھنے کا خدا نی فوراً حکم دیا ہی بلکہ
حدیث مین موجود ہی کہ جناب باری نی اپنی رحم و کرم سی حکم کیا ہی کہ کاتبان سیئات اعمال بعد ہر گناہ
کے بندہ خدا کو سات ساعت مہلت دین کہ شاید تو کری پس اگر توبہ نہ کری تو بعد سات ساعت
کی اوسکی گناہ کو ثبت صفحہ صحیفہ عمل کرین پس کیون نہین جائز ہی کہ بسبب برکت بعض ایام کے وہ
سات ساعت کی مہلت ستر بلکہ بہتر ساعت تک کھینچ جائی یعنی اگر تین دن تک بھی توبہ نہ کری
تو وہ گناہ اوسکی نامہ اعمال مین لکھا جاوی بلکہ بنا بر اسکی کہ آپ خود ہی آخر حدیث مین ناقل ہین کہ روز
پاک گردانیدن اعمال ست و روز ترک گناہان کبیرہ است انتہی پس ہر گاہ یہ دن اعمال خیر
کرنیکا اور اعمال بد کی ترک کرنیکا ہی تو عمل خیر کا ثواب جسطرح سی مضاعف ہوگا اوسیطرح عمل بد کا عقاب
بھی مضاعف ہوگا گو تین دن کی بعد لکھا گیا ہو الغرض جسطرح سی سات ساعت نہ لکھی جانے سے
فعل قبیح مباح نہین ہوتا اوسیطرح سی بہتر ساعت کی نہ لکھی جانی سے کوئی فعل قبیح مباح نہین ہو سکتا
ہی پس ہمکو کمال حیرت ہی کہ مخاطب باوقار اور دہلوی مکار اور فیض آبادی ٹاٹبافی کار نی جو لکھا ہی
کہ شیعونکو اجازت دیدی کہ اس تین دنکی عرصہ مین چاہین زنا کرین الی آخرہ کس لفظ حدیث کو ان مضامین
پر دلالت مطابقی تضمنی یا التزامی ہی چند ساعت نہ لکھی جانی کو اجازت فعل قبیح پر کونسی دلالت ہی جہان
کسیطرح کی دلالت اباحت پر نہین ہی وہان یہ شور و غل مچانا اور جہان الفاظ صریحہ اباحت مین اوس سے
چشم پوشی کرنا بلکہ اوسکو فخریہ بیان کرنا چنانچہ حضرت مخاطب نی جلد اول مین تحت آیہ پنجم لولا کتاب من اللہ کی بیان
مرفوع القلمی اہل بدر مین کہا ہی کہ خدا نی اونکو اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم کہکر مرفوع القلم کر دیا پس
حدیث عید قتل عمر مین کوئی لفظ اعملوا ما شئتم کی نص صریح اوپر اجازت عامہ تامہ تمام عمر کی جملہ قبائح اعمال و شنائع
افعال کی لئے نہین ہی اب جتنی مضامین مخاطب بائکین از قسم زنا و لواطہ و شرب خمر و فجور با امہات و بنات سو پہنچین
سب اعملوا ما شئتم مین آگئی آیا یہ قبیح تر ہی جو تمام عمر کی لئے نہین صریح ثابت ہی یا اباحت تین دن عید
قتل عمر کی جو لفظ حدیث سی کسی دلالت سی ثابت ہی نہین ہے و علی التنزل شیعہ کہتے ہین

کہ اگر شیعون کو تین دن کی اجازت زنا کرنیکی زنان سنیہ سے بقبول تمہارے ملی ہے تو حضرت
عمر اور ابوبکر کو تمام عمر کی اجازت اعملوا ما شئتم سے بکر اولادی پیدا کرنے کی ملی ہے آپکو
ابوبکر و عمر کی قسم ہے کہ کسی ہندو و نصرانی و یہودی سے پوچھئے کہ آپ کی بات بڑی ہے
ہے کہ ہماری بات آپکے جد فاسد شاہ جی دہلوی نے بھی بہت اس مقام پر داد و بیداد
مچائی ہے اور ایک جہان کی خاک اپنے سر پر اوڑائی ہے اور ہمارے علمائے تردیدات
تحفہ مسروقہ مین جوابات تحقیقی و الزامی دندان شکن دئے ہین اور ہم الزاماً فقط ایک
حدیث پر اکتفا کرتے ہین صحیح مسلم و صحیح ترمذی مین ہے صیام یوم عرفہ یکفر السنۃ
التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ و فی اخری السنۃ الماضیۃ والباقیۃ یعنی روزہ
روز عرفہ موجب معافی گناہان سال گذشتہ و آیندہ ہے پس بنا بر فہم گروجی دہلوی اور اونکے
چیلونکی جب فقط تین دن کا نہ لکھا جانا موجب اباحت ہر گناہ ہے تو تین سو ساٹھ دن کی
معافی کل جرائم بدرجہ اولی موجب اباحت ہر گناہ ہوگی بلکہ ساتھ سنہ آیندہ کے گذشتہ
کی اباحت بھی نکل آتی ہے کہ جو جی چاہے کرے غایت الامر یہ کہ ایک روزہ عرفہ کو کھلینا
پڑیگا بلکہ اگر عمر بھر روزہ عرفہ کا رکھ لیا کریگا تو عمر بھر کے لئے بھی سب گناہونکی اباحت ہو جائیگی
پس ہم امیدوار ہین کہ اس عمر بھر کے اباحت سے تین دن شیعون کو حضرات اہل سنت
عنایت فرماوین کہ زنان سنیہ کے ساتھ آیہ فما استمتعتم پر عمل کرین گو بمقتضائے فرمودہ عمری
انا احرمہما کہ یہ فعل حرام ہوگا مگر شیعہ ایک روزہ عرفہ کا رکھکر اوسکی راہ اباحت نکال لینگے
قولہ اس تین دن کے عرصہ مین چاہین زنا کرین **اقول** حضرات اہلسنت نے جب ایکروزہ
روز عرفہ رکھلیا تو آپ تین سو ساٹھ دن تک چاہین زنان کرین چاہین شراب پئین اور
سور کے کباب نوش فرماوین چاہین مسجدین گراوین کعبہ کو ڈھاوین چاہین بسنت عثمانی
قران جلاوین جو دل چاہے کرین سب معاف نہ کوئی پوچھنے والا ہے نہ بتلانیوالا کرلم کا تیر
مغزول لکھنا پڑھنا فضول دفتر آیندہ دریا برد دفتر سال گزشتہ بھی گاؤ خورد پس ایسی

حالت مین بھی اپنی خواہشین اپنے محرمات سے پورے نکرین تو کب کرینگی اس لئے
کہ خدا نے تو سال بھر کے گناہونکی یکقلم معافی ہی کردی ہے اب اخرت کا تو کچھ ڈر ہی نہین
باقی رہا دنیا مین حاکم شرع کا ڈر کہ حد جاری ہوگی اوس سے نجات کی بھی سبیل بعنایات
امام اعظم جلیل کونی بہت تسہیل ہے کہ آمنت باللہ کہکر اپنی مان بہن سے نکاح کرلے
تو حد زنا ساقط ہوجائیگی اب تو بے باک اور محاسبۂ دنیا و اخرت پاک گھر بیٹھے بیٹھے گھر والیونسے
مزے لوٹے و بیحوسیت پابندی شریعت سے چھوٹی خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے
دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو کسقدر قدر شیطان نے بہکایا ہے اور اسلام کی راہ
سے کسقدر دور کرکے مجوسیت کے طریقہ پر لگایا ہے اے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب
ہے کہ جس سے شیطان بغلین بجاتا ہے اور زردشت بھی شرماتا ہے کہ اوسکو بھی نسوجھی جو
امام اعظم سنیان کو سوجھی اور غوث الاعظم سنیان کو بھی کیا کم سوجھی فقط روزہ روز عاشورہ
مین ساٹھ سال کے قائم اللیل وصائم النہار کا ثواب اور دس ہزار ملائکہ اور دس ہزار شہدا
اور دس ہزار حاجی اور دس ہزار معتمر کا ثواب ملجاتا ہے دیکھو کہ بیچاری نمازی برسون
نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزہ رکھنے والے ۳۰ دن تک گرمیون کے دنون مین بھوک پیاس
کی تکلیفین اوٹھائین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ تک پہنچین اور
حج کرین تب بھی عشر عشیر ثواب صایم روز عاشورا کے مستحق نہ ٹھرین اور سنے بھائی کنجڑے
اور قصائی گھر بیٹھے بیٹھے اپنے امام اعظم کے فتوی سے گھر والیوان سے آمنت باللہ کہکر
زنا کرین اور اونہین کے فتوی سے شراب بلندی پئین اور گیارھوین ربیع الثانی کی تاریخ
پیر دستگیر کی گگریا بھرین اور اپنے پیرون کے نام فاتحہ دیکر لڈو پیڑے نوش کرین اور
روز عاشورکو کہ بقول بیضاوی آسمان و زمین روئے بحکم اپنے ولی کھنگر کے عید کرین اور
آپسمین گلے ملین تو سب سے زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا ظلم ہے شاید اسی سبب سے
خدا کا ظلم اپنے اصول دین سے جانتے ہین اگر ایمان اسی کا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین

کہ اونکی روز شہادت عید کرین تو افسوس ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن
اور سب اولیا کرو لی ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو دائمی اونکی حال پر صد گریہ ولی البتہ لعنت بر ولی ا

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

اس روایت کی اگر صحت تسلیم کیجاوے تو ضرور یہ امر بھی ماننا پڑیگا کہ پیغمبر صاحب بھی تقیہ فرماتے تھے اور
وے بھی کافرون بلکہ بارون سے ڈرتے تھے اور خوف کے سبب سے جو کچھ [illegible]
تھے اسلئے کہ اگر خوف نہوتا تو ایسے دشمن خدا اور رسول کو جیسے کہ حضرت عمر تھے [illegible]
اور جنکی موت کی تاریخ کو عید اور جمعہ سے افضل جانتے تھے اور جنکو ذو عون [illegible]
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اون کو اپنا مصاحب بناتے اور کس واسطے اونسے
ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے کسی آدمی کی عقل مین یہ بات آسکتی ہے کہ پیغمبر صاحب
جنکا کام خلق کی ہدایت تھا اور احکام الہی کا پہنچانا جن کے اوپر فرض تھا اور امت کو
نیک بد پر آگاہ کر دینا جنکے اوپر لازم تھا وہ بھی تقیہ کرتے ہون اور خوف جان کے سبب
سے عمر کا نام بھی نہ لے سکتے ہون اور باوجود اسکے کہ ان کو اپنے دین کا دشمن جان [illegible]
اپنی صحبت سے نہ نکالا اور علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر نہ فرمایا اور لوگون کو
دھوکے مین رکھا بلکہ برملا کہنا اور لوگون سے علانیہ اونکے نفاق و کفر کا حال ظاہر کرنا
بیکطرف اپنے گھر مین بھی پوچھنے والے سے اونکا نام نہ لیا اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر
رکھکر گول گول بات فرمائی اسی واسطے حذیفہ صحابی سے سب حال تو حضرت نے فرما دیا
لیکن نام عمر کا نہ لیا بلکہ اونکے پوچھنے پر بھی جواب صاف نہ دیا اور فقط اونکی صفات بیان
کرکے فرمایا اگر اونکا نام حذیفہ سے کہدیا ہو تو اوسکے ساتھ ہی سکوت کی بھی نصیحت کر دی ہو
تعجب ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام بدنام کرتے ہین اور پیغمبر خدا پر ایسی تہمت لگاتے
ہین اور خدا اور رسول سے کچھ نہین شرماتے خانہ خراب ہو تقیہ کا جس سے کسی کو محفوظ نہین
جانتے اور پیغمبر صاحب پر بھی اوس کا افترا کرتے ہین حالانکہ خود اونکے علما کا اقرار ہے کہ پیغمبر صاحب

تقیہ کرتے تھے بلکہ وہ تقیہ سے ممنوع تھے چنانچہ ہم بحث تقیہ مین اسکا ذکر کرینگے اور حقیقت مین
اگر پیغمبر صاحب بھی تقیہ کرتے ہوتے اور وہ کافرون سے ڈرتے رہتے اور جو بات سچ ہے
اُسکو زبان پر نلاتے تو دین کیونکر جاری ہوتا اور مذہب اسلام کیونکر پھیلتا اور لوگون کو
حضرت کی صداقت پر کسطرح یقین رہتا پس جب کہ پیغمبر خدا نے ابتدائی نبوت مین تقیہ
نکیا اور باوجود تکلیف اوٹھانیکے کفار کے ہاتھ سے اونکے کفر کی برائی اور اونکے بتون کی ہجو کو
ترک نکیا اور سب طرح کے صدمون کو صرف اسی بات پر گوارا فرمایا اور بعد ہجرت کے اور
شروع ہونے جہاد کے کفار و منافقین کو قتل کیا اور جو واجب القتل معلوم ہوا اوس کے
خون کو ہدر کیا اور اون کے نام لیکر لوگون کو اونکے قتل پر آمادہ کیا اور حضرت عمر کو باوجود
جاننے اس امر کے کہ اون سے بڑھکر کوئی کافر اور منافق نہین ہے اور اون سے زیادہ کوئی
دشمن خدا و رسول نہین ہے کبھی اپنی آغوش سے جدا نکیا اور سوائے تعریف کے کبھی
اونکی برائی کا کلمہ بھی زبان مبارک پر نہ لائے تو ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا خوف ہوگا
اور حضرت سے زیادہ تقیہ کون کریگا مین اس مقام پر چند اشعار حملہ حیدریہ کے لکھتا ہون جس سے
معلوم ہو کہ پیغمبر خدا کفار کی برائیون کے ظاہر کرنے اور اونکے معبودون اور بتونکی ہجو
کرنے مین کچھ کسی کا خیال نکرتے تھے اور ہر چند کوئی سمجھاتا اوس سے باز نہ آتے تھے کما قیل
؎ بفرمود اگر قوم از آسمان ✤ بیارند خورشید را ترجمان ✤ گذارند بر دست من ہدیہ وار
نہ بندم لب از امر پروردگار ✤ بجز طعن اصنام و وصف الہ ✤ بجز لعن آبائے گم کردہ راہ ✤
ز من قوم حرف دگر نشنوند ✤ اگر نیک دانند اگر بد برند ✤ اور پھر بھی مولف آیندہ پیغمبر صاحب
کی اظہار دعوت مین لکھتا ہے ؎ بدعوت شد آمادہ تر از نخست ✤ کمر بستہ در کار خود سخت چست
نیاسود یکدم ز ارشاد خلق ✤ نہ تنگ آمد از جور و بیداد خلق ✤ بصبح و بشام و بروز و بشب
نمودے بحق قوم خود را طلب ✤ نہ از طعن اصنام بستی زبان ✤ نہ از لعن بر زمرہ کافران
نکردی از ان ناکسان احتراز ✤ نمودی از ان آشکارا نماز ✤ چو در شان قومی شقاوت نشان ✤ در احوال

آبائے آن گمرہان + زنزد خدائے جہان افرین + بسوئے نبی جبرئیل آمین +
رسانیدی آیات قہر و عقاب + بخواندی برایشان نبی بے حجاب + شدی خون
ازین غم دل مشرکان + فتادی ازان غصہ آتش بجان + تلافی نمودندی آن اشقیاء
بدست و زبان باشہ انبیا + ولیکن بتائید یزدان پاک + نبی را ازیشان نہد ہیچ باک +
بدانسان کہ در کار خود بود بود + خدائے جہان را چنان می ستود + اے حضرات شیعہ
پیغمبر صاحب کی وعظ و ارشاد پر غور کرو اور تبلیغ دعوت پر خیال کرو اور سوچو کہ ابتدائی
زمانہ نبوت مین جب نہ کوئی یار تھا نہ مددگار نہ فوج تھی نہ لشکر چھوٹی چھوٹی بات مین
تو پیغمبر صاحب اپنی جان اور عزت کا خیال نکرین اور جس قوم اور جس شخص کی برائی اور
کفر مین جبرئیل پیام خدا کا لاوین اوسکو صاف صاف کہدین اور اخیر زمانہ مین جب
کہ ہزارون شخص مسلمان اور لاکھون آدمی مطیع موجود ہون اور سلاطین اور بادشاہان
زمین بھی خائف اور ترسان ہون اوسوقت پیغمبر خدا حضرت عمر سے اس قدر ڈرین کہ باوجود
اونکی نفاق اور کفر کے اسکا ذکر بھی کسی سے نہ فرماوین اور سواے حذیفہ کو وہ بھی گھر مین
بیٹھکر کسی سے کچھ ارشاد نکرین بلکہ لوگون سے کہنا کیسا خود عمر کو کبھی اپنے پاس سے
جدا نکرین اور ہمیشہ اونسے صلاح و مشورہ لیتے رہین اور جنکے حق مین خدا نے وشاورہم
فی الامر فرمایا ہو اُن مین حضرت کو داخل کرین اگر کوئی شیعہ یہ کہے کہ خدا کا حکم
نتھا کہ امر ظاہر کیا جائے تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو جو عمر سے ڈرتا تھا اور جو ایسی
بڑی بات کو صرف ایک آدمی کے خوف سے ظاہر نکر سکتا تھا اور پیغمبر صاحب کو اوسپر خاموش رہنے کے
تاکید فرماتا تھا اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ پیغمبر خدا نے یہ خیال کرکے کہ لوگ نہ مانینگے بلکہ اونکو کفر و نفاق
ظاہر کرنے سے سب لوگ پھر جاوینگے اسکا علانیہ ذکر نہین کیا تو اس بات کو ہم نہین مانتے اسلئے
کہ پیغمبر صاحب کا کام تھا ہر ایک امر کا ظاہر کر دینا باقی ماننا نہ ماننا امت کے اختیار مین تھا اگر
پیغمبر خدا حضرت عمر کے کفر و نفاق کو ظاہر کر دیتے اور سب کو اسپر آگاہ فرما دیتے تو حضرت کی

حجت تو ختم ہو جاتی اور اگر کوئی نمانتا تو اوسکا قصور ثابت ہوتا یہ فضائل جو روز قتل حضرت عمر کے پیغمبر خدا نے حذیفہ سے بیان کئے ایسے تھے کہ حضرت کو لازم تھا کہ تمام مسلمانون کو جمع کرتے اور خم غدیر کے خطبہ کی طرح منبر پر چڑھکر حضرت عمر کا ہاتھ پکڑ کر اوسکا خطبہ پڑھتے اور سب لوگونکو آگاہ کرتے کہ یہ عمر جو میرے پاس ہے کافر اور منافق ہے اور فرعون میرے اہلبیت کا ہے اسکو خوب پہچان رکھو یہ میرے اہلبیت پر ظلم کریگا تازیانہ جور و ستم ہاتھ مین لیگا حق میرے بھائی علیؑ کا غصب کریگا اسکے مرنے کے دن یہ فضیلتین خدا بیان کرتا ہے اور اگر حضرت ایسا کرتے تو حق رسالت ادا کرتے سبحان اللہ پیغمبر صاحب ذرا سی بات کو تو علانیۃً بیان کر دین اور ایک ادنی ادنی منافق کے واسطے خدا آیتین نازل کرکے اونکو مشتہر اور بدنام کرے اور حضرت عمر سے منافق کے لئے ونعوذ باللہ منہ نہ خدا کوئی آیت نازل کرے نہ پیغمبر صاحب کچھ زبان سے فرماوین افسوس ایسی سمجھ پر اور تف ایسی عقیدہ پر کہ جسکے نہ اصول درست ہین نہ فروع ؎ نے فروعت محکم آمد نہ اصول ✤ شرم بادت از خدا و از رسول ✤

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواز تقیہ مقامات تقیہ مین بآیات و روایات معتبرہ اہلسنت ہمنے پیشتر اس سے ثابت کیا اور عدم جواز تقیہ غیر مقامات تقیہ مین بھی عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور پیغمبر اور غیر پیغمبر کوئی اس سے مستثنی نہین اور بالخصوص پیغمبرون کے لئے احکام تبلیغی مین اور قبل اتمام حجت تقیہ جائز نہین ہے کما اثبت فی مقامہ اگرچہ نوبت جان جانے کی پہنچی جیسے بعض انبیا کہ بمجرد اظہار دعوت قتل ہوئے اور چونکہ محکوم من اللہ اوسی کے تھے پس اوس قتل ہونے کو وہ لوگ موجب حیات ابدی سمجھے جیسے عامہ مومنین کو مواقع جہاد مین اپنی تئین معرض تلف مین ڈالنا واجب ہے اور مثل حضرات ثلثہ کے فرار بنص من اللہ موجب غضب خداوند قہار ہے لیکن جن مقامات مین خدا نے حکم جان دینے کا نہین فرمایا ہے وہان لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور الا ان تتقوا منہم تقاۃ پر عمل نکرنا کمال حماقت حضرات اہلسنت کی ہے اور تقیہ پیغمبرونکا

کتب اہلسنت سے ثابت ہے بیضاوی مین تیس برس تک حضرت موسی کا فرعون کے پاس
بتقیہ رہنا منصوص ہے حضرت ابراہیم کا کذبات ثلثہ بتقیہ کہنا بھی روایات صحاح اہلسنت
مین موجود ہے اور جناب رسولخدا کا تقیہ کفار سے حضرت ابوبکر کی پرانی جوتیان ابن ربیعہ کے
کھانے سے اور اونحضرت کے سکوت فرمانے سے اور استتار فی الغار عند تعاقب الکفار سے ثابت
ہے اور تقیہ اونحضرت کا مسلمانون سے حدیث لولا قومک حدیث العہد بالجاہلیۃ
لہدمت البیت سے ثابت ہے اور پیغمبر کے اخفاء راز الی بعض الازواج سے ثابت ہے
اگر تقیہ نتہا تو ذکر خلافت ابوبکر و عمر ولو غصبًا علانیۃ کیون نکیا اور جبکہ عائشہ و حفصہ نے ظاہر کردیا
تو اون سے اسقدر خفا کیون ہوئے اور حفصہ کو طلاق کیون دی کما فی البیضاوی
اور دی تو رجعی کیون دی باین کیون نہ دیا پس اگر کوئی کہے کہ یہ سب باتین بمراعات
مصلحت وقت تھین نہ از راہ تقیہ تو ہم کہین گے کہ حضرت عمر کو مثل جملہ منافقین کے
اپنی صحبت مین رکھنا اور مال غنیمت و زکوۃ مثل مولفۃ القلوب کفار کے اونکو دینا اور اونکی
ایذاؤن پر متحمل ہوجانا اور اونکے اسم سامی کو مثل نام نامی دیگر منافقین چھپانا یہ سب
بمصلحت وقت تھا تعجب ہے کہ خدا نے قران مین کہ جسکی شان مین لا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین فرمایا ہر خشک و تر کا ذکر کیا مگر بجز صفات کے کہ یوذون اللہ و رسولہ
ولعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ کے ایک منافق کا نام بھی بیان نکردیا حالانکہ کام خدا و رسول کا
ہدایت اور نیک و بد پر دلالت تھی خواہ کوئی مانے یا نہ مانے پس چاہئے تھا کہ سورہ منافقین
مین ایک ایک کا نام ذکر کرکے پیغمبر تو حکم فرمانا کہ سوزینہ کا منبر بنادین اور مثل روز غدیر جنگل
مین نہین بلکہ گھر مین اوسپر جاکر بتفصیل نام و نسب کہ جسمین دھوکا نہو جاے کل منافقین
و مرتدین کی تصریح فرمادین کہ بعد میرے فلان بن فلان بن فلان اسطرح سے نفاق
ظاہر کریگا اور فلان بن فلان یون مرتد ہوجائیگا اور حضرت عمر کا پیٹ چاک کرائیگا اور
حضرت عثمان کی ٹانگ کتون کو کھلائیگا یا روضہ دار رہنا دھوکا نکھانا لا ینبغی [illegible]

ساتھ ہوکر میرے وصی سے فرزنجانا گھر مین چپکے سی کہدیا کہ کتے جواب کی ایک
کتیا کو دیکھ کر بھونکے گی وایاک ان تکونی یا حمیرا لیکن اس چپکے سی کہتے ہین تو کچھ بھی
ہدایت نہ ہوئی بلکہ ضلالت پر دلالت ہوئی لازم تھا کہ اس بات کو مجمع عام مین
اژدحام انام مین بے للو کو لانبے اونٹ پر چڑہا کر اور اونکی صورت زیبا سب کو
دکھا کر کہین کہ بارو پہچان لو دیکھ بھال لو دھوکھا نکھانا یہی بی للو اٹھارہ ہزار مسلمانکو
قتل کرا کے توبہ کر لینگی کہ اسکی تو مشتاق ہین کہ ایذائے رسول با فشائے راز خدا
و رسول کر کے فوراً توبہ کر لی تھی ؎ شکستن و ہر بار کردن وضو ٭ انہین کا کام
ہے بالجملہ یہ سب گفتگو بنا بر صوابدید رائے حضرت مخاطب ہی جو خدا و رسول
کے افعال پر متعرض اور ہر جگہ تقیہ کے مفترض ہین پس چاہئے تھا کہ ایسے خدا و رسول کو
سلام کرین عیسی مسیح خدا کا بیٹا پکارین لیکن اوسمین بھی سولی پر چڑھنے کی بے انتظامی
دیکھکر سب کو سلام کیا اور اشعرے سی نیچری بنے خوب کیا ؎ مرحبا مرحبا
جزاک اللہ ؎ این کار از تو اید و مردان چنین کنند ٭ تف برین بے ایمانی
و نامسلمانی حیف ہی حضرات اہلسنت سی کہ ایسے لغو گو کی لغویات کو پسند کرین
اور اوس پر خورسند رہین اور باعانت چند ہرزہ کار بار بار اوسکو چھپائین قولہ
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اونکو اپنا مصاحب بناتے اقول حقیقت مین
یہ غلطی پیغمبر سے ہوئی بلکہ خدائے پیغمبر سے ہوئی کہ ایسے شخص کو پیغمبر کیا کہ انتظام
خداوندی پر عمل کرتا تھا اور انتظام نیچری مین اوسکو کچھ بھی دخل نتھا کاش حضرت
مخاطب کو پیغمبری دے ہوتے کہ غیر ملت اسلام کو دفعتاً بیخ دین سے کھود کر پھینک دیتے
سلطنت فرانس و لندن رہتی نہ روس و جرمن کیا بے انتظامی ہی کہ جو منافق اظہار
نفاق کرین اور تقسیم غنایم مین اونحضرت کو جابر و ظالم کہین اور اعدل یا محمد فانک
لم تعدل پکارین اور وہ حضرت اونکی جواب مین ویلک ان لم اعدل فمن یعدل

اکتفا کرین اور حضرت عمر ایسے جری و بہادر کہ بعدہٗ اتالیقی پیغمبر ہر بات مین اونکو
درخور تھا جب اونمین سے کسیکے قتل پر مستعد ہون تو فرماوین کہ دعہ لئلا یقول
الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی اے عمر اس سے درگزر کر تاکہ لوگ نکہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین اور یہ نہ مریگا یہانتک کہ اسکی نسل سے کچھ لوگ ایسے
نکلین کہ جنکے قران زبانون پر رہے اور حلق سے نیچے نہ اترے کما فی صحیح البخاری اور
صحیح مسلم مین ہے کہ وہ منافقین جنکی شان مین خدا کہتا ہے یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ
لیخرجن الاعز منہا الاذل یعنی وہ اشقیا کہتے ہین کہ جب ہم مدینہ پھر کر چلینگے
تو اعز اذل کو مدینہ سے نکال دیگا اور جب حضرت عمر بمقتضائے اوس جرات کے
جو اونکی طینت مین مخمر تھے مستعد تقبل ہوتے ہین تو وہ حضرت فرماتے ہین دعہ
لا یتحدث الناس ان محمداً یقتل اصحابہ پس اون اشقیا کو فتنہ و فساد کا
خوف اون حضرت کے دل مین ایسا چھایا ہوا تھا کہ باوجود ایسے ایسے سخت زبانیون کے
پھر بھی حضرت صبر کرتے تھے اور نہ اونسے کچھ کہتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس سے نکال دیتے تھے
بلکہ دوسرون کو بھی قصد سزا دہی سے باز رکھتے تھے چنانچہ امام نووی شرح مین اس
حدیث کے فرماتے ہین کہ اس حدیث مین دلالت ہے اونحضرت کے حلم و بردباری پر و فیہ
ترک بعض الامور المختارۃ الصبر علی بعض المفاسد خوفاً من ان یترتب
علی ذلک مفسدۃ اعظم منہ وکان یتالف ویصبر علی جفاء الاعراب والمنافقین و
غیرہم لتقوی شوکۃ المسلمین وتمکن الایمان قلوب المؤلف وبرغب غیرہم فی الاسلام
وکان یعطیہم الاموال الجزیلۃ لذلک ولم یقتل المنافقین لہذا المعنی الی ان قال ولانہم
کانوا یعدون فی اصحابہ ویجاہدون معہ اما حمیۃ واما لطلب الدنیا او عصبیۃ لمن معہ
من عشایرہم انتہی محصل یہ کہ اس حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ جناب رسولؐ
بعض امور پسندیدہ کو ترک کرتے تھے اور صبر کرتے تھے بعض مفاسد پر بسبب خوف

اس بات کے کہ اگر اوس مفسدہ کو دفع کرینگے تو اوس سے کوئی عظیم تر مفسدہ مین پڑینگے
اور تھے وہ حضرت کہ تالیف قلوب منافقین وکفار کرتے تھے اور صبر کرتے تھے اوپر جفاے
اعراب اور منافقین صحابہ کے تاکہ قوت ہو شوکت مسلمین کو اور جگہ پکڑے ایمان دلونمین
مولفۃ القلوب کو اور رغبت کرین غیر مسلمین طرف اسلام کے اور دیتے تھے اموال جزیلہ
اونکو اسی لئے اور اسیکے لئے اونحضرت نے منافقین کو قتل نکیا یعنی چون بظاہر مسلمان
اور اصحاب سے تھے جب وہی قتل کئے جاینگے تو اسلام سے لوگ متنفر ہونگے اس لئے کہ یہ منافقین
اونحضرت کے اصحاب مین شمار کئے جاتے تھے اور اونحضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے
یا بحمیت جاہلیت یا بخواہش مال دنیا یا بتعصب قوم وقبیلہ جنکے ہمراہ تھے انتہی پس جب
جناب رسولخدا نے بخوف فتنہ وفساد چھوٹے چھوٹے منافقونکو نہ مارا نہ نکالا تو حضرت عمر
ایسے بڑے بڑے منافقون سے تو بدرجہ کمال اونکے فتنہ وفساد سے ڈرتے ہونگے پھر
اونکو کیونکر مارتے اور نکالتے اور باوجود اس خاطرداری اور اموال جزیلہ لینے کے پھر بھی
یہ لوگ کور نمکی اور نمک حرامی سے باز نہ آتے تھے چنانچہ خود جناب باری فرماتا ہے
قد قلبوا لك الامور قولہ اونسے ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے اقول توجیہات
شاورھم فی الامر جیسا کہ مفسرین اہلسنت نے کی ہے بالتفصیل جلد اول مین گزرین
کہ منجملہ اوسکے یہ ہے کہ یہ مشورہ کرنا اعقل الناس کا واسطے ادراک خبث سریرت وحسن
طویت منافقین اور مخلصین کے تھا وقدم فتذکر قولہ اور جان بوجھ کر اونکو اپنی صحبت
سے نہ نکالا اقول آپکی راے مین تو اون اشقیا کو نہ مارنا اور نہ نکالنا بیشک طریقہ
ہدایت کے خلاف ہے لیکن راے امام نووی مین یہ عین طریقہ ہدایت الی الاسلام
تھا کما بینا انفا اب حضرات اہلسنت کو اختیار ہے کہ چاہین آپکی راے نیچری پسند
کرین اور کہین کہ البتہ پیغمبر سے یہ زلت ہوئی اور چاہین راے امام نووی اشعری کو پسند
کرین لیکن ہمارا اوکہین نہین جاتا یعنی عمر ایسے منافقونکا نفاق مخفی ہم پر ظاہر ہو جاتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

قولہ علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر نفرمایا اقول اگر کسی منافق کا
نام لیکر علانیہ اوسکے کفر و نفاق کو خدا نے اپنی کتاب مین اور پیغمبر نے مجمع ہر شیخ و شاب
مین ظاہر فرمایا ہوتا تو عمر کے بھی نام نامی اور اسم گرامی کو علی روس الاشہاد ظاہر
فرماتے اور جب چھوٹے چھوٹے منافقون کے نفاق کو چھپایا اور علانیہ نہ کیا تو بڑے منافق
کے نفاق کو بدرجہ اولی چھپانا تھا قولہ اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر رکھکر
اقول ارے دیوار آنحضرت ہم گوش کھڑکے گوشون سے رکھتے تھے کہ جن گوشون مین
عائشہ و حفصہ مثل مار و عقرب کے روپوشون سے تھین کہ افشاے راز رسول اللہ مین
مشاق نہین جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسکے اوپر آیہ وافی ہدایہ واذ اسر النبی الی بعض
ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ پس اگر دیوار ہم گوش دارد کے مضمون کو پیش نظر
رکھا تو نہایت بجا اور درست کیا قولہ اور اونکی صفات بیان کرکے سکوت فرمایا
اقول خدا نے بھی منافقین کی فقط صفات ہی بیان کرکے سکوت فرمایا اور ایک کا
نام بھی نہ بیان فرمایا قولہ اگر اونکا نام بھی حذیفہ سے کہدیا ہوا قول ہان حذیفہ
سے بہت سے منافقون کے نام کہدے تھے بلکہ اونکی صورت منحوسہ متنجسہ لیلۃ العقبہ مین
دکھادی تھی اسی سے صاحب سر رسول اللہ کہی جاتی تھی اور اگر سکوت کی نصیحت
نہین کی تھی تو جب حضرت عمر اونسے پوچھتے تھے کہ ایا میرا بھی نام اونحضرت نے منافقون مین
کیا ہے لما قال بہ الغزالی فی بیان فضیلۃ ہضم نفسہ تو کیون نہین بتلادیتے تھے قولہ تعجب
ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام اقول تعجب ہے حضرت مخاطب سے کہ جیسے
وہ شیعونکی مسلمانی سے بلبلاکے اور سنیونکی مسلمانی کی طرف رخ لائے کیسی کیسی
تہمتین پیغمبر خدا پر لگاتے ہین کہ وہ حضرت جورو کو کندھے پر سے ناچ دکھاتے ہین اور
حضرت عمر سے شیطان اور شیطانہ کو بھکاتے ہین اور پھر بھی خدا و رسول سے کچھ نہین
شرماتے قولہ خانہ خراب ہو تقیہ کا اقول خانہ خراب ہو پور خطاب کا اور اوسکے

اشیاع اور احزاب کا اور اتباع واذناب کا کہ جنکے نفاق کے سبب سے پیغمبر اور امام اور
مومنین خوش انجام کو حاجت بتقیہ ہوئی قولہ حالانکہ خود اونکے علما اقرار کرتے ہین
اقول علما اقرار کرتے ہین کہ جو حق تقیہ کرنے تھے تبلیغ رسالت واتمام حجت وبیان
تقیہ کرتے تھے نہ کہ مطلق تقیہ کرنے تھے فلعنۃ اللہ علی الکاذبین قولہ بحث تقیہ مین اسکا
ذکر ہونگے اقول ہذا وعدہ کذب ہے قولہ تو دین کیونکر جاری ہوتا اقول دین وہ
کا جاری ہوتا اور پہنچنا تبلیغ رسالت اور اتمام حجت پر موقوف ہے نہ محل تقیہ مین
تقیہ کرنے پر فالمحکی عن القوم لا یکادون یفہمون قولہ صداقت پر کسطرح
یقین ہوتا اقول یقین صداقت پیمبر ازاست معجزات قاہرہ ودلائل باہرہ تھا
کہ اسکا اور حجت اوسکی ہے نہ تھا نہ ترک تقیہ مطلقا ولو بعد اتمام الحجۃ قولہ ابتدائے
نبوت مین تقیہ کیا اقول جو بعد تقیہ کرنے کے ابتدا مین سب سے زیادہ تقیہ کیا
ورنہ لکم دینکم ولی دین کیون کہتے حضرت ابوبکر کی پیرانی جو بیان ابن ربیعہ کی کھانے پر
سکوت کیون فرمایا غار ثور مین ابو قحافہ کیون چھپایا خانہ زید ابن ارقم مین کیون
کیون چھپے رہے جواز اگر کہے کہ یہ سب مصلحت وقت تھا نہ تقیہ کی مصلحت وقت ہی
ہوتا ہے اور جب مصلحت وقت نہ ہو تو اوس جگہ تقیہ بھی جائز نہیں قولہ باوجود تکلیف
اوٹھانے کے کفار کے ہاتھ سے اونکو کفر کے برائے اور اونکے تو نکی ہجرت ترک کیا اقول
کیونکر ترک کرتے کہ اسی سے تھے اگر بخوف جان جانیکی اور تکلیف اوٹھانیکی
ترک کرتے تو تبلیغ رسالت کیونکر ہوتی حالانکہ سب بیان کیا کہ تبلیغ رسالت مین اور
اتمام حجت [illegible] بجان پہنچے جیسا کہ حنظلہ پیغمبر
کے تو ہو اس سے لازم نہین آتا کہ باجماع صالح وقت کسی امر مین نہ کیجائے ورنہ ترک
ہدم بنائے خانہ کعبہ بخوف اسکے کہ تم ایسے کرکے مسلمان مرتد ہو جائین کیون کرتے
اور بعد ہجرت کے اور شروع جہاد کے اقول اور قبل ہجرت کے کافرون کو قتل نکیا

Presented by Ziaraat.Com

تو کیون قتل کیا بلکہ دُر کنانہ تقیہ کنا کیونکہ ما نع قتل کون امر تھا اگر بالفرض جان جاتی تو
شہادت ہاتھ آتی افسوس اگر آپ بجائے بار غارہ ہوتے تو کتنی صدہا بار غارہ اوٹھاتے
اور پیغمبر کو قتل کرا کے فارغ از کار ہو جاتے ولنعم ما قال السعدی ؎ ترا اژدہا
گر بود بار غارہ ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار ۔ قولہ کفار اور منافقین کو قتل کیا اقول
جو جی چاہے فرمائے مگر ہمین تو کسی نے نام نہین دیا کہ کسی محدث اور کسی مورخ
اور کسی عالم نے نہین لکھا کہ جناب رسول خدا نے ایک منافق کو بھی قتل کیا ہو ابھی
امام نووی کی گفتگو آپ نے سنی کہ فرماتے ہین کہ لم یقتل المنافقین لہذا المعنی مگر آپ کی
تحقیق یہ ہے کہ ایک منافق کیسا اور حضرت نے کل منافقین کو قتل کیا ہے کہ امام نووی
جھوٹے ہین کہ آپ جھوٹے ہین ہم تو مانتے جاتے ہین کہ ہر چیز پر قدرت خدا کی قولہ
اور واجب القتل معلوم ہوا اقول الغرض کہ کفار ۔ واجب القتل معلوم ہوئے وہ
قتل ہوئے لیکن کوئی منافق واجب القتل معلوم نہوا ورنہ حضرت تو تمام منافقین کو
کیون منع کئے جاتے اور امام نووی لم یقتل المنافقین کیون فرماتے پس منافقین کی نسبت
ایسا کذب ہے کہ سنیون کی بھی کسی غیر معتبر کتاب مین بھی نہین ہے سراپا کذب مجسم کی تصویر اگر
کسی نے نہ دیکھی ہو تو ہمارے حضرت مخاطب کی صورت دیکھ لے یا جاکے پتلون کی
دیکھ لی شاید دم کی کسر رہ جاوے قولہ اور حضرت عمر کو باوجود جاننے اقول خدا کے باوجود
جاننے کے کہ شیطان وہ کافر ہے کہ لاکھونکو گمراہ کریگا اوسکو نہ مارا بلکہ مہلت عطا دی پس
اگر پیغمبر خدا بھی اوستاد شیطان حضرت عمر کو تھوڑی سی مہلت دے کہ شیطان کو اپنے سایہ سے بھگا کر
اور اوسکا کاروبار اپنے سر پر اوٹھا کر آپکے ایسے خلف الصدق پیدا کرین جو کبھی شیطان
کے باپ سے بھی پیدا نہوتی تو اسمین کوئی قباحت نہین ہے خدا اور اوسکے پیغمبر کے افعال کا
یکسان ہونا بہت مناسب ہے قولہ سوائے تعریف کے اقول سعدی کی کتابون مین تو
الفاظ و اغلاط اور کاذب و غادر و خائن و ظالم کو ایسی تعریف کہ حسن کا ایک صحیفہ ہو ہی الجملہ

اور شیعونکی کتابون مین جو کچھ ہی آپ خود اوسکے مقر ہین کہ شیعون کے نزدیک عمر سے بڑھکر
کوئی کافر اور منافق نہوگا اور کافی ہی اوسکے لئے یہی حدیث حذیفہ اور مثل اوسکے سیکڑون ہین
جسقدر آپ سچی سچی بات فرماتے ہین کہ کبھی اونکی برائیکا کلمہ زبان مبارک پر نلاے ہم
بجز اسکے کہ آپ بڑے سچے ہین اور کیا کہین ؎ دروغے را جزا باشد دروغے ۔
قولہ تقیہ کون کریگا اقول کیا محل بے محل تقیہ تقیہ غل مچا رکھا ہی جب خدا نے خود تقیہ
کیا اور سیکڑون آیتین بلکہ پورے پورے سورے منافقون کی شان مین نازل کئے اور
ایک کا نام بھی نلیا اور ذکر منافقات مین ان تتوبا فقد صغت قلوبکما کہا اور عائشہ
وحفصہ کا نام نلیا اگر یہ تقیہ تھا تو پیغمبر خدا نے بھی تقیہ کیا اور اگر بمصلحت تھا تو فعل پیغمبر بھی
لمصلحت تھا پھر احمق من الہبنقہ نے کیون ٹر ٹر لگا رکھا ہی قولہ چند اشعار حملہ حیدریہ کے
اقول اشعار حملہ مین ذکر اون باتونکا ہی کہ جنکے لئے پیغمبر بھیجے گئے تھے اور خدا نے پیغمبر کو اسلئے نہین بھیجا تھا کہ
اپنی امت سے کہو کہ عمر منافق ہے ابوبکر منافق ہے عثمان منافق ہے پھر اگر ثلثہ کے نفاق کو
سنیون کے مقتداؤن سے مصلحت ظاہر نکیا اور شیعیان علی بن ابیطالب سے مثل حذیفہ وسلمان
وابوذر ظاہر کردیا تو کیا قباحت لازم آئی قولہ اپنی جان اور عزت کا خیال نکرین اقول
ہر محل وموقع پر جیسا مناسب ہوتا تھا ویسا عمل فرماتے تھے اگر اسکا خیال نکرتے تو
لکم دینکم ولی دین کیون فرماتے اور حضرت ابوبکر ابن ربیعہ کی جوتیونکا تماشا اون
حضرت کو کیون دکھلاتے اور وہ حضرت گوشت خروندان سک سمجھ کے کیون سکوت
کرجاتے قولہ حضرت عمر سے اسقدر ڈرین اقول شیعون کے سامنے تو عمر سے ڈرنیکا ذکر نہ کیجئے
اس لئے کہ وہ تو نہ کو بقول سیوطی مخنث اور مصداق کان افلح من استعلی کا سمجھتے ہین
پھر اونسے کون ڈرتا مگر تصریح اسمار منافقین خلاف مصالح خداوندی تھی اسلئے نہ خدا نے
اونکا نام لیا نہ اوسکے رسول نے بلکہ باشارہ وکنایہ کہ ابلغ من التصریح تھا ذکر فرمایا قولہ سوائے
حذیفہ کی اقول چونکہ تمہاری کتابون سے ثابت ہی کہ حذیفہ سے جناب رسولخدا نے

اسمار منافقین کا ذکر کیا تھا اسلیے ہم بھی ذکر حذیفہ کرتے ہین ورنہ بہت سے مومنین حال
منافقین سے واقف تھے کما لعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب آپ ہی کے
صحاح مین موجود ہے **قولہ** اونسے صلاح و مشورہ لیتے تھے **اقول** مکرر سہ کرر تم بکو
کہان تک بکوگے ہم بھی کہتے ہین کہ امر شاور ہم واسطے کہل جانے خبث سریرت
منافقین کے تھا بالخصوص عمر اور اونکے اخوان کے **قولہ** اگر کوئی شیعہ کہے کہ خدا کا حکم
نتھا **اقول** فقط شیعہ یہ نہین کہتے بلکہ سنی بھی کہتے ہین کہ منافقون کے نام نہ خدا نے
بیان کیے نہ پیغمبر نے بیان کیے آپ اسکے خلاف کہتے ہین تو کسی آیت کسی حدیث مین
دکھائے **قولہ** تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو **اقول** شیعونکی طرف سے بھی
سنیونکے خدا کو سلام جو دن رات خود شیطان کا کام کرتا ہے اور ہر شر کو پیدا کرتا ہے
اور ایسا ظالم ہے کہ شیطان اور اوسکے اتباع مجبورین کو جہنم مین ڈالتا ہے اور سنیون کے
پیغمبر کو بھی سلام جو جورو کو کندھے پر سے ناچ دکھلاتا ہے اور شیطان بھی اوس سے
نہین ڈرتا تھا ہے چند عمر سے ڈرتا تھا اور شیعون کا خدا نہ فرعون سے ڈرتا تھا کہ جس کو چار سو
برس دعوائے خدائی کی مہلت دی اور نہ فرعون آل محمد سے ڈرتا تھا مگر چند کے لئے
بمصالح وقت مہلت دی تھی کہ اول سے کافرون کا امتحان منظور تھا اور ثانی سے
سنیونکا امتحان منظور تھا **قولہ** حضرت کی حجت تو ختم ہوجاتی **اقول** الا نسلم کہ حجت کا
ختم ہونا نام منافقین کے مشتہر کرنے پر موقوف تھا حجت تو روز الیوم اکملت لکم دینکم
اور انی تارک فیکم الثقلین سے ختم ہوچکی تھی مگر امثال ابوجہل اور ابولہب کے انکار سے
کچھ اتمام حجت مین فتور نہین پڑا **قولہ** اور خم غدیر کے خطبہ کیطرح **اقول** جب غدیر خم کا
خطبہ سنیونکے بکار آمد نہوا تو عمر کے نام کا خطبہ کب بکار آمد ہوتا اور باتفاق شیعہ و سنی متخلفین
جیش اسامہ سے حضرت عمر بھی تھے اور حضرت نے منبر پر چڑھکر لعن اللہ من تخلف عن جیش
اسامہ کا خطبہ پڑھا جیسا کہ ملل و نحل مین ہے پس وہ کیا بکار آمد ہوا جو حضرت مخاطب

خطبۂ دیگر کی ہوس ہے قولہ ایک ادنی آدمی منافق کیواسطے خدا آیتین نازل کرے
اقول جن آیتونکو آپ ادنی کے واسطے سمجھتے ہین شیعہ اونکو آپ کے اعلی کے واسطے
سمجھتے ہین لیکن کسی آیت مین نام نہ اعلی کا ہے نہ ادنی کا اگر ہم غلط کہتے ہین تو آپ کسی ادنی ہی کا
نام دکھا دیجئے اوسوقت اپکو اگر ہم اعلی کا نام نہ دکھا دین تو جو جی چاہے آپ فرمائے قولہ
نے فروعت محکم آمدنی اصول اقول اصول اشعری کی نامحکمی کا حال ایک ماتریدی
خرگیدی رازی سے پوچھئے کہ کیسے کیسے عرق ریزیان کین تب بھی غرق عرق خجالت
ہی رہے اور فروع حنفی کے نامحکمی اونکے صاحبین محیلین سے پوچھئے جو حیلہ سازیان
کرکے بناتے بناتے مرگئے اور کچھ بھی نہ بن پڑے ۔

قال الخاطب الفہام ہداہ اللہ سبل السلام

امر سوم اصحاب کی تابعین کی فضیلتین اور اونکی نشانیان اس دعا مین جسطرح پر
امام زین العابدین علیہ السلام نے پیغمبر خدا کے اصحاب پر درود بھیجا ہے اسی طرح پر
اونکی تابعین کے حق مین رحمت کی طلب کی ہے چنانچہ یہ الفاظ امام صاحب کے
دعا کے ہین اللہم واصل الی التابعین لہم باحسان الذین یقولون ربنا اغفرلنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر جزاءک الذین قصدوا سمتہم وتحروا
جہتہم ومضوا علی شاکلتہم لم یثنہم ریب فی بصیرتہم ولم یختلجہم شک فی قفو
اثارہم والائتمام بصدا یۃ منارہم مکانفین وعوازین لہم یدینون بدینہم
ویہتدون بہدیہم یتفقون علیہم ولا یتہمونہم فیما ادوا الیہم کہ
خداوندا اونکی تبعیت کرنیوالونکو جزاے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگارا
مغفرت کر ہماری اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم مین سے ایمان مین سبقت
لے گئے ہین کیسے تابعین جو اصحاب کی چال پر چلتے ہین اور اونکے اثار کے پیروی کرتے
کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی خوبی مین

نہین ہوتا اور کیسے تابعین جو اپنا دین ویسا ہی رکھتے ہین جیسا کہ اصحاب کا تھا
اور اونسے اتفاق رکھتے ہین اور اصحاب پر کچھ تہمت نہین کرتے ان الفاظ سے
صاف ظاہر ہے کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ تابعین کا ہے اور وہی سب امت سے افضل
ہین اور اون کی نشانیان وہی ہین جو کہ امام علیہ السلام نے بیان کردین پس اب
اسمین تو کچھ شبہہ باقی نہین رہا کہ امت محمدی مین وہی گروہ سب سے افضل ہے جو کہ
اصحاب کی متبعیت کرے اور وہی فرقہ اصل راہ ایمان کے ہے جو قدم بہ قدم صحابہ کے
چلے اب یہ امر باقی رہگیا کہ وہ فرقہ جو اصحاب کی چال پر چلتا ہے کونسا ہے وہ ہی جسکا نام
اہل سنت ہے یا وہ جس کا نام شیعہ ہے اور یہ امر دونون کے عقائد پر نظر کرنے سے طے ہوسکتا
ہے پس سنیونکے عقیدے وہی ہین جو کہ امام نے اپنی دعا مین بیان فرمائے کہ وہ اصحاب
کے تابع ہین اور اصحاب کے حق مین دعا خیر کرتے ہین اور اونکو ایمان مین سابق
اور مقدم جان کر اونکے لئے رحمت طلب کرتے ہین اون کے آثار کے پیروی کرتے ہین
اونکو اچھا جانتے ہین اور شیعون کے عقیدے بالکل خلاف اوسکے ہین وہ اصحاب کو برا جانتے ہین
اونپر تبرا کرتے ہین اونکو منافق اور کافر جانتے ہین اونکی پیروی کفر سمجھتے ہین اونکی خوبیون مین شک
و شبہہ رکھتے ہین اور اونپر ہر طرح کی تہمتین لگاتے ہین غرض کہ جو شخص عقل سے ایمان رکھتا ہو اوسکو
لازم ہے کہ اونکو اول امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے بعدہ سنیون اور شیعون کے عقیدون پر غور کرے
تب انصاف کرے کہ امام کے قول کے مطابق سنی حق پر ہین یا شیعہ تیسری شہادت شیعونکی
معتبر ترین مفسرین جسکو وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین
لکھا ہے ان اللہ اوحی الی ادم ان اللہ لیفیض علی کل واحد من محبی محمد ال محمد و
اصحاب محمد ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی اخرہ
وکانوا کفارا لادخلھم الی عاقبۃ محمودۃ وایمان باللہ حتی تستحقوا بہ الجنۃ وان
رجلا ممن یبغض ال محمد واصحابہ او واحدا منھم لیعذبہ اللہ عذابا لو قسم

علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین ترجمہ خدائے عزوجل نے وحی کی آدم پر کہ خدا
اون لوگون پر جو محبت رکھتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونکی آل سے اور اونکے
اصحاب سے ایسی رحمت نازل کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے اوپر تمام مخلوقات کے اول سے
آخر تک تو وہ کافی ہے اور اگر سب کفار ہون تو اونکی عاقبت بھی اچھی ہوجاوے
اور وہ مومن ہوجاوین اور اگر کوئی آدمی دشمنی رکھیگا ساتھ آل محمد کے اور اصحاب
محمد کے یا ایک سے بھی اونمین سے تو خدا اوس پر ایسا عذاب نازل کریگا کہ اگر وہ عذاب
نازل ہو تمام مخلوقات پر تو وہ سب کے سب ہلاک ہوجائین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جبکہ دعائے اصحاب مین بنظر اون صفات کے جو مذکور فقرات دعا مین ہین ہمنے
ثابت کیا کہ مراد صحابۂ مومنین کرام ہین نہ صحابۂ منافقین لیام پس اتباع سے بھی ضرور ہے
کہ مراد اتباع مومنین ہی ہون نہ اتباع منافقین پس جب امام علیہ السلام نے مومنین کے
حق مین دعا کی خواہ صحابہ ہون خواہ اتباع اونکے تو آپکے منافقین صحابہ اور اونکے اتباع کو
کیا ملا خصوصًا حضرات ثلثہ کو کہ شیعہ اونکو پیشوائے اہل نفاق جانتے ہین قولہ خداوندا اونکی
تبعیت کرنیوالون کو جزائے خیر دے اقول یعنی نیکون کی تبعیت کرنیوالونکو جزائے نیک
دے اور بدلالت مفہومی ظاہر ہے کہ بدون کے تابعین کو جزائے بد دی کیون حضرت اگر اتباع
حضرات ثلثہ مین یزید پلید کے حق مین آپ جزائے خیر پانے کی دعا کرین تو بمتابعت ابن
امام غزالی کے ہوسکتا ہے لیکن اگر شیعہ بھی قاتلین حضرت عمر و عثمان کے حق مین جزائے خیر
پانے کی دعا کرین تو آپ برا نمانین کہ وہ لوگ بھی تو اتباع ہی سے تھے اون صحابہ کے
کہ بعضے اونکے اصحاب بدر بلکہ بعضے عشرہ مبشرہ سے تھے کما مر قولہ بعد اصحاب کرام کے
رتبہ تابعین کا ہے اقول سچ ہے جیسا کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ اونکے تابعین کا ہے ویسا ہے
بعد اصحاب لیام کے بھی رتبہ اونکے تابعین کا ہے ہان فرق درجات و درکات کا البتہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

قولہ وہی سب امت سے افضل ہین اقول جسطرح سے مومنین سب امت سے
بہتر ہین اوسیطرح منافقین صحابہ اور اتباع اونکے سب امت سے بدتر ہین قولہ اونکی
وہی نشانیان ہین اقول آپ نے سنا کہ وہ نشانیان مومنین کی ہین جو لڑے مرے اور
جو زندہ رہے وہ مصداق منہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا کے ہین لیکن منافقین فارین
من الزحف جو مصداق من یعیر و یبدل کی تھی مثل آپکے ثلثہ کے اونکی نشانیان یہ نہین
ہین جو مذکور دعا مین ہین کما عرفت بلکہ اونکی نشان دعائے روز جمعہ مین ہین کہ
غاصبین خلافت اور انکے اتباع پر لعنت الی یوم القیام ہے قولہ کہ وہ اصحاب کے
تابع ہین اقول لا نسلم کہ کل مومنین کے تابع ہین بلکہ مومنین مومنین کے اور منافقین
منافقین کے تابع ہین قولہ وہ اصحاب کو برا جانتے ہین اقول اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ
اصحاب لیام کو برا جانتے ہین اور اصحاب کرام کو اچھا جانتے ہین تو بہت اچھا کرتے
ہین برونکو برا اور اچھونکو اچھا ہی جاننا چاہئے اور اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ کرام و لیام
سب کو برا جانتے ہین تو جھوٹھے کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ قولہ اونکی خوبیون مین
شک و شبہ رکھتے ہین اقول شک و شبہ تمکو ہوگا ہمکو جن صحابہ کی خیر و خوبی مین
یقین ہے اونکو بہت اچھا جانتے ہین اور جن صحابہ کے کفر و نفاق مین یقین ہے اونکو
بموجب حدیث صحیحین کے اوپر طریقہ جناب امیر و عباس کے کاذب و غادر و خائن
و اثم جانتے ہین قولہ امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے اقول ہمنے باعانت کتب
لغت ہر ہر لفظ پر غور کیا تو حضرات ثلثہ کو مصداق کسی ایک لفظ کا بھی نپایا پھر
بین خود و خدا انصاف کیا تو شیعونکو حق پر اور سنیونکو ناحق پر پایا والحمد للہ علے
ما ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ قولہ تیسرے شہادت اقول
یہ شہادت تو شیعونکے لئے شہد و شکر اور سنیون کے لئے حنظل سے تلخ تر ہے اس لئے
کہ بدیہی ہے کہ مراد اصحاب محمد سے صحابہ مومنین ہین نہ صحابہ منافقین کہ فی الدرک

الاسفل من النار ہین اور حوض کوثر پر ذات الشمال کی ہاتون پر گرفتار ہین اور جب رسولخدا اصحابی اصحابی پکارتے ہین اور ملائکہ مازالو مرتدین سناتے ہین تو سحقاً سحقاً فرماکر اونکو پھٹکارتے ہین اور بالاتفاق امثال عمار و ابی ذر کہ جنکی احادیث فضائل سے صحاح سنیان بھرے ہوئے ہین اصحاب مومنین سے ہین اور العیاذ باللہ کسی نے انکو منافقین سے نہین کہا اور حضرت عثمان کا ان لوگونکو گالیان دینا اور اہانت کرنا اور کوڑے لگانا اور لات جوتی سے مارنا اور پسلیان توڑنا اور شہر بدر کرادینا اور حضرات سنیہ کا ان لوگونکو خرف اور شور پشت اور بے ادب بخاطر حضرت عثمان کہنا جیسا کہ کتب اہل سنت سے پیشتر بخوبی ہمنے لکھا ثابت ہے پس اگر یہ کل شنائع افعال اور راہ محبت تھی تو شیعونکا تبرا بھی ثلثہ سے ازراہ محبت ہوسکتا ہے اور اگر یہ سب ازراہ عداوت تھا تو شیعہ تو فقط منافقین سے بغض رکھتے ہین تمنے اور تمہارے عثمان نے تو مومنین سے بغض کیا بلکہ تمہارے حضرت ابی بکر نے تو صحابہ مومنین کو مثل قوم مالک نویرہ بہ تہمت ارتداد قتل کرا ڈالا تعجب ہے کہ شیعونکا تبرا منافقین سے بغض صحابہ پر محمول ہوتا ہے اور اپنے ثلثہ کی حرکات ناشایستہ قتل صحابہ مومنین اور اونکی پسلیان توڑنا عین محبت صحابہ شمار کیا جاتا ہے

ہست تیری بے انصاف کا منہ کالا کہو یارو انشا اللہ تعالے

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھی شہادت اوسی تفسیر مین لکھا ہے لما بعث اللہ موسی بن عمران واصطفاہ نجیاً وفلق لہ البحر ونجی بنی اسرائیل واعطاہ التوراۃ والالواح رای مکانہ من ربہ عزوجل فقال یارب لقد اکرمتنی بکرامۃٍ لم تکرم بہا احدا من قبلی فہل فی انبیاءک علیک من ہو اکرم منی فقال اللہ تعالی ان محمداً افضل عندی من جمیع خلقی فقال موسی فہل فی ال الانبیاء اکرم من الی فقال عزوجل یا موسی اما علمت ان فضل ال محمد علی ال جمیع النبیین کفضل محمد

علی جمیع المرسلین فقال یارب ان کان فضل ال محمد عندک کذالک فهل فی
صحابة الانبیاء عند ام اکرم من اصحابی فقال یا موسیٰ اما علمت ان فضل صحابة
محمد علی جمیع صحابة المرسلین کفضل ال محمد علی ال جمیع النبیین فقال موسیٰ ان کان
فضل محمد وال محمد واصحاب محمد کما وصفت فهل فی امم الانبیاء افضل عندک
من امتی ظللت علیهم الغمام وانزلت علیهم المن والسلوی وفلقت لهم البحر فقال
الله یا موسیٰ ان فضل امة محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلی علی خلقی ترجمہ جبکہ
خداوند تعالی نے حضرت موسیٰ ابن عمران کو مبعوث فرمایا اور اونکو برگزیدہ کیا اور
اونکے سبب سے دریا کو پل بنا دیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح
اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی
کہ یا الہی تو نے مجھ کو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو پہلے نہین دی تیرے یہان
مجھ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالی نے جواب دیا کہ اے موسیٰ تمہین
معلوم نہین کہ محمد میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰ نے
عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ
فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبرون
پر ہے تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ الہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور
کسی نبی کے اصحاب کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحاب محمد
کی تمام انبیا کے اصحاب پر اوسطرح ہے جسطرح کہ فضیلت آل محمد کی سب انبیا کی
ہے پر تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اگر فضیلت محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کی
ایسی ہے جیسے کہ تو نے ارشاد فرمائی پس کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے
جن پر تو نے بادلون کا سایہ کیا جن پر من وسلوا نازل کیا جن کے لئے دریا کو پل کر دیا
خداوند تعالی نے فرمایا کہ فضیلت امت محمدؐ کی سب انبیا کی امت پر اتنی ہے جتنی کہ مجھ کو میری

خلقت پر فضیلت ہے ان دونون روایتون سے دو باتین دریافت ہوئین اول یہ کہ جو شخص
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے دشمنی رکھے وہ مستوجب عذاب کا ہے
اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے تمام دنیا ہلاک ہو جاوے اور جو دوستی رکھے وہ مستحق
ثواب کا ہو اور ثواب بھی کیسا کہ جس سے کفار کی عاقبت بنجاوے دوسرے یہ کہ
اصحاب نبی کی فضیلت اور نبیون کے اصحاب پر ایسی ہو جیسی کہ فضیلت پیغمبر
کی آل کے اور پیغمبرون کی آل پر اور ان دونون باتون کے ثابت ہونے سے
مذہب شیعہ کا باطل ہو گیا اسلئے کہ مدار اونکے مذہب کا صحابہ کی دشمنی اور اون کے
برا جاننے پر ہے جو شخص اصحاب سے دشمنی رکھے وہی پکا مومن ہے اور جو اونکو سب کہے
برا جانے وہی سچا شیعہ ہے پس ان دونون روایتون سے جسکو راوی امام حسن عسکری
علیہ السلام ہین اور جو شیعونکے اقرار سے صحیح اور مستند روایت ہے حضرات شیعہ کو سوائے
دو امرون کے تیسرا چارہ باقی نہین رہا یا کہ اصحاب کو بہتر جانین اور اون کی فضیلت
کے قایل ہون اور اون سے محبت رکھین تاکہ وہ مستحق ثواب کے ہون یا کہ اونکو برا جانین
اور اونسے دشمنی رکھین تاکہ مستوجب عذاب کے ہون لیکن حضرات شیعہ جب تک کہ اپنا
مذہب ترک نکرین گے اور سنیونکے شریک نہو جاوینگے تب تک وہ فضیلت صحابہ کے
قایل نہونگے کوئی شخص باوجود اقرار فضیلت صحابہ کے شیعہ رہ نہین سکتا تمام علماء شیعہ
عبد اللہ بن سبا کے وقت سے لیکر جناب قبلہ و کعبہ کے عصر تک اسی فکر مین مر گئے
کہ اصحاب کے معایب تلاش کرین اور اونکی برائیان ثابت کرین اور اونکے فضائل
سے انکار کرین اگر کسی کو انکار ہو تو وہ ذرا تکلیف گوارا کرے اور شیعونکی کتابونکو
اوٹھا کر دیکھے کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون کوئی صفحہ نہ ملیگا
جسمین اون پر سبّ نہو جناب مجتہد صاحب قبلہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین کہ اما
احادیث فضائل صحابہ از طرق امامیہ باوجود کثرت احادیث مختلفہ در امر جزئے

از جز نبات اصلیہ و فرعیہ اگر تمام کتب احادیث امامیہ ورقاً ورقاً ببینید و بہ تفحص بمطالعہ
در آرند مظنون آنست کہ زیادہ از سہ چہار حدیث کہ سر و پا درست نداشتہ باشد
دست بہم ندہد اما احادیث مثالب و معایب انہا پس بلا اغراق اینست کہ متجاوز
از ہزار حدیث باشد ای اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اور نیند سے چونکو اور حضرات
شیعہ کے حال کو دیکھو کہ خود ہی اپنے اماموں کی طرف سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر
صاحب کے اصحاب کا رتبہ سب سے بڑھکر ہے اور کسی نبی کے یار اونکے درجے کو
نہین پہنچتے اور جو اون سے محبت رکھے وہ ناجی اور جو دشمنی رکھے وہ ناری ہے
اور خود ہی یہ فرماوین کہ کوئی آیت کوئی حدیث کوئی روایت اونکی فضیلت
مین نہین ہے اور جو ہے وہ بے سر و پا ہے بلکہ ہزارہا احادیث اونکی برائیون مین ہین
اگر ہم ہزار برس غور کرین اور اس مشکل عقدہ کو حل کرنا چاہین مگر نہ ہماری
سمجھ اس مسئلہ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمسے کبھی یہ گرہ کھل سکتی ہے اگر حقیقت مین
ہمارے پیغمبر کے اصحاب ایسے افضل ہین کہ کسی پیغمبر کے اصحاب اونکے درجہ
تک نہین پہنچتے اور اونکی دشمنی باعث عذاب اور اونکی دوستی باعث ثواب
ہے تو چاہیے کہ قول سنیونکا درست ہوا اور ایسے بزرگونکی تعریف مین اگر ہزارون
احادیث اور لاکھون روایتین منقول ہون تو بھی تھوڑے ہین اور اگر قول
شیعونکا صحیح ہے تو چاہیے کہ ایسے شخصون کی دشمنی باعث نجات اور دوستی
موجب ہلاکت ہووے لیکن درحقیقت یہ قول مجتہد صاحب کا محض غلط
اور بالکل باطل ہے اسلئے کہ خود شیعونکی کتابون سے ہزارہا احادیث اور اقوال
فضائل مین صحابہ کے ہم نکال سکتے ہین چنانچہ اسی رسالے مین ہم اپنے اس قول
کو ثابت کرینگے اور صدہا روایتین فضیلت صحابہ کی کتب شیعہ سے نکال کر مجتہد صاحب
کے مقلدین کی خدمت مین پیش کر کے قبلہ و کعبہ کے قول کی تکذیب کرینگے اگر کوئی

شیعہ تعجب کرے کہ کیونکر ہمارے علما نے اصحاب کی فضیلت بیان کی ہے اور
کسطرح اونکی تعریف کی روایتون کی تصدیق کی ہے تو اس کے واسطے ہم ایک
قاعدہ مسلمہ مجتہد صاحب کو بیان کرتے ہین کہ وہ صوارم مین فرماتے ہین کہ اگرچہ
کسی اہل مذہب سے جو کہ کسی کے فضائل کا اعتقاد رکھے اوسکے معایب کے روایات کی توقع رکھنا
یا جس کسی کے وہ معایب کا معتقد ہو اوس کے فضائل کے اقرار کی امید رکھنا بیجا ہے
لیکن خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے واسطے سنیونکو مجبور کر دیا کہ اونہون نے اصحاب کی
برائیون کو خود ہی روایت کیا چنانچہ الفاظ اوس کے یہ ہین ہر چند از اہل مذہبیکہ
روایات مطاعن شخصے کند توقع روایت فضائل ان شخص داشتن بیجاست
وہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالے اتماما للحجۃ قلوب مخالفین جناب امیر المومنین
چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بنا بر پیش آمد و تقرب سلاطین بنی عدی و تیم
و بنی امیہ اخبار فضائل انہا را بسیار وضع نمودہ اند چون دروغگو را حافظ نمی باشد
ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز مثالب اصحاب ثلثہ
و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند و علما و محدثین ایشان چنین احادیث و
اخبار را در کتب و مصنفات خود مندرج فرمودہ اند ہم اسی قاعدہ کو تسلیم کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے لئے شیعونکو مجبور کر دیا کہ اونہون نے
اصحاب کی بزرگیان اور فضیلتین اپنی کتابونمین آئمہ کرام کی زبان سے روایت کین
ہر چند از اہل مذہبیکہ روایات مطاعن شخصے کند توقع روایات فضائل ان
شخص داشتن بیجاست و ہم چنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالی اتماما
للحجۃ قلوب مخالفین صحابہ کبار چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بہ ضرورت ترویج
عقائد عبد اللہ بن سبا و شیعیانش اخبار مثالب صحابہ را بسیار وضع نمودہ اند چون دروغگو
را حافظ نمی باشد ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز فضائل

اصحاب ثلثہ واتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند وعلماء محدثین ایشان چنین احادیث
واخبار را در کتب ومصنفات خود مندرج فرمودہ اند +

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اس حدیث مین بھی مثل حدیث سابق کے مراد مومنین صحابہ ہین کہ جنکو شیعہ ساری
دنیا سے افضل سمجھتے ہین اور سنی اونکو خرف اور شور پشت اور جاہل اور نافہم
اور بے ادب کہتے ہین اور حضرت عثمان اونکی پسلیان توڑتے ہین اور شہر بدر کرتے
ہین اور اس حدیث سے منافقین صحابہ مراد نہین ہین جنکو سنیون نے اپنا پیر بنایا ہے اور
شیعہ اونکو مصداق حدیث حوض اور آیۂ فی الدرک الاسفل من النار سمجھتے ہین قولہ مذہب
شیعونکا باطل ہوگیا **اقول** نہین صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین بلکہ ان دونون باتونکے
ثابت ہونے سے مذہب سنیون کا باطل ہوگیا لیکن امر اول پس اسوجہ سے کہ امثال
عمار اور ابوذر اور ابن مسعود بالاتفاق اصحاب اخیار سے تھے کہ صحاح ستہ مین جنکی احادیث
فضائل زبان نبوی سے موجود ہین اور حضرت عثمان اور اونکے اتباع نے اونسے دشمنی کی
اور مارا پیٹا اور اونکی پسلیان توڑین اور شہر بدر کیا وقد اثبتنا ذالک کلہ فیما سبق اور
جو شخص صحابۂ پیغمبر سے دشمنی کرے اگر اوسکا عذاب ساری دنیا کو ہلاک نکرے تو سنیونکو
تو بیشک ہلاک کریگا جو ایسے مرتدین کے مریدین سے ہین اور اگر فرمائے کہ حضرت عثمان
نے یہ سب باتین بمحبت کی تھین نہ بعداوت تو گستاخی معاف شیعونکا تبرا بھی بڑی
محبت اور دوستی کی راہ سے ہی حضور اوسکو دشمنی پر ناحق محمول فرماتے ہین لیکن امر
دوم پس اس عبارت سے جسطرح فضیلت اصحاب نکلتی ہے اوسیطرح فضیلت آل کل اصحاب پر
بھی نکلتی ہے وہو ظاہر لا سترہ فیہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث تمسک وحدیث
سفینہ وامثال ذلک کہ متفق علیہ ہین پس باطل ہوا مذہب سنیونکا کہ افضل البشر بعد
رسول اللہ ابوبکر ثم عمر کما فی عقائد النسفی وغیرہ فلو قال قائل علی ہذا اللہم ابابکر ثم عمر ثم عمر ثم عمر

فهل فی هذا من ضرر فان من غایة المحبة تکرر ما تکرر قوله مدار اونکے مذہب کا صحابہ کی
دشمنی اقول وہی جھوٹھے کے منہ مین گوہ مدار مذہب شیعہ صحابہ منافقین کی دشمنی
اور صحابہ مومنین کی دوستی اور مدار مذہب سنیہ برعکس اسکے ہے یعنی مومنین کی دشمنی
اور منافقین کی دوستی پر ہے اور خود مخاطب اقرار کر چکا ہے کہ مابہ النزاع درمیان
شیعہ و سنی صحابہ ثلثہ ہین کہ شیعہ اونکو منافق اور سنی اونکو مومن کہتے ہین پھر یہان
جو فرماتے ہین کہ شیعہ و سنی کل صحابہ مین مختلف ہین کہ شیعہ سب کو برا اور سنی سبکو
اچھا جانتے ہین یہ کس راہ سے ہے جز اینکہ دروغگو را حافظہ نباشد قوله جو شیعونکے اقرار سے
صحیح اور مستند روایت ہے اقول کسی ایک شیعہ کا بھی اقرار صحت اس روایت پر
کسی چھوٹی ہی کتاب سے مثل محجاج السالکین شاہ عبد العزیز دہلوی کے ثابت کر دیا ہوتا
تب بھی کسیقدر ہم آپ کو سچا کہتے اب حضور کا لقب مبارک جز اکذب البریة اور کیا
ہو سکتا ہے اصل یہ ہے کہ جو روایات تفسیری کہ امام حسن عسکریؑ سے راویون نے
روایت کی ہے اوسکو جمع کر کے منسوب بامام حسن عسکریؑ کر دیا ہے اعم اس سے کہ صحاح
ہون کہ ضعاف ہون احاد ہون کہ متواتر پس یہ دونون حدیثین بھی مثل دیگر
احادیث کے قسم احاد سے ہین کہ اصول عقاید مین بکار آمد نہین کما مر مرارًا علاوہ برین ایمان
ثلثہ کا اس سے ثبوت نہین اگر کل صحابہ مومنین اچھے ہوے تو کل صحابہ منافقین کو کیا ملا
اور بالخصوص آپکے ثلثہ کو کیا ملا جنکا نفاق ہمنے آپ ہی کی کتابون سے ثابت کر دیا قوله
کہ اصحاب کو بہتر جانین اقول سوائے ثلثہ و اتباعہم و اذنابہم کے کہ منافقین سے
تھے کل اصحاب کو اچھا اور بہتر از بہتر جانتے ہین اور یقینًا مستحق ثواب ہین جسطرح کہ بیشک
و شبہ اہل سنت منافقین کی دوستی سے مستحق درک الاسفل من النار ہین قوله عبد اللہ
ابن سبا اقول سابق مین گزرا کہ بقول آپکے یہ ملعون آپکا پردادا ہے اور شیعہ اوسکو مثل
آپکے ثلثہ کے بیدین سمجھتے ہین قوله کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون

اقول جھوٹے پر خدا کی لعنت ابھی تم خود دو حدیثین اصحاب کی تعریف مین ہماری
ہی کتاب سے نقل کر چکے ہان اگر اصحاب ثلثہ کی برائیان فرمائے تو کسیقدر ہم
آپکو سچا کہین کہ ہمارے علماء چند اوراق مین سینیوں کتابون سے برائیان اصحاب ثلثہ
کے لکھے ہین اسکو یہ بات لازم نہین ہے کہ کل اصحاب کی برائیان لکھ گئین ہون اگر آپ
جھوٹھونکے جھوٹھے نہین ہین تو ایک سطر بھی کل اصحاب کی برائیون مین دکھا دیجئے
قولہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین اقول اگر آپ کچھ سمجھتے ہین تو حمقا کو قریب دیوانے
ہین اور اگر نہین سمجھتے تو خود نافہم ہین حضرت سلامت صوارم مین جہان بحث
فضائل اور مثالب اصحاب ثلثہ سے ہے وہان فرماتے ہین اما احادیث فضائل
صحابہ از طریق امامیہ الخ پس مراد صحابہ سے یہان اصحاب ثلثہ ہین کہ اقل مصداق جمع ہین
ہماری تقریر سے بحث و سیاق و سباق اور خود ہی مخاطب نافہم بعد چند سطرون کے
ناقل ہے کہ فرماتے ہین کہ از علماء سنی باعجاز جناب امیر المومنین باز مثالب
اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند انتہی اس عبارت سے صاف
صاف ظاہر ہے کہ جسطرح ذکر مثالب اصحاب ثلثہ ہے اوسیطرح بیشتر بھی ذکر فضائل
صحابہ ثلثہ ہے نہ کل اصحاب کا بعض اونکے موجود اور لوجہ منافی مصداق منکم من یرید
الدنیا ومنکم من یرید الآخرۃ کے ہین پس غرض یہ ہے کہ فضائل اصحاب ثلثہ
ہماری کتابون مین نہین ہین اور مثالب اونکے کہ اونہین کی کتابون سے ہین منجملہ
الزام ہین قولہ اے اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اقول اے اہل انصاف
اے ان خواجہ بخت سے کہو کہ ذرا آنکھ تو کھولو نہ سر سے کھیلو نہ منہ سے بولو نہ بغیر سے
چونکو اور ہوش مین آؤ اور اپنے حال بد مآل پر نظر کرو کہ اصحاب ثلثہ کے تمنی و فضائل
جھوٹے بنا رہے ہو کہ معوی صاحب سے بھی انکا درجہ بڑھا دیا یہان تک کہ روز قیامت سارا
بدر اگر عذاب نہ نازل ہوتا تو جز عمر نہ کوئی پیر بچتا نہ کوئی پیغمبر پھر خود ہی اونکے

معائب مین اپنے صحاح مین نقل کرتے ہو بقول حضرت عمر کہ جناب امیر و عباس اونکو بلکہ
اونکے مقدم بلکہ اونکے موخر کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور یلدو والحق
مع علی حیث دار بھی صحاح مین ہی اگر کوئی سنی ہزار برس سوچے اور اس مشکل
عقدہ کو حل کرنا چاہیے تو ہرگز حل نہوگا اور یہ گرہ ریشمی کسیطرح کھل نہین سکتی کہ
اصحاب ثلثہ مجمع فضائل و رذائل معا کیونکر تھی اور حضرت عمر کا صدق مستلزم اونکے
کذب کا ہی اور کذب اونکا مستلزم صدق جناب امیر اور صدق اونحضرت کا مستلزم
کذب عمر اس سے بڑھکر گیا گرہ ہوگی کہ ہزار کھولوگے مگر گویا سنکی گرہ مین پانی پڑا ہی وہ کب
کھل سکتی ہی قولہ اس عقدہ مشکل کا حل کرنا اقول حضور والا کو ایسے بلیدون کو دونون کے
نزدیک تو ذرے سے ذرے سی بات نہایت مشکل اور عقدہ لاینحل ہی اسی سے شیعہ
سے اشعری اور اشعریسے نیچری بنے اب دیکھین ہمارا گرگٹ کون رنگ بدلتا ہی لیکن
پیروان حضرت مشکلکشا جنکے حق مین آپکو علا لولا علی لهلك عمر فرماتے ہین اور قضیة
ولا ابا حسن لها مثل بتاتے ہین اور کان عمر یتعوذ من معضلة لیس فیها ابو الحسن علی
کمانی تاریخ الخلفا وغیرہ ایسے عقدون کو عقدہ نہین سمجھتے اور جھوٹھ گرہین جانتے ہین
کہ فریب عوام کے لئے تم سے جہلا بتاتے ہین اور اپنی کج فہمی بلکہ نافہمی کا نمونہ دکھاتے ہین
دیکھو کیسی سہولت سے ہمنے تمہارا عقدہ کھولدیا کہ اقرار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ مومنین ہین اور
انکار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ منافقین ہین بلکہ بالخصوص اصحاب ثلثہ مراد ہین
کیون حضرت یہ گرہ تو آپکی بکر فکر کی کھل گئی اب جملہ خاطر نشین سے کوئی دوسری پیش کیجئے
ہرچند آپکو کسیقدر بیچینی ہوگی اس لیے کہ آپکی تربیت خانہ مین مثل ام کلثوم دختر
ابی بکر مخطوبہ عمر کی بناز و نعم پلی ہوگی کمانی تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری قولہم اسی
قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین الی قولہ باز فضائل اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور
ساختہ اند اقول تسلیم قاعدہ اور تقلیب تقریر جب صحیح ہوتی کہ کوئی چھوٹی سی بھی

Presented by Ziaraat.Com

حدیث کتب علما و محدثین شیعہ سے فضائل اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع مین نقل کی ہوتی
اسلیے کہ جناب مجتہد اعلی اللہ مدارجہ تو فرماتے ہین کہ صاحبان صحاح اہل سنت نے باعجاز
جناب امیر مناقب اور معائب اصحاب ثلثہ کو اپنی صحاح مین نقل کیے پس تقلیب
اسکی یہ تھی کہ آپ فرماتے کہ صاحبان صحاح شیعہ نے باعجاز اصحاب ثلثہ فضائل اصحاب ثلثہ
اپنی صحاح مین نقل کیے حالانکہ ایک حدیث کا بھی فضائل اصحاب ثلثہ سے آپنے پتا
نشان شیعہ کی کسی غیر صحیح کتاب سے بھی نہ دیا ابتداے کتاب سے اس مقام تک اگر آپ
بنام نامی اصحاب ثلثہ کوئی حدیث لکھی ہو تو کہدیجیے اور ہم سے پوچھیے تو حدیث قرطاس
حدیث فدک حدیث حبشی آسامہ حدیث حوض حدیث کاذب و غادر و خائن اور
امثال انکے سب آپ ہی کی کتابونسے نقل کرتے ہین کہ جنکا مصداق سوائے اصحاب
ثلثہ اور اونکے اتباع کی کوئی نہین ہوسکتا ہے باقی یہ دو حدیثین جو فضائل مطلق صحابہ کی
آپنے نقل کین تو کب ہم مطلق صحابہ کو برا جانتے ہین بلکہ ہم فقط اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع
کو بسبب اصحاب نفاق ہونیکے برا جانتے ہین اب آپکو لازم ہے کہ ثابت کیجیے کہ صحابہ سے مراد یہان
اصحاب ثلثہ ہین یا یہ ثابت کیجیے کہ صحابہ سے مراد صحابہ مومنین و منافقین سب ہین تاکہ آپکے ثلثہ بھی
اسمین داخل ہو جائین اور جب یہ آپنے ثابت نکیا تو ہم کہتے ہین کہ لا نسلم کہ مراد آپکے ثلثہ ہین
یا کل مومنین و منافقین مراد ہین کیون نہین جائز ہے کہ مومنین صحابہ مراد ہون آپ خود
صفحہ ۷۴ مین اسی کتاب کے فرما چکے کہ امامیہ کے نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی
اصحاب ہین جنکو علماے شیعہ نے قبول کیا ہے انتہی اور ظاہر ہے کہ علماے شیعہ نے منافقین
سے کسیکو قبول نہین کیا اور آپ نے ثلثہ کو بھی اونہین سے سمجھا پھر آپکا یہ دعوی کہ باز فضائل
اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند یا اسکا ثبوت دیجیے یا جو کاذبین کو
خدا نے کہا ہے وہ فرمائے اور آپ اپنے منہ سے ثلثہ کو ہر جگہ اصحاب کبار کہتے ہین کہا کیجیے آپ کا
خصم بھی اونکو کبار کہتا ہے مگر اصحاب النار کا اور اونکے اتباع کو اونکا صغار جانتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہ اوسی سے حضور والا بھی ہین خفا نہو جیسگا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

پانچوین شہادت شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معانی الاخبار مین امام موسی رضا سے روایت کی ہے عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابا بکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام حسن علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بمنزلہ میرے سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے اور جب کہ حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا امام حسن کی قول سے بمنزلہ پیغمبر خدا کی سمع و بصر اور دل کے ہونا ثابت ہوا تو پھر اون سے محبت نہ رکھنا درحقیقت پیغمبر خدا سے محبت نہ رکھنا ہے اور اونسے عداوت رکھنا دراصل پیغمبر خدا سے دشمنی رکھنا ہے سنی والونکو تعجب ہوگا کہ امام حسن کی روایت سے علماء شیعہ نے کیونکر ایسی حدیث کو اپنی کتابون مین ذکر کیا اور انتظار ہوگا کہ اگر اوس کو نقل کیا ہے اور اوس کی صحت کو تسلیم کیا ہے تو اوسکا کیا جواب دیا ہے اسلئے ہم اوس جواب کو بیان کرتے ہین وہ جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے اون الفاظ کے بعد جنکو اوپر ہم نے نقل کیا یہ بھی الفاظ اور بڑہائے ہین اور اونہین کو جواب اس حدیث کا تصور کیا ہے فلما کان من غد الخ ترجمہ امام حسن فرماتے ہین کہ جب دوسرا دن ہوا تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اوس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام اور ابوبکر اور عمر اور عثمان موجود تھے مین نے حضرت سے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار مینے کل آپکی زبان سے سنا جو کچھ آپ نے ان اصحاب کی نسبت فرمایا وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا ہے بعد اس کے حضرت نے اونکی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سمع اور بصر اور دل ہین اور اس وصی یعنے علی کی محبت سے سوال کیجائیگی اور یہ کہکر یہ آیت پڑھی کہ خدا سے عزوجل

فرماتا ہے کہ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا پھر فرمایا
کہ قسم ہے مجھ کو اپنے پروردگار کی عزت کی کہ تم سے میری قیامت کے دن
کفر کی کیا جزا ہے اور اون سے سوال عمل کی کیفیت سے ہوگا اور یہی مطلب ہے
خدا کا اس قول کا کہ وقفوھم انھم مسئولون کہ ٹھہراؤ انکو انہیں سے پوچھنا ہے اس
حدیث کو ان الفاظ کو ہم چھوڑ دیتے ہیں کہ تم سے پوچھیں گے اور اوسکو دوسرے دن کا جمایا
ہوا فقرہ سمجھتے ہیں پہلی دلیل اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اول روز جب امام حسن
حضرت سے سنا کہ ابوبکر بمنزلہ سمع کے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے ہیں
تو اوس روز کچھ استفسار نکیا دوسرے دن پوچھنے کا کیا سبب ہے اگر امام حسن کو پوچھنا
ہوتا تو اوسی وقت پوچھتے اگر یہ خیال کیا جائے کہ پہلے دن بسبب موجود ہونے خلفاء
موصوفین کے انکی خوف سے نہ پوچھا تو دوسرے دن بھی اسی حدیث سے انکا موجود ہونا
ثابت ہوتا ہے اگر اونکا خوف تھا تو دوسرے دن پوچھنے کا کیا حضرت آج آپنے اونکے سامنے ایسا
ایسا فرمایا اس کی حقیقت کیا ہے کہ پھر مجلس میں انہیں کے سامنے استفسار کرتے
اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقرہ دوسرے دن کا جمایا ہوا ہے دوسری دلیل اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ اول روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تشبیہ اور تمثیل پر
قناعت فرمائی اور حضرات خلفاء ثلاثہ کو بمنزلہ سمع اور بصر اور فواد کے کہکر سکوت کیا
تو یہ فرمانا یا دل سے تھا یا براہ تقیہ یا بطور استہزاء اگر دل سے تھا جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں فنعم
الوفاق جھگڑا طے ہوا اگر براہ تقیہ تھا تو اول پیغمبر خدا کی نسبت تقیہ کرنا ثابت ہوا
حالانکہ خود حضرات شیعہ اسکے قائل نہیں دوسرے اگر پہلے دن حضرت نے براہ تقیہ
فرمایا تھا تو دوسرے دن بھی [illegible] خلفاء کی
خوف سے یا انکو خوش کرنے کو [illegible] تھا اگر بطور استہزاء تھا
تو پیغمبر صاحب کی نسبت سخرگی اور مسخرہ پن کا اطلاق کرنا ہے اور یہ سوائے شیعوں کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۶ سطر ۱۰ لفظ نہ ہوتے

دوسرے سے نہین ہوسکتا وہ جو چاہین پیغمبر صاحب پر تہمت کرین تیسری دلیل
پیغمبر خدا علیہ الصلواۃ والسلام جو کچھ فرماتے تھے اور جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
کچھ لگی لپٹی نہ رکھتے تھے اور کسی کو دھوکھا نہ دیتے تھے اور کسیکو شبہہ مین نہ ڈالتے تھے
پس اگر دوسرے دن کے جمائے ہوئے فقرے کو ہم صحیح مانین تو گویا پیغمبر صاحب پر
تہمت کرین اسلئے کہ اگر دوسرے دن امام حسن استفسار نکرتے اور پیغمبر صاحب
اصل مطلب نہ بتاتے تو لوگ شبہہ مین رہتے اور حضرت کے کلام کو صدق اور صفائی پر
قیاس کرکے حضرات ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین رضی اللہ
تعالی عنہم کو بمنزلہ سمع اور بصر اور دل کے سمجھتے جیسا کہ اون لفظون سے جو حضرت نے
فرمائی معلوم ہوتا ہے پس کیا کوئی ایمان رکھنیوالا پیغمبر صاحب پر ایسی تہمت کرسکتا ہے
اور جسکا کام صاف بیان کردینے اور لگی لپٹی نہ رکھنے کا ہو اوسکی باتون کی ایسی تاویل
کرسکتا ہے نعوذ باللہ من ذلک حقیقت یہ ہے کہ حضرات شیعہ نے دین کو سخریہ اور ٹھٹھہ مین
ڈالدیا ہے اور پیغمبر خدا کے احادیث اور کلام اللہ کے آیات کو تحریف اور تغیر
کرکے بدل دیا ہے نہ خدا کے کلام کو کلام مبین جانتے ہین نہ پیغمبر صاحب کی حدیث کو
صاف سمجھتے ہین سب مین شک اور شبہہ کرتے ہین اور سب کو ذو وجہین اور ذو معنین
جانتے ہین چونکہ بنائے مذہب تشیع نفاق اور جھوٹھ پر ہے اسلئے سب کو اپنا ہی سا
جانکر ایسے تاویلات کرتے ہین ورنہ کون شخص ہے کہ پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہیگا
کہ وہ ایک روز کچھ کہتے تھے دوسرے دن اوسکی کچھ تاویل کرتے تھے فرض کرو کہ اگر کسی
شخص نے پہلے ہی دن کی باتین سنی ہون اور اوسنے پیغمبر صاحب کو ہادی اور
نبی سمجھکر اونکے کلام کو حق جانا ہو حالانکہ بقول شیعون کے وہ حق نتھا اور اوسکا
مطلب دوسرا ہی تھا جس کو دوسرے دن حضرت نے امام حسن کے پوچھنے پر
بتلایا اور وہ شخص دوسرے دن حضور مین حضرت کے حاضر نہ ہوا ہو اور اوسنے

پیغمبر خدا کے زبان سے اوس مجمل فقرے کی شرح نہ سنی ہو تو اوسکے دل مین جو یقین
اوس کلام کی صحت پر ہو گیا ہو اور جس کے سبب سے وہ گمراہ ہوا ہو اس کا الزام
کسپر ہوگا اوسے سننے والے بیچارے پر یا معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت پر

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ شہادت حضور کی شہادت زور بتنی اوپر چند قصور کی ہے اول آپکو ضرور تھا
کہ تواتر اس حدیث کا اقرار شیعہ سے ثابت کرتے تب اس سے استدلال فرماتے
کیونکہ مدار اعتقاد شیعہ اوپر متواترات کے ہے نہ اوپر اخبار احاد کے ہے پس اگر
کوئی حدیث خلاف احادیث متواترہ ہو تو شیعہ اوسکو قابل الطرح یا قابل
التاویل مثل آیات تشبیہ و تجسیم جانینگے پھر آپکا استدلال شیخ چلپی کا خیال ٹھہر جائیگا
دوم یہ کہ جب مطابق زعم باطل آپکے یہ حدیث مدح ثلثہ پر دلالت کرتی ہے
تو مطابق مخالفین اور مخالف ہمارے مذہب کے ہوئے اور ہمکو ہمارے
امامون نے فرمایا ہے کہ جب دو حدیثین ہمسے تمہارے پاس آوین کہ ایک
اوسمین سے موافق عامہ اور دوسرے مخالف عامہ ہو فخذ ما خالفہم
فان الرشد فی خلافہم پس ہمکو ضرور ہے کہ اس کے خلاف پر عمل کرین
اور احادیث دالہ بر مذمت ثلثہ کو معمول بہ اپنا کرین پھر اس استدلال و قیل
و قال لاطائل سے کیا حاصل سوم یہ کہ آپکو منظور نظر دقت اثر شیعون کا الزام
دینا ہے اور ظاہر ہے کہ بنائے الزام مسلمات خصم پر ہوتی ہے اور آپ کے
خصم نے کل حدیث کو من حیث ہو کل تسلیم کیا ہے نہ بعض کو من حیث
ہو کل پھر اوس بعض سے آپ استدلال کیونکر کر سکتے ہین اور اپنی تسلیم اور
عدم تسلیم سے دوسرون پر الزام کیونکر دے سکتے ہین غیرون کے مسلمات
مین آپکو زبردستی دخل دینا مصداق اس مثل کا ہے کہ خواہی نخواہی

دو کلمہ از ماد بحر دس اسم لفظ آپ خود فرماتے ہیں کہ شیعوں نے انہیں الفاظ
آخر حدیث کو جواب اس حدیث کا تصور کیا ہے یعنے یہ الفاظ آخر حدیث
اگر تسلیم کئے جائیں تو جواب ہو جائیگا اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ شیعوں
نے تسلیم کیا تو اونکے نزدیک جواب ہو گیا اور مخاطب نے چونکہ تسلیم نہیں
کیا تو اونکے نزدیک جواب نہیں ہوا بہت اچھا آپ اسکو تسلیم نہ فرمائے فقط
اول فقرہ کو تسلیم کرکے مناظرہ کی تقریر کیجئے اور شیعہ اول سے آخر تک
حدیث کو تسلیم کرکے اونکو برا کہتے ہیں یہ اچھا اپنی سمجھ ہے کہ شیعوں پر کوئی
صورت الزام کی نہ نکلی اور اگر فرمائے کہ تمہیں تسلیم بعض فقرات حدیث سے
ہمارا الزام تام ہو گیا تو ہم کہتے ہیں کہ مثل آپکے ہر ملحد بے دین کو اسکا ہے کہ قرآن
حکم نماز پڑھنے کا لا تقربوا الصلوٰۃ سے جو صریح موجود ہے تم مسلمانوں
کا فقرہ ہم مسلم نہیں کرتے کہ مسلمانوں کا ہمارا ہو ظاہر ہے کہ آپ
یہ سب سوا فضلات ہمارے حضرت مخاطب سے اس لئے کہ وہ باطل
جواب مناظرہ ہے اور دلیل الزامی بھی نہیں بیان کر سکتے ہیں تاکہ
اب ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ اول حدیث کو دو حصے ہیں کہ مثل تلخ کو مستحق
پکڑا ہے اور سکو تو کسی طرح بچ جائیگا کہ شیعوں کے حق میں حلق نفیس اور فقرہ آخر جو ہے
کہ جسکے سبب سے ہمارے حق میں اور سرور کے آپ جا سے بگڑ جائے ہو تو اسکو
اور تنگی ہو کر نہ چھوڑا اونکو دے کر تمہیں تعلیم اور چور تلخ ہیں کہ شیعہ نکو تنگ کرنے
جتنا آخر کو دیتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ قدرت خدا اور تائید اکبر
والشاء ہم اسی فقرہ مسلمہ سے آپکی قطع نظر کرکے آخر حدیث کو کہ دو فقرہ
تلخ ثابت کر دیں تو سارا سرور آپکا مبدل غم اور چور بچانا آپکا مبدل
ماتم ہو جائیگا شادمان ہو دل ناشاد تجھ غم ہو دو سرے گھر عید کے گھر میں ماتم ہو

اب ذرا کان لگا کر متوجہ ہو کر آپ اور آپکے اتباع منین اور ہم قبل از مقصود ایک
مقدمہ عرض کرتے ہین کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ اپنا متحد ہونا ساتھ جناب امیر
کے بعبارات مختلفہ بیان فرمایا علی منی وانا من علی کما فی صحیح البخاری وغیرہ من
الصحاح وانا وعلی من نور واحد یا علی حربک حربی وسلمک سلمی وعلی
مثل راسی من بدنی اور فردوس دیلمی مین ہے بمنزلۃ روحی من جسدی اور
جمع الجوامع الکبیر مین ہے کہ عمر عاص نے او نحضرت سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک دنیا
مین کون احب ہے فرمایا کہ عائشہ اور بعد اوسکے حفصہ میری محبوبہ ہین یعنے ان
دونون سے حظ زندگانی اور لذت نفسانی ہے سائل نے کہا کہ مین مردون
سے پوچھتا ہون فرمایا کہ انہین دونون کے باپ یعنی تا دم زندگانی یہ
لوگ بخشش برداری وخدمتگذاری مصروف راحت رسانی ہین پھر سائل
نے عرض کی کہ پھر علی کہان ہین فالتفت الی اصحابہ فقال ان ھذا یسالنی
عن نفسی یعنے او نحضرت نے متوجہ باصحاب ہو کر فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے میری نفس کو
پوچھتا ہے یعنے علی بجائے نفس نفیس اور ذات شریف میری کے ہین وہ غیر
نہین ہین جو دوست من حیث الدنیا ہون یا من حیث الاخرۃ ہون بالجملہ
احادیث طرفین بحد استفاضہ وتواتر پہنچے ہین کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ اون
حضرت کو بمنزلہ نفس اپنے کے فرمایا ہے اور مجمع علیہ کل مفسرین شیعہ وسنی ہے
کہ او نحضرت نے روز مباہلہ ابنائنا مین حسنین کو اور نسائنا مین جناب سیدہ کو
اور انفسنا مین جناب امیر علیہ السلام کو لیکر واسطے مباہلہ کے نکلے تھے اور صواعق محرقہ
مین ابن حجر الہیتمی سنگدل نے کہا ہے ان علیا احتج یوم الشوری علی اھلھا
فقال انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ منی ومن جملہ
نفسہ وابناءہ وابنائہ ونساءہ نساءہ غیری قالوا اللھم لا یعنے حجت پکڑی

جناب امیر نے روز شوریٰ اصحاب شوریٰ پر پس فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا
ہون اے صحابہ کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ مجھ سے قرابت مین قریب تر
رسولخدا سے ہو اور کوئی ایسا ہے کہ او نحضرت نے اوسکو اپنا نفس گردانا ہو اور
اوسکے بیٹون کو اپنا بیٹا اور نسا کو اپنی نسا قرار دیا ہو بجز میرے پس کہا صحابہ
نے اللھم لا یعنے خداوندا ہم مین سے سوائے علی کے کوئی ایسا نہین ہے
پس جناب امیر کے نفس پیغمبر ہونے کا ثبوت اجماعا ثابت ہوا اور بات ابھی تک زبان زد
خاص و عام ہے کسی شاعر نے آنحضرت مائلہ صدیقہ کے حال مین کہا ہے
ع لڑین وہ جا کے بانفس پیمبر علی کا نفس تھا نفس پیمبر ✦ بعد تمہید
اس مقدمہ کے اب خدمت مخاطب مین عرض ہے کہ جناب امیر علیہ السلام
نفس پیغمبر ہین بموجب آیت اور بحسب سنی روایت کے اور بنا بر اس روایت
کے ابوبکر و عمر و عثمان اور انکے آل اور انکے اور کان مین جو اعضا اور جوارح انسان ہین
اور بہت ظاہر ہے کہ نفس کو خدا نے کل جوارح اور اعضا کا دنیا مین امیر
اور سردار اور حاکم کیا ہے جیسا کہ امام رازی بھی تفسیر آیہ ان السمع والبصر
والفواد مین فرماتے ہین لان ھذہ الحواس آلات النفس والنفس
کالامیر لھا یعنے سمع و بصر و فواد آلات نفس ہین اور نفس انکا امیر ہے
انتہی آپ اس سے نتیجہ نکلا کہ جناب امیر کو پیغمبر خدا نے اپنا نفس بنایا تو وہ حاکم
اور امیر ہوئے اور حضرات ثلثہ مثل اعضائے ثلثہ محکوم اور مامور اونکے ہوئے
لیکن یہ اعضائے ظاہری و ظاہر مین تا حیات جناب رسول خدا تو تابع اور محکوم
اور مامور رہے - اور بعد وفات او نحضرت کے جس طرح سے کل اعضائے انسانی
اوسکے نفس کے مخالف ہو جاتے ہین جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ شھد علیھم سمعھم
وابصارھم وجلودھم سے ظاہر ہے اوسیطرح حضرات ثلثہ نے بھی نفس رسولخدا

Presented by Ziaraat.Com

کی متابعت سے سرکشی اور سرتابی کی اور مخالفت اونکی خود حاکم اور امیر
بن بیٹھے اور نفس پیغمبر کو محکوم اور مامور اپنا کیا بلکہ بعد جناب رسول خدا
کے یہ مجازی سمع و بصر و فواد بھی اور اندھے اور بہرے ہو گئے اور مصداق
قلوب لا یفقهون بها و اعین لا یبصرون بها و آذان لا یسمعون بها
کے ہوئے اب آپ خود ہی براہ انصاف فرمائیے کہ جو کوئی نص اور
امارت نفس رسول کا منکر ہو جائے اوسکے کفر و نفاق میں کیا شک ہے اور
بموجب فرمان سلاطین زمانہ بھی ایسے لوگ جو کسی ریاست اور دولت
اور حکومت میں خلل انداز ہوں اونکی سزا سوائے صلب و قطع و خلع
کے کیا ہے بکشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی ✦ و عہد میمنت عہد
حضرت محمدی علیہ و علی آبائہ السلام میں انشاء اللہ یہ سب ہونا ہے الکلب
یحل طعمہ و رائحتہ و لو کرہ المشرکون کیوں مولوی محمد یعلی خانصاحب
اپنے تحفہ اثنا عشریہ اور ثمرۃ الغراب فی مزہ حنظل دکھلایا یا نہیں گو زبان سے
نہ کہیں گے مگر آپ کا دل ہی جانیگا اور مکذب آپکی زبان کا ہوگا قولہ
فی الحدیث یعنے علی کی محبت سے سوال کئے جائینگے **اقول** ترجمہ لفظ ولایت
کا جو حدیث میں ہے محبت کرنا مطابق مذاق اہل سنت نہایت درست ہے
مادہ ولی کے معنی دوستی سے ایسی دوستی ہے کہ جہاں جہاں کوئی لفظ مشتق
اس سے ہے وہاں سوائے معنی یاری و دوستی کے سنیوں کے ذہن میں
دوسرے معنی نہیں سما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں بھی یہی معنی
ہیں یعنے جسکا میں یار و دوست ہوں علی اوسکا یار و دوست ہے کل مسلمان علی کو
پیغمبر کے دوست کا دشمن جانتے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم سب غلط سمجھے ہو جسکا
میں دوست ہوں علی بھی اوسکا دوست ہے سبحان اللہ کیا خوب معنی ہیں

اور حدیث ھو ولی کل مومن و مومنۃ بعدی کما فی صحیح الترمذی مین بھی یہی
معنے ہین کہ علی دوست کل مومن و مومنہ کے ہین لیکن بعد میرے اور میرے
سامنے تو اونکے سچے دشمن ہین اور اسی طرح حدیث الولایۃ اذا انتہت الیک
جو پیشتر گذرے اوسمین بھی یہی معنے ہین کہ حق وہ دوستی ہے جو تجھ تک
پہنچے اور باقی کل دوستی دنیا مین باطل ہے اور آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ
مین بھی ولی کے یہی معنے ہین کہ یار و دوست تمہارے خدا اور رسول ہین دیکھو
سنیو کبھی معنے ولایت کے والی ہونے کے اور تولیت اور حکومت اور امارت کی
زبان پر نہ آنے پائین ورنہ حضرات ثلثہ کے گلے مین رسی محکومیت کی
پڑجائیگی اور ناموریت اونکی اظہر من الشمس ہوجاوے گی صد رحمت
حضرات سنیہ کو جنکو خدا و رسول اور امام کی حکومت اور امارت اور
سرداری سے انکار ہے اور انکو اپنا یار و دوست بناتے ہین معلوم نہین
کہ دعوائے مساوات اور برابری کا رکھتے ہین یا معاذ اللہ اونکو اپنی محبوبہ
اور معشوقہ سمجھکر اظہار اپنے یار و دوست ہونیکا کرتے ہین چنانچہ اونکے مولانائے
روم فرماتے ہین ؎ اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ٭ معشوقہ ہمین جاست
بآئید بآئید ٭ آنانکہ طلبگار خدائید خدائید ٭ حاجت بطلب نیست شمائید
شمائید ٭ بعض ظرفائے مومنین ناقل ہوئے کہ بعض افغانان بریلی سے
کہ ہر دم دم چار یار کا دم بھرتے ہین بعض شیعی ظریف سے مطارحہ ہوا شیعی
نے کہا ہم تو دم پنجتن کہتے ہین سنی نے کہا کہ نہین کہو دم چار یار
شیعی بولا خان صاحب ہم کہتے ہین ہمارے پنجتن ہماری مان کے
پنجتن ہماری جورو کے پنجتن آپ بھی فرمائے ہمارے چار یار ہماری
مان کے چار یار ہماری بہن کے چار یار ہماری جورو کے چار یار خانصاحب

بہت شرمائے اور جز خاموشی کچھ جواب نہ دے سکے قولہ پہلی دلیل اس
حدیث سے ثابت ہوتا ہے اقول واہ واہ سبحان اللہ کسقدر مستحکم دلیل ہے کہ
حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے سے ثابت ہوگیا کہ یہ حدیث جھوٹھی
ہے کیون حضرت دوسرے دن پوچھنے اور جھوٹھی ہونے مین کون سی ملازمت ہے
جو بات ایکدن نہ پوچھی جائے بسبب اسکے کہ اوس دن اوسکا موقع نہو تو وہ ضرور
جھوٹھ ہے اس پر کیا دلیل ہے کاش اس دعوی لغو پر کوئی جھوٹھی دلیل بھی
قائم کرتا حضرت مخاطب کی لغویت کی کوئی انتہا نہین ہے انکے زعم باطل مین یہ ہے
کہ حضرت امام حسن بھی مثل انکے ثلثہ کے جاہل تھے حالانکہ شرح حدیث کخ کخ مین جو کتاب
الجہاد صحیح بخاری مین ہے ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین کہ حضرت امام حسن حالت
رضاعت مین مطالعہ لوح محفوظ کرتے تھے پس امام حسن علیہ السلام نے غرض اپنے
جد امجد کی سمجھی کہ میرے پوچھنے کے ذریعے سے وہ حضرت اتمام حجت ثلثہ پر فرمائین اور یہ
موقوف تھا حضوری ثلثہ اور موجودگی جناب امیر پر اور روز اول نہ حضوری ثلثہ
حدیث سے ثابت ہے نہ موجود ہونا جناب امیر کا جب روز ثانی ثلثہ اور جناب امیر سب یکجا ہوئے تو
حضرت امام حسن نے پوچھا تب جناب رسولخدا نے اشارہ کرکے طرف ثلثہ کے فرمایا کہ یہ تینون جو بمنزلہ
اعضائے ثلثہ ظاہری میرے کے نظر ظاہر بینون مین ہین تولیت اور امارت اور حکومت
اس شخص سے جو بجائے نفس میرے کے ہے سوال کئے جائینگے کہ آیا ان ثلثہ نے میرے نفس کی امارت اور
حکومت کو مانا یا بغصب حقوق اونکے خود امیر اور حاکم بنے اور میرے نفس کو مامور اور محکوم اپنا بظلم
وستم کردیا یہ ہے توجیہ اس حدیث شریف کی ہمارے حضرت مخاطب سراپا خرافت معلوم
نہین کہ کس کس وادی ضلالت وغوایت مین حیران اور سرگردان ہوتے ہین اور فرماتے ہین
کہ اگر تقیہ نہ پوچھا تو دوسرے روز کیون پوچھا کیون حضرت روز اول ثلثہ کی موجودیت
آپنے کہان سے ثابت کی جو احتمال تقیہ کا نکالا پھر فرماتے ہین کہ تنہائی مین گھر مین

کیون نہ پوچھ لیا اگر تمہارے مین پوچھتے تو صبح حجت خدا الی ثلاثہ پر کیونکر تمام ہوتے
قولہ دوسری دلیل اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اقول اس دلیل مین مخاطب
ذلیل و رذیل نے بحجت ثلثہ حدیث کو احتمالات ثلثہ مین منحصر کیا کہ یا دل سے یا تقیہ
سے یا استہزاء و سخریہ سے تھا لیکن کوئی دلیل حصر عقلاً و نقلاً قایم نکی کہ جس سے ثابت ہوتا
کہ جو تھا احتمال یہان محال ہے بہت اچھا تین ہی آپکو مرغوب ہین تو تین ہی کو
ہم بھی پیش کرتے ہین لیکن پہلا احتمال کہ دل سے ہو ہم اوسکو اختیار کرتے ہین
کہان دل سے تھا لیکن نہ بحجت بلکہ از راہ اتمام حجت اگر یون نفرماتے تو کلمہ اور راوی کے
اتباع پر اتمام حجت خدا کی جو بیان کیونکر ہوتا پھر آپکا فرمانا لعلم الوفاق محض
غایۃ الحصر شیعون سے امید اسکی رکھنا کہ اہل نفاق سے اتفاق کرینگے نہایت تحکیک مارنا
ہے لیکن دوسرا احتمال یعنی تقیہ کا پس ہر چند فی الجملہ تقیہ آنحضرت کا استناد
فی الفاد سے اور حدیث لولاک لولاک حدیث الصدر سے اور اکم صلیتم و لی
دین سے غیر امور تبلیغی مین ثابت ہے مگر بقول آپ کے اس مقام پر جب نہ آنحضرت
شیعہ اسکے قائل نہین تو یہ احتمال نکالنا آپکا آپکی نفوذیت کی بڑی دلیل ہے
لیکن تیسرا احتمال سخریہ و استہزا پس جب شیعون کا خدا خود مسخرا ہے اور شیعون کا
استہزا کرتا ہے اور ہنستے ہنستے اولٹا کرتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ملاحظہ فرمایئے
کہ ضحک اللہ حتی استلقی تو ایسے مسخرے خدا کا اگر پیغمبر بھی مسخرا ہو تو کیا قباحت ہے
خصوصاً وہ ذلیل الاوقات پیغمبر جو جورو کو کندھی پر سے ناچ حبشیون کا دکھلاوے
آپ اپنے خدا اور رسول پر جو چاہین تہمت کرین مگر شیعون کے خدا اور رسول پر معاذ اللہ
کوئی کیا تہمت کر سکتا ہے قولہ تیسری دلیل پیغمبر خدا جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
اقول یہ دلیل مبنی ہے اوپر اسکے کہ پیغمبر خدا کا ہر کلام ہر مقام پر محکم اور مفصل ہی ہوتا تھا
اور کسی محل مین مجمل اور متشابہ نہین ہوتا تھا کافی ہے واسطے ابطال اس زعم فاسد کے

یہ امر کہ اگر کلام مجمل اور متشابہ اوسکے محل و موقع پر عیب ہوتا تو کلام اللہ مین مجمل
اور متشابہ نہوتا اور تم ایسون کی گمراہی کی خبر خود خدا نے دیدی ہے واما الذین
فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ اور اس حدیث خاص مین تو ہم نے
مجمل و مفصل کل سے کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کر دیا لیکن ہدایت پانیوالون
نے یعنی شیعون نے ہدایت پائی اور اہل سنت گمراہ ہوے وما یضل بہ الا
الفاسقین قولہ دوسرے دن حضور مین حاضر ہوا اقول جس شخص نے آنحضرت
سے ایک آیہ یا ایک حدیث منسوخ سنی اور پھر ناسخ کی سننے کے دن حاضر
نہوا تو اسکا الزام کسپر ہوگا اوس بیچارے پر کہ خدا پر کہ رسول پر یا ہمارے
حضرت ضال و مضل پر

قال الخاطب القمقام ہدا اللہ سعیہ الی المرام
چوتھی دلیل معلوم ہوئی کہ امام حسن کو دوسرے دن اصحاب کی تعریف
تھی شاید حضرات شیعہ فرماوین کہ امام حسن جانتے تھے کہ وہ اصحاب جنکی نسبت
حضرت نے ایسی تعریف و تنبیہ کی ہے منافق اور کافر تھے والعوذ باللہ منہ اور انکی
کی نسبت حضرت نے ایسا کچھ فرمایا تو اون کو تعجب ہوا اس لئے اوسکے رفع
کرنے کے لئے یہ پوچھا اگر یہ بات لائق تعظیم کرنے کے نہین ہوا تو اسلئے پیغمبر
نے اکثر اون اصحاب کی تعریف کی ہے اور اونکی شان مین صفت بیان فرمائی
ہے کہ جسکو خود آئمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور جسکو جا بجا ہمنے نقل کیا
اور نقل کرینگے انشاء اللہ تعالی تو پھر اونکی تعریف پر امام حسن کو تعجب ہونیکا
کوئی موقع نتھا ہان اگر کبھی حضرت نے اونکی تعریف نکی ہوتی اور کبھی اون کو
امام حسن نے پیغمبر صاحب کی صحبت مین نہ دیکھا ہوتا اور پھر اونکی نسبت ایسا
سنتے تو تعجب کرنیکا محل تھا اگر کوئی صاحب یہ فرماوین کہ امام حسن جانتے تھے

کہ وہ اصحاب منافق ہین اور اونکے سامنے کبھی پیغمبر خدا نے اونکی تعریف نہین کی
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام حسن کو ایسا شبہہ نتھا
اور وہ اون اصحاب کو حضرت کے یارون مین سے جانتے تھے چنانچہ الفاظ حدیث
کے یہ ہین یا ابت سمعتک تقول فی اصحابک کہ اپنے یارون اور اصحاب کی
نسبت آپ سے مین نے ایسا کچھ سنا تو اگر امام حسن اونکو اصحاب پیغمبر کا
جانتے تو اصحابک نہ فرماتے اور جب اونکو اصحاب مین جانتے تھے تو پھر کوئے
تعجب کرنیکا مقام نتھا اس لئے کہ قطع نظر حضرات خلفاء ثلثہ کے اور اصحابون کی
نسبت بھی بہت کچھ ثنا و صفت حضرت نے کی ہے کہ اسکا خود حضرات شیعہ
کو اقرار ہے اور اونکی کتابین اس سے بھری ہوئی ہین اور بالفرض اگر امام
حسن کو شبہہ تھا تو وہ گھر مین اوسکو رفع کرتے اور تنہائی اور خلوت مین
پوچھتے پھر اونہین اصحاب کے سامنے پوچھنا اور پیغمبر صاحب کی مجمل بات
کو صاف کرانا اور گول گول نہ رہنے دینا موافق اصول شیعون کے شان
امامت کے خلاف تھا پانچوین دلیل قطع نظر اور صفات اور تعریف کے
جو پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے اون اصحاب کی اکثر کی ہے انکے تمع و بصر
سے بھی تشبیہ دی ہے تشبیہ فقط اس حدیث پر موقوف نہین بلکہ اور روایتون
سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ خود علماء شیعہ امام حسن عسکری علیہ السلام
کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا نے ہجرت کی شب مین ابوبکر صدیق سے کہا
کہ جعلتک منی بمنزلۃ السمع والبصر والرأس من الجسد و بمنزلۃ
الروح من البدن کہ خدا تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے اور بجائے
سر کے جسم مین اور بمنزلہ روح کے بدن مین گردانے گا پس جب کہ ایک مرتبہ
فقط ابوبکر صدیق کی نسبت سمع اور بصر اور سر اور روح کے سب الفاظ پیغمبر صاحب

Presented by Ziaraat.Com

نے فرمادیے ہون تو پھر کیا تعجب ہے کہ دوسری مرتبہ اون کی نسبت صرف
لفظ تبع کا فرمایا ہو اور اون کے ساتھ ہمین حضرت عمر اور عثمان کی بھی
تشبیہ بعد اور تواوت کی ہو چونکہ علماء شیعہ نے ایسی تاویلات
سے جسمین کہ اس حدیث مین کہتے ہین اکثر احادیث اور اقوال کو صفحہ
اطفال بنا دیا ہے اور تحریف لفظ یا معنی مین مخرفین اہل کتاب کو بھی
مات کر دیا ہے چنانچہ بطور نظیر کے اس مقام پر مین ایک روایت لکھتا ہون
وہ ہدیہ میر لفصاحب قبلہ حدیقہ سلطانیہ کے باب سیوم مین لکھتے ہین کہ امام
حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک مخالف و سرکش
امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس مین آیا اور ایک شیعہ سے پوچھنے لگا کہ تو
عشرہ مبشرہ کے لیے دسون اصحاب کے حق مین کیا کہتا ہے شیعہ نے جواب دیا
کہ مین اونکے حق مین وہ کلمہ خیر کہتا ہون کہ جسکے سبب سے خداوند عالم میرے
گناہ بخشتا ہے اور میرے درجات بلند کرتا ہے پس اوس ناصبی نے کہا کہ خدا کا
شکر ہے کہ مجھے تیری دشمنی سے نجات دی مجھے گمان تھا کہ تو رافضی ہے اور
صحابہ کبار سے دشمنی رکھتا ہے تب اوس مرد مومن نے دوسری بار کہا کہ
خبردار ہو کہ جو شخص صحابہ مین سے ایک کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی لعنت ہو ناصبی
نے کہا شاید تو نے کچھ تاویل کی ہو اس لئے بتا کہ جو شخص عشرہ مبشرہ کو دشمن رکھے
اوسکے حق مین تو کیا کہتا ہے تب مرد مومن نے کہا کہ جو شخص عشرہ صحابہ یعنے دسون
کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور تمام خلق کی لعنت ہو پس وہ ناصبی
اوٹھا اور اوس نے اوس مومن کے سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ مجھے معاف کرنا مجھے
رافضی جانتا تھا اوس مرد مومن نے کہا کہ مین تجھے معاف نہین کرتا تو میرا بھائی
ہے یہ سنکر وہ ناصبی چلا گیا جب وہ باہر گیا تب ہم نے حضرت صادق علیہ السلام سے

اوس مردمومن سے کہا کہ تو نہایت محکم کلام کیا خدا تجھ کو جزائے خیر دے فرشتے
تیرے حسن توریہ سے خوش ہوئے کہ تو نے اپنے دین کو بھی خلل سے بچایا اور اپنے آپ کو
اوسکے ہاتھ سے چھوڑایا خدا ہمارے مخالفونکی نابینائی کو اور زیادہ بڑھاوے اور اونکی
نافہمی پر نافہمی زیادہ کرے کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے جب یہ امام نے فرمایا تو جو لوگ ایسی
باتون کو نہین سمجھتے تھے اونہون نے عرض کی کہ یا حضرت اس مردمومن نے کیا کہا
جیسا وہ ناصبی کہتا تھا ویسا ہی یہ بھی اوسکی باتون مین ہان ملاتا تھا تب امام نے فرمایا کہ تم
نہین سمجھتے مین اسکا مطلب سمجھتا ہون مراد اوس مردمومن کی اس کہنے سے کہ جو شخص ایک کو
دشمن رکھے اصحاب مین سے اوسپر خدا کی لعنت ہو حضرت علی ہین اور مطلب اس کہنے سے کہ جو
شخص دشمن رکھے دونکو اوسپر خدا کی لعنت ہو یہ ہے کہ حضرت علی بھی اونمین داخل ہین پس جو شخص
دونکو دشمن رکھیگا وہ لامحالہ علی کو بھی دشمن رکھیگا اسلئے اوسپر لعنت ہو خدا کی اس روایت
کو دیکھکر کو حضرات شیعہ فخر کرتے ہون اور اپنے بزرگون کی حیلہ سازیون پر ناز فرماتے
ہون لیکن جو کوئی عاقل سنے گا وہ تعجب ہی کریگا اور ایسے دین و مذہب پر کہ
جسکی بنا سراسر حیلہ سازی اور مکاری اور دغابازی پر ہے ہزار دل سے نفرت
کریگا نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جن اماموں کا کام ہدایت خلق اللہ ہو اور جنکی امامت
مثل نبوت کے اصول دین مین داخل ہو اور جنکے اقوال اور افعال اور حرکات اور
سکنات پر مدار مذہب کا ہو جب وہی ایسے ہون کہ کبھی صاف بات نہ کہین
اور دھوکا دہی اور حیلہ سازی کو موجب رضاء الٰہی کا فرماوین تو پھر اونکی امت
کے لوگ کیسے ہون گے اور وہ نفاق اور دغابازی کو کیون اپنا شعار نہ کرینگے
ہم اس سے بھی زیادہ دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین
اور حضرات شیعہ کی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی کو ظاہر کرتے ہین اور صاف سیدھی
نقلون سے جو عجیب سمجھ دی مراد لیتے ہین اسکا نمونہ دکھلاتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل بھی مثل سابق کے محض پوچ اور لغو ہے اور مبتنی ہے اوپر جہالت کے مقصود سوال
وجواب سے اور استبعادات بیجا سب بنائے فاسد علی الفاسد ہین حضرت امام حسن کے
دوسرے دن پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ روز اول جناب امیرؑ کہ جنکی طرف اشارہ کرکے
اتمام حجت منظور تھا اور اونکی تولیت اور امارت ثلثہ پر بیان فرمانا چاہتے تھے موجود
نہ تھے بلکہ ثلثہ بھی جنپر اتمام حجت مقصود تھا حاضر نہ تھے جب دوسرے دن یہ سب مجتمع ہوئے
تو جناب رسولخدا نے بذریعہ سوال حضرت امام حسنؑ اوس حجت کو تمام فرمایا اور سوال
امام حسن علیہ السلام نہ از راہ نادانی تھا نہ از راہ تعجب تھا جو بسبب نادانی کے ہوتا ہے
اور جو شخص کہ ایام رضاعت مین مطالعہ لوح محفوظ کرے وہ منافقون سے نادان ہو
اور نادانی سے تعجب کرے تعجب کی بات یہی ہے نہ تمہارے تعجبات بیجا جو مبتنی تمہاری جہالت
پر ہین **قولہ** امام حسن جانتے تھے **اقول** خوب جانتے تھے اس لئے کہ لوح محفوظ مین اونکے نام
پڑھ لئے تھے اور جب منافقون کو ادنی ادنی لوگ مثل حذیفہ کے جانتے تھے تو وہ حضرت کیونکر
نجانتے بلکہ بہت مومنین بھی جانتے تھے کنا نعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب
آپکی کتابون مین ہے مگر حکم خدا نہ پیغمبر کو تھا کہ نام و نسب اونکا ظاہر کرو اور نہ مومنین کو اور خدا
نے بھی قرآن مین اونکا نام نجس ظاہر نکیا بلکہ حکم تھا کہ ظاہر حال پر عمل کرو اونکے نفاق قلبی کا لحاظ
نکرو جیسا کہ رسولخدا فرماتے تھے نحن نحکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر کما فی تفسیر الرازی
قولہ تعجب ہوا اسکے رفع کرنے کے لئے یہ پوچھا **اقول** ہرگز تعجب نہین ہوا اور نہ رفع کرنیکے لئے
پوچھا بلکہ اتمام حجت خدا کرنیکے لئے منافقین پر پوچھا **قولہ** اکثر اون اصحاب کی تعریف کی **اقول**
جھوٹھی ہو **قولہ** ائمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے **اقول** جھوٹھی ہو **قولہ** جسکو جابجا ہمنے نقل
کیا **اقول** جھوٹھی ہو نہ کبھی پیغمبر خدا نے ہمارے ملعونین کی تعریف کی نہ کسی امام نے اوسکی روایت
کی نہ کہین اس کتاب مین تمنے نقل کیا اور جو کچھ نافہمی اور موقوفی سے تمنے نقل کیا ہے

اور انہین الفاظ سے بیعت فرمائے تھے کہ تا دمِ مرگ نہ کرونگی قولہ اور نقل کرین گے انشاء اللہ
تعالیٰ اقول ہم بھی انکو جھوٹا کرین گے انشاء اللہ تعالےٰ قولہ تحقیق نہین ہوتا
اقول پیغمبر صاحب کی بیعت کرنا عورتون کا آنحضرت نے منافقین کی آتو بلکہ کافرین بھی آتے تھے
سب کو بیعت کیجیے تھے اس دلیل سے کیا ہوا تھا قولہ یا اور ان مین سے جانتے تھے
اقول ہان اون یا اون سے یا تو تھے جو منافق تھے تو اون یا اون سے
جو مومن تھے قولہ تو اصحاب کے نزدیک اقول جب نزدیک پیغمبر اکو حدیث حوض
مین اصحابی اصحابی فرمائین اور اصحاب کو اصحاب کہا تو اصحاب منافقین کو
بھی تھے کیونکر اور حضرت عمر سے تھے منافق مین کیونکر قولہ الا یقول
الحسن ان محمد البعض اصحابہ کما فی تاریخ البخاری الکبیر الخ صراحتہ
کہ حضرت امام حسن نے بھی اور اور صحابہ نے تھے کہ تحقیق تم ایسے ہو کہ بعض
تم سے پیغمبر کے صحبت منافقون کی کرتے تھے اور حضرت تم کو اصحابی فرماتے تھے تو حضرت امام حسن کا
کہنا اصحاب کے تمہین پر حضرت تم کو اصحاب کی کہا تو اصحاب تو منافق
اقول تو اقول اقرار ہو گیا کہ صحابہ مین کی شان مین منافقین کی شان مین قولہ
پھر اونہین اصحاب کے ساتھ پوچھا اقول اگر اونکے ساتھ نہ تھے تو انکو تحقیق
عدالت کی گفتگو مین اونکا اور حضور کے فرق مبارک پر کیونکر پڑتے تھے قولہ گول گول مشہور ہونا
اقول آپ کو خوب معلوم ہے کہ گول گول مال بنا اونہین کو پسند تھا جنہون نے
حضرت سے گول مال کیا اور پیغمبر کو وصیت نامہ نہ لکھنے دیا قولہ پانچوین دلیل قطع نظر
اقول اس دلیل مین ذکر حدیث تفسیر حضرت امام حسن عسکری فرماتے ہین جس سے
جلد اول مین ہمنے نفاق حضرت صدیق عتیق بخوبی ثابت کیا ہے پس وہ حدیث مصدق
ہے اس حدیث کی جسکی تکذیب مین یہ پانچوین دلیل آپ لکھتے ہین کیا بلاوت
ہے کہ مصدق حدیث کو تکذیب اوسکا بنایا ہے طرفہ یہ ہے کہ وہان خود ہی مخاطب نے

قضیہ شرطیہ نقل کیا ہی اور یہان شرط کو اوڑا کر فقط جزا رکھلی ہی آرے دروغگو را
حافظہ نباشد قولہ چھٹوین دلیل علماء شیعہ نے ایسی تاویلات سے کہ جیسے اس حدیث
مین کئی اقول اے سنیو تم مین کوئی ایسا منصف نہین ہی کہ اس دیوانہ کو
زجر کرے کہ تو کیا بکتا ہی اور اسقدر بیہودہ گوئی کیون کرتا ہی اور اگر نہین مانتا ہے تو
کسی پاگل خانہ مین بھیج دو شیعون نے ایک حدیث اپنی کتابون مین روایت کی
کہ تمہارے مذہب کے مخالف ہی تم نہ مانو یہ کیا مکر و فریب و خداعی و حیلہ سازی و
دغابازی ہی کہ نصف حدیث کو تسلیم کیا اس خیال سے کہ حضرات ثلثہ کے لئے اوسکو
حلوا سے بیدود اور لقمہ تر سمجھا حالانکہ ہمنے اوسیقدر سے ثابت کیا کہ اونکے حق مین
اوس قدر بھی حکم زقوم و ضریع مین ہے اور اخر حدیث کو کہ اونکے لئے مصداق
ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما کا ہی کہا کہ یہ شیعون کی
تاویلات سے ہی اور اس تاویلات کو کبھی تعبیر بہ تحریف لفظی و معنوی یہود و نصاری
کرتا ہی اور کبھی مضحکہ اطفال بناتا ہی اور کبھی مکاری اور حیلہ سازی و دغابازی سے تعبیر کرتا ہی
دیکھو یارو اس حدیث کے جزو کل سے چونکہ کفر و نفاق ثلثہ کا ثبوت ہی تو حضرت مخاطب
کو کیسی مرچین لگین کہ بندرون کی طرح اوچھلنے کودنے لگا تنگن تنگن تنگنی کا ناچ ناچتا ہی
ناچ رے لہو ناچ کبھی اوچک کر تقیہ کی شاخ پکڑ کر ملاتا ہی اور اوسکو نفاق بتاتا ہے
حالانکہ نفاق اخفاے کفر و اظہار ایمان ہی اور تقیہ پر عکس اوسکے ہے پھر
توریہ پر اوچک جاتا ہے اور اوسکو مکاری ٹھہراتا ہی اور مکروا مکرا و مکرنا مکرا کو
خیال مین نہین لاتا ہی پھر تفصیل مجمل کو تاویل بتلاتا ہی اور تاویل کو حیلہ سازی ٹھہراتا ہی
حیف اس بیدینی و لامذہبی پر اگر تاویل دغابازی ہی تو کل اہل اسلام جو سیکڑون آیات
اور روایات شبیہ و تجسیم کی تاویلین کرتے ہین سب دغاباز و حیلہ ساز ہین کچھ گدھے
ایسے ہین کہ تمہاری فریب مین اگر تمکو سنے سمجھتے ہین حالانکہ تم پکے دشمن اسلام کی ہو

بعض ظرفاء مومنین بتقلید ابن عباس جو بخطاب صدیقہ سنیان فرماتے
ہین ؎ لک التسع من الثمن ففی الکل تصرفت ٭ تبغلت تجملت ولو
عشت تفیلت ٭ مخاطباً بمخاطب والاشان جلالت نشان درج دہان
سے یون گہرافشان ہین ؎ تشیعت تسننت تنصرت
ولو عشت ٭ تہودت تمجست فان عشت تہندت ٭
قولہ بطور نظیر اس مقام پر مین ایک روایت لکھتا ہون اقول یہ
روایت بے نظیر بہت دلپذیر ہی مگر اس مقام کے نظیر نہین اس لئے کہ یہ
حدیث مقام توریہ مین ہی اور توریہ جناب رسول خدا کی احادیث
پیشتر گذر چکی سوال سائل عن الساعۃ اور سوال سائل این بوک
مین اور اس مقام کے حدیث جو اتمام حجت علی المنافقین کے ہے
اسکو تقیہ اور توریہ سے کچھ علاقہ نہین پس قیاس ایک کا دوسری پر قیاس
اول من قاس ہی اور ایسا قیاس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس
فی صدور الناس ہی قولہ حضرات شیعہ فخر کرتے ہون اقول کیونکر فخر نکرین
کہ اونکے بزرگون نے تمہارے بزرگون کو کیسا الو گدہا بیوقوف بنایا قولہ جو کوئی
عاقل سنیگا تعجب ہی کریگا اقول تمہارے بزرگون کی حماقت پر تعجب ہی کریگا
کہ ایسے گدہے تھے کہ تعریضات شیعہ کو نہین سمجھتے تھے قولہ ایسے دین و مذہب پر
اقول شیعونکا دین و مذہب یہ ہی کہ جہان تک ممکن ہو دشمنان اہلبیت کو
فی النار کیجئے اور جہان ممکن نہو وہان اونکو الو بنا کے چھوڑ دیجئے جیسا کہ
اس روایت سے آپکو معلوم ہوا کیون حضرت آپ شیعون پر تو اس قدر
جھنجھلاتے ہین اور اپنے بزرگون کو کچھ نہین فرماتے ضرور ہی کہ اونپر بھی تو کچھ خفا
ہوجئے کہ شیعون کے الو بنانے سے وہ کیون الو بن جاتے تھے قولہ سراسر

حیلہ سازی اور مکاری اور دغا بازی **اقول** آپ نہین جانتے جو آپ کے
خلفائے ثلثہ نے حیلہ سازیان اور مکاریان اور دغا بازیان خلافت کے
حاصل کرنے مین کین اور کس کس مکر و فریب سے بیعت غدیری کو لوگونکے
دل سے نکالا اور کس کس مکاری اور عیاری سے انصار کو جو منکم امیر و منا
امیر کہتے تھے کما فی صحیح البخاری اپنے دعوے سے باز رکھا اور کیسے مکر و بیدینی کا
جال پھیلایا کہ تم ایسے الوون کو پھنسایا تمہارے مذہب کی بنا اونہین
کے کیادیون اور مکاریون پر ہے الحمد اللہ کہ شیعون نے اپنا دین و مذہب
بچایا اور فریب ملاعین اشقیاء اولین و آخرین مین نہ آئے **قولہ** کبھی صاف
صاف بات نہ کہین **اقول** ایہا الکذاب علی الاطیاب قطع اللہ
القہار لسانک بمقاریض النار فما اجرأک علی الائمۃ الاطہار
خلفاء اثنا عشر از ذریت پیغمبر ہر مومن و کافر پر اتمام حجت بہت ابلغ بیان
اور افصح لسان سے فرماتے تھے اور مثل اپنے جد امجد کے معجزات دکھلاتے
تھے مگر اہل کفر مین جو پیروان ابوجہل اور ابولہب تھے اور اہل نفاق
مین جو حضرات ثلثہ کے اتباع اور ہم نسب تھے البتہ کوئی اثر نتھا لاجرم
بعد اتمام حجت خدا ایسون کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے تھے فذرہم
فی سکرتہم یعمہون اور ایسے ملاعین کے سوال کا جواب بھی بمقتضاء
مصلحت وقت ایسا دیتے تھے جو اونکو اور مومنین کو اون اشقیا کے
شر سے محفوظ رکھے لیکن مومنین پس اونکے فیوض ہدایت سے کامیاب
اور اونکے سحاب مدار مرحمت سے سیراب ہوتے تھے اگر صاف صاف
نہین بیان فرماتے تھے تو یہ لاکھون احادیث کہ جس سے اصول و فروع
امامیہ کے کرورون مسائل متخذ و مستنبط ہوتے ہین کہان سے آئے لیکن حضرت

مخاطب کے ایسے کور موعلیون کو کچھ نہین سوجھتا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ باقی جو کچھ اور نونے اونکے ہم مشربون نے ہم کو
بالسنۂ حداد کہا ہمنے اونکے پیشواؤن کو اوس سے بڑھکر کہا پھر معلوم
نہین کہ اپنے پیشواؤن کو سخت و درشت کہلانے سے اونکو کیا فائدہ ہوا
؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ٭ قولہ ہم اس سے زیادہ
دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین اقول شیعون کے
لئے تو بیشک دل خوش کن ہے اونکے مذہب کے مطابق نفاق اہل
نفاق کو ثابت کرتے ہی نہین معلوم کہ حضرات اہل سنت کے دل خوش
کن کیونکر ہے شاید اون دو چار مجمل لفظون سے اونکا بھی دل خوش
ہوجاتا ہو اسی پر تو شیعہ ہنستے ہین کہ کیا الو بنایا ہے یقین ہے کہ قصیدۂ نعمت خان عالی
کو جسکا مطلع ہے ؎ سبزہ زمن گلشنے است چاک خیابان او ٭ ہر الف مرآۃ
سبزہ و نہ بیابان او ٭ ہے دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے کہ اوس مین
فرماتے ہین ؎ نقش کمیت قلم سودہ بمیدان نعت ٭ چکہ گرد انش ورق
یاران او ٭ اول آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود ٭ از صداقت شدہم
جملہ ثنا خوان او ٭ ثانی اثنین اوست اول شیخین اوست ٭ جان ذوالی
ہمگنان یار یقرباں او ٭ صورت مصحف گرفت خال و خط از لفظ غار ٭
زانکہ در آن ایہ غار آمدہ در شان او ٭ لیکن جب شیعون سے تعصب اور
تنسہ اوسکی سنیگا تو تنگی کا ناچ ناچیگا اور شیعہ بھی ضرور آپ کو تنگ آکے
رینڈیا کہلوانے کے جو باجہ و غل کا ادب المشہور فی الجبل جو اس حال تو
مین نہ رکھے اور ناچتے ہین بجاوین گے اور بڑی محبت
بناوینگے ۔

قال المخاطب القمقام ہدہ اللہ سبل السلام

چھٹوین شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام نی حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کی نسبت فرمایا ہے ھما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ کہ دونو امام ہین عادل اور انصاف کرنیوالے دونو حق پر تھے اور مرے حق پر اون دونو پر ہو رحمت خدا کی قیامت کے دن اس حدیث سی چند فایدے حاصل ہوی اول حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا امام اور خلیفہ برحق ہونا اس لئی کہ اگر انکی خلافت نہوتی اور وہ غاصب ہوتے تو امام جعفر صادق کیونکر انکو امام کہتے دویم ان کا عادل اور منصف ہونا اور اس سے تمام مطاعن جو شیعون نے اونکی نسبت بیان کئی ہین باطل ہوی اس لئی کہ اگر انکی عدل و انصاف مین کچھ بھی فرق ہوتا تو امام ہرگز انکو عادل اور منصف نفرماتی سوم اونکا حق پر ہونا اور حق پر مرتے دم تک قائم رہنا چہارم قیامت کے دن مستحق رحمت الٰہی ہونا اور کوئی شخص جو ایمان اور پرہیزگاری مین کامل نہو مستحق رحمت الٰہی نہین ہوسکتا اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اور غور کرین کہ اس سی زیادہ اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی کیا ہوگی جو زبان سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ثابت ہوئی اور جس سے امامت اور خلافت اور معدلت اور استحقاق رحمت الٰہی اونکی نسبت بخوبی ظاہر ہوا حضرات شیعہ جب ہماری محدثین کی بیان کی ہوئی کسی حدیث کو شان مین صحابہ کبار کے سنتے ہین تو اوسکو غلط اور موضوع اور جھوٹھ کہدیتی ہین اور اوس سی انکار کرجاتی ہین لیکن اب ایسی روایتون کو کیا کرینگی جسکو اونہین کی علمانی نقل کیا ہی اور جو اونہین کے کتابون مین مذکور ہین بجز اسکی کہ ان مین تحریف کرین اور کسی قصہ کہانی کو ملا کر اوسکی معنی بدلین چنانچہ اس حدیث ہی ایسا ہی کیا ہی اور چند فقری بڑہا کر اس حدیث کی تحریف کی ہی کہ اوسکو ہم بیان کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ حدیث بھی اخبار احادی ہی جن پر بنائی اعتقاد شیعون کی نزدیک نہین ہوسکتی ہی آپ پہلی اسکا تواتر

ثابت کرتے تب بنائی الزام اوسپر قائم کرتے اور شیعہ اس حدیث کو جن معنون سے آپ فرماتی ہین ہرگز قبول
نہین کرتے ہان اون معنون سے جو امام علیہ السلام سی نقل کرتے ہین قبول کرتے ہین اور اگر طرف
الفاظ کے بدون لحاظ المعنی آپ نظر کرتے ہین اور اوسی پر بنائی الزام رکھتے ہین تو یہ نہین ہو سکتا اسلئے
کہ جس لفظ مین لحاظ معنون کا نہو وہ مہمل ہوگی اور مہملات سے الزام دینا آپ ایسی مہملون سے ہو
سکتا ہی مگر عقلا کے نزدیک ہرگز معقول اور مقبول نہین ہی اور ہرگاہ لحاظ معنون کا کیا جائی تو بنا
معنی شیعہ کوئی صورت الزام نہین ہی اور بنا بر اون معنون کی ہی جو آپ نے ٹھرایا اور شیعہ اوسکو
مسلم نہین کرتے اور مقبول نہین رکھتی آپ الزام نہین دیسکتی اسلئے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے نہ اپنی
بنائی ہوئی باتون پر اور اگر فرمائی کہ بنائی الزام اسپر ہے کہ شیعہ ظاہر معنی کو چھوڑ کے بعید معنی
لیتے ہین تو ہم کہتی ہین کہ ظاہر معنی چھوڑنا اور بعید معنی مراد لینا کوئی امر قبیح نہین ہے جو موجب الزام
ہو سکی اسلئی کہ سیکڑون آیات اور سیکڑون روایات مین اہل سنت بہی ظاہر معنی کو چھوڑ دیتی ہین
جیسا کہ جب حنابلہ و حشویہ اہلسنت جو مجسمہ مین استدلال کرتے ہین جسمیت جناب باری پر بلفظ ید اللہ
و وجہ اللہ و جنب اللہ و عین اللہ جو اعیننا سی نکلتا ہے تو حضرات اہل سنت جواب مین فرماتی ہین
کہ ظاہر معنی مراد نہین ہی اور اگر کوئی کہی کہ ترک معنی ظاہر کے یہان وجہ یہ ہے کہ بدلائل قطعیہ عقلیہ و
نقلیہ تنزیہ جناب باری عز اسمہ کی ثابت ہی اس لئی ظاہر سے عدول کرنیکی ضرورت پڑے تو ہم کہینگے
کہ چونکہ ہزارون دلیلین قطعی عقلی و نقلی شیعون کے نزدیک قائم ہوئی ہین اوپر کفر و نفاق حضرات
ثلثہ کے کہ نمونہ اوسکا کتاب الیقین ہی کہ جس مین دو ہزار دلیلون سی نفاق ثلثہ ثابت ہوتا ہی اور کتاب
نفاق الشیخین ہی جو صحاح ستہ اہل سنت سی ماخوذ ہے پس اسی وجہ سے ضرورت بڑی شیعونکو کہ
معنی ظاہری سی عدول کرین فما ہو جوابکم للمجسمۃ فہو جوابنا لکم قولہ اس حدیث سی چند فایدہ حاصل
ہوے اقول فوائد مبتنی ہین اور معنی ظاہر کے کہ سیعونکی نزدیک وہ ہرگز اس مقام پر مسلم
نہین ہی قولہ امام اور خلیفہ برحق ہونا اقول لفظ امامان امام ہونے پر البتہ دلالت کرتا ہے
لیکن خلیفہ برحق ہونے پر کسیطرح دلالت نہین ہی نہ مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی ؎

دعوائی جو اپنا قول آخر تھا - آپکو لازم ہی کوئی دلیل قائم کرنا پھر کہ ہوا کہیں لفظ امام بولا جاتا
تو ضرور ہی کہ اوس سے امام اہل الجنۃ مراد ہو اور امام اہل النار مراد نہو اور یہ بھی ہی کہ لفظ امام آخر
ان دونو امام ہونے سے اور اصول میں ثابت ہوا ہے کہ عام ہی اطلاق بالخصوص کسی فرد خاص میں
مجاز ہی اور ہر مجاز محتاج بقرینہ پس آپ نے اسمقام پر کون قرینہ قائم کیا ہے جو حق ہو سنے یہ کہ
جس سے ہمیں کا طرف امام باطل کی جانا محال ہو قولہ اونکا عادل اور منصف ہونا اقول عادل تو
عادلان سے اور قاسط ہونا قاسطان سے نکلا اگر منصف ہو کر انصاف سے نکلا جب لفظ مثل ہو کے
مشترک ہو معانی متعددہ میں تو ایک معنی کا اون معانی سے مراد لینا محتاج بقرینہ ہوگا پس معنی انصاف
پر کون قرینہ آپ نے قائم کیا جو منصف ہونے کے آپ معنی ہو گئی قولہ اونکا حق پر ہونا اقول یہ بھی
ہی اوپر اوسکی کہ علی کبھی بھی ضرر نہیں ہوتا حالانکہ شائع و ذائع ہی الامام للنفع و علی للضرر یقال دعوت علیہ
دعوت علیہ قولہ قیامت کی دن مستحق رحمت الہی ہونا اقول مستحق رحمت الہی جب ہوتی کہ جنبش اسامہ میں
نہ کرتے اور غصب خلافت نہ کرتے غصب فدک نہ کرتے اہلبیت کے گھر جلانے نیکو آگ لکڑیاں جمع نہ کرتے
تب ہم سمجھتے کہ امام علیہ السلام نے بمعنی ظاہر ہی فعلیہما رحمۃ اللہ فرمایا ہی اور جب یہ کل کفر و نفاق
کا کتب اہلسنت سے ثبوت ہی تو بیشک مقصود امام وہی معنی ہیں جو خود امام علیہ السلام نے بیان
فرمائی نہ وہ معنی جو تم سمجھی قولہ اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اقول اہل انصاف نے ذرا
نہیں بلکہ بہت انصاف کیا اور بہت غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے بدون تعیین معنی مقصود
فضائل کوئی فضیلت ایسی نہیں نکلتی جو محتمل ایک رذیلت کی نہو اور تعیین معنی مقصود پر کوئی دلیل آپنے
قائم نکی تو یہ ثبوت فضیلت کا دعوی بی دلیل رہا اور دعواہائی بی دلیل آپکے بزرگونکا قدیمی دیرہ ہی قولہ
تو اوسکو غلط اور موضوع اور جھوٹھ کہدیتی ہیں اقول جو حدیثیں مدح کاذبین فاجرین خائنین انہیں ہیں
کذابین وضاعین خارجین ناصبین نے بنائی ہیں خود علمائی ناقدین اہل سنت نے اونکو جھوٹھ کہا ہے پھر
اوسکے جھوٹھ ہونیمیں کیا شک ہی بقول پیرزوگان سنیان ہر کہ دران شک آرد کافر گردد قولہ
اب ایسی روایتونکو کیا کرینگے اقول آپ تو آنکھوں سے دیکھتی ہیں اور پھر پوچھتی ہیں کہ کیا کرینگے کیا

Presented by Ziaraat.Com

خدانخواستہ کچھہ بینائی مین فتور ہی نہین نہین ظاہر آنکھین تو سلامت ہین مگر دل کی پھوٹ کر بہ گئین انہا لا
تعمی الابصار ولاکن تعمی القلوب التی فی الصدور حضرت سلامت یہ کرینگے
کہ ایسی معنی کہینگی کہ ثلثہ کا مرتبہ ہر ناری زناری سی برہا دینگی اور فی الدرک الاسفل من النار پہونچا دینگے اور
فاسق و فاجر و منافق و کافر بنا دینگے اب اس سی بڑہکر اور آپ کیا چاہتے ہین **قولہ** اور کسی قصہ اور
کہانی کو ملا کی اوسکی معنی بدلین **اقول** یا حضرت آپ نی بخیانت فی نقل العبارت حدیث مدح ثلثہ ٹہرایا ہے
وہ اسی قصہ کہانی کا جزء ہی اگر یہ کہانی جہوٹہی ہی تو کل جہوٹہی ہی اور اگر سچی ہی تو کل سچی ہی مثل ہی کہ خواب
نیمہ راست و نیمہ دروغ نمیباشد اور سیعونکا کل کی سچی اور کل کی جہوٹہ ہونیمین کوئی ضرر نہین مگر آپ کی تو
عادت ہی کہ مثل ملحدین بیدین کے لا تقربوا الصلوۃ لئی لیتی ہین اور انتم سکاری چہوڑ
دیتی ہین لیکن جز عوام فریبی کے اس سی کوئی حاصل نہین دنیا مین بشامت محبت ثلثہ بہ بیدینی و نیچرے
بدنام آخرت مین مثل اونہین کی خایب و خاسر و ناکام ؎ گئے دونون جہان کے کام سے تم ؎
نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے

قال المخاطب القمقام ھداہ سبل السلام

رسالہ ادلہ تقیہ در ثبوت تقیہ مین جو کہ مزین بدستخط حضرت سلطان العلماء یعنی سید محمد صاحب مجتہد
کی سنہ ۱۲۸۲ ہجری مین لودیانہ مین چہپا ہی اس حدیث کی نسبت یہ لکہا ہوا ہی کہ علمای اہل سنت نی
نقل حدیث مین خیانت کی ہی اور ان الفاظ کو منتخب کر لیا ہی کہ جو بنظر سرسری موہم مدح شیخین کے
ہین حالانکہ باطناً وہ الفاظ بھی سر آپا طعن و تشنیع سی مملو اور مشحون ہین چنانچہ خود امام جعفر صادق علیہ
السلام نی اوسی حدیث مین ان الفاظ کے معنی بہ تفصیل و توضیح ارشاد فرمائی ہین اور بعد ایک تقریر
پورچ و لچر کے اوس رسلہ مین اصل خیانت کی الفاظ اسطرح پر منقول ہین واضح ہو کہ اصل حدیث یہ ہی
کہ بعض مخالفین نی حضرت سی دربارہ شیخین سوال کیا حضرت نی جواب مین ازراہ توریہ یہ ارشاد فرمایا
کہ ھما امامان الخ فلما انصرف الناس قال لہ رجل من خاصیۃ
یا ابن رسول اللہ لقد تعجبت مما قلت فی حق ابی بکر و عمر فقال نعم

هما اماما اهل النار كما قال الله تعالى وجعلنا منهم ائمة يدعون الى النار
واما العادلان فلعدولهما عن الحق كقوله تعالى والذين كفروا بربهم
يعدلون واما القاسطون فقد قال الله تعالى واما القاسطون
فكانوا لجهنم حطبا والمراد من الحق الذي كانا مستولين
عليه هو امير المومنين حيث اذيا وغصبا حقه والمراد من
موتهما على الحق انهما ماتا على عداوته من غير ندامة
عن ذلك والمراد من رحمة الله رسول الله فانه كان رحمة للعالمين
وسيكون خصمهما ساخطا عليهما منتقما عنهما يوم الدين انتهى
خلاصہ ان کلمات کا یہ ہی کہ جب مجلس مخالفین سی خالی ہوئی تو ایک شخص نی خواص اصحاب سی امام معصوم کے
خدمت مین عرض کی کہ مین ان کلمات سی جواب نی حق شیخین مین ارشاد فرمائی بہت متعجب ہوا حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ مین نی ان دونو کو امام اس سبب سی کہا کہ وہ امام اہل نار تھی چنانچہ حقتعالی قرآن مین کافرونکو امام
اہل نار فرماتا ہی وجعلناهم الآیۃ یعنی کافرون کو ہمنی امام اہل نار گردانا ہی اور عادل اسوجہ سی کہا کہ
ان دونو نی عدول کیا تہا حق سی جیسا کہ خداوند عالم کافرونکو اونہین معنون سی عادل فرماتا ہی والذین
کفروا بربہم یعدلون مترجم کہتا ہی کہ کتب احادیث اہلسنت مین وارد ہی کہ پیغمبر برحق نی نوشیروان
کو عادل فرمایا حتی کہ سعدی شیرازی نی اسکو گلستان مین نظم کیا اور کہا ہی بیت دو آوان عدلش
بنازم چنان ؛ کہ سید بدوران نوشیروان ؛ پس جبکہ مدح عدل نوشیروان کافر کو مفید نہین تو شیخین کو
بھی مفید نہوگی اور یہ وجہ بھی اونہین وجہون سی ہی اور قاسط اسوجہ سی کہا کہ قاسط کے معنی ظالم کے
ہین چنانچہ قرآن مین وارد ہی واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا یعنی ظالمین جہنم کی لکڑیان
ہین پھر امام معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا کانا علی الحق تو اس سے مراد یہ کہ وہ دونو غالب
تھے حق اور حق مغلوب تہا اور مراد اوس حق سی کہ جن پہ غالب تھی امیر المومنین ہین کہ انکو اذیت دی
اور انکی حق کو چھین لیا مترجم کہتا ہی کہ اس جملہ مین امام معصوم نے جار و مجرور کو متعلق گردانا ہی

بلفظ مستولیین کہ وہ خبر خاص ہی اور مخدوف ہی بقرینہ مقام اور مذہب جمہور نحاۃ کا مانند سیبویہ وغیرہ
کے یہ ہی کہ جب خبر خاص پر کوئی قرینہ دلالت کرے تو حذف اوسکا جائز ہی اور چونکہ امام جعفر صادق
علیہ السلام باتفاق جمہور اہل اسلام افصح الفصحا اور از جملہ عرب عربا ہین پس کلام ان حضرت کا بجائی خود
مستند ہوگا خواہ موافق نحاۃ کی ہو خواہ مخالف چہ جائی انکہ بسبب پائے جانی قرینہ کی کلام ان حضرت
کا مطابق جمہور نحاۃ کی بھی ہی پس اب جائی اعراض ہی باقی نہ رہی اور وہ قرینہ یہ ہی کہ علی کی معنی کلام مین
استعلا کی ہین اور استعلا اونکی محاورہ مین بمعنی ظاہر استیلا ہی آیا چنانچہ ملاحظہ کتب لغت سی معلوم ہوتا ہے
کہ عرب کہتی ہین کہ علوت الرجل ای غلبتہ پس معنی کانا علی الحق کی یہ ہونگی کہ کانا غالبین علی الحق والحق مغلوبا عنہما
اور یہ جو معصوم نی فرمایا ہی کہ مراد حق سی امام الحق جناب امیر ہین امر حق ہی اور کچھ بعید نہین اسواسطے کہ لفظ
حق کا اطلاق خدا اور رسول اور امام ملائکہ اور موت اور قیامت اور قرآن اور کلمہ اور کلام پر ہوتا ہے
کما لا یخفی پس اگر مراد حق سی مولائی برحق ہون تو خلاف حق لازم نہین آتا اور مخفی نرہی کہ اسمقام مین دو
وجہین اور بھی ہین کہ حمل کلام معصوم کا اونپر صحیح ہی وجہ اول یہ ہی کہ علی معنی استعلا ہو وی پس معنی کانا
علی الحق کی یہ ہونگی کہ وہ دونو کہ ہین باطل حق پر تو قیمت لیگئی اور اونہون نی حق کو پست کر دیا جیسا
کہ معصوم دعائی صنمی قریش مین ارشاد فرماتی ہین پس بنا بر طریقہ جمع بین الحدیثین کی ارادہ اس معنی کا کلام
معصوم سی صحیح ہوگا اور یہ نوع استعلا مستلزم استیلا ہی ہی پس اس وجہ سی بھی مقدر ہونا لفظ مستولیین کا
صحیح ہوگا کما فعلہ المعصوم قائل وجہ دوم یہ ہی کہ کلام عرب مین علی کو مقام مخالفت اور نفرت
اور عداوت مین بھی اطلاق کرتی ہین چنانچہ شایع و ذایع ہی کہ بیچ محاورہ عرب کی مقام جواب یا اعتراض
مین کہتی ہین ھذا لنا لا علینا یعنی یہ امر نافع ہی واسطی ہمارے ہی نہ مخالف اور مضر ہماری اور مشہور ہی
کہ جب اثنائی راہ مین لشکر حر جناب سید الشہدا سی ملاقی ہوا تو حضرت نے حر سے فرمایا علینا ام لنا
یعنی تو ہماری کمک کو آیا ہی یا ہماری عداوت پر کمر باندھی ہی وایضاً قال اللہ تعالے لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت قال صاحب الکشاف
ینفعہا ما کتسبت من الخیر ویضرہا ما اکتسبت من الشر پس بنا بر اسوجہ کے معنی کانا علی الحق

کی یہ ہونگی کہ وہ دونو مخالف حق کی اور دشمن حق تھے اور یہی معنی قول آیندہ مین بھی معصوم نی فرمائی ہین
پس ارادہ اس معنی کا کلام امام سی اسمقام مین بھی صحیح ہوئیگا فافہم پھر معصوم علیہ السلام ارشاد فرماتی ہین کہ یہ
جو مین نی کہا ماتا علی الحق مراد اوس سی یہ ہی کہ عداوت حق پر مری یعنی جناب امیر کی عداوت تا دم مرگ اونکی
دلونمین رہی اور تا دم مرگ نام نہو ہی اسمقام مین علی کو بہ معنی عداوت معصوم نے اطلاق فرمایا ہی
جیسا کہ ہم نے وجہ ثانی مین بیان کیا پھر معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ
پس مراد رحمۃ اللہ سی رسول خدا ہین کہ وہ ان دونو کی دشمن ہونگی بروز قیامت اور نپر غصہ ناک ہونگی
اور انسی روز قیامت کو انتقام لیوینگی مترجم کہتا ہی کہ اس مقام مین بہی علی کو معصوم نے مقام عداوت
مین ارشاد فرمایا ہی اور رحمت خدا ہونا حضرت رسالتمآب کا مقام شک وارتیات نہین حق تعالے
خود فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بر صورت اہل انصاف پر معانی
ان الفاظ کے ظاہر و باہر ہوے کہ ہرگز یہ الفاظ مقام مدح شیخین مین وارد نہین ہین بلکہ سراپا یہ حدیث
رد و قدح شیخین پر دلالت کرتی ہی انتہی بلفظہ اس تاویل کی غلطی ہم چند دلائل سے ثابت کرتے ہین
پہلی دلیل اس رسالے کے مولف نے بتقلید اپنی علما کی جو کچھ واہیات بیان کیا ہی اوسکی نقل کرنیسے
مجھے شرم آتی ہی اگر احادیث کی ایسی ہی تاویلین کیجاوین تو کوئی حدیث کسی کی مدح وثنا مین باقی نرہے
بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سی موافق اپنی مطلب کے بنالے کسی ہندو کے
نقل ہی کہ اوس نی ایک مسلمان سی کہا کہ ہماری رام لچھمن کا ذکر تمہاری قران مین بہی ہی وہ مسلمان
ہوکر پوچھنے لگا کہ کس جگہ قران مین انکا ذکر ہی اوس نی کہا کہ سورہ یوسف کے اول مین جو الر حروف مقطعات
ہین اونمین الف سی مراد اللہ ہی اور لام سی مراد لچھمن اور رے مراد رام ہین وہ مسلمان
یہ سنکر ہنسنے لگا لیکن ہمارے نزدیک جو تاویل امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کی حضرات
شیعہ نے کی ہی وہ اس ہندو کی تاویل سی بہی بدتر ہی اس لئی کہ اوسنی تو حروف کی لحاظ
سے کچھ جوڑ ملا دیا لیکن شیعون کے علمانی جو کچھ فرمایا وہ تو سراسر بیجوڑ ہے اور ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیت علیہ السلام کی شان مین جو احادیث ہین اونمین ایسی ہی تاویلات بیجا کرسکتا ہی

فما ہو جوابہم ہو جوابنا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

قبل از جواب باصواب کچھ گزارش خدمت شریف ہی ایک یہ کہ صاحب اولہ تقیہ نی الزام خیانت نے
انتقل آپکی علما کو دیا کہ اول و آخر حدیث چھوڑ کر کچھ الفاظ کو لتقط کیا اور مصداق ان اللہ لا یحب الخائنین
کی ہوئی مگر آپ سی اسکا جواب نہو سکا اور سکوت آپکا دلیل تسلیم ہی اس بات کی کہ آپ کے علما بڑے
خائن ہین لیکن ان خیانتون سی بھی کوئی کام نہ نکلا اور شیعہ آپ دام فریب مین نہ آئی اور آپ کی ثلثہ اونکی
نزدیک جیسی کی تیسی بلکہ ایسی کی تیسی رہگئی دوسری یہ کہ کہنا ظاہری معنی عبارتون مین مراد ہوتی ہین کہان تاویلی
معنی مراد ہوتی ہین اسکا کوئی قاعدہ ہی یا نہین اگر نہین ہی تو ہر شخص کو ہر جگہ اختیار ہی کہ جو جی چاہی بنا لیا کرے
عیسی بدین خود موسی بدین خود آپ کیون لڑتے جھگڑتے ہین لکم دینکم ولی دین اور اگر کوئی
قاعدہ ہین العقلا معین ہی جیسا کہ بین الفریقین جاری ہی کہ بضرورت معنی ظاہری سی عدول کرتے
ہین تو پھر معنی تاویلی پر اعتراض کرنے کے کیا معنی ہان اگر معنی تاویلی مین کوئی نقص ہی یا کوئی قباحت
لازم آتی ہی تو اوسکو بیان کرنا اور بات ہی اور ترک معنی ظاہری پر اعتراض کرنا اور بات ہی اور آپنے
ہر چند فرمایا کہ ہم اس تاویل کی غلطی چند دلائل سی بیان کرتی ہین مگر کل کا مدار اسی پر ہی کہ معنی ظاہری
نہین ہین ہان حضرت ہم اسکا اقرار کرتی ہین کہ یہ معنی ظاہری نہین ہین بلکہ یہ معنی باطنی ہین اور وجہ ترک
ظاہر کی یہ ہی کہ ہمارے نزدیک ہزارون دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہی کہ جسکا نمونہ ایک کتاب لعین اور ایک
کتاب نفاق الشیخین ہی کفر و نفاق شیخین بلکہ شیعہ ثلثہ و اتباعہم کا ثابت ہوا ہی اس لئی معنی ظاہری سے
عدول کیا قولہ پہلی دلیل اقول یہ دلیل علیل فقط دعوائی بی دلیل ہی آپ فرماتی ہین کہ بہت
واہیات بیان کیا کہانسی ثابت ہوا کہ واہیات بیان کیا ہم کہتی ہین کہ بہت اچھا بیان کیا ہی تم خود واہی ہو
تمہاری کل علما واہی اونکی بیانات بھی کل واہیات ہین ہماری دعوی کی دلیل وہی ہی جو تمہارے
دعوی کی دلیل ہی حضرت سلامت فقط ایکی زبان مبارک سی فرما دینی سی کہ فلان سخن واہیات ہی کوئی
بات واہیات نہین ہوسکتی جبتلک کوئی دلیل نہ قائم فرمائی قولہ اوسکی نقلی کرنے سے مجھے شرم آتی ہی

اقول یہ شرم فقط لسانی مثل حیاء عثمانی کی ہی اور اگر در حقیقت کچھ بھی غیرت اور حیا ہوتی تو عبارت رسالہ اولہ تقیہ کیون نقل کرتی قولہ تو کوئی حدیث کسیکی مدح و ثنا مین باقی نرہی اقول البتہ کوئی حدیث مدح ثلثہ مین تو باقی نرہی کہ جسکو شیعون نے بگاڑ نہ ڈالا ہو لیکن الحمد للہ کہ احادیث مدح و ثنائے اہلبیت طاہرین باجماع امت کلہم اجمعین اپنے حال پر انکی مدح و ثنا پر دال اور انکے اعداے کے لیے مثبت عذاب و نکال باتفاق فریقین باقی رہگئے ہر کہ درین شک آرد کافر گردد بقول تمھارے پیرزادون کے یہان سچ ہی قولہ بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سے موافق اپنے مطلب کے بنالے اقول اگر ملاحدہ و زنادقہ ایسی تاویلین کرتے جیسے ہم کرتے ہین تو وہ ہرگز ملحد و زندیق نرہتے بلکہ پوری طرح سے مومن ہوجاتے لیکن افسوس ہی کہ انھون نے تاویلین بیجا اور بے سروپا کین دیکھیے آیہ انما ولیکم اللہ مین معنی ولی کے حاکم و آقا و سردار کے ہین اسکو یار و دوست کے معنون مین بنایا اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول مین اطاعت اولی الامر کو مثل اطاعت خدا و رسول نہ کہا اور اولی الامر سرداران لشکر یا خلفائے منکر یا مجتہدین خطاگر کو بنایا آیہ الا المودۃ فی القربیٰ مین مودت اپنی قرابتمندون کی اجر رسالت ٹھہرایا حدیث من کنت مولاہ مین مولا بمعنے یار و دوست بنایا حالانکہ ہر لنگوٹی بندونکو برہنہ درویش کو مولا بمعنی حاکم و آقا و سردار کہتے ہین مگر خدا و رسول اور امام کی آقائی اور سرداری اور حکومت سے انکار ہی حدیث صحیح ولی کل مومن و مومنۃ من بعدی مین بھی ولی بمعنی یار و دوست کے کہے حدیث فدک حدیث قرطاس حدیث حوض حدیث کاذبین غادرین مین کیا کیا تاویلین کین کہانتک تاویلات بے سروپا کا ذکر کرون ایسی ہی تاویلین موافق اپنے مطلب کے بنالین تب تو ہمنے انکو ملحد اور زندیق کہا قولہ کسی ہندو کی نقل ہی اقول آپ نقال تو بہت بڑے ہین مگر آپکی نقلین نہایت بیموقع اور بیمحل ہین بھانڈون کی نقل سے بھی بدتر ہین اسلیئے کہ اس مین بھی کچھ جوڑ توڑ ہوتا ہی اور تفسیر حروف مقطعات قرآن کو جس مین علمائے فریقین کا اتفاق ہی کہ سوائے خدا و رسول کے کوئی نہین جانتا تاویل الفاظ سے کہ عند الفریقین بضرورت

واجب ولازم ہی کیا واسطہ علاوہ اس کے یہ نقل تو آپ کی ہمکو جھوٹی معلوم ہوتی ہی اسلیئے کہ بیچارہ
ہندو سوائے رام رام کے اللہ کو کیا جانے جو کہے کہ الف سے مراد اللہ ہی شاید اصل اس نقل
کی یون ہو کہ جب کسی سنی مسلمان آپ کے بھائی کنجڑے نصائی نے کہا ہو کہ الف سے مراد ابوبکر
ہین تب اُس ہندو نے کہا ہوگا کہ اگر ایسا ہی ہی تو رے ولام سے مراد ہمارے رام لچھمن ہین یعنی آپکی
حضرت ابوبکر مثل ہمارے رام لچھمن کے ہین وہ آپ کے دیوتا یہ ہمارے دیوتا آپ اُنکو پوجتے ہین
ہم اُنکو پوجتے ہین یہ بات ہمنے مخاطب کے لغوگوئی پر کہی ورنہ اہل علم کو ایسے لغویات سے کیا
واسطہ ایسے لغویات کا جواب دینے کو میان مشیر اور اُنکے شاگرد لوگ کافی ہین قولہ ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیتؑ کی شان مین جو احادیث ہین اُنمین بھی ایسی ہی تاویلات بیجا کر سکتا ہے
اقول ایسی ہی تاویلات تو نہین کیے مگر تم ایسے خارجیون ناصبیون نے احادیث فضائل اہلبیت
مین بہت تاویلات بیجا کیئے چنانچہ حدیث معروف و مشہور بین الفریقین انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
جسکے مضمون کیطرف بعض شعرا نے یون اشارہ کیا ہی ؎ کہ من شہر علمم علیم در است ؎
درست این سخن قول پیغمبر است ؎ مین نے یہ تاویل کی علی بیچ معنی بلند کے ہی یعنے مین شہر علم ہون
کہ دروازہ جسکا بلند ہی ان خارجیون ناصبیون نے کچھ خیال نہ کیا کہ اُنکے کل بزرگ کیسے احمق
اور بیوقوف اور الو اور گدھے تھے جو اس حدیث کو اپنی صحاح مین فضائل علی بن ابیطالب
مین لکھگئے حالانکہ اُنسے ان معنی کی راہ سے اس حدیث سے کیا واسطہ قولہ فما ہو جوابہم
فہو جوابنا اقول حضور والا محض غلط و بیجا فرماتے ہین ہرگز امر متفق علیہ مثل غیر متفق علیہ کے
نہین ہوسکتا کہ دونون کا جواب ایک ہو جاے فضیلت اہلبیت متفق علیہ کل اہل اسلام اور
ضروریات دین اسلام سے ہی پس جو شقی اُسکا منکر ہوگا وہ دین اسلام سے خارج والراد علینا
فی حد الشرک مین داخل ہوگا اور فضیلت آپ کے ثلثہ کی مختلف فیہ بین اہل الاسلام ہے
کچھ لوگ اُنکو امام اہل الجنۃ جانتے ہین اور کچھ لوگ اُنکو امام اہل النار اور بدترین کفار سے
جانتے ہین پس جب کلام امام علیہ السلام مین اُنکے حق مین امام آیا تو آپ امام اہل الجنۃ سمجھے ہم امام

Presented by Ziaraat.Com

اہل النار تجھے اگر آپ اونکا ایمان کسی دلیل قطعی سے ثابت کردیتی تو ہم بھی بخوشی خاطر اونکو امام اہل الجنۃ
کہتے مگر یہ آپ سے نہو سکا اب آپ چاہتے ہین کہ اسی لفظ مجمل سی اونکا ایمان ثابت کرین اسطرح سے
کہ لفظ امام کا ظاہر امام اہل الجنۃ ہی نہ امام اہل النار پس معنی ظاہری چھوڑکر معنی تاویل کیطرف
جانا جائز نہین ہی ہم اسکا جواب اسطرح پر دیتے ہین کہ اولا لانسلم کہ یہی معنی ظاہری ہین بلکہ
لفظ امام عام ہی اور عام کا اطلاق اوسکی ہر خاص پر ضمن جملہ افراد مین حقیقت ہی اور اسی سبب
سی اگر کوئی شخص بجائی جاء زید کے جاء انسان کہی تو اوسکا استعمال حقیقت کہین گے نہ مجاز بنا
اسکی اب دونو معنی برابر ٹھہری پس جب تم ایمان اونکا ثابت کروگے تمہاری معنی ٹھیک ہو لگے
اور ہمنے تو کفر اونکا دو ہزار دلیلون الفین سی ثابت کردیا تو ہماری معنی بیشک ٹھیک ہین ثانیا
ہم علی التنزل کہتی ہین کہ سلمنا کہ ظاہر معنی وہی ہین جو آپ فرماتی ہین لیکن ہر جگہ ظاہر معنی لینی کی کیا
ضرورت ہی تم ید اللہ کو کیون بمعنی ید قدرت اللہ لیتی ہو وجہ اللہ کو کیو بمعنی جہہ اللہ لیتی ہو جنب اللہ
کیون بمعنی جانب اللہ لیتی ہو عین اللہ کو کیون بمعنی حفظ اللہ لیتی ہو جاء ربک کو کیون بمعنی
جا امر ربک کہتے ہو من فی السماء کو کیون بمعنی من امرہ فی السماء کہتی ہو اگر فرمائی کہ یہان
ضرورت تنزیہ الرحمان من النقصان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہون تو ہم کہینگے
کہ ہمکو بھی ضرورت تنزیہ اخوان الشیطان من الایمان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد
نہین لے سکتے اسلیئے کہ غصب خلافت اور غصب فدک وغیرہ نے اونکی کفر و نفاق کو ہمارے
نزدیک ثابت کردیا ہے پس یہی وجہ ہوئی کہ ہمنے لفظ امام سے امام اہل نار سمجھا نہ امام اہل الجنۃ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل یہ قول جو شان مین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے
کہا گیا وہ امام جعفر صادق کا ہی اور امام موصوف تقیہ سے ممنوع نہی اونکو حکم تھا کہ وہ کسی سے
خوف نکرین اور بلا خوف و خطر علوم اہلبیت کو منتشر کرین تو اونہون نی کس لئے تقیہ کیا اور کیون
ایک دو ناصبی کی درسی ایسی بڑی تعریف کی اور پھر جب وہ چلے گئے تو اسکی تاویل کرکے اپنے

Presented by Ziaraat.Com

خواص کو اصل مطلب سمجھایا اور وہ قول جس سی ثابت ہوتا ہی کہ امام موصوف تقیہ سے ممنوع تھے
یہ ہی بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نی اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نی لکھا ہی کہ جو صفحہ امام جعفر صادق
کا تھا اوسمین اونکے لئے یہ حکم تھا حدث الناس وافتہم ولا تخافن الا اللہ وانشر علوم
اہلبیتک وصدق اباءک الصالحین فانک فی حرز امان کہ تمام مخلوق کو فتوے دو اور اونسی باتین کرو
اور کسی سے سوائی خدا کی نہ ڈرو اور اپنی اہلبیت کے علوم کو منتشر کرو اور اپنے اباء صالحین کے
تصدیق کرو اس لیئے کہ تم حرز اور امان مین ہو پس باوجود اسکی کہ جب ایسی اطمینان کا حکم الہی اونکو
ہو چکا تھا اور تقیہ کرنے سے وہ منع کر دئے گئے تھے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ کسکا خوف تھا جسکے
سبب سی ایسی تعریف صحابہ کرتے تھے اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے افسوس ہی کہ شیعان
علی نے اپنی امامون کی محبت کے پیرایہ مین ایسی ہجو کی ہے اور اونپر کیا کیا تہمتین لگائی ہین تیسرے
دلیل اگر کوئی شیعہ کہے کہ یہ عبارت زائد بہی اصل حدیث مین داخل ہی تو کیا وجہ ہی کہ ایک ٹکڑا
اوسکا تسلیم کیا جاوے اور دوسرا ٹکڑا زائد اور غلط ٹھرایا جاوے اس لئی ضرور ہی کہ کل عبارت
حدیث کی تسلیم کیجاوی اور جو تاویل اوس حدیث کی امام نی بیان کی وہ بہی امام ہی کیطرف سی مجھے
جاوی اوسکا یہ ہی کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلا حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم کہ اقرار آدمی کا
اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدے سے جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہے وہ انپر حجت ہی اور
جو تاویل کی گئی ہی وہ ہمپر حجت نہین اور قطع نظر اسکی عادت بہی محدثین شیعہ کی یہ ہی کہ وہ عبارات
کو حدیث کی کم و بیش کر دیا کرتی ہین اور اپنی مذہب کی موافق بنالیتی ہین جیسا کہ ملا باقر مجلسی رونے
حدیث مسئلہ قضا و قدر مین شیخ صدوق کی نسبت بیان کیا ہی انما فعل ذلک لیوافق مذہب اہل العدل
پس جب اونپر اعتماد اس امر کا نرہا کہ وہ حدیث مین تحریف نہین کرتے اور کچھ نظر و تبدیل راہ
نہین دیتی تو پھر کیونکر وہ تاویل جو سراسر لوچ و خرافات ہو صحیح سمجھا وے اور ایسے
واہیات کے ائمہ کیطرف کیونکر نسبت دیجاوے حالانکہ ائمہ خود اس امر کی شکایت کرتے رہی ہین اور
اپنے شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین کہ وی تاویلات غلط اون کی احادیث مین کر دیتی ہین

اور حدیث کے مضمون کو اور کا اور بنا دیتی ہین چنانچہ ابو عمرو کشی نی امام جعفر صادق علیہ السلام کی
ایک حدیث کو اسی بارہ مین نقل کیا ہے وھو ھذہ ان الناس ولعوا بالکذب علینا
ان اللہ افترض علیہم لا یرید منہم غیرہ وانی احدث احدھم بالحدیث
فلا یخرج من عندی حتی یتاولہ علی غیر تاویلہ ذلک انہم لا یطلبون
بحدیثنا وحبنا ما عند اللہ وانما یطلبون الدنیا کہ اوسیون نی بہت زیادتی کی ہی ہمرجھوٹ
کے لگانیمین جو حدیث انسی کہتا ہون وہ میری پاس سی نکلتی نہین باتی کہ وہ ہین اوسکی دوسری تاویل
خلاف کرنے لگتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وی میری احادیث سے اوس چیز کے طالب
نہین جو خدا کے پاس سی بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین پس جبکہ خود امام کی تصدیق سی ثابت ہوا
کہ اونکو پاس بیٹھنی والونکی یہ عادت تھی کہ وہین بیٹھی بیٹھی اونکی احادیث کی تاویل غلط کر دیا کرتی تھی تو پھر ایسی
لوگونسی کیا بعید ہی کہ اونہون نی ایسی تاویل اس حدیث کی بھی کی ہو جو تھی دلیل اوس تاویل پر جو اس حدیث
کے الفاظ کی کی ہی اگر غور بحث کرین تو ہمکو معلوم ہو جاوی کہ وہ کسقدر مہمل اور غلط اور خلاف محاورہ
ہے اول تاویل لفظ امامان کی یہ کی ہی کہ اما ما اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا ہے
لیکن موافق قاعدہ نحو کے حذف مضاف الیہ کا سوائی حالت تنوین یا بناء مضاف یا اضافت ثانیہ
کے جائز نہین اگر شک ہو تو رضی اوٹھا کر دیکھو دوسرے لفظ امام جب مطلق چھوڑا گیا تو اوس سے
وہی معنی جو اصلی ہین یعنی مدح اور ضعف کی مراد لیئی جاوینگی اسلیئی کہ لفظ مطلق سی فرد کامل مراد
ہوتا ہی تو کیونکر اوس سی امام اہل النار مراد ہو سکے ہین بخلاف آیہ ائمہ یدعون الی النار
کی کہ وہان یہ لفظ تقیید ہی نہ مطلق دوسری تاویل قاسطون کی بھی غلط ہی اس لیئی کہ قرآن شریف
مین بمقابلہ مسلمون کے قاسطون وارد ہے پس یقین معنی کیواسطے قرینہ کا ہونا ضرور ہی کہ وہ
آیہ مین موجود ہی اور احادیث مین مفقود بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین
کی ہی تیسری حق سی مراد نام علی مرتضی کا لینا خلاف عرف عام ہے اور تبادر افہام اور معنی
ظاہری کی ہی بغیر پہلی ہونے ذکر مرتضوی کے حق سی ان کا نام مراد لینا حدیث کو چیستان معمہ بنانا ہے

علاوہ اسکی حرف علی کو بمعنی اتیہ لا بلا دلیل تو اردو بیا اور لیتیا کو مرادف اعطا اور بخشنا بمعنی بنانا
اور خرافات بنانا ہی اور لغت مین قیاس کو دخل دینا والانکہ قیاس فی اللغۃ جائز نہین غور کرنا چاہئی
کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی تو اوس سی مراد ہوتی ہی کہ وہ حق پر ہی یا یہ مراد ہوتی ہی کہ وہ باطل
پر چوتھی تاویل علیہا رحمۃ اللہ یوم القیامۃ کی جو کی گئی ہی اسکی نسبت کسی نی خوب لطیفہ کہا ہی
کہ حضرات امامیہ جب اپنی پیشواؤنکی حق من رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین تو ہم سمجھتی ہین کہ علیہ سی ہی مخالفت
مراد ہی اور رحمت اللہ سے رسول اللہ مراد ہین یعنی مخالف ہی رسول کا استغفر اللہ کہ حضرات
شیعہ احادیث کو ایسی تاویلات بیجا سے مضحکۂ اطفال بناتی ہین اور ائمہ پر ایسے بیجا تاویلات کی
تہمت کرکے اپنی حماقت ذاتی کو ثابت کرتی ہین

یقول احقر بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

دوسری دلیل ہی آپ کے مثل اول کی مثبت غلطی تاویل نہونی اس لئی کہ بفرض صحت اس بات کے
کہ بالخصوص امام جعفر صادق علیہ السلام پر حرام ہو حضرت کے کلام مین کوئی تاویل اگرچہ فی
نفسہ صحیح ہو جاری نہوگی اور جاری نہونا تاویل کا اور بات ہے اور فی نفسہ غلط ہونا تاویل کا اور
بات ہی حالانکہ آپ مدعی اثبات تھی نہ امر اول مگر اگر اتنی لیاقت نہ تھی کہان ہی جو ہر بات مین تفحص
کرسکین بہرکیف دعوائی حرمت تقیہ پر امام جعفر صادق تراشیدہ نقش روز فیض آبادی کو ہمارے
علمائی اعلام نی بوجوہ سدیدہ مقامات عدیدہ مین باطل کیا ہی چنانچہ بعض مقامات اوسکے
نظر حضرت مخاطب سی بھی گزری جیسا کہ چوتھی دلیل ایمان ابوبکر مین جو عبارت حدیقہ سلطانیہ
کی نقل کرکے بمقتضائی انکہ دروغگو را حافظہ نباشد منسوب طرف مقتضا کے ہے حالانکہ وہ خود
ناقل ہین اسی مقام کے محصل اوسکا یہ ہی کہ اگر تقیہ مخالف خوف خدا ہی تو جناب رسول خدا کو بھی یہ
ناری خوف خدا سی عاری سمجھی جیسا کہ فرماتی ہین مگر ناصبی پیغمبر خدا را کہ از خوف کفار در حصین غار
اختفا فرمودہ و در بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ از خوف خدا نا کل و بخوف
غیر مایل می داند انتہی ملخصاً لیکن بعد دیکھنے سب جوابونکی کسی جواب سی متعرض نہونا اور دوسرے

راگ بھاگ گایا ہوا موچی صاحب کا گانا کمال حیرت مین ڈالتا ہی کہ سوائے ضلال اور اضلال کی کس
امر پر محمول کیا جاوے اور چونکہ علمائے اعلام نے اسمقام کو بتوضیح تمام لکھا ہی اب ہمارا جی نہین
چاہتا کہ کچھ لکھین مگر بنظر اسکے کہ مومنین کو چندان زحمت رجوع طرف کتب دیگر کے نہو کچھ لکھے دیتے
ہین کہ فقرہ لا تخافون الا اللہ اگر دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کرے تو قول خداوند تعم فلا تخشوا الناس واخشون
بھی دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کریگا اسلیئے کہ مفاد دونو کا سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا ہے
پس یہ آیت ناسخ آیات تقیہ مثل الا ان تتقوا منھم تقاۃ اور الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
اور امثالہا کے ہوگی لیکن کسی نے مفسرین سے احدہما کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ نہین کہا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جو معنے موچی صاحب اور انکے اتباع سمجھے محض غلط ہین اور اگر کوئی شخص زبردستی
بحجت و دلیل مدعی نسخ ہو تو خصم اسکا مدعی اسکے عکس کا نسخ مین ہوسکتا ہی یعنے آیات تقیہ نے
آیہ لا تخشوا الناس کو منسوخ کردیا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ نہ کوئی اسمین سے ناسخ ہی اور نہ منسوخ
ہی بلکہ اپنے اپنے مقام کے احکام ہین جہان خداوند تعم نے حکم اعلان دیا ہی وہان اعلان واجب
ہی اور سوائے خدا کے اس اعلان مین کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور حکم خدا کی تعمیل کرنا چاہیئے خواہ
جان جائے خواہ رہے اور جہان خداوند تعم نے حکم کتمان دیا ہی وہان کتمان اور پوشیدگی واجب
ہی اور اس کتمان مین بھی سوائے خدا کے کسی سے نڈرنا چاہیے اور تعمیل حکم خدا کرنا چاہیے اور
ہرگز خوف اسکا نکرنا چاہیے کہ اعدا شماتت کرینگے اور بودا اور بزدل کہینگے بلکہ لا یخافون لومۃ
لائم پر ایسے مقامات مین نظر رکھنا چاہیئے جیسا کہ جناب رسول کو جب حکم بہ کتمان دعوت
تھا بکتمان دعوت فرمائی اور جب حکم باعلان دعوت ہوا باعلان دعوت فرمائیے مثل حضرت
نوح کے ثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا جدا ان موقع و محل اعلان کا
تھا اعلان اور جہان موقع اخفا کا تھا اخفا کیا پس مقام اخفا و اعلان دونون مین لا تخشوا الناس
واخشون کی تعمیل حکم موجود ہی اور جس جگہ پر انسان بمقتضائے لا تلقوا بایدیکم
الی التھلکہ مامور بتقیہ ہی وہان تقیہ کو خشیۃ اللہ سے خارج کرنا کمال نافہمی و نادانی ہی

Presented by Ziaraat.Com

ہان جو مقام تقیہ کا نہین جیسے جہاد مین وہان خوف ناس سے بھاگ کھڑے ہونا فقد باء بغضب من اللہ
سے نڈرنا کام حضرات ثلثہ کا ہی اب آیئے مانحن فیہ مین چونکہ دیگر ائمہ علیہم السلام کو بسبب غلبہ
متغلبین بنی امیہ و بنی عباس کے نشر علوم اہلبیت طاہرین کے بہت کم مہلت ملی بخلاف امامین ہمامین
ابو جعفر الباقر و جعفر الصادق علیہما السلام کے کہ چونکہ امویہ و عباسیہ آپس مین فکر نزاع مین تھے اور ائمہ
اہلبیت علیہم السلام کیطرف چندان متوجہ نہ تھے اسلیئے امامین علیہما السلام کو اسقدر حاجت تقیہ نہ تھی
جیسے اور امامون کو تھی بنا برین ان دونون بزرگوارون کو حکم نشر علوم دین ائمہ اہلبیت طاہرین ہوا چنانچہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مین چار سو کتابین جو اصول اربعہ مائہ کہلاتے ہین تصنیف ہوئین
اور آنحضرت سے چار ہزار راویون نے روایت احادیث کی کہ کچھ انمین سے سنی بھی ہین اور نظر
بمصلحت وقت ممکن ہی کہ حضرت نے انکو جواب بتقیہ دیا ہو اور ممکن ہی کہ بوجہ حاضر مجلس ہونے
کسی خارجی یا ناصبی کے کہ اس سے ضرر اپنا یا بعض شیعون کا متصور ہو آنحضرت نے اسوقت کوئی
بات تقیۃً موافق مذہب اس خارجی اور ناصبی کے بیان فرمائی ہو اور وقت دیگر اسکے توضیح و تصریح
کی ہو اور چونکہ اسوقت خاص مین وہ حضرت محکوم من اللہ اسیطرحکی کلام کے تھے لہذا اس امر کو
نہ مخالف لا تخافن الا اللہ کے کہسکتے ہین جیسا کہ ہمنے بیان کیا کہ تقیہ مقام تقیہ مین حکم خدا ہی پس
خلاف خوف خدا نہوگا بلکہ اسکا خلاف البتہ موجب عدم خوف از خدا ہوگا اور نہ اسکو مخالف
نشر علوم دین آبائی کہسکتے ہین اسلیئے کہ بموجب قول آنحضرت کے التقیۃ دینی و دین آبائی احکام
تقیہ بھی اوقات تقیہ مین دین اہلبیت طاہرین سے ہین فقد سقط ما ہفا المخاطب بمقالتہ السخیفہ +
و اسکافہ النجس کالجیفہ + باقوالہ کالبوالہ الکسیفہ و تفصیل المقام فی الحدیقۃ الشریفہ **قولہ** امام موصوف
تقیہ سے ممنوع تھے **اقول** لا نسلم کہ ممنوع تھی اور جو عبارت صحیفہ منقول باخبار احاد غیر المعول علیہ
فی الاعتقاد بعد اسکے نقل کرتا ہی اسکی کسی لفظ کو دلالت اوپر منع از تقیہ بمقام تقیہ کے نہین
ہی **قولہ** تمام مخلوق کو فتوی دو **اقول** یہ اعم اس سے ہی کہ فتوی بتقیہ ہو یا بلا تقیہ لفظ افتہم کو کسیطرح
کی دلالت دلالات ثلثہ سے بلا تقیہ ہونے پر نہین ہی **قولہ** اور انسے باتین کرا **اقول** یہ کسی

Presented by Ziaraat.Com

الّو کی باتین ہین معنی حدیث الناس کی احادیث اپنی ابا و اجداد طاہرین کے بیان کرنیکے کیون
نہین کہتے یہ بھی اعم تقیہ و غیر تقیہ سے ہے اور ہرگز حدیث کو دلالت اوپر غیر تقیہ کے نہین ہے قولہ اور کسی
سے سوائے خدا کے نہ ڈرو اقول ممکن ہے کہ یہ امر محمول کیا جاوے اُس مقام پر جہان اعلان
ضروری ہے اور کتمان وہان جائز نہین ہے اور ممکن ہے کہ محمول ہو اسپر کہ مقام اعلان مین اعلان
اور مقام کتمان مین کتمان کر اور اس اعلان و کتمان مین سوائے خدا کے کسی سے خوف نہ کر پس یہ
بھی اعم ہوگا تقیہ اور غیر تقیہ سے جیسا کہ تو نے پیشتر جانا قولہ اور اپنے اہلبیت کے علوم کو منتشر
کرو اقول علوم اہلبیت اعم احکام تقیہ اور غیر تقیہ سے ہین مقام تقیہ مین تقیہ ہین اور مقام
غیر تقیہ مین بلا تقیہ ہے والسقیۃ دینی و دین آبائی اسپر شاہد ہے پس علوم دین اہلبیت کو مخصوص
بلا تقیہ مین کرنے کی کیا معنی قولہ اور اپنے آباء صالحین کی تصدیق کرو اقول آباء صالحین
کے احکام تقیہ و بلا تقیہ دو تو تھے پس اپنے اپنے مقام مین اگر دونو بیان نفرماتے تو تصدیق
انکی کیونکر ہوتی قولہ اسلئے کہ تم حرز و امان مین ہو اقول یعنی نشر علوم دین آبا مین حرز و
امان مین ہو بخلاف دیگر ائمہ علیہم السلام کے کہ اونکو جور و ظلم متغلبین خلفاء ساختہ اہلسنت سے
اکثر اوقات خانہ نشینی اور سکوت و صموت مین گزری اور نشر علوم آبائی نفرما سکے قولہ
اور تقیہ کرنے سے منع کر دیئے گئے تھے اقول محض کذب و دروغ ہے کہ مقام تقیہ
مین بھی تقیہ سے منع کر دیے گئے تھے ہان مقام غیر تقیہ مین البتہ تقیہ منع کر دیئے گئے
تھے اور بہ نسبت اور امامون کے انکے لیے مقام غیر تقیہ زیادہ تھا اسلیے افتاد نشر احادیث
و نشر علوم اور امامون سے زیادہ کیا اور سکوت و صموت کی نوبت نہ آئی اس سے نہ بات
لازم نہین آتی کہ کبھی مقام تقیہ مین بھی تقیہ نہ کیا ہو قولہ اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے اقول
یون کیون نہین فرماتے کہ اپنے کلام بلاغت نظام سے ملعونون کو الّو بناتے تھے اور مومنین کو ہدایت فرماتے
تھے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین قولہ کیسی ہجو کی
ہے اقول یہان تو امام نے ہجو ملیح آپکے شیخین کی کی ہے شیعون نے کسیکی ہجو نہین کی ہان نعمت خان عالی

نے البتہ اسی دھمکی کی بجو بلیغ اپنے قصیدہ مین کی ہی جہان کہا ہے بیت نعل کمیت قلم سودہ بمیدان
نعت چو بہ کہ بگیرد انتقی رحمی یاران او یقین ہے کہ اسکو سنکے آپ بہت خوش ہونگے مگر دیکھو کسی شیعہ
کے سامنے اسکو نہ پڑھیے گا اسلیے کہ اسکا ڈر ہے کہ بگرد انیدن نعل کمیت بلکہ نعل در آتش نہ کرے
ہمارے نزدیک جو آپکی مہتری کی بات تھی ہمنے کہدی آئندہ آپکو اختیار ہی قولہ تیسری دلیل اگر
کوئی شیعہ کہے اولاً یہ تو دلیل ابطال تاویل کی بیان فرماتے ہین اسکو اس سوال و جواب سے کہ اگر کوئی شیعہ
یون کہے تو ہم یون جواب دینگے کیا واسطہ ہی اس سوال و جواب کو ابطال تاویل مین کیا دخل ہے
وعدہ کچھ بیان کچھ خدا و خدا دیوانون کی جھک یا مجنون کی بک ہے اس لغو بیانی پر اگر حضور کو لاغی
حاصل ہین تو بہت بجا ہی اور درست ہی اور آپکے قامت زیبا پر چالک و پتلون سی ہی بھی
زیادہ جچتی ہی قولہ صغیرہ اقرار فضیلت شیخین کا ہی وہ اور بہتر حجت ہی اقول خدا کی قدرت شیعون
سے امید وار اقرار فضیلت شیخین ہین حضرت مخاطب خوش فہم ہی کوئی پوچھے کہ اگر شیعون کا اقرار
کسی فضیلت کا ہوتا تو معنی امامان کے امامان لاہل النار کیون کہتے تمہاری طرح امامان لاہل الجنۃ
کیون نہ کہتے اسمین شک نہین کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجت ہی مگر اقرار بھی تو ہو اگر فقط لفظ امامان
کہنے سے اقرار فضیلت ہو جاتا ہی تو ہم آپسے پوچھتے ہین کہ اقرار فقط لفظ بدون لحاظ المعنی سے ہوتا
ہی یا لفظ مع المعنی سے صورت اولی مین فقط اقرار لفظ کا ہوا نہ معنی کا اور اقرار لفظ کو اقرار المعنی
لازم نہین اور فضیلت لازم اقرار المعنی ہے نہ اقرار اللفظ اسلیے کہ ہر لفظ بدون لحاظ المعنی مہمل
ہی اور لفظ مہمل سے کسی چیز کا اقرار نہین ہوتا اور در صورت ثانیہ یعنی لفظ مع لحاظ المعنی پس جب
قابل ان معنون کا اقرار ہی نہین کرتا بلکہ دوسرے معنے لیتا ہی جو مستلزم رذیلت ہین تو آپ اسکو مقر فضیلت
کیونکر کہتے ہین مثلاً کوئی شخص آپکو کاربگر کہے اور اسکے دل مین یہ ہی کہ چونکہ آپ اٹاٹے کی رہنے والے
ہین اسلیے مراد اسکی اٹاٹیکا کاربگر ہے تو آپ فرمائینگے کہ تونے اقرار ہماری فضیلت کا کیا اسلیے
کہ لفظ کاربگر سے کاربگر اٹاٹیکا مراد لینا تاویل باطل ہے اور ہزارون جگہ لفظ کاربگر بولا جاتا ہی
اور کوئی اس سے چمار کے معنی نہین سمجھتا اور باعتبار قاعدہ نحوی کی بھی یہ تاویل باطل ہی کہ حذف

مضاف الیہ لازم آتا ہی اور وہ جایز نہین ہے جناب والا ہمنے فرض کیا کہ یہ تاویلین اسکی باطل ہی
مگر اہل انصاف ایسے شخص کو مقر فضیلت کہینگی یا مقر رذیلت کہینگے آپ خود ہی بانصاف فرمایئے کہ
اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ مین تجھکو پانچ دونگا اور اسکی غرض پانچ جوتے ہین تو آپ خواہی
نخواہی اس سے پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان دلائیگا اور فرمائیگا کہ اقرار عقلا کا حجت ہی اور لفظ
پانچ سے پانچ جوتے ہمارے ذہن مین نہین سماتے بلکہ پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان ذہن مین
آتی ہین اور باعتبار نحو کے بھی یہ باطل ہی کہ حذف مضاف الیہ لازم آتا ہی قولہ شیخ صدوق کی نسبت
بیان کیا ہی اقول یہ گایا ہوا راگ ہے جواب حدیث نجوم مین ہم آپکا کذب و افترا بخوبی ثابت کر چکے
فاجع ثمہ قولہ شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین اقول جی نہین سنیون پر لعنت ملامت کرتے
آئے ہین شیعون پر تو کبھی نہین کی مگر ساتھ سنیون کے جھوٹھون پر البتہ لعنت کی اور ہم بھی کرتے ہین
قولہ چنانچہ ابو عمر کشی نی اقول اس حدیث سے آپ استدلال کرتے ہین اس بات پر کہ حضرت نے
اپنے شیعون پر لعنت کی حالانکہ اس حدیث مین کہین شیعون کا ذکر ہے نہ کہین لعنت کا ذکر ہے
کے ترجمہ مین آپ خود کہتے ہین (آدمیون نے) پھر
اس سے شیعون پر کہان سے لعنت نکلی اگر فرمایئے کہ ناس سے مراد شیعہ ہین تو شیعہ کہتے ہین کہ ناس
مراد سنی خناس ہین کہ وہی امامون پر جھوٹھ لگاتے تھے اور امامون کے کلام کی تاویل بمدح ثلثہ
کرتے تھے اسلیے کہ مدح ثلثہ مین حکام جور سے دنیا ملتی تھی نہ ذم ثلثہ مین کہ آپ کو نہین معلوم کہ ہزارون
سنیون نے اہلبیت سے روایت کی ہی مگر متعصبین اہل سنت نے خصوصا بخاری نے اون احادیث
کو صحیح نہ سمجھا اور اپنی صحاح اسقام مین اسکو جمع نہ کیا لیکن شیعون نے کبھی نظر اسلے کہ کلام انکے
امام کا ہی جمع کیا اور اسکی تاویل بمدح ثلثہ نہین کی اور اسکا نام اپنی اصطلاح مین موثق و
معتبر رکھا لیکن مرتبہ اسکا صحاح و حسان سے کم ہی کما لا یخفی علی من نظر فی الاخبار و خلال ما تاملہ
قولہ جو کچھ دلیل اس تاویل پر جو اس حدیث کی الفاظ کی ہی اقول اگر ہم تاویلات سے قطع نظر کرکے
الفاظ کو اونھین معنون مین رکھین جو آپ سمجھے ہین لیکن مطابق اپنے مذہب کے مثل دیگر احادیث کے

محمول بر تقیہ کرین تو اسمین کسی کے باپ کا کچھ اجارہ نہین ہی ہر چند نام تقیہ آپکو جیتے جی جلا بہنا کی جہنم کو پہونچائے
ہماری پاپوش سے ہمارا تو مذہب یہی ہی کہ التقیہ دینی و دین آبائی اور نصوص کلام الٰہی اور احادیث
رسالت پناہی سے ہم اسپر دلایل قاطعہ و براہین ساطعہ قایم کرتے ہین کہ نہ سنیون سے
آجتک وہ دلائل اوٹھ سکے نہ قیامت تک اوٹھ سکینگے بالجملہ جب ہمنے اس حدیث کو بھی مثل
احادیث دیگر محمول بر تقیہ بنا بر اپنے مذہب کے کیا تو آپکے لیے کوئی حجت ہمپر قایم نہو سکی
پھر آپکو اس زق زق و بق بق سے کہ یہ تاویل غلط ہے کیا ہاتھ لگیگا قولہ اول تاویل لفظ امامان
یہ کی کہ اماما اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا اقول واہ ری تیری عقل پتھر پڑین اس سمجھ پر
اگر لفظ امامان سے ہمنے مراد اماما اہل النار لیا تو مضاف الیہ حذف ہو گیا اور تمنے جو اماما اہل الجنۃ
مراد لیا تو مضاف الیہ حذف نہوا آپکو اتنی سمجھ نہین ہے کہ اگر یہان اضافت ہوتی تو مضاف پر
نون تثنیہ جو بجاے نون تنوین ہی کیونکر ہوتا اور جسطرح امامان اہل النار سے نون تثنیہ محذوف ہو گیا اسیطرح
امامان سے بھی نون تثنیہ محذوف ہو جاتا پس امامان کو مضاف کہنا دلیل کمال حماقت و بلاہت
و بلادت ہی حضرت سلامت امامان ایک کلی ہے کہ اسکے دو فرد ہین ایک فرد امام اہل النار
دوسرا فرد امام اہل الجنۃ ہمنے بنا بر اپنے مذہب کے فرد اول مراد لیا آپنے بنا بر اپنے مذہب
کے فرد ثانی مراد لیا یہان اضافت کو کیا دخل ہے اب حضور کو بے کسی دلیل و حجت کی ہمپر
کوئی زبردستی نہین پہونچ سکتی کہ خواہی نخواہی ہمارا مذہب اختیار کرو اور جو معنی ہمنے مراد لیا ہی
وہی تم بھی لو نہین نہین ہم ہرگز غاصبین خلافت و فدک کو امام اہل الجنۃ کہینگے اور جو اعتراض واہی حذف
مضاف الیہ کا امام اہل النار پر آپنے کیا وہی اعتراض بعینہ ہم امام اہل الجنۃ پر پلٹ دینگے
اور کالائے بد بریش خاوندش کر دینگے اور شاید اپنی سفاہت آپ فرماوین کہ ہمنے
تو امامان کے معنی اماما اہل الجنۃ کی نہین کہی بلکہ ہمنے امان سے مطلق امام مراد لیا ہی اعم اس سے
کہ اپنی فردین سے کسی فرد مین پایا جائے تو ہم خدمت شریف مین عرض کرینگے کہ ہمارے
آپکے بحث اون دونو امامون مین ہے جنکا وجود شریف خارج مین بالفعل

یعنی فی احد الازمنۃ پایا گیا ہی اور وجود مطلق امام کا من حیث ہو مطلق امور ذہنیہ سی ہی کہ وجود خارجی
اسکا ضمن مین کسی فرد کے ہوگا اگر آپنے تہذیب منطق پڑھی ہوگی تو آپکو معلوم ہوگا کہ علامہ تفتازانی
نے فرمایا ہی کہ الحق ان وجودا لطبعی بمعنی وجود اشخاصہ پس وہ امام مطلق ذہنی جو ذہن مین کسی خارجی کے
فرض کرنے سی پایا جائے وہ خارج از اعتبار ہی ہمکو اس سی بحث نہین ہے بلکہ ذہنیات و انتزاعیات
سی جب کہلاتی ہین کہ منشاء انتزاع اُنکا خارج مین موجود ہو اور آپکے امام مطلق کا منشاء انتزاع خارج مین
ضمن فردین مین ہوتا اور اب فردین سے قطع نظر کرتے ہین پس ضرور ہی کہ وجود ذہنی اُسکا مثل امثال اغوال
کی ہو اور کیونکر نہو کہ شیعہ ایسی امامون کو غول بیابانی سی بڑھکر سمجھتے ہین کہ غول بیابانی تو فقط دنیا
کی راہ مارتا ہی اور آپکے امام لوگ تو شیعون کے رہزن دنیا اور سنیون کے رہزن آخرت
تھے برا نہ مانیے گا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے قولہ لیکن موافق قاعدہ نحو کے اقول ماشاء اللہ ماشاء اللہ آپکو
علاوہ قانون دانی کے علم نحو مین بھی کمال مداخلت ہی جیسے ایک شاہ صاحب کو علاوہ کشف و
کرامات کی تاریخ دانی مین بھی دخل تھا مگر ایک طلبہ شیعہ سی نحو مین آپکا مزہ یون لیتا ہی کہ آپ
نحو کو خاک بھی نہین جانتی آپ یہ نہین دیکھتے کہ امامان کہ امامان تثنیہ ہی اور بانفاق نحاۃ نون تثنیہ
قایم مقام نون تنوین ہی پھر تنوین کی کیا حاجت ہے اور کیون نہین جایز ہی کہ ہم کہین کہ اسمقام پر امامان
مبنی اور پر الف و نون کی ہی جیسے مبنیات مین تثنیہ موصولات مثل اللذان واللتان اور کیون نہین
جایز ہی کہ یہان تکرار اضافت ہو یعنی اصل عبارت یہ ہو کہ امامان امامًا اہل النار مثل یا تیم
تیم عدی لا ابا لکم لیکن امامًا اہل النار کو اوسوقت بضرورت تقیہ امام نے حذف کر دیا تھا اور
بعد چلی جانی خارجی و ناصبی کے اُسکو ظاہر کر دیا اور تمثیل اس مصرعہ کی بہت مناسب مقام
ہی اسلیے کہ تیم و عدی کا اسمقام پر ذکر ہے اور تیم سی مراد حضرت عمر ہین بدلیل آخر مصرعہ آخر
لا یلفینکم فی صورۃ عمر اگرچہ شاعر نے کوئی دوسرا عمر مراد لیا ہو مگر شیعہ تو بڑی بیڈھب ہین وہ
انہین عمر کو مراد لیتے ہین مجبوری ہے کیا کیا جاوے ولنعم ما قیل ؎ کل الی ما سمہ لذا ہب
وللناس فیما یعشقون مذاہب - قولہ معنی جو اصلی ہین یعنی مدح و صفت کی اقول کسی لغت والی نے

یہ نہین لکھا کہ امام کے اصلی معنی مدح و صفت کی ہین بلکہ ترجمہ بلفظ پیشرو کیا ہی اور یہ اعم ہی جہنم اور بہشت
سی اور تعیین احدہما بقراین حالیہ و مقالیہ ہوتی ہی اور یہان قرینہ حالیہ عاصبیت ثلثہ ہی اب حضور
اپنی معنون کا کوئی قرینہ بتلاوین کیا بتلاوینگے وہ خود بے قرینہ اور اُنکی ہر بات بے قرینہ ہی قولہ
لفظ مطلق سی فرد کامل مراد ہوتا ہی اقول جناب والا یہان مطلق کے دو فرد مساوی ہین
اور ہر فرد مین کامل اور ناقص ہین پس فرد کامل امام اہل الجنہ کے جناب امیر علیہ السلام ہین اسمین امت محمدی
مین سوائے خوارج اور نواصب کے کسی کو شک نہین اور فرد کامل امام اہل نار کے حضرت ابوبکر ہین اور
شیعون کو اسمین بھی شک نہین مگر سنیون کو البتہ اسمین بڑا شک ہی کہ ایسا شک حضرت عمر کو بھی
نبوت جناب رسول خدا مین روز حدیبیہ نہین ہوا تھا قولہ بخلاف آیہ ائمہ یدعون الی النار کہ وہان
یہ لفظ مقید ہی اقول اسی قید نے دلالت کی ہے اوپر اس بات کے کہ ائمہ مطلق ہی اور ہر لفظ مطلق
محتاج بقرینہ حالیہ و مقالیہ ہی اور یہان مقالیہ ہی اور وہان قرینہ حالیہ غصب خلافت و غصب
فدک قولہ دوسری تاویل فاسطون کی بھی غلط ہی اقول آپ خود از سر تا پا غلط ہین ایک دوسرا
تو ہو چکا اب یہ دوسرا دوسرا کیسا اگر پہلا دوسرا اول کا تھا تو دوسری دوسری کا اول کہان
ہی اگر فرمائیے کہ کاتب کی غلطی ہی تو ہم مان لینگے مگر آپکے موچی صاحب تو نہین مانتی اور آپکو انہین
کے ٹانکے پسند اور اُسی سے خورسند ہین قولہ پس تعیین معنی کے لیے قرینہ کا ہونا ضرور ہی اقول
خدا آپکو بہت دیر تک سلامت رکھے الی یوم الوقت المعلوم ہم بھی تو بہت دیر سی یہی عرض کرتے
ہین کہ تعیین معنی کی لیے قرینہ ضرور ہی حالیہ ہو یا مقالیہ مگر آپ نہین سنتے تھی الحمد للہ کہ اب سنا
شیطان کی کان بہرے سچ ہی شیطان جان نہین مارتا مگر حیران کرتا ہی قولہ اور حدیث مین مفقود
اقول لا نسلم قرینہ حالیہ موجود ہی بلکہ مقالیہ بھی حالیہ تو آپ مکرر سن چکے اور مقالیہ سوال ناصبی اور
جواب امام اور بعد اُسکی تفصیل الفاظ قولہ بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ اقول یہ آیہ کریمہ آپکی یا اور
کسی سنی کے پیٹ مین ہوگا اُسمقام پر تو کہین اس آیہ کریمہ کا ذکر نہ تھا یہ اشارہ نہین معلوم کیونکر مشار الیہ
تک پہونچگیا اور نہین معلوم کہ یہ اشارہ خطی تھا کہ سطحی تھا کہ جسمی تھا خطی تو بیشک سنیونکے پیٹ مین گھسکر

مشار الیہ تک پہونچگیا ہوگا لیکن سطحی اور جسمی مین تامل ہی کہ باوجود عرض و طول کی کسیطرف سی سمایا کہ
جس سے خرق والتیام لازم نہ آیا قولہ تیسرے حق سی مراد نام علی اقول نام علی کا ذکر حدیث مین نہین ہی بلکہ ذات
پاک اور نفس مطہر امیر المومنین کا ذکر ہی کیون حضرت کیا علی مع الحق والحق مع علی اور یدور الحق مع علی حیث دار
کما فی الصحاح مین بھی نام ہی مراد ہی کہ ذات مراد ہی قولہ خلاف عرف عام اقول خلاف عرف عام
نفرمائیے بلکہ خلاف عامہ عمیا فرمائیے تو اسکو ہم قبول کرینگے ہمارے نزدیک ہمارا خدا حق ہی ہمارا
رسول حق ہی ہمارا دین حق ہی ہمارا امام حق ہی خصوصاً وہ امام جو نفس رسول ہی اگر وہ حق نہو تو رسول
بھی حق نہو مگر حضرات اہلسنت کی زبان سی یہ بات نہین نکل سکتی اسلیے کہ ہر حق کی مقابلہ مین ایک باطل ہی جیسے
حق کی مقابلہ مین لات و عزی باطل ہین رسول حق کی مقابلہ مین ابو سلمہ اور سجاح باطل ہین دین حق کی مقابلہ
مین دین کفر باطل ہی امام حق کی مقابلہ حضرات شیخین باطل ہین پھر بیچارہ سنی امام کو حق کسطرح کہسکے قولہ معنی
ظاہری کی ہی اقول کن مسخرون نے آپسے کہا ہی کہ مقامات تقیہ اور توریہ مین بھی ضرور ہی کہ معنی ظاہری
ہی مراد لیے جائین قولہ بغیر پہلے ہونے ذکر مرتضوی کی اقول ذکر مرتضوی ہر وقت اور ہر دم شیعون کے
دل مین ہی یہ امر ایک معہود ذہنی ہی کہ ہر دم پیش نظر ہی پہلے پیچھے کی کوئی حاجت نہین بلکہ جہان کہین ذکر
شیخین آتا ہی وہین فوراً خیال اسکا ہوتا ہی کہ ان باطلین نے حق کو باطل اور باطل کو حق کر دیا ؎ حق کو باطل
کری و باطل حق ؛ واہ وا مولوی سراج الحق ؛ ہماری بات آپکو باور نہو تو ہم اسکو کیا کرین مگر ہم اپنی سچ
پن پر ہزار قسم شرعی واللہ و باللہ و تاللہ کی کھا سکتی ہین الغرض اس حدیث مین جب سایل ناصبی کے سوال
مین ہمنی شیخین سنا تو ہمارے ذہن مین فوراً ذکر باطلین سے ذکر امام برحق آگیا پس ہمنے حق سی امام برحق
سمجھ لیا اب تو مناسب ہے کہ پہلی ذکر مرتضوی نہونے کا ذکر نفرمائیگا مگر ہم جانتے ہین کہ آپ ہرگز نہ مانینگے
اور ابوبکر کی حمایت مین بوچڑون کیطرح بھیڑی بیچینگی اور بکری کی دم دکھائے جائینگے سچ ہی کتے کی دم
بارہ برس گاڑنے سی بھی نہین سیدھی ہوتی قولہ چیستان ٹھرانا ہی اقول ہان صاحب یہ ایسی چیستان ہے
کہ شیعہ فوراً سمجھ جاتے ہین اور بوجھ لیتے ہین اور سنی بیچارے شب و روز ٹٹولتے پھرتے ہین کہ کہین
اندھے کے پاؤن تلے کوئی پتھر پڑ جائے تو اپنے شیخین کی ضیافت کرین اور قسمت آبادی اگر کہین پاؤن تلے

پڑھی گئی تو کوئی شیعہ دوڑ پڑتا ہی اور اُسکو لنڈوری کرکے اوڑا دیتا ہی تب آپ منھ پھیلا کر رہجاتی
ہین قولہ حرف علی کو بمعنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اقول جو کوئی آپکے اس کلام کو بعد دیکھنے تقریر
دلپذیر صاحب ادلہ تقیہ کے دیکھیگا آپکو صد آفرین کہیگا اونہون نے علی نے تین توجیہین بیان فرمائین اور
مستند بہ محاورات عرب و کلام اللہ کیا پھر بھی آپ فرماتے جاتی ہین کہ بلا دلیل کہا کیون صاحب اور دلیل کیسی
ہوتی ہی اور کس جانور کا نام ہی یہ دلیل آپکی کمال عجز کی ہی کہ امر مدلل کو بلا دلیل کہتی ہین اگر آپ مرد
میدان تھے تو محاورات عرب یا محاورہ کلام اللہ مین کچھ نقض کیا ہوتا تب فرماتی کہ تمنے بلا دلیل کہا دلیلون
کی جوتیان کھاتی جاتی ہین اور پھر دلیل مانگے جاتے ہین ہمنے سنا ہی کہ اجلاف بنگالہ پر کوئی جوتہ پڑتا ہی تو وہ کہتے
ہین کہ پھر تو مار جب پھر جوتہ پڑتا ہی تو پھر کہتے ہین کہ پھر تو مار تین توجیہون سی تین تو مارے اب ہمارا ہاتھ دکھ گیا
مار کھانیوالی بھی اوٹھ کھڑے ہوی اور سر جھاڑ ڈالا اور کہا کہ کچھ بھی نہین واہ رے تیری بیحیائی قولہ لغت
مین قیاس کو دخل دینا اقول ہرگز قیاس کو دخل نہین دیا بلکہ محاورات سی ثابت کیا کہ اُسی سی لغت کا بھی
ثبوت ہوتا ہی قولہ غور کرنا چاہیے کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی اقول جانمین سہ ہر سخن جائی و
ہر نکتہ مقامی دارد کہین نظر سے گذرا ہی کہ ایک نے زنان عرب سی کسی خلیفہ وقت سی کہا کہ رفع اللہ
قدرک لوگ سمجھی کہ خلیفہ صاحب کو دعا دیتی ہی مگر چونکہ خلیفہ صاحب اپنی بدسلوکی سی بہ نسبت اُسکی واقف
تھی سمجھی اور کہا کہ اسنے مجکو کوسا ہی کہ خدا تیری قدر و منزلت کو دنیا سی اوٹھا ڈالی بعد تفتیش امر وہی تھا
جو خلیفہ جی نے سمجھا تھا اسطرح شیعہ بھی چونکہ بدسلوکی شیخین سے خاندان ائمہ طاہرین کی ساتھ واقف ہین
اسلیے معنی الفاظ ائمہ طاہرین سمجھ لیتے ہین مات زید علی الحق کے معنی اونہین تین توجیہون سی جو صاحب
ادلہ تقیہ نے بیان فرمائی مات علی الباطل کی بھی ہو سکتی ہین جیسا رفع اللہ قدرک دعا اور بددعا
دونون ہو سکتا ہی لیکن ہر ایک کے لیے موقع و محل جداگانہ ہی یہ نہین کہ سب دہان بائیس پنسیری قولہ
چوتھی تاویل علیہما رحمۃ اللہ الی قولہ خوب لطیفہ کہا ہی اقول کسی نے یہ لطیفہ نہین کہا یہ تمھاری ہی بیوقوفی ہے
کہ تمنے گھوڑے اور گدہے سب ایک ہی لکڑی سے ہنکائے لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ
و لا یستوی الظلمات و النور و لا الظل و لا الحرور ہم اپنے بزرگون کو چونکہ اصحاب الجنۃ جانتی ہین انکی لیے اس

عبارت کی دوسری ہی معنی لیتی ہین اور تمہاری بزرگونکو سیما صاحب الغار وصاحبیہ الذین کل منہما غدار کو اصحاب النار سی جانتی ہین اونکی لیئی یہی معنی کہتی ہین جو تمنے سنے اور اوسکے سننے سے تمہاری تیتا مرچین لگین

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

ساتوین شہادت نہج البلاغۃ مین حضرت امیر المومنین علی مرتضی کیطرف سے شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی یہ عبارت منقول ہی للہ بلاد فلان لقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ لا یہدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی ترجمہ خدا انعام کری فلان یعنی ابوبکر پر جسنی کجی کو سیدھا کیا جسنی امراض نفسانیہ کی دوا کی جسنی سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اور بدعت کو دور کیا گیا اس دنیا سے پاک دامن کم عیب خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فساد سی پہلی رحلت کی خدا کی اطاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا کوچ کیا اس دنیا سے اور چھوڑ گیا آدمیون کو شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کرسکتا ہی مین حضرت علی کی اس قول کے نسبت تمام اقوال کو اہلسنت اور شیعہ کی نقل کرتا ہون اور جو کچھ دونون نی اس قول کی نسبت لکھا ہی اُسکو بیان کرتا ہون اور حضرات شیعہ کی خدمت مین نہایت ادب سی عرض کرتا ہون کہ اس بحث کو ذرا دل سی سنین اور غور سی دیکھین اور تعصب اور عناد کو چھوڑ کر انصاف کرین کہ انکی علما حق پر ہین یا کہ اہلسنت کی مین اس قول کی نسبت اول تحفہ اثنا عشریہ کی مضمون کو لکھتا ہون بعدہ جو علامہ کنتوری نی اسکا جواب دیا ہی اوسکو لکھکر جو تردید اوسکی جناب خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی صاحب نی کی ہی لکھونگا خاتم المحدثین تحفہ اثنا عشریہ مین بعد نقل کرنے اس عبارت کے لکھتے ہین کہ جناب امیر کی اس عبارت مین جامع نہج البلاغۃ نی کہ شریف رضی ہین اپنی حفظ مذہب کیواسطی عجیب تصرف کیا ہی یعنی لفظ ابوبکر کو حذف کرکے بجائی اوسکی لفظ فلان لکھدیا تاکہ اہلسنت کو موقع اوسپر سند پکڑنیکا نہووی لیکن حضرت امیر کی کرامت ہی کہ اوصاف مذکورہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین کہ مراد اوس سی کون ہین اسی واسطی نہج البلاغۃ کی شارحین نی فلان کی لفظ کی تعین مین اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا ہی کہ مراد ابوبکر ہین

اور بعضون نی کہا کہ عمر ہین لیکن اکثر شراح نی اول ہی کو ترجیح دی ہی آب اون جوابات کو سننا چاہیی جو کہ علامہ
شیعہ نی اس قول کی نسبت دیئی ہین جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی اسلیئی
بیان کردیا کرتی تھی کہ لوگ اونکی معتقد اور اونکی حسن سیرت اور خوبی انتظام کے قایل تھی بپاس خاطر لوگونکی اونکی تعریف
کرنا مناسب وقت تہا پس یہ کلمات بھی اوسی قبیل سی ہین لیکن یہ جواب لایق تسلیم کرنیکی نہین ہی اسلیئی کہ کوئی عاقل منصف
اسکو نہ مانیگا کہ ایک معصوم دس جھوٹھوں صرف واسطی ایک آسان غرض دنیا کے یعنی دلداری چند شخصون کی کہ وہ سبھے
یقینی نہ تھی اپنی زبان سی کہی اور ان لوگون کے تعریف کری جنہون نی صریح عصیان خدا اور رسول
کا کیا اور دین اسلام کو چھوڑ کر ارتداد پر کمر باندھی اور خدا کی کتاب کی تحریف کی اور دین محمدی کی تبدیل
کی حالانکہ حدیث صحیح مین وارد ہی اذا مدح الفاسق غضب الرب کہ جب فاسق کی تعریف کیجاتی ہی خدا غضب
مین آجاتا ہے پس جب ایک فاسق کی تعریف سے خدائی جلشانہ غضب مین آوی تو ایسی شخص کی تعریف
سی جو محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا ہوا اور جس نی پیغمبر خدا کی وصیتون کو بھلا دیا ہو اور اوسکی
وصی کی حقوق کو غصب کیا ہو اور اوسکی اولاد کو ستایا ہو اور کوئی دقیقہ ظلم اور جبر کا خاندان رسول
پر نچھوڑا ہو تو ایسی شخص کی تعریف سی معلوم نہین کہ خداوند عالم کسقدر غضب مین آیا ہوگا اور باعث
اسکا کون ہوا ہوگا شیعون کی دین اور دیانت اور عقل اور فراست سی نہایت ہی بعید ہی کہ ایسی
معصوم کی نسبت جیسی کہ امیر المومنین تھی ایسی معصیت کا اطلاق کرتی ہین اور یہ معلوم نہین ہوتا کہ ایسی تعریف
کرنیکی کیا ضرورت تہی کونسا لشکر باغی ہوگیا تہا کہ جسکا راہ راست پر آنا بغیر ایسی جھوٹھ بولنی اور قسمین
کہانیکے ممکن نہ تہا اگر صرف دلدہی حضرات شیخین کے معتقدین کی منظور تھی تو صرف تعریف اونکی جسمین
ذکر انکی انتظام امور خلافت کا ہوتا کافی تہی تاکہ مطلب بھی حاصل ہوجاتا اور بہت جھوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا
بلکہ ایسی مضامین جیسی کہ اس عبارت مین مذکور ہین معصوم کی زبان سی ادا ہونا اور اوسکو باطل اور
غلط سمجھنا اور اوسکو جھوٹھا اور غلط کہنا درحقیقت اونکی معصومیت مین داغ لگانا ہی اس جواب کو
علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ اسطرح پر رد کیا ہی کہ یہ دعوی صاحب تحفہ کا محض جھوٹھ ہی کسی
شیعہ نی یہ توجیہ نہین کی اور ایسی توجیہات کی شیعون کو ضرورت بھی نہ تھی اس لیئی کہ ان توجیہات کی

Presented by Ziaraat.Com

اوسوقت ضرورت ہوتی جبکہ شیعون کی کتابون مین بجائی لفظ فلان کی لفظ ابوبکر موجود ہوتا اور جب وہ
لفظ ہی کتب شیعہ مین موجود نہین ہی تو اونکو ایسی توجیہات کی احتیاج کیا ہی وہذا عبارتہ (قولہ عمدہ ان
توجیہات نزد ایشان انست) الخ (قولنا این ادعا کذب محض است احتیاج این توجیہات شیعہ را وقتی
می افتاد کہ در کتب شیعہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود می بود وچون لفظ ابوبکر در کتب شیعہ موجود نیست
ایشان را احتیاج ہیچ یک از توجیہات نیست پس آنچہ ناصبی بعد تقریر این توجیہات از ہزیانات خود
سر کرہ از جہت انتبائی آن بر فاسد از قبیل بناء الفاسد علی الفاسد باشد) یہ جواب علامہ کنتوری کا غلط ہی
اور جو انہون نے نسبت خاتم المحدثین صاحب تحفہ کے فرمایا کہ ادعا کذب محض است وہی ہم علامہ مجیب
کے نسبت کہتے ہین کہ این جواب کذب محض است اور ثبوت اسکا یہ ہی کہ خود شیعونکی علمائی لکھا ہی
کہ مراد فلان سی ابوبکر صدیق ہین چنانچہ ابن میثم بحرانی جو محققین شیعہ سی ہین شرح نہج البلاغہ مین فلان کے
لفظ کی شرح مین لکھتی ہین کہ مراد فلان سی یا ابوبکر ہین یا عمر لیکن میری نزدیک مراد فلان سی ابوبکر ہی وہذہ
عبارتہ **اقول** ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ لعمر غرضکہ معلوم نہین کہ باوجود اسکی کہ ابن میثم بحرانی سا متبحر
فاضل جسکی علم اور تقدس پر ملا باقر مجلسی کو ناز ہی فلان کی لفظ سی مراد ابوبکر لیتا ہی اور باوجود اسکی جناب
علامہ کنتوری اس سی انکار فرماتی ہین اور صاحب تحفہ کی جناب مین کذب کی نسبت کرتے ہین شاید علامہ
موصوف کی یہ غرض ہوگی کہ برای نام جواب تحفہ کا تو لکھنا شروع کر دیا ہی اور حقیقت مین کچھ جواب ایسی
روایتون کا نہین ہی اس لیئی اوس سی انکار ہی کر دینا مناسب ہی تاکہ عوام کی نظرون مین وقعت پیدا
ہووی اور وہ شاہ صاحب کو جھوٹھا جانین لیکن یہ نہ سمجھی کہ خدائی ہر فرعون کے پیچھے ایک موسی کو پا
سی علمائی اہلسنت کب پیچھا چھوڑینگی اور کسطرح دار و گیر سی نجات دینگی اور ابن میثم بحرانی کے قول کو
دکھلا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھنے لگین گے اور قطع نظر اسکی کہ لفظ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا
نہین جو توجیہ شیعونکی جناب صاحب تحفہ نی بیان کی ہی وہ خود شیعون کے علما کی قول سی ثابت ہی
اور لفظ بلفظ اوسکا اونکی عبارت سے مطابق ہی چنانچہ ابن میثم بحرانی جو نہایت نامی علماء شیعہ سی
ہی اسی شرح نہج البلاغہ مین لکھتا ہی کہ شیعون نی اسکی دو جواب دیئی ہین منجملہ ان دو کی ایک یہ ہی

جسی شاہ صاحب نی بیان کیا ہی چنانچہ عبارت اوسکی یہ ہی جاز ان یکون ذالک المدح منہ علی وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین واستجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام افسوس ہی کہ علامہ کنتوری مرگئی ورنہ مین اس عبارت کو اونکی پیشوا اور مجتہد کے اونکی سامنی کرکے عرض کرتا کہ حضرت ادعائی شاہ صاحب کذب محض ہست یا انکار جناب کذب محض ہست لیکن چونکہ سنتا ہون کہ انکی صاحبزادے زندہ ہین اور کتاب استقصار الافحام کی تحریر پر ناز کر رہے ہین خدا کرے کہ کوئی شخص انکی سامنی اوس عبارت کو رکھدی اور انکے پدر بزرگوار کی قلعی اونکے سامنے کھولدے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اسمقام پر حضرت مخاطب والامقام کے خاتم المحدثین بالحدیث الاکبر ترویجاً لارواح الثلثۃ المنکرین درپے متصدی کذبات ثلثہ ہوی فلہ دہ وعلی اللہ اجرہ پہلا جھوٹھ یہ کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہی جیسا کہ فرماتے ہین ومنہا ما اوردہ الرضی فی نہج البلاغۃ عن امیر المومنین انہ قال للہ بلاد ابی بکر الخ دلیل اس جھوٹھ پر خود اونہین کا فرمانا ہی متصل اسکی کہ اس عبارت مین سید رضی نی اپنی حفظ مذہب کے لیئے تصرف کیا اور بجائی ابی بکر لفظ فلان لکھدیا اس بلید الذہن سی کوئی پوچھی کہ اگر سید رضی نی بلاد فلان نہج البلاغۃ مین لکھدیا تو اوسمین بلاد ابی بکر کہان سی آیا جو تم نہج البلاغۃ سی نقل کرتی ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نی للہ بلاد ابی بکر فرمایا ہی ہماری مخاطب والامقام اس کذب پر اپنی خاتم المحدثین کی کچھہ متنبہ ہوی کیونکہ کفش تادیب علامہ کنتوری اونکی فرق مبارک پر پڑگئی تھی لاجرم اس کتاب مین نہج البلاغۃ سی للہ بلاد فلان نقل کیا اور اپنی خاتم المحدثین کیطرح للہ بلاد ابی بکر نقل نہ کیا اور اپنی تئین ایسی کذب صریح سی بچایا اور اسی کذب صریح کو علامہ کنتوری نی فرمایا ہی کہ ابن ادعا کذب محض ہست اور کتب شیعہ مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود نہین ہی غرض یہ ہی کہ نہج البلاغۃ مین ہوتا تو خود تمہاری زبان سی ثابت ہی کہ تم کہتی ہو کہ صاحب نہج البلاغۃ نی ابوبکر کو فلان سی بدل دیا بلکہ اوس سی ترقی یہ ہی کہ کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر نہین ہی اور یہ بندہ اس سی بھی ترقی کرکے عرض کرتا ہی کہ بلکہ کسی کتاب معتبر اہلسنت مین بھی بجائی فلان ابوبکر نہین ہی ہان شارحین مین البتہ اختلاف ہی اسمین کہ لفظ فلان سی ابوبکر مراد ہی

یا عمر مراد ہی یا کوئی شخص دیگر مراد ہی لیکن یہ کسی نی نہین کہا کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر ہی پس مراد فلان سی
ہونا اور بات ہی اور بجائی لفظ فلان کے ابوبکر کا لفظ ہونا اور بات اور علامہ کنتوری اسمقام مین منکر
ثانی ہین نہ منکر اول اور میمون دہلوی بہی مدعی ثانی ہی نہ مدعی اول اب خوش فہمی مخاطب کو دیکھنا چاہیے
کہ بتقلید اپنی موچی پاجی کی تکذیب علامہ کنتوری مین فرماتی ہین کہ فاضل بحرانی نی کہا ہی کہ لفظ فلان سی
ابوبکر مراد لینا اولی ہی کہان مراد ہونا کہان لفظ ابوبکر بجائی فلان ہونا یہ بات تو ایسی ظاہر ہی کہ کیسا
ہی الو کا پٹھا بھی ہوگا تو سمجھ لیگا مگر ہماری حضرت مخاطب اور اونکی موچی صاحب نہین سمجھتی ہین یا سمجھتی ہین مگر
پیروان شیر خدا سی بروباہ بازی و حیلہ سازی اپنی جان چراتی ہین طرفہ یہ ہی کہ موچی صاحب تو ایسے سنجری
ہین کہ ان روباہ بازیون پر بہی وہ ناز و نخری ہین جو لولیان بازاری اور لوطیان بلخی و بخاری مین بھی نہونگے
یہ ایک جھوٹھ تھا صاحب تحفہ کا دوسرا جھوٹھ یہ ہی کہ جناب سید رضی علیہ الرحمہ نی بپاس حفظ مذہب لفظ ابوبکر
خارج اور بجائی اوسکی لفظ فلان داخل کردیا یہ دعوی بھی کذب محض ہی اور ادعائی بلا دلیل ہی کاش
کسی کتاب شیعہ سی بلکہ کسی کتاب سنی ہی سی جو پیشتر از زمانہ سید رضی ہوتی بجائی فلان لفظ ابوبکر نقل کرتا تب بھی
ایک ٹوٹی پھوٹی سی دلیل اس دعوی کاذب پر قائم ہوجاتی اگرچہ شیعون کی لیئی اس صورت مین بہی گنجائش اسکی
تھی کہ کہین لا نسلم کہ سید نی اسی کتاب سی نقل روایت کی ہی بہرکیف جناب سید کیطرف نسبت تحریف دینا
محض کذب اور دروغ بیفروغ ہی ورنہ ابن ابی الحدید جو دوستان ابوبکر سے ہی وہ ضرور کہتا
کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر تھا بلکہ اپنی شرح مین لکھتا ہی کہ لفظ فلان سی جناب امیر علیہ السلام نی کنایہ کیا ہی عمر
سے اور ایک نسخہ جسکو بعضون نی بخط سید رضی کہا ہی اوسمین نیچی لفظ فلان کے عمر لکھا ہوا تھا انتہی
محصلاً معلوم نہین کہ سید کو عمر سے کیا محبت اور ابوبکر سے کیا عداوت تھی کہ نام ابوبکر نکالکر فلان
لکھا اور فلان کے نیچے عمر لکھا ہر چند قول دوستان عمر و ابوبکر ہمپر حجت نہین مگر تکذیب شاہ صاحب
کے لیئے کافی ہی اور ابن اثیر جزری بہی کہ بڑی معتبرین اہلسنت سے ہین بآواز بلند کذب شاہ صاحب
کو ظاہر فرماتی ہین جیسا کہ کتاب نہایۃ اللغۃ مین کہتی ہین ومنہ حدیث علی للہ بلاد فلان لقد قوم الاود
پس اگر جناب سید ابوبکر کے دشمن تھی تو صاحب نہایہ تو اونکے بڑی دوست تھی بپاس حفظ مذہب

لفظ فلان کو نکالکر لفظ ابوبکر لکھدیتی پس بقول ہر ایک از شیعہ و سنی شاہ جی کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوا اور
ہماری حضرت مخاطب نی کذب اول مین تو شراکت اپنی جد فاسد کی نہ کی اور کفش تادیبی علامہ کنتوری
کہا کے سنبل گئی اور للہ بلاد ابی بکر نہ لکھا بلکہ جھک مار کے للہ بلاد فلان لکھا مگر اس کذب شاہ صاحب
مین شریک ہوگئی مگر الحمد للہ کہ ہماری کفش تادیبی کی نیچی اس جھوٹھ مین دونو آگئی خوب شد کہ ایک
نشد بلکہ دو شد یہ دو جھوٹھ تو شاہ جی کی ہو چکی اب تیسرا جھوٹھ بھی شاہ جی کا سن لینا چاہیی کہ شاہ جے
فرماتی ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نی بقسم دس وصف ابوبکر بیان فرمائے ہم کہتی ہین کہ شاہ صاحب محض
جھوٹھی ہین جناب امیر علیہ السلام نی ایک وصف بھی کسی کا بقسم نہین بیان کیا اور سبب اس کذب کا یا
جہالت ہی یا تجاہل بغرض فریب عوام اسلیئی کہ لفظ للہ بلادہ و للہ درہ و للہ ابوہ اور امثال اسکے
مین باتفاق اہل لغت لام قسم نہین ہی بلکہ یہ لام تعجب ہی چنانچہ فیروز آبادی قاموس مین بیان معنی لام مین فرماتے ہین
التعجب المجرد عن القسم ویستعمل فی للہ درہ تعجب ہی کہ جو لام تعجب کا مجرد عن القسم ہی اوسمین قسم کھانسے
کود پڑی وفی المجمع ولاکن للہ ابوہم فیہ تہزو وقیل تعجب منہم جو لفظ دلالت اوپر استہزا یا تعجب کی کری اوس سے
قسم سی کیا واسطہ پس شاہ صاحب جو فرماتی ہین کہ کدام ضرورت ملجی اینہمہ تاکیدات و مبالغات و ایمان
غلاظ شدہ انتہی یہان تو نہ کہین تاکیدات اور مبالغات ہین نہ کہین ایمان غلاظ ایک یمین بھی نہین ایمان غلاظ
کہان سی آئی یہ سب غلاظت شاہ صاحب کی ذہن مین البتہ بھری ہوی ہی جو اوس حضاجر کے شکم سے
اوسکی منھ مین آتی تھی کما ہو معروف و مشہور بہر کیف اس جھوٹھ مین بھی ہماری حضرت مخاطب اپنی جد فاسد
کے شریک ہوگئی جیسا کہ فرماتی ہین بغیر ایسی جھوٹھ بولنی اور قسمین کھانی کے ممکن نہ تھا انتہی یا للعجب جہان
ایک قسم بھی نہین وہان قسمین کہان سی آگئین جب شاہ صاحب اور اونکی اتباع کا کذب صریح ہم ثابت
کر چکے تو کہتے ہین کہ یہ فقرات نہج البلاغۃ کہ اخبار احاد سی ہین اور کسی شیعہ و سنی نی اسکی تواتر کا دعوی
نہین کیا شیعون پر حجت نہین ہو سکتی اسلیئی کہ بنای اعتقاد اخبار احاد پر نہین ہی جیسا کہ مرارًا گزارش ہوا
اور چونکہ بظاہر خلاف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہی پس ضرور ہی کہ مثل متشابہات آیات و احادیث کے
ماول ہو پس یا محمول ہو اوپر مدح غیر شیخین کی یا محمول ہو بر تقیہ یا محمول ہو علی التعریض علی عثمان یا

محمول ہو اوپر ہجو ملیح کی اور جس محمل پر حمل کیا جاوی شیعون کا مطلب حاصل ہی کہ ظاہری معنی مثل
ید اللہ و وجہ اللہ و جنب اللہ کے مراد نہین ہین اور معاویہ والی جس محمل پر عوعو کرینگے اونکی منھ مین پتھر کا لقمہ دیا جائیگا
؎ دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی قولہ شان مین ابوبکر صدیق
کی اقول نہج البلاغۃ کی کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ یہ الفاظ شان مین ابوبکر کے ہین کہ عمر کے
یا کسی دیگر کے مگر جھوٹھون کی جھوٹھی کو جھوٹھ ہی مین مزا ملتا ہی اگر نہج البلاغۃ مین شان ابوبکر ہی مین لکھا
ہی تو تمہاری لکڑ دادا ابن ابی الحدید اور ابن اثیر کیون شان مین عمر کے ٹہراتی قولہ خدا انعام کری
اقول للہ اسمقام پر کلمہ تعجب یا استہزا ہی تعجب ہی کہ اوسکی معنی انعام کری یا اکرام کری یا اور کوئی کام
کری کہان سی نکلی قولہ جسنی کجی کو سیدھا کیا اقول یہ ترجمہ ہی قوم الاود کا اب دیکھنا چاہیی کہ مقصود
اس سی کیا ہی اور کس کجی کی سیدھا کرنیکو فرماتی ہین اپنی کجی کو یعنی خود شیخین کی کجی کو یا دوسرون کی
کجی کو اور اسمین شک نہین ہی کہ فی الجملہ یعنی کسیقدر ابوبکر اور عمر نی اپنی کجی کو بھی سیدھا کیا کہ بت پرستی
اور شراب خواری اور سور کہانا چھوڑ دیا تہا بلکہ کل منافقین نی بہی ایسا ہی کیا تہا گو کجی نفاق کو
نہین چھوڑا اور بہی اوقات خلافت باطلہ اپنی مین بہت سی لوگونکو مسلمان کیا تہا اور کفر اسلامی کی
کجی اونسی نکالی تہی بلکہ اسی کو ذریعہ ملک گیری ٹھراکر سلطنت عرب و عجم پر مثل بادشاہان دنیا طلب
کے قابض اور متصرف ہوی اور جناب رسولخدا اسی کی خبر دیگئی تہی کہ جسوقت تم خزائن فارس و
روم پر قابض ہوگی تو گمراہ ہوگے وقد مر حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس
والروم الحدیث پس ایسی کجی کی راست کرنے سے کہ جس سی خود ہی کج ہوگئی کون تعریف
نکلی بالجملہ جو راست کرنا اپنی تئین یا دوسرونکو ببعض وجوہ ہو وہ دلالت حقیت پر من کل الوجوہ نہین
کرتا پس اس وصف سی حقیت خلافت ثابت نہوئی مگر اسقدر بیشک ثابت ہوا کہ ابوبکر و عمر بہتر عثمان
سے تھے کہ اونسے فی الجملہ کجی بہی سیدھی نہوئی یہانتک کہ کل دنیا اونسے ٹیڑھی ہوگئے
اور اونکو سیدھا اپنی مقر کو خواہ جنت خواہ سقر کو بہیجدیا پس ایسی تعریف ابوبکر و عمر کی حال تقیہ مین
واسطی تالیف قلوب قاتلین عثمان کی جو معتقدین حسن انتظام شیخین تہی کرنیمین کوئی قباحت نہین

اور کسیطرح کا کذب بھی نہین لازم آیا اسلئی کہ سچی تعریف کی خلافت باطلہ کا انتظام عثمان سی اچھا کیا اور اگر
کوئی کہی کہ اس تقیہ کی کیا ضرورت تھی تو ہم کہینگی کہ خوف اسکا تھا کہ معتقدین شیخین جسطرح عثمان کی ساتھ
پیش آئی اوسیطرح اونحضرت کے ساتھ بھی پیش آوین اور اجرائی احکام دینیہ مین خلل انداز ہو جاوین
اسلئی تالیفاً للقلوب یون فرماتی تھی اور جناب رسولخدا بھی مولفۃ القلوب کے ساتھ جو کفار و منافقین
سی تھی اور منجملہ اونکی شیعون کے نزدیک آپکی ثلثہ بھی تھی ایسا ہی کیا کرتے تھے بلکہ بصرف اموال جزیلہ
قطع لسان موذیان و دفع شر اہل الشنآن فرماتی تھی پس اسیطرح جناب امیرؑ نے بھی حسب ظاہر حال
انتظام امور دنیوی مین اور حسب اعتقاد معتقدین شیخین ایسا فرمایا ورنہ حقیقت مین ابوبکر و عمر کو کہان
لیاقت اسکی تھی کہ کجی امور دینیہ کو راستی مین لاتی جو خود کج ہو وہ دوسرونکو کیا راست کریگا حضرت ابوبکر
خود بزبان صدق ترجمان فرماتی تھی ان لی شیطانا یعترینی فان زغت فقومونی یعنی وسکی لئی ایک شیطان ہی
کہ اوسکی سر پر سوار ہوتا ہی سو حقیقت مین وہ شیطان کا گدھا تھا پس اگر مین ٹیڑھا ہون تو مجھکو تم سب
سیدھا کرو پس جب وہ خود اپنی کجی مین اور لوگون کی سیدھا کرنیکے محتاج تھی تو دوسرون کو کیا
سیدھا کرتے سو او خود گم است باز کرا رہبری کند اور اسیطرح قائل کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنی کل آدمی عالمتر عمر سے ہین یہانتک کہ پردگیان حجلہ نشین سو نہ مردی بود کز زنے کم بود
پس ایسا جاہل کسی کی کجی کو کیا سیدھا کریگا بنا برین ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص اس فقرہ کو ہجو ملیح پر محمول کرے
اور قوم کو بیچ معنی اقام کے کہے جیسا کہ ابن اثیر نی نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین
ندبہ دختر عمر مین لکھا ہے کہ اوسنی کہا واعمراہ اقام الاود وداوی العمد الخ ما قال اور معنی اقام قائم کرون
و رواج دادن کی بھی ہین جیسی اقام الصلوۃ و اقام السوق پس محصل حضرت کی کلام کا یہ ہوا کہ ابوبکر نی یا عمر نے
کجی فی الدین کو قائم کیا اور رواج دیا کہ اوسی سنت کج پر اہل سنت ابتلک قائم ہین قولہ اور جسنی امراض نفسانیہ
کی دوا کی اقول یہ ترجمہ ہی داوی العمد کا معلوم نہین کہ مراد اپنی امراض نفسانیہ کی دوا ہی یا دوسرونکی بہرکیف
کسیقدر شیخین نی اپنی امراض نفسانیہ کی بھی دوا کی کہ شرک و کفر ظاہری کو چھوڑا اور دوسرونکی بھی دوا کی کہ اونکی
مسلمانی ذریعہ ملک ستانی ہوئے اور طمع و حرص مال اللہ کہانی مین بھی اسقدر افراط نہ کی کہ منجر بہ تخمہ و ہیضہ ہوتے

اور دیگر اشرار و فساق و فجار کو بھی لوٹنی نہ دیا بخلاف عثمان کے کہ اوسنی مال خدا کو پیٹ بھر کر کھایا اور مثل
غبّاری کی سوکھا پیٹ پھلایا اور اپنی قوم بنی امیّہ کو مثل اونٹون کے ربیع کا سبزہ چرایا جیسا کہ جناب امیرؑ
خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیہ بین نثیلہ و معتلفہ وقام معہ بنو ابیہ
یخضمون مال اللہ خضمۃ الابل نبتۃ الربیع یعنی برپا ہوا ثالث قوم یعنی عثمان درحالیکہ پھلانیوالا
تھا جانبین شکم کو درمیان اپنی سرگین و علف کے اور بنی امیہ نے اوسکی ساتھ مال خدا کو چر لیا جیسے
اونٹ چرتا ہی سبزہ ربیع کو پس تعریف ابوبکر و عمر نے الجملہ دوائی مرض شرک و کفر و افراط طمع و حرص
مین بہت ٹھیک اور سچ ہی لیکن اس سی اونکی خلافت باطلہ کی حقیّت نہین ثابت ہوتی اور مرض نفاق
کا اونکی جو فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا مین مذکور ہے دفع ہونا نہین نکلتا اور مرض حرص
خلافت اونکی جو بحدیث صحیح بخاری انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم
القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست الفاطمۃ ثابت ہی اور اونکے لیئے روز قیامت موجب
ندامت ہی اس مرض کا دفع ہونا جب ہوتا کہ اپنی قول اقیلونی اقیلونی لست بخیرکم وعلی فیکم
مین صادق ہوتی اور اپنی تئین خلافت سے معزول کرتے بنا برا سکی کوئی کہہ سکتا۔ ہر کہ مراد دوائی
مرض حرص کرنیسی یہ ہی کہ جب خلافت پر ہاتھ مار لیا تو خلش مرض حرص جاتی رہی جیسی مقام اشقام
مین کہتی ہین کہ فلان نی شفائی غیظ کیا الغرض اگر بلفظ دادی العمد جناب امیرؑ نی ابوبکر یا عمر کیطرف نسبت
تمادی بعض امراض خود شیخین یا غیر وی تو کیا قباحت لازم آئے حضرت عمر کو بالخصوص ایک اپنی
مرض کی دوا مین تو بہت مزاولت تھی جیسا کہ سیوطی سی مشہور ہے کان یہ داء ما کان دواءہ الا ازر
ازجال خفا نہو جیئی گا ایک آپ ہی کے عالم کی زبانی یہ بات مشہور ہوئی ہی خدا کری جھوٹھ ہو قولہ حسبی
سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اقول یہ ترجمہ ہی اقام السنۃ کا اسمین شک نہین کہ ظاہر لفظ سنت سنۃ الرشد
ہی ہر چند توریہ مین اور بجو ملیح مین مقصود سنت الغی بھی ہو سکتی ہی اور جب لوگون نی اونکو اقامت السنۃ
کیلیئے خلیفہ بنایا تھا تو اگر ظاہر بظاہر اماتۃ السنۃ کرتے تو اونکو بھی لوگ سنت قتیل الدار دار عقاب
پر کھینچتی پس بمشابہ نسبت عثمان کے حضرت عمر اور ابوبکر نے اقامۃ السنۃ کی مگر منافقین کی اقامۃ السنۃ

Presented by Ziaraat.Com

مصداق ان اللہ یوید ھذا الدین برجل فاجر ھے کما فی صحیح البخاری پس یہ تعریف تو جناب امیرؑ نے
سچی کی مگر رافع اونکی نفاق اور غصب خلافت کے نہوئے قولہ اور بدعت کو دور کیا اقول یہ
ترجمہ ہی خلف البدعۃ کا خلف کے معنی دور کرنے کے محتاج بدلیل ہین متعارف معنی خلف
کے پیچھے چھوڑنیکے ہین تو ظاہری معنی یہی ہین کہ بدعت کو اپنی پیچھے چھوڑ گئے یہ کون تعریف کی بات
ہے ظاہر تو یہ مذمت صریح ہی مگر تاویل کیجاوے کہ مقصود یہ ہے کہ قبل ایام بدعات عثمانی مرگئی
اور اونسی ایسی بدعات سرزد نہوی جو موجب اونکی قتل کی ہوجاتی پس یہ بات بہی جناب امیرؑ کی بہت
ٹھیک اور سچ ہی لیکن حقیقت خلافت اس سی نہ نکلی اور کفر نفاقی رفع نہوا اس لیئی کہ کیا ضرور ہی
کہ ہر منافق ایسے بدعات کری جو مثل حضرت عثمان کے موجب اوسکے قتل کے ہوجائین قولہ
گیا اس دنیا سی پاکدامن اقول یہ ترجمہ ہی ذہب نقی الثوب کا اونکے پاکدامنی اور عفت شعاری
اونکی معتقدین کی نزدیک جائی کلام نہین ہی اور جناب امیرؑ نے یہ کلمہ گویا اونکے معتقدین کی زبان سے
فرمایا ہی اور بہت سچ فرمایا ہی کہ اونکی معتقدین اونکو ایسا ہی جانتی ہین جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ
نی بلسان قوم ہذا ربی کہا تہا اور خدائی بتونکو بلفظ آلھتکم الہ کہا ہے لیکن کپڑے کے پاک صاف
ہونیسے نجاست کفر و شرک کی نہین جاتی پس کوئی کہہ سکتا ہی کہ ہان ظاہر مین تو طاہر گئے لیکن باطن مین
نجس گئی برخلاف حضرت عثمان کے کہ لوگ اونکا ظاہر و باطن سب نجس سمجہی اور مزبلہ کے نجاست پر
پہینکدیا یہانتک کہ ایک ٹانگ بہی کتی کہا گئی فواویلاہ و وامصیبتاہ دیکھو یار و مقام رفت ہے
خبردار کہین ہنس نہ دینا نہین تو جناب مولوی مہدیعلی صاحب خفا ہوجائینگی قولہ کم عیب اقول یہ ترجمہ
ہی قلیل العیب کا آدمی قلت عیب نسبت بکثرت عیب ممدوح ہی لیکن سامنی بیعیب کے کچہہ مدح
نہین ہی علاوہ اسکی ہر کثیر العیب بہ نسبت اکثر فی العیب کے قلیل العیب ہوسکتا ہی پس جناب امیرؑ کا
حضرت شیخین کو بہ نسبت ابوجہل و ابولہب کی قلیل العیب فرمانا یا بہ نسبت حضرت عثمان ہی کی کنایت
ٹھیک اور سچ ہے لیکن قلیل العیب کی فضیلت معصوم پر جو بیعیب ہی ثابت نہوئی بلکہ بطلان
ترجیح مرجوح دلیل بطلان شیخین بلکہ شیخون ہوا قولہ خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فسادی سے پہلے

رحلت کر گئے اقول یہ ترجمہ ہی اصاب خیرھا وسبق شرھا کا یعنے پہونچا خیر خلافت کو یا خیر حکومت کو
یا خیر طریقہ اسلام کو اور ملی گیا اوسکی شر کی مراد خیر سی یا خیر و عافیت ہی بالطف اور مزے دنیاوی خلافت
اور حکومت کی ہین کہ جسکو حضرت شیخین نی اوٹھایا جیسا کہ جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین لشدما تشطرا
ضرعیھا یعنی دونونی ناقہ خلافت کی دونو پستانون کو خوب ہی چوسا اور پوری طرحسی دودھ پیا اور اوسکی
مستحق کو بالکل محروم کر دیا اور یہ بات نہایت سچی ہی کہ حضرت شیخین نی اس دودھ کو بحکمت عملی ہضم کر لیا مگر حضرت
عثمان کو ہضم نہو سکا اور تخمہ شدید ہو گیا اور مراد شر سی وہ فتنے اور فساد ہین جسکی تخم کو خلافت باختیار ناس
کر دینی سی حضرت شیخین بو گئی تہی اور بآب پاشی حضرت عائشہ طائشہ اور معاویہ عاویہ اوسکا نشو ونما
ہوا جس سی نہ فقط حضرت عثمان بن عفان کی جان پر بنی بلکہ ہزارون بلکہ لاکھون کی جان گئی یہانتک کہ
بطور مثل زبان زد ہی کہ العرب من الحرب خرب اور اسمین شک نہین ہی کہ بفرمودہ حضرت عمر بیعۃ ابی بکر
کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا یعنے بیعت ابوبکر ایک امر ناگہانی تہی جو موجب ہزارون شر و فساد تہی
لیکن خدا نی اوسکی شر سی شیخین کو محفوظ رکہا اور اسمین بہی شک نہین کہ بنائی خلافت عمری و عثمانی
اوسی فلتہ بکری پر تہی کہ خود حضرت عمر نے جسمین شر فرمایا تہا گو جو لوگ قبل عثمان تہی اوسکی شر سی اتفاقاً
بچ گئے لیکن حضرت عثمان تو نہ بچی یہ بات بہی سچی ہی لیکن حقیقت خلافت خلفائی ثلثہ سی اسکو کچہہ واسطہ نہین
اگر ایک دونی خلافت باطلہ کے مزے اوٹھائے اور طویلہ کی بلا ایک بندر کے سر پر آئی
تو کونسی تعریف کی بات ہوئی جز اسکی کہ ایک غاصب خوش نصیب تھا اور دوسرا غاصب بدنصیب
قولہ خدا کی طاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا اقول یہ ترجمہ ہی
ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ کا یعنی ادا کیا طرف اللہ کے طاعت اوسکی اور پرہیز کیا
خدا سے ساتھ حق خدا کے ظاہر اسکا یہ ہی کہ اطاعت خدا اور پرہیزگاری کی پس ہو سکتا ہے کہ
حقیقت مین ہو کہ فی الجملہ ایسا کیا ہو اور ہو سکتا ہی کہ ظاہر مین ہو جیسی افعال منافقین جو مصداق
یراؤن الناس تہی ظاہر مین بہت اچھے اور باطن مین عین شرک کہ تکدر یا شرک خفی ہی جیسا کہ احادیث
مین تفسیر ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مین ہی اور ہو سکتا ہے کہ نظر بعقیدہ معتقدین شیخین ہو کہ اونکے

اعتقاد مین تقمص بقمیص خلافت سراپا جلافت عین طاعت خدا اور اتقا تھا بہر کیف اسمین شک نہین ہی
کہ حضرات شیخین نی بظاہر خود کو بلباس عباد و زہاد آراستہ کیا تھا اور ایسا ہی دام مکر و فریب بچھانی
سی بہت سی الو پھنسائی تھی اگر ایسا نہ کرتے تو لوگ اونکی ساتھ بھی ویسا ہی پیش آتی جیسا کہ خلیفہ ثالث
کے ساتھ پیش آئی اور ہو سکتا ہی کہ یہ فقرہ ہجو ملیح ہو جیسا کہ ایک شخص فاسق و فاجر کو کہتی ہین کہ وہ تو بڑے
عابد اور متقی ہین یا یہ کہ طاعت خدا کو طرف خدا کے دیا کہ اپنی مطیعین سی کرا لے اور جو حقوق خدا تھی
اوس سی پرہیز اور اجتناب کیا بالجملہ کوئی بات ان باتون سی جھوٹھ نہین ہی اور مثبت حقیت خلافت
بھی نہین ہی اس لیئی کہ بنا بر اصول اہلسنت نہ خلافت کو اتقا لازم ہی ورنہ فساق بنی امیہ و بنی عباس
کیونکر خلیفہ ہوتی اور نہ اتقا کو خلافت لازم ہی وہو ظاہر قولہ کوچ کیا اس دنیا سی اور چھوڑ گیا آدمیونکو
شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کر سکتا ہی اقول
یہ ترجمہ ہی لحق و ترکہم فی طرق متشعبہ لا یھتدی فیہا الضال و لا یستیقن المھتدی کا
یعنی مرا اور چھوڑا لوگون کو بیچ راہون مختلف کے مراد راہون مختلف سی ارا و اہوای مختلفہ ہین
جو موجب فتنہ و فساد و جدال و قتال ہوئی لیکن مرنا قبل از فتنہ جدال و قتال موجب حقیت خلافت
نہین ہی ہزارون قبل از فتنہ مر گئے کہ اوسمین کوئی ظاہر کے بھی خلیفہ جی نہ تھی چہ جائی اینکہ حقیقت کے
خلیفہ ہون اور ہو سکتا ہی کہ مقصود او نحضرت کا واسطی تالیف قلوب معتقدین شیخین کے یہ ہو کہ
شیخین گو غاصب خلافت تھے مگر وہ ایسی راہ نہین چلے کہ جس سی فتنہ و فساد ایسا اوٹھتا کہ اونکی
جان جاتی بخلاف حضرت عثمان کے کہ اپنی جان بھی دی اور بعد اپنے ہزارون کی جان لی اور
یہ فقرہ تو ہجو ملیح سے اوپر ہجو صریح کے ظاہر تر ہے اسلیئی کہ ظاہر لفظ ترکہم فی طرق متشعبہ کا یہی ہی
کہ شیخین نی لوگونکو راہ گمراہی مین چھوڑا کہ جس سی اسقدر فتنہ و فساد پیدا ہوی اس لیئی کہ اگر خلافت
کو منصوص من اللہ و الرسول سی چھین نہ لیتی اور بنا اوسکی اختیار ناس پر نہ رکھتے تو کسیکو ادعائے
باطل خلافت کا نہو سکتا اور یہ نہوتا کہ کبھی عثمان کو کبھی معاویہ و یزید کو کبھی بی عایشہ کو خلیفہ و خلیفن
بنانیکا لوگ قصد کرتے اور حضرت صدیقہ رقص جملی مین نہ آتین قولہ بعد نقل اس عبارت کے

اقول اس عبارت کو اسطرحپر تو نہین نقل کیا بلکہ للہ بلاد ابی بکر نقل کیا اسپر علامہ کنتوری نی اونکی تکذیب کی کہ بلاد ابی بکر تو کسی کتاب شیعہ مین نہین ہی قولہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین اقول اگر دلالت صریح ہوتی تو اختلاف نہوتا قولہ بعضون نی کہا کہ مراد ابوبکر ہین اقول بعضون نی ابوبکر اور بعضون نی عمر کہا اور بعضون نی شخص دیگر کہا اسکو کیون چھوڑ دیا میٹھا میٹھا غپ کڑوا کڑوا تھو قولہ لیکن اکثر شراح نی اقول سے دعوائی بیدلیل حماقت کی ہی دلیل - قولہ جو کہ علامہ شیعہ نی اقول کسی ایک علامہ شیعہ کے یہ جوابات نہین ہین بلکہ شراح نی نقل جوابات مختلفہ فرق مختلفہ شیعہ سی کیئی کوئی جواب بعض امامیہ کا ہے کوئی جواب بعض جارودیہ کا ہے ناقل اقوال کو قائل اقوال کہنا غلطی موروثی آپکی ہی قولہ جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف ولیاقت شیخین کے اقول اصل عبارت جواب شرح فاضل بحرانی مین جیسا کہ خود مخاطب ناقل ہی یون ہی جاز ان یکون ذلک المدح منہ علے وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین و استجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام توجیہ اس تقریر دلپذیر کی جو قلیل اللفظ وکثیر المعنی ہی اسطرحپر ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ یہ مدح فی الجملہ جو ببعض الوجوہ ہی نہ بکل الوجوہ اور کسیطرح کی دلالت اسکو حقیت خلافت پر نہین ہی بلکہ افعال ظاہری کی مدح ہی اور منافقین سی بھی بعض افعال ظاہری جو مصداق یراءون الناس تھے مومنین موقنین سی بھی بڑھکر ہوتی تہی اس لیئی کہ جہوٹھی موتیونکی چمک سچی کو مات کرتی ہی بلکہ بعض افعال حسن کفار سی بہی قابل مدح ہوتی ہین جیسی جناب رسولخدا نی مدح نوشیروان بعدالت فرمائی ہی پس ایسی مدح جو فقط بحیثیت حسن انتظام ہی اور نافی نفاق وغصب خلافت حقہ نہین ہی جناب امیر علیہ السلام واسطی اصلاح مین لانی اون مفسدین کی جو معتقدین خلافت شیخین اور قائل اونکی حسن انتظام خلافت کے تھے بیان فرماتی تھی تاکہ اپنی تئین اون مفسدین کی ضرر رسانی اور ایذا دہی سی نجات دین اور احکام دینیہ اور امور شرعیہ کا انفاذ کرین اور اہل دین کو ظلم وجور بغاۃ وطغاۃ مفسدین بیدین سے بچاوین اور یہ سب امور اونحضرت پر واجب تہی اور اصلاح مفسدین اور استجلاب خاطر اور تالیف قلوب اونکی مقدمہ ان واجبات کا تہا ومقدمۃ الواجب واجب پس ضرور تھا کہ جناب امیر تالیف قلوب اونکی مثل تالیف مولفۃ القلوب کفار ومنافقین کی کہ جناب رسولخدا

بصرف اموال جزیلہ و کلمات لینہ کرتی تہی کرین یہ ہی تقریر جواب باصواب نہ وہ تقریر بے سر و پا جو حضرت
مخاطب اور اونکی جد فاسد نی کی پس یہ جو فرمایا کہ حضرت علیؑ گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی الخ اگر
مراد اوصاف ہی اوصاف جزئیہ ہین جو متعلق بسیاست و حکومت ہین تو مسلم ہی لیکن خلافت کی
حقیت سی اوسکو کچہہ واسطہ نہین بسا کفار نی سیاست مدن بوجہ حسن کی اور اسی طرح اگر مراد لیاقت
شیخین سی لیاقت غصب خلافت حقہ جناب امیرؑ یا لیاقت خلافت باطلہ یا لیاقت انتظام ملکی و مالی
سلطنت دنیوی ہی تو مسلم ہی اور اگر مراد لیاقت خلافت حقہ ہی جسکا امام معصوم کے واسطی بنص
من اللہ و الرسول ہونا ضرور ہی تو یہ اول بحث ہی ہماری اور حضرات اہلسنت کی درمیان مین اور
کوئی لفظ ان کلمات کا دلالت اسپر نہین کرتا **قولہ** ایک معصوم دس جھوٹھ **اقول** ایک معصوم نے
ایک جھوٹھ بھی نہین کہا بلکہ جو افعال حسن اونکی متعلق بسیاست مدن تھی ہر چند للہ و فی اللہ نہ تھی بلکہ
بہ ریاکاری یا واسطے انتظام سلطنت دنیوی اور خلافت مغصوبہ کے تھے بیان فرمایا اور کوئی بات
جھوٹھ نہین کہی اس لئی کہ انکی انتظام سلطنت مین کوئی مفسدہ کوئی بلوی مثل فتنہ قتل قتیل الدار کے نہین ہوا
حضرت مخاطب کا کچہہ قصور نہین ہی یہ دس جھوٹھ اونکی جد فاسد نے کہے حالانکہ یہان ایک جھوٹھ بھی
نہین ہی علاوہ اسکی آخر بحث حدیث نجوم مین جہان صدوق علیہ الرحمہ نی تقیہ کو رحمت خدا کہا ہی اور
مخاطب نی معترضاً علیہ کہا ہی کہ تقیہ کے معنی جھوٹھ کے ہین ہمنی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ کلام
تقیہ پر اطلاق کذب عقلاً و نقلاً جائز نہین ہی اور بنص صریح کلام اللہ ثابت کیا ہی کہ کلام تقیہ کذب سے
مستثنی ہی ہان اہلسنت نی البتہ ایک کذب نہین بلکہ کذبات کی نسبت طرف معصوم کے جائز کی ہے
چنانچہ حدیث صحیح مسلم جسمین کذبات ثلثہ کی نسبت طرف نبی معصوم حضرت ابراہیم کے کیا ہے شاہد مدعی
ہی و نعوذ باللہ منہ **قولہ** آسان غرض دنیا **اقول** ہمنی بیان کیا کہ آسان غرض دنیا نہ تہی بلکہ مشکل غرض دین
تھی یعنی حفظ نفس و اجرائی امور دینیہ و رفع ظلم و بدعت و فتنہ و فساد بغیر کسی کذب و دروغ کے
قولہ عصیان خدا و رسول کیا **اقول** جو کچہہ شیخین کو آپ فرماتی ہین لاریب فیہ ذالک الدین القیم ہی
قولہ اور دین اسلام کو چھوڑا **اقول** آپ غلط فرماتی ہین ہرگز دین اسلام کو نہین چھوڑا اور منکر شہادتین

نہین ہوی بلکہ اوسکو ذریعہ ملک گیری کیا اور جناب رسولخدا خود اسکی خبر دیگئی تھی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا باللہ ولاکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوھا
کما فی صحیح البخاری یعنی تم مشرک نہوگے مگر دنیا تمکو گمراہ کریگی پس اسلام کو نہین چھوڑا مگر بے ایمانون نی راہ ایمان
چھوڑا قولہ ارتداد پر کمر باندھی اقول ہان لانزالوا مرتدین منذ ما فارقتہم اسپر
دلیل ہی قولہ کتاب خدا کی تحریف اور دین محمدی کی تبدیل اقول حقیقت مین ایسا ہی کیا گو ظاہر مین
محمد رسول اللہ کہتی رہی اور جناب امیر علیہ السلام نی اوسوقت مصلحتًا ان امور کا ذکر نہ فرمایا لیکن جب وقت
اور موقع اوسکا ملا تو کاذبین غادرین خائنین آثمین بہ بیان سکوتی زبان صدق ترجمان حضرت عمر سی سب کچھ
کہا اور پھر خطبہ شقشقیہ وغیرہ مین بہ لسان بیانی وبیان لسانی بھی کہا قولہ اذا مدح الفاسق غضب الرب
اقول بر تقدیر صحت مراد یہ ہی کہ مدح فاسق بر فسق یا مدح فاسق بما لیس فیہ یا مدح بہ خوشامد جو بغرض دنیا ہو
نہ مدح فاسق بغرض دین یا بغرض حفظ جان ومال وآبرو یا بغرض تائید دین جیسا کہ معاویہ ان اللہ یؤید
ھذا الدین بالرجل الفاجر کا ہی قولہ جو محرف کتاب اللہ ہوا الی قولہ خاندان رسول پر نہ چھوڑا
اقول ہر چند ہم حضرت مخاطب کو فاسق فی الاعتقاد والعمل دونو جانتی ہین مگر اسجگہ اونکی ہم بہت مدح و
ستائش کرتے ہین کہ سب باتین سچی سچی فرمائین اسمین کوئی بات جھوٹھ نہین ہی نعم الکذوب قد یصدق
کالعرقوب قولہ معلوم نہین کہ خداوند کسقدر غضب مین آیا ہوگا اقول ہمکو معلوم ہی کہ خداوند عالم
سنیون سی وقت مدح ثلثہ نہایت ہی غضب مین آتا ہی بدلیل منطوق اذا مدح الفاسق اور بمفہوم
مخالف اوسکی شیعون سی جو مدح بہ ہجو ملیح یا بہ تعریض یا بہ تقیہ سچی باتون سی کرتے ہین بہت خوش
ہوتا ہی قولہ اور باعث اوسکا کون ہوا اقول باعث اوسکے دوستان حضرت ابی بکر وعمر ہوئی
قولہ معصیت کا اطلاق کرتے ہین اقول فض اللہ فاک جسکو تم معصوم سمجھتی ہین اوس کی معصیت
کیسی حسن کو معصیت سمجھنا اور معصیت عمری وبکری کو حسن سمجھنا حضرات اہلسنت کی کمال
دانشمندی ہی قولہ کیا ضرورت تھی اقول بضرورت حفظ عرض وجان اور ترویج احکام دین
وایمان کی تھی قولہ کونسا لشکر باغی ہوگیا تھا اقول لشکر اخوان الشیاطین منافقین جنہون نی شیخین کو

خلیفہ بنایا تھا ہمیشہ سے باغی تھا وکنا نعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب
قولہ جھوٹھ بولنے اور قسمین کھانیکے **اقول** جھوٹھے کے منھ مین ہم کیا کہین ہمنی ہر ہر فقرہ کے
تحت معنی بیان کیا کہ اسمین کوئی لفظ بھی جھوٹھ نہین اگر بہ تقیہ مدح ظاہری افعال نفاقی کی ہی تو وہ بھی سچ
ہی اگر تعریض عثمان ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو صریح ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو ملیح ہی تو وہ بھی سچ
ہی جھوٹھ کا تو یہان کوئی شائبہ بھی نہین جھوٹھون کی جھوٹھی جھوٹھ جھوٹھ ہی جھوٹھ جھوٹھ پکارتے ہین
اور جہان ایک قسم سچی بھی نہین ہی وہان یہ جھوٹھی جھوٹھی قسمین کھانیکو کہتی ہین ایمان غلاظ کی غلاظت جو ہین
غلیظ غلیظ القلب غلیظ اللسان دہلوی سی نکلی ہماری حضرت مخاطب بھی دہلی کی فضلہ خوار بنی ہین قولہ بہت
جھوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا **اقول** بیان تو کچھ بھی جھوٹھ نہین ہی تھوڑا جھوٹھ اور بہت جھوٹھ کہان سی آوی ہان
تین جھوٹھونکا جھوٹھ بہت ہی ایک بساطی ایک موچی ایک تم جیسا کہ شروع بحث مین بیان کذبات
ثلثہ بساطی دہلوی مین اسکی طرف اشارہ ہوا قولہ اس جواب کو علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ
اسطرح پر رد کیا ہی **اقول** عجب بلید الطبع سے کام پڑا ہی کہ کچھ نہین سمجھتا کہ علامہ کنتوری نی کس بات کی
رد کی ہی اور کس بات مین تکذیب صاحب تحفہ کی ہی اس جواب کو ہرگز علامہ مذکور نے رد نہین کیا
اور نہ ہذیانات شاہ جی کو جو بعد اس جواب کے بکے ہین رد کیا ہی بلکہ اسقدر فرمایا ہی کہ شیعون کو
ان توجیہات کی حاجت نہین ہی پس رد جواب توجیہات کی بھی حاجت نہین ہان توجیہات اور جواب
الجواب توجیہات کی ضرورت جب ہوتی کہ شیعونکی کسی کتاب مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر اس
خطبہ جناب امیر مین ہوتا جیسا کہ شاہ جی بہ کذب و دروغ مدعی اسکی ہوئی کہ نہج البلاغہ مین للہ بلاد
ابی بکر ہے پس جناب علامہ فرماتی ہین کہ نہج البلاغہ کیا کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان ابوبکر نہین ہے
بلکہ بندہ کہتا ہی کہ کسی کتاب سنی مین بھی سوائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہان فلان سی مراد ابوبکر ہی یا عمر ہی
یا شخص دیگر ہی یہ بحث دیگر ہے پس ایک کذب صاحب تحفہ یہ ہے کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر نقل کیا
دوسرا کذب جناب شاہ صاحب یہ ہی کہ وجہ تقیہ کو عمدہ توجیہات فرماتی ہین اسکو بھی جناب علامہ فرماتی
ہین کہ این ادعا کذب محض است کوئی دلیل عمدہ ہونیپر اس توجیہ کے سب توجیہات سی قائم نہ کی اور

بہ کذب و دروغ مدعی ہوگئی کہ یہی عمدہ ہی حقیقت یہ ہی کہ یہ سب توجیہات مبتنی بر تنزل ہین یعنی جب ہم اسکو تسلیم
فرض کرین کہ مراد فلان سی ابو بکر یا عمر ہی تب اسکو یا ہجو ملیح پر یا تعریض عثمانی پر یا تقیہ پر محمول کرینگے
اور اگر ہم کہین کہ مراد فلان سی شخص دیگر ہے جیسا کہ قطب راوندی علیہ الرحمہ نی فرمایا ہی تو ان توجیہات
سی کسی توجیہ کی حاجت نہین پس عمدہ جوابات یہی ہی جو مبتنی بر تنزل نہین ہی نہ وہ جسکو شاہ صاحب
عمدہ فرماتی ہین کہ وہ جواب تنزلی مبتنی اور چند فرضون کی ہی مگر حضرات اہلسنت کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے
کہ جوابات تنزلی پر جان لڑا دیتی ہین قولہ ثبوت اسکا یہ ہے اقول یہ ثبوت مثبت کذب شاہ صاحب
ہی اسلیئے کہ یہ کہنا کہ مراد فلان سی ابو بکر ہے دالت کرتا ہی اسپر کہ قول جناب امیر مین لفظ فلان ہی نہ
لفظ ابو بکر جیسا کہ شاہ صاحب بہ کذب و دروغ ناقل ہوی کہ نہج البلاغہ مین لفظ ابا ابی بکر ہے
اگر ابی بکر ہوتا تو کوئی یہ کیونکر کہتا کہ مراد لفظ فلان سی ابو بکر ہی قولہ فلان کی لفظ کی شرح مین اقول
اسی شرح نی شرح کذب شاہ صاحب کی کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر نہین ہی اور جناب علامہ ہمین
کذب شاہ صاحب ہوئی افسوس ہی کہ حضرت مخاطب کو کذب اور مصدق مین کچھ فرق نہین
سوجھتا ہی سچ ہی جب دو نو جھوٹی ہون تو برابر ہین کاش ایک ہی جھوٹی ہوتی
تو آدھی دنیا تو آباد ہوتی ظاہر کے تو نہین جھوٹی ہین مگر دل کی تو جھوٹی ہین انہا لا تعمی الابصار ولاکن
تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ وہذہ عبارتہ اقول شرح اس عبارت کی عنقریب آتی ہی انتظار
قولہ ہر فرعون کے پیچھے ایک موسیٰ کر دیا ہے اقول فرعون اول صاحب تختہ تھی اونکی
پیچھے علامہ کنتوری موسیٰ تھی اور فرعون ثانی اون موسیٰ کی حضرت مخاطب ہوئی تمہاری لیئی
خدا نی مجھکو موسیٰ کیا ہی اب جب پھر کوئی فرعون ثالث ہوگا تو خدا اوسکی پیچھے بھی ایک موسیٰ کر دیگا
انشاء اللہ تعالی قولہ ابن میثم بحرانی کی قول کو دکھلا کر اقول ہم بھی انہین کے قول دکھلا کر تمکو اور
تمہاری موچی اور بساطی کو ملا کر اور ان تینون کے ساتھ اون تینون کو ملا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین
کہینگے اور بعد اسکے وعلی الکاذبین الخائنین الغادرین الآثمین کہنی لگینگی اسلیئی کہ ذکر خاص بعد العام
دلالت اوپر شرف خاص کے کرتا ہے بیت عسر تفہیم جواب است این خرنگ

کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا نہین اقول یہ توجیہ مبتنی بر تنزل ہی کہ اگر ہم فرض کرین کہ مراد ابوبکر یا عمر ہی ہین اور شخص دیگر مراد نہین ہی تو یہ توجیہ بہی ہو سکتی ہی علاوہ توجیہ تعریض بعثمان و ہجو ملیح کے کما عرفت قولہ عبارت اوسکی یہ ہے اقول اس عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہمنے ابھی بیان کیا نہ وہ جو تمنے اور تمہارے جد فاسد نے بے سروپا تقریر بیان کی اور اوسپر ہذیانات اور ہفوات جو مصداق لیہجر ہے بکے قولہ ادعائی شاہ صاحب کذب محض است یا انکار جناب اقول ہماری مخاطب نافہم یہ نہین سمجھتی کہ ادعائی کذب کیا ہے اور انکار جناب کیا ہے ادعائی کذب شاہ صاحب یہ ہے کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہے اسی کا جناب علامہ انکار فرماتی ہین کہ کسی کتاب شیعہ مین بلکہ سنی مین بجائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہے اور ادعائی کذب یہ ہے کہ شیعون کے نزدیک توجیہ بہ تقیہ عمدہ توجیہات ہے حالانکہ یہ توجیہ تنزلی ہی و جناب علامہ نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ کسی شیعہ نے یہ توجیہ تنزلی بیان نہین کی ہی جو آپ فرماتی ہین کہ شرح میثم مین موجود ہے بلکہ کلام اسمین ہی کہ اس توجیہ کی ہمکو احتیاج نہین ہی ہان اسی کی ضرورت یا اور کسی توجیہ کی ضرورت جب ہوتی کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر یا عمر موجود ہوتا و اذ لیس فلیس قولہ جسے شاہ صاحب نی بیان کیا اقول شاہ جی نی بی سروپا بیان کیا تہا جسمین کچہہ ٹوٹا پھوٹا جواب چل سکی مگر ہمنے اونکے جملہ منافذ کے میخ کوبی کردی قولہ عبارت اوسکی یہ ہی اقول قد مر توجیہ العبارۃ صافیا لاغبار علیہ قولہ کتاب استقصاء الافہام کی تحریر پر اقول کیا لیا بیحیائی اور بیغیرتی ہی کہ جس کتاب مستطاب نی سارے جہان کے سنیون کے وضو ٹھنڈی کردیئے اور آجتک کسی سنی کو جرءت نہوئی کہ اوسکے جواب پر قلم اوٹھائے اور خود بڑا گھاگس تمہارا جو پانچسو روپیہ ماہواری دانہ خوری کی لیئی اسکی جواب لکھنے پر پاتا تھا چین بول گیا پہر تم نام اوس کتاب کا زبان پر لاتی ہو اور کچھ نہین شرماتی قولہ قلعی اونکی سامنی کھولدی اقول حضرت مخاطب نی شاہ صاحب کے کذبون کو بہت جھوٹی قلعی سی چھپایا مگر ہمنے بحمد اللہ کل قلعی کھولدے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسرا جواب بعضون نی علماء امامیہ سی یہ جواب دیا ہے کہ مراد فلانسے اور ہی کوئی آدمی ہی منجملہ

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ حضرت کے سامنی ہی وفات کر گیا اور قبل وقوع فتنہ وفساد کے دنیا سی
رحلت کر گیا اور علامہ راوندی نی جو علماء شیعہ سی ہین اسی قول کو پسند کیا ہی لیکن ذرا سوچنے سے معلوم
ہو سکتا ہی کہ یہ قول نہایت ہی پوچ اور بے بنیاد ہی اسلیئے کہ اس خطبہ مین حضرت علی نی ان لفظون سے
تعریف کی ہی وہ شخص خود رحلت کر گیا اور لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ گیا کہ کوئی گمراہ ہدایت
نہین پا سکتا پس جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر گیا ہو اوسکی نسبت یہ تعریف کیونکر صادق ہو سکتی ہی کسکے
خیال مین یہ بات آسکتی ہی کہ باوجود موجود ہونے پیغمبر صاحب کے کسیکے مرنے سے اسقدر خرابی ہوئی ہو
کہ لوگ شاخ در شاخ راہونمین پڑ گئے ہون پس کیونکر حضرت امیر المومنین کسی ایسی آدمی کی نسبت جو پیغمبر صاحب
کے سامنی مر چکا ہو یہ تعریف فرماتی اور جو بات ایک ادنی آدمی سی نہین نکلسکتی وہ حضرت علی ارشاد فرماتی
غرض کہ صاف ظاہر ہی کہ مراد حضرت علی کے فلانسے ایسا ہی آدمی ہی جو کہ بعد وفات سرور کائنات
علیہ الصلوات مرا ہو اور جسکی مرنے سے لوگ شاخ در شاخ راہون مین پڑ گئے ہون اور ایسا آدمی
کوئی نہین ہی سوائی حضرت ابوبکر کے یا حضرت عمر کے اور جس کسی کو اونمین سی حضرات شیعہ لفظ فلانسی
مراد لین ہمارا مطلب حاصل ہی اس جواب کا علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ کے عجیب جواب
دیا ہے کہ جس سی نہ انکار نکلتا ہی نہ اقرار اور جسکی لفظون اور عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کنتوری
پر راہ آنے جانیکی بالکل بند ہی اور ایسی بردبات مین بیچارہ گرفتار ہی کہ کچھ نہین کر سکتا اور شاہ صاحب
قدس سرہ کی تقریر کا کچھ جواب نہین دے سکتا وہذہ عبارتہ قولہ وبعضی امامیہ گفتہ اند کہ مراد آنجناب ازین
مرد شخصی دیگر است از جملہ صحابہ رسول الخ قولنا دانستی کہ بنابر تصریح ابن ابی الحدید این قول قطب راوندیست
وہیچ یک از امامیہ غیر امامیہ پیش از ابن ابی الحدید سوای قطب الدین راوندی شرح کتاب نہج البلاغہ نوشتہ
لیکن اس تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ علامہ کنتوری نی اس قول کو تسلیم کر لیا اور مثل پہلی جواب کے اس سی
انکار نہین کیا اور شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا باقی رہا یہ امر کہ کسی نی شرح نہج البلاغت کی قطب الدین
راوندی سی پہلی لکھی ہی یا نہین وہ بحث سی خارج ہی پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنے علما کی جواب
خیال کریں جب چارونطرف سی راہ بند ہو جاتی ہی تو کیسا سکوت کر جاتی ہین اور اصل مطلب کو

Presented by Ziaraat.Com

چھوڑ کر خارج از بحث گفتگو کرنی لگتی ہین لیکن ہم باین نظر کہ شاید کوئی شیعہ اپنی بزرگ قطب الدین راوندی
کے قول سی براہ جہالت یا بوجہہ دھوکھ دہی انکار کرے اوسکی اصل عبارت کو بہی نقل کرتے ہین فانہ قال
فی الشرح انہ علیہ السلام یمدح بعض اصحابہ بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

تحریر تقریر دلپذیر اس جواب بینظیر مین تباسی اپنی مرشدان بے پیر پر تزویر کی نہایت خدع و مکر
کیا ہی کہ جسمین گنجائش جواب نکلے اصل تقریر یون ہی کہ مقصود جناب قطب راوندی جو اولین
شراح نہج البلاغہ ہین یہ ہی کہ جناب امیر بلا دفلانسے نہ ابوبکر مراد لیتے ہین نہ عمر بلکہ آنحضرت نی
اپنی بعض اصحاب کو مراد لیا ہے اور مخصوص اصحاب اونحضرت کے وہی تھے جو مثل آنحضرت
کے شیخین کو غاصب و کاذب و خائن و غادر و آثم جیسا کہ صحیح مسلم مین بہ لسان صدق ترجمان حضرت
عمر ہی سے ثابت ہی پس ایسی بعض اصحاب اینکو وہ حضرت مراد لیتے ہین جو پیشتر اوس فتنہ سی کہ بعد جناب
رسول خدا عہد عثمانی سی شروع ہوا اونہون نی انتقال کیا اور اوس فتنہ کی بلاؤن سی محفوظ رہگئی مثل
حضرت سلمان کی جو عہد عمری مین بظاہر بحکم عمر و بباطن بحکم خلیفہ برحق یعنی جناب امیر علیہ السلام
حاکم مدائن تھی اور قبل از فتنہ عثمانی انتقال کیا اور عرض اونحضرت کی افسوس کرنا ہی اس بات پر کہ
اگر وہ آج زندہ ہوتی تو حق کی معین اور مددگار ہوتے جسطرح وہ حضرت ہمیشہ افسوس کرتے تھے حضرت
حمزہ اور حضرت جعفر طیار پر اور فرماتی تھی کہ لو کانا حیین لما طمعا فیہا یعنے اگر یہ دونو بزرگوار
زندہ ہوتی تو ابوبکر و عمر ہرگز طمع نہ کرتے خلافت کے غصب کرنیمین مومنین خیال کرین کہ اس
تقریر با توقیر کو ہماری حضرت مخاطب تاسیا بجد الفاسد الکاذب کیسا بگاڑتی ہین اور کس کس مرتبہ پر
منہہ مارتے ہین بہ کذب و افتری فرماتی ہین کہ قطب راوندی کہتی ہین کہ اصحاب رسول کی تعریف کرتی ہین
حالانکہ صریحًا اونکی عبارت مین بمدح بعض اصحابہ ہی نہ بعض اصحاب رسول اللہ ہی پھر حضرت مخاطب
اور اونکی جد فاسد صاحب فرماتی ہین کہ اوس بعض اصحاب رسول کی تعریف ہے جو سامنی حضرت
رسول کے مرگئے تھے اور اسپر بنا رکھکر کیسا ناچتے اور کودتی ہین نہین معلوم کہ یہ مضمون کہ قبل

وفات رسولخدا مرگئی تھی کہانسی نکالا ہی عبارت جناب قطب راوندی علی ما نقلہ ابن ابی الحدید فی شرحہ
ہکذا انہ علیہ السلام مدح بعض اصحاب بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ من الاختیار
والاثرۃ انتہی مضمون اس عبارت صداقت مشحون کا یہ ہی کہ وہ حضرت علیہ السلام مدح فرماتی ہین اپنی
بعض اصحاب کی کہ جنہون نی بعد رسولخدا وفات پائی قبل اوس فتنہ کے جو واقع ہوا بسبب اسکے
کہ بناء خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی گئی کہ جسکے بانی مبانی شیخین تھی جنہون نی منصوص غدیری
کو چھوڑ کر بناء خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی اور ثمرہ اوسکا آخر کار یہ ہوا کہ نوبت
بقتل عثمان پہونچی اور معاویہ عادیہ غاویہ اور امثال اوسکی مدعی خلافت ہوی اور ہزارون کی
جان گئی پس تعریف کی اونحضرت نی بعض اون اصحاب کی جو بعد رسول خدا اور قبل از فتنہ عثمانی
وجملی وصفینی مرگئی مثل حضرت سلمان کی کیون صاحبو اس عبارت مین نہ کہین ذکر اصحاب رسول ہی
نہ کہین ذکر قبل وفات رسولخدا مرنے کا ہے طرفہ یہ ہے کہ بعد نقل اس عبارت کی ابن ابی الحدید بھی
یہی راگ گاتا ہے اور اس کلام کی تردید مین کہتا ہے کہ کل من مات قبل وفات النبی لم یکن کذا وکذا
پس معلوم ہوا کہ شاہ صاحب اور موچی صاحب اور مخاطب صاحب کل اوسی کے فضلہ خواری کر رہے
ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ ابن ابی الحدید نے فہم عبارت جناب راوندی مین دھوکھا کھایا اور لفظ
من الاختیار والاثرہ مین من کو بیانیہ ٹھرا کر بیان فتنہ سمجھا حالانکہ اختیار واثرت خود فتنہ نہین ہین بلکہ چڑ
فتنہ کی ہین اسلیئے کہ مراد فتنہ سے وہ ہی کہ جسمین خون وخرابی ہوئی اور ظاہر ہے کہ وقت اختیار
واثرت نوبت کسی خون وخرابی کی نہین آئی بلکہ بقول حضرت عمر وقی اللہ شرہا اوسوقت مین بصبر
جناب امیر جیسا کہ خطبہ شقشقیہ مین فرمایا فصبرت وفی العین قذی وفی الحلق شجی کوئی فتنہ وفساد نہین ہوا
لیکن ثمرہ اس اختیار واثرت کا یہ ہوا کہ عہد عثمان سے فساد شروع ہوا کہ علی مر الدہور رہگیا بنا بر
اسکی ضرور ہوا کہ من الاختیار والاثرہ متعلق بوقعت ہو یعنے وہ فتنہ وفساد جو واقع ہوا بسبب
ڈالنے بنائی خلافت کے اوپر اختیار واثرت کے اور بعد اس دھوکھا کھانیکے ابن ابی الحدید نے
کل الفاظ جناب امیر کو محمول اوپر سیاست مدن کے کیا ہے اور کہا ہے کہ اصحاب رسولخدا

ہین جن لوگون نی جناب رسولخدا کے سامنے وفات پائی کوئی صاحب سیاست مدن نہ تھا اور
کوئی صاحب رعایا اور صاحب سلطنت وحکومت نہ تھا پس محمول کرنا کلام جناب امیر کا اوپر اون
لوگون کے جنھون نی قبل وفات جناب رسولخدا وفات پائی نہین ہوسکتا انتہی محصل ماقال بندہ
کہتا ہی اولاً کلام جناب راوندی سی وفات پانا بعض اصحاب کا قبل وفات رسولخدا نہین نکلتا ہی
مگر بسوی فہم عبارت جناب راوندی پس علاج اپنی سوء فہم کا کرنا چاہیے تب شیعون پر اعتراض ثانیاً
کلام جناب امیر نص اوپر سیاست مدن کے نہین ہے بلکہ جائز ہے حمل اوسکا اوپر تہذیب اخلاق
کے کہ بیان معنی الفاظ مین اشارہ طرف اوسکی ہوا کہ قوم الاود وداوی العمد اعم اس سی ہی کہ
اپنی کجی اور اپنی بیماری کھوئے یا غیر کے اور اقام السنۃ وخلف البدعۃ بھی اعم اس سی ہی کہ طریقہ
جناب رسولخدا کو اپنی نفس کے لیے قایم کیا ہو اور اوسکی خلاف کو چھوڑا ہو یا غیر کیواسطے اور
اصاب خیرہا وسبق شرہا یعنے خیر طریقہ اسلام سے متمتع ہوا اور شر شرور اوسکی سی پہلی گزر گیا اور
رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ یعنی کوچ کیا دنیا سے اور چھوڑ گیا اہل دنیا کو راہ ہای مختلف مین اور اپنے
خوش نصیبی سی قبل فتنہ وفساد مر گیا اور ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ ان فقرات کو سیاست مدن سے
کچھ واسطہ نہین بلکہ تہذیب اخلاق مین ہونا انکا بہت ظاہر ہے پس اگر بنائی کلام اوپر تہذیب اخلاق
کے رکھی جائی تو جائز ہے کہ ان الفاظ سی مدح اونکی بھی ہوسکے جو عہد رسولخدا مین گزر گئے
وعلی التنزل اگر فرض کیا جائی کہ ضرور ہے کہ یہ مدح اونہین کی ہو جو بعد رسولخدا مرے ہون اور
صاحب حکومت بھی ہون تو کیون نہین امثال سلمان اس سی مراد ہون کما اشرنا الیہ جب اصل کلام
جناب قطب راوندی کی توجیہ اور توضیح سے ہم فارغ ہوئی تو آپ ہم رجوع کرتے ہین طرف
نقض فقرات مخاطب کے کہ جس سی فقرات پشت اونکی اور اونکی خلف اور سلف کے
توڑین قولہ منجملہ اصحاب رسول اللہ اقول بیان ذکر اصحاب رسول اللہ نہین ہی بلکہ لفظ
اصحابہ ہی کہ جسکی ضمیر جناب امیر علیہ السلام کیطرف پھرتی ہی اور کل اصحاب رسول اللہ اصحاب
جناب امیر نہ تھے اور کل اصحاب جناب امیر اصحاب رسول اللہ نہ تھی فبینہما عموم وخصوص من وجہ قولہ

حضرت کے سامنے ہی وفات کر گیا اقول جھوٹھی کی منھ مین کیا کہین عبارت جناب راوندی مین حضرت
کے سامنے وفات کرنیکا ذکر نہین ہی یہ حماقت اولاً ابن ابی الحدید کی اور ثانیاً تمہاری شاہ جی کی اور
ثالثاً تمہاری ہی کہ اونکی عبارت سے یہ مطلب سمجھی قولہ اسی قول کو پسند کیا ہے اقول لاریب یہ قول
قابل پسند ہے لیکن نہ اوس تقریر سے جو اہل حماقت نے اپنی حماقت سی سمجھا بلکہ اوس تقریر سی جو ہم
معرض تحریر مین لائی قولہ یہ قول نہایت ہی پوچ ہی اقول یہ قول ہرگز پوچ نہین مگر فہم وادراک
تمہارا اور تمہاری اگلون کا نہایت پوچ و لچر ہے قولہ وہ شخص خود ہی رحلت کر گیا اور لوگون کو شاخ
در شاخ راہون مین چھوڑ گیا اقول لوگون کو ایک راہ پر چھوڑ کر مرنا البتہ قابل تعریف ہو سکتا ہے
لیکن شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ کر مرنا تو نہایت مذمت ہے اسلئے کہ حق کی ایک ہی راہ ہی وماذا
بعد الحق الا الضلال بعد اوسکے کل راہین ضلالت کی ہین پس لوگون کو مختلف راہون مین چھوڑ کر مرجانیوالا
سوای ضلال و مضل کے کون ہو سکتا ہی پس اگر اس فقرہ کی کوئی تاویل نہ کیجاوی تو ہم بھی کہتی ہین کہ مراد
بیشک حضرت عمر یا ابوبکر ہین بلکہ ثالث بالخیر بھی ہین کہ ہر ایک حسب اعتقاد شیعہ ایسا ہی تھا قولہ جو شخص
پیغمبر صاحب کے سامنے مرگیا ہو اقول بنا بران معنون کی جو ابھی تمنی بیان کئی ہم بھی کہتی ہین کہ یہ تعریف
جو عین مذمت ہے اوسپر نہین صادق آسکتی ہی لیکن بنا بر معنی تاویلی پس لانسلم کہ اوسپر نہین صادق آتی
اور ہمکو کیا ضرور ہے کہ جو معنی تاویلی آپ اپنی دل سی گڑھین ہم بھی اوسکو مان لین قولہ کسی کے مرنے
سی اسقدر خرابی ہوئی ہو اقول لفظ تر کہم کو دلالت اسپر نہین ہے کہ اوسکی مرنے سے خرابی ہوئی تر کہم
کے معنی من موتہ کی نہین ہین جو آپ فرماتی ہین کہ اوسکے مرنے سے خرابی ہوئی اوسکی مرنے سے ہرگز
خرابی نہین ہوئی بلکہ اوسکے مرنیکے چند روز بعد باغوائی منافقین و شیاطین جن و انس خرابی ہوئی
اور وہی خرابی بقول حضرات اہلسنت سبب قتل حضرت عثمان ہوئی اور جڑ اوسکی خود حضرت شیخین نے
خلافت کو باختیار امت کہنی سی ڈالی تھی پس ممدوح اونحضرت کا ایسا خوش نصیب تھا کہ قبل ان فتنون
اور فسادون کے رحلت کر گیا قولہ جس کسیکو اونمین سی حضرات شیعہ لفظ فلان سی مراد لین اقول بنا بر
اون معنون کے جو حضرت مخاطب نی ابتدا مین بیان کئی کہ لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ کر

مرگیا جسکو حضرات اہلسنت عمر کو یا ابوبکر کو لفظ فلان سی مراد لین ہمارا بھی مطلب حاصل ہی اور بنا براون معنونکے
ہم کہتی ہین کہ وہ ایسا خوش قسمت تہا جو قبل از زمانہ فتنہ وفساد دنیا سی اوٹھ گیا بھی ہمارا مطلب حاصل ہی آپ
اپنی دل سی جھوٹھی جھوٹھی مسمی اور جھوٹھی جھوٹھی تقریرین بنا کر اپنا مطلب حاصل کر لیا کیجیے کہ دست خود دہان
خود سیر ہوگا اور اگر اس سی بھی آپ کی تسکین و رضا نہ ہوئی تو افغانان رام پور سے کسی کو رام کرکے اپنا
مطلب حاصل کر لیجیے لیکن شیعون سی مطلب حاصل ہونیکی تمنا اور ہوس بیجا ہی اٹھیے کہ شیعون کی چوٹین بہت
کڑی ہین آپ کچھ نہ سنیے گا اور بلبلا جائیگے **قولہ** عجیب جواب دیا **اقول** جو بات کسی نافہم کی سمجھ مین
نہین آتی وہ بیشک اوسکو عجیب کہتا ہے **قولہ** نہ انکار نکلتا ہے نہ اقرار **اقول** آپ نے خود سابق
مین فرمایا ہے کہ جس بات کا انکار نہو اوسکا اقرار ہی سمجھنا چاہیے پھر یہان کیون فرماتی ہین کہ اقرار نہین
کیا انکار کیا اونکی عبارت تو صاف کہتی ہی کہ یہی جواب اصلی ہی اور باقی جوابات تنزلی ہین کہ تنقیحاً دیئے
جاتی ہین اور اونکی کوئی حاجت شیعونکو نہین ہی **قولہ** راہ آنے جانیکی بالکل بند **اقول** جب سنیون پر راہ
آمد و شد نفس بالکل بند ہو جاتا ہے تو شیعون کے بیانات مین خیانتین کرتے ہین اور یہ کذب و دروغ
اپنی طرف سے کچھ فقرات ملا کر تقریر منظم کو بسیر و پا بنا کر مشغول جواب ناصواب ہوتی ہین اور اپنی معتقدین
کو خوش کر لیتی ہین لیکن جب وہ ابکار افکار اونکے انظار تحول شیعہ سی گذرتے ہین تو وہ پردہ دری
اگر کی خجل کر دیتی ہین کہ پھر راہ آمد و شد نفس بند ہو جاتی ہی دیکھو ممنی تمہاری اور تمہاری موچی صاحب اور
تمہاری بساطی صاحب کے قلعی کیسی کھولدی کہ پہلی تقریر مین جھوٹھون نے جھوٹھی قسمین کھا کھا کہا اور دوسری تقریر مین قبل وفات
رسول خدا امر جانا کہا ان جھوٹھونکا مزا اوسدن چکھوگے جب ذق انک انت العزیز الکریم
سنوگے **قولہ** ایسی بروایات مین **اقول** کہو میان کھلاڑی اب تو تمکو معلوم ہو گیا کہ بروایات شیعون کی ہی
اور بات سنیون کی ہی یہ بازی تو ہار گئے اب کوئی دوسری بازی یہ دغا بازی کھیلو پھر **قولہ**
علامہ کنتوری نے اس قول کو تسلیم کر لیا **اقول** ابھی تو تمنے ہی چار سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین کہ اقرار نہین
کیا آپ فرماتی ہین کہ تسلیم کر لیا آیا تسلیم اور اقرار مین کچھ فرق ہی یا وہ بات ایکطرف کے منھ سے
نکلی تھی اور یہ بات دوسری طرف کے منھ سے نکلی حقیقت یہ ہے کہ نہ وہین انکار کیا نہ یہین انکار کیا

البتہ چونکہ جواب اوّل تنزلی تھا فرمایا کہ اسکی حاجت ہمکو نہین ہی اس لیئی کہ اگر بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر ہوتا تو اسکی ضرورت پڑتی واذلیس فلیس قولہ شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا اقول جناب شاہ صاحب کو جواب مین کاذب نہین بنایا بلکہ نقل روایت للہ بلاد ابی بکر مین کاذب بنایا اور اوس جواب کو عمدہ جوابات کہنی مین کاذب بنایا اور ہمنی جھوٹھی قسمین کھانیمین کاذب بنایا حضور کذب شاہ صاحب کو کہانتک چھپائینگی بیت زپائی تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست قولہ باقی رہا یہ امر الی قولہ وہ بحث سی خارج ہی اقول وہ بحث سی خارج نہین ہی مگر حضور عقل سی البتہ خارج ہین یہ نہین سمجھتی کہ مقصود اس حکایت سی کیا ہی یہ مقام قصہ خوانی اور جھوٹھی سچی کہانی کا نہین ہے کہ دارا بادشاہی بود و سکندر کیوان جاہی یہان کوئی لفظ بیکار نہین ہی مقصود اس کہنی سی یہ ہی کہ اوّل شارح جب وہی ہین تو کل شراح اونکی تابع ہین پھر شیعون کو کیا ضرورت اسکی ہی کہ متبوع کا قول چھوڑ کر تابعین کے قول کیطرف رجوع کرین اور جوابات تنزلی دین ہان تفننا کچھ مضائقہ نہین ہی کہ مثل مشہور ہے کہ جھوٹھی کو گھر تک پہونچا دینا چاہیے قولہ اصل عبارت کو نقل کرتی ہین اقول اس عبارت مین منصفین مات قبل الفتنۃ کو دیکھین اور حضرت مخاطب کی تقریر مین کہ حضرت کے سامنے وفات کر گیا دیکھین تب کہین کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹھا ہی قبل از فتنہ عثمانی مرنیکے لیے جناب رسولخدا کے سامنے تو مرنا لازم نہین ہی مگر مخاطب اور اونکی جد امجد کو جھوٹھ بولنا لازم ہی فلعنۃ اللہ علی الکاذبین والکاذبین

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

تیسرا جواب بعض علماء امامیہ نی اسطرح پر جواب دیا ہی کہ غرض حضرت امیر کی اس قول سی توبیخ عثمان تھی تاکہ لوگونکو معلوم ہو کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی اور فتنہ اور فساد اونکی زمانیمین بہت ہوا لیکن یہ جواب دونو پچھلے جواون سی بھی زیادہ پوری ہی اسلیئی کہ توبیخ عثمان کی اور طرح پر بھی ہو سکتی تھی اور فقط یہ کہدینا کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی حصول مطلب کی لیئی کافی تھا اس جھوٹھ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل تھا علاوہ برین اس سی یہ بات نکلتی ہی کہ سیرت شیخین حضرت امیر کے نزدیک بھی پسندیدہ تھی اگر حضرات شیعہ اس امر کو مانین تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اگر نہ مانین اور

سیرت شیخین کو پسندیدہ نہ کہین تو حضرت عثمان کو انکی سیرت ناپسندیدہ کے چھوڑنے پر توبیخ کرنیکے کیا معنی لیکن
علاوہ ان باتون کے یہ جواب کسی طرح لائق تسلیم کے نہین اسلیئے کہ مخالفت عثمان کی سیرت شیخین سے
ہرگز اس عبارت مین مذکور نہین ہی لا صراحتاً ولا اشارتاً اور یہ عبارت خطبہ کوفہ مین حضرت امیر نے
ارشاد فرمائی ہی اوسوقت عثمان کہان تھی اور فتنہ وفساد کہان اور اگر توبیخ عثمان حضرت امیر کو منظور
ہوتی تو صراحتاً کیون نہ فرماتی کہ عثمان نی ایسا ایسا کیا اور اونکی زمانہ مین فتنہ وفساد پیدا ہوا اگر کوئی کہے
کہ صاف کہنی مین لوگون کی مخالفت کا ڈر تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ جس بات کا ڈر تھا یعنی مخالفت اہل شام
وہ موجود ہی تھی اور صرف حضرت عثمان کے قتل کے بہانہ اہل شام حضرت علی سی پھر گئے تھے اور
نوبت مقاتلہ اور مجادلہ کی پہونچ چکی تھی پس اس سی زیادہ صاف کہنے مین کس مضرت کا اندیشہ تھا شاید
شیعون نی یہ مثل نہین سنی کہ انا الغریق فما خوفی من البلل یعنی مین ڈوبا ہوا ہون پھر مجھکو بھیگنے کا کیا ڈر ہی
علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ کے اس جواب کا یہ جواب دیا ہے کہ کسی نی علماء امامیہ سی یہ توجیہ جو صاحب
تحفہ بیان کرتی ہین نہین کی گویا علامہ موصوف نی مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اور
اسکو شاہ صاحب کا جھوٹھ تصور کیا کما قیل قولہ وبعضی از امامیہ چنین گفتہ اند کہ غرض حضرت امیر توبیخ
عثمان وتعریض براو بود الخ قولنا ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ مگر ابن ابی الحدید در شرح این کلام
این مقالہ را بطرف جارودیہ کہ از فرق زیدیہ است نسبت دادہ الی قولہ بعض مقالہ زیدیہ را بامامیہ نسبت
دادن کذب صریح است لیکن یہ جواب علامہ کنتوری کا مثل پہلی جواب کے غلط ہی اسلیئے کہ خود علماء امامیہ
نی اس جواب کو قبول کیا ہی اور اوس سی انکار نہین کیا معلوم ہوتا ہی کہ علامہ کنتوری نی ان اقوال
کو ملاحظہ نہین فرمایا اسلیئے اوس سی انکار کیا یا دیدہ ودانستہ عوام کو دھوکھا دیا اگر کسی کو علامہ
کنتوری کی جہالت یا دھوکھا دہی دریافت کرنا منظور ہو تو وہ ابن میثم بحرانی کی تحریر کو اونکی شرح
نہج البلاغت مین دیکھے چنانچہ بلفظہ ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہین اور علماء اثنا عشریہ کی خدمت مین
اسی تحفہ گذرانتی ہین واعلم ان الشیعۃ قد اوردوہنا سوالاً فقالوا ان ہذہ المدائح التی ذکرہا
علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین ینافی ما اجمعنا علیہ من تخطئتہما واخذہما لمنصب الخلافۃ فاما ان لا یکون ہذا الکلام

من کلامہ علیہ السلام اذ ان یکون اجماعنا خطاءً ثم اجابوا من وجہین احدہما لا نسلم تنافی المذکور فانہ جاز ان
یکون ذلک المدح منہ علیہ السلام علی وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین واستجلاب قلوبہم لمثل ہذا الکلام الثانی
انہ جاز ان یکون مدحہ ذلک لاحدہما فی معرض توبیخ عثمان لوقوع الفتنۃ فی خلافتہ واضطراب الامر علیہ واشارۃ
سب مال المسلمین ہو وبنو ابیہ حتی کان ذلک سببا لثوران المسلمین من الامصار وقتلہم لہ ویتنبہ علی ذلک قولہ وخلف
الفتنۃ وذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا وقولہ وترکہم فی طرق متشعبۃ الی اخرہ فان مفہوم
ذلک یستلزم ان الوالی بعد ہذا الموصوف قد اتصف باضداد ہذہ الصفات واللہ اعلم انتہی بلفظہ یعنی
شیعون نی اس قول کی نسبت یہ بحث کی ہی کہ یہ تعریف حضرت امیر کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی مخالف ہماری
اجماع کے ہی جو بہ نسبت خاطی ہونی اونکی ہی کہ اونہون نی منصب خلافت کو غصب کیا اور جور وظلم کیا
پس دو حال سی خالی نہین یا تو یہ کلام حضرت امیر علیہ السلام کا نہین ہی یا اجماع ہم شیعون کا بہ نسبت خطاء
شیخین کے خطا ہی اور اسکا شیعون نی دو طرح سے جواب دیا ہی اول یہ کہ ہم مخالفت کو اسطرح سی دفع
کرتے ہین کہ جائز ہے کہ یہ تعریفین حضرت علی کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی بہ نظر استمالہ قلوب اون
آدمیون کے تہین جو کہ حسن سیرت اور صحت خلافت شیخین کے معتقد تھے دوسری یہ کہ یہ تعریفین
بنظر توبیخ عثمان کے تہین کہ امر خلافت بسبب ظہور فتنون کے اونکے زمانہ مین ابتر ہو گیا اور مسلمانون
نی بلوہ کر کے اونکو قتل کیا اور یہ جواب قرین قیاس ہی اسلئی کہ عبارت سے اس خطبی کے معلوم ہوتا ہے
کہ جو خلیفہ بعد اوسکی جس کی تعریف حضرت علی کرتے ہین ایسا تہا کہ جس مین صفات متذکرہ کی اضداد
جمع تھی اس تحریر سے علامہ بحرانی کی چند فائدی حاصل ہوی اول یہ کہ جو انکار علامہ کنتوری نی کیا تہا
کہ ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ اوسکا بطلان ثابت ہو گیا اور اونہین کے مجتہد اور پیشوا کے
اقرار سی انکا جھوٹھا ہونا ظاہر ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ اولاً بجائی فلان کے اصل خطبہ مین لفظ
ابوبکر یا عمر کا تھا اور پیچھی اصل لفظ کو بدلکر لفظ فلان لکھدیا اسلئی کہ کیونکر عقل سلیم قبول کر سکتی ہے
کہ حضرت امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبی مین لفظ مبہم بیان فرمادی اور بجائی نام کی حرف فلان ارشاد
کری تیسری ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت تک جبکہ علامہ بحرانی نی شرح نہج البلاغت لکھی تمام شیعہ لفظ

فلان سی یا حضرت ابوبکر سمجھتی تھی یا حضرت عمر مراد لیتی تھی اس لیئی کہ شارح موصوف شیعونکی قول کو نقل کرکے کہتا ہی فقالوا ان ہذا المادح التی ذکرہا علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین کہ شیعہ کہتے ہین کہ یہ ممدوح دو مین سی ایک ہی یا ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما چوتھی اس تحریر سی تقریر قطب الاقطاب راوندی کی مہمل ہوگئی یعنے اونہون نی اپنے بچانیکے لیئے یہ توجیہ کی کہ مراد فلان سے وہ شخص ہی جو کہ سامنی پیغمبر خدا کے مرچکا تھا اس لیئی کہ اگر اوس تقریر کو اور علمار شیعہ قبول کر لیتے اور اسکو مہمل جانکر مطروح نہ کر دیتی تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی جو علامہ بحرانی نے شیعونکیطرف سے بیان کیئی ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ جواب فرقہ جارودیہ کا ہی جو بعض فرق شیعہ سی ہین اور امامیہ کیطرف سے بھی جواب کتنی ہوسکتا ہے تقریر دلپذیر اسکی یہ ہے کہ ہرچند شیخین اہلسنت نے بمودای منکم من یرید الدنیا وتریدون عرض الدنیا بطمع دنیا غصب خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کے اور میراث حضرت رسول کو حسب قول جناب امیرؑ خطبہ شقشقیہ مین آری ترائی نہالوٹ لیا اور سلطنت عرب وعجم کی بنام خلافت سراپا خلافت غارت کر ہوے لیکن ظاہر اپنا بہ لباس اتقا و پرہیزگاری ملبس کرنیسی تسخیر قلوب عوام کے کہ وہ سب معتقد انکی خیر وخوبی کے ہوے اور ریاست وسیاست مین وہ چالین چلے کہ جس سے اونکی زمانیمین کوئی فتنہ وفساد ایسا نہین ہوا کہ موجب اونکی جان جانیکا اور بعد اونکی ہزارونکی جان جانیکا ہوتا بخلاف حضرت عثمان کے کہ انتہا کے جور وستم کی راہونپر چلے اور فرعون بیابان نہین بلکہ پاسامان ہوگئی اپنی بیٹیونکو اور اپنی داماد ون کو بنی امیہ سے ایسا بلا دوا مصار پر مسلط کیا کہ انتہا کا فسق وفجور وزناکاری وشرابخواری وجفاکاری ومردم ازاری زمانیمین پھیلگئی یہانتک کہ یہ سب اونکی جانکا جنجال ہوا اور جسم شریف اونکا طعمہ کلاب وشغال ہوا پس جناب امیرؑ تعریضاً علی عثمان وتوبیخاً لحزب الشیطان فرماتے ہین جسطرح محاورات مین جاری اور زبانون پر دایر وسایر ہی کہ جب ایک ظالم کے بعد کسی دوسری ظلم سے سابقہ پڑتا ہے تو کہتے ہین کہ رحمۃ اللہ علی النباش الاول یعنی غاصبین اولین نی وہ نہین کیا جو ثالث ثلثہ نے کیا کہ وہ لوگ ظاہر مین فی الجملہ مصداق انصفات

کے تھے اور اونکے معتقدین اونکو متصف بصفات مذکورہ سمجھتے تھے بخلاف حضرت عثمان کے
کہ اونمین تو سوائی اضداد اس صفات کے کوئی صفت نہ تھی اور اس سے لازم نہین آتا ہے
کہ جو فی الجملہ متصف ساتھ کسی صفت کے ہو وہ خلیفہ برحق بھی ہو اور غاصب نبوت سے
کفار متصف بعض صفات حمیدہ ہوتے ہین اور بہت سے سلاطین جور متصف بصفات عدل و
داد و پابند شریعت ریاست و سیاست تھے اور کوئی اونمین سے خلیفہ حق نہ تھا ولو باطلاً فضلاً
عن کونہ حقاً اور سب کو جانے دیجئے اس زمانہ پر نظر کیجیے دیکھئے ہماری سرکار فیض آثار دولت
انگلشیہ ساتھ اکثر ان صفات کے جو جناب امیرؑ نے توصیف خلیفتین متخلفتین مین بیان فرمایا ہے
متصف ہین کہ بعذیرات ہند کیسا بدمعاشونکی نسبت قوم الاودود اوی العمد کیا ہی کہ اونکی بھی
طبیعت کو براستی بدلا اور اونکی امراض نفسانی کی مثل بغض و حسد و طمع مال مردم خوری و جلسازی
و سینہ زوری و خیانت و چوری کی کیسی دوا کی کہ مجال نہین ہی کہ علانیہ کوئی اسکا اظہار کر سکے اور
عبادت خدا اپنے طور پر کرنا اور خدا سے ڈرنا یہ سب پایا گیا ہی اور سنت عدل و داد کو قایم
کیا ہی اور رشد آمد قدیم کا طریقہ جاری رکھا ہی اور بدعات نو احداث بالکلیہ متروک و ممنوع ہوے ہین
اور بنا بر مزعوم اہلسنت یہی صفات موجب حقیت خلافت ہین پس حضرت ملکہ معظمہ کے خلافت مین بنا بر
عقیدہ اہلسنت کوئی جائی شک و شبہ نہین ہی کیونکہ اس خلافت حقہ سی کبھی قصد بغاوت بحیلہ جہاد نہ کرنا
ورنہ جیسی سزائین پا چکی ہو ویسی ہی پھر پاوگے اور شیعونکے یہان تو جہاد ہی نہین ہی اور جسوقت ہوگا تو
اونکا اعتقاد یہ ہی کہ ہماری امام کے ساتھ حضرت عیسی ضرور ہونگے اور جب وہ ہونگے تو پھر کل جہانکی عیسائی
اونکی شرف متابعت سی بہرہ یاب ہونگی پس ہملوگون نے جسطرح سے ابتدا سے آجتک نصاری سی جہاد
نہین کیا قیامت تک نہ کرینگے اسلیئی کہ جہاد غیر وقت جہاد مین نہین ہو سکتا اور وقت جہاد مین متابعین سے جہاد
کے کوئی معنی نہین اور اگر کوئی صاحب حضرات اہلسنت سی کہین کہ خلافت مین ساتھ ان صفات کے
ایک ایمان خاص کی بھی شرط ہی تو ہم کہینگے کہ آج تیرہ سی برس سی ایمان خاص حضرات خلفائی ثلثہ
کا آپ سے ثابت نہین ہو سکتا ہے اور یہی اول بحث ہماری آپکی ہے کہ آپ اوسکے

مدعی ہین اور ہم لانسلم کہتی ہین اور دو دو ہزار سندین منع کی امثال الفین سی لاتی ہین اور آپ سی
اپنی دعوی پر آجتک ایک دلیل بھی قایم نہو سکی کہ جسکا صغری اور کبری درست اوتر جاتا قولہ بعض
علماء امامیہ نی اسطرح پر جواب دیا ہے اقول آپکے جد فاسد کے بڑے بہائی شیخ ابن ابی الحدید
تو اس جواب کو جواب فرقہ جارودیہ فرماتی ہین اور آپ جواب امامیہ کہتی ہین نہایت ناخلفی کرتی ہین
کہ اپنی بزرگونکو جھٹلاتی ہین قولہ توبیخ عثمان تہی اقول شرح ابن ابی الحدید مین مذمت و تنقیص
و تعریض عثمان ہی اور آپ کے جد فاسد الافسد نی تعریض کے ساتھ توبیخ بہی بڑہا دی اور
آپنی بغرض فاسد اسکی کہ توبیخ مردی کی کیا ہو سکتی ہی تعریض نکالکر فقط لفظ توبیخ رکھ لیا حالانکہ
ابن ابی الحدید کی شرح مین تحت مقولہ جارودیہ انہ کلام قالہ فی ایام عثمان ہی قولہ حصول مطلب
کی لیئی کافی تھا اقول یہ دعوی بی دلیل ہی جس بات کو جناب امیر علیہ السلام کافی نہ سمجہین اوسکو
کافی سمجہنی والا سزاوار کسی لقب مستکرہ کا ہو سکتا ہی قولہ اس جھوٹھ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل
تہا اقول المرء یقیس علی نفسہ پیروان کاذب و غادر و خائن سبکو اپنا ہی سا سمجھتی ہین ترجمہ الفاظ مین
ہمنے بیان کیا کہ کوئی حرف کلام امیر علیہ السلام مین جھوٹھ نہین ہی مگر شاہ جی ایسی جھوٹھی دس جھوٹھ
بقسم کہتی ہین پہر اونکی اور تمہاری جھوٹھ کہنی سی کیا ہوتا ہی قولہ سیرت شیخین کی حضرت امیرؑ کے
نزدیک پسندیدہ الی قولہ تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اقول اگر سیرت کسی کافر کی
یا بعض افعال نفاقی کسی منافق کی قابل پسند ہوی تو اس سی ثبوت خلافت حقہ جو منصوص من اللہ
والرسول ہو ہرگز نہین ہو سکتی ہی بلکہ ثبوت ایمان بھی نہین ہو سکتا ہی فضلاً عن الخلافہ اور ثبوت
خلافت اور حسن سیرت مین تلازم کسی دلیل سی ثابت کرنا ضرور ہے ورنہ دعوائی باطل سی کیا
حاصل ہی قولہ توبیخ کرنیکی کیا معنی ہین اقول وہی معنی ہین جو رحمۃ اللہ علی النباش الاول کی معنی ہین یعنی
ظالم بہ نسبت اظلم کے اور کافر بہ نسبت اکفر کے بہت غنیمت ہے قولہ ہرگز اس عبارت مین مذکور
نہین ہی لا صراحتاً ولا اشارتاً اقول عقلا صراحۃً کہنے سے کنایۃً کہنیکو ابلغ جانتی ہین ہرچند گدھے نہ سمجہین
جب خداوند تعالی نی عائشہ و حفصہ پر غضبناک ہو کر فرمایا کہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ

ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات الآیۃ یعنی اگر پیغمبر ہمارا تمکو طلاق دی تو قریب
ہی کہ تمہارے بدلے پروردگار اونکا اونکو تمسی بہتر ازواج دی کہ وہ مسلمات اور مومنات اور صاحب
ایسی ایسی صفات کی ہونگی تو اس طرز بیان سی عقلا سمجھ گئی کہ عائشہ وحفصہ نہ مسلمات و مومنات سی
تھین نہ صاحب دیگر صفات تم ایسی احمق نہ سمجھین تو ہم کیا کرین اگر تمکو اور تمہاری جد فاسد کو علم فصاحت
و بلاغت مین کچھ دخل ہوتا تو ہرگز نفی صراحۃً و اشارۃً نہ کرتے قولہ یہ عبارت خطبہ ہائی کوفہ مین
حضرت امیرؑ نے ارشاد فرمائی اقول جارودیہ جو مجیب باین جواب ہین وہ تو کہتے ہین کہ قالہ
فی ایام عثمان اور آپ کے بساطی صاحب کی بساط مین نکلا کہ کوفہ مین فرمایا تہا اگر یہی صحیح ہی تو
کیا حرج ہی تعریض مردہ اوسکی ہوا خواہ ہونیکی توبیخ ہی قولہ اوسوقت عثمان کہان اور فتنہ اور
فساد کہان اقول آپ کو نہین معلوم عثمان اپنی مقر مین اور فتنہ و فساد از شام تا کوفہ تھا جسکا تخم
ثلثہ بو گئی تھی قولہ تو صراحۃً کیون نہ فرماتی اقول اگر الکنایۃ ابلغ من التصریح نہوتا تو صراحۃً ہی فرماتے
قولہ لوگونکی مخالفت کا ڈر تھا اقول مخالفت مخالفین کا ڈر کہنا کمال حماقت شاہ صاحب کی
اور آپ کی ہی جنسی جدال و قتال قائم ہو اونکی مخالفت کا ڈر کیسا باقی رہا احتمال اونکی مخالفت کا
جو بظاہر موافق تھے پس یہ کلام بنظر اوسیکے فرمایا تا لوگ جانین کہ ثالث ثلثہ بہ نسبت ثانی اثنین
یا اول اثنین کے افسق و اظلم تہا اسلیئی کہ وہ دونو ظالم و غاصب و خائن و غادر و فاسق و فاجر
بظاہر متلبس بلباس زہد و تقوی و عفت شعاری تھی اور ٹٹیونکی آڑ کے شکاری تھی اور یہ تیسری حرام خوری
اور حرام کاری و بدکرداری اور مردم آزاری مین بیحیا اور بیغیرت اور بیحجاب تر از فواحش بازاری
تھی اور غرض اونحضرت کی یہ تہی کہ اہل شام مشوم نافرجام جو طالب خون ایک فاسق و فاجر بدانجام
کے ہین نہایت گمراہی و بیدینی مین ہین ہرگز اونکے شریک نہونا چاہیے اور اونکی طرف نہ جانا چاہیے
لیکن باوجود اس وعظ و پند کے سگان جیفۂ دنیا ہر روز کچھ نہ کچھ معاویہ غاویہ کیطرف چلی جاتے تھے
یہانتک کہ رفتہ رفتہ سولہ قبیلہ قریش سی کل تین قبیلہ حضرت کیطرف رہگئی اور تیرہ معاویہ سی جا ملے
اور ہماری اس بیان سی ثابت ہوگیا کہ عدم ذکر نام عثمان بخوف مخالفت نہ تھا بلکہ بلحاظ بلاغت تھا

لان الکنایۃ ابلغ واوقع فی القلوب کما قیل فی قیل یا ارض ابلعی ماءک فی مقام قلنا یا ارض ابلعی قولہ جواب
اوسکا یہ ہی اقول سوال بھی لغو ہی اسلئے کہ بیان ابلغ غیر ابلغ سی راجح ہی اور جواب بھی لغو ہی اس لیئے کہ
مخالفت مخالفین سی ڈرنا کیسا قولہ یہ مثل نہین سنی ہی اقول سنی ہی مگر یہ مثل اسمقام مین نہایت سمجھل ہی
اس لیئے کہ مبنی ہی اوپر خوف مخالفین کے اور وہ خود شاہ صاحب کی سفاہت اور حماقت ہی پس
متشبث ساتھ ایسی مثل سمجھل کی ہونا یا دوہ مثل الغریق یتشبث بکل حشیش ہی کیا یہ مثل سنیون نے
نہین سنی ہی قولہ مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اقول جناب علامہ نی نہ پہلی جواب
سی انکار کیا نہ دوسری سی بلکہ پہلی کی نسبت یہ فرمایا کہ ہمکو اسکی احتیاج نہین ہی اور دوسری کی نسبت
یہ فرمایا کہ یہ جواب جارودیہ ہی اسکی بھی ہمکو احتیاج نہین قولہ خود علمار امامیہ نی اس جواب کو قبول
اقول ناقل کو قائل اور غیر منکر کو قائل کہنا حماقت قدیمی حضور کی ہی قولہ انکار نہین کیا اقول
اس لیئے انکار نہین کیا کہ آپ لوگونکی سر کی خارش مٹادینی کی لیئے یہ جواب بھی کافی ہی قولہ ہم آن عبارت کو
نقل کرتے ہین اقول افسوس ہی کہ کوئی کحال ایسا نہین ہی جو ہماری اندھے مخاطب کی آنکھون مین
کوئی سرمہ ایسا لگائی کہ اوسمین کچھ روشنی آجائی اور پھر وہ سرمہ گلی مین بھی سما جائی کہ حلق سے
کوئی صدا باہر نہ آئی اور ہمارا اندھا دیکھ لے کہ اس عبارت مین لفظ امامیہ نہین ہی بلکہ لفظ شیعہ ہی
کہ جارودیہ پر بھی صادق ہی پھر کس لفظ نی دلالت کیا کہ یہ جواب امامیہ کا ہی اور اس عبارت سی
بالتصریح ثابت ہی کہ یہ جواب اونہین شیعون کا ہی جو اس عبارت کو حق ابوبکر اور عمر مین سمجھتی ہین
لیکن جو شیعہ کہ حق غیر مین سمجھتی ہین مثل جناب قطب راوندی کی امامیہ سی اونکو ان جوابون کی کچھ
حاجت نہین ہان تفننا و تنزلا سنیون کی دندان شکنی کیلیئے امامیہ بھی یہ جوابات دیسکتی ہین قولہ
چند فائدی حاصل ہوی اقول ہر فائدہ بیفائدہ والحاصل ہی قولہ اوسکا بطلان ثابت ہو گیا
اقول کہانسے ثابت ہو گیا ہرگز لفظ امامیہ اونکی عبارت مین نہین ہی کوئی احمق من البنقہ کیگا کہ
لفظ شیعہ سی امامیہ ثابت ہو گیا قولہ اونکا جھوٹھا ہونا ظاہر ہوا اقول واللہ اس عبارت سی
اونکا سچا اور سچا ہونا اور تمہارا اور تمہاری جد فاسد کا لچہ سب جھوٹھون کا بچہ ہونا ظاہر ہوا قولہ

Presented by Ziaraat.Com

دوسری یہ معلوم ہوا کہ اولاً بجائی فلان کی اقول اس عبارت کے کس فقرہ سی کس لفظ سی کس حرف
سی یہ معلوم ہوا کہ آگے ابوبکر یا عمر تھا پھر اونکی پیچھی فلان کیا گیا اگر ایسا ہی تھا تو اونکی اجداد فاسدہ
مثل ابن اثیر اور ابن ابی الحدید نی کیون فلان ظاہر کیا اور ابوبکر یا عمر کو کیون اوس فلان مین لیا
قولہ اس لئی کہ کیونکر عقل سلیم قبول کرسکتی ہی کہ جناب امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبہ مین لفظ مبہم
بیان فرماوی اقول یہ دلیل تو نہایت محکم اور سد سکندر سی بھی زیادہ مستحکم ہے کہ سنیون کو
مثل صوفیون کی وجد و رقص مین لاویگی اور برہنہ کرکے نچاویگی مگر عبارت منقولہ مین تو کہین اسکا
ذکر نہین ہی پھر اوسکی فوائد سی کیونکر ہوی در واقع کلام فصحا اور بلغا مین لفظ مبہم بڑا عیب ہی اسی سی
اگر شیعہ کہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو تو خوف فتنہ و فساد دوستان شیخین تھا اور خدا کو تو کسی کا
خوف نہ تھا پھر اوسنی جو فرمایا یا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ایسی کلام فصیح و بلیغ مین
جو بحد اعجاز پہونچا ہی لفظ مبہم نہین ہوسکتا ہی پس ضرور ہے کہ لفظ ابابکر یا عمر ہو مگر غلامان عثمان
محرق القرآن نی ابوبکر و عمر کو نکالکر فلان کردیا یقین تو ہی کہ حضور کو اسمین کوئی جائی عذر نہو اور اگر
ہو تو معاف فرمائیی کہ اپنی اپنی سمجھ ہی قولہ تمام شیعہ لفظ فلان سی اقول اس عبارت مین تمام شیعہ کا
لفظ نہین ہی بلکہ الشیعہ کا لفظ ہی اور اصول مین ثابت ہوا ہی کہ جمع محلی باللام مفید عموم ہے
نہ واحد محلی باللام قطع نظر اس سی وما من عام الا وقد خص ابھی چار سطر پیشتر اس عبارت سی قول جناب
قطب راوندی مذکور ہوچکا ہی پھر وہ اور انکی اتباع کیا شیعون سی نہ تھی جو آپ فرماتی ہین کہ تمام شیعہ
لفظ فلان سی ابوبکر یا عمر مراد لیتی ہین قولہ قطب الاقطاب راوندی کی مہمل ہوگئی اقول بلکہ اونکی تحریر
سی آپکی تحریر کہ تمام شیعہ لفظ فلان سی ابوبکر مراد لیتی ہین مہمل ہوگئی اس لئی کہ اونکی زمانہ سی آجتک اونکی
اتباع ابوبکر مراد نہین لیتی اور اگر کسی نی تنزلاً و تفنناً مراد لیا تو یہ اور بات ہی اصلی قول اونکا یہ نہین
ہوا قولہ جو کہ سامنی پیغمبر خدا کے مرچکا تھا اقول یہ وہی جھوٹھونکی جھوٹھی کی جھوٹھی ہانک ہی کہین عبارت
قطب راوندی مین پیغمبر خدا کے سامنے مرنیکا ذکر نہین ہی اور اگر الفاظ خطبہ محمول اوپر تہذیب
اخلاق کے ہون نہ اوپر سیاست مدن کی تو اوسمین بھی کوئی قباحت نہوگی کما اشرنا الیہ قولہ

مطروح نہ کرے یہی اقول کونسی لفظ اوپر مطروح کردیگے دلالت کرتی ہو بلکہ بقول مہاری اوسکا ذکر کرنا
اور اوس سی انکار کرنا دلیل مقبولیت ہی نہ مطروحیت قولہ تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی اقول
تاویلات تنزلاً و تفضلاً کرتے ہین کیا تو احمق ہی جہان کوئی خبر احاد سی متواترات کے خلاف ہوتی ہی
اولاً اوسکو غیر مسلم کہتی ہین ثانیاً اوسکے تاویلات کرتی ہین کما فی روایات التشبیہ والتجسیم والتاویل کما فی آیات التشبیہ والتجسیم

قال الخاطب المتکلم علیہ السلام

اگرچہ اس تحریر سی ظاہر ہو چکا ہے مطلب جو تھا ہو گیا اور علماء شیعہ کی توجیہات کا پوچ اور
بیہودہ ہونا ثابت ہوا تاہم ہم کچھ اور بھی تحریر کرتے ہین کہ لفظ فلان سی علماء شیعہ کے
نزدیک کوئی شخص مراد ہین یا حضرت ابوبکر ہین یا حضرت عمر چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
قدس اللہ سرہ تحفہ مین تحریر فرماتے ہین خاص حسین نجم العلماء از امامیہ در تعیین فلان اختلاف کردہ اند بعضی
گفتہ اند کہ مراد ابوبکر است و بعضی گفتہ اند عمر است لیکن جناب مصنف نے موافق اپنی عادت کے اس سی
بھی انکار فرمایا اور اوسکو بھی شاہ صاحب کا جھوٹ تصور کیا چنانچہ جواب تحفہ کا انہون نی لکھا ہی کہ
آئین اس تحریر کا شاہ صاحب کی ان لفظون سی ہو جاتا ہی تو فان ہذا الا افک مبین ازین ناصبی
باید پرسید کہ کدام شارح امامیہ گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است خاتم المحققین حضرت مولانا مولوی عبد العلی صاحب
جنکی نام سی شیعون کی بدن مین رعشہ اور لرزہ پیدا ہوتا ہی انکی جواب مین فرماتی ہین سبحانک ہذا
بہتان عظیم زیرا کہ مراد ازین شارح امامیہ مثل بحرانی ہستند ولیکن چون این بی نصیب کتب مذکورہ
را ندیدہ میگوید کہ کدام شارح امامیہ گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است اینک عبارت رئیس المحققین والمتبحرین
جمال الدین مذکور بگوش خود بشنو و خاک مذلت بر سر خود بریز و از منع تکلم و تصنیف برخیز حیث قال
وعن قطب الدین الراوندی انہ اشار الی الخلیفتین کمال الدین جو ایک نامی عالم شیعہ کے ہین وہ شرح
نہج البلاغت مین لکھتی ہین کہ فلان کی لفظ سی مراد یعنی مین اختلاف ہی قطب راوندی جو ایک بڑی عالم
شیعہ کے ہین کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر کی مراد اس فلان سی کوئی دوسرا آدمی ہی جو کہ پیغمبر صاحب کے
ساتھی دنیا سی رحلت کر گیا تھا اور ابن ابی الحدید کا قول ہی کہ مراد اوس سی عمر ہین لیکن میری نزدیک مراد

Presented by Ziaraat.Com

فلان سی ابوبکر ہین فقط اسکو دیکھکر حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنی محدثین اور علماء کی جوابات پر خیال کرین
کہ باوجود موجود ہونی ایسی روایات کے اوس سی انکار کرتی ہین اور حضرت مولف تحفہ قدس سرہ کو جھٹلاتی
ہین اور عوام کو دھوکا دیتے ہین

یقول التمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

اگرچہ اوس تحریر سی جو ہم کر چکی بساطی صاحب اور موصوف صاحب کی کل تقریرات کا پوچ دلچر بیہودہ
اور گوز خر ہونا بخوبی ثابت ہو گیا مگر پھر بھی ہم اونکی اور اپنی مخاطب کی سفاہت اور حماقت اور
بیہودگی اور پوچ گوئی ثابت کرتی ہین اور کہتی ہین کہ علمائی شیعہ بھی کہتی ہین اور بخرا اللہ لا فلان
یا بلا فلان مین علی اختلاف النسخ ابوبکر یا عمر نہین مراد لیا ہی بلکہ اگر مراد بھی لیا ہی تو تنزلاً اور تفننا مراد
لیا ہی چنانچہ فاضل ابن میثم بحرانی رحمۃ اللہ نے اولاً قول قطب راوندی علیہ الرحمہ کو ذکر کیا اور ابتداءً
ذکر کرنا دلیل اس بات کی ہی کہ یہی قوی ہی اور یہی قول مقبول اونکا ہی اس لیے کہ ضعیف اور غیر مقبول کو
متاخر کرتے ہین اور بعد اوسکی قول ابن الحدید کو نقل کیا کہ حضرت علی نے عمر کو کہا تھا لیکن جو بیان وسکی
بیان فرمائی ہین بہت ضعیف بالکل ہی چنانچہ کہتی ہین کہ یہ دشمنان لو تو حضرت نے التفات و تشبہ بالسبہم
ولا ابا بکر لقصر مدۃ خلافتہ و بعدہ عن الفتن و کان الظاہر ارادۃ عمر یعنی آنحضرت نے شیخان کو مراد نہین لیا
اسلیے کہ کل فتنہ بسبب اونہین ہوا اور خلافت شیخین کی تھوڑی تھی اور بعد کی بھی مراد نہین لیا اسلیے کہ زمانہ
خلافت اونکا بہت تھوڑی تھی اور دور بعید تھے زمانہ فتن سی پس اظہر یہ ہی کہ عمر کو مراد
لیا ہی انتہی آئندہ کہتا ہی کہ تھوڑی تھی زمانہ خلافت رہنا مانع صحت و حیثیت مدح نہین ہی اور
جسقدر زمانہ بعید العہد فتن سی ہوا اوسیقدر دخل ثانی ہی پس یہ دونو دلیلین کچھ نہین ہین
بنا براسی کی ابن میثم علیہ الرحمہ نے عبارت مذکورہ فرمائی ہین فقول ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ
لعمر یعنی اس تقدیر پر مین کہتا ہون کہ مراد لینا ابوبکر کو مراد لینے عمر سے قوی ہی غرض فاضل میثم علیہ الرحمہ
کی یہ ہی کہ اگر ہم تنزلاً و فرضاً و تسلیماً قول قطب راوندی سی درگزر کرین اور فرض کرین کہ ضرور ہی
کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد تھی یا تھے عمر کا مراد لینا جیسا کہ ابن ابی الحدید بدلائل ضعیفہ کہتا ہی ضعیف و ضعیف ہی

کہ دلیلین اوسکی لغو ہین بلکہ اس صورت مین قوی ابوبکر کو مراد لینا ہی کیونکہ علاوہ ضعف دلائل عمری کی ایک دلیل قوی مراد نہ لینی عمر کی یہ ہی کہ اونحضرت نی خطبہ شقشقیہ مین خلافت عمری کی مذمت بہت کی ہی پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ مذموم بعینہ ممدوح ہو جائی اور خطبہ شقشقیہ کا ذکر تو اکثر آچکا ہی کہ صنادید سنیہ مثل فیروزآبادی و گجراتی و جرزی وغیرہ کی تسلیم کرتی ہین کہ یہ خطبہ جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور اوس مذمت کی بعض فقرات یہ ہین صیرها فی حوزة خشناء یغلظ کلمها ویخشن مسها یکثر العثار فیها والاعتذار منها فصاحبها کراکب الصعبة ان اشنق لها خرم وان اسلس لها تقحم فمنی الناس لعمر الله بخبط وشماس وتلون واعتراض الحدیث

محصل یہ ہی کہ حضرت ابوبکر نے اپنی مقعد پر حضرت عمر کو بٹھالا اور خلافت کو بیچ ایسی طبیعت درشت اور خشن کی ڈالا کہ اوسکی درشتی کلام دلون کو زخمدار کرتی تھی اور اوسکی نزدیک جانا گویا خاردار درخت کو نچھوڑنا تھا ہر ہر قدم ٹھوکرین کھاتا تھا اور پھر عذرخواہ ہوتا تھا پس صاحب ایسی طبیعت کا مشابہ ہی ساتھ سوار ناقہ تند و شورپشت کے کہ اگر زمام کھینچی تو ناک اوسکی پھٹی اور اگر باگ ڈھیلی رہی تو جاہای ہلاکت مین پڑی پس قسم بہ بقای خدای عزوجل کہ اوسوقت لوگ مبتلا ہوئی عجب تخبط و اضطراب مین اور رنگ برنگ ہونی اور لہریا چالین چلنی مین الحاصل حضرت عمر کی تلون طبعی سی لوگون کی ناکون مین دم تھا ایک قضیہ مین ستر ستر بلکہ سو سو حکم دیتی تھی کما مر تفصیلہ قبل ذلک ونعم ما قال بعض الاحباء انظر فاء اقتباسا بشعر المتنبی ؎ تتلون الفاروق من فرط العمی ٭ جهلا کما تتلون الحرباء یعنی حضرت فاروق اپنی کوری جہالت سی مثل گرگٹ کے ہر دم رنگ بدلتی تھی قولہ اسکو بھی شاہ صاحب کا جھوٹھ تصور کیا اقول شاہ صاحب کی جھوٹھ مین کوئی شک نہین ہی اونکی ہزارون جھوٹھ سی ایک جھوٹھ یہ بھی ہی کہ قول کل شارحین کو منحصر فرماتی ہین ابوبکر اور عمر مین حالانکہ خود ہی قول قطب راوندی کو باچند کذب و افتری بیان کرکے اوسکو رد کرتی ہین کہ شخص دیگر مراد نہین ہی پس ہونا قول شخص دیگر کا اونہین کے بیان سی ثابت ہوا لیکن اس مقام پر بمقتضای آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد قول کل شارحین

کو منحصر دو ہی مین کرتے ہین کیون حضرت قطب راوندی کل شارحین سی خارج کیونکر ہین حالانکہ اول شارح
وہی ہین اور کل شراح اونکی متبع ہین **قولہ** خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حیدر علی **اقول**
خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حامد حسین صاحب قبلہ نے کفش دوز کے منھ مین سات توے کی
کالکھ لگا کر اوسکو روسیاہ بسواد الوجہ فی الدارین کرکے چھوڑ دیا جبتلک جواب استقصا نہ لکھواتی تمکو تو
حیدر علی کا نام لینی سی شرمانا چاہیی مگر حضرات اہلسنت مثل فواحش بازاری شرم وحیا سی عاری ہین ورنہ
اس طمطراق سی نام اوس بدنام کا اپنی زبان ناکام پر برملا نہ لاتی اور بحیائی عثمانی پیش وپس کو چھپاتے
اور کچھ تو شرماتی نام خدا نام خدا ہماری مولانا کا نام نامی کیسا خدانی سامی گرامی کیا ہی کہ جسکی سنی سی سینون کا
پیشاب خطا ہوتا ہی بلکہ زیر جامہ نجس ہوجاتا ہی **قولہ** اوسکی جواب مین فرماتی ہین **اقول** یہ جواب ناصواب
کمال نافہمی کا جواب ہی اگر شاہ صاحب یہ سمجھتی ہین کہ بحرانی علیہ الرحمہ قائل ابوبکر یا عمر کے ہین تو وہی غلط سمجھی
ورنہ آپ کے موچی صاحب غلط سمجھے بالجملہ شاہد ومشہود لہ دونو کی شہادت کذب بنافہمی مقصود بحرانی
علیہ الرحمہ ہی کہ ابتدا مین انہون نی قول قطب راوندی نقل کیا باین غرض کہ یہی معول علیہ ہی پھر قول
ابن ابی الحدید نقل فرمایا کہ وہ کہتا ہی کہ مراد عمر یا ابوبکر ہے لیکن عمر اظہر ہے اوسکی بعد ردا علی ابن الحدید
فرماتی ہین کہ بر تقدیر تنزل وفرض تیری قول کی کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد ہو تو عمر کو اظہر کہنا تیرا باطل ہے
بلکہ ابوبکر کو اظہر واقوی کہنا چاہیی یعنی بدین وجہ کہ دلائل اظہریت عمر سخیف اور ضعیف ہین قابل اعتنا نہین
اور ابوبکر بہتر از عمر ہی اسلیئی کہ مذمت عمر کی ابوبکر سی خطبہ شقشقیہ مین بڑہی ہوئی ہی اس قول فرضی وتنزلی
کو اصلی قول فاضل بحرانی کہنا ستم برجان انصاف کرنا ہی لیکن کیا کیجیی کہ اسی ستم پر مدار مذہب اہل سنن
ہی یہانتک تو جو بات کا بات سی تھا اب جواب پاجی پن کا جوتے اور لات سے ہماری خدانی
مقابلہ کفار مین ولیجدوا فیکم غلظۃ فرمایا ہی پھر ہم پیروان افظ واغلظ کما فی صحیح البخاری کو جواب سختی
بسختی ودرشتی کیون ندین فاضل رشید رشید الدین خان صاحب شوکت عمریہ مین فرماتی ہین کہ بمقتضائی حدیث
الصالحون للہ والطالحون لی سادات کرام ہر طرح قابل اعزاز واکرام وتعظیم واحترام ہین لیکن ہماری
حضرت مخاطب والا مقام اپنی مولانا مولوی حیدر علی صاحب سی ناقل ہین کہ وہ بجائی تعظیم خاک مذلت

سر سادات عظام پر ڈالتی ہین ہمکو ہرگز باور نہین ہوتا اسلئے کہ وہ بیچاری تو قوم مسلمان سی ہین اپنی پیغمبر کی اولاد کے حق مین ایسا ہرگز نہ کہینگی یہ کام تو کسی شقی کمبخت بدنصیب بدذات موچی یا جی جہان کی لچی یزید کی لچی کا ہی کہ سادات کرام و شرفائی عظام سے گستاخی کرتا ہے ہان مسلمانو اگر اپنی پیغمبر کے محب ہو تو اس تاجی کمینہ کم ذات کے منھ مین تھوکو بلکہ اوسکے پیٹھ پر تھوکو کہ تمہاری پیغمبر کی اولاد کی تحقیر کرتا ہی اور اگر اسپر راضی نہوگے تو ضرور ہی کہ اپنا حشر مع الیزید ہونے پر راضی ہو جیسا اپنی حقمین مصلحت جانو ویسا کرو بر رسولان بلاغ باشد و بس **قولہ** لکھتی ہین **اقول** گو یہ بات لازم نقل اقوال ہو مگر یہ تمہارا لکھنا کہ لکھتی ہین جسکا ظاہر یہ ہی کہ خود لکھتی ہین سوائی کذب و دروغ کے اور کیا کہیے **قولہ** سامنے دنیا سی رحلت کر گیا **اقول** چپ جھوٹھی کسنی کہا کہ سامنی رحلت کر گیا **قولہ** ایسی روایات **اقول** کیسی روایات یہان تو کہین روایت کا ذکر نہین ہان اقوال علما کا ذکر ہی **قولہ** جھٹلاتی ہین **اقول** جھوٹھی کو نہ جھٹلائین تو پھر کیا کرین

قال المخاطب المتمام ھداہ اللہ سبل السلام

اگرچہ عبارت جناب امیر کی اظہار فضائل ابوبکر صدیق مین ایسی صریح اور صاف ہی کہ بعد اوسکے سنی کے کسی قسم کا کوئی طعن اونپر شیعونکی زبان ہی نکل نہین سکتا لیکن جو فضیلتین ان لفظون سی ثابت ہوتی ہین انکو ذرا تفصیل کی ساتھ ہم بیان کرتے ہین پس واضح ہو کہ اس خطبہ مین جناب امیر نی حضرت ابوبکر صدیق کے دس وصفون کا بیان کیا اول یہ کہ خلق کو جو کچی مین گرفتار تھی نکالکر خدا کی راہ پر لائی اور اونکو راہ راست دکھلائی دوسری امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی معالجہ کیا تیسرے پیغمبر خدا کی سنت کو قائم کیا چوتھی ایسا انتظام کیا کہ کچھ فتنہ و فساد اونکی زمانہ مین نہوا پانچوین خاشاک ملامت سی پاک دامن گئی چھٹوین خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی شر سے محفوظ رہی ساتوین خدا کی طاعت جیسی کہ چاہیی بجالائی آٹھوین خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا نوین خلق خدا بعد اونکی تشویش اور حیرت مین پڑگئی دسوین بعد انکی لوگ مختلف ہوگئی چنانچہ انہین اوصاف کی تصریح مین مولانا صاحب تحفہ مین فرماتی ہین پس درین عبارت سراسر بشارت ابوبکر را بدہ وصف عالی موصوف نمودہ لیکن علامہ کنتوری اسکی جواب مین لکھتی ہین ثبت الجدار ثم النقش اول این معنی باثبات باید رسانید کہ او

از لفظ فلان درین کلام ابوبکر است بعد ازان باین اوصاف اثبات فضل ابوبکر باید نمود اسکی تردید مین
مولانا حیدر علی صاحب ازالۃ الغین مین فرماتی ہین بحمد اللہ کہ ہم بنائی دیوار محکم شد و ہم نقش و نگار صورت
بست و خود شراح نہج البلاغۃ آن اوصاف را کہ تلک عشرۃ کاملۃ عبارت ازان است بہمین عدد یاد کردہ اند
عبارت بحرانی بعد از ترجیح صدیق باید شنید وصفہ بامور احدہا تقویہ للاوہ ہو کنایۃ عن تقویہ الخ
ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو کہ کسطرح پر صحابہ کی ہر فضیلت سی انکار کرجاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی
بزرگون کے صاف منکر ہوجاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی سی بالکل بیخوف ہوجاتی ہین اس علامہ
کنتوری نی باین فضیلت جب دیکھا کہ کچھہ جواب ایسی روایتون کا نہین ہی پس مجبوری انکار کرنا شروع
کیا اور لا نسلم اور لیس بصحیح کہکر اپنی جواب کو ختم کیا لیکن قطع نظر اسکی کہ خود علمار شیعہ نے اقرار کیا ہے
کہ مراد فلانسے حضرت ابوبکر ہین یا حضرت عمر بالفرض اگر وہ اقرار بہی نہ کرتی تو بھی لفظ فلان سی کوئی
شخص مراد ہوگا یا ماسوائی حضرات شیخین کے دوسرا کوئی ہو یا اونہین مین سی کوئی ایک ہو اگر کوئی تیسرا شخص
مراد لیا جاوی تو وہی شخص ہوگا جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنی مرچکا تہا جیسا کہ قطب الدین راوندی نے
دعوی کیا ہی اور جبکہ یہ صفات ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کے سامنی مرگیا ہو ثابت نہین
ہوسکتین تو لامحالہ مراد فلان سی یا ابوبکر صدیق ہونگی یا حضرت عمر فاروق تو پھر اس سی انکار کرنا
اور بجواب تحفہ کے اپنی نامہ اعمال کی طرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تہا اس سی
تو یہی بہتر تہا کہ اس روایت ہی سی انکار کرجاتی اور حضرت علی کی طرف منسوب کرنیسے منکر ہوجاتی
یا اوسکو تقیہ پر محمول کرکے اپنی جواب مین صرف تقیہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دوراہون کو چھوڑکر
علامہ کنتوری کا تیسری راہ پر چلنا سراسر نادانی ہی تہی آخر اوسکا لطف اوٹھایا کہ جس امر سی انکار
کیا اور جسی روایت سی منکر ہوی اوسی کو تمہنی اونکی کتابون اور اونکی علماء کی قول سی ثابت کرکے
اونکو بدنام کیا ای معاشر مسلمین رحمکم اللہ اکنون کجا ماند دعاوی لاطائلہ روافض کہ در مطاعن تقریر
کردہ ہزاران رسائل و کتب را مثل نامہ ہای اعمال خود در سیاہی و تباہی گرفتند و انصاف
باید داد کہ حالیا از عمدہ طعنہای رفضہ کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط است چیزی باقی است کہ بعد

شہادت جناب مرتضوی حاجت بہ رد آن افتد پس بر سوء عاقبت این قوم بہ نالہ ہائی جانکاہ باید گریست و ریگ بیابان مذلت بر سرہائی ایشان باید ریخت اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہ ہوئی ہو اور باوجود ایسی روایتون کے انکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے اب بھی بہت سی سندین اور روایتین صحابہ کرام کی فضیلتمین موجود رکھتی ہین اور خود ائمہ کرام کی زبان سے اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جسکو سننا ہو وہ سنے

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

ابتدا آپ نی عبارت خطبہ کا ترجمہ سخیفہ کیا تھا وہان ان اوصاف کا ذکر کر چکے ہین پھر اوسکی اعادہ سی کوی فائدہ نہین تھا جز اسکی کہ دو چار جھوٹھ اوسمین بڑھا کر گایا ہوا راگ پھر گاتی ہین ہمنی بھی ہر ہر لفظ کا ترجمہ بیان کیا اور مجمل اوسکا بھی باعتبار معنے مدح و باعتبار معنی ذم و باعتبار ہجو ملیح و باعتبار تعریض و باعتبار تقیہ ہم سب بیان کر چکی اب ہماری مخاطب حضرت ابوبکر کے بھاٹ بنکر مکرر سہ کرر کتب اونکی تعریف کا پڑھے جاتے ہین شاید چار یاریون سی چار پیسے ملین اسی چار پیسے کی طمع سی آپ کی موچی صاحب نی اپنی راپنی ستالی چھوڑی اور نشستگاہ چرمی چھوڑ کر مسند علمی پر بیٹھی اور یہ نہ سمجھی کہ بیت بوریا باف گرچہ بافندست ٭ نہ برندش بکارگاہ حریر ٭ واہ کیا انٹائے کے کاریگری دکھاتی ہین بالو کی دیوار کو سد سکندر بناتی ہین اور اوسپر زردوزی اور ٹاٹ بافی کے نقش و نگار کھنچواتی ہین اور ارژنگ مانی و بہزاد کو شرماتی ہین کیون موچی صاحب فقط فاضل بحرانی کی بفرض و تنزل ابوبکر کہنی سی ایسی دیوار مستحکم ہوگئی کہ قول ابن ابی الحدید و ابن اثیر جزری جو عمر عمر پکارتے ہین اور قول قطب راوندی جو شخص دگر فرماتی ہین سب باطل ہوگیا اری صاحب عقل کی ناخون لو ہر ہر قدم پر ٹھوکرین نہ کھاؤ اوصاف ظاہری پر نہ بھولو اور اسقدر نہ پھولو کہ جامہ سی نکلجاؤ ہجو ملیح اور تعریض کو بھی پیش نظر رکھو حدیث کاذبین غادرین خائنین آثمین کی تاویلین کرتے ہو اس حدیث کی تاویل پر شیعون سی جھنجھلاتی ہو حالانکہ اخبار احاد سی ہی اور مثل احادیث صحیحین کے قطعی الصدور نہین ہی حضرت ابوبکر کے سڑے لنگوٹی کو دھو دھو کر بار بار پیتی ہو اور

اور بمقتضائی اشربوا فی قلوبہم العجل اس گوسالہ کہن سالہ کا موت پی پی کر پیتر ہوتی ہو قولہ ایسی صریح
اور صاف ہی اقول صریح اور صاف ہونیکا حال تو ہماری ترجمہ سی ظاہر ہو گیا لیکن بمقتضائی ان عدتم عدنا آپکی تسکین
درونی کے لیے ہم بہی العود احمد پر عمل کرتی ہین لیکن خوب جانتی ہین کہ آپ کی سیری ممکن نہین ہی ففی الحدیث ثلثۃ لا یشبع
من ثلثۃ الارض من المطر والعین من النظر والانثی من الذکر قولہ شیعون کی زبان سی نہین نکلسکتا اقول جب
سنیونکی زبان سی کاذب غادر خائن آثم نکلتا ہی تو شیعونکی زبان سی نکلنی کی کوئی ضرورت نہین ہی
قولہ اونکو ذرا تفصیل کی ساتھ اقول یعنی دو چار جھوٹھ اور ملا کی قولہ حضرت ابوبکر صدیق کے دس
وصفونکا اقول اگر وصف صدیق مین تم بڑی سچی ہو تو تمہاری اجداد فاسدہ جو عمر عمر پکارتی ہین
سب جھوٹھی ہین غرض ہر جھوٹھ تمہاری منھ کا نوالا اور ہر جھوٹھے کا منھ کالا کالا کالا قولہ خلق کو جو کجی مین
گرفتار تھی اقول مضمون کجی خلق کہانسے نکلا کیا خود انمین کجی نہ تھی اگر نہ تھی تو ان زعت فقوّمولی یعنی
اگر مین ٹھہرا ہون تو مجھکو سیدھا کرو صدیق ہو کر کیا جھوٹھ فرماتی تھی اور جب خود اپنی کجی کے سیدھا
کرنیمین محتاج غیرونکی تھی تو غیرونکی کجی کیا سیدھا کرتے ؎ خفتہ رخفتہ کے کند بیدار ؎ او خود گم است
باز کرا رہبری کند۔ قولہ امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی اقول جب اونسی اپنی امراض
نفسانیہ کفر و نفاق کا جو بمقتضائی فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا تہا وعظ و نصیحت پیغمبر سی معالجہ
نہو سکا تو دوسرونکا علاج کیا کرتی قولہ پیغمبر خدا کی نصیحت کو قائم کیا اقول پیغمبر خدا کا لفظ خطبہ مین
نہین ہی بلکہ سنت کفر و نفاق کو قائم کیا قولہ ایسا انتظام کیا کہ کچھ فتنہ و فساد اونکی زمانیمین نہوا
اقول فتنہ اور فساد تو بہت کچھ ہوا کہ مثل قبیلہ مالک نویرہ کے سات قبیلہ جو منکر خلافت ہوئے
بتہمت ردہ بیخ و بن سی کھود ڈالی گئی لیکن اتفاق وقت سی اوس فتنہ و فساد سی عمر اور ابوبکر بچگئی اور
اور حضرت عمر جو وقی اللہ شرہا فرماتی تھی وہ اپنی ہی نسبت فرماتی تھی کہ ہم لوگ بچگئی یعنی مثل عثمان کے
نہین پھنسی قولہ خاشاک ملامت سی پاکدامن گئی اقول بیت حامی چہ لاف میزنی از پاکدامنی ؛
بر جامۂ تو اینہمہ رنگ شراب چیست۔ پاکدامنی مسلم ہی لیکن اونکی ہوا خواہونکی نزدیک نہ شیعونکی
نزدیک لعنت ملامت کا ذکر جانے دیجیے کہ وہ تو دنیا مین تا قیامت ہی اور پاکدامنی بھی بنسبت حضرت

عجب کے ہوسکتی ہی کہ شراب نبیذی مضر ہو باشیطانہ بالماء اور مار الرجال کی دوا بقول سیوطی وتبیین کے استعمال
مین تھی کلام اسمین ہی کہ خطیبین نہ کہین ذکر خاک وخس وخاشاک ہی نہ کہین ذکر دامن عفت پاک وناپاک ہی
بلکہ نقی الثوب ہی کہ جس ہی جامہ ظاہر بحسن ظاہر مراد ہی اور جب حضرت ابوحنیفہ ظاہر مشرکین کو طاہر
فرماتی ہین تو اگر شیعون نی ظاہر منافقین کو طاہر کہا تو کیا بیجا کہا اور حسن ظاہر منافقین بنظر برادون الناس
البتہ مومنین موحدین سی زیادہ تھا قولہ خلافت کی خونی پائی اقول یعنی خلافت مغصوبہ کے مزے اوٹھائے
لشدّ ما تشطرا ضرعیہا کما فی الخطبۃ الشقشقیہ یعنی ناقہ خلافت کے چاتیان خوب ہی چوسین
اور مضبوط کرگئی اور عثمان نی اسقدر زہر مار کیا کہ بیخبر ہوگیا قولہ خدا کی طاعت جیسی کہ چاہیی اقول یہ خطبہ
تو اعبدناک حق عبادتک فرماتین یعنی جیسی کی عبادت چاہیی ویسی ہمسی ادا نہوئی اور ابوبکر وعمر سی جیسی
عبادت چاہیی ویسی ادا ہوگئی سبحان تیری قدرت فلا یعد الاشیاء ذو قدرتک حیات اخر فذکر قولہ
خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا اقول اگر عمر یا ابوبکر کی شان مین ہی تو معنی یہ ہین کہ حق خدا کو چھوڑ دیا
اور حق سی پرہیز کیا قولہ خلق خدا اونکی تشویش اور حیرت مین پڑگئی اقول خلق خدا کو
تشویش اور حیرت مین ڈالکر آپنی مقرر سفر کو سدھارا تھا ہی یہی معنی ٹھیک ہین قولہ بعد اونکی لوگ
مختلف ہوگئی اقول لوگونکو مختلف راہون مین ڈالکر مرگیا یہ اونکی تعریف ہی جو قابل اونکی ہی قولہ
ازالۃ الغین مین فرماتی ہین اقول صاحب ازالۃ الغین جو فرماتی ہین وہ اپنی غفادۃ العین سی فرماتی ہین
اونکی ٹٹولنی مین دیوار بہت مستحکم معلوم ہوئی اور نقش ونگار بھی ٹٹول لیی مگر ہماری ایک دھکی مین
دیوار گرگئی اور نقش ونگار بگڑگئی اب کہو کہ کوئی اور جھونپڑا ڈھونڈہین قولہ تمزلی کی دیوار بے نیوکی
بہت بی اعتبار تھے وہ جڑسے اکھڑگئے صورت نقش ونگار اوسکے نقش بر آب تھی وہ بگڑگئے
اوصاف عشرہ اوس موصوف سراپا اوصاف کے ہین جو بقول جناب راوندی شخص دگر ہی
نہ عمر ہے نہ ابوبکر ہے اور یہ اوصاف باعتبار معنی ظاہری تھی نہ باعتبار ہجو ملیح وتعریض وتقیہ
وتوریہ اور ظاہر ہی کہ ایسی مقامات مین ظاہری معنی مراد نہین ہوتی بلکہ باطنی معنی مراد ہوتی ہین
جو ہمنی بخوبی ذکر کیے قولہ ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو اقول ای مسلمانو یا نہ انجناب

سنیہ کو دیکھو کہ کسطرح پر ثلثہ کی ہر رذیلت سی انکار کرتی جاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی بزرگون کی
کہ وہ کاذب وغادر وخائن وآثم ہین صاف منکر ہو جاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی خود اور ثلثہ سی
بالکل بیخوف ہو جاتی ہین اس موچی فیض آبادی نی باین رذیلت جب دیکھا کہ جواب ایسی روایتون کا نہین
ہی پس بمجبوری انکار کرنا شروع کیا اور حدیث کاذب وغادر اور حدیث فدک وحدیث قرطاس اور
حدیث تجہیز جیش اسامہ وحدیث حوض اور اوسکی امثال کو الحاق روافض سی کہا اور لانسلم اور
لیس بصحیح کہکر اپنی جواب کا خاتمہ بالخیر کیا لیکن قطع نظر اس سی کہ علمائی سنیہ نی اقرار کیا ہی کہ مراد ان
احادیث سی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان ہین بالفرض اگر وہ اقرار بھی نہ کرتے تو بھی
ان احادیث سی کوئی شخص مراد ہوگا یا ماسوائی حضرات ثلثہ کے چوتھا کوئی ہو یا اونہین مین سی کوئی
ایک ہو اگر کوئی چوتھا شخص مراد لیا جاوی تو وہی شخص ہوگا جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر چکا تھا اور پیغمبر نے
شہادت اوسکی خاتمہ بالخیر ہونیکی دی تھی اور ثلثہ کے حق مین کہا تھا لا ادری ما تحدثون بعدی جیسا کہ
عبد الحق نی جذب القلوب مین کہا ہی اور حدیث حوض مین بھی لا تدری ما احدثوا بعدک ہی اور جبکہ
صفات مذکورہ فی الاحادیث ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر گیا ہو ثابت نہین ہو سکتی
تو لامحالہ مراد ان احادیث سے ابوبکر صدیق ہونگی اور حضرت عمر فاروق ہونگی اور حضرت عثمان
ذی النورین ہونگی پھر اس سی انکار کرنا موچی صاحب کا اور بجواب خان والاشان تغمدہ اللہ بالغفران
اپنی نامہ اعمال کیطرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تھا اس سی تو یہی بہتر تھا کہ اپنی کتب کے
مطلقاً صحاح ہونیسے انکار کر جاتی اور اہلسنت کیطرف منسوب ہونیسے منکر ہو جاتی یا اوسکو توریہ
پر محمول کر کی اپنی جواب مین صرف توریہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑ کر کی موچی صاحب
کا تیسری راہ پر چلنا سراسر نادانی تھی آخر اوسکا لطف استقصا سی اوٹھایا اور جواب سخت سے
کیسا سنگلاخ اپنی منھ مین پایا کہ جس سی سب سنیونکی دانت ٹوٹ گئے اور چھکے چھوٹ گئے اور جن
روایتونسی موچی صاحب اور بساطی نی انکار کیا تھا استقصا اور عبقات مین اونہین کے علما کے
قول سی ثابت کر دیگئی اور منکرین کاذب اور دروغگو بنا دیے گئے قولہ ای معاشر مسلمین رحمکم اللہ

اقول یا معاشر المنکرین الضالین لا رحمکم اللہ لکم نزل من جہیم وتصلیۃ جحیم اکنون کجا ماند دعاوی لاطائلہ نواصب وخوارج کہ در دفع مطاعن ورفع ضغائن تقریر کردہ ہزاران رسائل وکتب را مثل نامہائے اعمال خود در سیاہی وتباہی بجوابات واہی گرفتند وانصاف باید داد کہ از عہدہ جوابہائی نواصب کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط است چیزی باقی ست کہ بعد شہادت جناب مرتضوی در خطبہ شقشقیہ واحادیث صحاح سنیہ حاجت بہ رد آن افتد پس سنیان بر سوء عاقبت خود بصد آہ آہ بنالہائی جانکاہ بگریند وشیعیان علی ابن ابیطالب بقاہ قاہ بخندند وصد تودہ خاک ذلت وہزار بیابان ریگ مذلت بر سر نواصب بریزند وبصد مسرت نشینند وبصد خرمی برخیزند قولہ اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہوئی ہو اقول اگر حضرات سنیہ کی اب بھی سیری نہوئی ہو اور باوجود ایسی روایتونکی جنکا نشان ہمنی اس کتاب مین دیا اور اضعاف در اضعاف اوسکی ہماری کتب مین موجود ہین اونکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے ابھی انہین کی صحاح سی بہت سی سندین اور روایتین صحابہ لیام کی رذلیت مین موجود رکہتی ہین اور خود اونکی ائمہ لیام کی زبان سی اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جس سنی کو سننا ہو وہ سنے ہمسے سنے

قال المخاطب المتمام ہداہ اللہ سبل السلام

آٹھوین شہادت علی بن عیسی اردبلی امامی اثنا عشری نی اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین لکہا ہی انہ سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ کسی شخص نی امام باقر علیہ السلام سی پوچھا کہ تلوار کے قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین تب امام نے جواب دیا کہ ہان اسلیئی کہ ابوبکر صدیق کی تلوار کے قبضہ پر بھی حلیہ چاندی کا تھا راوی کہتا ہی کہ اسنے امام سی عرض کی کہ یا حضرت آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتی ہین یہ سنتی ہی امام اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور کہنی لگی کہ ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی خدا اوسکی

Presented by Ziaraat.Com

دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اس روایت سی چند فائدی حاصل ہوتی ہین پہلا فائدہ زبان سی امام علیہ السلام کے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا صدیق ہونا اور صدیق ہونیسے اونکا تمام امت سی افضل ہونا لازم آتا ہی اسلیئی کہ قواعد مقررہ منصوصہ قرآن سی یہ امر ظاہر ہی کہ بعد پیغمبرون کی مرتبہ صدیق کا ہی اور تمام امت سے صدیقین کا درجہ افضل ہی جیسا کہ خداوند تعالی فرماتا ہے

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

دوسرا فائدہ امام سی جب سائل نی سوال کیا تو اوسنے صرف ایک مسئلہ کا استفسار کیا اوسکی جواب مین ہان یا نہین کہنا کافی تھا مگر امام نی اوسپر قناعت نہ کی بلکہ ابوبکر صدیق کی فعل کو سند لیکر جواب دیا اس سی ثابت ہوتا ہی کہ مسائل دینی مین افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیے اور یہ حصہ صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین وہی کبھی کسی مسئلہ مین قول یا فعل صحابہ کو سند نہین جانتی پس درحقیقت امامون کی تابع اہلسنت ہین نہ شیعہ تیسرا فائدہ امام سے جب سائل نی مسئلہ پوچھا اور اونہون نی ابوبکر صدیق کا ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تھا یہی کافی تھا کہ وہ نام ابوبکر صدیق کا لیتی مگر امام کو ایسی محبت اونسی تھی کہ بغیر صدیق کے اونکا نام لینا اونکی دلکو گوارا نہین ہوا اس لیئی اس لقب سے اونکو یاد کیا پس یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی ہی افسوس حضرات شیعہ کی سمجھ پر کہ وہ ائمہ کو دشمن صحابہ کا جانتی ہین چوتھا فائدہ اس روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ امام کو سائل کے تعجب پر نہایت غصہ آیا اور جب اوسنے پوچھا کہ آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتی ہین تو آپ کو اسقدر غیظ ہوا کہ اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور تین مرتبہ فرمایا نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق اور اسی پر قناعت نہ کی بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی خدا اوسکے دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ وہی ذرا انصاف سی اس روایت کو دیکھین اور امام کی شہادت سی اپنی آپکو خدا کے نزدیک دنیا و آخرت مین بسبب نہ تصدیق کرنی صدیقیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے جھوٹا جانین پانچوان فائدہ

اس روایت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنیوالا شیعہ تہا اور صحابہ کا دشمن اسی واسطے امام کے صدیق کہنی پر اسکو تعجب ہوا اگر کوئی سنی ہوتا تو وہ تعجب نہ کرتا اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا تو پھر موقع تقیہ کا بھی نرہا ہان اگر سائل سنی یا ناصبی یا خارجی ہوتا تو تقیہ کی گنجایش تھی

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواہر اخبار کے کھونٹے کھرے کو پرکھنے والے اور جھوٹھے موتیونکو سچے موتیون سے جدا کرنیوالے خوب جانتی ہین کہ یہ حدیث اگر سچی حدیث بہی ہوتی تو اخبار احاد سے ہوتی جو عقائد مین بکار آمد نہین اور مخالف ہی احادیث متواترہ اصولیہ اور قواعد مثبتہ بہ براہین عقلیہ و نقلیہ کے پس ہر طرح واجب الطرح ہوتی لیکن یہ حدیث تو بالکل جھوٹھی ہی اور سنیونکی بنائی ہوئی ہی مثل حدیث لانرث ولانورث کے باب فدک مین اور حدیث سید اکہول اہل الجنہ کے باب ابوبکر و عمر مین صحاح اسقام انکی ہزارون جھوٹھے حدیثون سی بھری ہوئی ہین فما ظنک بغیر الصحاح یہ جھوٹھی حدیث تو صحاح اہلسنت کے بھی نہین ہی بلکہ وارد ہی کتاب صفوۃ الصفوۃ ابن جوزی مین کہ اوسکے ایک عبارت طویل کشف الغمہ مین بلحاظ اینکہ نقل کفر کفر نباشد نظر بہ بعض اغراض منقول ہوئی اوسی عبارت مین یہ جھوٹھی حدیث بھی ہی پس ذکر اوسکا استطرافاً ہی نہ اصالتاً ہی اور یہ ضرور نہین ہی کہ جس امر کو کوئی حکایۃً ذکر کری وہ اوسپر حجت ہوجائی ہماری مخاطب نی ابہی خود حضرت ابوبکر کی شان رفعت نشان مین صفحہ (۱۰۸) سطر (۳۰) مین لکہا ہی کہ محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا اور پیغمبر کے وصیتون کا بھلانیوالا اور اوسکے وصی کے حقوق غصب کرنیوالا اور اونکی اولاد کو ستانیوالا اور خاندان رسول پر ظلم و ستم کرنیوالا تہا انتہی محصلا اور بعد اسکی مبحث نکاح ام کلثوم مین حدیث ولد الزنا شر الثلاثۃ کے معنون مین حرامزادہ اور نطفہ ناپاک ہونا حضرت عمر کا لکہتی ہین پس اگر علی ابن عیسائی اربلی کی نقل عبارت ابن جوزی کرنے سے شیعون پر حجت تمام ہوجائے تو آپ کی ان اوصاف شریفہ شیخین لکہنی سی ہماری بھی حجت سنیون پر تمام ہوجائیگی فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمائیے کہ ہمنی تو نقل مذہب شیعہ کی ہی تو ہم کہینگے کہ آپ نے تو اپنی زبان صدق

بیان سے نقل کی ہو اور صاحب کشف الغمہ نے تو ایک سنی ابن جوزی کی زبان کذب بیان سے نقل کی ہو یہ اپنی نقل اپنی
زبان سے حجت نہو اور دوسروں کی نقل دوسروں کی زبان سے حجت ہو جائے اسکی کیا وجہ یا اسکی کچھ وجہ ارشاد فرمائیے یا اپنی ہٹ دھرمی سے
باز آوی یہ ایک بات ہو دوسری بات یہ ہو کہ راوی حدیث صلین عمرو بن عبداللہ ہی کہ وہ دوستان ابوبکر سے ہی چاہتا ہے
کہ بحیلہ حلیہ السیف ابوبکر کا صاحب سیف ہونا ثابت کری حالانکہ سبا فی اونکی احد سی خیبر سے حنین
سے بہانی سی بخوبی ثابت ہی اونکی اور اونکی دونو بھائیونکی تلوار کسی معرکہ مین نکلی ہو اور کسی کافر پر
چلی ہو تو کسی جھوٹی ہی تواریخ سی بیان فرمائیے تیسری بات یہ ہی کہ اس حدیث سی جو کتب غیر صحاح
سی ہی حضرت ابوبکر کا صدیق ہونا ثابت ہوتا ہی اور آپ کے صحیحین سی زبان صدق ترجمان حضرت
عمر سے اونکا کاذب اور غادر اور خائن ہونا ثابت ہوتا ہی اب فرمائیے کہ حدیث صحیحین کو ہم مقدم
جانین یا حدیث غیر صحاح کو اور بھی حضرت صدیقہ نے دربارہ صدیق روایت کی ہی کہ سرالنبی
باہل بیتہ ہو لیس بعض غلمانہ فالتفت الیہ فقال ارایت لعائن وصدیقین یعنی گذری پیغمبر طرف اپنے
کے سو وقت کہ دے رہی تھی بعض غلاموں کو گالیان دیتی تھی حضرت نی فرمایا آیا دیکھا تو نے صدیقون اور
گالیان دینے والون کو شاہ عبدالحق دہلوی کی شرح مین فرماتی ہین اراد انہ لا یجتمع الصدیقیۃ والطعن
یعنی صدیقیت ساتھ لعانت کے جمع نہین ہوتی اور لعانت ابوبکر کے اسی حدیث سی اور سوا اسکی
اور بھی حدیثون سی جو ابن حجر نی صواعق مین لکھی ہین ثابت ہوتی ہی پس صدیقیت ابوبکر کا قائل ہونا
اجتماع متضادین کا فی محل واحد جائز رکھنا ہی و نظر بلعانت حضرت ابی بکر اگر شیعون نی بھی بتائی
اونکی لعانت اختیار کی ہو تو کیا قباحت ہی چوتھی بات یہ ہی کہ شیخ عبدالحق دہلوی نی ترجمہ مشکوۃ مین کہا ہی
کہ جناب رسولخدا نی حق مین جناب امیر کے فرمایا انہ الصدیق الاکبر یعنی بتحقیق کہ وہی حضرت ہین صدیق
اکبر اور خود مخاطب اور اونکی اجداد ناسدہ نی قبول کیا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی بر منبر فرمایا
کہ انا الصدیق الاکبر وانا الفاروق الاعظم اسلمت قبل ان اسلم ابوبکر و امنت قبل ان امن ابوبکر
اور بھی فرمایا انا الصدیق الاکبر لا یقول بعدی الا کذاب یعنی مین ہی ہون صدیق اکبر کہ نہین
پیچھے اقبال ابوبکر ہی اور طریقہ حافظ ابونعیم مین ہی کہ مین ہی صدیق اکبر ہون کہ سب سی سات برس پیشتر

یعنی نماز پڑھی ہی اور جو شخص سوا میری دعوائی صدیقیت کری وہ انتہا کا کاذب ہی تقدیم مسند الیہ
دلالت اوپر تخصیص کے کرتی ہی جیسا کہ بحث ما فات میں علم فصاحت و بلاغت میں ثابت ہوا اور
جب صدیقیت مخصوص بجناب امیر ہوئی تو صدیقیت ابوبکر باطل ہوگئی پس یہ حدیث جسکا ابن جوزی
ناقل ہی بالکل جھوٹی ہوگئی پانچوین بات یہ ہی کہ اس حدیث کی مکذوبیت اسکی ناصیہ حال سی پیدا
اور طرز مقال سی ہویدا ہی کیونکہ ایک ادنی سوال سائل پر کہ صدیقیت ابوبکر سی سوال کری امام کا
اوچھلنی کودنی لگنا اور قبلہ رخ ہو جانا کہ بجائی قسم ہی منصب امامت کے کہ اوسکو علم و وقار بنا
لازم ہی خلاف ہی اوچھلنا کودنا مثل مادہ بزکہی کے پہاڑون پر روز احد کا حضرت عمر تا
معصومین علیہم السلام صاحبان متانت و وقار تھی اونکی اونسبت سو واری دینا عین کذب
و افترا ہی واضع حدیث موضوع و مکذوب ہی اور اسی طرح سی امام کا جواب سائل یا استنباط مسائل اجتہادا
دینا دلیل کذب حدیث ہی اس لئی کہ اجتہاد معصومین سی ممکن نہین ہی لان المجتہد یخطی و یصیب اسی سبب
کسی نی مخالفین سی بعض معصومین سی پوچھا کہ فلان مسئلہ مین آپ کی رائی کیا ہی حضرت نی جواب مین
فرمایا کہ لیس عندنا رائی بلکہ ہم جو کچھ کہتی ہین ہماری آبا کی ظاہر سی ہی ہمارے پاس جو کچھ ہی مجھ سے روایت
کی ہی پس جواب استنباط جواز از علیہ الصحیف ابوبکر جاہلی غیر معصوم دینا خلاف حق اسکی نی کہ جو ہوا
امام نہین ہی بلکہ کسی شی کا امام پر کذب و افترا ہی اور جب یہ حدیث جھوٹی ٹھہری تو فوائد
اسکے محض رد ایدا اور تعوٹھری بلکہ مکابرہ قبل بنا رو اسد علی الفاسد ہوئی قولہ علی بن عیسی اردبیلی
اقول یہ آپ کا قصور نہین یہ جناب شاہ صاحب کی جہالت ہی کہ اربلی کو اردبیلی بناتی ہین قولہ تلوار کے
قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین اقول معلوم نہین کہ شبہ حرمت کہانسے پیدا ہوا تھا جو اوسکی
علت سی سوال کیا گیا ثبوت اس سوال کی دلیل کذب حدیث ہی قولہ اس لئی کہ ابوبکر صدیق کے
تلوار کے قبضہ پر اقول سبحان اللہ کیا مسئلہ دقیق تھا کہ امام کو حاجت باستدلال پڑی اور
دلیل بھی کوئی قرآن و حدیث سی نہ ملی تو مجبوری امام نی ایک شخص کے فعل سی استدلال
کیا کہ جسکی بیعت چہل سال عمر عزیز ضائع گذشت ٭ فخر جستن زعزی پرستی نگشت ٭

چالیس برس تمین پوجتا تھا اور برانڈی شراب اور سور کے کباب نوشجان فرماتا تھا اور بعد اسکے
کہ ظاہر مین اسلام نفاقی قبول کیا ایسا معصوم ہو گیا کہ قول و فعل اوسکا حجت ہو گیا یہ بھی ایک دلیل
کذب اس حدیث کی ہی اللہم الا ان یقال چونکہ سائل سنی تھا امام نی تقیۃً اوسکی مرشد کے فعل سی
اوسپر استدلال کیا کہ وہ بیدین خوش خوش اپنی گھر کو جاوی اور مومنین کو ضرر نہ پہونچاوی قولہ آپ بھی
ابوبکر کو صدیق کہتی ہین اقول یہ پوچھنا بھی دلیل اسیر ہی کہ راوی سنی خوب جانتا تھا کہ امام علیہ السلام
صدیق کو کذیب جانتی ہین تب تو اوسکو تعجب ہوا کہ ہم تو ابوبکر کو موافق اپنی مذہب کے صدیق جانتی
ہین مگر آپ بھی ابوبکر کو باوجود اعتقاد کذیبیت صدیق فرماتی ہین یہ کیسی بات ہی قولہ امام اپنی جگہ
سی اوچھل پڑی اقول اوچھل پڑنا بھی دلیل اس بات کی ہی کہ یا یہ حدیث جھوٹھی ہی یا امام تقیۃً
و دفعل جو خلاف وقار امامت تھا عمل مین لائی لان الضرورات تبیح المحظورات قولہ ان وہ صدیق
ہی اقول یعنی صدیق ہی سنیون کی زبان سی جیسی شمس و قمر رب ابراہیم تھی کافرونکی زبان سی
اور لات و عزی معبود تھی بدلیل التکلم یعنے مشرکون کی زبان سی قولہ جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی
اقول یعنی وقت تقیہ قولہ خدا اوسکی دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اقول بسبب انکار تقیہ
قولہ بعد پیغمبرون کی مرتبہ صدیق کا ہی اقول سچ ہی مگر سچی صدیق کا نہ جھوٹھی صدیق کا اور جناب
امیر نی فرمایا کہ فقط مین ہی صدیق ہون اور اگر کوئی دوسرا صدیق بنی تو جھوٹھا ہی پھر جھوٹھا صدیق
سب امت سی کیونکر بہتر ہو سکتا ہی قولہ صرف ایک مسئلہ کا استفسار کیا ای قولہ کافی تھا اقول ہان یہ بھی
ایک دلیل ہی جھوٹھی ہونی اس حدیث پر اس لیئی کہ امام علیہ السلام معاذ اللہ ایسی لغو نہ تھی جو تطویل
بلاطائل فرماتی پس معلوم ہو گیا کہ البتہ یہ حدیث جھوٹھی ہی یا ضرورت تقیہ داعی اس تطویل کی ہوئی
قولہ افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیی اقول حضرت سلامت حضور کو خلاف رائی بیضا ضیائی
حضرت عمر ہونا ہرگز مناسب نہین ہی اونہون نی تو خلاف رائی رسول اللہ کہ قرآن اور اپنی
عترت کو بعد اپنی متمسک یہ فرمایا تھا حسبنا کتاب اللہ کہکر عترت سے دست بردار ہونے
آپ حضور چاہتی ہین کہ قرآن کی ساتھ صحابہ کو ملا دین تو جب حضرت عمر عترت کے متمسک نہ ہونے پر

راضی نہوئی تو صحابہ کی متمسک بہ ہونیپر کیونکر راضی ہونگی مگر یہ آپ فرمائین کہ تم لوگ مرضی مبارک حضرت عمر سے
واقف نہین ہو اور ہم لوگ اونکی دوست مزاج شناس ہین اور مکنون مافی الضمیر سی آگاہ ہین صحابہ نی تو اجماع
کرکے اونکو اور اونکی برادر کلانی دختر کو خلیفہ بنایا ہی اس لیئی صحابہ کی متمسک بہ ہونے سے اونکی آنکھونمین
نور اور اونکی دل مین سرور ہوگا اور عترت نی چونکہ تقاعد و تخلف از بیعت بکری کیا پس اونکی متمسک بہ ہونیپر
حضرت عمر کیونکر راضی ہون معاذ اللہ اس سی بڑھکر اور کیا برا کام ہوگا کہ جو اہلبیت سی سرزد ہوا کہ تخلف
از بیعت خلیفہ وقت کیا جیساکہ شاہ ولی اللہ والد ماجد صاحب تحفہ مسروقہ ازالۃ الخفا مین فرماتی ہین چون
روز دیگر بیعت عامہ منعقد شد سادات اہلبیت تخلف نمودند این اشکالی دیگر بہم رسید حضرت شیخین بحسن
تدبیر این اشکال را برانداختند اور حسن تدبیر یہ تہا کہ آگ اور لکڑیان واسطی جلانی بیت اہلبیت کے
بھیجین جیساکہ انہین شاہ صاحب نی اسی کتاب مین اقرار اسکا کیا ہی دیکھنا چاہیی کہ کفار بجرم کفر فقط
کشتنی و گردن زدنی ہوتی ہین اور اہلبیت نبوت بجرم تخلف از بیعت خلیفہ وقت سوختنی بھی ہوگئے بیت
شمع گر با تو کند دعوی نازکبدنی ہ کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی قولہ اور یہ حصہ صرف اہلسنت کو
نصیب ہوا ہی اقول اہلبیت نبوی کو چھوٹی تو چھوٹی مگر اہل سنت کے ثلاثہ تو ہاتھ مین آئی مبارک باشد
خوب تینون کو مضبوط پکڑی رہنا تا اونہین کے ساتھ انشاء اللہ اٹھو بیت حشر غلامان علیؑ با
علیؑ ہ حشر غلامان عمر با عمر قولہ قول و فعل صحابہ کو سند نہین جانتی اقول ہان یہ قصور تو
ہمسی ہوتا ہی اگر قول و فعل ابوبکر پر عمل کرین تو صحابہ موثقین رسول اللہ امثال مالک نویرہ وغیرہ
کو قتل کرادین اور اگر حضرت عمر کے چلن پر چلین تو خانہ اہلبیت جلادین اور اگر عثمان کے قول و فعل
کی سند لین تو امثال ابن مسعود و عمار یاسر کو جوتے لاتین لگادین اور امثال ابوذر کو شہر بدر
کرادین ہمسی تو خدا سے کہ دشمنان اہلبیت سی تبرا کرین اور کچھ نہین ہو سکتا ہم حسب حال مین ہین
مہربانی کرکے ہمکو اوسے حال پر چھوڑ دیجیئی آپ اپنی فکر آخرت کیجیئی ؎ غم ما چہ داری غم خویش خور
ہمتو جناب رسولخدا سے کہینگے کہ اپنی مثل اہلبیتی کسفینہ نوح فرمایا تہا مثل اصحابی کسفینہ نوح نہین فرمایا تہا
اور آپنی کتاب اللہ و عترتی فرمایا تہا کتاب اللہ و اصحابی نہین فرمایا تہا آپ بھی تمسک بصحابہ کی

کچھ دلیلین ڈھونڈھ رکھی واللہ یحکم بینا وبینکم بالحق وھو خیر الحاکمین قولہ انہون نی ابوبکر صدیق کا
ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تھا اقول نہ ابوبکر کا ذکر کرنا ضرور تھا نہ صدیق کہنا ضرور تھا
نہ صدیق سی سوال پر اوچھل پڑنا ضرور تھا نہ تین بار صدیق صدیق پکارنا ضرور تھا اور جب کوئی بات
ضرور نہ تھی تو امام سی ایسی افعال لغو بی دربی بلا ضرورت ہونا عقل عقلا قبول نہین کرتی یہ پوری
دلیل ہی اس بات پر کہ یہ حدیث محض کذب وافتری بر امام علیہ السلام ہی اللھم الا ان یقال کہ صرف
تقیہ داعی اسکی ہوئی فلا یصلح للحجۃ علینا قولہ امام کو ایسی محبت اونسے تھی اقول جائی تعجب ہی کہ
صدیق سی تو ایسی محبت تھی اور اپنی جد امجد سی کچھ محبت نہ تھی جو فرمائی تھی کہ سوائی میری جو دعوائی
صدیقیت کری وہ کذاب ہی اور قنوت مین دعائی اللھم العن صنمی قریش پڑھا کرتے تھے قولہ پس
یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی ہی اقول یہ دلیل تو عمدہ ہی مگر ایسی کتاب سے
ہی کہ کسی شیعہ سنی نی اوسکو صحاح سی نہین گنا اور اوسکے مصنف نی خود خطبہ مین اوس کتاب کے
کہدیا ہی کہ مین اکثر حدیثین سنیون ہی کی نقل کرونگا پس آپ کا اس عمدہ دلیل مین یہ بڑا نقص ہو گیا
لیکن شیعونکی دلیلین آپکی دلیل سی عمدہ تر ہین کہ صحاح اہلسنت سی منقول ہین اور صحیح آپ کے نزدیک
احتمال کذب اور تقیہ کی بو بھی نہین آسکتی چنانچہ صحیح مسلم مین حدیث کاذب وغادر وخائن وآثم
ہی فرمائی صدیقیت حضرت صدیق اور محبت علی مین اس سی کوئی داغ اور دھبا آتا ہے
یا نہین اگر نہین آتا ہی تو جسطرح اس حدیث کی کذبیت اونکو کچھ ضرر نہین پہونچاتی اسیطرح اوس
حدیث کی صدیقیت بھی کچھ نفع نہ دیگی اور اگر آتا ہی تو جو ان دونون سے عمدہ تر ہو اوسپر ہم آپ
دونو عمل کرین آپکو بہت تلاش سی یہ ایک دلیل ملی گویا اندھے کے ہاتھ بٹیر پڑ گئی لیکن افسوس
کیجئی کہ کچل گئی اور شیعون کے پاس ہزارون دلیلین بہت عمدہ عمدہ ہین ایک کتاب الفین مین
دو ہزار دلیلین موجود ہین قولہ تعجب پر نہایت غصہ آیا اقول صاحبان حلم ووقار کو فقط
سائل کے تعجب پر اسقدر غصہ آنا کہ غیظ وغضب سے اوچھلنے کودنے لگین اور مثل سفہا کی
آپے سی باہر ہو جائین عقل سلیم قبول نہین کرتی پس یہ عمدہ دلیل کذب حدیث کی ہی اور لا اقل

دلیل تقیہ ہی قولہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی اقول بفرض صدق روایت مقصود یہ ہی کہ حال تقیہ مین اونکو
صدیق نہ کہی اور شیعہ تو غیر حال تقیہ مین بھی اونکو صدیق کہتی ہین ولو استہزاءً پھر خدا کے نزدیک جھوٹھے کیونکر
ہونگی جسطرح کذیب واقعی کہنی مین بھی جھوٹھی نہین غرض شیعہ خدا کے نزدیک ہر طرح سے سچے اور سنی ہر طرح سے
جھوٹھی وقد اثبتنا ذلک قبل ہذا فی بحث من التقیہ عقلا ونقلا فالطر ثمہ قولہ اس روایت سے معلوم ہوتا
ہی کہ پوچھنی والا شیعہ تھا اقول ہمکو تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنے والا سنی تھا اسی واسطی
امام کے صدیق کہنی پر اوسکو تعجب ہوا اگر کوئی شیعہ ہوتا تو اوسکو تعجب نہوتا کیونکہ شیعہ جاہل سی جاہل بھی
ہوگا تو جانتا ہوگا کہ ہماری مذہب مین تقیہ جائز ہی اور امام نے جو فرمایا ہی بتقیہ فرمایا ہی سیکڑون حدیثین
تقیہ کی جو سن چکا ہوگا اوسکو ہرگز تعجب نہوگا ہان سنیون کے مذہب مین تقیہ جائز نہین پس وہ سنی راوی
تقیہ سی تو واقف ہی نہ تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ امامونکی نزدیک ابوبکر کذیب ہین پھر جو حضرت سی لفظ صدیق
سنی تو اوسکو تعجب ہوا کہ وہ حضرت خلاف عقیدہ اپنی کے کیونکر فرماتی ہین پس یہی تعجب دلیل اسکی ہی کہ سائل
پکا سنی ناصبی اور خارجی تھا قولہ اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا ہو تو پھر موقع تقیہ کا بھی نرہا
اقول موقع تقیہ کچھ سائل کی سنی ہونے پر موقوف نہین بلکہ اگر سائل شیعہ بھی ہو مگر سوال ایسی مقام پر
کری جہان کوئی ایسا سنی موجود ہو کہ جس سی احتمال ضرر ہو تو اوسوقت اوس شیعہ کو بھی جواب بتقیہ دیا جاتا ہی
جسطرح سائل سنی کو جواب بتقیہ دیا جاتا ہی جبکہ خوف ضرر ہو ورنہ شیعہ وسنی سبکو جواب ایکسان ہی ہوگا
اور بسا ہی کہ حضرات نی اپنی شیعہ کو جواب مسئلہ بتقیہ دیا ہی کہ ایک وقت خاص مین بکار آمد وہی ہو گیا
ہی اور حضرت نے اگر اوسکو جواب بلا تقیہ بتلایا ہوتا تو بیشک اوسکی جان جانی مشہور ہی اور بعض کتب مین
مذکور ہی کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نی اپنی بعض شیعہ سے فرمایا کہ اولٹا وضو مثل سنیون کے کر لی تو کچھ اوسکو
تردد ہوا پھر اوسنی اپنی دل مین کہا کہ حکم امام پر ہمکو مثل کرنا چاہیے اتفاق سی اون دنون مین کسی سنی نی
بادشاہ وقت سی اوس شیعہ کی چغلخوری کی تھی کہ وہ رافضی ہی بادشاہ نے کہا کہ جبتلک مین اپنی آنکھونسے
نہ دیکھونگا باور نہ کرونگا بادشاہ کے بالاخانہ پر ایک روزن طرف صحن خانہ شیعہ کے تھا بادشاہ نے
اوس روزن سی دیکھا کہ یہ شخص تنہائی مین اپنی صحن خانہ مین وضو کرتا ہی پس مثل سنیونکی اولٹی ہاتھ دھوئی

کل سر کا مسح کیا یہانتک کہ گردن بھی کاٹی کانون کو بھی چھیدا پاؤون کو بھی دھویا بادشاہ نی کہا کہ اگر رافضی ہوتا تو اسطرح وضو نہ کرتا چغلخور کو چغلخوری کی سزا دی پھر امامؑ نی اپنی شیعہ کو لکھ بھیجا کہ جسطرح سی تو وضو ہمشیہ کرتا تھا اوسی طرح پھر کر کیون جناب راوی کے شیعہ ہونیسی موقع تقیہ جانے سے کیا واسطہ بعض وقت مین سنی سی بھی موقع تقیہ کا نہین ہوتا جب معلوم ہو کہ یہ سنی ضرر رسان نہین ہی

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

اب ہم حضرات شیعہ کے اقوال کو جو اس روایت کے نسبت ہین بیان کرکے اونکا رد کرتی ہین پہلا قول قاضی نور اللہ شوستری فی احقاق الحق مین اس روایت سے انکار کیا ہی اور بہت کچھ زبان سے فرمائی ہی اور صاف لکھا ہی کہ اس روایت کا کچھہ پتہ نشان کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ایسی روایت کا کشف الغمہ مین موجود ہونا خلاف قیاس ہی اس لیئی کہ اوس کتاب مین پیغمبر خدا اور ائمہ اثنا عشر کا حال لکھا ہی نہ ابوبکر کا تو کیا وجہ تھی کہ مولف اوس کتاب کا ایسی روایت کو لکھتا چنانچہ قاضی صاحب کے عبارت کے الفاظ یہ ہین وکذا الحال فیما نقلہ عن راس التعصب والحیف من حدیث حلیۃ السیف لیس ذلک فی الکتاب عنہ خبر ولا عین ولا اثر وایضا لا مناسبۃ لذکر ذلک فی ہذا الکتاب المقصور علی ذکر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والائمۃ الاثنا عشر وذکر اسمائہم وکناہم وآبائہم وامہاتہم وموالیدہم ووفیاتہم ومعجزاتہم کما لا یخفی علی من طالع ہذا الکتاب پس اس قول کو دیکھکر کونسا شیعہ ہوگا جسکو اس روایت کے نہ موجود ہونے پر یقین نہ آویگا اور سنیون کے قول کو کیونکر غلط نہ جانیگا لیکن الحمد للہ کہ کتاب کشف الغمہ اس ہندوستان مین صدہا جگہ موجود ہی جس کسیکو شک ہو وہ اوسکو لیکر دیکھی کہ یہ روایت موجود ہی یا نہین اور قاضی صاحب کے صداقت کی داد دی لیکن اگر کوئی شخص یہ خیال کری کہ شاید چھپی کرکے کسی سنی نی یہ عبارت ملا دی ہے اور کتاب کشف الغمہ مین اس روایت کے موجود ہونے سے اوسکو اطمینان نہ ہو تو اوسکے اطمینان کے لیئے ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتی ہین کہ اونہون نی بفضلہ تعالی اس روایت کی موجود ہونے سے کتاب مذکور مین اقرار کیا اور یہ توجیہہ فرمائی کہ یہ روایت مولف کتاب نی ابن جوزی سی جو کہ عالم سنیون کا ہی نقل کی ہی خیر جو کچھہ ہو اسکی بحث ہم بھی کرینگی بالفعل ہم کو قاضی نور اللہ

سو شوستری صاحب کی تکذیب منظور ہی کہ اونہون نی اس روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کیا ہی اور
اوسکے واسطے ہم مجتہد صاحب کی کتاب طعن الرماح کی عبارت نقل کرتے ہین جس مین اونہون نی اس
روایت کے موجود ہونی سی اقرار کیا ہی وہو ہذہ قال المجتہد المتمقام فی طعن الرماح روایت نعم الصدیق
را استاد کتب شیعیان نمودہ از کتاب کشف الغمہ نقل کردہ چون اتفاق مراجعت بآن کتاب شد مصنف
آن کہ مولانا نور بر علی بن عیسی اردبیلی است از ابن جوزی کہ از مشاہیر علماء اہلسنت است روایت
مذکورہ را نقل کردہ اس تحریر سے مثل آفتاب نیمروز کے قاضی نور اللہ شوستری کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا
اور خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اونکی قاضی کا جسکو مولانا اور سیدنا کہکر اپنی کتاب مین یاد کیا ہی افترا
ظاہر ہوگیا جب حال ہی علماء شیعہ کا کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی سند لاکر پیش کیجاتی ہے
تو اول صاف انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین اور جب اوسکی صحت اور
سند پہونچا دی جاتی ہی تب توجیہات لاطائل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو قاضی نور اللہ
شوستری نی خلاف اپنی مذہب کے پایا اوس سی انکار کیا لیکن جب وہ روایت اوس کتاب
سے ثابت کردی گئی تب بمجبوری مجتہد صاحب نی اوسکی موجودگی کا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ
لاطائل سی اوسکا باطل کرنا چاہا چنانچہ اب ہم اوس توجیہ کو بھی باطل کرتی ہین مجتہد صاحب کی توجیہ کا
سارا خلاصہ یہ ہی کہ یہ روایت نعم الصدیق کی اگرچہ کتاب کشف الغمہ مین مذکور ہی لیکن اس مولف
موصوف نی علامہ ابن جوزی سی جو کہ مشاہیر علماء اہلسنت سی نقل کیا ہی اسلیئی گویا یہ روایت اہلسنت
کی ہی نہ شیعون کی اسکا جواب یہ ہی کہ شاید مجتہد صاحب نی کتاب کشف الغمہ کو از اول تا آخر ملاحظہ نہین
فرمایا ورنہ ایسا ارشاد نہ فرماتی اس لیئی کہ مولف کتاب موصوف نی جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے
اور نقل کیا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علماء شیعہ نے یکے بعد دیگرے اوسکو قبول کیا ہے
اور وہ شیعون کے نزدیک مسلم ہی چنانچہ علامہ معز الدین صدر کتاب امامت مین لکھتی ہین کہ کتاب
کشف الغمہ از تصنیفات وزیر سعید اردبیلی است وانچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول
طبائع مومنین مخالف است انتہی پس گو کہ صاحب کشف الغمہ نی یہ روایت ابن جوزی ہی سے

نقل کی ہو لیکن جبکہ وہ التزام اس امر کا کر چکا ہی کہ جو روایت لکھی جاویگی وہ مقبول فریقین ہوگی اس سی ثابت ہوتا ہی کہ یہ روایت بھی مقبول فریقین ہی اور جب مقبول فریقین ہونا ثابت ہوا تو اس روایت سی الزام شیعون پر دینا درست ٹھہرا اور اوسکا جواب شیعونسی لینا واجب ہوا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

شیعیان با توقیر جناب امیرؑ کے واقفان مکر و تزویر فرقہ بی پیر سے سنین کہ حضرات اہلسنت نے اپنی صحاح اسقام مین کیا کیا اہتمام فرمائی بالخصوص صحیح بخاری کہ بمنزلہ وحی منزل خداوند باری ہی چنانچہ مثل قرآن کے اوسکی بھی سیپارہ کیے اور مثل کلام اللہ کلمات اور حروف ہر پارہ کے گن ڈالے کہ پھر اسمین زیادتی اور کمی کی مجال از قبیل محالات و ممتنعات عقلیہ تھی با این ہمہ موچی صاحب اور اونکی چیلون کے نزدیک حدیث فدک منجملہ الحاقات روافض سی ہی اوسی مین سات جگہ موجود ہی اور حدیث میمون جس مین بندریا کو بجرم زنا رجم کرنا مسطور ہی حسب تصریحات شراح بعض نسخ صحیح بخاری مین ہی اور بعض مین نہین ہی اور ظاہر ہی کہ کتاب کشف الغمہ مین عشر عشیر اہتمام صحیح بخاری نہین ہوا پھر اوسمین الحاقات نواصب و خوارج کا کوئی مانع نہین پس ممکن ہی کہ جو نسخہ کشف الغمہ جناب مولانای شوستری کے پاس تھا وہ قبل از الحاق نواصب و خوارج قول ابن جوزی کا اوس کتاب مین ہو اور کمال حماقت اور نہایت سفاہت و بلاہت ہے کہ کوئی شخص اس زمانہ کے نسخون سے اوس زمانہ کے نسخہ مین موجود ہونا اس عبارت ملحقہ کا ثابت کری حالانکہ اس زمانہ اور اوس زمانے مین فاصلہ زائد از سیصد سال کا ہی پس حضرت مخاطب جو فرماتی ہین کہ واسطی اطمینان اس امر کے کہ کسی سنی نی یہ عبارت نہین ملادی ہی بلکہ کشف الغمہ مین یہ عبارت ہے ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتے ہین کمال دانشمندی اونکی ہی مجتہد صاحب اپنی نسخہ کا حال بیان فرماتی ہین کہ اوسمین ابن جوزی کے کلام مین یہ حدیث ہی نہ کلام صاحب کشف الغمہ مین اس بیان سی یہ کیا نسے نکلا کہ نسخہ جناب مولانای شوستری مین بھی یہ عبارت ابن جوزی موجود تھی بلکہ اوس نسخہ مین بھی عبارت ابن جوزی تھی لیکن بدیہی ہی کہ عبارت ابن جوزی عبارت صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور

اور جناب مولانائی شوستری کی غرض انکار سی یہی ہی کہ عبارت صاحب کشف الغمہ مین یہ حدیث نہین ہی گو ابن جوزی کی کلام مین ہو تو ہوا کری یعنی کلام صاحب کشف الغمہ ہماری اوپر حجت ہو سکتا ہی نہ کلام ابن جوزی سنی لیکن اہل سنت کا بالخصوص ہماری مخاطب کا معمول ہی کہ ناقل کو قائل اور حاکی کو قابل قرار دیتی ہین چنانچہ اسی کتاب خرافت سمات مین اکثر علی طبرسی علیہ الرحمہ کو کہ ناقل اقوال سنیہ ہین قائل اور قابل قرار دیتی ہین حالانکہ مسلمات سی ہی کہ نقل کفر کفر نباشد اور یہ جو کلام بعض اعلام سی نقل کیا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب مذکور ست مقبول طبایع موافق و مخالف است یہ کلام ماخوذ ہی خطبہ کتاب کشف الغمہ سی کہ فرماتی ہین اعتمدت فی الغالب النقل من کتب الجمہور لیکون ادعی الی التلقی بالقبول و لوافق رای الجمیع متی رجعوا الی الاصول یعنی بیان فضائل و مناقب اہلبیت طاہرین مین اکثر احادیث کو نقل کیا مین نی کتب اہلسنت سی تا یہ کہ مخالفین کے لیی داعی تر ہو طرف تلقی بالقبول کے یعنی حدیث فضیلت جب کتب اہلسنت سے ہوگی تو جھک مار کر انکو قبول کرنا پڑیگا اور ہماری اور اونکی رائی متفق ہو جائیگی اوسکی قبول کرنے مین جب اہلسنت رجوع لاوینگے طرف اپنی کتب اصول حدیث کے پھر فرماتی ہین ولان الحجۃ متی قام الخصم تبتئیدھا والفضیلۃ متی نھض المخالف باثباتھا وتصئیدھا کانت اقوی یدا واحسن مردا یعنی واسطی اس بات کے کہ ہرگاہ خود قایم ہو مخاصم ساتھ مضبوط کرنے حجت کے اور کھڑا ہو خود مخالف واسطی اثبات اور قید مین لانی کسی فضیلت کے تو ہوگی وہ حجت اور وہ فضیلت قوی دست اور نیکوتر از روی بازگشت یعنی جب مخالف اور مخاصم خود کسی حجت اور فضیلت کا اقرار اور اثبات کری تو وہ خواہی نخواہی ایسی قوی ہوگی کہ اوس سی الزام اوپر مخالف کے تمام ہو جائیگا یہانتک کہ فرماتی ہین ولان نشر الفضیلۃ حسن لاسیما اذ نبہ علیھا انحسو ھو قیام الحجۃ بشہادۃ الخصم اوکد وان تعددت الشھود وملیحۃ شھدت لھا ضرتھا والفضل ما شھدت بہ الاعداء یعنی نشر فضائل اہلبیت فی نفسہ امر مستحسن ہی خصوصا وہ فضائل کہ جس سی آگاہی دی ہو حسد کنندگان نی اور قائم ہونا حجت کا بشہادت خصم موکد تر ہی اگرچہ علاوہ خصم کے اور بہی اوسیکے گواہ ہون اور شاہد زیبا شکل وہی ہے کہ

کہ جسکی حسن کی شہادت اوسکی سوتین دین اور فضیلت وہی ہی جسکی گواہی دشمن دین اس عبارت سی مثل
آفتاب نصف النہار روشن ہی کہ مقصود صاحب کشف الغمہ یہ ہی کہ احادیث فضائل و مناقب اہلبیت کو
ہمنی الزاماً للخصم اکثر کتب اہلسنت ہی سی لکہا ہی پس مقصود بعض افاضل کا جو لکہا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است یہ ہی کہ جو فضائل و مناقب اہلبیت کی کتاب مذکور مین مسطور
ہین شیعہ و سنی دونو اوسکو قبول کرتے ہین شیعہ تو اسوجہ سی کہ اونکی امامون کے فضائل و مناقب و مدائح
ایسی ہین کہ دشمن بہی اوسکا اقرار کرتے ہین اور سنی اسوجہ سے معترف ہین کہ اونکی کتابون مین درج ہین پس لفظ انچہ جو
بمعنی ماء موصلہ ہی مراد اوسی فضائل و مناقب اہلبیت ہین جسکو خود صاحب کشف الغمہ نی کتب احادیث اہلسنت سی نقل کیا ہی
نہ مثل کلام ابن جوزی جسکو تائیداً لبعض مطالبہ ذکر کیا ہی اور یہ حدیث فضیلت ابوبکر جسکا ذکر کلام ابن جوزی مین استطراداً کیا ہی اور
اوسکو فضائل اہلبیت سے کچھ علاقہ نہین ہی اور خود صاحب کشف الغمہ نے اوسکا ذکر نہین کیا بلکہ ایک سنی ابن جوزی نی ذکر کیا ہی
پس اوسکو مقاصد صاحب کشف الغمہ مین داخل کرنا انتہی کے بے انصافی ہی یہ بات ہمنی فقط اہل انصاف کے لیے لکہی ہی
کہ وہ جان لین کہ اعتراض اہلسنت کا بعبارت خبیثہ ابن جوزی شیعون پر وارد نہین ہو سکتا لیکن چونکہ بنای مذہب
اہلسنت اوپر بے انصافی کی ہی وہ ہرگز اس بات کو نہین سنین گے اور کہین گے کہ نہین انچہ کے معنی یہ ہین
کہ جو کچھ اس کتاب مین رطب و یابس ہی خواہ مقصود بالذات ہو خواہ بالتبع خواہ اصالۃً ہو خواہ
استطراداً خواہ منقول اپنا ہو خواہ منقول مخالف کا سب مقبول شیعہ ہی اس لیے اب ہمکو ضرور ہوا
کہ اونکی دندان شکنی کے لیے ہم دوسری راہ چلین اور اونہین کے منہ کسی اونکو قابل کرین جس مین میان کی
جوتی میان کا سر ہو جائی حضرت مخاطب والا شان ذرا دھیان لگا کر کان پھٹ پھٹا کر سنیے
عبارت کشف الغمہ سے آپ نے معلوم کیا کہ احادیث کتب شیعہ کو انہون نے الزاماً للخصم
واتماماً للحجۃ لکہا ہی چنانچہ فرمایا لان الحجۃ متی قام الخصم بتشئیدہا کانت اقوی یدا
یعنی جو حجت کہ کتب خصم سی ہو گی وہ بہت قوی دست ہو گی اور خود حضرت مخاطب صفحہ (۱۰۶)
سطر (۱۷) مین فرماتی ہین کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم کہ
اقرار آدمی کا اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدہ سی جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہی وہ اونپر حجت ہی

انتہی اور بنا براسی قاعدہ کے اثبات ایمان ابوبکر مین بحدیث منقولہ علامہ حلی انا الصدیق الاکبر
امنت قبل ان امن ابوبکر یعنی فقط مین ہی ہون صدیق اکبر کہ ایمان لایا مین قبل از ایمان ابوبکر فقط
فقرہ ثانی سی آپ نی اثبات ایمان ابوبکر کیا اور فقرہ اول کو جس سی ابطال اونکی صدیقیت کا ہوتا ہی آپنے
اوڑا دیا اور کچھ تعرض اوس سی نہ کیا ہمین خیال کہ آپ کے مذہب کے مخالف تہا حالانکہ جلد اول مین ہمنے
ثابت کیا کہ اس حدیث کے آپ ہی کی کتابون سی علامہ علیہ الرحمہ ناقل ہین آپ کو دونو فقرون کا قبول کرنا
ضرور ہی اور ابطال صدیقیت کو ابطال ایمان لازم ورنہ خرق اجماع مرکب لازم آویگا بہرکیف بنا بر
آپکی رائی شریف کے کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ ہم بہی آپکی احادیث سے اوسی قدر قبول کرتے ہین
کہ جسمین کچھ فضیلت اہلبیت ہی لیکن جسمین کچھ فضیلت شیخین ہی اوسکو قبول نہین کرتے پس کلام ابن جوزی مین
بھی اوسی قدر مقبول ہی جو موید ہماری مقصود کا ہی نہ جو فضیلت بکری عمری پر دلالت کرتا ہی اور مراد
کلام بعض اعلام سے دربارہ مقبولیت انچہ در کتاب مستطاب کشف الغمہ است مقبولیت اوسی احادیث
سنیہ کی شیعون کی نزدیک ہی جو موافق مذہب شیعہ ہی اوسی قاعدہ اقرار العقلاء علی انفسہم سی لیکن جو مخالف
مذہب شیعہ ہی وہ مسکوت عنہ ہی باین معنی کہ السکوت فی معرض البیان بیان للعدم جیسا کہ آپ نی حدیث
انا الصدیق الاکبر مین اس فقرہ سی سکوت فرمایا حالانکہ آپ کا سکوت بیجا تہا اسلیئی کہ حدیث آپ ہی کی مذہب
کی ہی آپکو خواہی نخواہی قبول کرنا پڑیگا پس اپنی لیئی تو قاعدہ اقرار العقلا جاری کرنا اور دوسرونکی واسطے
بھول جانا اسکی کیا معنی قولہ اب ہم اقوال شیعہ کو الی قولہ اونکا رد کرتے اقول جس مردود نی پیشتر اس سے
رد کیا تہا خدا نے اوسکے براز کو اوسکے دہن کیطرف رد کیا تہا جیسا کہ زبان زد خلائق ہی اب تم رد
کرتے ہو تمکو بہی ہیضہ ہوگا اور منہ مبرز ہوگا انشاء اللہ تعالی قولہ اس روایت سی انکار کیا ہی اقول
اگر عبارت ابن جوزی اونکی نسخہ مین نہتی جیسا کہ ظاہر یہی ہی تو انکار اونکا بہت بجا ہی اور اگر تھے تب بہی
انکار اونکا عبارت کشف الغمہ سی بیجا نہین ہی کیونکہ عبارت صاحب کشف الغمہ اور عبارت ابن جوزی
ایک نہین ہی اس لیئی کہ ناقل قائل نہین ہی چنانچہ استدلال اونکا کہ مقصود عبارت کتاب سے فضائل اہلبیت
علیہم السلام ہین نہ فضائل ابوبکر اسکی طرف ناظر ہی پس عبارت ابن جوزی اگر فضیلت ابوبکر مین ہو تو ہوا کری

مقصود عبارت کتاب کشف الغمہ سی اوس سی کیا واسطہ قولہ اس روایت کا کچھ پتہ و نشان کشف الغمہ مین نہین
ہی اقول یعنی عبارت کتاب کشف الغمہ مین نہین ہی گو عبارت ابن الجوزی مین ہو ہوا کری قولہ یہ روایت
موجود ہی یا نہین اقول عبارت کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ابن جوزی مین ہی قولہ اوسکی اطمینان کی لیئی
ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتی ہین اقول کتاب مجتہد صاحب مین عبارت کشف الغمہ ہونی سے
انکار اور عبارت ابن جوزی ہونیکا اقرار ہی جسکو اونکا قول باور نہو ہم کھولکر نکالکر دکھادین قولہ
اسکی بحث ہم پیچھی کرینگی اقول ہمنے تو پہلی بھی تھوڑا سا کیا اب پیچھی بھی بہت سا کرینگے جس مین آپ کی سیری ہو جائے
اور خلش درونی مٹجائے قولہ جھوٹھا ہونا ثابت ہو گیا اقول تمہارا اور تمہاری ایٹائی کے کاریگر کا
جھوٹھا ہونا مثل آفتاب عالمتاب بدون حجاب سحاب ثابت ہو گیا اسلیئے کہ عبارت کشف الغمہ
مین نہ نکلا بلکہ عبارت ابن جوزی مین نکلا قولہ خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اقول خود تمہاری ہی نقل
عبارت سی تمہاری موچی صاحب کا اور بساطی صاحب کا جسکو مولانا اولانا شیخنا کہکر اکثر یاد کرتے
ہو کذب و افترا بخوبی ظاہر و باہر ہو گیا قولہ عجب حال ہی علمائی شیعہ کا اقول عجب حال ہی علمائی سنیہ کا
کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی کہ جسمین نہ احتمال تقیہ ہی نہ احتمال آحاد سی ہونی خبر کا ہی اسلیئی
کہ تقیہ ناجائز اور احادیث صحاح خصوصاً صحیحین قطعی الصدور ہین سند لاکر پیش کیجاتی ہی تو اول صاف
انکار کر جاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین چنانچہ کتنی حدیثون کو بساطی صاحب نے
تحفہ مسروقہ مین فرمایا کہ اصلا در کتب اہلسنت موجود نیست مگر عبقات کے دیکھنے سے اونکی جھوٹی قلعی
کھلجاتی ہی اور جب اوسکی صحت اور سند پہونچا دیجاتی ہی تب توجیہات لاطائل اور افترات باطل
و عاطل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو جب کلام ابن جوزی ہونا اور عبارت کشف الغمہ
نہونا ثابت کر دیا گیا تب بمجبوری و ناچاری و بیچارگی و بیہودہ کاری موچی صاحب نی عبارت ابن
جوزی ہونیکا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ لاطائل سی اوسکا باطل کرنا چاہا ہم اوس توجیہ کو
بھی باطل کرتے ہین موچی صاحب کی توجیہ کا سارا خلاصہ یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق اگرچہ عبارت
صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور ہر چند اوس مولف موصوف نی اس عبارت کو علامہ مکارہ ابن

جوزی سی کہ جو مشاہیر علمائی اہلسنت سی ہی نقل کیا اسلیئی حقیقت مین یہ روایت اہلسنت کی ہی نہ شیعونکی
مگر شاید شیعہ قول علامہ معز الدین سی واقف نہین ہین کہ اونہون نی فرمایا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبایع موافق و مخالف است اس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ مولف کتاب موصوف
نی جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علمائی شیعہ نی یکی بعد دیگری اوسکو قبول کیا ہی اور
وہ شیعونکی نزدیک مسلم ہی یہ ہی خلاصہ جواب موچی صاحب کا جو مبنی بر مکاری و خداعی ہی اولاً کلام احادیث
فضائل اہلبیت ع مین ہی جسکو صاحب کتاب کشف الغمہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر ان احادیث کو نقل کتب اہلسنت
سی کیا تاکہ مخالفین بھی اسکو بسبب اسکی کہ منقول اونہین کی کتابون سی ہی تلقی بالقبول کرین جسطرح سی ہم قبول
کرتی ہین بسبب اسکی کہ فضائل ہماری امامون کی ہین ؎ والفضل ما شہدت بہ الاعداء ۔ پس اونہین احادیث
فضائل اہل بیت کو علامہ معز الدین بھی فرماتی ہین کہ مقبول طبایع موافق و مخالف است نہ احادیث موضوعہ
مکذوبہ فضائل ثلثہ کو جسکی سنی ناقل ہین فرماتی ہین کہ مقبول طبایع ہی اور بہت ظاہر ہی کہ شیعہ اوسکو کیون
قبول کرینگی نہ وہ حدیثین اونکی کتابون کی ہین کہ انکو قبول کرنا ضرور پڑی جسطرح سنیون کو احادیث فضائل
اہلبیت قبول کرنا ضرور پڑا ہی بسبب اسکی کہ اونکی کتابون سی ہین اور نہ شیعہ اوسکو اس راہ سی قبول کرینگی
کہ یہ فضائل سی اونکی امامون کے ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء پس جب موضوع بحث فضائل
اہلبیت ہین اور اونہین کو ہماری علما مقبول طبایع فرماتے ہین تو جو فضیلت ابوبکر ایک سنی نی بیان کی ہی اوسکو
فضائل اہلبیت مین داخل کر دینا کمال خداعی و مکاری ہی صدیقہ صاحبہ کو تو سنیون نی اہلبیت مین داخل
کر ہی دیا تہا اب ایٹائی کی کاریگر چاہتی ہین کہ اپنی کاریگری سی صدیق صاحب کو بھی داخل اہلبیت کر دین اور
جناب مخاطب بھی چونکہ ایٹائی کی ہین چاہتی ہین کہ اونکی کاریگری مین شریک ہو جائین اور اونکی ٹاٹ بافی
کو اچھی طرح سیکھکر اپنا طرۂ تاج زربفت بنائین اس ہماری بیان سی کالصبح المسفر روشن ہو گیا کہ مراد
علامہ معز الدین کی اس عبارت سے کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکور است یہ ہی کہ انچہ از فضائل
اہلبیت در کتاب مستطاب مذکور است اسلیئی کہ موضوع بحث وہی ہی پس لفظ انچہ مین فضیلت ابوبکر
داخل کرنا نہایت بے انصافی ہی یا نہایت بیوقوفی ہی ثانیاً روایت مقبول فریقین کو متفق علیہ فریقین

کہنا یہ دوسری خداعی ومکاری ہی متفق علیہ فریقین وہ روایت کہلاتی ہی جسکو روات شیعہ وسنی دونو
نی روایت کی ہو مثل حدیث من کنت مولاہ وحدیث انت منی بمنزلۃ ہارون اور حدیث غضب فاطمہ
وغصب فدک اور حدیث انی تارک فیکم الثقلین اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح وامثال ذالک جن سی
کتب شیعہ وسنی بہری ہوئی ہین پس یہی متفق علیہ فریقین ہین کہ قبولیت اسکی فریقین کو لازم ہی لیکن مقبول
فریقین کو متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہین اس لیئی کہ اکثر ہی کہ شیعہ الزاماً للخصم روایت مخالف کو قبول
کرلیتی ہین بنظر اسکی کہ انکی کسی دعوی کی مبطل ہی اور فی نفسہ چونکہ انکی کتاب کے نہین ہی قبول نہین کرتی
پس قبول بمعنی فرض وتسلیم ہی نہ بمعنی اعتقاد بصحت خبر مثال اسکی یہ ہی کہ روایت صحیح بخاری وصحیح مسلم
وجمع بین الصحاح کو جسکا مضمون یہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی چھ مہینہ تک بیعت ابوبکر قبول نہ کی بلکہ کسی
بنی ہاشم نے قبول نہ کی اور بعد اسکی مضطر ہوکر بعد وفات فاطمہ علیہا السلام باکراہ مصالحت ومبایعت
کے اس حدیث صحاح اہلسنت کو جو نزدیک سنیون کے قطعی ویقینی ہی شیعون نے قبول کرلیا ہی اسلیئی کہ چند دعوائے
اہلسنت کی مبطل ہی ایک دعوائی اجماع کل صحابہ بیعت ابوبکر پر دوسری یہ کہ جناب امیر علیہ السلام بھی بیعت
عامۃ الناس مین جو روز دوم یوم السقیفہ تھے شریک تھے تیسرے جناب امیر علیہ السلام نی بخوشی خاطر
بلا جبر واکراہ بیعت ابوبکر قبول کی علاوہ اسکے اور بھی فائدہ ہین بہرکیف یہ قبول کرنا الزاماً للخصم ہے
نہ اعتقاداً اس لیئی کہ شیعون کی کتاب سی بیعت کرنا جناب امیر کا ابوبکر سی کبھی ثابت ہی نہین ہی فضلاً عن
ستۃ اشہر بلکہ خلاف اسکا اونکی کتاب سی بلکہ سنیون کی کتاب سی ثابت ہی گو اون روایتون کو وہ ضعیف
کہین اور نہ مانین بالجملہ ایسی روایت کو گو مقبول شیعہ ہی مگر اسکو متفق علیہ فریقین نہین کہتی ہین پس ہر مقبول
کے لیے متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہوا فالنسبۃ بینہما عموم وخصوص مطلقاً بل یمکن ان یکون من وجہ
کروایات التشبیہ والتجسیم بین الفریقین فما کان منہ صحیحاً فہو ماول وما کان ضعیفاً فمطروح والمطروح لیس بمقبول
قولہ یہ روایت ابن جوزی ہی سی نقل کی اقول روایت ابن جوزی سی نہین نقل کی بلکہ کلام ابن جوزی
نقل کیا ہی اور ابن جوزی نی روایت کی ہی قولہ التزام اس امر کا کرچکا ہی کہ جو روایت [illegible]
فریقین ہوگی اقول جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی وہ مقبول فریقین [illegible]

فضیلت ابوبکر کی ابن جوزی لکھی وہ بھی مقبول فریقین ہوگی فما لہولاء القوام لایکادون یفقہون حدیثا اب
ہم دوسری طرح سی آپ کو سمجھائی دیتی ہین فاضل سہارنپوری نے مقدمات صحیح بخاری صفحہ (۳) چھاپہ بمبئی مین لکھا ہی
حضرت بخاری سی مروی ہی قال روایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکانی واقف بین
یدیہ وبیدی مروحۃ اذب عنہ فسالت بعض المعبرین
فقال انت تذب عنہ الکذب فہو الذی حملنی علی اخراج
الصحیح وروی عنہ قال ما ادخلت فی کتاب الجامع الا ما صح
الخ خود مصنف کی تصریح صحت مانی صحیحہ پر موجود ہی اور آپ کے اکابر علمانی تو انتہا کا مبالغہ صحت
احادیث بخاری پر کیا ہی مثل طلاق صحیح ہوجانی اور حانث نہونیکے کما مر مرارا باوجود اسکے آپ ہی کے
اکابر علما مثل امام نووی وغیرہ نے اکثر احادیث مین نسبت دہم طرف بخاری کے اور اکثر کا وہن اور
ضعف او بطلان لکھا ہی انمین آپ جنکی بڑی معتقد ہین موچی صاحب بہی شریک ہین یہ مبحث بہت طویل
ہی اگر باختصار بہی لکھا جاوی تو بہت طول ہو لہذا ہم اسکو حوالہ اوپر مجلد اول عبقات الانوار کے
مبحث حدیث غدیر پر کرتے ہین من شاء فلیرجع ہناک فان فیہ شفاء
العلیل ورواء الغلیل پس اگر التزام باعث قبول ہی تو کیون نہین قبول کرتی قولہ اس سی یہ ثابت
ہوتا ہی اقول ہرگز نہین ثابت ہوتا ہی اس لیئی کہ ابوبکر باتفاق امت خارج از اہلبیت ہی اور
محکوم باطاعت اہلبیت فبغی علیہم قولہ الزام شیعون پر دینا درست ٹہرا اقول تم ایسی نامشخصونکے
نزدیک درست ٹہرا بکے جاؤ کہانتک بکوگے آخر ایکدن ندائی اخسئوا فیہا ولا تکلمون سنوگے

قال المخاطب التمتام ہداہ اللہ سبل السلام

صاحب استقصاء الافحام نی جنکی کتاب پر آجکل شیعون کو بڑا فخر ہے نہایت جودت طبع کو دخل
دیا ہی اور اپنی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی سی اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اس کلام سی زردستانی کی یہ ثابت
ہوتا ہی کہ جو کشف الغمہ مین مذکور ہی اوسکو اہل حق بہی قبول کرتے ہین اور اوسکا انکار نہین کرتے
اور یہ امر آخر ہی اور ہونا روایات کشف الغمہ کا اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سی

دوسرا امر ہی اس لیئی کہ قبول کرنا کبھی اس لیئی ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اس لیئی کہ مخالف اوس سی ہمپر
حجت کری علاوہ اسکی کلام زردستانی محمول اصول اور مقاصد کتاب کشف الغمہ پر ہی کہ جو مقصود
بالذات ہی وہ مقبول اہل حق ہی نہ کہ وہ جو مقصود بالذات نہین ہی وہ بہی مقبول ہی فقط چنانچہ اصل
عبارت استقصاء کی یہ ہی اول انکہ ازین کلام زردستانی نہایت انچہ مستفاد میشود اینست کہ انچہ در
کشف الغمہ مذکور است انرا اہل حق ہم قبول می سازند و بر دو انکاران نمی پردازند و این امر آخر است
و بودن روایات کشف الغمہ از اجماعیات و اتفاقیات اہل حق و اہل خلاف کہ مخاطب مدعی آنست
امر اخر زیرا کہ مفہوم ثانی آنست کہ اہل حق در روایت این روایات شریک اند و از قبول کردن
آن روایات این معنی مستفاد نمی شود چہ قبول روایت باین وجہ ہم متصور است کہ اہل خلاف روایت
آن کردہ باشند و اہل حق قبول آن نمودہ باشند و قبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح
میدانیم و انچہ دران مذکور است انرا حجت میگیریم و گاہی باین معنی کہ چون بان بر بعض مطالب خود احتجاج
میکنیم پس برائی این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ خصم بآن بر ما احتجاج نماید دوم آنکہ کلام زردستانی
محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است یعنی انچہ دران کتاب برای احتجاج و استدلال از اہل
خلاف نقل فرمودہ و مقصود بالذات است مقبول اہل حق ہم است نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات
نیست و محض استطراداً و تبعاً نقل شدہ آنہم مقبول است و لیاقت حجیت نزد اہل حق دارد حاشا
و کلا لیکن صاحب استقصاء کی اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا اور اس سی یہ مشکل مسئلہ حل نہین ہوتا
یعنی ہمارا یہ قول ہی کہ مولف کشف الغمہ نی جو روایت لکہی ہی خواہ وہ اپنی یہان سی لی ہو خواہ سنیون
سی وہ روایت وہی ہی جسکو علماء شیعہ نی بھی قبول کیا ہی اور اس سی ہم یہ نتیجہ نکالتی ہین کہ یہ روایت
نعم الصدیق بھی مقبول علماء شیعہ ہی خواہ مولف موصوف نی اپنی کسی عالم کی کتاب سی نقل کی ہو خواہ ابن
جوزی کے کسی نسخہ سی لی ہو اور اس سی مجتہد صاحب کی وہ توجیہ کہ یہ روایت ابن جوزی سی نقل کی ہی باطل ہوتی
ہی اور صاحب استقصاء کی تحریر سی کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا حقیقت مین وہ بیچارہ کیا کرے ایسی بُردمات
مین پڑ گیا ہی کہ نہ کچھ کہہ سکتا ہی نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اپنی مجتہدین اور علما کے اضطراب پر حیرت کرکے

جہانتک اوس سی ہوتا ہی اونکی بات بناتا ہی اور چونکہ جھوٹھی بات کو کوئی سوائی ایسی ابلہ فریب تقریر دنکے
ہیچ کرکے دکھلا نہین سکتا اسی واسطی وہ بھی ایسی ہی پوچ باتون سی اپنا دل خوش کرتا ہی ورنہ نہایت تعجب
کی بات ہی کہ ایسی توجیہ طائل جو صاحب استقصا نی کی ہی کسی لڑکی کی زبان سی بھی نکلیگی یعنی اسکا تو اقرار کرتی جاتے
ہین کہ جو کچھ کشف الغمہ مین لکھا ہی وہ مقبول فریقین ہی اور جب اس کو بعض روایات مین اپنی مذہب کے حق مین
مضر جانتی ہین تو اسکی توجیہ سطرح کرتے ہین کہ مقبولیت سے صرف اونہین روایات کی مقبولیت مراد ہی جن سی
ہم حجت کرین نہ کہ وہ روایات جنسے مخالف ہم پر حجت کری یا قبول سی اون روایات کی مقبولیت مراد
ہی جو کہ مقصود بالذات ہین نہ وہ روایات جو کہ مقصود بالذات نہین ہین اور یہ خیال نہین فرماتے کہ
ایسی توجیہات پوچ ولچر کو مخالف کب سنیگا اور وہ ایسی باتون کو کب مانیگا چنانچہ ہم بوجوہات قوی اس
تحریر کو رد کرتی ہین اول یہ بات تو خود صاحب استقصا نی قبول کی کہ آنچہ در کشف الغمہ مذکور است آنرا اہل حق
ہم قبول میسازند و بر دو انکاران نمی پردازند پس ہم اسی امر مقبول کردہ صاحب استقصا کو منظور کرکے
کہتے ہین کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ مذکور است و آنچہ در کشف الغمہ مذکور است آنرا اہل حق ہم قبول میسازند و بر دو انکاران
نمی پردازند و قاضی نور اللہ شوستری آنرا قبول نمی سازند و جناب مجتہد صاحب قبلہ بر دو انکاران
می پردازند پس ہر دو قاضی و مجتہد از اہل حق ہستند و ہر کہ از اہل حق باشد آنرا لازم است کہ این روایت
را قبول سازد و بر دو انکاران نہ پردازد دوسرے صاحب استقصا نی قبول کے دو معنی فرض کیے
ہین کہ قبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح میدانیم و آنچہ دران مذکور است آنرا حجت میگیریم
و گاہے باین معنی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم پس برائی این امر قبول کردہ ایم
نہ باین معنی کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج نماید لیکن انہین معنی فرض پر مقولہ مضمون الشعر فی بطن الشاعر
صادق ہی اسلیے کہ اوپر بیان کر چکے ہین کہ اس کتاب کی روایتون کے نسبت معز الدین اثنا عشری نی
لکھا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است اور جب مقبول فریقین
ہونا اسکا ثابت ہوا تو پھر یہ کہنا کہ ہم نے اسلیے قبول کیا ہی کہ ہم حجت پکڑین نہ کہ اس لیے کہ مخالف ہم پر
جھوٹ پکڑی محض نادانی ہی اسکی مثال بعینہ ایسی ہی کہ ایک شخص کسی قبالہ اور دستاویز کی صحت کا

اقرار کری اور اس امر کو قبول کری کہ جو کچھ اسمین لکھا ہی خواہ وہ میرا لکھا ہو یا دوسری فریق کا وہ سب مجھی
مقبول اور منظور ہی اور پھر جب کسی عبارت پر اوس دستاویز کے دوسرا فریق گرفت کری تب وہ
قبول کرنیوالا دستاویز کا کہی کہ یہ عبارت لکھائی ہوئی کسی دوسری فریق کی ہی مین نی تو اس لیئی اسکو قبول
کیا تھا کہ اوسپر حجت پکڑونگا نہ کہ اس لیئی کہ وہ مجھپر حجت پکڑی پس منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی کیا فتوی دیگا
اور چونکہ صاحب استقصا بھی منصف ہین اور اونکی والد ماجد مفتی تھی اس لیئی وہ خود ہی برای خدا
اسکا انصاف کرین اور اس امر کو فیصل فرماوین تیسری اگر یہ امر تسلیم کر لیا جاوی کہ روایت کا قبول
کرنا اپنی واسطی حجت لانیکے لیئی ہی نہ کہ دوسری کی حجت کرنیکے واسطی تو سب جھگڑا ہی طی ہو جاوی
کوئی فریق کسی دوسری پر کسی روایت کی سند نہین لاسکتا اور یہی جواب دی سکتا ہی جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ
خصم بان بر ما احتجاج کند چونکہ عام قاعدہ ہی کہ جب کسی فریق کی روایت یا خبر کی صحت تسلیم کیجاوے
تو اوسکی جوابدہی صحت کی تسلیم کرنیوالے پر ایسی ہی ہوتی ہی جیسی اصل روایت کرنیوالے پر چنانچہ قطع نظر
معاملات دنیاوی کے ہم دینی سند بیان کرتی ہین کہ اکثر باتین توریت و انجیل کی ہماری کتابون مین
مذکور ہین اور ہم اونکو قبول اور منظور کرتے ہین پس جب ان روایتونکی صحت ہم نی تسلیم کر لی تو اوسکی
جوابدہی ہماری ذمہ بھی ویسی ہی جیسی کہ یہود اور عیسائیون کے ذمہ پس اگر کسی روایت یا خبر کے نسبت
جسکو ہمنے تسلیم کر لیا ہی کوئی اعتراض کری تو اسکا ہم یہ جواب دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی
کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج کند حقیقت مین ہم ایسا جواب نہین دیسکتے اور اگر دین تو کوئی مخالف
اسکو تسلیم نہین کر سکتا پانچوین اگر کسی فریق مخالف کی کوئی روایت ہم نقل کرین اور اسکو قبول
کرنیسے کوئی غرض خاص ہوی اور اوس مین کوئی امر ایسا ہو جسکو ہم قبول نہ کرتے ہون ہمکو
لازم ہوگا کہ ہم اسکی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی عبارت کو چھوڑ دین یا اسکی نسبت
صاف لکھدین کہ اس روایت کا اسقدر مضمون ہمکو تسلیم ہی اور باقی سی انکار ہی اگر ہم ایسا نہ کرین

اور اوس روایت کو بلا انکار اوسکی کسی جزو کے قبول کرلین تو پھر ہم اوسکی قبولیت سی انکار نہین کر سکتے
اسی طرح پر اگر مولف کتاب کشف الغمہ کا اس روایت کو کسی خاص مطلب کیواسطی قبول کرتا تو اوسکو اسکا مطلب
ہی کہ مدینا کافی تہا یا اصل روایت لکھکر اوسکی جزو نامقبول پر اشارہ کر دینا لازم تہا جب اوسنے ایسا
نہین کیا تو اب بعد چندین سال توجیہ صاحب استقصاء کے کچھ بکار آمد نہین ہوتی چھٹوین یہ قول صاحب
استقصاء کا کہ کلام اردستانی محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات نیست
آنہم مقبول است یہ فقط قول ہی قول ہی نہ اسکی کچھ سند نہ اس پر کچھ حجت ہی ایسا دعوی بلا دلیل لائق سماعت
کے نہین ہی اگر مولف موصوف یہ لکھدیتا کہ جو اصول اور مقاصد اس کتاب کے ہین وہ مقبول ہین نہ
وہ جو کہ مقصود بالذات نہین ہین وہ یہی مقبول ہین تو بیشک ہم تسلیم کرتے لیکن جبکہ اوسنی یہ قید نہین کی
اور اپنی کلام کو بہ نسبت کتاب کے مطلق چھوڑ دیا تو ہم بھی اوس سی فرد کامل مراد لینگے یعنے جو کچھ اس کتاب
مین ہی خواہ مقصود بالذات ہو یا نہو وہ سب مقبول ہی ای حضرات شیعہ تمکو خدا کی قسم ہی کہ ذرا غور کرو
اور انصاف کو دخل دو کہ اس بحث مین تمہاری علماء کس گرداب بلا مین پڑ گئی ہین اور کیسے بیدست و پا
ہو رہی ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین مگر مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتی کوئی تو اس
روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کرتا ہی کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہی لیکن اوسکو سنیون کے
علماء سی نقل کرنا بیان کرتا ہی کوئی اوسکو قبول ہی نہین کرتا کوئی قبولیت کے معنی گڈھ گڈھ کر بیان کرتا ہی
اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کر سکتا اور مثل الغریق یتشبث بکل حشیش پر عمل کر رکھا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اس مقام پر مخاطب عالیمقام کو نشۂ فلک سیر مین یہ سوجھی ہی کہ روئی روشن آفتاب بر خاک اور
ماہتاب پر آب دہن ناپاک ڈالیئے غافل اس سی کہ وہ تو وہ خاک اونہین کے بالای سر اور وہ تھوک اونہین کے
منہ پر یا پیٹھ پر اویگا آرے حضرت کلام متانت فرجام صاحب استقصاء الافحام ایک سد سکندر ہے کہ
جسمین کسطرح یاجوج ماجوج شیاطین جن و انس رخنہ انداز نہین ہو سکتی فما استطاعوا ان یظہروہ
وما استطاعوا لہ نقبلوا و مضوا فی کل واد یہیمون حقبا اور جو کنجشک پنجہ عقاب مین آئی اوسکی چین چین کرنیسی

کیا حاصل ہی اور جب شیر زیان نے دبوچا تو بکری کے بچہ کے مین مین کرنیسی کیا حاصل ہی آپ کیا چین چیر
کرتے ہین اپنی گرد گھنٹال کو بھوپال تال سی بلائیے اور خود مع اپنی اوستاد کے اوسکے پیچھے اپنی نیچے
کی نئی کھنجڑی اور نئی کنگڑی بجائی اور اوس سی کچھ تال بیتال گوائی تو شاید کچھ کام نکلے اور کچھ کوے
پھنسین اور کانون کانون کرین لیکن اب یہ بہت دشوار اور ہوس دور از کار ہی جب جناب مولانا
عبدالحی صاحب کے وضو ٹھنڈی ہین تو اور ون سی کیا ہوگا ہان آپ اور آپ کے اوستاد ایسے
خوش فہم مستقیم الرائی گردن مروڑی مرغیان کھانیوالے بانکا شیطان خود اپنی نفس کو شیطان
بنانیوالے کچھ لوگونکو اپنی نئی روشنی سی کہ حقیقت مین ظلمات بعضہا فوق بعض ہی بہکائینگے تو
آپ ہی کے علمائی عالیمقدار اوسکو لغو اور بیکار سمجھینگی بلکہ تمکو احاطہ اسلام سی نکالکر حظیرہ کفر مین داخل
کردینگی اس مقام پر بہی کل لغویات اور ہزلیات آپ کے بستی ہین اوپر دو باتون کے ایک یہ کہ
قبولیت کے معنی فقط اعتقاد بصحت کے ہین دوسری معنی لفظ انچہ دران کتاب است کے
کلما کان فی الکتاب من غیر تقیید کے ہین اور نظر بعبارت خطبہ کشف الغمہ جو مذکور ہوئی یہ دونو باتین
محض غلط اور بالکل پوچ و لغو ہین اس لیئی کہ وہ فرماتی ہین کہ جو احادیث فضائل اہلبیت مین نے
اس کتاب مین ذکر کیئے وہ اکثر کتب اہلسنت سے ذکر کیئے ہین الزاما للخصوم و اتماما للحجۃ علیہم پس اس سے
بہت ظاہر و آشکار ہی کہ قبولیت روایات اہلسنت نظر بالزام خصم ہی نہ نظر باعتقاد صحت اور مراد
بعض علما از لفظ انچہ دران کتاب است وہی فضائل اہلبیت ہین کہ جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے
ذکر کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر کہ جسکو خود انہون نی اپنی عبارت مین ذکر نہین کیا بلکہ ابن جوزی نے
اپنی عبارت مین ذکر کیا ہی گو عبارت ابن جوزی اوس کتاب مین لغرض منقول ہوئی ہی و ستتضح
لک الحال فی نقض فقرات ظہرہ انشاء اللہ تعالی قولہ جسکی کتاب پر آجکل شیعونکو فخر ہی اقول آپ ہی
فرمائیے کہ جسکے جواب سی مثل موچی صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب جان چراتی ہین تو فخر بیجا کیا
ہی ہان آپکے ایسے جہال جو کہین بہنوکنا شر اہر ذاناب کا کرتے ہین تو خود علماء شما انزاعو عو کلاب
می شمرند و بجوی نمی خرند گو آپ کے بھائی کنجڑی قصائی ناچتی کودتی ہین قولہ اور ہونا روایات کشف الغمہ کا

اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سے دوسرا امر ہی اقول اس بات کے جواب سی آپنی بالکل دُم
چرایا اور دم کو دبایا یہ کیا بڑا اعتراض موچی صاحب پر ہوا اور گویا اونہین کا سجا ہوا ٹاٹ باقی
اونکی سر مبارک پر پڑا کہ اتنی تمیز نہین ہی کہ اجماعیات اور مقبولات مین فرق کرین اور باوجود
اسکے کہ آپ نی اسکے جواب سے کچھ تعرض نہ کیا پھر مرغی کی ایک ٹانگ پکاری جاتی ہین اور روایات
کشف الغمہ کو متفق علیہ فریقین کہی جاتی ہین بڑا تعجب ہی کہ ہر کفش اعتراضی کو حضور گرد سر جھاڑنیوالا
سمجھتے ہین ہمارا ہاتھ تھکے گا آپ کا سر مبارک نہ دکھیگا پھر ہم کیا کر سکتے ہین جبتلک ذوالفقار حیدر کرار نہو مجبوری ہی
قولہ قبول کرنا کبھی اسلیے ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اسلیے کہ مخالف اوس سی ہم پر حجت
کرے اقول یہ بات قابل انکار نہین ہو سکتی کیونکہ بنا اسکی اوسی قاعدہ پر ہی جو آپ نے صفحہ (۱۰۶)
مین فرمایا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم اور بنا بر اسیکی فضیلت
شیخین اپنی نی قبول کی اور دال علی الزندیقیت سے انکار کیا اور حدیث امنت قبل ان امن ابوبکر
سی ایمان ابوبکر کا اثبات کیا اور بطلان صدیقیت صدیق سی جو اس حدیث کے فقرہ اولے سے
ثابت ہی سکوت بحت کیا حالانکہ ہمنی ثابت کیا کہ یہ حدیث ہمارے ہی مذہب کی ہی اور ابطال
صدیقیت سے ابطال ایمان ہو جاتا ہے لخرق الاجماع المرکب قولہ اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا ہی
اقول انتہا کی غباوت اور بلادت ہی کہ مقدمات کو مسلم کر لینا اور اوسمین کچھ گفتگو نہ کرنا اور نتیجہ
سمجھ مین نہ آنا اسکا علاج کسی طبیب سی کیجیے کہ مار الحیین ملائی اور عمل الطائر سے مواد یبسی کو نیچے لائیے
قولہ ہمارا یہ قول ہی اقول آپ کا قول کالبول دلیل حماقت ہی قولہ مصنف کشف الغمہ نے جو روایت
لکھی اقول مصنف کشف الغمہ نے جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی ہی نہ وہ کہ جو ابن جوزی
نی فضیلت ابوبکر مین لکھی ہی لانہ ادعاء لانفسہم لا اقرار علی انفسہم قولہ خواہ اپنی بیان سے لی ہو اقول اگر
اپنے بیان سے لی ہو تو قبول بمعنی اعتقاد بصحت خبر ہے ان کان صالحا قولہ خواہ سنیون سے
اقول اگر سنیون سی لی ہی تو قبول بمعنی حجۃ علیہم ہی لا لہم قولہ جسکو علماء شیعہ نے قبول کیا ہی اقول
قبول کیا ہی حجۃ علیہم اسلیے کہ اقرار العقلاء حجۃ علیہم قولہ اور اس سی ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین اقول

Presented by Ziaraat.Com

یہ نتیجہ بیجا حماقت کا نتیجہ ہی جب مقدمات ہی نہین درست ہین تو آپ کی شکل عقیم اور بکر فکر سقیم کیا نتیجہ دیگی
قبول کرنا شیعونکا روایات فضائل اہلبیت کو کتب اہلسنت سی جو صاحب کتاب کشف الغمہ نے نقل کیی ہے بمعنے
حجۃ علیہم ہے لا لہم اور روایت نعم الصدیق نہ فضائل اہلبیت مین ہی نہ انہون نی نقل کی بلکہ ابن جوزی
نے نقل کی فضیلت ابوبکر مین اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی ہوئی حجۃ علیہ لا لہ پس اس مقام کو قبولیت
بمعنی اعتقاد بصحت سی کوئی واسطہ نہین قولہ خواہ مولف موصوف نے اپنی کسی عالم کی کتاب سے نقل کی ہو
خواہ ابن جوزی کی اقول اس حدیث کو نہ اپنی کتاب سے نقل کیا نہ ابن جوزی کی بلکہ عبارت طویل ابن
جوزی نقل کی کہ جسمین اوسنے فضیلت ابوبکر نقل کی اور انکی منقولات کتب اہلسنت سے متعلق بفضائل
اہلبیت ہین کہ اونہین کو شیعہ نی حجۃ علیہم قبول کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر لانہا ادعاء لہم لا علیہم قولہ اس سی
مجتہد صاحب کی وہ توجیہ الی قولہ باطل ہوتی ہی اقول تمہاری تین غلطیون سی بیشک باطل ہوتی ہی
ایک یہ کہ قبول ہر جگہ بمعنی اعتقاد بصحت ہی وہو غلط محض غیر مسلم وقد فصلنا نفانی توجیہ کلام جناب
صاحب الاستقصاء دوسری اس روایت کے ناقل خود صاحب کشف الغمہ ہین حالانکہ ناقل ابن جوزی
ہی اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی وناقل عبارۃ الناقل لیس ناقلا بنفسہ وہذا جلی لا سترۃ فیہ پس
صاحب کشف الغمہ کو بنفسہ ناقل حدیث فضیلت ابوبکر کہنا محض غلط ہی کما صرح بہ حضرۃ المجتہد واشار الیہ
جناب صاحب الاستقصاء حیثما فرق بین ما بالذات قصدا وما بالتبع استطرادا لا تعلق لہ بالمقصود الاصلی
وجعل القبول متعلقا بالاول دون الثانی تیسری بحث وکلام احادیث فضائل اہلبیت علیہم السلام
مین ہی کہ اوسکو سنیون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی اعتقاد بصحت اسلئے کہ اونکے معتبر کتابون سے
وہ احادیث منقول ہوئی اور شیعون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی کونہ حجۃ لنا علی اہل السنۃ لا حجۃ لہم علینا پس
ذکر فضیلت ابوبکر خارج از بحث ہی اوسکو فضیلت اہلبیت کے حکم مین داخل کرنا بڑی غلطی فاش ہی اور
اسی کیطرف اشارہ کیا ہی حضرت علامہ صاحب استقصاء نی کہ مقصود اصلی کیطرف نظر کرنا چاہیے کہ بالذات
کیا ہی اور تبعا واستطرادا کیا ہی پس قبولیت کو متعلق بامور استطرادیہ کرنا موضوع بحث سی خارج
ہو جاتا ہی اور جب خود کلام ابن جوزی امور استطرادیہ سے ہے تو مافی کلام ابن جوزی بطریق

اولے استطرادی ہی اور جب قبولیت علما متعلق بفضائل اہلبیت ہوی جسکی خود صاحب کشف الغمہ ناقل ہین
اور مقصود اصلے اونکا وہی ہوا تو جس بات کا ناقل ہی جو ذی ہوا اور استطراداً ذکر اوسکا کشف الغمہ
مین ہوا اوس سی قبولیت علما سی کوئی واسطہ نہین ہی پس ٹھیک ہوا کلام حضرت مجتہد کا اور تمہاری
کل تقریر مبنی بر کودنی ہوئی قولہ اور صاحب استقصا کی تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین اقول پتھر پڑین
اس فہم و ادراک پر بر ین فہم و دانش بباید گریست۔ حضرت سلامت یہ تینون غلطیان آپکی
کہ تصدق محبت ثلثہ آپکی نصیب مین آئین اور ہمنی ابھی آپ کے نتیجہ بجا کے ابطال مین ذکر کین یہ اوسی
جناب کے کلام بلاغت نظام سی نکلین کہ جسکی ایک حرف پر بھی آپ نی ابھی کچھ گفتگو نہین فرمائی پھر یہ فرمانا
کہ اس تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا بجز غباوت کے کس امر پر محمول ہو سکتا ہی قولہ ایسی بردمات
مین پڑ گیا ہی اقول یہ اصطلاح آپکے بھائیون جواریون کھلاڑیون کے ہے ہم نہین جانتی مگر آپنے
اور آپ کے بھائیون نی ہماری تحریر سی خوب جانا ہوگا کہ بُرد شیعونکی ہی اور مات آپکی سنی بھائیون
کی ہی معلوم نہین کہ آپ کے مات بھائی ہین کہ بے مات بھائی ہین قولہ نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اقول
جواب تو ایسا دیا کہ آپ کے گرو گھنٹال بھوپال تال بھاگ گئی اور آپ کے مولانا عبد الحی صاحب
بھی چپ ہو لگئی قولہ جنسی ہم حجت کرین اقول کس الو کے پٹھے نے جھک مارا تھا اور ساری دنیا کا
لکھ کھایا تھا اور کہا تھا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ فریقین ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم قولہ
مخالف کب سنیگا اقول مخالف سنی یا بجہنم اہل انصاف سنتی ہین اور اہل خلاف خود اونہین کے
قول و اقرار سی سنائی جاتی ہین بقول حضور والا کے ؎ گر نیاید بہ خوشی موی کشانش آرند
قولہ انچہ در کشف الغمہ مذکور ست انرا اہل حق ہم قبول میسازند اقول قبول می سازند بمعنی آنکہ
صحیح می دانند بلکہ بمعنی اینکہ حجۃ علی مخالفیہم قبول میسازند لا حجۃ لہم قولہ کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ
مذکور ست وانچہ در کشف الغمہ مذکور ست آنرا اہل حق ہم قبول می سازند اقول سبحان تیری قدرت
مینڈھکی کو بھی اب زکام ہوا حضور نے قیاس منطقی شکل اول سی بنایا اور کسی شکل سی نہیون کو رجھایا ذرا
یہ تو فرمائیے کہ کچھ شرط اشکال سی بھی آپکو خبر ہے یہ قانون منطق کی بات ہی قانون انگریزی نہین ہی

جسکے بھونکنے سے آپکے دماغ مین خلل آگیا ہی اسکو ماہران قانون منطق سی پوچھیے اول تکرر حد اوسط
شرط ہی جمیع اشکال مین صغرای قیاس یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ بعبارت ابن جوزے
مذکور است کبرای قیاس انچہ در کشف الغمہ بعبارت صاحب کشف الغمہ مذکور است آنرا اہل حق ہم قبول میسازند
لیکن قیاس نتیجہ سی مثل دماغ حضور کے بھیجے سے خالی ہی بعدم تکرار الاوسط و بتقریر آخر روایت مذکور
در فضیلت ابوبکر از ابن جوزی در کشف الغمہ مذکور است و انچہ در کشف الغمہ در فضائل اہلبیت مذکور است
مقبول اہل حق ہم است فلم یتکرر الاوسط ثانیا کلیت کبری شرط ہی شکل اول مین اور لفظ انچہ ترجمہ ہی
لفظ مائی موصولہ یا شرطیہ کا اور ما اور من اور ان علامات اہمال سی ہی کما ہو مذکور فی کتب المنطق بخلاف
کلما و کلمن کہ سور موجبہ کلیہ ہی جیسی بعض ما و قد یکون سور موجبہ جزئیہ ہی اور باتفاق منطقیین مہملہ حکم جزئیہ
مین ہی اور جب کبری جزئیہ ہوا تو اصغر تحت اکبر مندرج نہوگا اور قیاس لغو مثل آپکی بیمغز ہوگا ثالثا اس
مقام پر ہم ایک قیاس بطور معارضہ درست کرتے ہین کہ انچہ در کلام اللہ مذکور است مقبول اہلسنت
و جماعت است کہ ہرگز اہلسنت برد و انکار آن نمی پردازند پس ہم اسی امر قبول کردہ اہلسنت کو منظور
کرکے کہتے ہین کہ ان الذی ارسل الیکم لمجنون در کلام اللہ مذکور است و انچہ در کلام اللہ
مذکور است مقبول اہلسنت و جماعت است اور انٹائی کے کاریگر جناب مولوی مہدیعلی صاحب اور
اونکے قبلہ و کعبہ موچی صاحب اہلسنت و جماعت سی ہین اور جو شخص اہل سنت سی ہو اوسکو لازم ہے
کہ اس قول کا انکار نہ کری پس اگر کوئی کہی کہ کلام اللہ مین یہ قول بطور حکایت از کفار ہی تو ہم کہینگی
کہ کشف الغمہ مین بھی یہ قول بطور حکایت از کافر ہے فما ہو جوابکم فہو جوابنا یہ جواب قواعد منطقیہ سی
قطع نظر کرکے لکھدیا ہی کہ عوام بھی سمجھ لین اور حماقت موچی صاحب پر ہنسین قولہ نہ کہ اس لیئی کہ مخالف
ہم پر حجت پکڑی محض نادانی ہی اقول جہان حدیث ہما امامان عادلان سی فضیلت شیخین پر حجت پکڑے
اور اماما اہل النار کی رذیلت کو بہ دلیل قاعدہ مسلمہ فریقین اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ نہ مانا وہان محض
نادانی نہ ہوئی اور جہان ایمان ابوبکر کو بدلیل امنت قبل ان امن ابوبکر ثابت کیا اور فقرہ اولی
جس سی بطلان صدیقیت صدیق ہوتا ہی اوس سی بالکل سکوت کیا اور اسکا کچھ خیال نہ کیا کہ مخالف

بھی ہم پر حجت پکڑیگا اور بابطال صدیقیت بلزوم خرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل کردیگا وہان
محض نادانی نہوئی اور جب وہی بات آپکی سر پر پڑی تو محض نادانی ہوگئی اب اس سی بڑھکر جہالت و
نادانی اور سفاہت اور حماقت اور خرافت کی نشانی کیا ہوگی کہ اپنی لیئی تو حجۃ لنا وعلینا مین فرق کیا جائے
اور دوسرونکے لیئے وہی بات نادانی کہلائے قولہ دستاویز کی صحت کا اقرار کرے
اقول سچ ہی کتی کی دم بارہ برس گڑے جب بھی ٹیڑھی ہی سنتی جاتی ہین کہ قبول کے معنی کبھی صحت کے
ہین جیسی اپنی احادیث مین اور کبھی معنی فرض وتسلیم کے ہین جیسی احادیث مخالف مین حجۃ علیہ لا لہ پھر بھرا
ہمارا اپنی ہی کہی جاتا ہی کہ صحت کا اقرار کیا پس مثال بعینہ اسکی یہ ہی کہ ایک دستاویز مخالف کی ہاتھ کے
لکھی ہوگی ہی اوسکا مضمون یہ ہی کہ پانچ سو روپیہ مین نی زید سے لیئی اور ہزار روپیہ مین نی زید کو دیئی
زید کہی کہ اس دستاویز کو جسطرح تو قبول کرتا ہی اس لیئی کہ تیرا ہی لکھا ہی مین بھی قبول کرتا ہون حجۃ علیک اب تو
پانچسو روپیہ مجھکو دے اسلیئے کہ اقرار عقلا کا اپنی نفس پر حجت ہے اور تیرے ہزار روپیہ یہ تیرا
دعوی اپنی نفس کے نفع کے لیئے ہی یہ حجت نہین ہی مخالف مثل مخاطب کے رونا پیٹنا شروع کرے
کہ بڑی غضب کی بات ہی کہ دستاویز کو قبول کرلیا ہی پھر اپنی پانچسو مانگتا ہی اور میرے ہزار اوڑائی
دیتا ہی جب ایسا مقدمہ حکام کے پاس رجوع ہوگا تو حاکم منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی فتوی دیگا اور چونکہ
مولوی سید علی صاحب تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری کرچکی ہین اور سیکڑون مقدمہ حق وناحق فیصل
کرچکی ہین اور اونکی والد ماجد روحانی جناب سید احمد خان صاحب بہادر گردن مروڑی مرغیون کے
کھانیکے مفتی بھی ہین خصوصًا جب مفت مفت صاحبونکی نیز پر ملجائی اس لیئی وہ خود ہی برائے خدا
انصاف کرین اور اس مقدمہ کو ایسا فیصل فرمائین کہ مثل دیگر مقدمات ناحق کے صدر سی بدر
یعنے مسترد ہو قولہ اگر یہ امر تسلیم کرلیا جاوی کہ روایت کا قبول کرنا اپنی واسطے حجت لانیکے
لیئے ہی اقول روایت مخالف کا قبول کرنا اپنی ہی واسطے حجت لانیکی لیئی ہوتا ہے
چنانچہ تمنی اور تمہاری اجداد فاسدہ نی جتنی روایتین شیعون کی قبول کی ہین اس لیئی کی ہین کہ اپنی
زعم فاسد مین شیعون پر حجت لائے ہین گو درحقیقت وہ حجتین ناتمام ہین جیسا کہ اس ہماری کتاب کی

دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے اور اسیطرح شیعہ بھی احادیث اہل سنت کو قبول کرکے اونپر حجت لاتے
ہین جیسے حدیث قرطاس حدیث فدک حدیث جیش اسامہ حدیث کاذب وغادر وخائن اور امثال
اسکی ہان اپنی احادیث سے اپنے مخالف پر کوئی حجت نہین لاسکتا مگر یہ حماقت کسیقدر شاہ صاحب اور
اونکی والد ماجد سے ہوئی ہے کہ اپنی احادیث مکذوبہ سے شیعون پر اونہون نے استدلال
کیا ہے جیسا کہ تحفہ مسروقہ اور ازالۃ الخفا کے دیکھنے والون پر مخفی نہین ہے قولہ تو سب جھگڑا ہی طے
ہوجاوے اقول اہل انصاف نے خوب جانا کہ امر ایسا ہی ہے مگر کوئی جھگڑا تو نہ طے ہوا نہ سنی شیعہ
ہوئے نہ شیعہ سنی ہوئے بجز حضور کے ایسے سفہا اور حمقا کے جو ازین در راندہ وازان در راندہ
دھوبی کا کتہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا آج تو حضور والا کی ہے ہر روش مین لغزش مستانہ ہے ظاہرا
کچھ معمول سے زیادہ ہوگئی ہے اوسکی جھونک مین یہ بیسر و پا باتین قلم سے نکلتی ہین قولہ کسی دوسری کی
روایت کی سند نہین لاسکتا اقول کیون نہین لاسکتا اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ کیون بھول گئے
قولہ یہی جواب چل سکتا ہے اقول علی انفسہم یہ کچھ نہین چل سکتا ہے لانفسہم پر سب کچھ چل سکتا ہے
لیکن تم ایسے کودن اور غبی اور نافہم کے نزدیک کچھ بھی نہین چل سکتا ہے قولہ چوتھے عام قاعدہ
ہے اقول یہ قاعدہ آپکے گھر کا ہے یا کل پیروان ابوبکر و عمر کا ہے اور ہمارا عام قاعدہ یہ ہے کہ
کہ اپنی روایات کو اگر قابلیت تصحیح رکھتی ہین تو صحیح جانتے ہین اور دوسرونکی روایات کو جو سراسر
کذابین کی بنائی ہوئی ہین محض غلط جانتے ہین مگر کبھی اونمین سے بعض کو الزاماً وحجۃً علیہم قبول کرتے ہین
نہ باعتقاد صحت بدین نظر جو قباحات اوس روایات مین ہوتی ہین اونکو صحیحین روایات کی
سر پر ٹھونکتے ہین اور اپنی ذمہ کبھی نہین لیتے مثلاً روایت ناچ دکھلانے رسول خدا کی بی عائشہ کو
ہم قبول کرتے ہین واسطے ابطال فضیلت بکر و عمر کے بر عمر اسلیئے کہ اوس روایت مین فرار
شیطان ظل عمر سے ہے نہ ذات ابوبکر بلکہ پیغمبر سے ہے پس خلیفہ اول بلکہ سنیون کے پیغمبر
حضرت عمر ہین جب ہمارا اعتراض سنیون پر چل گیا تو ہماری جوتی کو غرض نہین ہے کہ اس روایت
کے قباحات اور اعتراضات کو ہم دفع کرین قولہ اکثر باتین توریت و انجیل کی ہماری کتابون مین

مذکور کو ہین اقول ہماری کتابون مین کوئی بات توریت و انجیل کی مذکور نہین ہی ہان حضرت عمر کو یہودیت
بہت پسند تھی انتھوکون یا بن الخطاب کما تھوکب الیھود والنصاری
جیسا کہ جلد اول مین گزرا پس ضرور ہی کہ سنیونکی کتابون مین توریت و انجیل کی باتین ہون فان
الکفر ملۃ واحدۃ قولہ ویسی ہی جیسی کہ یہود و عیسائیون کے ذمہ اقول سچ ہے تمہاری ذمہ
ہوگی کہ اوسکو صحیح سمجھی ہو لیکن شیعونکی ذمہ نہین ہی کہ وہ تو غلط سمجھتی ہین گو استدلالاً و حجۃ علیہم کسی باتکو
کبھی قبول بھی کرلین جیسی یہود و نصاری کی کتابون سی حضرت شعیب کا شراب پینا اور معاذ اللہ
اپنی بیٹیون سی زنا کرنا قبول کرتے ہین اثباتاً لتحریف کتبہم لا تصحیحاً لروایاتہم قولہ تو اوسکا ہم یہ جواب
دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصانی دیا اقول بیشک ہم دے سکتے ہین لا ریب فیہ قولہ
تو کوئی مخالف اوسکو تسلیم نہین کرسکتا اقول اگر تم ایسا مخالف تسلیم نہ کرے بجہنم عقلا تو ضرور
تسلیم کرینگے قولہ ہمکو لازم ہوگا کہ ہم اوسکی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی کو چھوڑ دین اقول
ہر ملحد لا تقربوا الصلوۃ کو لے لیتا ہی اور انتم سکاری کو چھوڑ دیتا ہی قولہ اور باقی سی انکار ہی
اقول حضور والا نی جہان ایمان ابوبکر مین چین چپڑ کیا ہی تو امنت قبل ان امن ابوبکر لیا ہے
اور دوسرا فقرہ کہ جس سی ابطال صدیقیت ہوتا ہی نہ چھوڑا ہی نہ اوس سی انکار کیا ہی تو اب
ضرور ہوا کہ بابطال صدیقیت بخرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل سمجھیے اور جب ایمان اور
صدیقیت دونو گئے تو خلافت کی دم بھی کٹ گئی ولنعم ما قیل فی العجمیۃ بیت بیچارہ خری تلاش
دم کرد ٭ نایافتہ دم دو گوش کم کرد۔ وفی العربیۃ بیت ذہب الحمار لیستفید لنفسہ ٭ قرناً فآب وما لہ
اذنان قولہ جب اوسنے ایسا نہین کیا اقول اوسنے ایسا ہی کیا اور جو کہی کہ ایسا نہین کیا اوسکی
ایسی تیسی کیا خطبہ مین کہدیا ہی کہ مین نی اکثر روایات کو اس کتاب کی اہلسنت سی احتجاجاً علیہم ذکر کیا
ہی حیث قال لان الحجۃ متی قام الخصم بتشئیدھا ونھض المخالف باثباتھا
وتقئیدھا کانت اقوی یدا واحسن مرداً وقد مر فقرات اخر کہ جس سی صاف
ظاہر ہی کہ روایات اہلسنت کو حجۃ علیہم ذکر کیا ہی نہ حجۃ لہم قولہ نہ اسکی کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت

اقول سند وحجت فقرات اسی خطبہ کشف الغمہ کے ہین کہ جسمین فرماتی ہین کہ یہ کتاب واسطی ذکر فضائل اہلبیت کے ہے اور اون فضائل کو مین نی اکثر کتب اہلسنت سی لکھا پس مقصود اصلی ذکر فضائل اہلبیت ہی جو صاحب کشف الغمہ نی کیا ہی نہ فضیلت ابوبکر جسکا ذکر ابن جوزی نی کیا گو استطراداً اس کتاب مین بھی آگیا پس مقصود اردستانی وہی ہی جو مقصود صاحب کتاب کشف الغمہ ہی اور اونکی مقصود کو خلاف مقصود صاحب کشف الغمہ پر حمل کرنا اسکے کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت ہے قولہ مطلق چھوڑ دیا اقول اہل منطق مطلق الشی کو موضوع مہملہ کہتی ہین جو حکم جزئیہ مین ہی پس عموم وشمول کل الافراد کہانسے آویگا اور اہل اصول بھی مطلق سی کل افراد مراد نہین لیتی بلکہ فرد کامل اور عمدہ مراد لیتی ہین مثلاً کسی سی کہو کہ بازار سی کیہون خرید لاؤ تو وہ اچھی کیہون سمجھیگا نہ یہ کہ اچھی بری سب اوٹھا لا اور لاریب کہ فرد کامل فضائل کے فضائل اہلبیت علیہم السلام ہین کہ وہی مقصود اصلی صاحب کتاب ہے نہ فضیلت ہر صاحب نفاق وشقاق جسکا ذکر ایک منافق نی کیا اور عبارت اوسکی استطراداً کتاب مین مذکور ہوگئی اور مقصود اصلی نہ تھی پس معنی فرد کامل کے کل الافراد کے سمجھنا اور حماقت دنیا ہی حضرت مخاطب کے خدمتمین تو گستاخی ہو نہین سکتی مگر اگر انٹائی کے کاریگر نے یہ بات سکھائی ہو تو اوسی کا ادھوڑ لی سر اوسی کی سر پر مارنا چاہیے کہ کالائی بدبریش خاوندش اولی است قولہ ای حضرات شیعہ تمکو خدا کی قسم ہی اقول ای حضرات سنیہ تمکو اپنی اوسی خدا کی قسم ہی جو مثل شیطان فاعل شر بلکہ فاعل شر شیطان وشر بشر ہی ذرا غور کرو اور انصاف تو تمہاری خدا ہی مین نہین ہی تم انصاف کیا کروگے لیکن جو خدا نی آنکھین دی ہون تو آنکھین پھیلا کر دیکھو کہ تمہاری علما بحث مطاعن ثلثہ مین کس گرداب بلا مین پڑ گئی ہین اور کیسی بیدست وپا ہو رہے ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین اور سر پٹکتے ہین مگر مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتے کوئی تو روایات مطاعن کے صحاح مین موجود ہونیسی انکار کرتا ہی جیسی بساطی صاحب کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہے لیکن اوسکو شیعون کی علما کا الحاق کہتا ہی مثل موچی صاحب کوئی اسکو قبول کرتا ہی لیکن اونکی معنی گڑھ گڑھ کر بیان کرتا ہی جیسی رشید الدین خان صاحب اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کر سکتا اور مثل الغریق تشبث بکل حشیش عمل کر رہا ہی

قال المخاطب المقام هداه الله سبل السلام

دوسرا قول بعضون نی اس روایت سی یہ جواب دیا ہی کہ اگر صحت اسکی تسلیم کیجاوی تو امام کا ابوبکر کی نسبت صدیق کہنا بنظر تخصیص اور تمیز مخاطب کے ہوگا بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے جیسا کہ احقاق الحق مین قاضی نور اللہ شوستری نی لکھا ہی اقول ذکر الصدیق لاجل التخصیص والتمیز للمخاطب من غیر تصدیق بمضمونہ لیکن یہ قول باطل ہی اسلیئی کہ اگر امام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے نام کے بعد اونکا لقب صدیق کہکر سکوت فرماجاتی تو حضرات شیعہ کو اس تاویل کی گنجایش تھی لیکن تخصیص مخاطب کی بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے آئندہ کے فقرے سی باطل ہوتی ہی اس لیئی کہ جب سائل نی متعجبانہ سوال کیا کہ یا حضرت آپ بھی انکو صدیق کہتی ہین تو امام اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور کہا کہ نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق کہ ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین اور پھر اسپر بھی قناعت نہ کی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کہ جو انکو صدیق نہ کہی اوسکی خدا دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کرے اگر ایسی کلمات پر بھی حضرات شیعہ یہ فرماوین کہ امام نے صرف مخاطب کے سمجھنے کے لیئے صدیق کہا تھا اور اوسکی مضمون کو تصدیق نہ کیا تھا تو یہ اونہین کو زیبا ہی تیسرا قول جب حضرات شیعہ نے یہ خیال کیا کہ یہ تاویل بھی باوجود موجود ہونی جملہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کے نہین بنتی تب تیسری تاویل شروع کی کہ شاید حضرت امام علیہ السلام نی ابوبکر صدیق کے نسبت جو کچھ فرمایا ہی وہ بنظر استہزا کے فرمایا ہوگا جیسا کہ احقاق الحق مین لکھا ہی او الاستہزاء کما فی قولہ تعالی ذق انک انت العزیز الکریم یعنی امام نے ابوبکر کو صدیق بنظر استہزا اور ٹھٹھی کے فرمایا جیسا کہ خدا نے دوزخیونکی نسبت بھی عزیز اور کریم فرمایا ہی اور بنظر استہزا کے انکی شان مین قران مین کہا ہی کہ چکھو تم بڑی عزیز اور کریم ہو مگر یہ قول باطل ہی اسلیئی کہ الفاظ کو معنی حقیقی سی پھیرنیکے لیئے کوئی قرینہ چاہی ورنہ بغیر قرینہ کے بلا قیاس الفاظ سی معنی حقیقی مراد نہ لینا جائز نہین ہی پس آیہ کریمہ مین وہ قرینہ موجود ہی کہ اوپر سے ذکر زقوم اور عذاب دوزخ کا ہی اور خطاب بھی دوزخیون سی ہی اور چونکہ دوزخی اول آپکو بڑا عزیز اور کریم جانتی تھی اس لیئی

اونسے خطاب کیا گیا کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم
کالمہل یغلی فی البطون کغلی الحمیم خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم
ثم صبوا فوق راسہ من عذاب الحمیم ذق انک
انت العزیز الکریم اور اس روایت کے کسی مقام سی کوئی ایسا قرینہ
پایا نہین جاتا جس سی معلوم ہو کہ امام نے بنظر استہزا اور ٹھٹھی کے یہ فرمایا ہو اس لیئی کہ اول تو سائل
شیعہ تھا اوسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع تھا دوسری اوسنی اپنی طرف سے کچھ استفسار بہ نسبت حضرت
صدیق کے نہ کیا تھا بلکہ اوسنے ایک مسئلہ فقہی پوچھا تھا کہ آیا حلیہ سیف کا جائز ہی یا نہین امام نی اوسکو
جائز فرمایا اور اوسکی سند مین حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا جب اوس سائل کو تعجب ہوا تو اوسکے
تعجب دور کرنیکے لیئے حضرت نی کلمہ نعم الصدیق مکرر سہ کرر زبان مبارک سی ارشاد فرمایا تو یہ محل
اور موقع کسی طرح پر استہزا کرنیکا نہ تھا اور بفرضنا کہ کلمہ نعم الصدیق ہی بنظر استہزا کے ہو لیکن بعد اسکی
جو حضرت نی فرمایا کہ من لم یصدقہ الخ یہ کلمہ استہزا اور ٹھٹھہ پر کس قرینہ سی محمول کیا جاویگا اور اگر بغیر قرینہ
بلا قیاس کے ایسی کلمات طیبات استہزا اور سخریہ پر محمول کیئی جاوین تو ہر ملحد و زندیق ہر آیہ اور
حدیث کے نسبت ایسا ہی کہہ سکتا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا چوتھا قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل
بھی نہین بنتی اور امام کی نسبت استہزا اور سخریہ کے منسوب کرنے سے کام نہین نکلتا تب اپنی اوس
معمولی تاویل سی پناہ لی جو سنیون کے ہر حملہ کے لیئے سپر بنائی گئی ہی اور جو ناصبیون کے ہر حربہ
کیواسطی ڈھال مقرر کی گئی ہی یعنی تقیہ جیسا کہ احقاق الحق مین بر سبیل تنزل لکھا ہی او للتقیۃ عن السائل
اور مجتہد صاحب نی بھی اخیر پر طعن الرماح مین فرمایا ہی او نزلنا عن ذلک پس محمول بر تقیہ
خواہد بود لیکن اس تاویل کی بھی گنجایش نہین ہی اس لیئی کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ سائل
مومنین اور محبین سی تھا ورنہ جب امام نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا تو اوسے کچھ تعجب نہوتا اور
وہ یہ استفسار نہ کرتا کہ آپ بھی ایسا کہتی ہین سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہو کر جواب دینا
صاف اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ سائل سنی نہ تھا جس سی ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی اور اگر سائل

سنی بھی ہوتا تب بھی امام کا تقیہ کرنا اور سنی سی ڈر کر خلفاء جور کی تعریف کرنا خلاف شان امامت کے
تھا اس لیئی کہ امام باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام تقیہ سی ممنوع تھی اور اونکو تقیہ کرنا جائز ہے
نہ تھا اور جو صحیفہ خدائی انپر بھیجا تھا اوسمین اونکو علوم کے منتشر کرنے اور مسائل شرعی کو بلا خوف وخطر
ظاہر کرنیکی تاکید تھی اونکو خدائی مطمئن کر دیا تھا اور اونکے حق مین فانك فی حرز وامان فرما دیا تھا
پس ایسی حالت مین امام کا ایک سنی سی ڈر جانا اور اوسکے خوف سے ایک غاصب بلکہ کافر کو صدیق کہنا
اور باوجود اطمینان خدا کے جان وعزت کا اندیشہ کرنا تعجب کا مقام ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عالیجناب مخاطب والاخطاب کو معلوم ہو کہ شیعونکی پاس آپکی ایک ایک بات کے دس دس جواب ہین
اسکو یہ سمجھنا کہ ایک جواب نہ چلا تب دوسرا جواب دیا یہ غلط فہمی حضور کی ہی دیکھیے ہمنے سبھی چلا دیا
جسکا چلنا آپ بہت دشوار سمجھے تھے ہمنے کیسی سہولیت سے چلا دیا اور بخوبی آپکی تسکین کر دی اب
سنیئی کہ علامہ شوستری نی جو یہ فرمایا کہ ذکر لفظ صدیق واسطے تخصیص وتمیز کے ہی تاکہ یہ ابوبکر اور ابوبکر سے
متمیز ہو جائی یہ جواب باصواب ہی حضور کے اوس قول کا بول کا جو آپ نی تیسری فائدہ مین
فوائد سے اس حدیث کے ذکر کیا ہے کہ امام کو ایسی محبت اونسے یعنے ابوبکر سے تھی کہ بغیر صدیق
کے اونکا نام لینا اونکی دل کو گوارا نہین ہوا اسلیئے اس لقب سی اونکو یاد کیا تھا انتہی علامہ شوستری
فرماتی ہین کہ ذکر صدیق لانسلم کہ بوجہ اسکے تھا کہ اونسے محبت تھی بلکہ جائز ہی کہ بوجہ اسکے ہو کہ اونکی
ذات شریف اور ماہیت لطیف غیر ونسی متمیز اور متخصص اور متشخص ہو جائی اور ایک شخص مشخص
بن جائی اور یہ جو حضرت مخاطب فرماتی ہین کہ اگر لقب صدیق کہکر سکوت فرما جاتی تو حضرات شیعہ
کو اس تاویل کی گنجائش تھی لیکن حقیر کہتا ہی کہ عبارت حدیث سی بہت ظاہر ہی کہ اونحضرت نے
صدیق کہکر سکوت فرمایا تھا اور اگر سائل ساکت رہجاتا تو حضرت بھی ساکت رہجاتی مگر سائل نی
سکوت نہ کیا اور ایک سوال دیگر غیر از سوال اول اونسی پیش کیا کہ آپ بھی صدیق کہتی ہین حضرت
فرمایا کہ ہان ہان ہم بھی تشخیص یک تا مشخص کیواسطی صدیق کہتی ہین بلکہ جو اسطرح اوسکو صدیق نہ کہی جسطرح

ہمنی کہا بلکہ اوسکو صدیق مصدقاً بمضمونہ کہی تو خدا اوسکی تصدیق دنیا و آخرت مین نہ کرے کیون حضرت
اب تو اس تاویل کی گنجائش باقرار حضور کے بخوبی ہوگئی کہ ہمنی سکوت بہ نسبت جواب سوال اول کے
ثابت کردیا باقی رہا جواب سوال ثانی پس اوسکی بھی توجیہ وجیہ ہمنی بیان کردی اور اگر آپ اوسپر راضی
نہوجیئے تو جسطرح احتمال استہزا و تقیہ جواب سوال اول مین ہوسکتا ہی اوسی طرح جواب سوال ثانی مین
ہوسکتا ہی لیکن جواب سوال اول مین کہ سکوت لفظ صدیق پر ہوا آپ کی عنایات بیغایات سے احتمال
تشخیص نامشخص قایم ہوگیا اور اظہار محبت جسکی آپ بغیر کسی دلیل و برہان کے مدعی ہوئی تھی باطل ہوگیا
قولہ سائل نی متعجبانہ سوال کیا اقول سابق مین گذرا کہ تعجب سائل سنی کا بجا تھا کہ بیچارہ مضمون تقیہ سی
تو واقف ہی نہ تھا اور یہ بھی خوب جانتا تھا کہ امام علیہ السلام صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پھر
خلاف معتقد اپنی کیونکر اوسکو صدیق فرماتی ہین اور بہت بڑی دلیل سائل کی سنی ہونے پر یہ ہے
کہ امام علیہ السلام نی اوسکو سنی جانا تھا اس لیئی کہ اگر اوسکو سنی نہ جانتی تو فعل ابوبکر سے اوسپر استدلال
قایم نہ کرتے اور امام علیہ السلام یہ تو خوب جانتی تھی کہ شیعہ صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پس جواب
سائل شیعہ بفعل دس شخص کے کہ جسکو سائل کذیب سمجھتا ہی شان ادنی عاقل سی بعید ہی اور یہ بعینہ
مثل اسکی ہی کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان سی کوئی مسئلہ پوچھے وہ جواب مین کہی کہ ہان یہ جائز ہے اسلیئے
کہ رام جی نی ایسا کیا ہی تو اس جواب مین کل عقلا مجیب کو عقل سی خالی کہینگی اور یہ شان ادنی انسان کے
بعید ہی چہ جائی شان امام کہ ارفع و اعلے کل عقلائی جہان سے ہی اور جب ہمنی سائل کا سنی
ہونا ثابت کردیا تو یہ حدیث بھی مثل سیکڑون احادیث دیگر کے محمول پر تقیہ ہوسکتی ہی قولہ اوچھل
پڑے اقول ہم کہچکی کہ اوچھل پڑنا دلیل کذب حدیث ہی یا دلیل حمل بر تقیہ وہی راگ گایا ہوا
گائے جاؤ اور موچی صاحب کی نئی کنجڑی اور بساطی صاحب کا پرانا رباب بجائی جاؤ قولہ بلکہ یہ بھی
فرمایا اقول اس فرمانیکی تین توجیہین ہمنی واسطی محبان ثلثہ کے پیش کین اگر ہماری تینون سے اونکی
تسکین نہین ہوتی تو ہم چار مین کہانسے لادین جائیے آپ چار یاریون ہی سی راضی رہیی قولہ تیسرا
قول جب حضرات شیعہ نی یہ خیال کیا اقول کیون اسقدر جھک مارتی ہو یہ سب توجیہین ایک ہی شخص کے

ہین یعنی مولانائی شوستری علیہ الرحمہ کے جواب مین اسکی کہ اہلسنت بلا دلیل وحجت دعوی اسکی ہوئی کہ ذکر لفظ
صدیق بوجہ محبت ہی تو علامہ شوستری علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ لانسلم کہ بوجہ محبت ہی بلکہ لاجل التخصیص والتمیز
او الاستہزاء او للتقیۃ عن السائل ہی یعنی ذکر لفظ صدیق نہ واسطی محبت کے ہے بلکہ واسطے تمیز وتخصیص شخص
کے ہے یا واسطی سخریہ اور استہزا کے ہے یا واسطی تقیہ کے ہے پس یہ کل احتمالات ایسی ہین کہ جو اسمین سے
فرض کیا جائی مبطل دعوائی محبت ہی پس ایک تقریر کے تین ٹکڑی کرنا اور ہر ٹکڑی پر یہ کہنا کہ جب
نہ چل سکا تو یہ کہا کمال درجہ کی کیادی ومکاری وخداعی پیرو کاذبین غادرین خائنین کی ہی دیکھو ہم ایک
تو چلا چکی دو اور بھی چلائی دیتی ہین پھر تمہاری گرفت کی کوئی جگہ نرہیگی قولہ بنظر استہزا ہنسی کے
اقول بلکہ بطور میان الماس کے لٹھ کے کہ کوئی قافیہ نہ بیٹھی مگر مطلب حاصل ہو جائے قولہ کوئی قرینہ
چاہیے اقول قرینہ کبھی مقالیہ ہوتا ہی کبھی حالیہ ہوتا ہی حالیہ تو اس مقام پر امام کا معتقد کذبیت
صدیق ہوتا ہی ورنہ سائل کو تعجب صدیق کہنی سی نہوتا اور قرینہ مقالیہ بقول آپ کے سائل شیعہ کو
جو معتقد کذبیت ابوبکر تہا بفعل ابوبکر جواب دینا حالانکہ شیعون کا جواب بفعل جناب امیر دینا تہا جیسی کہ
سنیون کا جواب بفعل ابوبکر وعمر دینا چاہیے تھا اور اگر بقول ہماری سائل سنی تہا تو قرینہ مقالیہ نرہیگا
بلکہ فقط حالیہ رہیگا لیکن ہماری واسطی ایک وجہ دیگر سے پھر بھی مقالیہ رہیگا اس لئی کہ سابق مین
گزرا کہ شان معصومیت کے خلاف ہی اجتہادی واستنباطی جواب دینا لان المجتہد یخطی ویصیب
والمعصوم لایخطی بل یصیب فجوابہ مقصور علی الروایۃ من آبائہ الی جدہ علیہم السلام لیس فیہ رائی ولاقیاس
ولا استنباطات الاجتہادیۃ قولہ اول تو سائل شیعہ تھا اسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع
تھا اقول بڑا تعجب ہی کہ حضرت مخاطب ایک زمانہ مین شیعہ تھی معلوم نہین کہ کتنی مرتبہ مجالس
شیعہ مین شریک ہو کر حضرات ثلثہ پر ہزارون صلواتین بھیجی ہونگی مگر آپ بالکل بھول گئی اری
حضرت شیعہ بڑا غضب کرتے ہین جب صلواتین بھیجنی شروع کرتے ہین تب کہتی ہین کہ حضرت
فلان پر حضرت فلان پر مع القاب مشہورہ ذکر کرتے ہین پس حضرت کہنا اور القاب شریفہ
کا ذکر کرنا اگر ٹھٹھا اور میان الماس کا لٹھا نہین ہی تو پھر کیا ہی جو اسکو ٹھٹھا نہ سمجھی وہ الو کا پٹھا

اور بڑا کودن اور بڑا مٹھا ہی پھر آپ شیعہ کے سامنے موقع اور بیموقع کیا پوچھتی ہین قولہ دوسرے
اوسنی اپنی طرف سی اقول ہان گو اوسنی اپنی طرفسی ذکر ابوبکر نہین کیا تھا مگر حضرت چونکہ جانتی اور اوسکو
پہچانتی تھی کہ یہ سنی ہی اسلیئی اوسکو فعل ابوبکر سے جواب دیا اور جب نام ابوبکر کا لیا تو مزاحاً اوسکو صدیق
بھی کہا اور جب اوسنی بہ مسخرا پن کہا کہ آپ تو صدیق نہ کہی تب حضرت ہنسی سے اوچھل پڑی اور اوسنی مزاح
کی راہ سی فرمایا کہ ہان صدیق ہان صدیق یعنی تمہاری صدیق جیسی آلہتکم خیر حالانکہ حقیقت مین آلہ نہ تھے
یہانتک کہ یہ بھی کہا کہ جو اوسکو صدیق نہ کہی وہ قابل تصدیق خدا نہین ہی یعنی تم سنیون کے نزدیک پس یہ سب
حکایت ہی اعتقاد مخالف کے استہزاء جیسی شیعہ کہتی ہین کہ حضرت عمر وہ ہین کہ جنسی خدا روز قیامت سب سی
پہلی مصافحہ کریگا اور چونکہ حضرت عمر بقول خود ایک بال ہین حضرت ابوبکر کے تو ضرور ہی کہ خدا روز قیامت
اونکی قدمبوسی کری یہ سب حکایات ہین اعتقادات اہلسنت کے اور استہزاآت ہین اوپر اون اعتقادات
فاسدہ کے قولہ کس قرینہ سے محمول کیا جاوی اقول اوسی قرینہ سابقہ حالیہ ومقالیہ سی قولہ تو ملحد
وزندیق اقول مثل تمہاری ہر ملحد وزندیق آیات واحادیث متاولہ مین کہسکتا ہی فما ہو جوابکم لہم فہو جوابنا لکم قولہ چوتھا
قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل ہی نہین بنتی اقول تو حضرات اہلسنت نی دیکھا کہ یہ تاویل خوب بنتی ہی اور کسی کے بگاڑنے
سی نہ بگڑی تو اب ضرور ہوا کہ اونکا بندر ایک شاخ چھوڑ کر دوسری شاخ پر اوچک جاوی اور تقیہ
کی ڈال پکڑ کر ہلاوی ارے ملہوی کہانتک اوچھلی کودی گا دیکھ تیرا گلا گھونٹتا ہون اب تجھکو پیچھا چھوڑانا
مشکل ہی اپنی بڑی مچھندر کو بھوپال تال سی بلاؤ اور جواب استقصا لکھاؤ تو شاید کچھہ کھوسٹون کی جان
بچی قولہ سنیون کی ہر حملہ کے لیئے سپر بنائی اقول سنیونکی تو حملہ سی شیعونکو کچھ ڈر نہین اس لیئی کہ یہ
حملہ زنانے ہین جیسا کہ زلیخا نی حضرت یوسف کنعانی پر اور بی عائشہ طائشہ نے علی اعلائی عمرانی پر
حملہ کیا ایسی حملون سی جز اسکے کہ خود حاملہ حاملۃ الاوزار ہو جائی کچھہ شدنی نہین ہی اگرچہ اہلسنت اوس
بار بردار کو تعبیر بحملاً خفیفاً کرین اور شیعہ بنظر فلما قرت بہ اتقلت حملاً ثقیلاً پر حمل کرین بہرکیف سنی بیچاری
شیعون کے دلی ملی پڑی ہوی ہین وہ کیا سر اوٹھا سکتی ہین باقی رہی تمہاری بزرگان خارجی وناصبی
پس اونکی مقابلہ کے لیئے شیعونکو خدا نی ایک تیغ تہ اطعنہم الاعنون سی اور ایک سپر تقیۃ الا ان تتقوا منہم

تقیہ سی دی ہی اور فرمایا ہی کہ اگر موقع و محل تلوار چلانیکا نہو تو لاجناح علیکم ان تضعوا اسلحتکم
وخذوا حذرکم یعنی نہین ہی تمپر کوئی گناہ اس بات مین کہ رکھدو ہتھیار اپنی کو پوری لو بچاؤ اپنا کما فی
ترجمہ شاہ رفیع الدین پس سپر تقیہ جو آلہ بچاؤ کا ہی اسکی نیچی ایک تلوار بھی چھپی ہوئی رکھی ہی کہ تمہاری کل وار
اس پر رک جائینگی اور شیعونکی وار جب چل جائینگی تو ناصبیون اور خارجیونکی اعلی سی اسفل تک در آئینگی
الحمد للہ کہ اہلسنت کو خدا نی اس تیغ و سپر سی بالکلیہ محروم کیا ہی اسی سی ہاری ماری پڑتی ہین قولہ اسلیے
کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی اقول کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی بلکہ دلالت اسکی خلاف پر ہی
قولہ کہ سائل مومنین محبین سی تھا اقول اگر مومنین سی ہوتا تو تقیہ امام سی خوب واقف ہوتا کہ التقیۃ دینی
ودین آبائی مذہب امام علیہ السلام کا ہی اور اگر محبین سی ہوتا تو قول و فعل امام پر معترض نہوتا قولہ
تعجب نہوتا اقول تعجب ہونا دلیل اس بات کی ہی کہ امام علیہ السلام کو وہ شخص معتقد کذبیت صدیق جانتا
تھا اور اگر معتقد صدیقیت جانتا تو ہرگز متعجب نہوتا لیکن جو شخص امام علیہ السلام کو معتقد کذبیت صدیق
سنیان جانی وہ ضرور ہی کہ شیعہ ہوا سپر نہ شاہ صاحب نہ موچی صاحب نی کوئی دلیل قائم کی نہ حضرت
مخاطب نے ہرچند ہم غور کرتے ہین کوئی وجہ وجیہ اسکی ہماری خیال مین نہین آتی جز اسکے کہ فرماوین کہ چونکہ کل شیعہ
امامونکو شیعہ سمجھتی ہین اسلیے معتقد کذبیت جانتے ہین اور چونکہ کل سنی امامون کو سنی سمجھتی ہین اسلیے معتقد صدیقیت
جانتی ہین پس اگر سائل سنی ہوتا تو صدیق کہنی سی تعجب نہ کرتا لیکن یہ بات کہ کل سنی امامونکو سنی سمجھتی ہین یہ مکاری
وخدعی سفیان حال کی واسطے فریب ہی عوام کے ہی سو اسطے کہ کل قدمائی سنیہ اقرار کرتی ہین کہ مذہب امامیہ مذہب امامون کا ہی
جیسی مذہب حنفیہ مذہب ابو حنیفہ اور مذہب شافعیہ مذہب شافعی کا ہی اور علی ہذا القیاس حنبلی و مالکی اور اسی وجہ سی ابن اثیر
جزری صاحب جامع الاصول نی مائۃ ثانیہ مین امام علی ابن موسی الرضا کو مجدد مذہب امامیہ قرار دیا ہی اور اکثر اہلسنت
شیعون پر طاعن ہوئی ہین کہ یہ لوگ منقولات ائمہ پر عمل کرتی ہین اور منقولات صحابہ پر عمل نہین کرتے
چنانچہ اسی حدیث کے فائدہ ثانیہ مین خود مخاطب نی بھی فرمایا ہی کہ تمسک بصحابہ کرنا یہ حصہ صرف
اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین انتہی اور بہت ظاہر ہی کہ اگر اہلسنت
امامونکو سنی جانتی تو ضرور اونکی احادیث کو جمع کرتے صحیح بخاری والی نی ایک حدیث بھی امام جعفر صادق

کی نہ لی حالانکہ چہار ہزار راویون نی انحضرت سے روایت کی اگر سنی امام جعفر صادقؑ کو سنی جاتی تو اونکو چھوڑ
کر ابو حنیفہ کیطرف کیون جاتی اس امر کو ہمنے ابتدائی جلد اول مین بخوبی ثابت کیا ہی کہ سنیونکو امامون سی
کچھ واسطہ نہین اور قدمائی سنیہ امامون کو شیعہ جانتی تھی اور اونکی مذہب کو اپنی مذہب کے خلاف سمجھتی تھی
ابن ابی الحدید دوستان صدیق سی شرح نہج البلاغہ مین کہتا ہی کہ ایک سنی نی اپنی اوستاد سنی سی کہا کہ اگر آپ
دیکھتی روز غدیر شیعونکو کہ قبر جناب امیر پر جمع ہوکر کسقدر شیوخ ثلثہ کے بارہ مین گستاخیان کرتے ہین تو آپکو
بڑا تعجب ہوتا اوستاد صاحب نی فرمایا کہ واللہ اونکو جری نہین کیا ہی اون گستاخیون پر مگر صاحب قبر نی
شاگرد نی کہا اگر ایسا ہی تو ہم فلان وفلان کو کیون دوست رکھین اوستاد جی نی یہ سنکر کچھ جواب نہ دیا
اور جوتیان بغل مین دبا کر بھاگ کھڑے ہوی حقیقت مین اگر جناب امیر علیہ السلام قنوت مین اللھم العن صنمی
قریش وجبتیہما وطاغوتیہما نہ پڑھتی تو شیعہ اللھم العن اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری کیون کہتی شیعونکو
حضرت ابوبکر اور عمر سے کیا مطلب دنیا مین بہت برے برے لوگ مثل فرعون وہامان کے گزر گئے
کسی کا ذکر کوئی نہین کرتا مگر فرعون وہامان آل محمد کا ذکر ہر دم زبان پر رہتا ہی اسکی وجہ سوائے اسکے
اور کیا ہوسکتی ہی کہ اونکی امامون نی اونکو یہی تعلیم کیا ہی پھر آپ کو اس سی کیا عیسی بدین خود موسی بدین
خود آپ کیلئے لوگونکو ستاتی ہین اور سب سی لڑتی جھگڑتی ہین کہ خواہی نخواہی آپ کے ایسے سب
ہوجائین ورنہ آپ سبکی ہجو کرین اور جب ہم جواب دیتی ہین تو آپ حضرت صدیقہ نانی کی نام پر رونے
لگتی ہین **قولہ** سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہوکر جواب دینا **اقول** صدیق کہنا اور بعض صدیق
استدلال کرنا اور اظہار غصہ یہ سب تقیہ تھا اور تعجب سائل بوجہ سنیت تھا کہ التقیۃ دینی ودین آبائی سے
واقف نہ تھا اگر شیعہ ہوتا ضرور واقف ہوتا **قولہ** سائل سنی نہ تھا جس سی تقیہ کرنیکی ضرورت ہوتی
اقول چونکہ ضرورت تقیہ ہوئی اسی سی ہمنی سائل کو سنی کہا اور آپ بلا دلیل اونکی شیعہ ہونی کی مدعی ہین
لیکن ہمنی فرض کرلیا کہ شیعہ ہی تھا اور اوس سی تقیہ کی ضرورت نہ تھی مگر لا نسلم کہ وہ مجمع سنیون سی
خالی تھا کیون نہین جائز ہی کہ کوئی مفسد ملعون وہان موجود ہو اور اگر ہم یہ بھی فرض کرلین کہ کوئی مفسد
بھی اوسوقت نہ تھا مگر جو تعلیم مسئلہ اوسکو اوسوقت خاص ہین اس طریقہ خاص سی نہوتی تو اوسکے لیئے

بعد اسکی کوئی ضرر عظیم متصور تھا اور بعد دفع زمانہ ضرر پہر تعلیم اسکی بطریق دیگر ہوئی ہوگی کہ جسمین ذکر کذبیت کسی کذیب کا ہوگا واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال قولہ سنی سی ڈر کر اقول سنی رجیل رجالی کے کیا حقیقت تھی کہ کوئی اوس سی ڈرتا خوف برانگیختہ ہونی اوس فتنہ وفساد کا تھا کہ جس سی خدا راضی نہ تہا بسبب اسکی کہ خلاف اختیار وامتحان خلائق من اللہ الخالق تہا یہ بڑی حماقت حمقاء کی ہی کہ ہماری تقیہ کو اور اون لوگونکی تقیہ کو جنکو اختیار گردش زمین وزمان دیا گیا تہا یکسان سمجھے ہین جناب رسولخدا کو کونسی خوف جان و مال وآبرو تھا کہ ہدم خانہ کعبہ نہ کرسکے اور لولا قومک حدیثو العہد بالکفر لہدمت البیت فرمایا قولہ امام جعفر صادق ع تقیہ سی ممنوع تھی اقول کبتک پرانی لترین ٹانکی ہوئی انٹائی کے کاریگر کی طرہ دستار وجیغۂ افتخار کروگے تمہاری چھٹین شہادت کی پہلی دلیل مین کفش دوز بجہنم سوز کی کفش کاری ہم بخوبی کرچکی فارجع البصر ثم ارجع البصر کرتین فلا ترجع الا بخفی حنین

قال المخاطب التمتام لاھداہ اللہ سبل السلام

علاوہ برین امام کے حالات پر بھی نظر کرنا اور اونکی طور وطریقہ کو بھی دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ ہمیشہ سنیون سی ڈرجاتی تھی اور ناصبیون کے خوف سی جھوٹھی تعریف صحابہ کی کیا کرتی تھے یا کبھی اپنے اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اور اپنی شان مین صدق گوئی کو بھی ظاہر فرماتے تھے اگر یہ ثابت ہو کہ کبھی کسی سنی کے مقابلہ مین حضرت نی اپنی عقیدہ کو ظاہر نہین کیا اور ہمیشہ ہر ایک سنی کی روبرو تقیہ کو کام فرمایا تو خیر اس حدیث کے نسبت بھی ہم عذر تقیہ کو تسلیم کرسکتے ہین اور اگر یہ امر معلوم ہو کہ امام نی بڑے بڑے سنیونکی سامنی اظہار حق فرمایا ہی اور بلا خوف انکی جو کچھ دل مین تہا اسکو ظاہر کردیا ہی تو پھر کیونکر ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ کو قبول کرین اب ہم امر دویم کو کتب شیعہ سی ثابت کرتے ہین ملا باقر مجلسی کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین کہ در زمان حضرت امام محمد باقر وامام جعفر صادق علیہما السلام کہ اواخر زمان بنی امیہ واوائل دولت بنی عباس بود ازان دو بزرگواران قدری از مسائل حلال وحرام وعلم تفسیر وکلام وقصص انبیا وسیر تواریخ ملوک عرب وعجم

وغیر آنها از غرائب علوم منتشر گردید که عالم را فرا گرفت و محدثان شیعه در اطراف عالم منتشر گردیده و پیوسته
در مناظرات و مباحثات علماء بر جمیع فرق غالب بودند و چهار هزار کس از علماء مشهور از حضرت صادق
روایت کرده اند و چهار صد اصل در میان شیعه بهم رسید که اصحاب باقر و صادق و کاظم علیهم السلام روایت
کرده بودند الی قوله و به طریق معتبره منقول است که قتاده بصری که از مفسرین مشهوره عامه است بخدمت
حضرت امام محمد باقر علیه السلام آنحضرت فرمود تو مفتی اهل بصره گفت بلی حضرت فرمود وای بر تو ای قتاده حقتعالی
خلقی آفریده است که ایشان را حجتهای خود گردانیده است بر خلق خود پس ایشان میخهای زمین اند و
خازنان علم الهی اند پس قتاده مدتی ساکت شد که یارای سخن گفتن نداشت پس گفت بخدا سوگند که پیش فقها
و خلفا و بادشاهان و ابن عباس نشسته ام و دل من نزد ایشان مضطرب نشده چنانچه نزد تو
مضطرب شده است حضرت فرمود میدانی که کجائی در پیش خانه نشسته که حقتعالی در شان ایشان
فرموده است که فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه قتاده گفت راست گفتی پس جب کہ
بڑے بڑے مفسرین اور مشہور فقہا اور نامی علما کے مقابلہ مین امام تقیہ نہ کرین اور اونکو
برا بھلا کہین اور وای بر تو اور مثل اوسکے اور کلمات عتاب کے فرمانی مین کچھ تامل نہ فرماوین
اور اونکی شاگرد اور حاضر باش بڑی بڑی مجلسون مین سینون سی مباحثہ کرین اور اونکو ہرا دین
اور ہزارون عالم اور سیکڑون فقیہ اونسی تعلیم پاوین تو کیونکر ہم اس امر کو مانین کہ ایسی زبردست
امام جن کی مجلس مین اتنی سی بڑی بڑی عالمون کی بدن مین لرزہ پڑجاوی اور صورت دیکھنے سی اونکا
دل کانپنی لگی ایک سنی کے سامنی آنی سی ڈر جاوین اور خلفائی جور کی ایسی بڑی تعریف کرنیلگین
کیا وہ سائل جسنی حلیہ سیف کا سوال کیا تھا قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا یا کوئی لشکر اور فوج لیکر
امام سی مسئلہ پوچھنی آیا تھا کہ امام قتادہ سی تو نہ ڈری اور اوسپر تو عتاب کیا اور سائل سی ڈر کر
ابوبکر کو صدیق صدیق کہنی لگی ہماری نزدیک تو اگر کوئی بادشاہ اور امیر بھی آتا تب بھی
امام کلمہ حق کہنی سی درگذر نہ فرماتی اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے خلاف ہرگز کچھ بھی زبان
سی نہ نکالتی اور یہ صرف ہمارا خیال ہی نہین ہی بلکہ اسکا ثبوت شیعونکی کتابون سی ہوتا ہی

چنانچہ ملا باقر مجلسی حق الیقین مین لکھتی ہین کہ در روایت دیگر معتبر وارد شدہ است کہ در سالیکہ ہشام بن
عبدالملک بہ حج رفتہ بود در مسجد الحرام دید کہ مردم نزد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہجوم آوردہ اند و از
امور دین خود سوال می کنند عکرمہ شاگرد ابن عباس از ہشام پرسید کہ کیست این کہ نور علم از جبین او
ساطع است میروم کہ او را خجل کنم چون نزدیک حضرت آمد و ایستاد لرزہ بر اندام او افتاد و مضطرب
شد و گفت یا ابن رسول اللہ من در مجالس بسیار نزد ابن عباس و دیگران نشستہ ام این حالت
مرا عارض نشدہ حضرت ہمان جواب را فرمود پس معلوم شد کہ از معجزات امام و شواہد امامت
آنست کہ حقتعالی محبت ایشان را در دل دوستان و مہابت ایشان را در دل ہای دشمنان
می افگند پس جبکہ ہشام ابن عبدالملک سی ظالم بادشاہ کے موجود ہونے پر امام کا رعب دشمن پر
ہوجاوی اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر لرزہ آجاوی تو تعجب ہی کہ پھر امام ایک سنی
کے رعب مین آجاوین اور ایک ادنی آدمی سی ڈر جاوین مین ہرچند غور کرتا ہون اور بہت
سوچتا ہون لیکن حضرات شیعہ رحمہم اللہ کی باتین میری سمجھ مین نہین آتین اور امامت کی حقیقت تو درکنار
اور انبیا بھی نہین سمجھی تو مین کیا سمجھ سکتا ہون لیکن اوسکی ظاہری شواہد بھی میری ذہن مین نہین آتی کہ کبھی تو
حضرات شیعہ امامونکو ایسا شجاع اور ذی رعب بناتی ہین کہ بادشاہون اور ظالمون کو بھی مجال
گفتگو کی اونکی سامنی نہ تھی اور عالمون اور فقیہونکو بھی جرأت بات کرنیکی اونسے نہوتی تھی سب کو
برا بھلا کہتی تھی اور لوگ چپ چاپ سنا کرتی تھی اور سوائی درست اور بجا کے امام کے سامنی
کسی کی زبان سی کوئی لفظ نہ نکلتا تھا اور کبھی حضرات شیعہ امامونکو ایسا خوف زدہ اور جبان نعوذ باللہ
بنا دیتی ہین کہ وہ ایک ادنی آدمی سی ڈر جاتی تھی اور اگر اونکی مجلس مین ایک سنی بھی آجاتا تھا تو وہ
چپ ہوجاتی تھی اور اوسکا ایسا رعب ان پر چھا جاتا تھا کہ ایک بات بھی ایسی کہ جو اون سنی کے عقیدے
کے خلاف ہوتی تھی نہ فرماتی تھی حقیقت مین یہ سب تہمتین شیعونکی امامون پر ہین وہ بنی زادی
اور رسول کے جان و جگر تھے انکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا
انکی بات بات مین اونکی نانا کے کلام کا جلوہ ظاہر ہوتا تھا جسطرح اونکا ظاہری جمال نمونہ پیغمبر صاحب

کے حسن کا تھا اسی طرح اونکا باطنی کمال سی کمالات نبوی کا ظہور ہوتا تہا اونکا دل اونکی زبان حضرت
پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی مانند یکسان تھی نفاق اور جھوٹھ اور حیلہ اور تقیہ اونکی کمالات کی حق مین
ایک سخت عیب تہا کیونکر خدا ایسی لوگونکو جو سراسر نور کے پتلے تھے ایسی کثافتون سی پاک نہ رکھتا اور
کس لئی اون پاک امامونکو جو سراپا طہارت کی صورت تھے ایسی نجاستون سی دور نہ رکھتا آنحضرت
شیعہ جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہوئی ہو جنکی پاکی پر پاکی نی قسم کھائی ہو جنکی صداقت پر صدق کو
ناز ہو جنکی صورت اور سیرت پیغمبر کیسی ہو جنکی گہوارہ جنبانی جبرئیل امین کے تعلق ہو جنکی زیارت
کو ملائکہ عرش برین آتی ہون جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہو اونہین پر تم ایسی تہمتین کرو
اور خوف اور جھوٹھ اور حیلہ کو اون پاک امامون کی طرف نسبت کرو ای بہائیو کیا محبت کے یہی معنی
ہین جو تم رکھتی ہو اگر امامت کی یہی شان ہی تو مسلمانون کا کیا ذکر ہی گبر و ترسا بھی نفرت کرینگے اور ایسی
باتونکو بھی سنکر سب الامان الامان پکارینگی اگر تم کو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما اور محدثین نی ایسی روایتون
کو لکھا ہی اور ایک گروہ نی فقہا کے اسکو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سی غور سی رفع ہو سکتا ہی یعنی تم اون
لوگون کے حالات پر غور کرو جو راوی تمہاری بہائی روایتونکی ہین اور مدار تمہاری مذہب کے
احادیث کا ہی کہ وہ سب کے سب جھوٹھے تھے اور امام اون پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اسکو
ہم تمہاری ہی کتابون سی اپنی موقع پر آئندہ ثابت کرینگے تب تمکو معلوم ہوگا کہ امام کا ظاہر باطن ایک تھا
جونکی دل مین ہوتا تہا وہی زبان سی ارشاد فرماتی تھی اگر تم ہماری کہنی کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کے
اقوال پر نظر کرو کہ اونہون نی بھی ائمہ کرام کیطرف سے ایسا ہی لکھا ہی اور خود ائمہ کی حدیث کو
لکھکر اس بات کو صاف کر دیا ہی چنانچہ محدثین شیعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث لکھتے ہین کہ
امام علیہ السلام نی فرمایا ہی لا تذکروا سرنا بخلاف علانیتنا و لا علانیتنا بخلاف
سرنا حسبکم ان تقولوا ما نقول و تصمتوا
عما نصمت الخ کہ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہی ہماری باطن کو برخلاف
ہماری ظاہر کے ہرگز نہ کہو اور نہ ہماری ظاہر کو مخالف باطن کے کہو یہی تمہارے واسطی کافی ہی

Presented by Ziaraat.Com

کہ جو ہم کہتی ہین وہی تم بھی کہو اور جس سی ہم چپ رہتی ہین اوس سی تم بھی خاموش رہو پس ایحضرات شیعہ اگر حقیقت مین تم امام کے حکم پر عمل کرتے ہو اور اونکے کہنی پر چلتی ہو تو اونکی قول کو سنو اور اوسپر عمل کرو جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا ویسا ہی تم بھی چپ چاپ انکو صدیق صدیق کہو اور سوای اوسکے وہ بات جس سی امام نے سکوت فرمایا تم بھی اوس سی خاموش رہو

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ علاوہ حضرت مخاطب کے جولاہی پن کا کلاوہ یا وسواس الخناس کا بہلاوہ ہی مصلحت خداوندی مقتضی اسکی ہی کہ اولیاء اللہ کبھی غالب ہون کہ حجت خدا خلق پر تمام کرین اور کبھی مغلوب ہون کہ اونمین لوگ شائبہ الوہیت نہ سمجھین اور بل ھم عباد مکرمون کے قائل رہین وہی جناب رسولخدا تھی کہ جنکے اشارہ سی رد الشمس اور شق القمر ہوتا تہا اور ایک مشت خاک سی تیس تیس ہزار جرار خنجر گزار کو بہگا دیتی تھی جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ ما رمیت اذ رمیت اوسپر شاہد ہی اور کبھی چند کفار نابکار کے ہاتھون سی از سر تا پا غرق خون ہوتی تھی اور دندان مبارک شہید ہوتے تھے وہی ابوجہل لعین کبھی مشیمہ گندیدہ سر مبارک پر ڈالتا تھا اور اونحضرت کی گریہ وزاری کا تدارک خدا دست حضرت حمزہ سی کراتا تہا کہ وہی مشیمہ اوسکی ریش و بروت مین ملا جاتا تھا اور کبھی وہی ابوجہل کا حضرت کے سامنے آجانے سے پیشاب خطا ہو جاتا تہا اور لرزہ بر تن پڑ جاتا تھا جیسا کہ شواہد النبوۃ جامی و دیگر کتب اہلسنت مین ہی کہ چند بار ابوجہل وغیرہ جناب رسولخدا کے پاس بقصد قتل و ایذا دہی آئے مگر ترسان و مثل بید لرزان خائب و خاسر پس باہوی الغرض جب انبیا کا حال ہر حال مین برابر سوال نہین فما ظنک بالاوصیاء الاولیاء بیت بگفتا حال من برق جہان است + دمی پنہان و دیگر دم عیان است + گہی بر طارم اعلی نشینم + گہی بر پشت پای خود نہ بینم۔ پس امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام اگر انکو وقت مین قتادہ اور عکرمہ ایسے ناصبیون سی ڈری اور دوسری وقت ایک ناصبی دیگر سی حذر کیا تو اسمین کیا قباحت لازم

آئی اور کونسا امر خلاف عقل و نقل ہو گیا جناب رسولخدا ایک وقت تنہائی مین جب امثال آپ کے
ثلثہ فرار کے فرار کر جاتی تھی تو بنفس نفیس مقابلہ کفار اشرار پر مستعد ہو جاتی تھی اور طرف ہزارونکے
مہمیز فرماتی تھی اور رجز مین سے انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب پڑھتی تھے
یعنی مین فرزند عبد المطلب ایسی جری و بہادر کا ہون اور مین پیغمبر برحق ہون جھوٹھا نہین ہون اور
وہی حضرت وقت دیگر کبھی خانہ ارقم مین کبھی غار تیرہ ثابر مین پنہان ہوتے تھے الحاصل
مراعات مصالح وقت وہ امر ہی کہ جسی خداوند تعالی نی شریعتونکو بدل دیا اور ہزارون
احکام خداوندی منسوخ ہو گئی پس اگر امامون نی بعض اوقات بمصالح وقت بحکم خداوندی مثل
رسولخدا باعلان اظہار حق کیا اور بعض اوقات مین بکتمان اظہار حق کیا تو یہ کونسی مشکل بات ہے
کہ سمجھ مین نہین آتی ہم حیران تھی کہ نبوت کیونکر سمجھ مین آگئی اور امامت کیونکر سمجھ مین نہین آتی لیکن بعد غور
وفکر ہم سمجھی کہ آپ خاک اور پتھر بھی نہین سمجھی ورنہ شیعہ سی اشعری اور اشعری سی نیچری کیون ہوتی
اب مناسب معلوم ہوتا ہی کہ دو چار فقرات پشت آپ کے توڑ دیئی جائین کہ آپ کبڑی ہو جائین
انشاء اللہ تعالی قولہ ہمیشہ سنیون سی ڈر جاتی تھی اقول مجمع علیہ امامیہ ہی کہ امام و پیغمبر کے لیئی وقت
اتمام حجت تقیہ جائز نہین ہی پس ایسی وقت مین سنیون اور ناصبیونکی باپ سی بھی نہین ڈرتے
تھی لیکن بعد اتمام حجت خدا پس جیسا موقع و محل ہو ویسا فرماتی تھے کبھی تقیہ کرتے تھے کبھی نہین کرتے
اگر یہ سمجھتی تھی کہ اس سنی ناصبی بدذات کی ذات سی کوئی فتنہ و فساد ایسا ہوگا کہ جو خلاف مرضی خدا
ہی تو تقیہ کرتی تھی والا فلا قولہ اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اقول نبی و امام ہر مقام
پابند احکام خداوندی بوحی و الہام ہین اونکو جلال و جمال سی کیا واسطہ یہ سب آپ کے پیرون
اور جھوٹھ موٹھ کے اولیاء اللہ بنی ہوؤن کے ڈھکوسلے ہین کوئی سالک بنا اور سالک سالک
مہالک ہوا وہ پردہ عاشقی و معشوقی خدا مین تماشا بین جمال حسینان صبیح و نازنینان ملیح ہوا
عاشقانہ اشعار پڑھکر گانی اور ناچنی اور تھرکنی لگا اور کوئی دیوانہ مجذوب بنا اور خوب بنا
وہ لنگوٹی بند اور بنگ نوش ہوا اور اوسکی نشہ کی جوش و خروش مین چوتڑ کھول چنڈال بال نکالکر اور

اور لال لال گال اور آنکھین دکھا کر لے بھنکھنا اوٹھ کھڑا ہوا دہنی جلا ہون نی کہا کہ شاہ جی اسوقت
جلال مین ہین جو اونکی منھ سی نکلجائیگا وہ فورًا ہو جائیگا کبھی جو منھ سی فون نکلگیا تو گویا ایک شرارہ جہنم نکلا
کہ بستیون مین بلکہ جنگلون مین اوس سی بنا بر تمہاری عقیدۂ فاسدہ کے آگ لگ گئی کتنی بستیون کو اوجاڑ
دیا ہی کتنی دریاؤن کو سوتے مار کر کوسون بھگا دیا ہی یہی لوگ آپکی چھٹی مرشد ہین انہین کو پونجیے
ہماری اماموں کو معاف کیجیے کہ انکو جلال وجمال سی کچھ سروکار نہین وہ تمہارے سلار نہین وہ
تمہارے مار نہین **قولہ** امام نے بڑے بڑے سنیون کی سامنی اظہار حق فرمایا ہی **اقول**
شیعون کا عقیدہ یہ ہی کہ اونکی پیغمبر نی بڑی بڑی کافرون کے سامنے اور اونکے امامون نی
بڑی بڑی خارجیون اور بڑی بڑی ناصبیون کے سامنے اظہار حق فرمایا ہی اور معجزات
دکھائی ہین اور حجت خدا تمام کی ہی بعد اتمام حجت مواقع تقیہ مین کتمان اور مواقع غیر تقیہ مین اظہار
واعلان کیا ہی **قولہ** ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ قبول کرین **اقول** اگر ایک مقام مین جہان
اظہار واعلان اتمامًا للحجۃ لازم وواجب تھا تقیہ نہ کیا یا جہان کہین خوف فتنہ وفساد نہ تھا تقیہ نہین
کیا تو اس سی یہ کیونکر لازم آیا کہ کہین بعد اتمام حجت خدا مقام فتنہ وفساد مین بھی تقیہ نہین کیا **قولہ**
کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین **اقول** بہت ٹھیک لکھتی ہین لیکن اوس سی نفی تقیہ مقامات تقیہ مین سمجھنا
نہایت حماقت سمجھنے والے کی ہی **قولہ** پس جب بڑے بڑے مفسرین الی قولہ امام تقیہ نہ کرین **اقول**
وہ ضالین ومضلین ایسی ہی تھی کہ جن پر اتمام حجت خدا لازم تہا اور تقیہ اونسی جائز نہ تہا **قولہ** اونکو
برا بھلا کہین **اقول** وہ نالائق لائق برا کہنی کے تھی اور بھلا تو نہین کہا **قولہ** بڑی بڑی مجلسون مین
سنیون سی مباحثہ کرین **اقول** کتب رجال موجود ہین دیکھ لو کہ امثال ہشامین اور مومن الطاق
وغیرہم نے کیسا کیسا سنیونکا دم بند کیا ہی لیکن وہ مقامات تقیہ نہ تھی **قولہ** بڑے بڑے عالمون کے
بدن مین لرزہ پڑجائی **اقول** جیسے جناب رسولخدا کی صورت مبارک دیکھنے سے بڑی
بڑی کافرون کی مثل ابوجہل وابولہب کے دلون مین کبھی لرزہ پڑجاتا تھا اور جو چاہتے تھے وہ
کر نہین سکتی تھی اور کبھی کوڑا اور اوجھڑے اونپر ڈالدیتی تھی اور اونحضرت کو نوبت کہرون مین

Presented by Ziaraat.Com

چھپنے اور غارون مین پوشیدہ ہونیکے آتی تھی قولہ ایسی بڑی تعریف کرنے لگین اقول
اگر تعریف بلا قصد تعظیم ہی تو بیجو ملیح ہی قولہ قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا اقول گمراہی مین اگر یہ بڑھکر
تھا تو ایذا رسانی مین وہ بڑھکر ہو سکتا ہی اور تقیہ موذیون سی ہی نہ مطلق گمراہون سے قولہ
کوئی لشکر اور فوج لیکر اقول لشکر فوج اوسجگہ موجود ہونیکا حال نہین معلوم مگر حلیۃ السیف کا سوال
قرینہ اسکا ہو سکتا ہی کہ شاید وہ سپاہی کسی فوج یزیدی کا ہو قولہ امام قتادہ سی اقول یکے جاؤ
کہانتک بھونکوگے اور ہم کہانتک دُتکار ینگے قولہ اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے
خلاف ہرگز کچھ زبان سی نہ نکالتی اقول پیغمبر خدا کے دلمین تھا کہ ابن ابی کافر اور منافق ہی مگر کبھی
زبان سی نہ نکالا بلکہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑھنی مین خلاف اوسکی زبان سی نکالا اور بیچاری عمر نی جب دامن
پکڑکر کھینچا تو اسکو کتون کی طرح دتکارا ذرا آیہ وافی ہدایہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی
الناس واللہ احق ان تخشاہ جو اختلاف ظاہر و باطن کو ظاہر کرتا ہی ملاحظہ فرمایئی فما ہو جوابہ
ہو جوابنا قولہ حق الیقین مین لکھتی ہین اقول بہت درست لکھتی ہین تمکو قتادہ ناصبی کی روایت نی
کیا فائدہ دیا جواب عکرمہ خارجی کی روایت فائدہ دیگی قولہ اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر
لرزہ آجاوی اقول لرزہ اعدای دشمن پر پڑجانا معجزات انبیا اور ائمہ علیہم السلام سی تھا
اور معجزات اور خوارق عادات نبی اور امام کے ساتھ ہر وقت نہین رہتی بلکہ بروقت ضرورت
خداوند تعالی اتمام حجت کے لیئے عطا فرماتا ہی حضرت عمر کی ہیبت وہ آپ بیان فرمائی ہین کہ
درۂ عمر اہیب من السیف مشہور کیا ہی اور آنحضرت نی ایک روز ایک عورت کو بلایا تو اوسنی
ماری خوف کے بچا ڈالدیا واقع مین وہ قد و قامت ضخیم و طویل اور وہ رنگ سیاہ صیقلے
جو صہاک حبشیہ سی تھا ایسا ہی ڈرونا تھا کہ جس سی حبشی بھی ڈر جاتی مگر ابو لولو کی سامنی کچھ رعب نہ چلا اور
اوسکا چہرا جلگیا فوا مصیبتاہ انا للہ مومنین اہلسنت کے لیئے مقام رقت ہی تم کہین ہنس نہ دینا
قولہ امامت کے حقیقت تو فرشتے اور انبیا بھی نہین سمجھے اقول امامت کی حقیقت تو سب مومنین
سمجھی ہین مگر خلافت کی حقیقت البتہ بہت مشکل ہی خیاط بھی خلیفہ ہی حجام بھی خلیفہ ہی نان بائی بھی خلیفہ

ہی ان خلفائی ثلثہ پر اور تمہارے خلفائی ثلثہ مین کیا فرق ہی یہ بھی آدمیونکی بنائی ہوی ہین وہ بھی آدمیون کی
بنائی ہوئی ہین جسطرح مسلمانون نی درزی اور نائی کو خلیفہ بنایا اوسی طرح کچھ مسلمانون نی ابوبکر کو خلیفہ
بنایا اسیوجہ سی اوس بیچارہ کو خلیفہ رسول اللہ ہونیسی انکار تہا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین جو معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی لکھا ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت ابی بکر سی پوچھا کہ انت خلیفۃ رسول اللہ فقال لا فقال فما انت
فقال انا الخالفۃ یعنی تمہین خلیفہ رسول اللہ ہو حضرت ابی بکر نے کہا کہ نہین اعرابی نی کہا کہ پہر تم کون ہو کہا
کہ مین تو خالفہ ہون پہر ابن اثیر نی معنی خالفہ مین لکھا ہی کہ خالفہ وہ ہی کہ جسمین کچھ خیر و بہتری نہو لیکن صاحب
قاموس نی لکھا ہی کہ معنی خالفہ کے احمق اور بیوقوف کے ہین سچ ہی اگر احمق اور بیوقوف نہوتا تو لوگون
کے بنانی سی خلیفہ کیون بنتا جسکو جناب رسول خدا نی خلیفہ نہ کیا وہ دوسرونکی بنانی سی کیونکر ہو جائیگا
قولہ خوف زدہ اور جبان اقول فض اللہ فاک وجعل النار مثواک کسی حیلہ و بہانہ سی طاہرین اطیاب
کو بدرشت زبانی یاد کرنا اپنی خبیث لادت سے مومنین کو آگاہ کرنا ہی بہت اچھا نطفہ نجس کے نجاست
و خبث سی ہم بخوبی آگاہ ہوگئی لیکن جواب آپکی بات کا یہ ہی کہ جہان مقام اظہار و اعلان اور اتمام
حجت ایزد منان تھا وہان نہ اعلے سی ڈرتے تھے نہ ادنی سے اور جہان مقام کتمان تہا
وہان اعلی و ادنی سب سے کتمان تہا اور جبان وہ ہی جو مثل تمہاری ثلثہ کے خوف جان سی
لڑائیون مین کفار کو پشت دیکر بہاگ کھڑا ہو نہ وہ کہ نظر بمصالح وقت کسی بات کو نالائقون سی
پوشیدہ کری کہ موجب اوس فتنہ و فساد کا ہو جو خلاف مرضی خدا ہو قولہ وہ تو بنی زادے اور
رسول کی جان و جگر تھے الی قولہ جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہوا اقول مومنین موقنین
آؤ اور تماشا دیکھو تمنے تو قصہ منافقون کی زبان خدا سی سنی ہونگی مگر اونکی صورت نجس نہ دیکھی
ہوگی آؤ اور ہماری مخاطب کو دیکھ لو کہ ایسی ہی شکل منبقی از سر تا پا ہوتی تہی اور جسطرح سے وہ لوگ
انکے رسول اللہ کہتی تہی گو خدا اونکو جھوٹھا فرماتا تہا اوسی طرح ہماری مخاطب بہی دیکھو ہمارے
اماموں کے کیسے تعریفین کر رہے ہین مگر دل اونکا موافقت اونکی زبان کی نہین کرتا لاجرم
ضرور خدا گواہی اونکی کذب کی دیگا اب ان مولوی الو صاحب سے پوچھو کہ جب ایسی لوگ

Presented by Ziaraat.Com

موجود تھے کہ جنکے قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار تھا اور پیغمبر نی بھی حدیث ثقلین مین امور دینی اور
دنیوی مین اونہین کے دامن پکڑنیکو کہا تھا پھر تمنے ابوبکر کا دامن کیون پکڑا اوس خالفہ بی عقل کو
بزبان خودش کیون خلیفہ بنایا اہلبیت نبوی کو چھوڑ کر ابو حنیفہ حنفہ اور اوسکے امثال کے فضلہ خوار
کیون بنی امامونکی زیارت کو ملائکہ عرش برین آئی اور ابوبکر کی زیارت کو ایام بت پرستی مین شیاطین
آئی اونکی گہوارہ جنبانی جبرئیل نی کی انکی طبع جنبانی طرف شراب خواری اور بت پرستی کے عزازیل نی
کی اونکی صورت و سیرت پیغمبر کی اور انکی صورت چکے داڑہی اور سیرت ابوالشر کی اونکی صداقت پر
صدق کو نازا اور انکی ذات سے کذب و خدع و مکر سرفراز اون کی پاکے پرپاکی نے قسم کھائے اور
انکی نجاست پر آیت انما المشرکون نجس آئی اونکی شان مین آیہ تطہیر نازل اور انکو آیہ تنجیس مع کل مشرکین
شامل اونکو خدا نی سب کثافتون سی پاک کیا اور انکے ناپاکی کو بیت الخلا کے خاک و خاشاک کیا وہ سراپا
نور کے پتلے تھے یہ سراسر ظلمت شب دیجور کے پتلے تھے وہ ہر عیب سے بری اور انکی ذات کل عیوب
سے بھری تھی وہ عین ایمان و صدق و وفا تھے اور یہ عین کفر و نفاق اور کذب و دغا تھی اور
مقارنت جھوٹھ اور تقیہ کی حیلہ سازی و دغا بازی مخاطب والامقام کی ہی جھوٹھ اور تقیہ سے کوئی
مناسبت نہین ہی مفہومانہ مصداقاً جیسا کہ آخر بحث حدیث نجوم مین جہان آپ نی فرمایا ہی کہ تقیہ
کی معنی جھوٹھ کے ہین وہان ہمنی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ تقیہ پر اطلاق جھوٹھ کا ہو ہی نہین سکتا
و بنص قرآنی تقیہ غیر کذب ہے اب ہم پہر رجوع کرتی ہین طرف سخن اول کے اہلبیت نبوی کا دل و
زبان حضرت پیغمبر خدا کی طرح یکسان تہا اور ہر کلمہ اونکا عین ایمان تھا اور جب حضرت عمار ایسے
لوگون کے رگ و پی مین مثل خون کے ایمان ساری و جاری ہو کما فی البیضاوی تو یہ حضرات تو جان
و ایمان بلکہ نفس ایمان تھی برخلاف حضرات ثلثہ کے کہ مثل کل منافقین کے زبان سی انک لرسول اللہ
کہتی تھی اور دلونمین انکی کفر و نفاق و فسوق و عصیان مثل خون کے رگ و پی مین جاری و ساری تہا
بلکہ عین کفر و نفاق تھی جسطرح کمالات نبوی کا اونمین ظہور تہا اوسی طرح جہالات بوجہلی کا انمین وفور
تھا اونکا جمال جمال پیغمبر تہا اور اونکی صور قبیحہ مین رذیلات و خبثیات کا اثر تھا اونکی بات بات مین

اونکی جدامجد کے کلام کا جلوہ ظاہر تھا اور انکی ہر بات مین کذب وغدر وخیانت کا کرشمہ باہر تھا اونکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا اور انکی رگ رگ مین انکی اجداد کفار کی عادات واخلاق کفری کا اثر تھا گو ظاہر مین مسلمان بنی تھی مگر دل مین کفر آبائی بھرا ہوا تھا اہلبیت نبوی رسول کے جان وجگر تھے اور یہ جان وجگر نہ عمر تھے نہ ابوبکر تھے گو ایک رشتہ از اربندی رکھتے تھی لیکن ؎ رشتہ دیگر رگ جگر دگر است ٭ پس جو شخص کہ ایسی تعریفون وتوصیفون کا ائمہ طاہرین کی اقرار کرتا ہی آیا اوس سی ممکن ہی کہ حضرات ثلثہ کو جو بعد از بت پرستی چہل سالہ اور شرابخواری اور سورخواری اور زناکاری بظاہر کلمہ گو ہوی مقدم کری اور ان انوار خدا سے اون ظلمات کفر کو بہتر اور افضل سمجھی اسلیئے ہمکو یقین ہوا کہ اگر دل وزبان مطابق یکدگر نہین ہی تو حضرت مخاطب بیان اوصاف ائمہ مین سراپا کذب ونفاق مجسم ہین کہ دل مین کچھ اور ہی اور زبان سی کچھ اور کہتی ہین اور اگر دل وزبان مطابق یکدیگر ہین تو بیشک وہ منکر ثلثہ کے ہین مگر یہ مشغلہ ومباحثہ ومناظرہ شیعون سی لغرض فاسد ہی **بیت** ہمکو معلوم ہی جنت کی حقیقت لیکن ٭ دل کے بہلانیکو غالب یہ خیال اچھا ہی - اور اسوقتمین نظر بحال حضرت مخاطب اونکی زبان حال سے یون کہنا مناسب ہی **بیت** ہمکو معلوم حقیقت ہی خلافت کی مگر ٭ سیم وزر لینے کو مہدی یہ خیال اچھا ہی **قولہ** خوف اور جھوٹھا اور حیلہ کو اون پاک امامون کے طرف نسبت کرو **اقول** شیعہ جب ائمہ علیہم السلام کو معصوم عن کل رجس جانتی ہین تو ہرگز کسی خوف قبیح اور کذب وحیلہ فضیح کے اونکی طرف نسبت نہ دینگے اور ہمنی بہ دلائل قطعیہ سابق مین ثابت کیا کہ تقیہ سے اور جھوٹھ سے کچھ واسطہ نہین آرے اہلسنت انبیائی اولے العزم کیطرف یہ نسبتین دیتے ہین اور کذبات ثلثہ ابراہیمی کے قائل ہین وقد مر ذکرہ **قولہ** اگر امامت کی یہی شان ہی **اقول** اگر خلافت کی یہی شان ہی کہ بت پرستان چہل سالہ اور ہر منافق کاذب وغادر وخائن واثم کمانے صحیح المسلم خلیفہ بنے اور اوسپر حد شرب خمر جاری نہ کی جائی کہ تہک اسلام ہوگی کما فی شرح الوقایہ مسلمانون کا کیا ذکر ہے گبر وترسا بھی ایسی خلیفاؤن سے نفرت کرینگے اور اسلام سی الامان الامان پکارینگی اگر تمکو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما ومحدثین نی ایسون ہی کو خلیفہ سمجھا ہی اور ایک گروہ نے فقہا کے ایسونکی

خلافت کو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سے غور مین رفع ہو سکتا ہی یعنی تم خلفاؤن کے اور اونکے خلیفہ بنانے والون کے حالات پر غور کرو کہ یہ سب حرامخوار جیفۂ دنیا کے کتے تھے خود ابوبکر کی شان مین خدا نے تُریدون عرض الدنیا نازل کیا ہی جیسا کہ تمہاری تفاسیر مین قصہ اسارائی بدر مین موجود ہی اور مدار تمہاری مذہب کا محض احادیث کاذبہ پر ہے اور وہ راوی سب کے سب جھوٹھی تھی اور ائمہ طاہرین اون لعینون پر ہمیشہ لعنت کیا کرتے تھے اسکو ہمنی تمہاری ہی کتابون سے ثابت کیا اور اپنی موقع پر آئندہ بھی ثابت کرینگی تب تمکو بخوبی معلوم ہوگا کہ تمہاری خلیفاؤن کا ظاہر و باطن ایک نہ تھا اونکی دل مین سراسر کفر تھا اور ظاہر مین اسلام ظاہر کرتے تھے اگر ہماری کہنے کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کی روایات پر نظر کرو کہ ستحرصون علی الامارۃ کما فی صحیح البخاری یعنی پیغمبر نے فرمایا کہ ای صحابہ بلکہ ای ثلثہ تم حرص امارت کروگے اور وہ موجب ندامت روز قیامت ہوگی سیکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای کما فی صحیح المسلم یعنی قریب ہے کہ امام نہین وہ لوگ جو میری راہ پر نہ چلین وقد مر مثلہ کثیرا من صحاحکم قولہ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہی اقول یہ کس لفظ کا ترجمہ ہی مقصود حدیث یہ ہی کہ ہماری اسرار کو مخالفین پر ظاہر نہ کرو جسطرح عائشہ و حفصہ نی اسرار رسول اللہ کو ظاہر کر دیا تھا جیسا کہ آیۂ اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا نص صریح اسپر ہی پس غرض امام علیہ السلام کی یہ ہی کہ جو ہمنے ظاہر کیا ہے وہی تم بھی ظاہر کرو اور جسکو ہمنی مخفی کیا ہی اور بطور اسرار رکھا ہے تم بھی اوسکو بطور اسرار رکھو کافی ہی تمکو کہ جو ہمنے مخالفین سی کہا ہی وہی تم بھی کہو اور جس بات سے ہم مخالفین کے روبرو چپ رہے تم بھی چپ رہو یہ صاف دلیل ہی اسپر کہ کچھ باتین باطنی تھین کہ جو اسرار سے نہین اور کچھ باتین ظاہری تھین کہ وہ اسرار سے نہ تھین پس اگر یہی اختلاف ظاہر و باطن ہی تو خدا نی اپنی انبیا اور اولیا سی بہت سی اسرار کہی کہ انکو ہر شخص سی ظاہر کرنیکا حکم نہ دیا اور پیغمبر نے بھی بہت اپنی صحابہ سی اسرار کہی اور منافقین کے نام حذیفہ سی کہی جس سی وہ صاحب سر رسول اللہ کہلاتی تھی اور مثل عائشہ اور حفصہ کے انہون نے سر رسول اللہ ظاہر نہ کر دیا پس اگر کل ظاہر و باطن ایک ہی تھا تو پھر حفصہ کے

ظاہر کردینی سی خفا کیون ہوئی اور اوسکو طلاق کیون دیا کما فی البیضاوی اور ہرگاہ اسطرحکا اختلاف ظاہر و باطن خدا و رسول خدا مین پایا گیا ہی کہ انہون نی بعض باتون کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا پھر اگر انبیا علیہم السلام فی بعض وقات مین کفر و نفاق اصحاب ثلثہ کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا تو کیا قباحت لازم آئی بالجملہ اختلاف ظاہر و باطن وہ قبیح ہی جسکی بنا خدع و فریب و مکر اور دغابازی پر ہو واسطے دنیا طلبی کے جیسی کل منافقین بالخصوص ثلثہ انکے رسول اللہ کہتی تھی اور خدا بھی اونکو جھوٹھا کہی جاتا ہی لیکن چھپانا کسی امر کا لمصلحۃ اور چھپانا ایمان کا اور ظاہر کرنا کفر کا واسطی بچانی جان کے جو مفاد یہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کا ہی پس کسی طرح قبیح نہین ہوسکتا اور جو شخص اسکی قبح کا قائل ہو تو وہ ضرور ہی کہ ان آیات کا کافر ہو اور جو شخص ایک حرف کلام اللہ سی کفر و انکار کری وہ مصداق افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا ہی اور وہ حضرات اہلسنت وجماعت ہین اور اگر نہین تو ان آیات کا جواب دین اور جب بیضاوی اور فخر رازی سپر انداختہ ہوئی تو کوئی کیا جواب دیگا قولہ جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا ہی ویسا ہی تم بھی چپ چاپ صدیق صدیق کہو اقول واللہ ثم واللہ وباللہ و تاللہ جسوقت انہون نی صدیق کہا ہی ہم بھی چپ چاپ اونکو صدیق صدیق کہتے ہین اور جسوقت مین انہون نی انکو کاذب غادر خائن و آثم کہا ہی ہم بھی پکار پکار کر زندیق زندیق زندیق کہتی ہین اور اگر باور نہو کہ انہون نی ایسا کبھی کہا ہی تو بسم اللہ آیئے تشریف لایئے آپ ہی کی صحیح مسلم مین دکھا دیتی ہین اگر کھولکر نکالکر نہ دکھا دین تو جو جی چاہے وہ فرمایئے

قال المخاطب المقام ھداہ اللہ سبل السلام

پانچوان قول بعض حضرات شیعہ یہ فرماتی ہین کہ امام علیہ السلام ابوبکر کو کسطرح صدیق کہتی اس لیئی کہ یہ لقب خاص جناب امیر علیہ السلام کا ہی کہ خود حضرت امیر نے فرمایا ہے انا الصدیق الاکبر لا یقولہ بعدی الا کذاب کہ مین صدیق اکبر ہون جو کوئی بعد میرے اس

لقب کو اپنی نسبت کہیگا وہ جھوٹھا ہی لیکن یہ فرمانا بھی حضرات کا اونکی لیے چند دلیلون سی مفید نہین
پہلی دلیل حضرت امیرؑ کی اس قول سی خود اونکا جواب ظاہر ہی آتی ہی کہ حضرت نی یہ فرمایا کہ بعد
میرے کوئی شخص صدیق نہوگا اور جو کوئی اوسکا دعوی کری وہ جھوٹھا ہی اور یہ فرمانا دلالت اسپر
کرتا ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلی کوئی صدیق گذرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہ دوسری دلیل اگر کوئی شیعہ یہ کہی کہ سوائی حضرت علی کے اونسی پہلی بھی کوئی صدیق نہین
ہوا تو اسکا جواب ہم اونہین کی کتابون سی دی سکتی ہین وہ یہ ہی کہ عیون اخبار الرضا وغیرہ کتب
حدیث مین اونکی موجود ہی کہ ابوذر صدیق ہذہ الامۃ پس جب ابوذر کے نسبت لفظ صدیق کا
مذکور ہی تو تخصیص مرتضوی باقی نرہی تیسری دلیل یہ امر قابل دلچسپی کے ہے کہ آیا حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی سی پہلی بہ لقب صدیق کے بین الصحابہ مشہور تھے یا نہین اور لوگ حضرت
امیر کے سامنے بلکہ پیغمبر خدا کے روبرو اونکو صدیق کہتی تھی یا نہین چنانچہ بلفظہ اسکا ثبوت خود شیعونکے
کتابون سی ہوتا ہی چنانچہ ایک عالم شیعی منہج المقال مین فضیل سی روایت کرتا ہی کہ قال سمعت ابا داؤد
یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ
فجاء ابوبکر فقیل لہ یا ابا بکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار فلو سألت رسول اللہ من
ہولاء الثلثۃ کہ بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت نے
فرمایا کہ جنت تین آدمیونکی مشتاق ہی کہ اسمین ابوبکر آئے لوگون نے اونسے کہا کہ آی ابوبکر
تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو تم پوچھو حضرت سے کہ وہ تین کون ہین فقط پس یہ
روایت اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے زمانہ مین سب اصحاب حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق جانتی تھی اور اسی خطاب سے اونکو یاد کرتے تھے گویا صدیق
اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اونکا خطاب اور لقب ہوگیا تھا اگر کسی شیعہ کو ان روایات سی بھی سیری
نہووے اور وہ اس روایت کی تائید امام کے دوسری قول سی چاہین اور یہ پوچھین کہ سوائی
اس روایت نعم الصدیق کے اور بھی کسی امام نی ابوبکر کو صدیق کہا ہی تو اوسکا بھی ہم ثبوت دے سکتی

ہین اور جبتک کہ اچھی طرح پر حضرات شیعہ کو اطمینان نہو جاوی ہم اونکی تسکین اور تسلی کیواسطی روایت
اونہین کی کتابون سی لانی سی باز نہین رہتی چنانچہ ہم اسکا ثبوت دیتی ہین کہ اسی کتاب کشف الغمہ مین امام
جعفر صادق علیہ السلام کے ایک دوسری حدیث موجود ہی جس مین حضرت ابوبکر صدیق کے نام کی ساتھ
امام نے صدیق کا لفظ فرمایا ہی اور وہ یہ ہی کہ امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق مرتین اور طرفہ
یہ ہی کہ قاضی نور اللہ سوشتری نی اگرچہ پہلی حدیث کے موجود ہونیسے کشف الغمہ مین انکار کیا تہا لیکن
اس حدیث کے موجود ہونی پر سکوت ہی فرمایا اور کچھ زبان مبارک سی نہ نکالا اور حقیقت مین کہانتک
تکذیب کرتے اور آفتاب پر کہانتک خاک ڈالتے آخر انکار کرتے کرتے تھک گئی اور سکوت اختیار
کیا اگر اس روایت کے بعد بھی کچھ تشنگی باقی رہی تو حضرات شیعہ کو لازم ہی کہ خود جناب امیر علیہ السلام
کے اقوال پر نظر کرین اور اونکی زبان سے حضرت ابوبکر کے نسبت خطاب صدیق کا سنین احتجاج
طبرسی مین علامہ طبرسی جو کہ معتمدین علماء شیعہ سی ہین لکھتی ہین کہ حضرت امیر فرماتے ہین کہ کنا معہ
ای مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جبل حرآء اذ تحرک
الجبل فقال لہ قر فانہ لیس علیک الا نبی وصدیق وشہید
کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے کہ یکایک پہاڑ نی حرکت کی تب پیغمبر خدا نی
فرمایا کہ قرار پکڑ کوی نہین ہی تجھپر سوائی نبی اور صدیق اور شہید کے اور کتب شیعہ کے دیکھنے سے
ظاہر ہی کہ اوسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق اور علی مرتضی
تھی پس حضرت نی اپنی ذات کے لیئی نبی اور حضرت ابوبکر کے نسبت صدیق اور حضرت علی کے حق مین
شہید فرمایا اگر کوئی متعصب شیعہ کہی کہ امام کے اقوال سی اگرچہ حضرت ابوبکر کی نسبت لفظ صدیق کا
معلوم ہوتا ہی لیکن اوسمین خیالات استہزار اور تقیہ وغیرہ کے ہین اس لیئی اونسے خاطر خواہ اطمینان
نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سے اونکی نسبت اس خطاب کا ہونا ثابت کر دیا جائی تو پھر کچھ شبہہ
نہ رہے چنانچہ ہم ایسے متعصب سخت کے بھی خاطر شکنی گوارا نہین کرتے اور اوسکی لیطمئن قلبی
کی کمی پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سی بہ تصدیق مفسرین شیعہ کے پیش کرتی ہین واضح ہو کہ تفسیر

مجمع البیان طبرسی مین جو نہایت معتبر تفسیر شیعہ سی ہی لکھا ہی کہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اور جسنی تصدیق کی اوسکی وہی متقی ہین اسکی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتا ہی کہ قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابوبکر عن ابی العالیۃ والکلبی کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اوس سی مراد رسول خدا ہین اور جسنی تصدیق کی اونکی اوس سی مراد ابوبکر ہین فقط اور جسنی پیغمبر خدا کی سچی دل سی سب سی زیادہ تصدیق کی ہو اوسی کا لقب صدیق ہی پس بفضلہ تعالی خدا کی کتاب سی بھی ابوبکر صدیق کا صدیق ہونا ثابت ہو گیا والحمد للہ علی ذلک اب بھی اگر حضرات شیعہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق نہ جانین اور باوجود موجود ہونی ثبوت انکی صدیقیت کے خدا کی کتاب اور رسول کے کلام اور امام کے اقوال سی انکی صدیقیت کی تصدیق نہ کرین اور خدا کی کتاب اور رسول اور ائمہ کے اقوال سی روگردانی کرین تو اب سوائی اسکی کہ ہم بھی اونکی نسبت وہی کہین جو امام نی فرمایا ہی کیا چارہ ہی اس لئی ہم اول تو نہایت منت اور عاجزی سی حضرات شیعہ کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ ای بھائیو ابوبکر صدیق کو صدیق سمجھو اونکو پیغمبر صاحب کا دوست اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار جانو اور جس لقب سے اونکو آئمہ کرام علیہم السلام نے یاد کیا ہی وسی لقب سی تم بھی یاد کرو اگر اسپر بھی وہ کچھہ نہ سنین اور اون کو صدیق نہ کہین تو ہم پھر امام کے وعید کو اونہین سنائی دیتی ہین اور اونکو رسوائی دنیا و آخرت سے ڈرائی دیتی ہین کہ ہزار برس پہلی سی امام فرما چکی ہین کہ

من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

کچھہ دلیلین کذب حدیث ابن جوزی کی پیشتر گزرین جس سی ثابت ہوتا ہی کہ بزرگان اہلسنت نی اس حدیث حلیۃ السیف کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر جھوٹھ باندھا ہی اور حدیث صدیق حلیہ صدق سے بالکلیہ عاری ہی پس یہ پانچوان قول مخاطب کا بھی اونہین دلائل کذب حدیث مذکور سی ہی لیکن شیعون کی چوٹین شیعون ہی کے ہاتھ سے کڑی پڑتی ہین اور خود حضرت مخاطب نے جو اپنی ہاتھ سے اپنی سر پر ماری ہی ہلکی چوٹ پڑی ہے

مگر ہم انشاء اللہ اسکو ڈہرا کر گہری چوٹ کر دیتی ہین پہلی ہماری ہاتھ کی کھا چکی کہ اعلی سی اسفل تک در آئی ہی اور
بسان ذوالفقار دو ٹکری کر چکی ہی یعنی ہم ابھی بدلائل کثیرہ ثابت کر چکی کہ حدیث ابن جوزی افتری بر
امام جعفر صادقؑ ہی اور اوسکی ثبوت مین حدیث کاذب وغادر وحدیث ابن ابی الحدید اور حدیث
ترجمہ مشکوۃ اور حدیث صدیقہ صدیق اور حدیث حافظ ابونعیم سند لا چکے کہ جس سی صدیق کذیب ہو چکی
اور اگر ان دلیلون سی بہی تسکین سنیون کی نہو اور کذبیت مین اپنی صدیق کی انکو شک رہی تو ہم بھی
پیچھا سنیونکا نہ چھوڑینگی یہانتک کہ اونکی بزرگون کے اقرار سی اونکی کذبیت ثابت کرا دین اب
دل سی متوجہ ہو کر کانون کے پردی صاف کر کے سنیئے کہ آپ کے بڑے امام فخر رازی
اور بڑی مفسر ثعلبی اور بڑی امام احمد حنبل اپنی مسند مین اور دیلمی اور ابن مغازلی و ابن نجار و
سیوطی نی بالاتفاق روایت کی ہی کہ الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار وخرقیل وعلی ابن ابیطالب
وہو افضلہم یعنی دنیا مین ملقب بلقب صدیق تین ہی شخص ہین ایک حبیب نجار دوسرے حضرت
خرقیل پیغمبر تیسری علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور وہ حضرت افضل اونکی ہین اور باتفاق فریقین
مفہوم عدد حجت ہی پس حصر صدیق کا تین ہی مین ہوا تو چوتھے حضرت ابوبکر جو مدعی صدیق ہونیکے
ہوی محض کاذب ٹہرے اور جب کذب صدیق ثابت ہو گیا تو تقریر ہماری کذب حدیث
صدیق پر جو ابن جوزی نی امام جعفر صادقؑ پر افتری کیا ہی تمام ہو گئی اب جب اصل مطلب ہمنے
بخوبی ثابت کر لیا تو آیئے رد جوابات لا یقول بعدی الا کذاب پر کہ جسمین ہلکی چوٹ کو جو اپنی ہاتھ
سی اپنی فرق مبارک پر لگائی ہی گہری چوٹ کر دین آپ فرماتی ہین کہ یہ فرمانا دلالت اسپر کرتا
ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلے کوئی صدیق گزرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر ہین انتہی بندہ کہتا ہی
کہ لا نسلم کہ حضرت ابوبکر ہین بلکہ وہ حبیب نجار اور حضرت خرقیل علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام ہین کہ قبل جناب
امیر علیہ السلام تھی اس لئی کہ جب حدیث سابق سی انحصار صدیقیت تین ہی مین ہو چکا ہی تو ابوبکر
جو چوتھی صدیق بنی وہ کذیب ہو گئے اور ہرگز کوئی کذیب صدیق نہین ہو سکتا ہی ورنہ
اجتماع ضدین فی محل واحد شخصی لازم آویگا وقد ثبت بطلانہ فی الحکمۃ یہ ایک جواب ہوا دوسرا

جواب یہ ہی کہ آپ فرماتی ہین کہ ابوبکر قبل جناب امیرؑ تھے یہ محض غلط فرماتی ہین ابوبکر تو زمانہ جناب امیرؑ
مین تھی کوئی ابوبکر قبل زمانہ جناب امیرؑ نہین گزرا بلکہ ابوبکر حضرت کے سامنے عبدالعزی سی جھوٹھ
موٹھ کا عبداللہ بنا اور حضرت کے سامنی ہی ابوبکر سی جھوٹھ موٹھ کا خلیفہ رسول اللہ بنا اور باینہمہ
کذب خود صدیق اور اوسکی دختر بداختر لوٹ پوٹ کے صدیقہ بنگئی پھر حضرت کے سامنی ہی اپنی
مقر کو سیدھا سدھارا تو حضرت کے زمانہ سی قبل کیونکر ہوا ہان حبیب نجار اور حضرت خر قبل البتہ
قبل زمانہ جناب امیرؑ تھے نہ ابوبکر اور اگر بکمال دقت نظری آپ فرمائین کہ ہان ابوبکر قبل انکے
نہ تھے مگر ساتھ انکی تھی اور اونحضرت نی نفی صدیقیت اپنی بعد کے فرمائی نہ اپنی ساتھ کی تو جواب
اسکا یہ ہی کہ بنا بر اسکی آپکو ضرور ہوگا کہ نبوت مسیلمہ کذاب کی اور نبوت سجاح کذابہ کی بھی قائل ہوجیے
اس لیئی کہ جناب رسولخدا نی لا نبی بعدی فرمایا ہی اور لا نبی معی تو نہین فرمایا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ
محاورات عرب مین خصوصاً مقام مدح مین لفظ بعدی بولتی ہین اور مراد اوس سی نفی غیر ہوتی
ہی اور متبادر الی الذہن یہی معنی ہوتی ہین چنانچہ اکثر روایات اہلسنت مین آیا ہی کہ جناب امیرؑ
نی فرمایا ہی انا اخو رسول اللہ لا یقول بعدی الا کذاب پس مقصود اونحضرت کا یہی ہی کہ اگر کوئی
غیر میرا دعوی اخوت رسول اللہ کری تو کاذب ہی اور دلیل ان معنون پر وہ حدیث ہی
جو ابن عبدالبر نی استیعاب مین روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتی تھی انا عبد اللہ وانا اخو رسول اللہ
لا یقولہا غیری الا کذاب اور احادیث بعض بعض کے مفسر ہوتی ہین پس اس سی ثابت
ہوا کہ بعدی سی مراد غیری ہی اور بعدی کا بمعنی غیری ہونا کلام اللہ سی بھی ثابت ہی فی تفسیر المدارک
فی قولہ تعالی رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی ای
دونی وانما سئل بہذہ الصفۃ لیکون معجزۃ لہ لا حسدا
انتہی ملخصاً پس تفسیر بعدی بدونی کہ بمعنی غیری وسوائی ہی دلیل اسپر ہی کہ کبھی معنی بعدی کے
غیری کی ہوتی ہین چوتھا جواب یہ ہی کہ چونکہ تقدم اسلام سے اور سات برس پیشتر نماز پڑھنے
سی تقدم صدیقیت اونحضرت کا ثابت ہی پس غرض یہ ہی کہ بعد ثبوت صدیقیت اونحضرت کے

جو مدعی صدیقیت ہوا وہ کاذب ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ بعد میری کوئی صدیق نہوگا اور میری
ساتھ اور میری قبل صدیق موجود ہین اور جب حضرت کے ساتھ اور لوگ بھی صدیق ہوئے تو
حضرت کے لیے کوئی تعریف خاص نہ نکلی کہ جسپر وہ حضرت مقام مین اپنی مدح کے فرماوین کہ مین صدیق
ہون پانچوان جواب یہ ہی کہ لانسلم کہ بعدیت سی بعدیت زمانیہ مراد ہی بلکہ اکثر ہی کہ لفظ بعد بولتے
ہین اور تقدم اور تاخر زمانی اوس سی مراد نہین ہوتا جیسے محاورہ مین جاری ہی کہتی ہین کہ
اس زمانہ مین فلان شخص بعد اپنی اوستاد کے نظیر نہین رکھتا اور انہین معنون سی تفسیر کیا ہی بعض شراح
نی حدیث صحیح مسلم کو جو معنی الہیت مین ہی **ولکن اهلبیته من حرم الصدقة**
علیهم بعده المراد بالبعدیة الرتبیة یعنی مراد بعدیت سی بعدیت رتبیہ
ہی نہ بعدیت زمانیہ یہ ہین جوابات آپ کے اور آپ کے سارق دہلوی اور آپ کے مسروق عنہ
کابلی کی تقریر لغو کی کہ جس سی پہلی دلیل آپکی مثل گوز شتر پادر ہوا ہوئی **قولہ** دوسری دلیل اگر
کوئی شیعہ کہی کہ سوای حضرت علیؑ کے اونسے پہلے کوئی صدیق نہین ہوا تو اسکا جواب **اقول** یہ
جواب محض پوچ اور لغو ہی اولاً اسوجہ سی کہ آپ مدعی ہین جناب امیرؑ سے صدیق ہونیکے ہین اور
اس حدیث کو دلالت پہلی اور پچھلی ہونے پر نہین ہی ثانیاً حضرت ابوذر مثل حضرت ابی بکر کے
پہلے جناب امیر علیہ السلام کے تھے بلکہ وہ بھی اونحضرت کے زمانہ ہی مین تھی اور ساتھ تھی نہ پہلی تھے
ثالثاً بحث ہماری اور آپ کی لفظ صدیق مین بمعنی لقبی ہی نہ بمعنی لغوی اور بہت ظاہر ہی کہ جو شخص
کوئی بات سچ کہی وہ صادق ہی بمعنی لغوی نہ بمعنی لقبی کہ مخصوص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے
واسطی ہی اسی طرح جناب امیر علیہ السلام بنا بر آپ ہی کی روایات کے مدعی ہین اپنی ہی صدیق ہونیکی
لقباً اور دوسرون کو کاذب فرماتی ہین اور متفق علیہ ہے بین الفریقین کہ حضرت ابوذر
ملقب بلقب صدیق نہ تھی پس اگر کسی حدیث مین اونکی واسطے لفظ صدیق وارد ہوا تو وہ ضرور
ہی کہ بمعنی لغوی لیا جاوی نہ بمعنی لقبی اور اشارہ ہوگا طرف اوس قول پیغمبر علیہ السلام کی ما اقلت الغبراء
وما اظلت الخضراء علی [illegible] ابی ذر جیسا کہ [illegible] صحاح [illegible] ہی اور مقصود اس سی تکذیب

عثمان ہی جنہون نی تکذیب ابی ذر کرکے اونکو مار پیٹ کر شہر بدر کر دیا کہ ربذہ مین وحیداً فریداً جیسا کہ
جناب رسولخدا خبر دیگئی تھی وفات پائی بالجملہ ابوذر و سلمان و مقداد و عمار سب بمعنی لغوی صدیق ہین
نہ بمعنی لقبی اور حضرت صدیق سنیان شیعونکی نزدیک نہ بمعنی لقبی صدیق ہین جیسا کہ قول جناب امیر بلکہ قول جناب
رسولخدا سی ثابت ہوا جو ابھی گذرا اور نہ بمعنی لغوی صدیق ہین اسلیئی کہ کوئی منافق مصدق بتصدیق
جنانی نتھا پہر صدیق کیونکر ہوتی آری کذیب ہم کہہ سکتی ہین اگر آپ خفا نہوجیے ورنہ بخاطر آپ کے بقول
آپکی چپ رہجائینگی بشرطیکہ آپ بھی چپ چاپ رہجائین اور اگر آپ کچھ بھی کڑکڑائینگے تو ہم سب گرہین
کھولینگے اور سب چولین ڈہیلی کر دینگی **شعر** ہر چند کیا سنیون نی انڈا ڈھیلا ٭ مرغی
والون کا کڑکڑانا نہ گیا۔ رابعاً شیعون کو تو آپ نی ایک ٹوٹا پھوٹا جواب اس حدیث عیون
سی دیا مگر اپنی بزرگونکو کیا جواب دیجیے گا جو انحصار لقب صدیق دنیا مین تین ہی مین کرتی ہین کہ جس سی چوتھی
صدیق حضرت ابوبکر کذیب ہوی جاتی ہین خامساً حدیث عیون اخبار احاد سی ہی تو شیعونپر حجت نہین
ہوسکتی پنجتنیون کی طرفسے چار یاریونکو یہ پانچ جواب کافی ہین اب زیادہ کون لکھی **قولہ** تیسری دلیل
یہ امر قابل دیکھنی کے ہے **اقول** ہان قابل دیکھنی کے ہے اسلیئی کہ حماقت مستدل کی پوری دلیل ہی
کتاب منہج المقال کتب رجال سی ہی نہ کتب احادیث سی اور حدیث اوسکے اخبار احاد سی ہی جو اعتقاد
مین بکار آمد نہین اور فی المآل مطابق حدیث صحیح ترمذی ہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ **ان الجنۃ**
تشتاق الی ثلثۃ علی و عمار و سلمان یعنے جنت ان تین بزرگوارون
کی مشتاق ہی پس بنا بر اس حدیث کے ظاہر ہی کہ ثلثہ اہلسنت دیگر اور ثلثہ اہل جنت دیگر ہین
اب منافقین امت ہزار تعریفین جھوٹھی اور ہزار صفتین جعلی ثلثہ اہلسنت کی بناوین مگر جنت مشتاق
صاحبان صفات اصلی ہی نہ مشتاق اصحاب صفات جعلی بلکہ مشتاق اونکی نار ہی جو مصداق بئس القرار ہی
پس اگر صدیق و فاروق اور امثال اسکی اونکی صفات اصلے سے ہوتا تو ضرور تھا کہ جنت
اونہین کی مشتاق ہوتی بالجملہ قائلین قول قیل اونہین منافقین سی ہین جنہون نی حضرات ثلثہ کو بعد رسول اللہ
خلیفہ رسول بنایا تھا پہر اونکا کسی ابوبکر کو صدیق اور کسی صحابی کو فاروق بنانا کب معرض اعتبار

مین ہی اور کیونکر شیعون پر حجت ہو سکتا ہی حضرت مخاطب کو لازم تھا کہ اولاً تواتر حدیث و ثانیاً قائل
قیل کا غیر مجہول الاب والحسب والنسب ہونا ثالثاً موثق ہونا مقبول ہونا اوسکا علمائی شیعہ کے نزدیک
ثابت کر لیتا تب استدلال کرنا اوسوقت ہم اس حدیث کو بسبب خلاف ماثبت عندنا عقلاً و نقلاً ہونیکے
ماؤل بتاویل استہزا و سخریہ وغیرہ کرتے بہرکیف بڑی شناعت کذب قول قائل قیل ذکر غاریت
یار غار ہی کہ ہر چند سنیون کے لیے مایۂ افتخار ہی مگر شیعون کی نزدیک موجب ہزار عار و شنار ہی
؎ بس کن حدیث غار کہ عار است نزد عقل ٭ آن حزن و بیقراری شیخ معمرم ٭ اور جلد اول مین
تحت آیۂ غار گزر چکا ہی کہ ثانی اثنین مثل ثالث ثلثہ کے بمعنی احد الاثنین و احد الثلثہ کے ہی اور
اسمین کوئی تعریف نہین ہی اسلیئے کہ ہر حق و باطل اور ہر پاک و ناپاک ملکر احد الاثنین کہلاتی ہین اور
ایک خدائی برحق اور دو خدایان باطل ملکر ثالث ثلثہ بنجاتی ہین علاوہ برین قرآن مین تو خدا نے
اپنی پیغمبر کو ثانی اثنین فرمایا ہی حضرت ابوبکر کو کس بھکوے نی ثانی اثنین بنایا ہی و قد مر مفصلاً
فی آیۃ الغار فتذکر اور جب ہمنے کتب اہلسنت سی ثابت کر دیا کہ جناب رسولخدا نی انحصار صدیقیت
تین ہی شخصون مین کیا کہ ابوبکر اوس سی خارج ہین اور جناب امیر نے بھی تخصیص اپنی ہی صدیق ہونیکی
کی کہ پیش از ابوبکر ایمان لائے اور سات برس سب سی پہلی نماز پڑھی اور فرمایا کہ جو سوا میری مدعی
صدیقیت ہی وہ کاذب ہی پس جب قول جناب رسولخدا اور قول جناب امیر سے کاذب ہونا
ابوبکر کا ثابت ہوا پھر قول ہی کسی مجہول النسب کے اونکا صدیق ہونا ثابت نہین ہو سکتا ہی قولہ
امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق اقول یہ روایت بھی اخبار احاد سے ہے کہ شیعونکے
بکار آمد نہین ہی اور کسی طرح شیعون پر حجت نہین ہو سکتی اور اگر مان لیجاوی تو ضرور ہے کہ
محمول بر تقیہ ہو اور اسکی مقتضائی حال سی محمول بر تقیہ ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ ابوبکر و عمر تیمی
و عدوی جو اراذل قبائل قریش سے ہین کونسی عالی خاندانی و عالی نسبی رکھتی تھی کہ جنسی منتسب
ہونمین کوئی شخص فخر و مباہات کری پس یہ کہنا محمول بر تقیہ ہی اون اشقیا سے جو معتقد حسن و خوبی
ثلثہ تھی قولہ حضرت امیر فرماتی ہین کہ لنا معہ اقول جناب والا ہماری پاس احتجاج کے دو نسخہ ایک

چھاپہ طہران اور دوسرا قلمی موجود ہی دونون مین الاثنی وصدیق شہید [illegible] ہشتم صفت
صدیق ہی اور مصداق صفت دوسرے [illegible] کو دیکھا
بلکہ جناب [illegible] کہ شہید وصدیق ایک ہی شخص [illegible] تو صدیق [illegible] فی المنزل
اگر واو بمعنی [illegible] تو صدیق [illegible]
نام ونشان [illegible] نہین [illegible] نام [illegible] بیان
لفظ کنا مثل کنا [illegible] پس [illegible] صدیق
وشہید ہوئی اور اگر [illegible] بخاطر شریف [illegible] لیا جاوی تو کیون نہ
جائز ہی کہ ساتھ جناب امیر ع کے [illegible] ہون اور یہ جو فرمایا کہ دیکھنے کتب شیعہ سی
ظاہر ہی کہ ابوبکر ساتھ تھے اسکا جواب یہ ہی کہ [illegible] کی ایسی [illegible] جھوٹھے کے منھ مین ماری دنیا کا
گو وہ اگر سچی بھی تو کسی کتاب معتبر یا غیر معتبر ہی [illegible] قولہ اسکی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتا ہی
اقول علامہ موصوف نی اس مقام پر چند قول سنیون کے نقل کیی جیسا کہ اونکی عادت ہی کہ پہلی
کل اقوال سنیان کو نقل فرماتی ہین اور اوسپر رد وقدح نہین کرتے اور آخر مین جو ائمہ طاہرین ع
سی منقول ہوا اوسکو بیان کرتی ہین کہ وہی قول مقبول اونکا ہوتا ہی اور باقی اقوال سب مردود
پس پہلا قول یہ ہی کہ مراد الذی جاء سی محمد ہین اور بالصدق سی مراد قرآن ہی اور صدق بہ سے
کل مومنین مراد ہین یہ قول ابن زید وقتادہ وثقل مفسران سنیان کا ہے دوسرا قول یہ ہے
الذی جاء جبرئیل اور بالصدق قرآن وصدق بہ محمد ہین یہ قول سدی مفسر سنیان کا ہی تیسرا قول
یہ ہی کہ الذی جاء محمد ہین اور بالصدق لا الہ الا اللہ ہی وصدق بہ بھی محمد ہین یہ قول ابن عباس کا ہی
چوتھا قول جاء بالصدق رسول اللہ وصدق بہ ابوبکر یہ قول ابی العالیہ اور کلبی مفسر سنیان کا ہی
پانچوان قول الذی جاء بالصدق کل انبیا ہین اور صدق بہ اونکی اتباع ہین یہ قول عطا اور ربیع
مفسر سنیان کا ہی چھٹا قول الذی جاء بالصدق محمد ہین اور صدق بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ع
یہ قول مجاہد اور ضحاک کا ہی مفسر سنیان سی اور بھی [illegible] آل محمد کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین انتہی

محصل کلامہ اس بیان سی مثل صبح صادق روشن ہو گیا کہ علامہ موصوف نی نقل قول سنیان کیا ہی بدین نظر
کہ نقل کفر کفر نباشد نہ یہ کہ اسکو قبول کیا ہی تعجب ہی حضرت مخاطب سے کہ شیعون پر اپنی بزرگوارونکی
قول سی استدلال کرتی ہین اور ہرگز نہین سمجھتی کہ اس استدلال بیجا سی شیعہ تو بھلا ہمکو برا بھلا کہتی ہی ہین کہ ہماری
لغویت سمجھتی ہین مگر کوئی سنی بھی اگر اصل کتاب مین دیکھ لیگا کہ یہ قول تو ہماری ہی مفسرین کا ہی تو حضرت مخاطب کو
کیا کہیگا انتہی کی بیغیرتی ہی کہ نہ اپنون سی ڈرتی ہین نہ غیرون سی ڈرتی ہین جو کچھ منھ مین آتا ہی بکتی ہین مخاطب کا
استدلال بیجا تو بخوبی ظاہر ہو گیا اب ہمارا استدلال بیجا سنو کہ ہم مخاطب کے تقریر کو اوسپر منقلب کرتی ہین
اور کہتی ہین کہ [illegible] جناب امیر کا اور کذیب ہونا ابوبکر کا ہر چند ہمنی احادیث سنیہ سی بخوبی ثابت کیا
لیکن اگر کوئی سنی [illegible] کہی کہ ان احادیث سی خاطر خواہ اطمینان نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سی جناب
امیر علیہ السلام کی [illegible] خطاب کا ہونا ثابت کر دیا جائی تو پھر کچھ شبہہ نہ رہے چنانچہ ہم ایسے
[illegible] کی بھی خاطر شکنی گوارا نہین کرتی اور اوسکی لیطمئن قلبی کے کہنے پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سے
بتصدیق مفسرین [illegible] کرتی ہین واضح ہو کہ مجاہد ایسی غازی مرد اور ضحاک تازی ایسی مفسرین مین فرد جو
نہایت معتبرین مفسرین اہلسنت سی ہین وہ تفسیر آیہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ مین لکھتی ہین کہ
الذی جاء بالصدق محمد ہین اور صدق بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہین نہ عمر ہین اور نہ ابوبکر ہین
والحمد للہ علی ذلک اب بھی اگر حضرات سنیہ جناب امیر کو صدیق نہ کہین اور باوجود موجود ہونی اونکی صدیقیت کے
خدا کی کتاب مین اور رسول کے کلام مین اور امام کے قول مین اونکی صدیقیت کے تصدیق نہ کرین اور ابوبکر کذیب
کو صدیق صدیق پکاری جائین تو خدا اونکو اور اونکی صدیق کو فی الدنیا والاخرۃ کاذب و دروغگو
اور جھوٹھونکو سیاہ رو کری اب ہماری اس تقریر منقلب کا جواب حضرات اہلسنت جز اسکی کہ سر جھکائین اور بغلین
جھانکین کیا دیسکتی ہین اور اگر کوئی صاحب حوصلہ جواب رکھتی ہون تو بسم اللہ تشریف لائین اور مردونکی طرح قدم آگے
بڑھائین اور اپنی حضرات ثلثہ کی طرح پیچھا نہ دکھائین ؎ ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو ٭ نمی تابند مرادان از عدو رو
مردانگی سی بہت دور ہی نانی کے نام رونا اور واغوثاہ واغوثاہ کی فریاد کرنا اپنی زور بازو پر لڑو جھگڑو
اگر مرد ہو ہتیار پکڑو بیت بیا تا بگردیم میدان خوش است ٭ عنان در عنان بہر مردان خوش است

بیا تا بگردیم و بازی کنیم ٭ بمردافگنی چارہ سازی کنیم ٭ الحمد للہ الذی وفقنی بالظفر الی ہذا المقام و بیدہ ازمۃ الاختتام

تمام شد

ہزار ہزار شکر پروردگار کہ بجواب آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب جلد ثانی رمی الجمرات متضمن بہ رد احادیث فضائل صحابہ تصنیف جناب مغفرت مآب ملکی آداب عمدۃ المتکلمین المتعب نفسہ فی حمایۃ الدین حاوی الفضائل و المناقب جناب آقا خادم حسین صاحب ساکن حسین گنج کہ ہر فقرہ اس وجیزہ کا قلوب شیعہ کے لیئے مرہم اور ہر لفظ اسکی مد مقابل کیواسطے خنجر دو دم ہی ان ایام برکات انضمام مین کہ ماہ ذیحجہ اور ہنگام عید غدیر ہی اختتام کو پہونچی انشاء اللہ جلد ثالث بھی اسکی متعلق بمبحث ام کلثوم عنقریب مطبوع ہو کر ہدیہ انظار مومنین اخیار ہوا چاہتی ہی۔

غلطنامہ رمی الجمرات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۸	دست	دست	۱۳	۸	منہاج	منہاج مین
۷	۲	تقیاس	بقیاس	۱۴	۷	سا ناہی	سنایا ہی اور
ایضاً	۵	دیداتی	دراتی	۱۵	۸	رسوای	رسوای و
۹	۱۸	خلاقت	خلافت	ایضاً	۱۱	الثقا	الثقال
۱۰	۱۱	بلقب	بلقب	۱۶	۲۰	بنقل	نقل
ایضاً	۱۳	السنت	اہلسنت	۱۸	۱۴	اعتماد	اعتقاد
ایضاً	۱۷	للیام	للیام	۲۷	۸	سے	سے تیری
				۳۲	۱۱	غایۃ الامر	غایۃ الامریۃ
۱۱	۱۹	دنیای نظر	دنیاے	۳۳	۲	لدرر	الدرر
ایضاً	۲۰	اہلسنت	اہلسنت نظر	۳۴	۳	خلافت بہ بکر	خلافت ابوبکر بہت
۱۲	۱	زایدہ	زائیدہ	۳۵	۴	ایسا کرزا	ایسا پہونچا
ایضاً	۱۰	عباس علی	عباس و علی	ایضاً	۱۹	مشابہ یعسی	مشابہ بعیسی

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۶	او	اور	۱۲۱	۱۰	اسماد	استیشار
۳۸	۱	بجلاکت	بہلاکت	″	۱۱	لکذب	الکذب
۳۹	۱۹	لس کس	بس کسی	۱۲۳	۱۵	العلماء الیہما	للعلماء
۴۱	۷	حب	جب	۱۲۵	۱	ثلثہ	ثلثہ مین
۴۴	۱۱	محکم	محکماً	″	۵	سلک	عنک
۴۹	۳	شیعون	شیعون کو	۱۲۶	۱۸	ے لئی	کے لئی
۵۶	۸	بحش	شیخین	۱۳۱	۷	بالکل	الکل
ایضاً	۱۵	سہر	شہر	″	۱۷	مصداق	مصدق
۷۱	۱۶	اکسی	ایسی	۱۳۳	۲۱	شسہ	شبہہ
۷۴	۹	پندگی کی	پندکی	″	″	زودہ	زدودہ
۷۶	۳	فیجبنی	فیجبنی	۱۳۴	۵	ماشاء کے	ماشاء
ایضاً	۴	فیبغضنی	فیبغضی	″	۷	منقو	منقول
۷۷	۹	معنی	معی	۱۴۸	۱۳	جوحب	جوموجب
ایضاً	۱۳	حضرت	حَضَرَ	۱۶۰	۷	سواسطی	اسواسطے
۷۹	۲	مرحوا	صرحوا	۱۶۳	۲۰	کہ دما	کردیا
۹۵	۷	علی	علی وفاطمہ	۱۶۴	۱۰	راگہا	رہاگیا
ایضاً	۱۴	محرس	محسوس	۱۶۷	۲۰	للمخالف	المخالف
ایضاً	″	مسند	مسندالیہ	۱۶۸	۱۷	معنی	مانع
[illegible]	[illegible]	مکرر	مگر	″	″	اہلب	اہلسنت
[illegible]	[illegible]	بالفتیا	بالفتیا	۱۷۰	۳	سلبی	اسلئی

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۰	۳	لسنی	کسنی	۲۵۸	۱	وہ تصدلق	ابوبکر صدیق
۱۷۲	〃	الصنم	لصنم	〃	۲۱	تومان	تو ایمان
〃	۶	اوّل	اولّ	۲۶۰	۶	نہین آتا	نہین نظر آتا
۱۷۹	۲	نے	فے	〃	۹	متضادین	متضادین اکثر
۱۸۰	۱	اذا قضی	اذا افضی	〃	۲۰	باجمالع	باجماع
〃	۸	سر	بہتر	۲۶۲	۳	عسر	غیر
〃	〃	عمر	عمر سے	۲۶۳	۱	موت	بثبوت
۱۸۱	۱۰	سے	جیسے	۲۶۷	۷	سلطان	سلاطین
۱۸۲	۱۷	احادیث وصحاح	احادیث صحاح	〃	۱۱	پہر	پہر حکم جہاد حرام ہوگا اور
۱۸۳	۵	صاسہ	صاحبہ	۲۶۹	۱۶	الاصول سی	الاصول
۱۸۷	۱۳	اور زنے	اور بہی	۲۷۰	۲	افساد	افتاد
〃	۲۱	اور رندہون	اور اندہون	۲۷۷	۱۹	ملائم	ملاہم
۱۸۸	۷	نماند	نماید	۲۷۹	۱۱	لی	کی
۱۹۵	۶	اہل بیت	اہل بیعت	〃	〃	ملفسر	تکفیر
〃	۹	اہلست	اہل بیعت	〃	۱۴	والحر	والخیبر
۱۹۷	۱۵	کیونکر	کیون	۲۸۱	۱۱	محہدہ صفسی	مجتہد صفینی
۲۰۳	۱۲	سبب	سب	〃	۱۲	بیخ دین	بیخ وبن
۲۰۴	۱۴	اوّل	اولّ	۲۸۴	۵	بوالہوسی لی	بوالہوسی کی
۲۰۶	۸	اول	اولّ	۲۸۵	۴	صحابی صحابی	اصحابی اصحابی
۲۰۷	۱۳	ہوسکس	ہوسکتین	۲۸۷	۱۳	مشق	متسق
۲۴۰	۵	اور گو بظاہر	اور بظاہر	۲۸۸	۱۳	بلکہ نام	بلکہ نامرد
۲۴۱	۲۱	نہوتی	نہوتی تو	۲۸۹	۳	موصوع	موضوع
۲۴۴	۵	تسکب	وتسکب	۲۹۱	۱۵	جوبات	جواب
۲۵۶	۴	ذکہنی	کہنی	۲۹۶	۱۹	کرہوتے	کرنیوالی
۲۵۷	۱۲	تصدیق	صدیق	〃	〃	نے کسی	نے کہ کسی

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۲۰	اوتلی	اوتکی	۳۲۹	۲	لصلی	مصلی
۲۹۷	۱۳	الصحاح	صحاح	۳۳۲	۲۱	وجوده	وجوده
〃	۱۴	محبت	محبت	۳۳۳	۲	مین	مین ہی
۲۹۹	۱۱	الیسری فاما	الیسری واما	۳۳۷	۱۵	الی	لآلی
۳۰۰	۴	یجث	بحث	۳۴۲	۹	فرجد	فرجت
۳۰۳	۱۵	علی	علیؑ	۳۴۴	۱۲	کھرکھرہٹ	کھرکھراہٹ
۳۰۴	۵	سواوسی	بسوداے	〃	۲۰	ہی	بھی
〃	۲۱	روی ان	روی عن	۳۴۵	۳	سے	فرائی
۳۰۶	۱۷	فرماتہ	فرماتی	〃	۲۱	ثانی نکو	ثانی کا
۳۰۸	۱۹	معتبر	معتبر	۳۴۸	۹	ساوسے	زیادتی
۳۱۳	۲	صحیح السلم	صحیح المسلم	۳۵۱	۵	انما قالت	۔
۳۱۵	۹	کھداور مارہ	کھڈہ اور مڑہ	〃	۱۸	حرمہ	حرمۃ
〃	۱۵	صحابۃ	الصحابۃ	۳۵۲	۳	لوکھسی	گتھی
۳۱۷	۲۰	اتقامت	استقامت	〃	۴	کلرہارے	کلرہارے
۳۱۹	۲	کیا جاوے	لیا جاوے	〃	۵	مین کرتا	مین بسر کرتا
〃	۳	کما فی الیضاح	کما قال فی الیضاح	۳۵۳	۱۶	سحر	شخصی.
۳۲۱	۲	امامہ	ایامہ	۳۵۵	۱۴	اختیار	واختبار
〃	۱۲	وعلہ	وقتلہ	۳۵۷	۲۰	وکان	ولوکان
۳۲۲	۲۰	الحاو	الملو	۳۵۸	۱۶	مذکورہی	مذکورسے
۳۲۳	۱	الموحہ	الوقت	۳۵۹	۳	کفر	یاکفر
〃	〃	ذلب	ذاہب	۳۶۰	۱۸	مدلح	مدائح
۳۲۶	۹	سحاوسے	بچاوے	۳۶۱	۹	عتاب بہ	عتاب
〃	۱۱	ذراسی	ذرا ابی	〃	۱۰	مرار	پرار
۳۲۷	۷	نص	نقل	〃	۱۷	سے	سا
۳۲۸	۱۲	الظلم	لظلمہم	۳۶۲	〃	عزمیت	عزیت

Presented by Ziaraat.Com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۴	۸	بردمن	بُردمین	۳۹۸	۱۸	کہوتی	کہوتی ہین
〃	۲۰	ازرہر	اززبر	۳۹۹	۲۱	عصمت	عظمت
〃	۲۱	بما	رما	۴۰۰	۱	برکت ہے کا	برکت کا
۳۶۵	۹	مباب	حباب	۴۰۳	۶	اقواۃ ثلثہ	افواہ ثلثہ
۳۶۶	۴	چوشد چو سد	جوشد چو خورشید	۴۰۴	۱۳	پہارون	پہاڑون
۳۶۰	۲۰	سنی طلاق	سنی تعلیق طلاق	〃	۲۰	جسنے	قولہ جسنے
〃	〃	تحس	صحیحین	〃	〃	نہین	اقول نہین
〃	۱۳	نقل	نقل ہے	〃	۲۱	لزت	لذت
〃	۱۷	جانیگی	جانیگی	۴۰۵	۵	حواساے	خواہشہاے
۳۶۹	۲۰	سورکے	سورسی	۴۰۶	۴	توکری	توبہ کرے
۳۷۲	۱۲	نکمدر	عذر	〃	۱۴	لصمنی	یا تضمنی
۳۷۹	۷	تصود	تصور	〃	۱۸	اعملوا	مثل اعملوا
〃	۲۰	مزیلی	مزبلہ پر	〃	۲۰	نہین صریح	صریح
۳۸۲	۱۲	اسہ	البتہ	۴۰۷	۱۸	زنان	زنا
〃	۱۹	ارمان ہین	ارمان ہے	۴۰۸	۵	رمان	زنا
۳۸۴	۸	مداخلت مار	مداخلت تام	۴۱۰	۱	کرتی	نکرتی
۳۸۵	۲	اکرباب	اگر جناب	۴۱۹	۱۸	اونکو	اونکی
〃	۱۰	راد ہارکشن	راد ہاکشن	〃	۱۹	اسے	اسلئے
۳۸۸	۴	اماسعہ اماسعہ	اماشبعت اماشبعت	〃	۲۰	کو	کہ
〃	۵	الی	انّی	〃	〃	ار	امر
۳۹۴	۶	مین	مین خدام	〃	〃	مانی	باقی
۳۹۶	۱۷	مناسب	مناصب	[illegible]	۱	موحم	توختم
۳۹۷	۲۱	کردینا	کردینا	۴۱۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۹۸	۴	سماکیا	بیٹا کہولیا	[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]
〃	۳	کودنی لیے	کودنے لگے	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۴	۱۹	سلطنت	نہ سلطنت	۵۰۳	۶	خودہی	خود
۴۱۵	۱۰	تحدب	تحدث	۵۰۴	۱۰	کہلو بہرگے	پھر کہیلوگے
〃	۱۵	الصبر	والصبر	۵۰۵	۱۸	لوری	پوج
〃	۲۱	مقاصد رکعت	مفاسد پر بسبب	۵۰۷	〃	لسانی	التنافی
۴۱۷	۱۶	کیا ہی	لیا ہے	〃	۴	ہواسہ	بنوابیہ
۴۱۹	۱۲	مقبولیت	مقتولیت	۵۰۸	۲	ظلم	اظلم
〃	۱۴	گنگوری	لنگوری	۵۱۱	۸	ہوا خواہ	ہوا خواہون
۴۲۸	۱۲	اوکورا	اونکو برا	۵۱۵	۱۱	لیا	کیا
۴۴۲	۶	اور بات	اور یہ بات	〃	۱۲	تشہا لسہ	تشعبہا بسببہ
〃	〃	روہ	زد	〃	۱۶	آیندہ	بندہ
۴۴۶	۳	محت	بمحبت	〃	۱۷	دخل	ادخل
۴۵۱	۲۱	موقوفی	بیوقوفی	〃	۱۸	اسسہ	اشبہ
۴۵۳	۱۷	اوسلوسکارے	اوسکو مکاری	۵۱۶	۴	ہ	کا
۴۵۶	۲۰	لب	گت	۵۲۱	۱۴	کی نصیحت	کی سنت
۴۶۴	۱۳	بمعنی	یہ معنی	۵۲۲	۶	ضرعتہا	ضرعیہا
۴۶۵	〃	ونکو	وکون	۵۲۴	۱۶	سعہ	سیفہ
۴۷۵	۲۰	کرا	کرکے	۵۲۶	۱۳	اسطرادا	استطرداً
۴۷۷	۵	من ہی	مین نہین	۵۲۷	۴	سبانی	سیافی
۴۸۳	۶	سرکرہ	سرکردہ	۵۳۶	۷	لوافق	توافق
۴۸۴	۳	کی اونکی سامنی	کی سامنے	۵۳۷	۱۷	شیعہ	سنیہ
۴۸۹	۴	بنتہ	بنتہ	۵۴۲	۳	روایت	رأیت
۴۹۰	۱۲	الہ	الہ	۵۴۴	۳۰	طائل	لاطائل
〃	۱۷	آدمی	آرہی	〃	〃	نکلیگی	نہ نکلیگی
〃	۲۱	لعبادہ	بعبادۃ	〃	۵	سطرح	اسطرح
۴۹۶	۱	بعض	ببغض	〃	۶	وو	وہ
۴۹۸	۱۴	کیا لیا	کیا	۵۶۴	۳	صصدق	صدق
۵۰۰	۲	بوجہ دکھوکھہ	بوجہ دہوکہہ	۵۷۱	۱۳	اعدای	اعضاے
۵۰۱	۲	اصحاب	اصحابہ	۵۷۳	۱۸	وایمان	ایمان

۱۳۱۱ھ

اشتہار

یہ کتاب بغرض تحفظ عوام شیعہ از فریب مخالفین لکھی گئی ہی از راہ مہربانی
سنت اسی ملاحظہ نہ کرین اور حق تصنیف بھی اسکا محفوظ ہی کوئی صاحب اہل مطبع
اسی اسکی طبع کا ارادہ نفرمائین جلد سوم بھی اسکی متعلق مبحث عقد ام کلثوم
طبع ہی جو بزرگوار جلد اول یا اس جلد ثانی یا جلد ثالث کے طالب ہون درخواست
اپنی بنام مشتہر ارسال فرمائین اور اس کتاب کو جلد جلد خرید لین کیونکہ کل تین سو نسخہ
اس کتاب کے چھپی ہین زاید نہین ہین شرح قیمت جلد اول بلا محصول عہ شرح قیمت
جلد ثانی مع محصول عہ بلا محصول عہ ۱۲ تاجران کتب کو بشرط یکہ (۱۲) نسخے
خرید فرمائین اور قیمت نقد دین بحساب تاجرانہ فی نسخہ عہ اور شرح قیمت جلد
ثالث اگر قیمت قبل طبع ارسال فرمائین بلا محصول آٹھ آنہ

مشتہر

سید عباد حسین ساکن لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان مکان نواب جعفر حسین صاحب